اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now

باکس میں موجود کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Novels Categories

Web Special

Short Novels

Long Novels

Digest Novels

Romantic Novels

Facebook Novels

Ebook Novels PDF

Youtube Novels PDF

مکمل ناول

جان عشقم

اریج شاہ

ooooo

وہ دبے پاؤں اندر داخل ہوئی۔اسے اس طرف آنے سے منع کر دیا گیا تھا

لیکن اس نے پہلے کب کسی کی سنی تھی جواب سنتی اور شاہ صاحب کے بڑے بیٹے کی وہ سنتی بھی کیوں کیا رشتہ تھا اس سے اس کا آج تو وہ ویسے بھی یہ قصہ تمام کرنے والی تھی

۔اس نے ایک نظر اپنے زخموں سے چور وجود کو دیکھا۔اس شخص کی کھنچاتانی میں اسے بہت زخم آئے تھے

جنہیں نظر انداز کرتی وہ سامنے بیڈ پر سوئے اس ننھے سے وجود کو دیکھنے لگی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ کے قریب آئی اور ایک ہی لمحے میں اسے اٹھا کر اپنے کندھے سے لگا لیا

شاید گہری نیند میں ٹھیک اسی لیے وہ جاگی نہیں اس کے ننھے سے وجود کو اپنے کندھے سے لگاتے وہ جس خاموشی سے کمرے میں آئی تھی اسی خاموشی سے باہر نکل گئی

حویلی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر طرف اندھیرے کا راج تھا سب لوگ بڑی مسجد میں تھے وہ یوں ہی دبے پاؤں سیڑھیاں اترتی تیزی سے مین گیٹ کی طرف جا رہی تھی

وہ اس طرح کا کوئی کام کرے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔

لیکن وہ کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ حویلی والے اس کے بعد اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے اس نے اپنی زندگی کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا۔

اس نے حویلی سے باہر قدم رکھا تو دور دور سے کتوں کے بھونکنے کی آواز آ رہی تھی

لیکن وہ رکی نہیں ان سب چیزوں کی تو اسے عادت تھی وہ خاموشی سے بڑے گیٹ سے باہر نکلی تھی

وہ آہستہ سے اس کے قریب سے نکلی تھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی پچھلی گلی کی جانب آئی

جہاں کب سے وہ گاڑی کھڑا کیے اس کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ اس نے فورا گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولا تھا۔

جلدی سے رکھو گڑیا کو گاڑی میں۔ میں کب سے انتظار کر رہا تھا تمہارا مجھے تو ڈر تھا اگر پکڑے گئے تو یہ شاہ حویلی والے ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے

لیکن خدا کا شکر ہے کہ تم ٹائم پر آ گئی بس اب دعا کرو کہ ہم سہی سلامت یہاں سے باہر نکل پائیں

پھر تو یہ شاہ حویلی والے ہمیں زندگی بھر نہیں بھول پائیں گے

بھیا ہم باقی باتیں راستے میں کریں گے پلیز جلدی سے چلیں مجھے بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے اگر کسی کو کانوں کان بھنک پڑ گئی کہ میں گڑیا کو اپنے ساتھ لے آئی ہوں تو وہ ہمارا قتل کر دیں گے

فکر مت کرو ایک بار ہم اس گاؤں سے نکل جائے پھر کوئی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا

اور جہاں تک بات ہے گڑیا کی تو ساری زندگی ڈھونڈتے رہیں گے یہ لوگ گڑیا کو اور جب گڑیا کو یہ پتہ چلے گا نا کہ اس کی ماں کا قتل کرنے والا اور کوئی نہیں بلکہ اس کا سگا باپ ہے

اور اس کے ماموں کا قتل کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ یہ شاہ حویلی کے لوگ ہیں تو گڑیا خود ہی کبھی ان کا منہ نہیں دیکھنا چاہے گی۔

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں بھائی یہ لوگ بہت بڑے ہیں۔پر میں اپنی بچی کو ایسے لوگوں کے بیچ میں نہیں رہنے دوں گی۔

وہ مسلسل بولے جارہی تھی جبکہ گاڑی میں پچھلی سیٹ پر لیٹی گڑیاان کی ایک ایک بات کواچھے طریقے سے اپنے ذہن نشین کر چکی تھی اس کا باپ اس کی ماں کا قاتل تھا۔

اتناہی نہیں بلکہ اس کے ماموں کے قاتل بھی شاہ حویلی والے ہیں۔

ان باتوں کو وہ سمجھ پارہی تھی یا نہیں لیکن اتنا سمجھ گئی تھی کہ اس کے ماموں اسے شاہ حویلی والوں سے دور لے کر جارہے تھے

چھ سال کی عمر میں اس کی زندگی بدل رہی تھی

اس چھوٹی سی عمر میں ان سب چیزوں کو سمجھنا اس کے لیے ناممکن تھا

یہ سفر کہاں سے شروع ہورہا تھا اور کہاں پر ختم ہونا تھا وہ نہیں جانتی تھی

بس وہ خاموشی سے سفر کو طے کر رہی تھی

ooooo

عاشی بیٹا ذرا یہاں آو یہ گلی سے سبزی لادو آج تمہارے دادا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے ان سے چلا نہیں جائے گا

اور اب ٹائم بھی تھوڑا سا رہ گیا ہے تو جاؤ میرا بچہ تمہیں یہاں سے گلی سے سبزی پکڑ لاؤ تا کہ ہم کچھ بنا لیں۔ شام ہو رہی ہے

ابھی تمہارے دادا کو بھوک لگ جائے گی اور پھر سارا گھر سر پر اٹھا لیں گے۔

میں سوچ رہی تھی کہ میں ہی چلی جاوں گی بس اسی لیے سونے سے پہلے ان سے کہہ دیا کہ آپ آرام کریں میں بازار سے لے آؤں گی سب لیکن اب مجھ سے بھی نہیں جایا جا رہا۔ وہ اسے آواز دیتی بتانے لگیں

کوئی بات نہیں میری پیاری سی ینگ سی دادی آپ پریشان مت ہوں لائیں مجھے پیسے دے دیں میں لے آتی ہوں اور میں بنا بھی دوں گی آپ بھی آرام کریں وہ دادی کی حالت دیکھتے ہوئے بولی

80 سال کی عمر میں بھی ایک دم کسی جوان لڑکی کی طرح چلتی پھرتی تھی اسی لئے تو ہڈیوں زیادہ ساتھ نہیں دیتی تھیں

اور دوسری طرف دادا ان کا بھی یہی حال تھا نظر تو لگنی ہی تھی۔

اسے تو یہی لگتا تھا کہ ان کی اس عمر میں بھی اس حد تک فٹنس دیکھ کر لوگ جل بل کر انہیں نظر لگا دیتے تھے

ہاں میرا بچہ جاؤ جلدی سے لے کر اور پھر آ کر ناذرا میری کمر پر مالش کر نا دادی امی نے لیٹتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتے ان سے پیسے لے کر اپنا نقاب سیٹ کرتی جلدی سے گھر سے نکل گئی تھی

ooooo

بھائی ایک کلو ٹماٹر اور دو کلو آلو دے دیں اور دھیان سے آلو میٹھا نہیں ہونا چاہیے پرسوں دادو آپ سے آلو لے کر گئے تھے تو بہت میٹھے نکلے تھے۔

وہ سخت آلو ہاتھ میں لے کر چیک کرتی ساتھ لائی باسکٹ میں ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی جب کہ دکاندار آلو چیک کرتا اس کو دے رہا تھا۔

ارے نہیں عاشی بیٹا تمہیں تو پتہ ہے نا جب میں دکان پہ ہوتا ہوں تب کوئی چیز خراب نہیں دیتا بس یہ ایک چھوٹا لڑکا رکھا ہے اس کو پتہ نہیں ہوتا

کس کو میٹھا آلو دینا ہے اور کس کو پھیکا آلو دینا ہے وہ آلو باسکٹ میں بند کرتے ہوئے اسے دیتے ہوئے صفائی دے رہے تھے۔

کوئی بات نہیں بھیا آگے سے دادو کو بھیجوں گی تو اسے بتا دیجئے گا کہ انہیں کون سی چیز دینی ہے

آج تو ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی ابھی سو رہے تھے جب میں آئی

وہ اس کے ہاتھ سے باسکٹ پکڑتے ہوئے کہہ رہی تھی دکان اسی محلے میں تھی یہاں کے سب لوگ ہی ان سے بہت اچھے طریقے سے واقف تھے۔

اسے تو کبھی بنا نقاب کے لوگوں نے نہیں دیکھا تھا لیکن دادا جان کو سب لوگ ہی جانتے تھے۔

سب کے ساتھ ہی ان کے تعلقات بہت ہی زیادہ خوشگوار تھے

داداجان کی عمر پچاسی کے قریب تھی اور دادی کی اسی لیکن اس عمر میں بھی وہ دونوں جس طرح سے اپنی زندگی انجوائے کر رہے تھے سب ہی دیکھ کر بہت متاثر ہوتے تھے۔

دونوں ہی اکثر بیمار بھی رہتے تھے کیونکہ اب عمران کا زیادہ ساتھ نہیں دیتی تھی

لیکن اس کے باوجود بھی وہ دونوں میاں بیوی ایک خوشگوار زندگی گزار رہے تھے ان کی بس یہی ایک پوتی تھی

جس سے وہ دونوں بے انتہا محبت کرتے تھے۔

ان دونوں میاں بیوی کا ایک ہی بیٹا تھا جو بھری جوانی میں انتقال کر گیا تھا کار ایکسیڈنٹ میں

ان کے چار بچے تھے جن میں سے تین اس کار ایکسیڈنٹ میں مر گئے تھے لیکن ایک جو بچ گئی تھی وہ کافی عرصے سے ہوسٹل میں تھی

اسے یہاں آئے تقریباً چار مہینے گزر چکے تھے

اور اب وہ اپنے دادا دادی کے ساتھ رہتی تھی اور ان کا خیال رکھتی تھی

ooooo

عنائش... وہ واپس گھر جا رہی تھی جب اسے پیچھے سے اپنے نام کی پکار سنائی دی اس کے قدم رک گئے تھے حیرانگی نے اسے آگھیرا تھا

عنائش سبزی لے کر تیزی سے گھر کی طرف جا رہی تھی وہ زیادہ دیر باہر رکنا پسند نہیں کرتی تھی

اور نہ ہی کبھی کسی نے اسے اس طرح باہر دیکھا تھا صرف سبزی لینے کی حد تک ہی وہ گھر سے باہر نکلتی تھی بہت کم لوگ اسے اس کے نام سے جانتے تھے

وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی اس کی کوئی دوست نہیں تھی محلے میں اتنی ساری لڑکیاں ہونے کے باوجود بھی کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا

ایسے میں کوئی اسے اس کے نام سے یوں بازار میں پکارے یہ اس کے لیے کافی زیادہ حیران کن تھا

اس نے مڑ کر دیکھا تو جیسے پیروں تلے زمین کھسک گئی

سامنے ایک بڑی عمر کا آدمی اسے اس کے نام سے پکار رہا تھا

وہ کون تھا وہ بالکل نہیں جانتی تھی لیکن کچھ فاصلے پر کھڑی ایک نیو ماڈل کی لینڈ کروزر کے ساتھ ٹیک لگائے وہ آنکھوں پر کالے گلاسز چڑائے مکمل سیاہ لباس میں بڑی شان بے نیازی سے کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا

جبکہ اس کے پیچھے قریب پانچ مزید گاڑی اس کے گارڈز کی تھی جو اسے بہت کچھ سمجھنے پر مجبور کر گئی تھی۔

وہ اگلے ہی پل چہرہ پھیر کر آگے کی طرف بڑھنے لگی۔اس کے قدموں میں واضح تیزی آگئی تھی وہ گلی سے پھرتے ہی بھاگنے لگی تھی

دل چاہ رہا تھا کہ وہ کہیں جا کر چھپ جائے اور یہ شخص کبھی زندگی میں اسے تلاش نہ کر سکے

وہ جتنا جلدی ہو سکے بھاگ کر گھر کے اندر غائب ہو جانا چاہتی تھی جبکہ اس کی تیزی دیکھ کر "سید مکرش شاہ" کے لبوں پر گہرا تبسم بکھر گیا تھا

شاہ جی لڑکی تو بھاگ گئی میں ابھی اسے پکڑ کر آپ کے سامنے حاضر کرتا ہوں۔ اس کا ملازم جو وہیں کھڑا اس لڑکی کو بھاگتے ہوئے دیکھ رہا تھا اس سے کہنے لگا

کیا کہا تم نے ذرا پھر سے کہنا کہ وہ اپنے ملازم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تو ملازم فورا اس کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے الفاظ دوڑنے لگا

شاہ جی میں کہہ رہا تھا کہ میں ابھی اس لڑکی کو پکڑ کر لے آتا ہوں بہت بھاگ لیا اس نے آپ سے میں ابھی اسے آپ کی خدمت میں حاضر کرتا ہوں وہ ابھی بول رہا تھا

جب اچانک اسکا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے پر جا لگا تھا۔ سامنے کھڑا ملازم اس کے ہاتھ کا زوردار طمانچہ کھا کر لمحے میں زمین بوس ہوا تھا

کوئی راہ چلتی سمجھ کر رکھی ہے کیا جو تم اسے پکڑ کر لاو گے۔ بیوی ہے میری سید مکرش شاہ کی ملکیت ہے وہ

وہ مجھ سے بھاگ رہی ہے کیونکہ میں اسے بھاگنے کی اجازت دے رہا ہوں۔ وہ غضب ناک انداز میں اس کی طرف بڑھتا اسے گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے بولا

گستاخی معاف شاہ جی نیا لڑکا ہے اسے کچھ پتہ نہیں ہے معاف کر دیں شاہ جی میں اسے سمجھا دوں گا

اس کے پرانے ملازم نے اس کے ہاتھ پیر جوڑتے ہوئے بڑی مشکل سے اس لڑکے کی جان بچائی تھی

اچھے سے سمجھا دو اسے طارق ورنہ اگلی دفعہ ایسی غلطی پر میں اسے زندہ زمین میں گاڑ دوں گا اس کا گریبان چھوڑتے اس نے ایک نظر اس گلی کی جانب دیکھا تھا اس کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پر جان لیوا تبسم بکھرا تھا

oooooo

عاشی بیٹا کیا ہوا تم اس طرح گھبرائی ہوئی کیوں ہو خیریت تو ہے

اسے اچانک کا گھر میں داخل کر گھبراہٹ میں دروازہ بند کرتے دیکھ کر دادی پریشان ہوتیں اس کے پاس آئی تھیں

دادی۔۔۔وہ آ۔۔گیا۔۔۔دا۔۔۔دا۔۔۔وہ بری طرح کانپتے ہوئے اپنی بات مکمل کرتی ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔

جبکہ اس کی ادھوری بات سن کر دادی بہت کچھ سمجھ گئی تھیں۔اور دروازے پر کھڑے دادا بھی اس کی بات سن کر پریشان ہو گئے

000000

زرشے کہاں گئی ارے کہاں مر گئی ہے جلدی نکل تجھے پتہ ہے نہ بیگم صاحبہ کا حکم ہے چھوٹے شاہ جی کہ جاگنے سے پہلے پہلے ان کا ناشتہ تیار ہونا چاہیے اور تو ابھی تک یہی پڑی ہے

ارے یہ تو ہماری اچھی قسمت ہے کہ چھوٹے شاہ جی کو تیرے ہاتھ کا سواد پسند آگیا ہے ورنہ تم جیسی نکمی کو کوئی نوکری پر نہ رکھتا

اٹھ بعد میں بستر توڑنا جا کر چھوٹے شاہ جی کا ناشتہ بنا

اماں نہ کریں نا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تھوڑی دیر سونے دیں آج آپ چھوٹے شاہ جی کا ناشتہ بنا دو مجھ میں ہمت نہیں ہے اٹھنے کی

وہ کروٹ لیتے ہوئے بولی

دماغ خراب تو نہیں ہو گیا شاہ صاحب صرف تیرے ہاتھ کا ناشتہ کرتے ہیں اگر ان کو اپنے وقت پر ناشتہ نہ ملا تو تجھے نوکری سے فارغ کر دیں گے

اٹھ جا میری بچی عقل سے کام لے نہ تو اب میری بڈھی ہڈیوں میں اتنی ہمت ہے کہ میں کام کاج کر سکوں اور نہ ہی تیرے بابا جان کی نظر اتنی تیز ہے کہ وہ رات کا سفر کر سکیں یہ تو شاہ صاحب نے ہم پر احسان کر رکھا ہے کہ ہم جیسے نااہل کو نوکری دے رکھی ہے

اور تو اور مرزم کو پڑھنے کے لئے باہر ے ملک بھیجا ہوا ہے۔اللہ اللہ کر کے اس کی پڑھائی مکمل ہو گئی تو اچھے دن آئیں گے

اور تو ہے کہ اٹھ کر ناشتہ بنانے کے لیے بھی اپنے ترلے کرواتی ہے

جلدی سے اٹھ جا اور جا کر شاہ صاحب کے لیے ناشتہ بنا وہ زبردستی اسے گھسیٹتے ہوئے بولیں

اس کا جسم بخار سے تپ رہا تھا لیکن اس وقت اس کی ماں اس کے ساتھ لاڈ نہیں کر سکتی تھی

کیونکہ حالات اس چیز کی اجازت نہیں دیتے تھے

اور وہ کون سا اپنی ماں سے لاڈ اٹھوانے کی عادی تھی

بڑی مشکل سے چارپائی سے اٹھتی منہ دھونے کے لئے نل کے قریب آئی تھی
دل تو نہیں کر رہا تھا کچھ بھی کرنے کا لیکن مجبوری تھی

وہ شاہ حویلی والوں کے ساتھ کبھی بھی نمک حرامی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے
آخر ان کی وجہ سے تو ان کی روزی روٹی اتنے سالوں سے چل رہی تھی

ooooo

اتنا وقت لگا دیا لڑکی صبح سے کہاں تھی تم ذرا اور تو جو گنگ کے لیے گیا ہوا ہے تھوڑی دیر میں واپس آکر اس نے سب سے پہلے یہی سوال کرنا تھا کے اس کا ناشتہ تیار ہے یا نہیں

وقت پر آیا کرو کونسا تمہیں حویلی میں زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تمہیں اس گھر میں صرف اور صرف ذرا اور کا کھانا بنانے کے لیے رکھا گیا ہے

مجھے تمہارے ہاتھ میں اتنا ذائقہ نہیں محسوس ہوتا لیکن اسے پسند ہے

اور اسے بہت کم چیزیں پسند آتی ہیں اسی لیے باباصاحب نے تمہیں یہاں رکھ لیا ہے

اور تم کبھی بھی کوئی کام وقت پر نہیں کرتی چاچی بیگم کچن میں داخل ہوتے ہی اسے سنانے لگی تھیں

اس کا چہرہ دیکھ کر وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کی طبیعت ناساز ہے لیکن وہ لوگ ان کو زیادہ سر پر نہیں چڑھاتے تھے

معاف کر دیجئے شاہ بیگم ذرا سا بخار تھا اس لئے آنے میں دیر ہو گئی ناشتہ بن گیا ہے میں بس لگاتی ہوں

وہ چکراتے سر کے ساتھ کہتی فٹافٹ ناشتہ ٹرے میں رکھ کر جوس بنانے لگی

ناشتہ میز پر لگانے کی ضرورت نہیں ہے اس کے کمرے میں چھوڑ آؤ وہ لیٹ ہو رہا ہے

یہاں سے سیدھا کمرے میں جائے گا تو وہی آرام سے ناشتہ کر لے گا شاہ بیگم نے حکم دیا تو ایک پل کے لئے اس کا ننھا سا دل بے ترتیب ہوا تھا۔

ذرا اور کے ہی نہیں بلکہ وہ کسی بھی مرد کے کمرے میں جانے سے خوفزدہ ہی رہتی تھی

اور پھر اس کی وہ نگاہیں جو اسے ہمیشہ گھبراہٹ میں مبتلا کر دیتی تھی وہ بھی تو نظر انداز کرنے کے قابل نہیں تھی

اسے اس کی نیت پر کوئی شک نہیں تھا لیکن وہ مردوں سے ذرا فاصلہ بنا کر رکھنا ہی پسند کرتی تھی اور خاص کر سید ذرا اور شاہ سے جو کہ پچھلے سات مہینوں سے اس پر ضرورت سے زیادہ مہربان ہو چکا تھا

ooooo

بخار بہت تیز ہے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی میں سوچ رہی تھی کہ ڈاکٹر کو بلا لیتے ہیں اسے بہت تیز بخار ہے دادی نے کمرے سے نکلتے ہوئے انہیں بتایا

ہاں میں فون کرتا ہوں تم اس کے پاس ہی رکو بہت زیادہ گھبرائی ہوئی ہے اور بخار کی شدت میں بھی بالکل کمی نہیں آ رہی۔ دادا جان بھی بے حد پریشان تھے

مجھے سمجھ میں نہیں آتا میری معصوم بچی نے کسی کا کیا بگاڑا ہے کیوں وہ لوگ اسے جینے نہیں دیتے کیوں واپس آ گئے ہیں وہ قاتل

چاہے کچھ بھی ہو جائے میں اپنی بچی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی آپ کچھ کریں نہ

کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے کہیں ہماری عاشی کے ساتھ کچھ برا نہ ہو

اخر وہ لوگ چاہتے کیا ہیں مجھے سمجھ میں نہیں آتا کیوں ان لوگوں نے اس کی زندگی حرام کر دی ہے دادی بری طرح سے رو رہی تھی

عاشی اس کے نکاح میں ہے اور وہ اتنی آسانی سے اسے چھوڑے گا نہیں اس نے کہا تھا کہ وہ اسے چار مہینے کا وقت دے رہا ہے اور اب وہ وقت ختم ہو چکا ہے تو اسے واپس تو آنا ہی تھا ہمیں اس مسئلے کا حل تلاش کرنا ہو گا دادا جان ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہے تھے

اس مسئلے کا حل صرف طلاق ہے ہمیں خلا کے لیے اس آدمی پر کیس کرنا چاہیے

میں اپنی بچی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی دادی نے ایک نظر بیڈ پر نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی عاشی کو دیکھ کر کہا۔

فکر مت کرو ہم اپنی عاشی کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دیں گے دادا جان نے انہیں یقین دلایا تھا

ooooo

وہ بہت تیزی سے اپنے کمرے میں داخل ہوا تھا اسے جلدی سے جلدی اپنے کام پر پہنچنا تھا جب سامنے سے آنے والے وجود کے ساتھ زبردست قسم کا ٹکراؤ ہوا

جاہل۔۔۔اندھے ہو کیا۔۔۔۔میرے کمرے میں کیا۔۔۔۔
وہ بول ہی رہا تھا جب اپنے سامنے اس نازک سے سراپے کو دیکھ کر خاموش ہو گیا

اس کے چہرے کے سخت تاثرات پل میں بدل گئے تھے

اس کی آنکھوں میں ایک چمک سی آگئی تھی لیکن سامنے کھڑی لڑکی کیا جانے اس چمک کا مطلب وہ تو اس کی آنکھوں میں دیکھتی تک نہیں تھی

معاف کیجیے گا چھوٹے شاہ جی وہ شاہ بیگم کا حکم تھا کہ ناشتہ آپ کے کمرے میں چھوڑ دوں

کیونکہ آپ لیٹ ہو رہے ہیں بس وہی رکھنے کے لئے آئی تھی
اس کا غصہ دیکھ کر وہ سہمے ہوئے انداز میں بولی تھی

جب کہ وہ یوں نظریں جھکائے بولتی ہوئی اس کے دل دھڑکانے کی وجہ بنی ہوئی تھی
ہمممم۔۔۔۔تو رکھ دیا ناشتہ وہ اس کے راستے میں حائل پوچھ رہا تھا

جی رکھ دیا ہے اس نے فوراً جواب دیا اور اب وہ اس کے راستے سے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن شاید ذرا اور کا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا

اب میں جاؤں اس نے بڑی مشکل سے نگاہ اٹھا کر اس سے سوال کیا اور پھر سے نگاہیں جھکا گئی

وہ یوں ہی اسے دیکھے جا رہا تھا

نہیں۔۔۔اس کے دل نے اندر کہیں سرگوشی کی تھی جو اس کے لبوں پر آ گئی سامنے کھڑی لڑکی نے فورا نگاہ اٹھا کر حیرانگی سے دیکھا تھا

میرا مطلب ہے پہلے جوس لے کر آؤ وہ راستہ چھوڑتے ہوئے بولا۔
جی جوس بھی رکھ دیا ہے اس نے فورا اسے بتایا اور کمرے سے نکلنے لگی

زرشے۔۔۔۔اسے پیچھے سے اپنے نام کی پکار سنائی دی
جی شاہ۔جی۔۔۔وہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

رات کا کھانا ذرا احتیاط سے بنانا روز روز اتنا تیز نمک کھا کر مجھے بلڈ پریشر کا مریض مت بنانا اس کے لہجے میں التجا تھی جب کہ وہ دروازہ بند کر چکا تھا

دروازہ بند ہوتے ہی وہ اپنی غلطی پر جی بھر کر شرمندہ ہوئی تھی کل اسے لگا تھا کہ کھانے میں نمک تیز ہو گیا ہے لیکن ذرا اور نے بالکل کوئی بھی ری ایکشن نہیں دیا تھا جس پر وہ پر سکون ہو گئی تھی

یا خدایا صرف ایک کام کے لئے مجھے اس گھر میں رکھا گیا ہے وہ بھی ٹھیک سے نہیں کر پاتی وہ تو خدا کا شکر ہے کہ عزت بچ گئی لیکن آئندہ احتیاط سے کام لوں گی

اسنے سامنے سے آتی بڑے صاحب کو دیکھا تو انہیں سلام کرتی فوراً سیڑھیاں اتر گئی تھی

ooooo

زرشے کا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہو رہا تھا اس کی طبیعت تو ٹھیک تھی نا ناشتہ کرتے ہوئے مسلسل اس کی سوچیں زرشے کے سرخ ہوتے چہرے پر تھی

اس کا چہرہ حد درجہ سرخی لیے ہوئے تھا۔اس کا دل تو بہت چاہا کہ وہ اس سے پوچھ لے لیکن وہ اپنے جذبات اس پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا تب تک تو نہیں جب تک صحیح وقت نہ آجائے

وہ لڑکی اب سے نہیں بلکہ 19 سال سے اس کی نظروں کا مرکز تھی اس کا باپ ان کے گھر میں ڈرائیور تھا جبکہ اس کی ماں ان کے گھر کی ملازمہ

وہ لڑکی اسی کے سامنے پلی بڑھی تھی وہ نا جانے کب سے اس کے دل میں بسی ہوئی تھی وہ بھی نہیں جانتا تھا

میٹرک کے بعد اس کی تعلیم کو چھڑوا کر اس کی شادی پر بہت زور دیا گیا تب ذراور کو اس کے لیے اسٹیپ لینا پڑا تھا وہ اُس کے لیے زیادہ تو کچھ نہیں کر سکا لیکن اس کے باپ کو اس کی چھوٹی عمر میں شادی کروانے نہیں دی

پرائیویٹ ایف اے کر کے وہ اب بی اے کر رہی تھی جب کہ اس کے گھر میں اس کی نوکری صرف اسی کے کاموں تک محدود تھی

ذراور کو کسی کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں آتا تھا لیکن زرشے کے لیے اسے اپنے اصول بدلنے پڑے کیونکہ وہ اسے اپنی نگاہوں کے سامنے چاہتا تھا

سب کچھ ٹھیک ہی چل رہا تھا لیکن پچھلے سات مہینے سے نہ جانے کب کیسے اس کے جذبات کچھ حد تک ہی سہی لیکن زرشے پر واضح ہونے لگے تھے جو آگے جا کر اس کے لیے کوئی بڑا مسئلہ پیدا کر سکتے تھے

oooo

گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ہی سامنے کھڑے شخص نے اپنا سینہ تھام لیا گولی اس کے سینے کے بیچوں بیچ لگی تھی اور وہ لمحے میں زمین بوس ہوا تھا

نہیں خدا کے لئے کیا بگاڑا ہے انہوں نے تمہارا چھوڑ دو میری ماں کو رحم کرو حیوان۔۔۔ظالم نہ بنو وہ تڑپ رہی تھی اس کے ہاتھ پیر جوڑ رہی تھی جب کہ وہ شخص اس کا ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھامے اسے اپنے پیچھے کیے ہوئے تھا

وہ کافی دیر سے اس کی منتیں کر رہی تھی لیکن اس سفاک شخص نے کسی پر رحم کرنا شاید سیکھا ہی نہیں تھا

وہ اس کے پیر تک پکڑنے کو تیار تھی لیکن اس کو رحم نہ آیا اپنی بندوق کی دوسری گولی اس نے سامنے کھڑی عورت کے سینے کے بیچوں بیچ گولی چلائی تھی

ماما۔۔۔۔۔وہ چلاتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی جبکہ دادی جو اس کے پاس ہی لیٹی ہوئی تھی اچانک اس کے اٹھنے پر اٹھ کر اسے دیکھنے لگی

دادی اس نے مار ڈالا اس نے مار ڈالا میری ماں کو اسے مار ڈالا دی میری آنکھوں کے سامنے اس شخص نے مار ڈالا

میں اس کے سامنے گڑ گڑائی اس سے بھیک مانگی میری ماں کو چھوڑ دو لیکن اس حیوان نے میری ایک نہ سنی اس نے مار ڈالا

دادی اس شخص نے مار ڈالا میرے اپنوں کو میری آنکھوں کے سامنے اس نے میرے اپنوں کی جان لے لی ہے میں کچھ نہیں کر سکی

اور اب وہ واپس آ گیا ہے مجھے لینے کے لیے مار ڈالے گا مجھے بھی وہ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گا

دادی مجھے بچالیجئے پلیز مجھے بچالیجئے مجھے کہیں چھپادیجئے وہ شخص کبھی مجھے نہ ڈھونڈ پائے پلیز مجھے کہیں چھپادیجئے وہ بری طرح سے سسکتے ہوئے ان کی سینے میں چھپی ہوئی تھی

جب کہ اسے اپنے سینے سے لگائے وہ اسے خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

ڈاکٹر ابھی ابھی اسے چیک کر کے گیا تھا اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی ڈر کی وجہ سے بخار اتر ہی نہیں رہا تھا

اسے اس حال میں دیکھ وہ دونوں ہی پریشان ہو گئے تھے ابھی کل تک تو وہ ہنستی کھیلتی ان کے سامنے تھی اور آج وہ اس قدر بیمار ہو گئی تھی

اس کے ڈر سے ہی وہ اندازہ لگا سکتے تھے کہ وہ شخص کتنا خطرناک ہے وہ شخص اس کے والدین کا قاتل تھا

انہیں یاد تھا ابھی چار مہینے پہلے کی ہی بات تو تھی کہ جب وہ ان کو ایک سڑک سے ملی تھی

اور بہت ہی مشکل سے ان لوگوں نے اسے اپنے ساتھ ہسپتال پہنچایا تھا ڈاکٹر کے مطابق اس کی حالت بہت نازک تھی

اسے ہوش آیا تو انہیں پتہ چلا کہ اس کی جان کو خطرہ ہے کوئی آدمی اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے

جو اسے جان سے مار دینا چاہتا ہے اس بات نے ان دونوں میاں بیوی کو پریشان کر دیا وہ اپنی اولاد تو کھو چکے تھے

اسی لئے اس کے ساتھ کچھ نہیں ہونے دے سکتے تھے وہ اسے اپنے ساتھ سوات لے آئے تھے

اور سب کو یہی کہہ کر متعارف کروایا تھا کہ وہ ان کی پوتی ہے ان کے بیٹے کا انتقال بہت سال پہلے ہو چکا تھا اور ایکسیڈنٹ میں اس کے چاروں بچے بھی مارے گئے تھے

لیکن عنائش کو جب انہوں نے اپنی پوتی کے طور پر متعارف کروایا تب سوال تو بہت سارے آئے سامنے لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے

آخر سب نے ہی اس بات پر یقین کر لیا کہ وہ ان کی پوتی ہے اور اب سے ان کے ساتھ رہے گی پچھلے چار مہینوں سے وہ ان لوگوں کے ساتھ ان کے گھر میں رہ رہی تھی

اور اب وہ کافی حد تک بہتر بھی ہو چکی تھی یہ لوگ اس کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے اس کا آگے پیچھے کوئی بھی نہیں تھا

جس کے پاس جا پاتی وہ اتنی دور آ چکی تھی کہ جہاں اس شخص کا پہنچنا آسان نہیں تھا

چار مہینے پہلے اس شخص نے کہا تھا کہ جب وہ 18 سال کی ہو جائے گی تو وہ آ جائے گا اسے لینے کے لیے

اور بس دو دن باقی تھے اس کی سالگرہ میں اور وہ شخص واپس آ گیا تھا دادا نے کہا تھا کہ وہ اس کے لئے لڑ لیں گے اگر تو وہ اس کے نکاح میں ہے تو وہ خلع کا کیس کر کے اسے آزادی دلوائیں گے

لیکن ایک قاتل کے ساتھ وہ اس بچی کی زندگی برباد نہیں ہونے دیں گے

لیکن کیا وہ اس شخص کو نہیں جانتی تھی جو اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے اپنوں کو قتل کر سکتا تھا کیا وہ ان دونوں کو نہیں مار سکتا تھا۔۔۔۔؟

وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ ایک قاتل تھا اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے اپنوں کو قتل کیا تھا

تو کیسے ممکن تھا کہ وہ اس کے دادا دادی کو چھوڑ دیتا وہ ایک ظالم شخص تھا کسی پر ترس نہیں کھاتا تھا وہ ایک حیوان تھا

اور وہ ان کے ساتھ اپنی زندگی نہیں برباد کر سکتی تھی وہ جانتی تھی وہ کیا کرنا چاہتا ہے

وہ اس کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہتا ہے جو اس کے باپ نے اس کی ماں کے ساتھ کیا تھا

بارہ سال سے وہ اس کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اسے سب کچھ سمجھ میں آچکا تھا وہ لوگ اسے تلاش کر رہے تھے صرف اور صرف جائیداد کے لیے

وہ اس کے پیچھے صرف جائیداد کی خاطر آرہے تھے اور اسے کون سا اس جائیداد سے کوئی مطلب تھا وہ تو ہر چیز انہیں دینا چاہتی تھی اسے ان لوگوں کی جائیداد ہر گز نہیں چاہیے تھی

لیکن اس کی ماں نے مرنے سے پہلے اسے بتایا تھا کہ جس دن وہ جائیداد ان کے نام کردے گی اس کا بھی قتل کردیں گے اسے بھی جان سے مار ڈالیں گے

اور اس نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ کبھی زندگی میں اس گھر میں قدم نہیں رکھے گی جہاں اس کی ماں کے ساتھ دن رات ظلم کیا گیا۔

وہ بیڈ پر پڑی یہی سب کچھ سوچے جا رہی تھی کہ جب باہر دروازے پر دستک ہوئی

اتنی صبح صبح ان کے گھر میں کون آسکتا تھا وہ نہیں جانتی تھی دروازہ دادا جان نے کھولا تھا وہ ایسے ہی بیڈ پر لیٹی چھت کو دیکھے جا رہی تھی

ooooo

زرشے بیٹا جاؤ یہ اچار اوپر چھت پر رکھ آؤ دھوپ لگے گی تو پھر یہ تیار ہو جائے گا۔

عنایہ ابھی کتابیں لے کر بیٹھی تھی اور ساتھ زرشے کو زبردستی بٹھا کر اسے بھی پڑھنے پر مجبور کر رہی تھی جب اسے امی کی آواز سنائی دی

جی امی جان میں رکھ کے آتی ہوں

خالہ اس کو پڑھائی کرنے دیں اس کے پیپر شروع ہونے والے ہیں یہ کام میں لگی رہتی ہے پڑھائی کیسے کرے گی پاس کیسے ہو گی عنایہ فوراً بول اٹھی تھی

زرشے کی اس حویلی میں تو کیا پوری دنیا میں بس یہی ایک دوست تھی جو اس کی ساتھی تھی اسکی ہم درد تھی

اچھا بابا ٹھیک ہے تم ہی رکھ کر آجاو۔امی نے مسکرا کر کہا۔

وہ اچار لے کر اوپر جانے لگی تو زرشے بھی اس کے ساتھ ہی اٹھی تھی کیونکہ اچار کافی زیادہ تھا

ooooo

ارے واہ آج تو عنایہ بی بی کام کر رہی ہیں۔ سیڑھیوں سے اترتے زرار نے عنایہ کے ساتھ آتی زرشے کو پر شوخ نگاہوں سے دیکھا

جو کالے لباس میں نظر لگ جانے کی حد تک پیاری لگ رہی تھی۔ وہ چاہ کر بھی اسے نظر انداز نہ کر پایا۔

جی ہاں میں بہت کام کرتی ہوں بس آپ ہی مجھے نکما سمجھتے ہیں۔ وہ ناک چڑا کر بولی تو زرار اور کے ساتھ زرشے بھی مسکرائی۔

عنایہ اس گھر کی وہ واحد انسان تھی جس سے زر اور ہنسی مزاق کرتا تھا ورنہ وہ بہت پریکٹل قسم کا بندہ تھا۔ خود بھی حد میں رہتا تھا اور سامنے والے کو بھی حد میں رکھتا تھا

ارے ارے پرنسس ایم سوری میں نے آپ کو نکما سمجھنے کی گستاخی کر دی آپ تو بہت کام کرتی ہیں اس کے ناراض ہونے پر وہ منانے والے انداز میں بولا۔

تو عنایہ بھی مسکرا کر زر شے کو اشارہ کرتی اوپر کی طرف بڑھ گئی۔

جبکہ نیچے بیٹھی چاچی اپنی بہن کو اشارہ کر رہی تھیں۔ان کی بہن آج تین سال بعد ان سے ملنے آئی تھیں۔

ارے واہ اس لڑکی کے تو انداز ہی بدل گئے۔ماننا پڑے گا میں یقین سے کہہ سکتی ہوں اس نے زر اور کو پھنسا لینا ہے۔رضیہ نے پریشانی سے کہا۔

ہاں نا باجی میں بھی یہی کہہ رہی ہوں ایک بیٹے کو تو گھر سے باہر کروا دیا ہے اس نے اب اس کی نظر زرا ور پر ہے ابھی وقت ہے آپ یمنہ کو حویلی چھوڑ جاو

تاکہ یمنہ اسے کسی اور کا اسیر نہ ہونے دے صرف عمر ہی 18 سال ہے اس عنایہ کی اور ہے بہت تیز یہ دیکھا نہیں آپ نے زرا ور نے آج تک یمنہ سے بھی یوں ہنس کر بات نہیں کی

چاچی ایک نفرت سے بھرپور نگاہ عنایہ کے جاتے وجود پر ڈالتی انہیں بتا رہی تھیں جبکہ رضیہ بیگم ان کی بات کا مطلب سمجھتی ہاں میں سر ہلا گئ

ooooo

وہ دونوں میاں بیوی بہت پریشان تھے عاشی کی حالت اور اس کا بخار دیکھ کر وہ اسے ہسپتال لے جانے کا ارادہ رکھتے تھے

جب دروازے پر دستک ہوئی داداجان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر وہ حیران ہوئے

مکمل کالے لباس میں پیروں میں پشاوری چپل اور کندھے پر سفید رنگ کا کپڑا رکھے وہ وجاہت کی منہ بولتی تصویر بنا ہوا تھا

وہ اتنا شاندار نوجوان تھا کہ داداجان کو سمجھ میں نہ آیا کہ وہ ایک لفظ میں اس کی وجاہت کو کس طرح سے بیان کریں

جی کون ہیں آپ میں نے آپ کو پہچانا نہیں داداجان نے اسے دیکھتے مسکرا کر کہا

سید مکرش شاہ۔ وہ اپنا نام ادا کر تا ان کی اجازت کا انتظار کیے بنا اندر داخل ہوا تھا

جبکہ اس کا نام سن کر دادا اور دادی دونوں کے چہرے پر پریشانی پھیل گئی تھی

دادی نے فورا قدم اٹھاتے ہوئے عنائش کے کمرے کا دروازہ بند کر دیا تھا

کیا میں آپ کے دروازا بند کرنے کی وجہ جان سکتا ہوں وہ پر سکون انداز میں

صوفے پر بیٹھا ان سے مخاطب ہوا تھا

یہ کمرہ ہماری پوتی کا ہے اور وہ غیر محرم سے پردہ کرتی ہے لیکن برخودار ہمیں لگتا

ہے کہ آپ کے والدین نے آپ کو تہذیب تربیت نہیں سکھائی

کیا آپ کو اتنا بھی نہیں پتا کہ بنا اجازت کسی کے گھر میں اس طرح سے داخل

نہیں ہوا جاتا

دادا جان کا لہجہ بے حد سخت تھا اس کا اندازہ انہیں بے حد ناگوار گزرا تھا

وہ جتنا خوبصورت تھا اتنا ہی مغرور بھی تھا

تہذیب تربیت نام کی کوئی چیز دادا جان کو اس میں نظر نہیں آئی تھی اگر کچھ نظر آرہا تھا تو اس کا مغرور مٹی کا مجسمہ اور اس کی تنی ہوئی گردن

اچھی بات ہے اسے غیر محرم سے پردہ کرنا چاہیے اس نے اپنے گارڈز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا یقیناوہ انہی کے بارے میں کہہ رہا تھا ورنہ خود کو تو وہ اس کا مالک سمجھتا تھا

جب کہ دادا جان کی بات کو وہ سرے سے نظر انداز کر گیا تھا اور اس کا یوں نظر انداز کرنا دادا جان کو بے حد برا لگا تھا

آپ کے یہاں آنے کی وجہ جان سکتا ہوں میں وہ اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہنے لگے انہوں نے اپنے لہجے کو ایک حد تک سرد اور مضبوط بنا رکھا تھا

جس پر گارڈز کو حیرت ہوئی تھی کیونکہ آج تک کسی نے بھی سید مکرش شاہ کے سامنے اس طرح سے زبان چلانے کی ہمت نہیں کی تھی

میں یہاں اپنی بیوی کو لینے کے لئے آیا ہوں ایک ہی جملے میں اپنے یہاں آنے کا مقصد بیان کرتا اپنا ہاتھ پیچھے کی جانب لے گیا تھا

جبکہ اس کے پیچھے کھڑا گارڈ اس کے ہاتھ میں ریوالور پکڑا چکا تھا

وہ آپ کو میرے بارے میں سب کچھ بتا چکی ہو گی میں کیسا انسان ہوں بلکہ وہ مجھے انسان سمجھتی کہاں ہے اس کے لیے تو میں حیوان ہوں

تو میں مزید اپنا وقت اپنے تعارف میں برباد نہیں کروں گا

جا کر بلائیں اسے اور بتائیں کہ میرا دیا ہوا وقت پورا ہو چکا ہے اب وہ خود اپنی مرضی سے میرے ساتھ رخصت ہونا چاہے گی یا پھر مجھے اپنا انداز اپنانا پڑے گا

وہ بے فکری سے ان کے سامنے اپنے ریوالور چیک کرتا سامنے رکھی شیشے کی میز پر رکھ چکا تھا

جیسے دیکھ کر وہ دونوں ہی خوفزدہ ہو گئے تھے لیکن اس ڈر کی وجہ سے وہ اس معصوم کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتے تھے

دیکھو بیٹا ہم نہیں جانتے تم کون ہو اور تم کس کے بارے میں بات کر رہے ہو میرے خیال میں تمہیں کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے دادی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

جبکہ ان کے لفظوں پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ بکھیر گئی۔

آپ کی غلط فہمی دور کروں میں۔۔۔! وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا تو دادی نگاہیں جھکا گئیں

میں کسی لمبے چکر میں نہیں پڑنا چاہتا اور نہ ہی میں یہاں کوئی بحث کرنے آیا ہوں

۔

جس لڑکی کو آپ لوگوں نے اس کمرے میں بند کیا ہے وہ میری منکوحہ ہے میں جانتا ہوں آپ لوگوں کو اس سے بہت انسیت ہو گئی ہے

لیکن بیٹی کو رخصت تو کرنا پڑتا ہے اسی لیے میں آپ لوگوں کو ایک موقع دے رہا ہوں اپنی بیٹی کو رخصت کریں ورنہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رخصتی نہیں طلاق لینی چاہیے اس لڑکی کو تم جیسے انسان سے۔۔۔۔داداجان اچانک غصے سے بولتے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے جبکہ ان کے انداز پر وہ فوراً اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا ان کے پاس آیا تھا۔

صوفہ کے ایک سائیڈ پر پیر رکھتا وہ ایک لمحے میں انہیں واپس بیٹھنے پر مجبور کر گیا تھا

اس کا انداز اتنا جارحانہ تھا کہ داداجان جیسا مضبوط انسان بھی اس کے روعب میں آگیا تھا اس کی اچانک کی جانے والی حرکت کی وجہ سے وہ صوفے پر گرتے ہوئے پیچھے جا لگے تھے

اس کے ہاتھ میں پستول تھی جو اب وہ ان کے ماتھے پر رکھے ہوئے تھا اس کی انکھوں کی وحشت نے انہیں سچ میں خوف زدہ کر دیا تھا

ooooo

کہاں جارہی ہو تم عنایہ میں نے منع کیا تھا کہ یوں مت گھر سے نکلا کرو ڈرائیور کہاں مر گیا ہے

وہ ابھی اپنی گاڑی گیٹ سے اندر کر رہا تھا کہ عنایہ اور زرشے حجاب میں حویلی کے گیٹ سے باہر نکلنے لگی۔

زرا اور بھائی ہم زرشے کے داخلے کے لیے اس کی پاس پورٹ سائز فوٹو بنوانے جا رہے ہیں۔اس کا داخلا جانے والا ہے۔

ڈرائیور بھائی چاچی کے کام کے لیے گئے ہیں۔اور ویسے بھی تو یہاں پاس ہی ہے دوکان ہم ابھی واپس آجائے گے۔

عنایہ نے مکمل وجہ بتاتے ہوئے کہا

تو مجھے بھی تو بتا سکتی تھی بچے آو میں لے چلتا ہوں۔وہ ایک نظر زرشے کو دیکھتا اس سے کہنے لگا تو عنایہ خوش ہو گئی کیونکہ اس گرمی میں وہ پیدل نہیں جانا چاہتی تھی

وہ تو فوراً گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی تھی۔زرشے سے کچھ بھی پوچھنا وہ کبھی بھی ضروری نہیں سمجھتی تھی

اس کے بیٹھنے پر وہ بھی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولنے لگی تو زراور نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔اس نے سب سے پہلے مرر کو اس کے چہرے پر فوکس کیا۔جس کا سارا دھیان باہر سڑک پر تھا۔

چاچی نے بہت باتیں سنائی آج بھی مجھے اور کہا کہ حویلی کی گاڑی میرے ابا جی کی وراثت میں نہیں آئی

وہ منہ بنا کر بتانے لگی۔

چاچی کی باتوں کا برا نہ منایا کرو عنایہ یہ سب کچھ تمہارا ہے۔ تمہارا حق ہے ہر چیز پر تمہیں کوئی بھی کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا۔

عنایہ بہت باہمت لڑکی تھی لیکن پھر بھی کبھی کبھی باتیں دل پر لے لیتی تھی جیسے ابھی چاچی کی باتیں۔۔۔

ارے وہ تو مجھے پتا ہے اور میں چاچی کی باتیں دل پر نہیں لیتی وہ بے چاری تو یمنہ باجی کی وجہ سے مجھے باتیں سناتی ہیں

میری وجہ سے ان کی خواہش جو پوری نہیں ہو سکی لیکن میں سوچ رہی تھی کہ ان کے پاس ایک اور آپشن بھی ہے وہ سوچنے کی بھرپور اداکاری کرتی اس سے کہنے لگی

اچھا۔۔۔کون سا آپشن وہ مسکرا کر اسے جواب دیتا ایک نظر مرر کی طرف بھی دیکھ رہا تھا۔

لیکن زرشے کی نظریں اس کی نگاہوں سے دور سڑک پر نجانے کیا تلاش کر رہی تھی

ارے میرے بھائی میں آپ کی بات کر رہی ہوں۔وہ بڑے مزے سے بولی تو زراور نے اسے گھور کر دیکھا۔

کیا۔۔۔میں۔۔سچ میں عنایہ تم مجھے اس یمنہ کے ساتھ باندھنے کی پلانگ کر رہی ہو۔اوخدایا عنایہ بھابھی مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی

اپنے دیور کے لیے آپ اتنا برا بھی سوچ سکتی ہیں۔جان کر افسوس ہوا وہ انداز میں افسوس لئے ہوئے بولا تو عنایہ نے چڑ کر اسے دیکھا

میں کوئی بھابھی وابھی نہیں ہوں اور نہ ہی آپ میرے دیور ہو میں آپ کی بہن ہوں اور آپ میرے بھائی بس۔۔وہ چڑ کر بولی تو زر اور کے قہقہے کے ساتھ زرشے کی کھلکھلاہٹ نے عنایہ کو مزید شرمندہ کر دیا

جس سے زر اور پر یہ انکشاف ہوا کہ زرشے دیکھ بے شک باہر رہی تھی مگر ان کا سارا دھیان ان دونوں کی باتوں پر تھا

oooooo

میرے اندر چلنے کی ضرورت ہے تو میں چلتا ہوں تم دونوں کے ساتھ تم دونوں اکیلے کیسے ہینڈل کرو گی ٹھیک ہے یہ کام زیادہ مشکل نہیں ہے

لیکن پھر بھی تم دونوں کا یہاں اتنے مردوں کے بیچ جانا مناسب نہیں لگ رہا وہ گاڑی سے اترتے ہوئے ان دونوں سے کہنے لگا

ارے نہیں شاہ جی آپ یہی رکیں ہم ابھی ہو کر آجائیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا ویسے بھی عورتوں کا راستہ ادھر سے الگ ہے

آپ کو باہر ہی رکنا پڑے گا تو ایسے اچھا نہیں لگتا اسی لیے بہتر ہے کہ آپ یہی پر گاڑی میں بیٹھیں ہم دو منٹ میں آجائیں گے

وہ اسے دیکھ کر خود ہی کہنے لگی ورنہ عنایہ کا کیا بھروسہ وہ تو کہہ دیتی ہے ٹھیک ہے آپ چلیں ہمارے ساتھ ہی اندر

عنایہ تو اس کی دوست ہے اسے کسی بھی طرح کوئی مسئلہ نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی وجہ سے کسی تیسرے انسان کو تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی اور وہ خود ویسے بھی اتنی گرمی میں ان کے لئے یہاں تک آیا تھا ورنہ پیدل یہاں تک آنا واقع ایک بہت مشکل مرحلہ تھا

اگر آج آخری ڈیٹ نہ ہوتی تو وہ اس دھوپ میں کبھی بھی گھر سے نکلنے کی غلطی نہ کرتی

اماں ابا کو تو اس کی پڑھائی سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا

ان کی نظر میں لڑکی کا کام تھا گھر کو سنبھالنا جو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

ان کے لیے ایک لڑکی کو اتنا ہی پڑھا لکھا ہونا چاہیے جتنا اپنے گھر کو سنبھال سکے ورنہ لڑکی کو خود مختار بنانا اسے اپنے پیروں پر کھڑے ہونا سکھانا ان کی ڈکشنری میں کہیں بھی نہیں آتا تھا

ہاں بھائی ہم دو منٹ میں آجائیں گے آپ یہی گاڑی میں رہیں آج رش کافی زیادہ ہے۔ لگتا ہے لوگوں نے بھی سارا کام آخری تاریخ پر رکھا ہوا تھا ہماری طرح اس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تو وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ اندر چل دی

وہاں میں سر ہلاتا وہی گاڑی میں بیٹھ کر ان لوگوں کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا جو اس کے سامنے ہی اندر کی طرف جا رہی تھی

ارے حسینہ کہاں جا رہی ہو ہمیں بھی تو دیدار کروا دو لڑکوں کے اچانک سامنے آجانے پر زرشے نے فورا اپنا چہرہ چادر سے ڈھانپنے کی کوشش کی تھی

اس کے ابا جان کو اس کا یوں بنا نقاب گھر سے نکلنا پسند نہیں تھا لیکن عنایہ کے ساتھ آتے ہوئے وہ اپنا برقع نہیں لی پائی تھی۔

اور یوں چادر سے چہرہ چھپانا اس کے لئے کافی مشکل تھا عنایہ بڑی چادر لیتی تھی لیکن اس نے چہرہ کبھی نہیں چھپایا تھا

اس لڑکے کی بد تمیزی کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ دونوں تیزی سے اندر داخل ہوئی تھی ڈر بھی تھا اس کی بد تمیزی زرا ور نے نہ دیکھ لی ہو۔

OOOOO

شکر ہے اللہ پاک کا اس لڑکے کی بد تمیزی زرا ور بھائی کی نظروں میں نہیں آئی ورنہ پتا نہیں کیا ہوتا وہ اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگی تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوتی لڑکیوں کے کیبن کی طرف آگئی تھی

اللہ کتنا بد تمیز لڑکا تھا ان کے ماں باپ انہیں تربیت نہیں دیتے اپنی بہنیں بہنیں ہیں اور دوسرے کی ماں بہن کو پتہ نہیں کیا سمجھ کے رکھا ہے ان لڑکوں میں شرم وحیا نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی وہ بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہنے لگی

ہمارے خاندان میں ایسا کوئی انسان نہیں ہے زرا ور بھائی سے لے کر عبداللہ بھائی تک کسی میں ایسی گندی عادت نہیں ہے۔

اس نے بڑے مان سے کہا تھا جس پر زرشے نے بھی مکمل اتفاق کیا تھا

اور سب سے اچھے ہیں زر اور شاہ وہ تو کسی لڑکی سے بات بھی نہیں کرتے صرف تم سے ہی مستی مذاق کرتے ہیں کیونکہ تم سے ان کا سب سے قریبی رشتہ ہے

ورنہ آج تک میں نے انہیں کسی لڑکی کے ساتھ فری ہوتے یا ایسی چھیڑ چھاڑ کرتے نہیں دیکھا۔

نہ توان میں زیادہ غصہ ہے اور نہ ہی کوئی بری عادت بہت شریف انسان ہیں میں تو کہتی ہوں کہ وہ سب کا بھلا سوچتے ہیں کسی کے بارے میں برا سوچ بھی نہیں سکتے

ہاں یہی بات ہے آخر بھائی کس کے ہیں۔۔۔تم چھوڑ وان کو آؤ جلدی سے تم اپنی تصویر بناوالو۔وہ فرضی کالر جھاڑتے ہوئے اسے اپنے یہاں آنے کا مقصد یاد کروانے لگی

جس پر وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنی تصویر بنانے کے لئے اندر داخل ہو گئی

تھوڑی ہی دیر میں اس کی تصویریں بن گئی تھی زر اور کو زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا اور چند منٹ کے اندر ہی واپس باہر آئی اور واپس گاڑی میں بیٹھ کر اس کے ساتھ واپسی کا سفر کرنے لگی تھی

واپسی پر اس نے کوئی بات نہیں کی تھی بس خاموشی سے راستہ کٹ گیا

ooooo

شاہ جی معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی میں ایسی غلطی دوبارہ کبھی نہیں کروں گا

معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں مجھے نہیں پتا تھا وہ لڑکی آپ کی منگیتر ہے

میں تو بس یونہی راستے میں آئی لڑکی کو تنگ کر رہا تھا مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ اس کا تعلق آپ سے ہو گا

مجھے ایک بار معاف کر دیں میں آئندہ غلطی سے بھی کسی لڑکی کے راستے میں نہیں آؤں گا اس کے دونوں ہاتھ کرسی سے بندھے ہوئے تھے جبکہ وہ کرسی پر بیٹھا الٹا لٹک رہا تھا اس کے پیر اوپر کی جانب تھے

جبکہ گردن نیچے کی جانب ہونے کے باوجود اس کے ہاتھ کو رسی سے بندھا گیا تھا

جب کہ وہ آرام سے کرسی پر بیٹھا اس کی بے بسی کا تماشہ دیکھ رہا تھا

اس کا خاص آدمی بار بار لوہے کی سلاخ سے سر سے پیر تک اس کی مرمت کر رہا تھا

رک جاؤ ذرا رزاق مجھے آواز صاف نہیں آ رہی ذرا اس لوہے کی سلاخ کو گرم کر کے لانا چیخیں ذرا بلند ہوں گی تو مزا آئے گا

تھوڑی دیر بعد اس کی آواز گونجی اور اس لڑکے نے چیخنا شروع کر دیا

نہیں شاہ جی نہیں کریں ایسا نہ کریں مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی میں آئندہ کسی کی ماں بہن کو گندی نگاہ سے نہیں دیکھوں گا میں تو صرف تھوڑی دیر کے لیے مذاق کر رہا تھا

وہ اونچی آواز میں چیخنے لگا چلانے لگا اسے کسی بھی حال میں معافی چاہیے تھی ورنہ اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا یہ تو وہ پچھلے دو گھنٹے سے سمجھ ہی چکا تھا

معاف۔۔۔۔ تمہیں معاف کر دوں تاکہ تم کسی اور کی بہن بیٹی کے ساتھ ایسا کرو تمہیں پتا ہے اگر تمہاری وہ حرکت کسی اور کی نظر میں آجاتی تو اس لڑکی کی زندگی تباہ ہو جاتی

وہ لڑکی کسی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کے قابل نہیں رہتی صرف تمہاری اس چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے

صرف تمہاری اس غلطی کی وجہ سے اسے کتنی تکلیف سہنی پڑتی اندازہ بھی ہے تمہیں۔۔۔۔؟

اور تم کہتے ہو کہ میں تمہیں معاف کر دوں میں تمہیں معاف کر دیتا شاید میں تمہیں معاف کر دیتا

شاید تمہارے نصیب میں اتنی ہی تکلیف لکھی ہوتی اگر تم اس لڑکی کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف نگاہ اٹھاتے

شاید میں تمہیں معاف کر دیتا شاید میں تمہیں اتنی تکلیف نہیں دیتا لیکن نہیں تم نے جس کی طرف نگاہ اٹھائی ہے وہ میری ہے

اور سید زر اور شاہ اپنی ملکیت پر نگاہ اٹھانے والے کی آنکھیں نکال دیتا ہے۔

تمہاری غلطی کی سزا یہ ہے کہ تم دوبارہ کسی کو ایسی ملی نگاہ سے نہیں دیکھو گے۔

وہ کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ وہ بس اس کی منتیں کر رہا تھا کہ بس آج ایک بار اسے معافی مل جائے

ooooo

شاہ جی یہ رہے آپ کے کپڑے بدل لیں تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ یہاں پر کیا ہوا ہے

اس کا خاض ملازم اس کے سامنے ایک سفید کاٹن کا سوٹ رکھتے ہوئے کہنے لگا

میرے کپڑے بالکل صاف ہیں نہ تو کپڑوں پہ کوئی شکن ہے اور نہ ہی کوئی داغ ہے تو کیوں لے کر آے ہو۔وہ ہاتھ پہ لگا ہوا خون کپڑے سے صاف کرتا۔۔۔۔ پر سکون سا اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

وہ جناب سب کے سامنے آپ کی رپوٹیشن بہت اچھی بنی ہوئی ہے سب آپ کو بہت شریف انسان سمجھتے ہیں اگر آپ کو کسی نے اس روپ میں دیکھ لیا تو وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا

تو تمہیں لگتا ہے کہ میں شریف اور نیک انسان نہیں ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا نگاہوں میں گہرائی تھی جیسے وہ اس کے اندر اتر جانا چاہتا ہو

اس کے سوال نے سامنے کھڑے رزاق کو بوکھلا دیا

نہیں جناب میرا وہ مطلب نہیں تھا آپ بہت اچھے انسان ہیں بس آپ کا غصہ بہت تیز ہے

اور غصے میں اکثر آپ سے بہت بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں جن کا بعد میں آپ کو احساس نہیں ہوتا

جیسے ابھی آپ نے اس آدمی کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے غلطی اسی کی تھی اس نے غلط کام کیا تھا آپ نے تو بہت اچھا کام کیا ہے اس کے کیے کی سزا اسے ضرور ملنی چاہیئے تھی

لیکن آپ تو نہیں چاہتے نا کہ آپ کا نام کہیں پر بھی آئے میں بس اسی کے بارے میں۔۔۔۔۔رزاق اپنی صفائی پیش کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا جب اچانک زرا اور قہقہ بلند ہوا

تم بہت مزے کے انسان ہو تم بہت پیاری باتیں کرتے ہو رازق۔۔اسی لئے اب تک میرے ساتھ ہو۔وہ ہنستا ہوا اس کا کندھا تھپتھپاتے وہاں سے باہر نکلا تو رزاق نے ایک پر سکون گہرا سانس لیا

Zubi Novels Zone

ooooo

وہ بے حد غصہ سے سے دادا جان کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا جب کہ دادا جان پہلے تو اس کی اس حرکت پر گھبرائے تھے لیکن انہوں نے ہمت نہ ہارنے کا فیصلہ تو بہت پہلے ہی کر لیا تھا جب انہوں نے عنائش کی حفاظت کا وعدہ کیا تھا

اسی لیے وہ خوفزدہ ہو کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے تو وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگے

وہ بیوی ہے میری اور دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے طلاق لینے پر مجبور نہیں کر سکتی نہ میں اسے چھوڑنے کے لیے تیار ہوں کیونکہ جو چیز ایک دفعہ سید مکرش شاہ کی ملکیت میں آجائے اسے کوئی بھی سید مکرش شاہ چھین نہیں سکتا۔

اور آپ کی پوتی میری ملکیت ہے۔اور اب وہ قیامت تک میری ہے اسے مجھ سے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا یہ ڈرامے بازی بند کرو بوڑھے اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو میری بیوی کو میرے حوالے کر دو

کیونکہ میرے بارے میں اس نے تمہیں جو بھی بتایا ہے ناسب سچ ہے۔میں ایک اچھا آدمی بالکل بھی نہیں ہوں ایک بہت برا انسان ہوں اور برا انسان کچھ بھی کر دیتا ہے

یہ نہ ہو کے میں تمہاری عمر کا لحاظ بھی نہ کروں۔وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتا انہیں وارن کر رہا تھا

وہ تمہاری کچھ نہیں لگتی اور یہ مت سوچنا کہ تم اس بندوق کے زور پر ہمیں خوفزدہ کر پاؤ گے ہمیں تم سے ڈر نہیں لگتا

وہ ہمت کر کے بولے تھے

ان کی مکمل بات سن کر مکرش نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنا پیر صوفے سے نیچے کیا اور ریولور بھی نیچے کر دی

اس کے یوں اچانک پیچھے ہٹنے پر دادا جان کو بھی کچھ سکون ہوا ورنہ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس آدمی کی پرسنلٹی نے انہیں سچ میں خوف میں مبتلا کر دیا تھا

میری آپ سے یا آپ کی بیوی سے کوئی دشمنی نہیں ہے میں یہاں بس اپنی بیوی کے لئے آیا ہوں آپ سے پہلے بھی کچھ لوگوں نے میری بیوی کو مجھ سے دور کرنے کی کوشش کی تھی میں انکو ان کی آخری منزل تک پہنچا چکا ہوں لیکن آپ لوگوں کے ساتھ میں کچھ بھی برا نہیں کرنا چاہتا

کیونکہ آپ لوگوں کی زندگی کے زیادہ دن تو ویسے بھی نہیں بچے زیادہ سے زیادہ دو سال یا پانچ سال ہی زندگی ہو گی آپ کی اس سے پہلے آپ لوگوں کو مار کر میں بیکار میں اپنے جرم میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا

اسی لیے میں آپ کو دو دن کا وقت دے رہا ہوں دو دن کے بعد میری بیوی کی سالگرہ ہے

اور ہر اچھے شوہر کی طرح میں بھی اپنی بیوی کی اٹھارہویں سالگرہ بہت دھوم دھام سے اپنے پورے خاندان کے ساتھ منانا چاہتا ہوں میں نے اپنے دادا جان

سے وعدہ کیا ہے کہ ان کی پوتی کو میں اس کی ۱۸ سالگرہ تک حویلی میں لے آؤں گا

اور میں کبھی اپنا وعدہ نہیں توڑتا اسی لیے میں آپ لوگوں کو دو دن کا وقت دے رہا ہوں۔ صرف دو دنوں کے اندر اندر آپ لوگ اپنی ضد چھوڑ کر میری بیوی کو میرے حوالے کر دیں وہ پر سکون سا واپس بیٹھ گیا تھا

تم بھی سن لو مسز مکرش شاہ تم میری ہو تمہیں میرے پاس ہی آنا ہے بھاگ لو جتنا بھاگ سکتی ہو مجھ سے لیکن تمہاری منزل میں ہی ہوں وقت دے رہا ہوں میں اپنے آپ کو تیار کر لو قبول کر و اس چیز کو کہ تم میری ہو اور تمہیں میرے پاس آنا ہے

میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں اس کے بعد غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اب اگر تم نے مجھے ذرا سا بھی تنگ کیا تو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ ہماری اگلی ملاقات تمہاری قبر پر ہو گی

کیونکہ سید مکرش شاہ کی ضد ہو تم۔ سید مکرش شاہ اپنی ضد پوری کرنے کے لیے ہر حد پار کر جاتا ہے اور ضد پوری نہ ہونے کی صورت میں اس چیز کو نیست و نابود کر دیتا ہے

دو دن کے بعد آؤں گا میں تمہیں لینے کے لئے اور ان دو دنوں میں تم دن رات سید مکرش شاہ کا نام دوہرا کر کہو کہ تم میری ہو۔

ورنہ دو دن کے بعد میں تم پر ایسی مہر لگاؤں گا کہ تم دنیا بھول جاؤ گی لیکن سید مکرش شاہ یاد رہے گا۔

تم یہ مت سوچنا کہ میں تم سے انجان ہوں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں کوئی کچھ بھی کہے تم یہی پر ہو۔

اگر چاہوں تو اسی وقت میں اپنے ساتھ لے کر جا سکتا ہوں لیکن میں چاہتا ہوں کے تم اپنے آپ کو مکمل تیار کر لو۔اس رشتے کو قبول کر لو یہ ہی تمہارے حق میں بہتر رہے گا۔

وہ بلند آواز میں کہتا اٹھ کھڑا ہوا تھا بنا ان لوگوں کو دیکھے اس نے قدم باہر کی طرف بڑھائے تھے۔

جبکہ دادا اور دادی وہی کھڑے حیرانگی سے اسے سن رہے تھے چار مہینے سے کوئی نہیں آیا تھا ان کے گھر میں نہ ہی کسی نے اس لڑکی کے بارے میں پتہ کیا تھا جب کہ وہ جانتا تھا کہ وہ چار مہینے سے ان کے ساتھ رہ رہی ہے

دادی تو پریشانی سے وہی بیٹھ کر رونے لگی تھی جب کہ داداجان نے قدم عنائش کے کمرے کی طرف بڑھ دئے تھے

oooo

انہوں نے دروازہ کھولا تو وہ وہی دروازے کے ساتھ زمین پر بیٹھی بری طرح سے رو رہی تھی

عنائش بچے۔۔۔اس کی حالت دیکھتے ہوئے داداجان پریشانی سے اس کے پاس زمین پر بیٹھے تو وہ ان کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

داداجان مجھے معاف کر دیں یہ سب کچھ میری وجہ سے ہو رہا ہے میں نے آپ لوگوں کی زندگی بھی خطرے میں ڈال دی مجھے معاف کر دیں میں بہت بری ہوں میں بہت بدنصیب ہوں

پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی میں نے اپنی وجہ سے آپ لوگوں کو بھی اتنی بڑی مصیبت میں ڈال دیا

وہ بہت بری طرح سے رو رہی تھی

تم نے کچھ نہیں کیا میرے بچے آج مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ یہ آدمی کس حد تک خطرناک ہے اور یہ تمہارے ساتھ کتنا برا کر سکتا ہے لیکن میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا یہ آدمی اس لائق ہے ہی نہیں کہ میں تمہیں اس کے ساتھ بھیج سکوں

شکل سے یہ جتنا خوبصورت دیکھتا ہے اس کی حقیقت اتنی ہی بدصورت ہے۔

لیکن میں اس شخص کے ساتھ تمہاری زندگی بدصورت نہیں ہونے دوں گا میں آج ہی تمہیں یہاں سے بھیج دوں گا میرا ایک دوست ہے

میں کل ہی اس سے بات کر کے تمہیں رات کی گاڑی سے یہاں سے بھیج دوں گا

اور وہ تمہیں ملتان سے آگے ایک اور جگہ پہنچا دے گا جہاں تم سیو ہو گی میں کبھی اس شخص کو تم تک نہیں پہنچنے دوں گا چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن میں تمہیں ایک قاتل کے ساتھ زندگی برباد نہیں کرنے دوں گا

۔

اس شخص نے خود قبول کیا ہے کہ اس نے تمہارے ماں باپ کی جان لی ہے تمہیں ملتان بھیج کر کچھ ہی عرصے میں میں اور تمہاری دادی بھی وہی آئیں گے تم سے ملنے کے لئے اور جب یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا تب ہم لوٹ آئیں گے لیکن ہمیں اس شخص کی پہنچ سے دور جانا ہو گا یہ بہت خطرناک انسان ہے

یہ اس طرح کھلے عام اسلحہ لے کر گھومتا ہے اس کا مطلب صاف ہے کہ پولیس بھی اس کے کنٹرول میں ہے

ورنہ میرا ارادہ تمہیں پہلے پولیس سٹیشن لے کر جانے کا تھا تاکہ وہاں پر ہم اس کے خلاف کیس کر سکیں لیکن یہاں ایسا ممکن نہیں ہے یہاں جس طرح سے یہ اسلحے کی نمائش کر رہا ہے اس کا مطلب صاف ہے کہ پولیس کا اسے کوئی ڈر نہیں ہے

لیکن اس سے دب کر رہنے والے ہم نہیں میں تمہیں یہاں سے بھیج کر رہوں گا میں ابھی اپنے دوست سے بات کرتا ہوں وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہنے لگے جب کہ وہ رو رہی تھی

ooooo

دادا جان بہت زیادہ ڈر لگ رہا ہے اگر میرے جانے کے بعد اس نے آپ لوگوں کے ساتھ کچھ برا کرنے کی کوشش کی تو مجھے ڈر ہے کہ یہ آپ لوگوں کو کوئی نقصان نہ پہنچائے وہ بری طرح سے رو رہی تھی

دیکھو بیٹا ہونا وہی ہے جو نصیب میں لکھا ہو گا اور ایسے لوگوں سے ڈر کر ہم تمہاری زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتے اپنے بچوں کو ہم بہت پہلے ہی کھو چکے ہیں تمہارے علاوہ اور ہمارا ہے ہی کون۔۔۔

تم فکر مت کرو یہاں پر جو بھی ہو گا ہم سنبھال لیں گئے تم بس یہاں سے چلی جانا

وہ اسے ریلوے اسٹیشن میں گاڑی پر بٹھا کر واپس جا چکے تھے جب کہ وہ بھی اپنا چہرہ اچھی طرح سے چھپاتے اس برے وقت کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی

ooooo

کتنی پیاری تھی اس کی زندگی وہ آرام سے ہنستے کھیلتے اپنی زندگی گزار رہی تھیں جب اچانک چار مہینے پہلے وہ شخص اس کی زندگی میں داخل ہوا اور جیسے سب کچھ بدل گیا

اس کی آمد بالکل اچانک ہوئی تھی وہ اپنے گھر کی چھت پر اپنے کپڑے سکھانے گئی تھی جب اچانک ہی اسے اپنے گھر کے باہر گلی میں ایک کالے رنگ کی لینڈ کروزر نظر آئی جس کے پیچھے ایسی ہی اور گاڑیاں تھیں

جنہیں دیکھ کر اسے یہی گمان ہوا کہ شاید کسی سیاست کے بندے کو ان لوگوں پر ترس آگیا ہے جو وہ ان کے غریب محلے کی طرف نظر کرم کرنے آیا ہے لیکن حیرت کا جھٹکا تو اسے تب لگا جب وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہی اس کے گھر کے اندر داخل ہوا ان سب لوگوں کے پاس اسلحہ تھا یقیناوہ کوئی بہت بڑا آدمی تھا

وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے کی جانب آرہی تھی۔ابھی وہ کچھ سیڑھیاں ہی اتری تھی جب اسے اچانک گولی چلنے کی آواز سنائی دی

وہ دن اس کی زندگی کا سب سے سیاہ ترین دن تھا۔

اس کی جان سے عزیز ہستی زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتی بھاگتے ہوئے ان کے پاس گئی تھی

بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔کیوں مارا تم نے میرے بابا کو

بابا بابا پلیز آنکھیں کھولیں وہ چلاتے ہوئے اپنے بابا کا چہرہ اپنی گود میں رکھے بری طرح سے رو رہی تھی جبکہ اس کی ماں وہی فاصلے پر کھڑی ڈر سے کانپ رہی تھی

۔

اسے دیکھتے ہی وہ آدمی جسے اپنے کام سے پلٹ گیا تھا وہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگا شاید وہ اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا اس نے ایک نظر سامنے کھڑی عورت کو دیکھا جیسے وہ اس سے جاننا چاہتا تھا کہ لڑکی کون ہے کیا یہ وہی ہے جس کی خاطر وہ یہاں تک آیا ہے

عنائش۔۔۔۔بیٹا بھاگ جاؤ یہاں سے بھاگ جاؤ یہ آدمی مار ڈالے گا یہ تمہارا قتل کرنے کے لیے یہاں آیا ہے۔

بھاگ جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کہ یہ تمہاری جان لے۔

یہی وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں تمہیں بتاتی تھی یہی وہ لوگ ہیں جن سے میں تمہیں چھپا کر رکھتی تھی وہ لوگ جو تمہارے اپنوں کے قاتل ہیں

بھاگ جاؤ یہاں سے تمہیں جان سے مارنے کے لیے آئے ہیں اس کی ماں چلا چلا کر اسے بتا رہی تھیں

جب کہ وہ خاموشی سے کبھی اپنی ماں کو دیکھتی تو کبھی اس آدمی کو جب کہ اس کے آنسو مسلسل اس کی گود میں سر رکھے اس کے بابا کے لیے بہہ رہے تھے

جو شاید اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے تھے

اس آدمی نے دلکشی سے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے اس لڑکی کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچا تھا

تو تم ہو میری امانت سید مکرش شاہ کی ملکیت۔اس عورت نے تمہیں بتایا نہیں کہ تم میری ہو۔

اگر نہیں بھی بتایا تو میں تمہیں بتا دیتا ہوں تم میری ہو میرا حق ہے تم پر میرے لیے آئی ہو تم اس دنیا میں تمہاری سانس سے لے کر تمہاری روح کا مالک ہوں میں۔ تمہیں لینے کے لئے آیا ہوں میں۔

چلو گی نہ میرے ساتھ۔وہ پر سکون سا اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہاں کچھ ہوا ہی نہیں۔

زمین پر پڑی اس کے باپ کی لاش کے ساتھ کچھ ہی لمحات میں اس کی ماں بھی دم توڑنے والی تھیں۔جب کہ وہ خاموشی سے کھڑی اپنی بے بسی پہ آنسو بہا رہی تھی۔

بالکل آج کی طرح

ooooo

اپنی زندگی کے تلخ باتوں کو یاد کرتی ہوئی وہ سفر کر رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی مشکلات کب ختم ہوں گی کب اس کی زندگی میں آسانیاں آئیں گے کب اللہ پاک اس پر رحم کرے گا

کب اسے سکون ملے گا۔اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی وہ۔یہی وجہ تھی کہ ان دونوں نے اس دنیا سے چھپا کر رکھا تھا جیسے اس کے چھن جانے کا ڈر ہو۔جیسے اس کے بچھڑ جانے کا ڈر ہو اس کے کھو جانے کا ڈر ہو

اس کے معاملے میں وہ دونوں بے حد محتاط رہتے تھے میٹرک کے بعد اس نے کالج کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی گھر بیٹھ کر ہی وہ اپنی تعلیم مکمل کر رہی تھی اس کے دل میں بہت ساری خواہشیں تھی۔وہ کالج جانا چاہتی تھی

یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینا چاہتی تھی

لیکن اپنے ماں باپ کے ڈر کی وجہ سے وہ کچھ بھی نہیں کر پائی چار مہینے پہلے ہی تو اس کا ایف اے کا زلٹ آیا تھا

وہ بہت اچھے نمبروں سے پاس ہو گئی تھی اس کے ماں باپ کتنے خوش ہوئے تھے اب وہ آگے پڑھنے والی تھی اچانک سب کچھ ختم ہو گیا

اس کے ماں باپ اس سے ہمیشہ کے لئے دور ہو گئے اس شخص نے اس کی آنکھوں کے سامنے انہیں ختم کر دیا تھا اس کا رونا چلانا تڑپنا ہر چیز اس نے نظر انداز کر دی تھی

پتہ نہیں وہ ظالم شخص اس سے کس چیز کا بدلہ لے رہا تھا یہ بات تو وہ ہمیشہ سے جانتی تھی کہ وہ کسی کے نکاح میں ہے اور یہ بھی جانتی تھی کہ وہ لوگ بہت ظالم ہے وہ اس کے نکاح میں تھی

لیکن اس کے بابا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے 18 سال کے ہوتے ہی طلاق کے لیے کیس فائل کر دیں گے

لیکن اس شخص نے اچانک آ کر اس کی ہنستی کھیلتی زندگی برباد کر دی وہ تڑپ رہی تھی سسک رہی تھی لیکن اس کی سسکیاں سننے والا کوئی نہیں تھا

وہ اس دن کو بھول نہیں سکتی تھی جب اس نے اپنا سب کچھ کھو دیا کتنا اذیت ناک دن تھا وہ جب بھی اس دن کو یاد کرتی تھی خون کے آنسو روتی تھی

کاش وہ اپنے ماں باپ کو انصاف دلا نا پاتی اس کی ماں باپ کی لاش اس کے سامنے پڑی تھی اور وہ بے بس تھی

ooooo

چھوڑ دو میری ماں کو پلیز چھوڑ دو اس کے ہاتھ سے اپنا آپ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ اس کی منتیں کر رہی تھی لیکن مکرش شاہ کو اس پر ترس نہیں آیا تھا کیونکہ وہ ظالم تھا کسی پر ترس کھانا اس نے سیکھا ہی نہیں تھا

عنائش میری جان اس شخص کی منتیں نہ کرو یہ ظالم ہے اس کا پورا خاندان ظالم ہے یہ لوگ قاتل ہیں یہ کبھی کسی پر ترس نہیں کھاتے

لیکن تم مجھ سے وعدہ کرو چاہے کچھ بھی ہو جائے تم کبھی ان کی باتوں میں نہیں آؤں گی تم کبھی اس شخص پر یقین نہیں کرو گی

تمہیں اپنے ماں بابا کو انصاف دلانا ہو گا۔ تم کبھی ان پر یقین نہ کرنا یہ بھروسے کے لائق نہیں ہیں یہ تمہارا قتل کرنا چاہتے ہیں ان لوگوں کے یہاں آنے کی وجہ صرف اور صرف دولت ہے

آج یہ ہمیں ختم کر کے تمہیں یہاں سے لے جانے آئے ہیں تاکہ تمہاری دولت پر اپنا قبضہ جما سکے اور کچھ نہیں ہے ان لوگوں کی حقیقت اس کی ماں اس کے سامنے آنسو بہا رہی تھی شاید وہ جانتی تھی کہ یہ اس کی زندگی کے آخری لمحات ہیں

شاید اسی لیے وہ اپنے آخری لمحات میں بھی کسی بھی طرح سے اپنی بیٹی کو ان لوگوں سے دور رکھنے کی کوشش کر رہی تھی

ہمیں بھی اپنی طرح سمجھ کے رکھا ہے کیا تم نے شاہ خاندان والوں کے پاس دولت کی کمی نہیں۔

جتنی دولت دادا محترم نے اس کے نام لکھی ہے نہ اس سے کہیں زیادہ ہم زکوۃ اور صدقہ میں دیتے ہیں کم از کم اگر اسے ہمارے خلاف کرنا ہی تھا تو وجہ تو کوئی قابل قبول ڈھونڈ لیتی مجھے تمہاری سوچ پر ہنسی آ رہی ہے

کیونکہ تم کبھی دولت سے آگے کچھ سوچ ہی نہیں سکتی تمہاری ہر سوچ دولت سے شروع ہو کر دولت پر ختم ہوتی ہے لیکن شاہ خاندان والے تمہاری طرح گرے ہوئے نہیں ہیں

اور تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہارے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد تم مجھ سے اسے دور رکھ پاؤ گی نہیں یہ آج ہی شاہ حویلی جائے گی

اور وہی رہے گی اپنے اصل گھر میں وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ اس کی ماں کچھ اور ہی بتا رہی تھی

نہیں نہیں نہیں تم تو کیا تمہارا پورا خاندان کبھی اسے حاصل نہیں کر پائے گا۔ تم کبھی اسے اس کی مرضی سے اس حویلی نہیں لے کر جا پاؤ گے

تم لوگ کبھی بھی اس عنائش کو حاصل نہیں کر پاؤ گے جسے میں اس حویلی سے لے کر آئی تھی

یہ لڑکی میری بیٹی ہے اس کی پرورش میں نے کی ہے یہ کبھی اپنے ماں اور بابا کے قاتلوں کو قبول نہیں کرے گی اور ویسے بھی جلد ہی اس کے مالک اسے یہاں سے لے جائیں گے

بہت جلد فیضان ملک اسے یہاں سے ہمیشہ کے لئے لے جائے گا اور تم دھونڈتے رہ جاؤ گے تم تو کیا تمہارا پورا شاہ خاندان فیضان ملک کا مقابلہ نہیں کر پائے گا

کیوں کہ میری بیٹی بہت اچھے طریقے سے جانتی ہے کہ فیضان ملک ہی اس کا اصل ہم درد ہے بہت جلد وہ اسے لینے کے لئے آجائے گا اور تم لوگ کچھ نہیں کر پاؤ گے کچھ بھی نہیں

عنائش صرف اور صرف فیضان ملک کی ہے تمہاری نہیں یاد رکھنا بھاگ جاؤ یہاں سے عنائش یہاں سے بھاگ جاؤ یہ لوگ کبھی تم تک نہ پہنچے ان کی پہنچ سے اتنی دور چلی جاؤ فیضان خان تمہیں ڈھونڈ لے گا۔

وہ تمہیں دنیا کے کسی بھی کونے سے نکال لے گا وہ تمہارا محافظ ہے۔ لیکن تم اس شخص کی پہنچ سے دور چلی جاؤ تم فیضان ملک کی امانت ہو تم فیضان ملک کی ہو یہ بات یاد رکھنا وہ چیختے ہوئے بول رہی تھی۔

جب اس شخص نے اپنی بندوق سے نکلنے والی گولی سے سامنے کھڑی عورت کا سینہ چیر ڈالا اس کے ساتھ ہی عنائش کی چیخیں بلند ہوئی

اس نے ہر ممکن طریقہ سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے اس کا ہاتھ نہ چھوڑا بلکہ خود بے حد غصے سے اس کے ہاتھ پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کے پاس آیا تھا

یہ لڑکی میری ہے سید مکرش شاہ کی اس کا مالک صرف سید مکرش شاہ ہے کوئی فیضان ملک نہیں

میری ہے یہ سنا تم نے یہ میری ہے عنائش مکرش شاہ کی زات پر صرف سید مکرش شاہ کا حق ہے وہ اس کی لاش کے قریب بیٹھا پاگلوں کی طرح بولے جا رہا تھا

اس وقت وہ اسے کوئی پاگل ہی لگ رہا تھا۔

شاید میں مارتا نہیں تم سے حویلی والوں کے بہت سارے حساب باقی تھے لیکن تم نے میری ملکیت کو کسی اور کہا یہ اچھا نہیں کیا

وہ اس کی لاش کے قریب بیٹھا عجیب و حشت زدہ انداز میں بولے جا رہا تھا یہ آدمی اپنے ہاتھوں سے ایک شخص کی جان لے کر اس کے سامنے زمین پر بیٹھا اس طرح کی باتیں کر رہا تھا

اس کا دل درد سے پھٹا جا رہا تھا اس کے ماں باپ اس سے دور ہو چکے تھے ہمیشہ کے لئے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے کیا انسان اتنا بے بس بھی ہو سکتا ہے

وہ بے بسی سے اپنے ماں باپ کی موت پر روتی نہ جانے کب بے ہوش ہو گئی تھی اسے ہوش آیا تو وہ ہسپتال کے ایک کمرے میں تھی

ooooo

اس کے سر پر ڈاکٹرز کی فوج کھڑی تھی۔

کوئی اس کا ہاتھ چیک کر رہا تھا تو کوئی پیر

چھوڑو مجھے۔۔۔وہ تیزی سے ان کا ہاتھ پیچھے کر کے بیڈ سے اٹھنے لگی اس کے ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی

میم پلیز آپ یہاں سے مت اٹھائیں ورنہ شاہ صاحب ہماری جان لے لیں گے آپ بے ہوش ہو گئی تھی آپ کا بی پی بہت زیادہ لو ہو چکا ہے آپ کو آرام کی ضرورت ہے

آرام کی نہیں میرے ماں باپ کی ضرورت ہے چھوڑو مجھے ڈرپ اس نے اتار کر پیچھے پھینک دی وہ تیزی سے کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی لیکن وہ لوگ اسے جانے کی اجازت بھی نہیں دے رہی تھی

پلیز میم سمجھنے کی کوشش کریں آپ اس طرح سے باہر نہیں جا سکتی شاہ صاحب کا حکم ہے باہر سیکیورٹی گارڈ کھڑے ہیں

اومائی گاڈ آپ کے ہاتھ سے تو خون بہنے لگا ہے میم پلیز ہمیں اپنے ہاتھ پر بینڈ تج کرنے دیجیے ورنہ شاہ صاحب ہماری جان نکال دیں گے اسی ہسپتال میں ہماری قبریں کھود کر ہمیں گاڑ دیا جائے گا

ڈاکٹر اس کی منتیں کر رہے تھے اس نے ایک چیز نوٹ کی تھی یہاں موجود ڈاکٹرز اور نرس لیڈیز تھیں۔

مجھے یہاں نہیں رہنا پلیز آپ مجھے یہاں سے جانے دیں وہ آدمی قاتل ہے اس نے میرے سامنے میرے ماں باپ کو مار ڈالا

مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہے اپنے بابا اور ماما کی رپورٹ لکھوانی ہے میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اس شخص کو قتل کرتے دیکھا ہے وہ قاتل ہے میرے ماں باپ کا قتل کیا ہے اس نے

پلیز مجھے جانے دیں پلیز وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہنے لگی اس کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر ڈاکٹر کو بھی اس پر شاید ترس آگیا اسی لئے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے لگی

میم ہمیں پتا ہے شاہ صاحب نے ہمیں بتایا ہے آپ کی منٹل کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے لیکن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا پلیز آپ یہاں آرام کریں ہم ابھی شاہ صاحب کو بلا کر لاتے ہیں
وہ اس کی منتیں کرتے ہوئے بولی۔

یہ ڈاکٹر اسے پاگل کہہ رہی تھی وہ آدمی اسے پاگل ثابت کر رہا تھا

نہیں میں پاگل نہیں ہوں میں سچ کہہ رہی ہوں کہ اس آدمی نے سچ میں میری آنکھوں کے سامنے ماں باپ کا قتل کیا ہے

میں جھوٹ نہیں بول رہی تھی یقین کریں میں پاگل نہیں ہوں وہ ڈاکٹر کی منتیں کر رہی تھی جبکہ ڈاکٹر اسے کسی بچے کی طرح پچکارتے ہوئے سمجھا رہی تھی نہ جانے کب کیسے کسی نے اس کے ہاتھ کو انجکشن لگایا تھا اسنے ایک نظر اس نرس کو دیکھا اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی

ooooo

اسے ہوش آیا اس کمرے میں کوئی بھی موجود نہ تھا نہ کوئی ڈاکٹر نہ کوئی نرس کمرہ ای سی کی کولنگ سے ٹھنڈا ہو رہا تھا اسے سردی سی محسوس ہونے لگی

آہستہ آہستہ اسے بے ہوش ہونے سے پہلے ہونے والے واقعات یاد آئے اپنی بدلنے والی زندگی یاد آئی تو وہ ایک بار پھر سے چہرہ ہاتھوں میں چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

لیکن رونے دھونے سے کچھ نہیں ہو گا۔اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا۔وہ ہاتھوں پہ ہاتھ رکھے نہیں بیٹھ سکتی تھی وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اچانک دروازہ کھلا

میم آپ کو ہوش آگیا اندر داخل ہونے والی نرس اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی

آپ کے شوہر جنازے پر گئے ہوئے ہیں رات 8 بجے کے قریب ان کے کسی جاننے والے دو لوگوں کا انتقال ہوا ہے میاں بیوی تھے کسی نے آج دوپہر میں گولیاں مار کر قتل کر دیا

نرس اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی جب کہ وہ اس کی بات کا مطلب بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی یعنی کہ قاتل خود ہی اپنے ظلم کو مٹا رہا تھا

مجھے پانی پینا ہے اس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو وہ فوراً ہی جگ سے پانی نکال کر اسے دینے لگی

یہ نہیں مجھے باہر سے پانی لا کر دو۔اس نے کبھی کسی پر اس طرح سے حکم چلا کر یا بدلحاظی سے بات نہیں کی تھی ایسا وہ پہلی بار کر رہی تھی

لیکن سامنے کھڑی لڑکی نے اس کی بات کا ہر گز برا نہیں منایا تھا وہ فوراً ہاں میں سر ہلا کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی

اس نے فوراً اٹھ کر دروازے سے جھانکا تو دو گارڈ باہر کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے وہ اپنی چادر درست کرتی جلدی سے کمرے سے نکلتی وہاں سے بھاگ گئی تھی گارڈ اسے دیکھ چکے تھے وہ اس کے پیچھے ہی بھاگنے لگے تھے

اس نے اپنی سپیڈ بڑھادی وہ جانتی تھی اگر وہ آج یہاں سے نہ نکل پائی تو کبھی نہیں نکل پائے گی اسے فیضان ملک تک پہنچنا تھا

وہ اس کا محافظ تھا اس کا ہمدرد تھا وہ کہاں تھا وہ اس کے تکلیف میں ہونے کے باوجود وہ کیوں نہیں آیا تھا

وہ جلدی سے ہسپتال سے نکلتی وہی بیسمنٹ کی طرف بھاگ گئی تھی شاید وہ لوگ اسے اس طرف سے پکڑنے میں کامیاب نہ ہو پاتے

وہ زمین پر چھپ کر بیٹھتی اپنے لبوں پر اپنا ہاتھ جما چکی تھی

یا اللہ یہاں سے نکلنے میں بس ایک بار میری مدد کر مولا مجھے اس شخص کی پہنچ سے دور کر دے۔

وہ رب کے حضور دعائیں مانگ رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

OOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو وہ فوراہی اٹھ کر نیچے آگئی تھی اسے یقین تھا اب تک زرشے آ چکی ہو گی۔

اس کا ارادہ زرشے کے ساتھ آج بازار جانے کا تھا لیکن اسے نیچے آکر مایوسی ہوئی تھی کیونکہ زرشے آج کام میں بہت زیادہ مصروف تھی

کیا بات ہے آج تو بہت کچھ بن رہا ہے گھر میں ہر طرف خوشبو ہی خوشبو ہے وہ ساری دیگچیوں کے اوپر سے ڈکن ہٹاتے اندر بننے والے پکوان کو دیکھ رہی تھی

کیا بات ہے زرشی ڈارلنگ آج تو تم بڑے کام کر رہی ہو کہیں تمہارا رشتہ تو نہیں آرہا

ہائے اگر ایسا ہو جائے تو مزا آجائے لیکن اگر ایسا کچھ ہوتا تو تم یہاں کے بجائے اپنے گھر میں سارے پکوان بنا رہی ہوتی کیوں ٹھیک کہہ رہی ہو نا میں۔۔۔وہ اس کے دائیں بائیں ہوتے اس سے سوال کر رہی تھی

ہاں بالکل ایسا ہی ہے لیکن آج تمہاری چاچی بیگم نے بس اتنا ہی بتایا ہے کہ گھر میں کوئی مہمان آنے والے ہیں تو ان کے آنے کے لیے اچھی خاصی تیاری کرنی ہے تو بس اسی کی تیاری میں لگے ہوئے ہیں سب

وہ اسے مختصر سا جواب دیتی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی

کیا کر رہی ہو یہاں اتنی گرمی میں تم دونوں یہاں ایک منٹ نہیں روکا جا رہا ہے اور تم صبح سے نجانے کون کون سے کاموں میں لگی ہوئی ہو۔بس بہت ہوا اب جا کر آرام کرو

اچانک آنے والی زراور کی آواز پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئی

نہیں نہیں بھائی میں تو بس ابھی آئی ہوں اٹھ کر میری تو آنکھ ہی لیٹ کھلی دن کو اپنی پڑھائی میں ہی لگی رہی تھی پر یہ زرشے ہے صبح سے لگی ہوئی ہے پتا نہیں کیا کیا بناڈالا ہے اس کا کہنا ہے کہ کسی کی خاطر تواضع کے لئے اس بیچاری کو چھولے میں جھونکا ہوا ہے

چلو اب نکلو یہاں سے چلو اور باہر ذرا ہوا میں بیٹھتے ہیں کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے کے کہنے پر اس نے بھی درجے کی حالت کی طرف غور کیا تھا صبح سے گھن چکر بنی ہوئی تھی

نہیں نہیں بس ہو گیا کام رہتا ہی کتنا ہے اور پھر اگر شاہ بیگم نے دیکھ لیا نا تو وہ بہت غصہ ہوں گئی اس گھر میں بس ایک چاچی بیگم ہی تھی جو انہیں اچھی نہیں لگتی تھی

اور اکثر اس کے سامنے تو وہ بھی اسے اسی کی دیے گئے نام چاچی بیگم سے مخاطب کرتی تھی لیکن باقی سب کے سامنے وہ احتیاط کرتے ہوئے شاہ بیگم کہتی تھی

ہو جائیں گے کام باہر نکلو یہاں سے باقی سب ملازموں کو بھی گھر میں تنخواہ دی جاتی ہے اور تم یہ سارے کام کیوں کر رہی ہو تم اس گھر میں صرف میرے لیے کھانا بنانے کے لیے رکھی گئی ہو کسی کے مہمانوں سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں نکلو یہاں سے

زرا اور نے ذرا غصے سے کہا تھا اس کی حالت دیکھ کر وہ بے چین ہو گیا تھا

کہاں وہ اسے شہزادیوں جیسی زندگی دینا چاہتا تھا اور کہاں اس کے گھر والے اسے ملازموں سے بھی بدتر رکھتے تھے

اور یہ سب کچھ صرف اور صرف چاچی بیگم کی وجہ سے ہوتا تھا ان کے مطابق اس کی تنخواہ اس کے کام سے زیادہ تھی اور اکثر وہ اس سے بہت زیادہ کام لیتی تاکہ بقول ان کے ان کا پیسہ حرام نہ ہو

وہ تو ٹھیک ہے شاہ جی لیکن شاہ بیگم غصہ ہوں گی۔ وہ نظر جھکا کے بولی تھی

ان سے میں خود بات کرلوں گا تم لوگ نکلو یہاں سے اس نے پھر سے سختی سے کہا تھا

چلو لگتا ہے اب تم نے تھپڑ کھا کر ہی ماننا ہے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کی طرف گھسیٹتے ہوئے بولی تو وہ بھی خاموشی سے اس کے ساتھ باہر نکل آئی تھی

OOOOO

ویسے کیا لگتا ہے تمہیں کون سے مہمان آرہے ہیں چاہ بیگم کی لاڈلی بہن کی بیٹی یمنہ یہاں تشریف لارہی ہیں زرا اور بھائی پر ڈورے ڈالنے کے لیے عنایہ اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے کہنے لگی

یاخدایا لڑکی کبھی اپنی عمر کے مطابق بھی باتیں کرلیا کرو کیا سوچ ہے تمہاری کبھی اپنی عمر کو دیکھو اس عمر میں لڑکیاں یہ ساری باتیں نہ تو سوچتی ہیں اور نہ ہی کرتی ہیں

یہ دورے ڈالنے والی یا اپنے جال میں پھنسانے والی ساری باتیں آپ کی عمر کی عورتوں پر سوٹ کرتی ہیں تم جیسی لڑکی پر نہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی

زرشی ڈارلنگ ہم نے اس چھوٹی سی عمر میں بہت بڑی چیزیں دیکھ لی ہیں عنایہ کا جواب تلخی سے بھرپور تھا لیکن اس سے آگے وہ کچھ بھی نہیں بولی زرشے بھی سمجھ گئی کہ وہ اس بارے میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی

ایم سوری میرا مطلب تمہیں ہرٹ کرنے کا ہرگز نہیں تھا۔ میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی کہ جن چیزوں سے تمہارا کوئی واسطہ نہیں ان میں مت پڑا کرو

وہ شرمندہ سی ہو کر بولی تو عنایہ مسکرادی

ارے یار تم بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو جاتی ہوں میں تو بس جاننا چاہتی تھی کہ آخر کون ہے جس کے لیے اتنی تیاری کی جا رہی ہے ویسے یہ یمنہ باجی تو دو مہینے پہلے بھی آئی تھی تب تو ان کے لئے بھی خاطر تواضع کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا اس بار کیوں

مجھے تو لگتا ہے اس بار زر اور بھائی کا رشتہ پکا ہو ہی جائے گا اور وہ چڑیل میرے بھائی کے گلے پڑ جائے گی

وہ سوچتے ہوئے وہی بیٹھ گئی یہ بات واقعی ہی پریشانی والی تھی کیونکہ یمنہ زر شے کو بھی بالکل پسند نہیں تھی عجیب نک چڑھی سی لڑکی تھی

وہ دونوں تو ویسے بھی اسے میک اپ کی دکان کہتی تھی۔اور یہ نام اسکی پرسنالٹی پر سوٹ بھی بہت کرتا تھا

ooooo

اتنے دیر وہ اسے ہسپتال میں تلاش کرتے کرتے تھک کر آخر کار مکرش شاہ کو فون کر کے انفارم کر چکے تھے تھوڑی ہی دیر میں وہ ہسپتال واپس پہنچا تھا اس کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اپنے غصے کا اظہار اس نے ان دونوں کے منہ پر زوردار تھپڑ مار کر کیا تھا۔

غصہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا جب کہ وہ دونوں مسلسل اس سے معافی مانگ رہے تھے ان کی اتنی ٹائٹ سکیورٹی میں ایک چھوٹی سی لڑکی کیسے چکمہ دے کر یہاں سے بھاگ نکلی تھی

اس بات پر یقین کرنا بہت مشکل تھا لیکن ایسا ہوا تھا وہ ان دونوں کو اس کی سکیورٹی کے لیے چھوڑ کر گیا تھا لیکن اب اسے اپنی غلطی کا احساس بہت اچھے طریقے سے ہو گیا تھا

میں تم لوگوں کو اس نوکری سے فارغ کر رہا ہوں تم اس قابل نہیں ہوں کہ مکرش شاہ کی سیکیورٹی کے طور پر کام کر سکو اور آج کے بعد مجھے اپنی شکل مت دکھانا وہ ان دونوں کو کہتا ہوا وہاں سے نکلا تھا اسے کہیں سے بھی اپنی منکوحہ کو تلاش کرنا تھا

ooooo

وہ پاگلوں کی طرح سڑک پر بھاگ رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی اس کی منزل کہاں ہے کب کہاں جائے گی بس اسے کسی بھی طرح سے مکرش شاہ کی پہنچ سے دور جانا تھا اس کی ماں ٹھیک کہتی تھی وہ انسان نہیں حیوان تھا جس نے اسکی آنکھوں کے سامنے اس کے اپنوں کو قتل کیا تھا

اس کی ذات سے بھی اسے صرف مطلب کی حد تک دلچسپی تھی یقینا کو صرف اور صرف دولت کی وجہ سے ہی اس کے پیچھے آرہا تھا ورنہ اس جیسی لڑکی سے وہ کیا مطلب حاصل ہو سکتا تھا

وہ بھاگتے بھاگتے بری طرح سے تھک چکی تھی لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ نہ تو رک سکتی ہے اور نا ہی واپس گھر جا سکتی ہے

اسے گھر سے اکیلے نکلنے کی عادت ہر گز نہیں تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس دنیا کے لوگ کیسے ہیں لیکن ان تین دنوں میں وہ بہت کچھ سمجھ گئی تھی اس نے اپنے

جسم پر اٹھنے والی ایسی نگاہیں دیکھی تھی جنہیں سمجھنا ایک عورت کے لئے کبھی بھی مشکل نہیں تھا

وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ اپنی عزت کی حفاظت کرے یا اپنی جان کی اس کے پاس کھانے پینے کو کچھ بھی نہیں تھا وہ بس اپنی جان بچانے کے لئے ادھر سے ادھر پھڑ پھڑ رہی تھی بالکل کسی چڑیا کی مانند

تین دن تک وہ ایک ریلوے اسٹیشن کے باہر بیٹھی رہی جہاں چوبیس گھنٹے عورتوں اور مردوں کا ہجوم لگا رہتا تھا

یہاں لوگوں کو آنا جانا اتنا زیادہ تھا کہ وہ اس جگہ اپنے آپ کو محفوظ محسوس کر رہی تھی

مرد حضرات اسے عجیب طرح کے اشارہ کرتے کچھ تو پیسوں کی آفر کرتے اگر وہ ان سے تھوڑا کنارے پر عورتوں کے پاس جا کر رک جاتی عورتیں بھی اس عجیب نگاہوں سے دیکھتی تھی

لیکن وہ ساری زندگی وہاں پر بھی تو نہیں رہ سکتی تھی۔

اسے کچھ تو کرنا تھا اسے کیسے بھی فیضان ملک کے پاس پہنچنا تھا اسے اس آدمی کی پہنچ سے دور جانا تھا

اگر فیضان ملک اس کا محافظ تھا تو اب تک کیوں نہیں آیا تھا اسے بچانے کے لیے کیا اس نے اسے تلاش بھی نہ کیا ہو گا وہ فیضان کے بارے میں بس اتنا جانتی تھی کہ وہ اس کے بابا کا بے حد خاص دوست تھا

oooooo

رات کا نہ جانے کون سا وقت تھا جب اسے اپنے آپ پر کسی کی گہری نگاہ محسوس ہوئی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کافی ساری عورتیں ٹرین پر چڑھ رہی تھی جبکہ اس کے پاس دو عجیب طرح کے مرد کھڑے تھے

وہ ان دونوں کو پچھلے دو دن سے اپنے آس پاس منڈلاتے ہوئے دیکھ رہی تھی لیکن وہ اسی پر اپنی نگاہیں مرکوز کیے ہوئے تھے یقینا سمجھ چکے تھے کہ وہ کوئی بے آسرا بے سہارا لڑکی ہے

ان کی نیت کو سمجھتے ہوئے وہ فورا اس جگہ سے اٹھی لیکن سر بری طرح سے چکر گیا پچھلے تین دن سے وہ یہاں پر بھوکی بیٹھی ہوئی تھی پانی تو مل جاتا تھا لیکن کھانے کا ایک نوالہ بھی اسے اب تک نصیب نہ ہوا تھا

لیکن اس وقت اسے اپنے پیٹ سے زیادہ اپنی عزت عزیز تھی ان لوگوں کی نیت کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اسی لیے وہاں سے نکلنا ہی بہتر سمجھا لیکن ابھی اس نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ پیچھے ان دونوں آدمیوں کو دیکھا

اپنی عزت پر وہ رسک نہیں سکتی تھی اسی لیے ہمت کر کے وہ بھاگنے لگی اسے کیسے بھی اس جگہ سے نکلنا تھا

ooooo

وہ پاگلوں کی طرح اسے تلاش کر رہا تھا کوئی رشتہ دار کوئی جاننے والا اس نے نہ چھوڑا تھا اسے ہر قیمت پر وہ لڑکی چاہیے تھی وہ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

دوسری طرف حویلی میں سب لوگ پریشان تھے دادا جان کو کسی نے کچھ نہیں بتایا تھا اگر انہیں پتہ چل جاتا کہ ان کی پوتی اس طرح سے کہیں دور بھاگ گئی ہے تو یقیناً ان کی حالت خراب ہو جاتی

جس چیز سے وہ اسے بچانے کے لیے اسے ہر طرف ڈھونڈ رہے تھے۔وہ اسی طرف جا رہی تھی

وہ ان کی پوتی تھی۔اور انہیں اپنی پوتی ہر حال میں چاہیے تھی
اور انہوں نے ہی سید مکرش شاہ کو یہ حکم دیا تھا کہ جب تک اس کے ساتھ ان کی پوتی نہ آجائے تب تک وہ اس حویلی میں قدم نہیں رکھ سکتا

کیونکہ یہ سب کچھ اس کی لاپرواہی کی وجہ سے ہوا تھا ان کے مطابق اس عورت یا آدمی کے جنازے پر جانا اتنا ضروری نہیں تھا جتنا ان کی پوتی کے پاس رکنا ضروری تھا

اسے اتنی لاپرواہی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے تھا وہ مکرش کو اپنے خاندان کا سب سے ذمہ دار بیٹا سمجھتے تھے

اس نے دادا جان کو یقین دلایا تھا کہ وہ کچھ بھی کر کے اسے ڈھونڈ لائے گا اور جب تک وہ اسے نہیں مل جاتی اور وہ اسے اپنے ساتھ حویلی نہیں لے جاتا تب تک وہ انہیں اپنی شکل نہیں دیکھائے گا

وہ دادا جان کا سب سے لاڈلا پوتا تھا اپنے پانچوں پوتوں میں سے وہ انہیں سب سے زیادہ عزیز تھا وہ اس کے معاملے میں اکثر لڑنے کرتے تھے اور ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ اس کی لاپرواہی کی سزا میں انہوں نے اس کی شکل دیکھنے سے انکار کر دیا تھا

اب یہ اس کی اپنی ضد بھی تھی کہ وہ اس لڑکی کے بغیر حویلی میں قدم نہیں رکھے گا۔

وہ اس کے نکاح میں تھی وہ اس کی ملکیت ہیں لیکن اس کی وجہ سے اسے اس کے اپنوں کا چہرہ دیکھنے سے محروم کر دیا گیا تھا۔اور یہ اس کی نظر میں ایک بہت بڑی غلطی تھی جس کی سزا وہ اسے ہر قیمت پر دینا چاہتا تھا

ooooo

وہ دونوں لڑکے اس کا پیچھا کر رہے تھے وہ بھاگتے ہوئے ایک پارکنگ میں آگئی تھی جہاں بہت ساری گاڑیاں پارک کی گئی تھی وہی کھڑی گاڑیوں کے پیچھے چھپ کر ان لوگوں کو دیکھنے لگی

اس وقت وہ حد سے زیادہ ڈری ہوئی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے زندگی اسے کس موڑ پر لے آئی تھی کہ آج اسے اپنی عزت بچانے کے لئے کوئی سہارا نہیں مل رہا تھا

یااللہ یہ امتحان کیوں میں کہاں جاؤں میں کیا کروں مجھ سے تو ایک ہی پل میں میرا سب کچھ چھن گیا جب انسان بے بسی کی آخری حد پر ہوتا ہے تب اسے خدا ہی یاد آتا ہے اس وقت عنائش کا بھی یہی حال تھا

اس وقت وہ ضبط کی آخری انتہا پر تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اپنے لیے بہتری کی دعائیں مانگ رہی تھی لیکن ہماری بہتری کس میں ہے یہ ہم جانتے ہی کہاں ہیں یہ تو اس پاک ذات کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا

ooooo

وہ اس سے انجان ہر گز نہیں تھا وہ پچھلے تین دن سے اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا وہ کہاں تھی کیا کر رہے تھی کس طرح سے رہ رہی تھی وہ ہر چیز سے واقف تھا

شاید وہ سے آزما رہا تھا امتحان لے رہا تھا کہ آخر اس میں کتنی ہمت ہے

وہ کوئی عام لڑکی تو تھی نہیں ان کی حویلی کی اکلوتی لڑکی تھی کتنی خوشیاں منائی گئی تھی اس کی پیدائش پر

وہ ان کے خاندان کی پہلی اور آخری لڑکی اس سے پہلے دادا جان کے پانچ پوتے تھے جو انہیں بے حد عزیز تھے لیکن ان کے گھر میں کوئی لڑکی پیدا ہی نہیں ہوئی تھی ان کی اپنی بھی کوئی بیٹی نہیں تھی

اور پھر بعد میں ان کے تینوں بیٹوں کی بھی کوئی اولاد لڑکی پیدا نہ ہوئی پانچ پوتوں کے بعد ان کو پوتی ملی تھی

وہ نور تھی ان کے گھر کا اور آج وہی نور سڑکوں پر بے آسرا بے سہارا گھوم رہا تھا پچھلے تین دن سے وہ ایک بھی پل اس سے غافل نہ رہا تھا

دادا جان نے اپنی پوتی کے نام اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ کیا تھا لیکن شاید قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا ان کی بوتی ان سے دور ہو گئی

اور ایسا صرف اور صرف ان کی دولت کی وجہ سے ہی ہوا تھا بس کچھ دن باقی تھے اس کے اٹھارہ سال کے ہونے میں اور پھر ان کی وراثت کا ایک بڑا حصہ ان کی پوتی کی ملکیت میں چلا جاتا

شاید وہ ایسا کبھی نہیں چاہتے تھے اسی لیے انہوں نے چھ سال کی عمر میں ہی اس کا نکاح اپنے سب سے لاڈلے پوتے سید مکرش شاہ کے ساتھ کروا دیا

ان کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت ان کی حویلی میں آج تک کسی می\[ں پیدا نہیں ہوئی تھی

اس لئے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ کوئی ان کی مرضی کے خلاف جا سکے جب انہوں نے مکرش کے ساتھ اس کے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو کسی نے ایک بار بھی انکار نہیں کیا تھا

جبکہ مکرش عمر میں اس سے 9 سال بڑا تھا لیکن یہ اتنی بڑی وجہ تھی نہیں جس کی بنا پر انکار کی نوبت آتی

ooooo

وہ دونوں ابھی اپنی پڑھائی مکمل کر کے نیچے اتر رہی تھی جب مہمانوں کی آمد ہوئی عنایہ یہ جاننے کے لیے کافی پر تجسس تھی کہ کون سے مہمانوں کے لیے اتنے سارے انتظامات کیے گئے ہیں

زرشے اور عنایہ دونوں نیچے آکر مہمانوں کو دیکھنے لگی جہاں دروازے پر کھڑے مکزم شاہ اور امرش کو دیکھ زرشے حیرانگی سے عنایہ کو دیکھنے لگی تھی وہی عنایہ بت بنی کھڑی انہیں دیکھ رہی تھی

اسے آخر وجہ سمجھ میں آگئی تھی کہ اسے صبح سے مہمانوں کے متعلق کیوں نہیں بتایا جارہا تھا

اسے دیکھتے ہی امرش تڑپ کر اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتے تیزی سے سیڑھیاں اترتی مکزم شاہ کے قریب سے گزرتی اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی

زرشے بھی اس کے پیچھے ہی بھاگی تھی

توبہ توبہ اس لڑکی کے ڈرامے تو دیکھو حد ہوتی ہے کسی چیز کی

دو سال کے بعد مکزم پہلی بار گھر آیا ہے اور اس لڑکی کے مزاج ہی نہیں ملتے

ارے میں پوچھتی ہوں کون سے سہراب کے پر لگے ہوئے ہیں اس لڑکی میں جو اس کے اتنے نخرے اٹھائے جا رہے ہیں اس گھر میں

پہلے ایک بیٹے کو اس گھر سے دور کر دیا اور اب جب دوسرا تین چار سال میں ایک دفعہ شکل دکھاتا ہے تو اس سے بھی اس کو تکلیف ہے

سارا گھر بکھیر کر رکھ دیا اس منحوس نے چاچی بیگم کی زبان چلی تو پھر چلتی ہی گی جب کہ وہ کمرے میں کانوں پہ ہاتھ رکھے ان کی باتیں سنتی تڑپ کر رو رہی تھی

زرشے نے بھاگتے ہوئے اس کے سسکتے وجود کو خود سے لپیٹ لیا تھا

صبر کرو عنایہ میری جان پلیز مت رو وہ اسے خود سے لگائے اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ اس کے سینے سے لگی رو رہی تھی

OOOOO

دادا جان نے زروار کے ساتھ ہی حویلی میں قدم رکھا لیکن سامنے ہی بیٹھے مکزم شاہ کو دیکھ کر ان کا پارہ ہائی ہو گیا

انہیں دیکھتے ہی وہ اٹھ کر ان کی طرف بڑھا تھا لیکن وہ دور سے ہی ہاتھ کا اشارہ کرتے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے زراور نے ایک نظر اسے دیکھا تھا لیکن دادا جان کی پکار پر تیزی سے ان کے کمرے کی طرف بڑھ گیا

چاچی جان کو تو موقع مل گیا تھا ایک بار پھر سے عنایہ کو باتیں سنانے کا کیونکہ ان کے حساب سے یہ سب کچھ صرف اور صرف عنایہ کی وجہ سے ہی تو ہوا تھا ان کے حساب سے اس فساد کی جڑ وہی تھی

ooooo

اسے یہاں چھپے تقریبا ایک گھنٹے سے زیادہ کا وقت ہو گیا تھا اس نے ہمت کرتے ہوئے اس جگہ کو چھوڑا جب اچانک اپنے سامنے دو آدمیوں کو دیکھا یہ وہی دو آدمی تھے جو اتنی دیر سے اس کا پیچھا کر رہے تھے

لیکن اس وقت اسے ان لوگوں سے کم ڈر محسوس ہو رہا تھا جبکہ سامنے کھڑا وہ شخص اسے زیادہ ڈرا رہا تھا

اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے بھاگنے کا راستہ تلاش کرنے لگی اس کی جلد بازی پر مکرش شاہ کے لبوں پر گہرا تبسم بکھرا تھا

مزادے رہی ہے یہ چھپن چھپائی مجھے کب تک کھیل کھیلنا ہے بتادو مجھے زیادہ کھیلنے کی عادت نہیں ہے میں جلد بور ہو جاتا ہوں

وہ قدم در قدم اس کی طرف اٹھاتا ہوا بول رہا تھا جب کہ وہ دونوں آدمی زمین پر آدھ مری حالت میں پڑے تھے

دور رہو مجھ سے۔۔۔میرے پاس مت آنا۔۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔۔وہ پیچھے کی طرف قدم اٹھاتے کہہ رہی تھی جبکہ وہ اس کی معصومانہ دھمکیوں پر مسکراتے ہوئے مزید اس کی طرف بڑھنے لگا

اس سے پہلے کہ وہ اور قدم اٹھاتا وہ تیزی سے پیچھے کی جانب بھاگ گئی تھی

جبکہ اس کے بھاگنے پر وہ اس کے پیچھے بھاگا نہیں تھا بلکہ اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے مسکراہٹ آگئی تھی

چار مہینے ہیں تمہارے پاس جی لو اپنی زندگی بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے مجھ سے کیوں کہ چار مہینے کے بعد تم میری ہو گی

اس دنیا کی کوئی طاقت تمہیں مجھ سے الگ نہیں کر پائے گی یہ بات یاد رکھنا

سنا تم نے صرف چار مہینے ہیں تمہارے پاس کر وا اپنی من مانی چھپو جتنا چھپ سکتی ہوں کیونکہ چار مہینوں کے بعد سید مکرش شاہ تمہیں دنیا کے آخری کونے سے بھی ڈھونڈ نکالے گا

اسے دور تک اس کی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن وہ رکی نہیں بلکہ تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی چلی گئی اس نے بس ایک بار بھاگتے ہوئے مڑ کر دیکھا تھا وہ وہی اسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے وہ بھاگ کر آئی تھی

اسے دیکھ کر وہ بری طرح ڈر گئی تھی سامنے سے آنے والی گاڑی تیزی سے اس سے ٹکراتے ٹکراتے بچی لیکن اچانک ہونے والے ایکسیڈنٹ کے خوف نے اس پر ایسا حملہ کیا تھا کہ لمحے میں وہ وہی زمین بوس ہو گئی

اس کے اچانک گرنے پر مکرش تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا لیکن اس سے پہلے ہی اس گاڑی سے نکلنے والے بزرگان نے اسے تھام کر اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے

جب تک وہ لوگ اپنی منزل تک پہنچتے اس سے پہلے ان کی ساری معلومات مکرش تک پہنچ گئی تھی وہ لوگ کون تھے کہاں کے رہنے والے تھے اور یہاں سڑک پر کیا کر رہے تھے ایک ایک بات کی انفارمیشن اس تک آچکی تھی

انفرمیشن کے مطابق اسے پتہ چلا تھا کہ ان دونوں میاں بیوی کا ایک ہی بیٹا تھا جو بھری جوانی میں اپنے بیوی بچوں سمیت ایکسیڈنٹ میں مارا گیا تھا اور اس کے بعد وہ دونوں میاں بیوی تنہا زندگی گزار رہے ہیں وہ لوگ قابل اعتبار تھے اسی لیے مکرش نے کسی طرح کا کوئی ایکشن نہیں لیا تھا

وہ یہی چاہتا تھا کہ آنے والے چار مہینوں میں وہ اسے سوچے اور اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کر لے

کیونکہ یہ بات تو طے تھی کہ اسے اسی کے پاس واپس آنا تھا اس نے اپنے دادا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جب تک ان کی پوتی کو ڈھونڈ کے نہ لے آئے تب تک وہ اپنی شکل نہیں دیکھائے گا

اور وہ اب بھی اپنے وعدے پر قائم تھا

ooooo

چار مہینے مکمل ہو چکے تھے اب اسے ہر حال میں اپنی بیوی چاہیے تھی

چار مہینے پہلے یہ دونوں میاں بیوی اسے اپنے ساتھ وہاں لے کر آئے تھے جہاں کے وہ رہنے والے تھے

اور یہاں ان دونوں نے سب سے اس کی ملاقات اپنی پوتی کے روپ میں کروائی تھی

لوگوں کے لئے یہ بات قبول کرنا مشکل تھا کہ اتنے سالوں کے بعد ان کی پوتی زندہ ان کے پاس واپس آگئی ہے لیکن دادا جان نے سب کچھ بہت صفائی سے ہینڈل کر لیا تھا

عنائش پردے کی پابندی تھی اسی لیے اس نے محلے داروں یا آس پاس کے لوگوں سے کوئی ملاقات نہیں کی تھی سب کو ہی اس کی نیچر پسند آئی تھی

اور پھر کتنے دن تک لوگ دوسروں کے معاملات میں ٹانگ ارانے لوگوں نے قبول کر ہی لیا کہ وہ ان کی پوتی ہے

لیکن یہ سب کچھ کب تک چل سکتا تھا اس کہانی کو ایک نہ ایک دن تو ختم ہونا ہی تھا اور اب کہانی آخر تک پہنچ چکی تھی

اب ان کی پوتی کا اصل حقدار آگیا تھا جس سے بچانے کے لیے وہ اسے ملتان روانہ تو کر چکے تھے لیکن اندر ہی ڈر بھی تھا کہ کچھ غلط نہ ہو جائے وہ دونوں گھر واپس آئے

تو اپنے گھر کا دروازہ کھلا ہوا دیکھا ان کے گھر کا تالا ٹوٹق ہوا وہی پڑا تھا انہوں نے باہر کھڑی گاڑیوں کو پہچان لیا تھا مطلب کہ وہ شخص واپس آگیا تھا

اسے کل آنا تھا لیکن وہ آج ہی آگیا کیا اسے بھنک لگ گئی تھی کیا وہ جان گیا تھا کہ اس کی بیوی کو بھیج دیا گیا ہے

داداجان کواب پریشانی ہونے لگی تھی یہ آدمی بری طرح سے اس معصوم کے پیچھے لگ گیا تھااس کے والدین کا قتل کر چکا تھااور اب نہ جانے اس معصوم لڑکی سے کیا چاہتا تھا

اس تھوڑے سے عرصے میں ہی وہ دونوں کے لیے بے حد عزیز ہو گئی تھی بالکل اپنی سگی پوتی کی طرح اور وہ اپنی پوتی کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہونے دے سکتے تھے

اس کے لئے ان دونوں کو کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس آدمی کا مقابلہ ضرور کریں گے وہ اس معصوم کی زندگی اس حیوان کے ساتھ خراب نہیں ہونے دے سکتے تھے

ان دونوں نے اندر قدم رکھا تو وہ انہیں سامنے ہی صوفے پر بیٹھا ہوا نظر آیا اس کے ہاتھ میں ریوالور تھی جبکہ اس کے چاروں طرف اس کے گارڈ کھڑے تھے

انہیں اس کی وحشت زدہ آنکھوں سے عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا

لیکن وہ ڈر نہیں سکتے تھے کیونکہ اگر وہ آج دڑ گئے تو عنائش کی زندگی مشکل ہو سکتی تھی اور وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتے تھے

ooooo

کہاں تھی آپ لوگ میں کب سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا اس طرح سے اپنے گھر کے داماد کو کوئی انتظار کرواتا ہے

ٹھیک ہے میں سمجھ سکتا ہوں اس میں آپ کا بھی کوئی قصور نہیں ہے آپ کے کوئی بیٹی تو ہے نہیں کہ آپ کو اپنے داماد کی خدمت کرنے کا موقع مل سکے لیکن کوئی بات نہیں آپ کو خدمت کرنے کا موقع آپ کا یہ داماد دے گا

ذرا اپنی بیٹی کو بلائیں یا کہیں چھوڑ کر آئے ہیں اسے ویسے اتنی رات گئے آپ لوگوں کی واپسی کا مطلب تو یہی نکلتا ہے کہ آپ لوگوں نے میری برداشت کے باہر کا کوئی کام کیا ہے لیکن شاید میں پھر بھی برداشت کر لوں

آپ کی غلطی کو لیکن آپ میری غلطی برداشت نہیں کر پائیں گے وہ قدم در قدم اٹھاتا ان کے بالکل سامنے آ رہا تھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ انہیں برسوں سے جانتا ہے

تو کیا خیال ہے میری غلطی برداشت کر سکیں گے وہ اپنا ریوالور دادی کی کنپٹی پر رکھتے ہوئے پوچھنے لگا

مجھے کسی پر ظلم کرنے کا یا کسی سے بددعائیں لینے کا کوئی شوق نہیں ہے۔اور نہ ہی آپ لوگوں کے ساتھ میری کوئی پرسنل دشمنی ہے تو بہتر ہے کہ ہم مزید اپنا

وقت برباد نہیں کریں آپ لوگ میری بیوی کو میرے حوالے کریں اور میں یہاں سے چلا جاؤں گا اس کے بعد میں آپ لوگوں کو بالکل تنگ نہیں کروں گا جلدی سے بتائیں کہ وہ کہاں ہے میں گھر کی تلاشی لے چکا ہوں

مجھے یقین ہے یہ جو آپ دونوں کی واپسی آدھی رات کے بعد ہوئی ہے نا آپ نے ضرور ایسا کوئی کام کیا ہے جو مجھے کچھ غلط کرنے پر مجبور کرے گا اس کی بندوق اب بھی دادی کی کنپٹی پر تھی جبکہ دادا کو اس کا انداز سے خوف آ رہا تھا اس کے انداز پر تو دادی کو بھی لگ رہا تھا

وہ کبھی بھی گولی چلا کر ان کی زندگی کی آخری چند لمحے ختم کر سکتا تھا لیکن اپنی چند دن کی زندگی کے لیے وہ اس معصوم لڑکی کی زندگی برباد نہیں ہونے دے سکتے تھے

ہم کچھ نہیں جانتے بیٹا وہ لڑکی جا چکی ہے ہم تو سے جانتے بھی نہیں کون تھی بس ہمیں ایک روڈ پر بیہوش ملی تھی ہم اسے ہمدردی کی خاطر اپنے گھر لے آئے لیکن ہمیں تھوڑی نہ پتا تھا کہ یہ ہمدردی ہمارے گلے پڑ جائے گی ہم نے اسے گھر سے نکال دیا اور وہ یہاں سے جا چکی ہے اور ہم تو اپنے ایک رشتہ دار کے گھر گئے تھے دادا نے بات سمبھالنے کے لئے اس سے بہت نرمی اور محبت سے بات کی تھی

شرم آنی چاہیے آپ کو دادی جی پیر آپ کے قبر میں لٹکے ہوئے ہیں موت آپ کے سر پر کھڑی ہے اور آپ کیسے دیدہ دلیری سے جھوٹ بول رہی ہیں وہ ان کے بات کاٹتے ہوئے بولا

دیکھو بیٹا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو اسے غصہ ہوتے دیکھ دادا نے اسے سمجھانے کے لیے لب کشائی کی

آپ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں دادا جی میں ایک بہت سر پھرا قسم کا انسان ہوں۔

ایک تو میرا دل کسی چیز پر آسانی سے آتا نہیں اور پھر اگر آجائے تو اسے میرا ہونے سے کوئی روک نہیں سکتا اور جس لڑکی کو چھپانے کی کوشش آپ کر رہے ہیں وہ ہے ہی میری

اس کی منزل میں ہوں اسے میرے پاس ہی آنا ہے تو اسے مجھ سے چھپا کر آپ لوگ صرف اور صرف اپنا وقت برباد کر رہے ہیں اور سچ میں میں آپ لوگوں کو تکلیف پہنچاتے مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا

میں آپ لوگوں کو دس منٹ دے رہا ہوں دس منٹ کے اندر اسے فون کریں اور کہے واپس آجائے مکرش شاہ اس کی ہر غلطی کو فراخدلی سے معاف کر کے اسے دوبارہ اپنی زندگی میں شامل کر لے گا اور اگر اس نے کسی بھی طرح کی کوئی

ہوشیاری کی تواس کے لیے بہتر نہیں ہو گا کیونکہ جتناوقت میں اسے دے سکتا تھا اتنادے چکاہوں

اب میرے پاس مزید ایک سیکنڈ بھی نہیں ہے اس پر بر باد کرنے کے لیے میں کل آنے والا تھااسے لینے کے لئے لیکن صرف آپ لوگوں کی ہوشیاری کی وجہ سے مجھے جلدی آناپڑا

کیوں کہ میں جانتا تھا کہ آپ لوگ ضرور اپنے دماغ کا استعمال کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ بات مجھے بالکل پسند نہیں آئے گی اسی لیے میں آج ہی آگیا لیکن میرے آنے سے پہلے ہی آپ لوگوں نے وہ کام کیا جو آپ لوگوں کو نہیں کرنا چاہیے تھا

اب یہ فون پکڑیں اور جلدی سے اسے فون کر کے کہیں کہ وہ جہاں بھی ہے واپس آجائے زبردستی فون ان کے ہاتھ میں تھماتے زبردستی اسے کال کرنے پر

مجبور کر رہا تھا جب کہ دادی کی کنپٹی پر بندوق ادوقت موجود تھی صاف ظاہر تھا کہ اگر وہ فون نہیں کریں گے تو وہ انہیں گولی مار دے گا

اور سچ یہی تھا کہ اگر وہ اپنی بیوی کے ماں باپ کا قتل کر سکتا تھا تو وہ لوگ کون تھے اس کے سامنے کیا حیثیت رکھتے تھے وہ انہیں مارنے میں زیادہ ٹائم کیوں لگائے گا وہ سوچنے کے لیے بھی اپنا وقت برباد کیوں کرے گا

آج انہیں اس معصوم لڑکی پر ترس آ رہا تھا جو بڑوں کی غلطی کی وجہ سے اس کی زندگی کا حصہ بن چکی تھی

اور اب شاید ساری زندگی وہ اس پاگل انسان کے ساتھ رہ کر اپنی زندگی برباد کرے گی یا شاید یہ شخص ہمیشہ کے لئے اسے ختم کر دے گا

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی کیونکہ آدمی صرف اور صرف اپنے مطلب کے لئے جیتا تھا اس وقت بھی وہ صرف اور صرف اپنے مطلب کے لئے ہی تو اس کے بارے میں پتا کروا رہا تھا اس آدمی کو دولت چاہیے تھی عنائش کے حصے کی جائیداد چاہیے تھی

اور دولت کے لیے انسان کس حد تک گر سکتا ہے وہ انجان تو نہیں تھے انہوں نے دنیا دیکھی تھی وہ سب کچھ جانتے تھے ان کی بیوی کے علاوہ کسی نے ان کا ساتھ نہیں دیا تھا اور وہ اس وقت اپنی بیوی کو بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے

انہوں نے مجبور ہو کر اپنے ہاتھ میں موبائل تھاما اور نمبر ملانے لگے ان کی بیوی انہیں روکتی رہی لیکن شاید وہ نہیں روک سکتے تھے کیونکہ ایک طرف چند دن کی ملی ہوئی ایک عام سی غیر لڑکی تھی وہی دوسری طرف ان کا زندگی بھر کا ساتھ نبھانے والی ان کی بیوی تھی

اور وہ زندگی کے اس موڑ پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑ سکتے تھے انہوں نے مجبور ہو کر نمبر ڈائل کیا تھا اور ان کی بیوی بس انہیں بار بار منع ہی کرتی رہ گئی

ooooo

ابھی زندگی کے تلخ پلوں کو ہی سوچ رہی تھی جب اچانک اس کا فون بجا دادا نے اسے چھوڑنے سے پہلے اسے فون دیا تھا

تاکہ وہ اس سے رابطہ کر سکیں ان کی فکر پر اس نے مسکرا کر فورا فون اٹھا لیا تھا

السلام علیکم دادا آپ فکر نہ کریں میں بالکل ٹھیک ہوں میں انشاءاللہ صبح تک ملتان پہنچ جاؤں گی یہاں ایک آنٹی ہیں جو مجھ سے باتیں کر رہی ہیں انہوں نے ہی مجھے بتایا ہے کہ صبح چھ بجے کے قریب ملتان پہنچ جائیں گے مزید دو تین گھنٹے کا ہی سفر ہے

وہ انہیں مطمئن کرنے کی خاطر اپنا ڈر ایک طرف رکھتے ہوئے بولی لیکن سچ تھا کہ یوں اکیلے سفر کرنا اسے ایک بار پھر سے اس دن کی یاد دلا گیا تھا جب اس نے اپنے ماں باپ کو کھو دیا تھا

لیکن چار مہینوں میں دادی کی بے پناہ محبت نے ایک بار پھر سے اسے ہمت دی تھی اب اپنے آپ کو تنہا اکیلا نہیں سمجھتی تھی لیکن آج وہ ایک بار پھر سے اکیلی یہ لمبا سفر طے کر رہی تھی جس نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا

ہیلو دادا بول کیوں نہیں رہے آپ لوگ گھر پہنچ گئے ناسب خیریت ہے نا آپ چپ کیوں ہیں وہ مسلسل بول رہی تھیں لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی

اور کچھ سیکنڈ کے بعد اس نے جو آواز سنی شاید وہ آواز وہ زندگی بھر نہیں سننا چاہتی تھی

OOOOO

جیسے ہی فون اٹینڈ ہوا اسے دوسری طرف سے بے حد کم آواز سنائی دی تو اس نے فوراً دادا جان کے ہاتھ سے فون چھین کر اپنے کان سے لگا لیا تھا

تمہارے پاس بس یہی بچے کچے کچھ رشتے رہ گئے ہیں کیوں انہیں خطرے میں ڈالا تم نے کیا تمہیں رشتوں کی قدر نہیں ہے

مخلص لوگ زندگی میں بہت کم ملتے ہیں ڈالنگ تم انہیں یہاں میرے پاس اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا جبکہ بقول تمہارے میں ایک حیوان ہوں اور حیوان تو کچھ بھی کر سکتا ہے

جانتی ہو اب یہ حیوان کیا کرے گا اب یہ حیوان تم سے یہ دونوں رشتے بھی چھین لے گا پھر کیا کرو گی تم کہاں جاؤ گی تم کیا رہے گا تمہارے پاس تمہارے یہ آخری دو رشتے بھی ختم ہو جائیں گے

ان دونوں رشتوں کو ختم کرتے ہوئے مجھے بھی بہت تکلیف ہو گی کیونکہ ان کے ساتھ میری کوئی دشمنی نہیں ہے ان کے ساتھ مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے یہ بہت اچھے لوگ ہیں اور میں کسی اچھے انسان کو نہیں مارنا چاہتا

میں صرف برے لوگوں کو مارتا ہوں صرف برے لوگوں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہوں کسی اچھے انسان کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہتا لیکن تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اور تمہیں غلطی کی سزا ملے گی اور تمہاری سزا یہ ہے کہ تمہارے یہ دونوں آخری رشتے بھی۔۔۔

نہیں دیکھو تم جو کہو گے میں وہ کروں گی لیکن خدا کے لئے دادی کو کچھ مت کرنا میں تمہارے ہاتھ جوڑتی ہوں لیکن خدا کے لئے ان دونوں کو کچھ مت کرنا ان کا کوئی قصور نہیں ہے ان لوگوں نے کچھ نہیں کیا

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بری طرح سے تڑپ اٹھی تھی

اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے سارے رشتے کھو چکی تھی اور اب وہ ان لوگوں کو نہیں کھو سکتی تھی جن لوگوں نے بنا کسی مطلب کے اس کا ساتھ دیا تھا۔

اس کی بات سن کر دوسری طرف اس کے لبوں پر تبسم بکھر گیا تھا

میں تمہیں بے وقوف سمجھ رہا تھا لیکن اتنی بے وقوف نہیں ہو تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی انتظار کر رہا ہوں میں جہاں بھی ہو رک جاؤ میرے گارڈ ہر اسٹیشن پر کھڑے ہیں وہ تمہیں اپنے ساتھ واپس لے آئے گے

گاڑی کا رنگ سیاہ ہے ویسے میری گاڑی کی پہچان تو تم رکھتی ہو اپنی مرضی سے آ جاؤ میرے پاس میں انتظار کر رہا ہوں تمہارا

زیادہ انتظار مت کروانا ورنہ اس کی قیمت تمہیں بہت مہنگی پڑے گی وہ پر سکون سا بول رہا تھا جب اچانک کسی نے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا

عاشی بیٹا بھاگ جا واپس نہیں آنا چاہے کچھ بھی ہو جائے تو واپس یہاں مت آنا تجھے ہماری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میری جان ہمارے دن ہی کتنے رہتے ہیں آج نہیں تو کل اللہ کو پیارے ہو جائیں گے لیکن تم اس انسان کے ساتھ اپنی زندگی برباد مت کرو تمہیں برباد کر دے گا یہ ایک بہت ظالم انسان ہے

تو سہی کہتی ہے یہ ایک حیوان ہے اور یہ تجھے نوچ ڈالے گا یہ تیری زندگی برباد کر دے گا

واپس مت آ میری جان تو جہاں بھی ہے وہاں سے کہیں دور چلی جا بہت دور چلی جا اس کی پہنچ سے دور چلی جاؤں کبھی اس شخص کے پاس مت آنا یہ تجھے زندگی کی کوئی خوشی نہیں دے سکتا یہ صرف تکلیف دے گا

دادی اپنا سارا ڈر بلائے اسے یہاں واپس نہ آنے کا کہہ رہی تھی جب کہ وہ خاموشی سے لبوں پر مسکراہٹ سجائے ان کی باتوں کو سن رہا تھا

کیا بات ہے آپ لوگ تو میری منکوحہ سے ضرورت سے زیادہ ہی محبت کرتے ہیں اپنی جان کی پروا نہیں ہے بس وہ واپس نہ آئے

لیکن کیا ہے نہ آپ لوگ مجھ سے میری بیوی کو چھین نہیں سکتے اس کی منزل میں ہی ہوں اسے میرے پاس ہی آنا ہے آج نہیں تو کل اگر آپ کو یہ لگتا ہے کہ میں اس تک پہنچ نہیں پاؤں گا تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے یہاں سے لے کر ملتان تک ہر اسٹیشن پر میرے بندے پھیلے ہوئے ہیں

وہ ہر قیمت پر اسے واپس لے آئیں گے میرے ایک اشارے پر وہ کسی بھی گلی کسی بھی سڑک سے اٹھائی جا سکتی ہے

لیکن مکرش شاہ کے غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میں اپنے بندوں کو اس کے پیچھے لگا کر خود اسے یہاں لے کر آؤں وہ اپنی مرضی سے آئے گی

اور فکر نہ کریں وہ اپنی مرضی سے میرے ساتھ میری حویلی چلے گی میرے دادا جان کے پاس جائے گی۔

وہ بالکل پر سکون سا ایک بار پھر صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ دونوں بوڑھے میاں بیوی خاموشی سے اس آدمی کے انداز کو دیکھ رہے تھے

جس کا غرور یقیناً اس کے خاندان کا بخشا ہوا تھا

ooooo

عنایہ کہاں ہے میں نے اسے صبح سے نہیں دیکھا وہ رات ڈنر ٹیبل پر آیا تو اسے عنایہ نظر نہیں آئی اور یہ سچ ہے کہ کوئی اور اس کی کمی کو محسوس کرے یا نہ کرے زر اور ضرور کرتا تھا۔

آخر وہ اس کی اکلوتی لاڈلی بہن تھی اسی کے ساتھ تو اس کا دل کا رشتہ تھا وہ اسے بے حد چاہتا تھا کہنے کو وہ اس کی بھابھی تھی لیکن وہ اس کے لئے بالکل کسی چھوٹی سی گڑیا جیسی تھی۔

کوئی بہن نہ ہوتے ہوئے بھی عنایہ نے اسے یہ مان دیا تھا

اس کے پاس بس ایک رشتے کی کمی تھی لیکن عنایہ کے آجانے سے اس رشتے کی کمی بھی پوری ہو چکی تھی پچھلے دو سال سے وہ ان کے ساتھ اس حویلی میں رہ رہی تھی

ہاں یہ سچ ہے کہ عنایہ کے آجانے سے بہت سارے رشتے بہت سارے لوگ اس گھر کو چھوڑ کر چلے گئے اور کچھ کو نکال دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے لیے بے حد عزیز تھی

کیونکہ وہ اس کی زندگی کے سب سے خاص انسان کی شریک حیات تھی

شناور شاہ جڑواں بھائی جو شکل وصورت میں بالکل اس کے جیسا تھا لیکن اس کا انداز اس کی ضد اس کا غصہ اسے بہت الگ بنا دیتا تھا

وہ دونوں جیسے آگ اور پانی کی طرح تھے وہ دونوں ایک دوسرے سے بہت الگ ہے

لیکن اس کے باوجود وہ دونوں کبھی الگ نہیں رہتے تھے وہ دونوں ایک دوسرے کے ہمراز تھے وہ ایک دوسرے کے بارے میں سب جانتے تھے ایک دوسرے سے الگ ہو کر رہنا جیسے ان دونوں نے سیکھا ہی نہ تھا

ایک سال پہلے وہ ناراض ہو کر یہاں سے چلا گیا تھا اور پھر واپس نہ آیا کبھی کبھار فون پر رابطہ ہو جاتا تھا لیکن زیادہ دیر بات نہیں کرتا تھا

کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کا سایہ ہے وہ اس کی ہر بات ہر تکلیف کو سمجھ جاتا ہے وہ جان بوجھ کر زیادہ دیر اس سے بات نہیں کرتا تھا کہ کہیں وہ اسے واپس آنے پر مجبور نہ کر دے

آپ لوگوں سے پوچھ رہا ہوں عنایہ کہاں ہے وہ کافی دیر ان لوگوں کے جواب کا انتظار کرتا رہا

داداجان نے تولا علمی کا مظاہرہ کر دیا کیونکہ انہیں سچ میں اندازہ نہیں تھا کہ عنایہ کہاں ہے وہ تو روز شام کے کھانے میں ان کے ساتھ ہی ہوا کرتی تھی

لگتا ہے وہ اپنے کمرے میں ہو گی میں اسے لے کر آتا ہوں وہ کھانا چھوڑ کر اٹھنے لگا چاچی کو اس کا انداز بالکل اچھا نہیں لگتا تھا کہ وہ یمنہ کے لیے اسے سوچ رہی تھی اور کہاں یہ عنایہ سے ہی پیچھے نہیں ہٹتا تھا

oooooo

اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں اندر آسکتا ہوں وہ دروازے سے ذرا سا چہرہ نکالتا مسکراتے ہوئے اس سے اجازت مانگ رہا تھا

عنایہ جو بیڈ پر بیٹھی اپنے نوٹس بنانے میں مصروف تھی اسے دروازے پر کھڑے یوں اجازت مانگتے دیکھ بے اختیار مسکرا کر فوراہاں میں سر ہلانے لگی اس کا انداز بالکل بچوں جیسا تھا

بلکہ وہ تھی ہی ایک معصوم سی بچی عمر ہی کیا تھی صرف 16 سال چھوٹی سی عمر میں وہ زندگی کی کتنی تلخیوں کو دیکھ چکی تھی سہہ چکی تھی

آپ اجازت کیوں مانگ رہے ہیں آپ جب چاہیں اس کمرے میں آسکتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے میں آپ کے کمرے میں آتی ہوں وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

ہاں جی جناب میں بالکل یہاں آسکتا ہوں لیکن اس وقت میں یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آیا بلکہ مجھے بہت ہی شدید قسم کی بھوک لگی ہوئی ہے

جلدی سے اٹھو اور چل کر کھانا کھاتے ہیں یار تم یہاں کیوں بیٹھی ہو میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں چلو آؤ جلدی آؤ اپنا حکم سنا کر وہ واپس باہر جانے لگا تو عنایہ کہ چہرے کی مسکراہٹ سمیٹ گئی

مجھے باہر نہیں آنااور پلیز آپ مجھے فورس نہ کریں اب جائیں یہاں سے وہ انکار کرتے ہوئے بولی

وہ جاچکا ہے عنایہ اب یہاں اندر بیٹھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے چلو اٹھو میری جان جلدی سے باہر آؤ تمہیں پتا ہے تمہارے بغیر ٹیبل پر بالکل بھی رونق نہیں ہے آو چل کر کھانا کھالو

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا اور ساتھ میں یہ بھی بتادیا کہ جس کی وجہ سے وہ اندر بیٹھی ہے وہ واپس جاچکا ہے

مجھے کسی کے آنے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ بات آپ بھی بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں

اگر تمہیں فرق نہیں پڑتا تو پھر یوں یہاں اس کمرے میں بند ہو کر کیوں بیٹھ گئی ہو عنایہ تم نے کہا تھا نہ تم ایک بہادر لڑکی ہو تو کیا تمہاری بہادری یہ ہے کہ تم اپنے مجرموں سے نظر تک نہیں ملا سکتی

قصور وار وہ ہیں تم نہیں غلطی ان لوگوں نے کی ہے تم نے نہیں تم بے گناہ ہو تو تم کیوں چھپ کر رہتی ہو کیوں ان لوگوں سے دور بھاگتی ہو

تمہیں کیوں سمجھ میں نہیں آتا کہ دوسروں کے لیے اپنی زندگی برباد نہیں کی جاتی وہ اسے سمجھا رہا تھا

میں کسی کے لیے اپنی زندگی برباد نہیں کر رہی بھائی بلکہ وہ لوگ میری زندگی برباد کر چکے ہیں میں انجان تھی نادان تھی نہیں سمجھ سکی ان لوگوں کو

کاش میں ان لوگوں کو سمجھ جاتی تو آج میری زندگی ایسی نہ ہوتی میں کسی کی زندگی میں ایک بوجھ نہ ہوتی

عنایہ تم کسی کے لیے بوجھ نہیں ہو اپنے دماغ سے یہ فضول باتیں نکال دو اور اب میں کچھ بھی نہیں سننا چاہتا تم ابھی باہر آ رہی ہو اور بس مزید اس ٹوپک پر کوئی بات نہیں کریں گے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا اس کے لبوں سے ایسی مایوس کر دینے والی باتیں اسے ہمیشہ پریشان کر دیتی تھی

بس ایک شرط پہ چلوں گی آپ کے ساتھ اگر آپ مجھے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جائیں گے تو ورنہ میں یہی بھوکی ٹھیک ہوں اس کو یوں پریشان دیکھ کر اس نے اپنی اداسی کو بڑی خوبصورتی سے چھپایا تھا یہ چھوٹی سی لڑکی اندر ہی اندر نہ جانے کتنی اذیتوں کو ہر روز سہتی تھی

اوکے میرا بچہ میں وعدہ کرتا ہوں میں کل شام اپنا سارا کام ختم کر کے تمہیں شاپنگ پر لے کر چلوں گا لیکن اس وقت چلو میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ تھام کر زبردستی اٹھانے لگا تو وہ بھی خوب نخرے دکھاتی مسکرا کر اس کے ساتھ باہر جا چکی تھی

ooooo

وہ اس کے ساتھ باہر آئی تو سب لوگ ڈنر کرنے میں مصروف تھے وہ اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے خود بھی بیٹھ گیا تو وہ بھی اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی

جہاں وہ روز بیٹھا کرتی تھیں چاچی کا موڈ خراب تو ہوا لیکن زراور کے سامنے وہ زیادہ کچھ کر نہیں سکتی تھی

اسی لیے چہرہ پھیر کر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا لیکن سچ تھا کہ یہاں ان کی اس ناراضگی کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا

عنایہ بچے تم کہاں تھی کب سے ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے ابھی تک ہم نے بھی کھانا کھانا شروع نہیں کیا تھا دادا جان نے اس سے کہا تھا ویسے تو دادا بہت زیادہ رعب رکھتے تھے

گھر کے ہر فرد پر ان کا رعب بہت زیادہ چلتا تھا لیکن عنایہ ان کے لئے بھی بے حد عزیز بھی اگر اسے گھر کی رونق کہا جائے تو غلط بھی نہ تھا
دادا جان پیپر سر پہ ہیں نہ تو اسی کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی

بس الحمدللہ کافی ساری تیاری ہو چکی ہے انشاءاللہ اس بار بھی میرے پیپر بہت اچھے ہوں گے اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا

ہاں ہاں بالکل ہوں گے کیوں نہیں اور وہ کیا نام ہے اپنے اکبر کی بیٹی کا زرشے وہ بھی تو تمہارے ساتھ ہی پڑھتی ہے نا

ماشاءاللہ بہت نیک بچی ہے دادا جان نے زرشے کی بھی تعریف کی تھی جو اکثر ہی انہیں عنایہ کے ساتھ ہی ملتی تھی

ذرشے کی تعریف سن کر ذراور کو بھی بہت اچھا لگا تھا کیونکہ زرشے اس کے فیوچر کے لیے بے حد ضروری تھی

ooooo

کیا بات ہے محترمہ کا موڈ تو بہت اچھا ہے زرشے نے اندر قدم رکھا تو اسے مسکراتے ہوئے پایا زرشے اس کو یوں اپنی خوشی میں خوش ہوتے دیکھ بے حد خوش ہو گئی تھی

ہاں کیونکہ میں بہت خوش ہوں اور تم تیار رہنا کیونکہ زراور بھائی آج شام کو مجھے شاپنگ پر لے کر جانے والے ہیں مجھ سے وعدہ کیا ہے

جیسے ہی اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس گھر آئیں گے تو وہ شاپنگ پر لے کر جائیں گے تم بھی تیار رہنا ہم دونوں جائیں گے بہت مزہ آئے گا

وہ ایکسائٹڈ ہو کر اسے بتانے لگی تو زرشے نے بھی فوراہاں میں سر ہلا دیا کیونکہ اسے بھی دو چار کتابیں لینے جانا ہی تھا اور یہ بھی سچ تھا کہ وہ عنایہ کے علاوہ اور کسی کے ساتھ بازار نہیں جاتی تھی

چلو شکر ہے تمہارا خود ہی پلان بن گیا جانے کا ورنہ مجھے تمہیں زبردستی لے کر جانا پڑتا کیونکہ مجھے بھی کچھ کتابیں لینے جانا ہے

ہاں یہ تو پھر اچھا ہو گیا نہ تم اپنی کتابیں لینا اور میں بہت ساری شاپنگ کروں گی اور تمہاری سالگرہ بھی آنے والی ہے تو مجھے تمہارے لئے گفٹ بھی لینا ہے تم خود ہی اپنا گفٹ پسند کر لینا

عنایہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا

ہاں ضرور لیکن میری شرط ہے کہ تم زیادہ مہنگا تحفہ نہیں لوں گی اتنا ہی مہنگا لوں گی جتنا بعد میں تمہیں دے سکوں اس نے فوراً شرط رکھی تو عنایہ نے برا سا منہ بنایا

جانم گفٹ کی قیمت نہیں دینے والے کا خلوص دیکھا جاتا ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی

جی جان آپ صحیح فرما رہی ہے لیکن مجھے خوشی ہو گی کہ میری سہیلی مجھے وہ دے جو میں بھی اسے واپس کر سکوں

اور ویسے بھی گفٹ کی قیمت معنی نہیں رکھتی خلوص معنی رکھتا ہے اور میں یہی چاہتی ہوں کہ میری پیاری سی سہیلی مجھے میری مرضی کے مطابق خرید کر دے اسنے مسکراتے ہوئے کہا تو عنایہ نے بھی ہاں میں سر ہلا دیا اس معاملے میں وہ کبھی بھی اس سے بحث نہیں کرتی تھی

کیونکہ بحث کا کوئی فائدہ ہوتا ہی نہیں تھا زرشے کے پاس ہمیشہ کوئی نہ کوئی مضبوط دلیل موجود ہوتی تھی جس پر وہ ہمیشہ خاموش ہو جاتی

OOOOO

وہ اپنا سارا کام مکمل کر کے گھر واپس آیا تھا اسے عنایہ کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جانا تھا اور زیادہ اچھی بات یہ تھی

کہ زرشے بھی ان کے ساتھ جا رہی تھی اور اسے اس کا ساتھ سکون دیتا تھا وہ خاموش سے لڑکی کچھ بولتی نہیں تھی

نہ ہی وہ اس کی خاموش محبت کو محسوس کرتی تھی بس وہ اس کے لئے عزیز تھی بے حد عزیز وہ اس لڑکی پر اپنی تمام تر محبت ظاہر کر دینا چاہتا تھا وہ اسے بتا دینا چاہتا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے لیکن ایسا ممکن ہی نہیں تھا

فی الحال ان دونوں میں بہت فرق تھا اور وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے اپنی خواہش کا اظہار کیا یقیناسب کو اعتراض ہو گا

اسی لیے اس نے اس خواہش کا اظہار کرنے کے لیے ایک ایسے دن کا انتخاب کر لیا تھا کہ کوئی بھی اس دن اس کی خواہش کو ٹال نہیں سکتا تھا

وہ جلدی دادا جان کہ بہت بڑی خواہش پوری کرنے والا تھا دادا جان پچھلے 28 سال سے ایک زمین کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور بہت جلد وہ دادا جان کی سالگرہ پر اس زمین کو ان کے نام کروانے والا تھا اور وہ جانتا تھا اس دن وہ دادا جان سے جو بھی مانگے گا وہ ضرور ملے گا

کیونکہ ان کی یہ عادت بہت پرانی تھی کہ وہ اپنی ہر سالگرہ پر اپنے پانچ پوتوں کی کوئی نہ کوئی خواہش ضرور پوری کرتے تھے وہ انہیں اتنی بڑی خوشخبری دے رہا تھا تو یقینا بدلے میں اسے اس کی من چاہی مراد ضرور دیں گے

اب اسے صرف اس دن کا انتظار کرنا تھا اور پھر اسے اس کی من کی مراد مل جاتی

ooooo

وہ آنے والے پہلے اسٹیشن پر رک گئی تھی اسے بہت ڈر لگ رہا تھا اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی

وہ جیسے ہی ریل سے نیچے اتر کر باہر نکلی اسے سامنے تھوڑے فاصلے پر ایک آدمی کھڑا نظر آیا اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی جب کے گاڑی وہ دور سے ہی پہچان گئی تھی

وہ شخص جو اس کی زندگی کو تکلیفوں سے بھر چکا تھا وہ اس کی گاڑی کو کیسے نہ پہچانتی

وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس گاڑی کی طرف جانے لگی تھی اس کے قدموں میں ہر کھراہٹ واضح تھی

۔کوئی بھی اسے دیکھ کر اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ اس وقت کس حد تک خوفزدہ تھی

لیکن وہ آدمی اسے دیکھ ہی کہاں رہا تھا جو اس کے ڈر کو محسوس کرتا وہ تو صرف اپنے مالک کے حکم کی تکمیل کر رہا تھا

اس اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ اس کی طرف آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود اس کا بیگ تھام لیا اس کے اندر صرف تین سوٹ ہی تھے جو دادی اور دادا جان نے اسے دلائے تھے

آئیں بی بی جی گاڑی اس طرف ہے وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا جلدی سے گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولنے لگا اس کا انداز بہت مودبانہ تھا

وہ بنا کچھ بھی بولے اپنا دوپٹہ درست کرتی گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھ گئی

اور سفر شروع ہو گیا گاڑی کی سپیڈ کے ساتھ ہی اس کا دل بھی بری طرح سے دوڑنے لگا

اس کا آنے والا وقت اسے کہاں لے کر جا رہا تھا۔۔۔!

کیا ہونے والی تھی اس کی زندگی۔۔۔۔؟

اسے کچھ بھی پتا نہیں تھا کیا بس یہاں تک تھی اس کی آزادی۔۔۔۔؟

اب آگے کیا ہو گا اس کا سوچ سوچ کر سر پھٹ رہا تھا

وہ باہر گاڑی سے نیچے بھاگتی سڑک کو دیکھ رہی تھی لیکن اس کی ساری سوچیں اسی شخص کے گرد گھوم رہی تھیں جو آج کل اس کی زندگی کا مالک بنا ہوا تھا

اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا آنے والے وقت نے اسے بری طرح سے ہراساں کر رکھا تھا

سفر کے دوران بھی اس کی سوچیں مسلسل وہیں تھی اس کی ہر سوچ سید مکرش شاہ کے قریب جاتی اور پھر خوف سے پلٹ آتی

اس کے خیالات اسے مکرش شاہ کے بارے میں کچھ بھی اچھا نہیں سوچنے دے رہے تھے اس کی ہر سوچ مکرش شاہ کے خلاف تھی

وہ چاہ کر بھی اس کے بارے میں کچھ اچھا نہیں سوچ پا رہی تھی اسے آنے والے وقت سے ڈر لگ رہا تھا کیا ہونے والی تھی اس کی آگے کی زندگی یا موت وہ ایسی زندگی دینے والا تھا یا موت

وہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی لیکن اسے پتہ تھا کہ اس شخص کے ساتھ اس کی کوئی زندگی نہیں ہے وہ اس کے ساتھ گھٹ گھٹ کر مر جائے گی

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کتنے دن اسے اپنے پاس رکھے گا یقیناً صرف تب تک جب تک اسے اس کی دولت نہیں مل جاتی

شاید تب تک ہی پھر۔۔۔

شاید وہ اسے بھی ختم کر دیتا وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے لئے کسی طرح کا کوئی جذبہ نہیں رکھتا اسے صرف اور صرف اس دولت سے مطلب ہے جو اس کے نام ہے

وہ تو ہر چیز دے دینا چاہتی تھی اسے کچھ بھی نہیں چاہیے تھا لیکن اس شخص کو صرف دولت نہیں چاہیے تھی

وہ اس کی ذات پر اپنی ملکیت جتانا چاہتا تھا وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ اس کے نکاح میں ہے وہ اس کی ملکیت ہے اور اس کی مرضی کے خلاف وہ سانس بھی نہیں لے سکتی

کاش وہ اس سے دور بھاگ سکتی کاش وہ ہمیشہ کے لئے اس کی نظروں سے دور چلی جاتی

لیکن ایسا نہیں کر سکتی تھی اپنے ماں باپ کو کھو چکی تھی اور اب دادا

دادی۔۔۔۔۔!

ان کا کیا قصور تھا

ان لوگوں نے تو صرف اس بے آسرا بے سہارا لڑکی کو سہارا دیا تھا صرف انسانیت کی خاطر اس کی مدد کی تھی اور آج وہی انسانیت ان لوگوں کے گلے پڑ گئی تھی کتنا برا ہوا تھا ان لوگوں کے ساتھ

صرف اس کی وجہ سے وہ اتنی بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے کاش یہ سب کچھ ہوتا ہی نہیں کاش وہ بھی لوگوں سے ملتے ہی نہیں تھا کاش وہ شخص کی اس کی زندگی میں آتا ہی نہیں

تو آج اس کی زندگی کچھ اور ہوتی وہ اپنے والدین کے ساتھ ہنستی مسکراتے خوش حال زندگی گزار رہی ہوتی لیکن اس شخص نے ان کی زندگی میں قدم رکھ کر سب کچھ بگاڑ دیا

اپنی سوچوں میں اس شخص کو سوچتی وہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس کے یوں اچانک رونے پر ڈرائیور نے حیرت سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا

لیکن پھر فوراً ہی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا اگر مکرش شاہ کو اس بات کی خبر ہو گئی کہ ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر اس کی منکوحہ کے جانب نگاہیں کی ہیں تو وہ نہ جانے اس کا کیا حال کرتا

وہ مکرش شاہ کے جنون سے آج سے نہیں بلکہ پچھلے 13 سال سے واقف تھا 13 سال پہلے اسے مکرش شاہ کے ڈرائیور کے طور پر یہ نوکری ملی تھی اور تب سے لے کر اب تک وہ اس کی رگ رگ سے واقف ہو چکا تھا

اور وہ سید مکرش شاہ کی مرضی کے خلاف جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

اللہ پر بھروسہ رکھو بی بی وہ دو جہانوں کا مالک اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ کسی کے ساتھ بھی کچھ غلط نہیں کرتا

اور یقین کرو تمہارے ساتھ بھی کچھ غلط نہیں ہو گا وہ گاڑی ڈرائیو کرتے بے حد نرم لہجے میں بولا تھا لیکن اس کے جواب میں عنائش نے کچھ بھی نہیں کہا بس خاموشی سے آنسو بہاتی رہی

OOOOO

وہ اس کا انتظار کر رہا تھا۔اور ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ مکرش شاہ کسی کا منتظر تھا ورنہ اسے انتظار کرنے کی عادت کہاں تھی

کبھی وہ چل پھر کر اپنے انتظار کی بے چینی ان پر ظاہر کرتا تو کبھی صوفے پر بیٹھ کر بار بار اپنے ڈرائیور کو فون کرتا

جو اسے بتا چکا تھا کہ وہ اس کی امانت کو لے کر نکل چکا ہے اور کچھ ہی دیر میں وہ اس کے پاس ہو گا

لیکن پھر بھی اس کا انتظار بہت الگ تھا وہ آنے والے ہر لمحے میں اس کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا اس کی ہر سوچ پر وہ چھوٹی سی لڑکی بری طرح سے سوار تھے

وہ اس کے لئے بے چین تھا وہ اس کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا شاید اس کے دماغ میں کہیں نہ کہیں یہ بات تھی کہ اگر وہ آج اس کی پہنچ سے دور نکل جاتی تو وہ ہار جاتا اور مکرش شاہ کسی سے ہارنے کا عادی نہیں تھا

اور ایک چھوٹی سی لڑکی سے ہارنے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا

وہ اس کے سامنے بالکل کسی چھوٹی سی چھونٹی جیسی تھی جسے وہ کبھی بھی مسل سکتا تھا لیکن وہ تڑپا تڑپا کر مار نا رہا تھا اسے

وہ اسے بے تحاشا تکلیف دے رہا تھا وہ نجانے اس سے کون سے حساب پورے کر رہا تھا نجانے کون سی بات کا بدلہ لے رہا تھا

لیکن وہ اس کی یہ زندگی کا ایک ایک لمحہ اذیت ناک بنا رہا تھا

ooooo

گاڑی سے اتر کر اس نے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اس فاصلے کو طے کرنا شروع کیا جو گاڑی اور اس کے گھر کے بیچ تھا

شاید وہ اتنی خوفزدہ زندگی میں کبھی نہیں ہوئی تھی شاید اس دن بھی نہیں جب اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے والدین کا قتل کر دیا تھا لیکن آج اسے ڈر لگ رہا تھا اپنا انجام سوچ کر

اسے یہ سوچ سوچ کر خوف آ رہا تھا کہ کہیں آج اس کی موت کا دن تو نہیں تھا وہ مرنے سے ڈرتی تھی

ہاں اسے بے موت مارے جانے سے خوف آتا تھا

اور وہ جانتی تھی اس شخص کے ساتھ وہ بے موت ماری جائے گی وہ اپنی زندگی کے لیے اپنی سانسوں کے لئے ہاتھ پیر مار رہی تھی

کیونکہ اس کے پاس آخری موقع تھا لیکن آج مکرش شاہ نے سے یہ آخری موقع بھی چھین لیا تھا وہ قید کرنے جا رہا تھا

ہاں وہ اس کی آزادی کو ختم کر رہا تھا شاید وہ اسے آج ہمیشہ کے لیے قید کر دیتا اور پھر اس پر زندگی حرام کر دیتا اس پر سانسیں حرام کر دیتا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاتی سوائے پھڑ پھڑانے کے

اسے کسی سے کوئی شکوہ نہیں تھا لیکن وہ خدا سے سوال کرتی تھی کہ آخر وہ اتنی بے بس کیوں تھی کیوں وہ اس شخص کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی کیوں وہ ہر موڑ پر اس سے جیت رہا تھا

کیوں تھا وہ اتنا بے حس اسے پرواہ ہی نہیں تھی

وہ اس کا شریک حیات تھا اس کا منکوح تھا تو کیوں وہ اس پر اتنے ظلم ڈھا رہا تھا

کیا قصور تھا اس کا کیا گناہ تھا اس کا کون سی غلطی کی تھی انجانے میں اس نے جس کی سزا وہ اسے دے رہا تھا

لیکن اسے اس کے سوالوں کا جواب نہیں مل رہا تھا اور اب اسے یقین ہو چکا تھا کہ وہ انہی سوالوں کے ساتھ اپنا دم توڑ دے گی لیکن اس کا جواب کوئی نہیں دے پائے گا اس نے اندر قدم رکھا اس کے پیر من من بھاری ہو رہے تھے

ooooo

اپنی گاڑی کے رکنے کی آواز وہ پہچان چکا تھا وہ بالکل بے فکر ہو گیا تھا چہرے پر تھوڑی دیر پہلے والا غرور واپس آ گیا تھا وہ اس وقت کسی سیاست کا بگڑا ہوا شہزادہ لگ رہا تھا

وہ سچ میں بگڑا ہوا شہزادہ ہی تو تھا اس کا اندازہ اس کا چال چلن اس کا غرور اس کا ایک ایک انداز یہ بیان کرتا تھا کہ اس کی ذات کو بہت زیادہ اہمیت دی جاتی ہے

اس کا اندازہ اس بات کا گواہ تھا کہ اس کی کسی خواہش کو کبھی رد نہیں کیا گیا

اس کا اندازہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ حکم سننے کا نہیں بلکہ دینے کا عادی ہے اس کی شخصیت اسے بہت الگ بناتی تھی اس کے انداز میں عجیب سی ضد تھی ایک جنون تھا وہ 27 سال کا نوجوان اپنی ذات کا اتنا غرور رکھتا تھا

کہ اپنے سامنے لوگوں کو وہ شاید ہی کیڑے مکوڑوں سے زیادہ سمجھتا ہو۔ بلکہ اس کے سامنے تو اس معصوم سی لڑکی کی زندگی بھی صرف ایک تماشہ تھی ایک کھیل تھی جسے وہ اپنے اشاروں پر چلا رہا تھا

وہ جو چاہ رہا تھا جیسے چاہ رہا تھا ویسے کر رہا تھا کوئی نہیں تھا اس کے ظلم کو روکنے والا

جب عاشی نے انہیں اپنی زندگی کے بارے میں بتایا تھا تب انہیں بالکل نہیں لگا تھا کہ جس انسان کا مقابلہ وہ کرنا چاہتی ہے اس کا مقابلہ اتنا آسان نہیں ہے وہ چاروں طرف سے مات دینے کا عادی تھا

ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس کھیل میں بہت ماہر ہو جیسے اس کھیل کا بہت پرانا کھلاڑی ہو۔

وہ اس کھیل کا بہت شاطر کھلاڑی تھا وہ کسی بھی طرح انہیں خود سے آگے نہیں نکلنے دے رہا تھا

اس نے ہر طرح سے انہیں بے بس کر دیا تھا وہ چاہ کر بھی عاشی کے لیے کچھ نہیں کر پا رہے تھے

وہ لوگ اس معصوم کا سہارا بننا چاہتے تھے اس کی مدد کرنا چاہتے تھے اسے اس مشکل وقت سے نکالنا چاہتے تھے اس آدمی سے بچانا چاہتے تھے لیکن اس شخص سے ملاقات کے بعد انہیں سب کچھ ناممکن لگنے لگا

تب ہی تو ان دونوں نے عاشی کو یہاں سے ہمیشہ کے لئے دور بھیجنے کا فیصلہ کر لیا تھا

ان لوگوں نے یہی سوچا تھا کہ عنائش کو اس انسان کی پہنچ سے دور کر دیں گے اسے ملتان بھیج کر اس کی زندگی محفوظ کر دیں گے لیکن ایسا بھی نہ ہو سکا وہ ان کی سوچ سے زیادہ تیز نکلا

اور آج عنائش واپس آ چکی تھی جس مشکل سے نکالنے کے لیے اتنا بڑا قدم اٹھا چکے تھے وہ واپس وہیں آ گئی تھی اور وہ کچھ بھی نہیں کر پائے تھے

وہ آج اسی کے سامنے شرمندہ ہو گئے تھے کاش وہ سے بچا پاتے اس درندے سے حیوان سے وہ کچھ نہیں کر پائے تھے عاشی کے لئے

وہ دونوں یہ بات جان چکے تھے کہ وہ چاہ کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے وہ بہت زیادہ پاور رکھتا تھا ان کی سوچ سے زیادہ وہ کسی بات سے انجان نہیں یہاں تک کہ وہ ان کی پلاننگ کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا

وہ دونوں خاموشی سے کھڑے اسے اندر داخل ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے جبکہ اس شخص کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

وہ جیت گیا تھا اور شاید وہ اپنی مسکراہٹ سے اسی بات کو بیان کر رہا تھا کہ وہ لوگ چاہے کچھ بھی کر لے اسے ہرا نہیں پائیں گے

اب وہ اپنی جیت پر مسکرا رہا تھا یا ان کی ہار پر سمجھنا مشکل تھا لیکن انہیں پریشانی اس بات کی تھی کہ اب آگے کیا ہو گا کیا وہ ان کی عنائش کو ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے جائے گا

ooooooo

شاہ جی باہر جعفر اکبر خان آیا ہے آپ سے ملاقات کے لیے وہ کہہ رہا ہے کہ جب آپ فارغ ہو اسے یاد کر لیں

اسے آپ سے بہت ضروری کام ہے صبح سے ہی آپ کی واپسی کا منتظر ہے میرے پوچھنے پر اس نے کہا کہ وہ آپ کو ہی بتائے گا کوئی بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے اسے آپ فارغ ہو کر اسے بلا لیجیے گا

اس کے ملازم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

جعفر اکبر خان زرشے کا باپ ہونے کے ساتھ ساتھ دادا جان کا سب سے خاص ملازم تھا۔

جعفر اکبر خان کو بلا مجھ سے کیا کام ہے جاؤ انہیں کہو کہ اندر آ جائیں میں ان کا منتظر ہوں

اس نے بے حد نرم لہجے میں اسے جواب دیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

جعفر اکبر خان کو اس سے کم ہی کوئی کام ہوتا تھا کیونکہ وہ دادا جان کا خاص ملازم تھا

ان کا سارا کام اس کے ہی سپرد کیا گیا تھا وہ ان کا خاص ڈرائیور تھا وہ کہیں پر بھی جاتے تو جعفر اکبر خان کے بغیر نہیں جاتے تھے

وہ ان کا انتظار کرتا اپنے موبائل پر آنے والے میسج کا جواب دے رہا تھا اسے انتظار کی زحمت زیادہ نہ کرنی پڑی تھوڑی ہی دیر میں اس کے دروازے پر دستک ہوئی ہے وہ مسکرا کر اندر آنے کی اجازت دیتا اپنا موبائل ایک طرف رکھ چکا تھا

السلام علیکم شاہ جی مجھے آپ سے ضروری کام تھا اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو آپ مجھے اپنا تھوڑا سا قیمتی وقت دے دے۔ وہ بہت ہی مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کرتے ہوئے اپنی بات شروع کر چکے تھے

جی جی خان چاچا بولے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں اتنی رات گئے آپ میرا انتظار کیوں کر رہے تھے سب خیریت تو ہے آپ کو پیسوں کی ضرورت تو نہیں اس نے سوچتے ہوئے اندازہ لگایا

اکثر جب انہیں پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی وہ زراور سے آکر لے جاتے تھے اسی لیے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ شاید انہیں پیسوں کی ضرورت ہے اور وہ دادا جان سے کہتے ہوئے ہچکچا رہے ہیں

نہیں نہیں شاہ جی مجھے پیسوں کی کوئی ضرورت نہیں آپ لوگوں کی بڑی مہربانی ہے اب تو میری تنخواہ بھی بڑھ گئی ہے اللہ پاک کے فضل و کرم سے گزارہ اچھا چل رہا ہے بس آپ سے ایک اور بہت ضروری بات کرنی تھی میری بیٹی زززے کے متعلق وہ اصل موضوع پر آئیں

زرشے کا ذکر سن کر اس کے چہرے پر ایک پل کے لئے رونق سی آگئی تھی لیکن وہ بلا اپنی بیٹی کے بارے میں کوئی بھی بات اس سے کیوں کرنا چاہتے تھے

زرشے کے متعلق اس کے متعلق بلا آپ مجھ سے کون سے بات کرنا چاہتے ہیں

وہ اب سچ میں حیران ہوا تھا

شاہ جی میری بیٹی کا رشتہ آیا ہے میرے چھوٹے بھائی کے گھر سے لڑکا پڑھا لکھا ہے بارہ جماعتیں پڑھ چکا ہے اور اب اپنی دکان ہے شہر میں اس کی کپڑوں کی

میرا بھائی چاہتا ہے کہ ہمارا رشتہ اور مضبوط ہو جائے میری بیٹی کو پڑھا لکھا آپ رہے ہیں اسے قابل بنا رہے ہیں پہلے جب اس کا رشتہ آیا تب آپ کے انکار کرنے پر میں نے رشتے کے لیے انکار کر دیا تھا

آپ نے کہا کہ بچی چھوٹی ہے لیکن مجھے اب یہ وقت مناسب لگ رہا ہے زرشے اس سال انیس کی ہو جائے گی میرے خیال میں یہ عمر مناسب ہے

اس کے نکاح کے لیے آپ کا حکم میں نے کبھی نہیں ٹالا میں جانتا ہوں آپ میری بچی کے لئے مجھے مخلص مشورہ دیں گے

وہ سر جھکائے اس سے مشورہ مانگ رہے تھے جبکہ زراور شاہ کے سر پر تو جیسے کمرے کی چھت گر گئی تھی اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ڈرائیور چچا اس سے یہ بات کرنے یہاں آئیں گے

انکار کر دیں آپ اس نے جذباتی ہو کر اور ان سے کہا تھا۔ جبکہ اس کی بات پر وہ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں اس جواب کی امید ہی نہ تھی

میرا مطلب ہے انکار کر دیں زر شتے کے لئے اس سے بہتر رشتے آئیں گے وہ ابھی پڑھ رہی ہے اور جب تک اس کی پڑھائی مکمل نہ ہو جائے تب تک شادی کا فیصلہ کرنا ٹھیک نہیں ہے

اور ویسے بھی وہ بارہ جماعت پڑھا ہوا شہر میں دکان چلانے والے انسان کو آپ اپنی بیٹی کے لیے بہتر کیسے سمجھ سکتے ہیں

جبکہ میرے خیال میں اسی کے والدنے آپ سے آپ کی جائیداد سے چھین کر آپ کو گھر سے نکال دیا تھا

رشتے مضبوط کرنا الگ بات ہے پرانی باتیں بھول جانا بھی الگ بات ہے لیکن ایک بار اگر آپ دھوکہ کھا چکے ہو تو دوبارہ دھوکے کی طرف نہیں جاتے

آپ بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں اپنی بیٹی کے لیے لیکن اگر اس سے بہتر رشتے آپ کی بیٹی کے منتظر ہیں تو آپ ایسا نہ کریں چاچا زرشے خوبصورت ہے پڑھی لکھی ہے

اسے رشتوں کی کمی نہیں اسے رشتوں کے نام پر قربان نہ کریں بہتر ہے کہ آپ اس کے لیے وہ فیصلہ کریں جو زندگی بھر کے لیے مناسب ہو

صرف اپنے رشتے کو مضبوط کرنے کے لئے اس کی زندگی کی ڈور کمزور نہ کریں

وہ انہیں دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا تو جعفر اکبر خان نے ہاں میں سر ہلا دیا اب وہ کیا فیصلہ کرنے والے تھے وہی جانتے تھے اس سے تو صرف مشورہ لینے آئے تھے

ہاں لیکن ان کی چھوٹی سی ملاقات میں اسے بے چین کر دیا تھا اگر انہوں نے اس رشتے کے لیے ہاں کر دی تو۔۔۔۔!

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ اپنی پہلی محبت کو خود سے دور نہیں کر سکتا تھا

اسے جلد سے جلد کوئی فیصلہ کرنا تھا جو اس کی اور زرشے کی زندگی کیلئے مناسب ہو اب وہ مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا اب اس کی زندگی کا سوال تھا

ooooo

بھائی ہم تیار ہیں جلدی چلیں ہم لیٹ ہو رہا ہیں

ذیادہ ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس ہمیں آکر اپنی پڑھائی بھی مکمل کرنی ہوتی ہے

بندہ سارا دن آپ کا انتظار کرتا رہے کہ کب جناب آئیں گے اور کب ہم شاپنگ پر جائیں گے

حد ہوتی ہے لاپروائی کے بندہ وعدہ کرے تو پورا کرے وہ اچانک اس کے کمرے میں داخل ہوتی بولتی ہی چلی گئی

وہ ابھی فریش ہو کر باہر نکلا تھا اس کی چلچک سن کر بے اختیار مسکرا دیا

لیکن پھر نظر انداز کرتا شیشے کے سامنے جا رہا تھا اسے تنگ کرنے میں اسے الگ ہی مزہ آتا تھا

یقیناًوہ صبح سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور اب اس کے کمرے میں آ جانا اسے اچھا خاصہ غصہ دلا گیا تھا

اور اس کا یہی حصہ دیکھنے کے لئے تو وہ خاموشی سے کمرے میں آ گیا تھا تاکہ وہ اس پر یہ ظاہر کر سکے کہ وہ شاپنگ پر جانے کے بارے میں بھول گیا ہے

عنایہ یار ایم ریلی سوری میں بھول گیا تمہیں شاپنگ پر لے کر جانا بھی تھا آج کینسل کر دیتے ہیں یار صبح چلیں گے بہت تھک گیا ہوں میں وہ اسے مزید بتاتے ہوئے کہنے لگا تو عنایہ کا پورا منہ کھل گیا

کیا کہا آپ نے مطلب آپ میرے ساتھ شاپنگ پر جانا بھول گئے اب تو آپ کو ڈنر بھی مجھے باہر ہی کروانا ہو گا

میں زرشے کو بول کر آرہی ہوں تیار ہونے کے لئے آپ جلدی سے کپڑے پہن لے اور وقت یوں آدھے ننگے ہو کر نہ گما کرے وہ اس کی بنیان ٹراؤزر دیکھتے ہوئے بولی

جس پر زراور نے اسے گھورا تھا وہ صرف کمرے میں ہی ایسا لباس پہنتا تھا ورنہ باہر تو وہ شلوار سوٹ پہنا ہی پسند نہ تھا

ooooo

لڑکی تجھے کوئی شرم حیا ہے یا نہیں کیا کر رہی تھی تم رات کے اس وقت بیچارے کے کمرے میں

کیوں دوڑے ڈال رہی ہے اس پر میں پوچھتی ہوں کیا قصور ہے اس بچارے کا جو تو اسے آزاد نہیں چھوڑتی

پہلے ایک بھائی کو گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا اب کیا دوسرے کو بھی نکلوا کر دم لے گی مکزم کی طرح

تو دفعہ ہو گی اس گھر سے تو کہیں سکون ملے گی منحوس جس دن تو اس گھر میں آئی ہے بکھر کر رکھ دیا ہے تو نے اس گھر کو

اس گھر میں صرف بے سکونی ہے اب تو جس دن میرے بچے گھر واپس آئیں گے تو اس گھر میں سکون ہو جائے گا

تو اس گھر میں اپنی منحوسیت کر لے کر آئی ہے تو فساد کی جڑ ہے جس دن سے تیرے قدم اس گھر میں آئے ہیں اس دن سے اس گھر کی رونق تباہ ہوئی ہیں

ایک دفعہ ہو گی تو اس گھر سے وہ جیسے ہی کمرے سے نکلی چچی بیگم نے اسے آلیا

چاچی جان یہ آپ کس طرح بات کر رہی ہیں اس سے میں ہر گز برداشت نہیں کروں گا کہ کوئی بھی عنایہ سے اس گھر میں اس طرح سے بات کرے یہ اس گھر کی بیٹی ہے

مکزم کو اس گھر سے نکالا گیا اس کی غلطیوں کی وجہ سے اور شناور اپنی مرضی سے یہ گھر چھوڑ کر گیا ہے

جس نے اس کا دل چاہے وہ اس گھر میں واپس آجائے گا اور خبر دار جو کسی نے عنایہ کے بارے میں کچھ بھی الٹی سیدھی بات کی۔ان کے انداز پر وہ برہم ہوا تھا

ارے بیٹا میں تو بس بات کر رہی تھی میں نے اسے کچھ نہیں کہا یہ تو بس بات بات پر آنسو بہا کے ڈرامے کرتی ہے اور ہمیں برا ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے اس کے اچانک رونے پر چاچی نے بات ہی بدل دی

یہی تو مسئلہ تھا اس کا وہ کسی کے ساتھ بد تمیزی نہیں کر سکتی تھی ورنہ جواب تو اس کے پاس بھی بہت تھے

ہاں اس کی وجہ سے اس کر کے دو بیٹے اس گھر میں نہیں آتے تھے ایک کو گھر سے نکالا گیا تھا جس نے اس کی زندگی برباد کی تھی

اور دوسرا اپنا نام دے کر ہمیشہ کے لیے اسے بے سہارا چھوڑ گیا

سوال اس کے پاس بھی تھا کہ کیا جنہیں اس گھر سے نکالا گیا وہ بھی اس کی طرح بے چین ہیں

کیا انہیں بھی غم ساری رات سونے نہیں دیتے لیکن وہ یہ سوال پوچھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

مکزم شاہ جسے اس گھر سے نکالا گیا وہ پر سکون تھا اپنی زندگی مزے سے گزار رہا تھا اس نے اس کی زندگی برباد کر دی لیکن پھر بھی اپنی منزل حاصل کر چکا تھا

اور شناور شاہ ہاں وہ اس کی گناہ گار تھی مانتی تھی کہ اس نے غلطی کی تھی اور اس کی غلطی کوئی چھوٹی سی غلطی نہ تھی لیکن جو سزا اس سے مل رہی تھی کیا وہ سزا چھوٹی سی تھی

وہ اپنا سب کچھ گنوا کر یہاں آئی تھی وہ کل بھی خالی ہاتھ تھی اور آج بھی خالی ہاتھ تھی

نجانے زرا اور اس کے لیے لڑتے ہوئے چاچی سے کیا کیا کہہ رہا تھا لیکن وہ خاموشی سے وہاں سے پلٹ ائی اسے مزید کچھ نہیں سننا تھا آخر کب تک یہ سب کچھ برداشت کرتی اب انتہا ہو رہی تھی

OOOOO

وہ اپنے کمرے میں آئی تو زرشے پہلے سے ہی اس کی منتظر تھی اسے دیکھ کر اس نے فوراً اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجالی تھی

یقیناوہ زراور کی گاڑی باہر دیکھ کر ہی یہاں آئی ہو گی کیونکہ اس نے کہا تھا کہ جیسے ہی ذراور بھائی گھر واپس آئے

تم جلدی سے حویلی آجانا تاکہ ہم لوگ باہر جاسکے اس نے اپنی کتابوں کے لئے لیٹ بھی دن میں ہی بنالی تھی

کیا ہوا تم پریشان لگ رہی ہو سب ٹھیک تو ہے نہ وہ اس کی مسکراہٹ پر مسکرانہ سکی تھی کیونکہ اس کی مسکراہٹ بہت پھیکی سی تھی

جس گھر میں چاچی بیگم ہوں وہاں کیا کچھ اچھا ہو سکتا ہے۔۔۔!

نہیں نا بس انہیں کی ڈانٹ سن کر آرہی ہے تم تیار ہونا اور بھائی باہر ہیں تھوڑی دیر میں آتے ہوں گے

وہ زیادہ دیر انتظار نہیں کرتے معلوم ہے نہ تمہیں چلو جلدی سے چادر لے لو اور میں بھی تیار ہی ہوں

وہ بات ڈالتے ہوئے بولی تو زرشے بھی خاموشی سے اپنی چادر اوڑنے لگی

یقیناً باہر جو بھی بات ہوئی تھی وہ اسے بتانے والے نہیں تھی

کبھی کبھی اسے عنایہ ترس آجاتا تھا عجیب طرح کی زندگی گزار رہی تھی وہ جہاں اسے محبت تو مل رہی تھی لیکن اندر ہی اندر اسے اذیتیں کاٹ رہی تھی اور وہ خاموشی سے ان اذیتوں کو برداشت کر رہی تھی

بنا کسی سے کوئی گلہ کیے بنا کسی سے کوئی شکوہ کیے

ooooo

چلو جی آج اگر تم اپنی مرضی سے واپس نہیں آتی نہ تو یقین کرو اس گھر سے جنازے اٹھتے

لیکن تم کافی عقل مند ثابت ہوئی ہو تو مزید یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں چلو اپنے گھر چلتے ہیں

میں یہاں مزید اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہتا ویسے بھی تمہیں بہت ہی زیادہ ڈھیل دے دی ہے میں نے

اب وقت آگیا ہے کہ تمہیں تمہاری ذمہ داری بتادی جائے۔

آج سے تم مکرش شاہ کی بیوی ہونے کے فرائض سرانجام دو گی آج سے تمہاری زندگی کی ایک نئی شروعات ہو گی

آج سے تم میری بیوی کہلاؤ گی ویسے تمہیں رخصت کرنے کے لئے تمہارے ماں باپ تو اس دنیا میں رہے نہیں

لیکن میں تمہارے دادا دادی کو یہ موقع دیتا ہوں کہ وہ چاہے تو تمہاری رخصتی پر دو چار آنسو بہا کر تمھیں یہاں سے رخصت کر سکتے ہیں

ویسے مجھے یہ سب کرنا پسند تو نہیں ہے لیکن تمہاری خاطر میں یہ سب کچھ دیر کے لیے برداشت کر سکتا ہوں

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے دل میں کوئی حسرت نہ رہ جائے یقیناتم اچھے سے رخصت ہونا چاہتی ہو گی اور نکاح تمھارا بچپن میں ہی مجھ سے ہو گیا ہے تو مزید یہ لمبے چکروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے

وہ نکاح بہت سارے گواہان کے موجودگی میں ہوا تھا تمہارے سرپرست بھی اس نکاح میں شامل تھے تو میں مزید فار ملینٹز پوری نہیں کر سکتا

آخری رسم ادا کرتے ہیں اور واپس گھر چلتے ہیں۔ سو دادا دادی میری بیوی کو رخصت کرے تاکہ اس کی کوئی خواہش ادھوری نہ رہ جائے۔

وہ بڑے مزے سے اس کے گرد اپنا بازو پھیلاتا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے دادا دادی سے بول رہا تھا اس کے لہجے میں کسی طرح کی کوئی سچائی نہیں تھی

یہ انسان مکمل بناوٹی تھا صاف لگ رہا تھا کہ وہ اس کی جذبات کا مذاق اڑا رہا ہے۔

اللہ پاک تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا جو تم نے میرے ساتھ کیا ہے نہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ ہو گا اللہ کرے کہ تمہیں کبھی سکون نہ ملے تم ساری زندگی بے سکون ہو

اللہ تم سے تمہارے سب سے عزیز رشتے چھین لے جس طرح تم نے مجھ سے میرے عزیز رشتے چھینے ہیں میں تمہاری طرح کا قاتل تو نہیں ہوں لیکن میں جانتی ہوں میرا حساب ضرور اللہ لے گا

جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہے ہر بات کا حساب ہو گا کتنی تکلیف تم نے مجھے دی ہے اس سے دگنی تکلیف ختم ہو گی۔

تم تڑپو گے رو گے لیکن کوئی تم پر ترس نہیں کھائے گا۔ ساری زندگی سکون نہیں آئے گا تم نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا تم نے مجھے برباد کیا اللہ تمہیں بھی برباد کرے گا۔

وہ چیخ چیخ کر اسے بد دعائیں دے رہی تھی لیکن وہ تو خاموشی سے کھڑا بس اسے سن رہا تھا

تمھاری ساری باتیں بالکل صحیح ہیں مجھے تمہاری کسی بات کا برا نہیں لگ رہا لیکن یہ تم کیا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا میں تمہیں کوئی چھوٹا سا بچہ نظر آرہا ہوں جسے تم تم کہہ کر پکارو گی اور میں خاموشی سے تمہیں سنتا رہوں گا نو سال بڑا ہوں تم سے

مجھے یہ تم لفظ بالکل پسند نہیں ہے آج تک میرے دادا نے مجھے 'تم' کہہ کر نہیں پکارا اور تمہاری یہمت کے تم مجھے یوں بدلحاظ سے پکارو گی۔وہ برہم ہوا تھا اس کا انداز ہ اس بالکل پسند نہیں آیا تھا ہاں اس کی بددعائیں سر آنکھوں پر تھی

جانتا تھا وہ مجبور سی لڑکی سوائے بددعائیں دینے کے اور کر ہی کیا سکتی تھی لیکن اس کا لہجہ اس کا انداز ہ اس غصہ دلا رہا تھا ایک وہ اس سے اتنے سال چھوٹی اوپر سے ان کا تعلق ایسا تھا جس میں تم کہنے کی گنجائش نہیں نکلتی تھی اور وہ اسے یوں بدلحاظی بے ادبی سے تم کہہ رہی تھی۔

انسان عمر سے نہیں اپنے کاموں سے بڑا بنتا ہے اور تم ایک بہت ہی چھوٹے انسان ہو۔تم میری نظر میں کبھی بڑے انسان نہیں بن سکتے تم ایک قاتل ہو ایک دھوکے باز انسان ہو

جب تم آسانی سے مجھ تک نہیں پہنچ پائے تو تم نے یہ والا کام شروع کر دیا یہی ہے تمہاری اور تمہارے خاندان کی حقیقت۔

تم لوگ دولت کے لیے کسی بھی حد تک گر سکتے ہو بتاؤ کتنی جائیداد ہے میرے نام میں ابھی سب کے سب تمہارے نام کر دوں گی

اور پھر خدا کے لیے میری جان چھوڑ دینا میں کبھی تمہاری شکل بھی نہ دیکھوں کہا میں تمہارے ساتھ زندگی گزاروں گی تمہارے ساتھ جینے سے بہتر ہے کہ میں خودکشی کر کے مر جاؤں۔

شاید میں وہ بھی کر گزرتی اگر میرے دل میں موت کا ڈر نہ ہوتا۔ تو شاید میں ہر حد پار کر جاتی۔

لیکن ایک بات یاد رکھنا تم کبھی جیت نہیں پاؤ گے تم کبھی زندگی میں نہیں جیتو گے کیونکہ میں اس دھوکے کی حالت کو کبھی قبول نہیں کروں گی

تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے اور تمہاری یہی حقیقت ہے تم۔۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔وہ ادھار اٹھا تھا وہ نہ جانے کب سے اس کے باتیں سن رہا تھا اس کا یوں پہلی بار رو برو بولنا اسے اچھا لگ رہا تھا لیکن شاید وہ کچھ غلط بول رہی تھی یا سب ہی غلط بول رہی تھی مکرش شاہ کی برداشت کے انتہا یہی تک تھی

بہت بکواس کر لی تم نے لگتا ہے تمہیں رخصت نہیں ہونا تو ٹھیک ہے ڈارلنگ یوں ہی چلو مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ اسے زبردستی باہر کی طرف لے کر جانے لگا تو دادی نے اچانک اس کے قریب آتے ہوئے اسے تھام لیا۔

بیٹا یہ بچی ہے نادان ہے اسے معاف کر دو خدا کے لیے اس کے ساتھ کچھ برا مت کرنا بہت معصوم ہے یہ ابھی اس کے زخم تازہ ہیں یہ سب کچھ قبول نہیں کر پائے گی لیکن میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں اس کے ساتھ کچھ برا مت کرنا

دادی اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولیں تو اس نے ایک نظر دادی کو اور پھر اپنے ساتھ کھڑی اس لڑکی کو دیکھا اور پھر اس کا ہاتھ چھوڑ دیا یقیناً اس کا مطلب تھا کہ اگر وہ اس سے ملنا چاہیں تو مل لیں

باقی اس نے اپنے گارڈ کو اشارہ کیا تھا جو دیکھتے ہی دیکھتے وہ جگہ خالی کر چکے تھے

جبکہ دادا اور دادی اسے چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھانے لگے تاکہ وہ اس کی آنے والی زندگی آسان کر سکے

ooooo

دادی دادا نے بہت ہی سادگی سے اسے اس شخص کے ساتھ رخصت کر دیا تھا جس سے وہ اسے بچانا چاہتے تھے آج وہ اپنے آپ کو بے حد بے بس محسوس کر رہے تھے وہ بہت کوشش کے باوجود بھی اس معصوم سی لڑکی کے لئے کچھ بھی نہیں کر پائے تھے

اور انہیں اس بات کا بہت افسوس تھا کاش وہ اس لڑکی کی زندگی بچا پاتے کاش وہ اس کے لیے کچھ کر پاتے لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا کو منظور ہوتا ہے

شاید اس کی زندگی میں اسی شخص کا ساتھ لکھا ہوا تھا تبھی تو اتنی کوشش کے باوجود بھی وہ کچھ نہیں کر پائے تھے انہوں نے عاشی کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن اس کی نفرت اب بھی ویسے ہی برقرار تھی وہ اس شخص کے بارے میں کچھ اچھا سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی

دادی جان نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ وہ جیسا بھی ہے اب اس کا شوہر ہے لیکن وہ اس بات کو بالکل قبول نہیں کر رہی تھی اس نے کہا تھا وہ اس شخص سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی نہ اب اور نہ ہی آگے کبھی

اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ وہ شخص بھی اس کے ساتھ کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا وہ صرف اور صرف اسے دولت کے لئے اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہے اور جس دن اسے دولت مل گئی وہ اسے ختم کر دے گا

لیکن دادا دادی کیا کر سکتے تھے سوائے دعا کرنے کے وہ اسے بہت ساری دعائیں دیتے اسے رخصت کر چکے تھے

وہ شخص باہر کھڑا اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا دادی نے خاموشی سے اپنے ہاتھ میں موجود سونے کا کنگن اس کے ہاتھ میں پہنا دیا تھا۔ کیونکہ وہ اپنی بیٹی کو خالی ہاتھ رخصت نہیں کرنا چاہتے تھے۔

وہ لوگ اسے گاڑی میں بٹھانے تک اس کے ساتھ ہی آئے تھے اور پھر یوں ہی آنسو بہاتی روتی سسکتی اس شخص کے ساتھ رخصت ہو گئی

جبکہ دادا اور دادی صرف اس کے لئے دعائیں کر رہے تھے کہ اس کی آنے والی زندگی اچھی ہو جیسا وہ لوگ سوچتے ہیں ویسا کچھ نہ ہو وہ شخص اس کے یہ ایک اچھا انسان ثابت ہو جائے

لیکن ضروری نہیں کہ ہر دعا پوری ہو۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی دعائیں کبھی پوری ہو گی یا نہیں لیکن اپنی بیٹی کے لیے وہ سوائے دعاؤں کے اور کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

گاڑی نظروں سے اوجھل ہونے کے بعد بھی وہ کتنی ہی دیر خالی سڑک کو دیکھتے رہے

OOOOO

گاڑی میں مسلسل اس کی سسکیوں کی آواز گونج رہی تھی جب کہ وہ بڑے آرام سے اس کے ساتھ بیٹھا سفر انجوائے کر رہا تھا

اسے تو جیسے اپنے ساتھ بیٹھے اس سسکیاں لیتے وجود کی کوئی پرواہی نہیں تھی وہ تو شاید اپنی جیت کا جشن منا رہا تھا

لیکن وہ معصوم لڑکی ماتم کر رہی تھی اپنی زندگی برباد ہونے پر اپنا سب کچھ برباد ہونے پر آج وہ اس شخص کے ساتھ رخصت ہو کر آئی تھی

جو اس کے والدین کا قاتل تھا جس نے اس کی ہستی کھیلتی زندگی برباد کر دی تھی جس نے اس کے پاس کچھ بھی نہ چھوڑا تھا

وہ تباہ ہو کر اس کے ساتھ آئی تھی لیکن وہ تو اپنی جیت کا جشن منا رہا تھا وہ اسے کہاں لے کر جا رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی بس خاموشی سے سفر کے تمام ہونے کا انتظار کر رہی تھی

یہاں گاڑی رکو بیگم صاحبہ کو کچھ کھلانا ہے بیچاری نے اتنے دنوں سے ٹھیک سے کچھ کھایا پیا نہیں ہے

اب اس کے دل میں کہیں یہ بات نہ رہ جائے کہ اس کا شوہر اسے کھانے پینے کو بھی نہیں پوچھتا

وہ ڈرائیور سے مخاطب ہوا تو ایک پل کے لئے اس نے سر اٹھا کر اس جگہ کو دیکھا تھا جو باہر سے کوئی ڈابہ معلوم ہو رہا تھا

اس کے حکم پر فوراً گاڑی رک گئی تھی وہ جلدی سے گاڑی سے نکلتا پہلے مکرش کی طرف آکر اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتا اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا اور جیسے ہی مکرش نے زمین پر قدم رکھے وہ بھاگتا ہوا اس کی سائیڈ آیا تھا

آئیں بی بی جی باہر آکر کچھ کھا پی لیں وہ دروازہ کھولے مودبانہ انداز میں اس سے کہہ رہا تھا جب کہ وہ یوں ہی سر جھکائے بیٹھی آنسو بہا رہی تھی

باہر نکلیں بیگم آئے آپ کے لئے گاڑی روکی ہے کچھ کھالو ورنہ بعد میں تمہیں شکایت ہو گی کہ میں نے تمہیں کچھ کھانے کو بھی نہیں دیا وہ نارمل مگر طنز لہجے میں گویا ہوا

مجھے کچھ نہیں کھانا اور نہ ہی مجھے بھوک ہے وہ سخت لہجے میں بولی تھی۔

کیا کہا تم نے ایک بار پھر سے کہنا وہ اس کی جانب آتا کان اس کے قریب کرتے ہوئے سرد انداز میں بولا کہ عنائش کو خود ہی اس سے پیچھے ہٹنا پڑا اس کا انداز بہت عجیب تھا بلکہ وہ خود ہی اسے عجیب لگتا تھا۔

مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے میں نے کہا باہر نکل کر کھانا کھاؤ تو مطلب صاف ہے کہ باہر نکل کر کھانا کھاؤ۔

وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے ایک لمحے میں اپنی طرف کھینچتا زمین پر کھڑا کر چکا تھا

بے اختیار کھینچے جانے پر وہ سیدھا اس کے سینے سے لگی تھی۔اس کے بدن سے اٹھتی خوبشو عنائش کو کچھ پل کے لیے کسی اور دنیا میں لے گئی۔ لیکن سامنے والا خوش و حواس میں تھا

اس کے کھینچنے پر وہ بے بس اس کے ساتھ قدم اٹھانے لگی اس نے ایک نظر پورے ڈابے کی طرف دیکھا تھا اور پھر جیسے اس کے دماغ میں ایک خیال آیا

اگر وہ یہاں سے بھاگ جاتی ہے تو یقیناً یہ شخص اس کے دادا دادی کو کچھ نہیں کہہ پائے گا کیونکہ اس وقت وہ اس کے ساتھ ہے

یہاں سے بھاگنا اتنا مشکل نہیں تھا کیونکہ مردوں کے لیے واش روم ایک کونے پر جبکہ عورتوں کے لئے دوسرے کونے پر بنایا گیا تھا

اگر وہ واشروم کے بہانے سے یہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتی تو وہ آسانی سے یہاں سے نکل سکتی تھی

اور شاید یہ اس کے پاس اس شخص کے چنگل سے نکلنے کا آخری راستہ تھا اور وہ اپنا آخری موقع گنوا نہیں سکتی تھی

OOOOO

وہ دونوں اس وقت مارکیٹ میں کتابیں خرید رہی تھی۔کتاب لینے کے بعد ان دونوں نے شاپنگ پر جانا تھا ویسے تو اس وقت رات کے آٹھ بج رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی یہ پوری مارکیٹ کھلی ہوئی تھی

وہ اکثر اسی وقت شاپنگ کے لئے آیا کرتے تھے کیونکہ اسے ذرا اور کے علاوہ اور لاتا ہی کون تھا شاپنگ پر تو اسے اسی وقت ٹائم ملا کرتا تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا کیونکہ اس کے علاوہ اور کسی کے ساتھ رات کے اس وقت باہر آنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

رات تو کیا وہ تو دن میں بھی زرا اور کے علاوہ کسی کے ساتھ نہیں جاتی تھی یہ الگ بات تھی اگر کام کہیں آس پاس کا ہو تو وہ زرشے کے ساتھ جاتی تھی

ورنہ اسے اپنے ہر کام کے لیے زراور کی ضرورت پڑتی تھی اور زراور بھی تو اسے کبھی کسی بات کے لئے منع نہیں کرتا تھا اس کے منہ پر نہیں کبھی بھی نہیں آیا تھا

وہ دونوں کتابوں کی دکان میں گھس گئی تھی جب کہ وہ اپنے لئے کوئی شوز پسند کرنے کے لئے دوسری دکان میں آیا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں بھی اس کے پاس آگئی

اپنے لئے شوز لینے کے بعد وہ ان دونوں کے ساتھ کپڑوں کی خریداری کے لیے چل دیا اسے کپڑے خریدنا بلکل پسند نہیں تھا بلکہ شاپنگ کا اسے کوئی ایکسپیرینس بھی نہیں تھا

وہ تو اکثر ہی عنایہ کے ساتھ اسے اس طرف آنا پر جاتا تو وہ اکتا جاتا تھا

زرشے یہ والا سوٹ دیکھو میرا خیال ہے تمہیں تمہاری برتھ ڈے والے دن یہ پہننا چاہیے کیسا رہے گا میری طرف سے تمہارا گفٹ وہ ایک بے حد خوبصورت قیمتی نفیس ڈریس اسے دکھاتے ہوئے پوچھنے لگی جس پر زرشے نے فورا نفی میں سر ہلایا

نہیں ہر گز نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے یہ بہت مہنگا ہے اور میں نے تمہیں مہنگا گفٹ لینے سے منع کیا تھا میں تمہارا گفٹ قبول کروں گی اگر گفٹ میری حیثیت کے مطابق ہوا تو وہ فورا انکار کرتے ہوئے بولی تو عنایہ نے اسے گھور کر دیکھا

آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ لڑکی میں اپنی مرضی سے تمہیں کوئی گفٹ لے کر دے رہی ہوں تو بس اسے قبول کرو یہ پیک کر دیں بس وہ زبردستی اس کے لیے ڈریس پیک کروا چکی تھی اور اب اس کے سامنے اس کی ایک نہیں چلنی تھی

اسے نہ چاہتے ہوئے بھی اس گفٹ کو قبول کرنا پڑا جب کہ زرا اور یہی سوچ رہا تھا کہ اس کی برتھ ڈے پر وہ اسے کیا گفٹ دے اس سے پہلے تو اسے ایسا موقع ملا ہی نہیں تھا کہ وہ اسے کوئی تحفہ دے لیکن اس دفعہ اس کے دل میں شدت سے خواہش جاگی تھی کہ وہ بھی اسے کوئی نہ کوئی گفٹ ضرور دے

آخر وہ اس کے دل میں بستی تھی اس کا اتنا حق تو بنتا تھا کہ اس کی سالگرہ کو خاص بنائے فالحال تو وہ کوئی حق ہی نہیں رکھتا تھا لیکن ایک گفٹ تو وہ دے ہی سکتا تھا

ooooooo

یہ کتنا خوبصورت ڈریس ہے ناوہ دکان سے نکلتے ہوئے بے حد ہی خوبصورت ڈریس کو دیکھتے ہوئے حسرت بھرے انداز میں بولی تو عنایہ اسے دیکھنے لگی

کیا میں تمہارے لئے وہ خرید لوں ٹھیک ہے میں تمہیں گفٹ نہیں دوں گی مجھے گھورو مت تم مجھے بعد میں اس کے پیسے واپس کر دینا وہ اسے دیکھتے ہوئے آئیڈیا دینے لگی لیکن اس نے انکار کر دیا

یہ بہت زیادہ مہنگا ہے اور میرے بجٹ سے بالکل باہر ہے اس کا ادھار میں تمہیں چار پانچ مہینوں تک نہیں دے پاؤں گی تو بہتر ہے کہ میں نہ ہی لوں اور ویسے بھی انسان کو اپنی اوقات میں رہنا چاہیے

پیر اتنی ہی پھیلانے چاہیے جتنی چادر ہو مجھے یہ ڈریس پسند ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ یہ میری بجٹ سے باہر ہے اس لیے میں اسے دیکھ کر بھول بھی جاؤ گی تو بہتر ہے کہ چلو یہاں سے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف لے جاتے ہوئے کہنے لگی

لیکن وہ تمہیں بہت زیادہ پسند آیا ہے یار لے لو بے شک تم چھ مہینے بعد پیسے دے دینا عنایہ کا دل نہ چاہا کہ وہ اسے اس طرح سے واپس لے کر جائے اس کی سہیلی کو کوئی بھی چیز بڑی مشکل سے پسند آتی تھی وہ ڈریس کافی زیادہ مہنگی ٹھیک ہے لیکن وہ اسے پسند تھی اور وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی پسند کی ہر چیز لے

میں نے کہانا میں اس کو بھول بھی جاؤں گی اور تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اتنی خوبصورت نہیں تھی کہ میں اس کے بارے میں دوبارہ سوچو وہ وہ مسکرا کر کہتے باہر نکل گئی تو عنایہ کو بھی مجبوراس کے پیچھے قدم اٹھانے پڑے لیکن زراور کو تو ایسی کوئی مجبوری نہیں تھی

ooooo

ارے یار تم ناراض کیوں ہو رہی ہو میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے ڈریس اتنی بھی زیادہ پسند نہیں آئی تھی جتنا تمہیں لگا بس اچھی تھی کلر اچھا تھا تو ایک پل کے لیے نظر لگ گئی اس پر اتنا بھی کوئی شاندار ڈریس نہیں تھا کہ اس کو خریدنے کے لیے میں خود کو تمہارا قرضدار کر لوں

وہ اسے سمجھاتے ہوئے گاڑی میں آ بیٹھی جبکہ عنایہ کا موڈ اب بھی خراب تھا جب تھوڑی ہی دیر میں گاڑی کی اگلی سیٹ زراور نے سنبھالی اس کے ہاتھ میں دو تین شاپنگ بیگ تھے شاید اس نے اپنے لئے شاپنگ کی تھی

جبکہ گاڑی اب گھر کی طرف جارہی تھی عنایہ کا موڈ اب بھی آف تھا یہاں تک کہ آئس کریم کھلانے کے بعد بھی اس کا موڈ بحال نہ ہوا وہ اس سے سخت ناراض ہورہی تھی وہ کیوں ایک سوٹ کے لئے ترسے وہ جانتی تھی اس کی یہ بات خان چاچا کو بھی پسند نہیں آئے گی وہ بھی یہی کہتے اگر اس کو پسند ہے تو اسے ضرور لینا چاہیے اور کیا فرق پڑ جاتا وہ کونسا کوئی بہت زیادہ فضول خرچی کرتی تھی اس کو پہلی بار کوئی چیز پسند آئی تھی

اور وہ ان کی اکلوتی اولاد تھی وہ دونوں ہی اس کی ہر خواہش کو پورا کرنا چاہتے تھے تو کیوں وہ ایک ڈریس کیلئے اتنا سوچتی تھی

عنایہ خود بھی اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی تھی وہ اس کی ہر خواہش کو پورا کرتے تھے جو وہ چاہتی تھی ویسا کرتے تھے لیکن قسمت نے اس کا ساتھ نہیں دیا اللہ کی

رضامندی جان کر وہ یہاں اس حویلی آگئی لیکن اس کی خواہشات کے معاملے میں کبھی کوئی اس حویلی میں بھی اس کی رکاوٹ نہ بنا تھا

اسے ہر مہینے خرچ کرنے کے لئے ایک بہت بڑی رقم دی جاتی تھی جسے وہ جیسے چاہے استعمال کر سکتی تھی اور دادا جان کا کہنا تھا کہ یہ اس کے شوہر کق حصہ ہے جس پر اسکا مکمل اختیار ہے

یہ سچ تھا کہ اس شخص سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا لیکن پھر بھی اس کے نام کی دولت وہ پورے حق سے استعمال کرتی تھی اور وہ اس کے نام پر اس گھر میں اس کے کمرے میں رہ رہی تھی کہ اتنا حق تو اس کا بنتا تھا

عنایا کا خراب موڈ دیکھ کر اس کی وجہ زر اور بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا لیکن دونوں سہیلیوں کے بیچ میں بولنا اسے بالکل مناسب نہ لگا وہ خاموشی سے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا جبکہ زرشے اسے منانے کے لیے اس کی منتیں کر رہی تھی

عنایہ کے مان جانے کے کوئی چانس نظر نہیں آرہے تھے

OOOOO

وہ گاڑی سے اترتی اپنا سارا سامان لے کر اندر چلی گئی جب کہ وہ اسے پیچھے سے پکارتی رہ گی اپنی کتابیں نکالتے ہوئے اس نے عنایہ کا دیا ہوا گفٹ دیکھا تھا وہ سے بھی اٹھانے لگی جب اچانک نظر ایک اور بیگ پر پڑی

شاہ جی یہ میرا نہیں ہے شاید عنایہ کا ہو گا وہ شاپنگ دیکھتے ہوئے اس سے کہنے لگی نہیں اس کا نہیں ہے تمہارا ہی ہے لے جاو اسے بھی اندر وہ ذرا مصروف سے انداز میں بولا تو زرشے کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھانا پڑا کیونکہ زراور کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ مزید کچھ نہیں سننا چاہتا بلکہ جلدی سے جلدی یہاں سے فارغ ہو کر کار پورچ میں کھڑی کر کے وہ آرام کرنے جائے گا

اور وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے کسی کو بھی کوئی تکلیف ہو جلدی سے بیگ اٹھاتی کواٹر کی طرف چلی گئی تھی اس کا ارادہ تھا کہ وہ یہ بیگ عنایہ کو دے آئے لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی اسی لیے صبح دینے کا فیصلہ کرتی وہ اپنے کمرے کی جانب چلی گئی

ooooo

آگئی زری لے آئی اپنی پسند کی کتابیں تیرے آبا کہہ رہے تھے کہ اپنے لیے کچھ کپڑے ہی لے آ گرمیاں شروع ہوئی تھی تو تم نے دو سوٹ بنوائے تھے ان میں اپنا گزارا کر رہی ہے اور اب تو تیری سالگرہ بھی آ رہی ہے تو اس دن کے لئے بھی اچھا سا سوٹ بناؤں گی

تیرے ابا جان کو بالکل یہ اچھا نہیں لگتا تو اب جائے نہ بازار تو اپنے لیے کچھ کپڑے خرید لانا سی تو میں گھر پر ہی لوں گی وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

ارے نہیں مورے جان اس کی ہر گز ضرورت نہیں یہ دیکھیں عنایہ نے میرے لئے میری سالگرہ کا کتنا خوبصورت سوٹ لیا ہے سالگرہ والے دن یہی پہنوں گی

عنایہ کا لایا ہوا سوٹ انہیں دکھاتے ہوئے کہنے لگی

یہ تو بہت زیادہ مہنگا لگ رہا ہے زرشے تو اتنے مہنگے تحفے نہ لیا کر عنایہ بی بی سے بیٹا ہماری اتنی اوقات نہیں ہے کہ ہم یہ مہنگے تحفے انہیں واپس کر سکے وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگی

قسم سے میں نے نہیں لیا انہوں نے زبردستی لے کر دیا ہے میں نے تو ہزار بار منع کیا لیکن پھر بھی وہ نہ مانی وہ تو مجھے ایک اور بہت ہی خوبصورت جوڑا دلوانے کی کوشش میں لگی تھی میں نے اتنی مشکل سے انکات کیا لیکن اب وہ ناراض ہو کر بیٹھ گئی ہے صبح اسے منانے بھی جانا پڑے گا

وہ اپنے جوتے اور چادر ایک طرف رکھتی انہیں بتانے لگی جب ان کا دھیان دوسرے شاپنگ بیگ پر گیا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ خود ہی اسے کھول کر اپنے سامنے پھیلا چکی تھی

یہ میرا نہیں ہے یا مورے عنایہ کا غلطی سے اندر آ گیا ہے اپنی ماں کو دوسرا شاپنگ بیگ کھولتے دیکھ وہ کہنے لگی لیکن اندر سے جو جوڑا نکل کر سامنے آیا اس کا منہ حیرت سے کھل گیا تھا

یا الٰہی یہ کیا یہ تو وہی سوٹ ہے جو عنایہ مجھے لے کر دینا چاہتی تھی یہ سوٹ مجھے اس وقت بہت زیادہ پسند آیا تھا تو میں نے ایسے ہی کہہ دیا کہ دیکھو یہ کتنا خوبصورت ہے

اور اس کے بعد عنایہ نے ضد باندھ لی کے وہ مجھے یہ لے کر دے گی لیکن وہ دوبارہ اندر تو نہیں گئی تھی تو پھر یہ ڈریس کس نے خریدا اور یہ ہمارے ساتھ کیسے

آیاوہ بے حد کنفیوز تھی عنایہ تواس بحث کے بعداس کے ساتھ باہر آگئی تھی تو پھر یہ کس نے خریدا تھا

یہ دیکھوزرشے اس میں سے ایک کاغذ بھی نکلا ہے اس پہ کیا لکھا ہے لگتا ہے دکان کا پتہ لکھا ہوا ہو گا وہ کارڈ ہاتھ میں لیتے کہنے لگی توزرشے نے فوراہی ان کے ہاتھ سے کارڈ لے لیا

"دو دن کے بعد تمہاری سالگرہ ہے یہ معمولی سا تحفہ میری طرف سے مجھے پسند نہیں کہ میرے دل کی دھڑکن کسی چیز کو یوں حسرت سے دیکھے یہ ڈریس تو کیا ساری دنیا تمہارے قدموں میں"

کارڈ پر لکھی تحریر پڑھ کر اسے اپنے سامنے آسمان زمین گھومتا ہوا نظر آنے لگا یہ کیا تھا اور یہ گھٹیا حرکت کس نے کی تھی

کیا لکھا ہے کارڈ پر مجھے بھی بتاوہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے قریب سے ماں کی آواز سنائی دی

کچھ نہیں اماں بس دکان کا پتہ لکھا ہے یہ ڈریس میں صبح عنایہ کو واپس کر دوں گی یہ اسی کا ہے وہ جلدی سے وہ ڈریس اپنے سامان کے ساتھ رکھ چکی تھی غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اتنی گری ہوئی حرکت کون کر سکتا ہے

کیا زر اور شاہ۔۔۔۔؟ نہیں وہ ایسی حرکت کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے وہ تو زر اور کے بارے میں کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں سوچ سکتی تھی

لیکن اسے یہ ڈریس دیا تو اسی نے ہی تھا عنایہ تو اس کے ساتھ ہی باہر آگئی تھی تو وہاں شاپنگ مال سے یہ ڈریس کون لا سکتا تھا یہ شاپنگ بیگ زر اور کے ہی پاس تھا تو کیا یہ اتنی گھٹیا حرکت اس نے کی تھی

زراوراس کے لئے بہت زیادہ قابل احترام تھاوہ ایسی حرکت کیسے کر سکتا ہے وہ سوچ سوچ کر پریشان ہونے لگی تھی

ooooooo

وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے اس کے ساتھ ایک چارپائی تک آئی تھی

فریش ہونے جانا ہے سر چارپائی پر بیٹھنے سے پہلے اسنے بے حد کم آواز میں کہا تھا لیکن ساتھ کھڑے آدمی نے بغور اسے سن لیا تھا

ہاں ڈارلنگ کیوں نہیں وہ سامنے رہا واش روم تم جا سکتی ہو وہ بالکل بے فکر انداز میں چارپائی پر بیٹھ کر اسے جانے کا اشارہ کر چکا تھا جب کہ اس کا اتنا بے فکر انداز عنائش کو مزید کنفیوز کر گیا تھا

وہ اتنا ریلیکس ہو کر اسے کیسے بھیج سکتا تھا کیا اسے اس بات کا ڈر نہیں تھا کہ اگر وہ یہاں سے بھاگ گئی تو

اسے جیسے اس بات کی کوئی پریشانی ہی نہیں تھی وہ ہاں میں سر ہلاتے واش روم کی طرف جانے لگی اس نے مڑ کر دیکھا وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اپنے ساتھ کھڑے آدمی کو آرڈر دے رہا تھا۔

واش روم کے دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک بار پھر سے پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھنے لگی وہ اب تک بالکل ریلیکس انداز میں اپنے موبائل پر لگا ہوا تھا جیسے اسے اس بات کا یقین ہو کہ وہ یہاں سے بھاگ نہیں سکتی

لیکن عنائش اس موقع کو ہر گز ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی وہ ایک نظر پیچھے دیکھتی واشروم جانے کے بجائے وہی سے ڈبے سے باہر کا راستہ اپنا چکی تھی

oooooo

جتنا جلدی ہو سکے قدم اٹھاتی وہ ہر حال میں یہاں سے نکلنا چاہتی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یہاں سے بھاگ پائے گی یا نہیں لیکن اتنا جانتی تھی کہ یہ اس کے پاس آخری موقع ہے اگر وہ آج یہاں سے نہ نکل پائی تو ساری زندگی کے لیے اس آدمی کے ساتھ بندھ جائے گی اور وہ اپنی زندگی اس کے ساتھ برباد نہیں کر سکتی تھی یہ اس کی زندگی اور موت کا مسئلہ تھا

مرنے سے پہلے انسان ایک بار ہاتھ پیر مار کر اپنی جان بچانے کی کوشش ضرور کرتا ہے وہ اپنے لئے ایک آخری کوشش کر رہی تھی

اور وہ ہار نہیں ماننا چاہتی تھی وہ تیزی سے باہر نکلی تھی اور اس نے اپنے چہرے کو اپنے دوپٹے سے کور کر لیا تھا تاکہ باہر گاڑی کے قریب کھڑے گارڈ اسے پہچان نہ سکیں ویسے تو اس نے دوسرا راستہ اپنایا تھا لیکن پھر بھی وہ کوئی غلطی نہیں کرنا چاہتی تھی

گیٹ سے باہر نکلی تو سامنے اسے ایک بلیک کلر کی گاڑی کھڑی نظر آئی جس کے باہر دو آدمی سفید لباس میں بڑی بندوق لئے کھڑے تھے

وہ ان سے چہرہ چھپاتی دوسری سائٹ مڑ گئی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر سڑک پر آ پہنچی تھی لیکن آگے تھوڑے سے فاصلے پر اسے دو اور گارڈ نظر آئے اس کے لئے پہچاننا مشکل نہیں تھا یہ سب اسی آدمی کے لوگ تھے

لیکن وہ اپنے ساتھ کتنے گارڈ لے کر چلتا تھا یہ وہ نہیں جانتی تھی

وہ ان لوگوں سے بھی چہرہ چھپائے آگے بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اسے اپنے سامنے دو گارڈ نظر آئے جن کا سارا دھیان اسی کی طرف تھا

بی بی جی آپ باہر کیوں آگئی پہلے ٹھیک سے کھانا تو کھا لیجئے آپ یہاں سے بھاگ نہیں سکتی یہ شاہ جی کی حدود ہے یہاں قدم قدم پر آپ کو شاہ جی کے لوگ ملیں گے

آپ یہ فضول کوشش نی کریں کوئی فائدہ نہیں ہے اس فضول کی محنت کا جائیں اندر جا کے آرام سے کھانا کھا لیجئے

وہ آدمی نظر جھکائے مودبانہ انداز میں آہستہ آہستہ اس سے بات کر رہا تھا جب کہ عنائش جو اس کی طرف سے سخت رد عمل کی امید رکھتی تھی اسے اتنا آہستہ بولتے دیکھ خاموشی سے اسے گھورنے لگی

تم اپنے کام سے کام رکھو مجھے کیا کرنا چاہیے کیا نہیں میں بہتر طریقے سے جانتی ہوں وہ غصے سے کہتی آگے بڑھنے لگی تھی

اس کاارادہ یہاں سے بھاگ جانے کا تھااور وہ ایسا ہی کرنے کو تیار تھی وہ تیزی سے ان کے قریب سے نکلتی آگے بڑھ گئی تھی جب اچانک کسی آدمی سے بری طرح سے ٹکرائی

دل خوف سے کانپے جارہا تھا آگے بڑھنے سے زیادہ اسے پیچھے اس آدمی کا خوف ڈرارہا تھااس نے ایک نظر اپنے پیچھے دیکھااور پھر اپنے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھنے لگی

اسے سر اٹھا کر اسے دیکھنے کی زحمت نہیں کرنی پڑی تھی کیونکہ وہ اس کی خوشبو سے ہی اسے پہچان گئی تھی

وہ اس خوشبو کو پہلے بھی بہت قریب سے محسوس کر چکی تھی اور اب ایک بار پھر سے اس نے قبول کر لیا تھا کہ وہ پکڑی گئی ہے اب یہ شخص اس کے ساتھ کیا کرے گا

مار ڈالے یہی بہتر تھا جو زندگی وہ جی رہی تھی اس زندگی سے موت بہتر تھی اس آدمی کے ساتھ رہنا بھی تو موت کے ہی برابر تھا

کیوں کرتی ہو ایسی حرکتیں کہ بعد میں یوں کانپنا پڑے وہ اس کے راستے میں حائل اچانک اسے اپنے قریب کرتا اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا گیا تھا

انداز بے حد نرم تھا شاید وہ اپنے ملازموں کے سامنے کسی طرح کا کوئی تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا

ایک تو مجھے اتنی سخت بھوک لگی ہے اور اوپر سے تمہارے یہ پکڑم پکڑائی ختم نہیں ہو رہی کہا بھی ہے یہاں سے نکلنا تمہارے بس سے باہر ہے کیونکہ یہ سارا ایریا میرے ایریاز میں آتا ہے اور میری پہنچ سے باہر نکلنا اب تمہارے لیے

ناممکن ہے یہ بات یادرکھواور تم سید مکرش شاہ کی حدوداور ملکیت میں شامل ہو چکی ہو

اور جو چیز ایک دفعہ میری حدوداور ملکیت میں آجائے میں اسے کبھی خود سے دور نہیں جانے دیتاتو تم بھی اس بات کواچھے طریقے سے ذہن نشین کرلو چلوآؤ کھانا کھالو تمہیں بھی بھوک لگی ہو گی

اتنادماغ دوڑاکر بھوک تو لگتی ہے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتاہے اسے ساتھ لے کر جارہاتھاجب کہ وہ اس کی سخت گرفت کوہر ممکن کوشش کرتی خود سے پیچھے کر رہی تھی

لیکن شاید وہ اس کی قید میں سوائے تڑپنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی تھی

oooooo

ان کو گھورنے سے پیٹ نہیں بھرتا کھاؤ اسے وہ سخت لہجے میں بولا تھا

بھوک نہیں لگی اور نہ ہی مجھے کچھ کھانا ہے سنا تم نے وہ بے حد غصے سے بولی تھی

آواز اور لہجہ بہت تیز تھا سامنے بیٹھے شخص کو یقیناً ناگوار گزرا تھا اسی لئے تو اس

کے چہرے کے نرم تاثرات سخت پتھریلے ہو گئے تھے

اس نے نظر اٹھا کر سارے ڈھابے کو دیکھا لیکن شاید کسی کا بھی دھیان اس

طرف نہیں تھا لیکن یہ جان کر بھی اسے سکون نہ ملا تھا وہ بنا کچھ بھی بولے

کھانے کی طرف ہاتھ بڑھاتا اپنے ہاتھ سے نوالہ بنانے لگا اور پھر اگلے ہی لمحے جو

حرکت اس نے کی تھی اس سے عنائش بھی دنگ رہ گئی تھی

ایک ہاتھ سے نوالہ بنا کر اس نے دوسرے ہاتھ سے زبردستی عنائش کا منہ کھولا

اور پھر جیسے ٹھونسنے والے انداز میں اس کے منہ میں نوالہ ڈالنے لگا

میں نے کہا کہ تمہیں کھانا کھانا ہے تو پھر تمہیں کھانا کھانا ہے مجھے باغی بدلحاظ بدتمیز عورتوں سے سخت چڑھ ہے

مجھے ایسی عورتوں کو ٹھیک کرنا بہت اچھے طریقے سے آتا ہے بہت بگاڑ دیا ہے اس عورت نے تمہیں لیکن میں تمہیں تیر کی طرح سیدھا نہ کر دوں تو نام بدل دینا

دوسرا نوالہ بناتا وہ اسے زبردستی کھانا کھانے پر مجبور کر چکا تھا

آخر وہ ہار مناتی خود ہی کھانا کھانے کو تیار ہو گئی تھی ورنہ وہ جانتی تھی کہ وہ اپنا جارحانہ انداز تو برقرار رکھے گا

جبکہ اس کی زوردار پکڑ کی وجہ سے اس کے جبڑے دکھنے لگے تھے

اس بد تمیزی کے جواب میں اس نے جو حرکت کی تھی وہ وہاں موجود تقریباسب لوگوں نے ہی دیکھی تھی اوراب وہ مزید اپنا تماشہ نہیں بنانا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ کھانا کھانے کے لئے تیار ہو گئی لیکن چند نوالے لینے کے بعد اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیے تواس نے بھی اسے مزید فورس نہ کیا

اپنا کھانا مکمل کر کے وہ اسے اشارہ کرتا آگے آگے چل دیا تھا اس بار اس نے آگے پیچھے دیکھنے کی بھی غلطی نہیں کی تھی بس اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملا کر اس کے پیچھے پیچھے چلتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ آدمی کسی چیز کا لحاظ نہیں کرے گا۔اگر وہ اسے زور زبردستی سے اس مقام پر لا سکتا تھا تو آگے بھی اس کے ساتھ مزید برا کر سکتا تھا اور وہ اپنی ذات کے مزید چیتھڑے اڑتے نہیں دیکھ سکتی تھی

ooooooo

گاڑی ایک بہت ہی شاندار بنگلے کے سامنے آرکی تھی وہ گاڑی سے نکلتا ہوا اس کی طرف آیا اور دروازہ کھول کر اسے باہر آنے کا اشارہ کیا

باہر آو ڈارلنگ آگیا ہمارا گھر اسنے مسکراتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ گاڑی سے اترنے کے لئے ہر گز تیار نہیں تھی

مجھے آپ کی حویلی نہیں جانا میں نے آپ سے کہا نہ میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے ورنہ۔۔۔۔۔۔

ورنہ کیا کر لو گی بتاؤ میرا کیا اکھاڑ لو گی تم کیا کر سکتی ہو تم اس وقت تم کچھ بھی کرنے کی کنڈیشن میں نہیں ہو اور اگر تم کسی کنڈیشن میں ہوتی نہ تو بھی تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھی

اس لئے فضول میں ضد لگانا بند کرو مجھے عورتوں کی یہ حرکتیں سخت بری لگتی ہے

اور میں تمہاری معلومات کے لیے تمہیں بتادوں کہ یہ حویلی نہیں بلکہ میرا گھر ہے جو میں یہاں رہنے کے لئے استعمال کرتا ہوں حویلی میں تمہیں ایسے نہیں لے کر جاؤں گا حویلی جانے سے پہلے تمہیں تھوڑا ادب ولحاظ سیکھانا ہے جو تمہارے رشتے داروں نہیں سکھا پائے

ہماری حویلی میں تم جیسے بدلحاظ اور بے ادب لڑکی نہیں جاسکتی پہلے تمہیں اس قابل بنانا ہو گا کہ تم حویلی میں جاسکو

وہ اس کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر ایک بار پھر سے اسے باہر کی طرف کھینچ چکا تھا ایک بار پھر سے وہ اسی طرح اس کی پناہوں میں آگئی تھی جس طرح تھوڑی دیر پہلے وہ اس ڈھابے کے باہر اس کے قریب آئی تھی

مجھے تمہاری حویلی نہیں جانااور میں جیسی بھی ہوں بہت اچھی ہوں مجھے تمہاری حویلی کے ادب وآداب سیکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہے کیونکہ الحمداللہ میں خود جانتی ہوں کہ میں کیسی ہوں

ہاں لیکن تمہاری وہ حویلی سچ میں میرے قابل نہیں ہے میں کبھی اس حویلی پر تھوکنا بھی پسند نہیں کروں گی اورا گر تم نے مجھے وہاں زبردستی لے جانے کی کوشش کی تو میں اپنے آپ کو ختم کردوں گی لیکن اس حویلی میں قدم نہیں رکھوں گی جہاں میری ماں کے ساتھ حیوانوں جیسا سلوک کیا گیا

بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں میں سب کچھ مجھ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے

جانتی ہی تو نہیں ہو تم اسی بات کا تو افسوس ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوا اور پھر بنا اس سے کوئی بھی بات کئے اس کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب چلا گیا وہ اس کے ساتھ گھسیٹتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھی

یہاں سے پہلا کمرا ہمارا ہے جاؤ وہاں جا کر آرام کرو اور فریش ہو جاؤ اور اپنے دماغ سے ہر فضول سوچ نکال دو کل تمہاری سالگرہ ہے میں تمہیں کل تک کا وقت دے رہا ہوں خود کو تیار کر لو

اب تم ایک شادی شدہ لڑکی ہو تو اپنے دماغ سے ہر فضول سوچ نکال دو یہاں سے تم کہیں بھاگ نہیں سکتی یہاں باہر 15 باڈی گارڈ ہر وقت تم پر نظر رکھیں گے اور رات کو یہاں سے باہر نکلنے کی کوشش ہر گز مت کرنا باہر میرے کچھ وفادار ساتھی ہر وقت میرے دشمنوں کو چیر کھانے کے لئے تیار رہتے ہیں

کیا مطلب ہے تمہارا میں تمہارے ساتھ ایک کمرے میں ہر گز نہیں رہوں گی

تم رہو گی ڈارلنگ ایک کمرے میں ایک بیڈ پر یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے کے اتنے قریب رہیں گے کہ ایک دوسرے کے دل کی دھڑکنیں بھی سنیں گے وہ نہ جانے کیا بولنے والی تھی جب مکرش نے اچانک اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کھینچا

اس کا انداز سرگوشیانہ تھا جبکہ اس کی گرم سانسیں اس کا چہرہ تک جلسانے لگی تھی

اس کے بے باک انداز وہ آگے سے مزاحمت تک نہ کر پائی جبکہ اس کے چہرے کا رنگ بدلتا دیکھ وہ دلکشی سے مسکرا دیا تھا

لفٹ سے پہلا کمرا اور کسی طرف جانے کی غلطی نہ کرنا ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی

وہ مسکرا کر اس کا گال چھوتا وہی سے پیچھے پلٹ گیا جبکہ اس نے جو کب سے اپنی سانسیں روک رکھی تھی اس کے جاتے ہی گہرا سانس لیتے ہوئے اس گھر پر ایک نظر دوڑانے لگی

ooooo

وہ ساری رات بس یہی سب کچھ سوچتی رہی تھی وہ اس شخص کے اتنی عزت کرتی تھی وہ اس کے ساتھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتا تھا۔

شاید میں غلط سوچ رہی ہوں شاید میرے سمجھنے میں کچھ غلطی ہو گئی ہو ہو سکتا ہے وہ میرے لئے نہ ہو

ہو سکتا ہے وہ کسی اور کے لئے لکھا گیا پیغام ہو اور وہ غلطی سے اس کے پاس آ گیا ہو لیکن اس ڈریس کو حسرت بھری نگاہوں سے تو اس نے ہی دیکھا تھا۔

اس کا دماغ درد سے پھٹا جا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اس شخص کی بہت عزت کرتی تھی اور اس کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

لیکن وہ تحریر اس کے سامنے تھی اس نے خود اپنی آنکھوں سے وہ الفاظ پڑھے تھے جو کم از کم اس کے لئے تو واحیات ہی تھے

مجھے ایک بار کنفرم کر لینا چاہیے
مجھے دو ٹک بات کرنی چاہیے۔
لیکن وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے یہ کسی اور کے لئے خریدا ہو مجھے غلط فہمی ہو گئی ہو لیکن اگر ایسا ہے تو انہوں نے یہ مجھے کیوں دیا

جس کے لئے خریدا ہے اسے دینا چاہیے نہ یہ میرے حوالے کیوں کیا۔۔۔!
نہیں یہ سب کچھ میرے لئے ہی تھا لیکن انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

میں آپ کی بہت عزت کرتی تھی شاہ جی اگر تو یہ ایک غلط فہمی ہے تو ٹھیک ہے لیکن اگر آپ نے یہ حرکت جان بوجھ کر کی ہے تو آپ نے بہت برا کیا ہے۔

وہ زراور سے مخاطب ہوتے چارپائی پر لیٹی بس یہی سوچ رہی تھی کہ صبح وہ اس بات کو کلیئر ضرور کرے گی کیونکہ یہ بات نظرانداز کرنے کے قابل ہر گز نہیں تھی

ooooo

وہ اس پر اپنے جذبات ظاہر کر چکا تھا وہ ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہتا تھا نا ہی یہ صحیح نہیں تھا لیکن جب سے جعفر اکبر خان اس کے پاس آیا تھا وہ ڈر گیا تھا اگر جعفر اکبر خان نے اسے کے لئے ہاں کر دی تو اس سے تو وہ صرف مشورہ لینے آیا تھا وہ کون سا اس کے حکم کو بجالانے والا تھا

وہ کون سا اس کے حکم کا غلام تھا جو اس کی ہر بات مانتا وہ اپنی بیٹی کے لیے جو مناسب سمجھتا ہے وہی فیصلہ کرتا ہے اس لیے بہتر تھا کہ وہ اپنے دل کے جذبات زرشے پر ظاہر کر دے

تاکہ اسے زرشے کی طرف سے کسی طرح کا کوئی ڈر نہ رہے اسے یقین تھا اگر زرشے کے لئے اس کا رشتہ جاتا ہے تو وہ کبھی بھی اس رشتے سے انکار نہیں کرے گی

وہ اس کی بہت عزت کرتی تھی اور اپنی کامیابی میں کہیں نہ کہیں اس کا ہاتھ سمجھتے تھی ہاں یہ سب کچھ وہ صرف اور صرف اپنے لیے ہی کرتا آیا تھا وہ ہر قدم پر اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کا ساتھ دیتا آیا تھا لیکن زرشے اپنے آپ کو اس کا احسان مند سمجھتی تھی

آج اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ پیغام لکھ ڈالا تھا جو ابھی کے لیے اسے مناسب نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ کیا کرتا اس کے دل میں ڈر بیٹھ گیا تھا اور اب تک زرشے کو اس کے جذبات کی آگاہی ہو چکی ہو گی

وہ اس کے جذبات کے بارے میں سب کو جان چکی ہو گی اور اب وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا اگر تو وہ اس کی دی ہوئی ڈریس کو قبول کر لیتی ہے تو مطلب صاف تھا کہ وہ اس کا ساتھ بھی قبول کر رہی ہے اور اگر اس کی ڈریس کو قبول نہیں کرتی تو وہ اسے مجبور کر دے گا اسے قبول کرنے پر

کیونکہ وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس کی زندگی میں شامل ہونے والی پہلی اور آخری لڑکی زرشے ہی ہو گی وہ اس کے علاوہ اور کسی سے شادی نہیں کرے گا۔

اب اسے صرف اور صرف زرشے کی طرف سے جواب کا انتظار تھا آخر وہ کس طرح سے ری ای ایکٹ کرے گی اس کے ذہن میں کیا چل رہا ہو گا وہ ہر بات کو سوچ رہا تھا اور اس کی ساری سوچیں مکمل پوزیٹو تھی

ooooo

زرشے کے بابا آپ نے کیا سوچ اس رشتے کے بارے میں رشتہ بہت اچھا ہے مجھے تو لڑکا بھی پسند ہے اور ہمارے اتنے برسوں سے خراب ہوئے رشتے بھی ایک بار پھر سے ٹھیک ہو جائیں گے

مجھے تو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ گئے تھے نہ چھوٹے شاہ جی سے بات کرنے کے لیے تو انہوں نے کیا کہا آپ نے مجھے بتایا نہیں

وہ ابھی اپنے کمرے سے باہر نکلی ہی تھی جب اسے مورے جان کی آواز سنائی دی

۔

اسے کسی کی باتیں چھپ کر سننے کی عادت ہر گز نہیں تھی لیکن اپنے بارے میں اتنا اہم فیصلہ ہونے پر مجبور ہو کر وہی رک گئی۔

ہاں میں گیا تھا اور چھوٹے شاہ جی کے پاس لیکن انہوں نے کہا کہ یہ رشتہ بالکل مناسب نہیں ہے ہماری زرشے پڑھی لکھی ہے اور اس کے لیے اس سے بہتر رشتے آئیں گے اس رشتہ کے لیے میں اپنی بیٹی کی زندگی خراب نہیں کروں گا

تو بس پھر کیا شاہ جی کی بات مجھے بالکل درست لگی میں نے فورا اس رشتے کے لئے انکار کر دیا یہ ہماری بیٹی کی زندگی کا سوال ہے ہم پرانے رشتے ٹھیک کرنے کے لئے اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہیں کر سکتے

اوران لوگوں کا کیا بھروسہ جو پہلے ہمیں رشتوں کے نام پر دھوکہ دے چکے ہیں ۔جائیداد روپیہ پیسہ تو وہ لوگ پہلے ہی ہم سے چھین چکے ہیں اب ہماری بیٹی کو بھی ہم سے چھیننا چاہتے ہیں تاکہ ہم بعد میں ان پر کسی طرح کا کوئی سوال نہ اٹھا سکے

مجھے یہ رشتہ دل سے ویسے بھی منظور نہ تھا اور پھر جب چھوٹے شاہ جی نے بھی انکار کر دیا تو مجھے ان کی بات بلکل ٹھیک لگی

وہ بول ہی رہے تھے جب اچانک انہیں پیچھے کوئی محسوس ہوا تو انہوں نے اپنی بات بدل دی

وہ بیٹی کے سامنے اپنے رشتے داروں کے بارے میں کم ہی بات کیا کرتے تھے اور ویسے بھی ان لوگوں کے بارے میں جاننا اس کے لئے ہر گز ضروری نہیں تھا

بظاہر تو اس نے کچھ نہیں سنا تھا لیکن حقیقت یہی تھی کہ وہ ان کی پوری بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی شاہ جی نے اس رشتے کے لئے انکار کیوں کیا اور کیا وجہ تھی انکار کی اسے سمجھ آ گیا تھا

لیکن اپنے ماں باپ کے سامنے وہ کچھ بھی نہیں بولی ان دونوں کو خدا حافظ کہتے وہ شاپنگ بیگ اٹھا کر اسی حویلی کی طرف آ گئی تھی

ooooo

ارے تجھے پتا ہے شاہ جی نے زرشے کے لیے آنے والے رشتے سے انکار کروا دیا میں نہ کہتی تھی یہ شاہ جی کی نیت ٹھیک نہیں ہے زرشے پر

کھانا بھی صرف اسی کے ہاتھ کا پسند ہے اور اتنا کوئی اچھا کمال کا کھانا بناتی بھی نہیں ہے اور تو اور شاہ جی اسے بازار میں لے کر گھومتے ہیں ہر طرف لے کر

جاتے ہیں اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور کوئی اس کی بے عزتی بھی نہیں کر سکتا اس گھر میں

ملازمہ ہو کر مالکن والا روعب ہے اس کا مجھے تو اتنے دنوں سے ہی ان دونوں پر۔شک تھا اور اب جب اس رشتے سے انکار ہوا نہ مجھے یقین ہو گیا ہے کہ شاہ جی کی نیت ٹھیک نہیں ہے

ارے یہ سب کچھ تجھے کیسے پتا مطلب زرشتے کے لئے کس کا رشتہ آیا تھا انکار کیوں ہو گیا شاہ جی کے انکار کرنے پر انکار کیا گیا ہے کیا

دوسری ملازمہ نے حیرت اور تجسس سے پوچھا

ارے مجھے ساری خبر پتہ چل جاتی ہیں وہ جعفر اکبر خان ہے نا کل صبح سے ہی شاہ جی کے انتظار میں بیٹھا تھا چار پانچ بار وجہ پوچھی تو آگے سے کہتا ہے وجہ میں انہی

کو نہیں بتاؤں گا پھر کیا تھا میں نے کہا وجہ تو میں پتہ لگا کر رہوں گی تھوڑی سی جاسوسی کی اور ساری خبر تجھے بتا رہی ہوں

ہائے اللہ شکل سے تو یہ زرشے کتنی معصوم لگتی ہے ایسا لگتا ہے جیسے دنیا جہان کا کوئی اتا پتا ہی نہیں اور اندر سے دیکھو کتنی میسنی ہے

دوسری ملازمہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا

اس کے قدم کچن کے دروازے پر ہی رک گئے تھے وہ تو ان دونوں ملازمین کی باتیں سن کر خود بھی ششتدر رہ گئی تھی

کوئی اس طرح اس کی ذات پر کیچڑ اچھال سکتا ہے اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا وہ نجانے کیا کیا بات کر رہی تھی اور نہ جانے اس ملازمہ نے یہ ساری بکواس کس کے سامنے کی تھی

وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں نہ رک سکی وہ وہی سے قدم پیچھے کی طرف اٹھاتی وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی جب اسے اچانک ہی زراور اپنے کمرے کی طرف جاتا نظر آیا شاید وہ ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا

اسے دیکھتے ہی اسے اس پر شدید قسم کا غصہ آنے لگا تو کرم نوازی کی اصل وجہ یہ تھی کہ اس شخص کی نیت ہی اس پر خراب تھی

وہ جو اتنے سالوں سے اسے فرشتہ صفت سمجھتی آئی تھی اس کا سارا سامان ٹوٹ گیا تھا

وہ اکثر سوچتی تھی کہ باقی کسی کے ساتھ زراور کا لہجہ اتنا نرم کیوں نہیں ہے جتنا کہ اس کے ساتھ ہے

کیوں وہ سب لوگوں کی طرح اسے ٹریٹ نہیں کرتا کیوں وہ اسے زیادہ اہمیت دیتا ہے

وہ خود بھی جانتی تھی کہ وہ بہت اچھا کھانا نہیں بناتی اس کے کھانے کے مقابلے میں یہاں پر بہت بڑے بڑے ککز تھے

جو اس سے بہترین کھانا بناتے تھے لیکن سب کو چھوڑ کر وہ صرف اسی کے ہاتھ کا کھانا کھانا کیوں پسند کرتا تھا

تو اصل وجہ یہ تھی وہ اس کے بارے میں نیت ہی خراب رکھتا تھا نہ جانے کب سے وہ اس کے بارے میں یہ سب کچھ سوچتا آیا تھا کیا سمجھ رکھا تھا اس آدمی نے اسے کہ اگر وہ اسے اپنے احسانوں تلے دباتا رہے گا تو وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا

بہت غلط سوچا تھا اس آدمی نے اور آج وہ اسے سب کچھ بتانے والی تھی جو غلط فہمی اسے صبح تک تھی وہ تو ختم ہو ہی چکی تھی گھر کے ملازم تک اس کی ذات پر کیچڑ اچھال رہے تھے اور وہ آدمی اپنے محل میں آرام فرما رہا تھا ایسا تو وہ ہونے نہیں دے سکتی تھی

وہ اپنی ذات کو کسی کے سامنے سوالیہ نشان بنتا نہیں دیکھ سکتی تھی اسے اپنی عزت سے زیادہ عزیز اور کچھ بھی نہیں تھا وہ تیزی سے اس کے کمرے کی طرف آئی تھی

آج زندگی میں ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ بنا دروازہ کھٹکھٹائے اندر داخل ہو گئی تھی

OOOOO

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے شاہ جی وہ اچانک اس کے سر پر سوار اسے کہنے لگی زراور نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا اس کا یوں اچانک اس کے کمرے میں آجانا اس کے لئے بھی بہت زیادہ حیرت انگیز تھا

اور پھر آج اس کا انداز بھی کچھ بدلا بدلا تھا اس کے ہاتھ میں وہی شاپنگ بیگ تھا جو کل اس نے اسے گاڑی میں دیا تھا اس کے غصے کی وجہ وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا لیکن

اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا

وہ نہیں جانتا تھا کہ زرشے اس کی محبت کے بارے میں جان کر کس طرح سے ری ایکٹ کرے گی ہاں لیکن اس نے زرشے کے غصے کے بارے میں ہر گز نہیں سوچا تھا شاید وہ اب تک اس کے انداز کا اتنا عادی ہو چکا تھا کہ یہ بات اس کے ذہن میں ہی نہیں آئی تھی کہ زرشے انکار بھی کر سکتی ہے

لیکن سوچنے والی بات یہ تھی کہ کیا وہ شخص اسے انکار کرنے کا موقع دے گا کیا وہ اسے اپنی زندگی سے آسانی سے جانے دے گا

وہ جو سالوں سے اس کے خواب دیکھ رہا تھا کیا وہ اتنی آسانی سے اپنا سب کچھ اپنے ہاتھوں سے خراب کرے گا ہر گز نہیں

اس کا ہر انداز سر آنکھوں پر لیکن انکار کرنے کی اجازت وہ اسے نہیں دے سکتا تھا

اسے قبول کرنا تھا زر اور شاہ کو۔۔۔ کیونکہ زر اور شاہ اسے اپنے دل کی دھڑکن مان چکا تھا اور اب اسے ساری زندگی اس کے ساتھ رہنا تھا۔

اب چاہے اس میں اس کی مرضی ہو یا نہ ہو لیکن زر اور شاہ کی زندگی میں زر شے کے علاوہ اور کوئی لڑکی داخل نہیں ہو سکتی تھی

ooooooo

وہ خاموشی سے کمرے میں آگئی تھی۔اس کا دل آنے والے وقت کو لے کر گھبرا رہا تھا۔اگر اس آدمی کو صرف دولت سے مطلب تھا تو پھر وہ اس سے اس طرح بے باکی سے گفتگو کیوں کر رہا تھا

وہ اس آدمی کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی لیکن پھر بھی آنے والا وقت اسے اس بارے میں سوچنے پر مجبور کر رہا تھا اسے اس آدمی سے ڈر لگ رہا تھا آخر وہ اسے حویلی لے جانے کے بجائے یہاں کیوں لے کر آیا تھا۔۔۔؟

کیونکہ اس کا مقصد تو اسے حویلی لے کر جانا تھا۔اس کی ماں نے بھی تو مرنے سے پہلے اس سے یہی کہا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے تم اس آدمی کے ساتھ حویلی مت جانا یعنی کہ ان حیوانوں کے بیچ میں نہ جانا جن سے وہ نکال کر اسے دور لے گئے تھے

اوراس آدمی نے کہا تھا کہ وہ اسے کسی بھی حال میں حویلی لے کر جائے گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اس کا مقصد اسے حویلی لے کر جانا ہے اور وہ اسے حویلی لے جا کر ہی دم لے گا

تو پھر اس آدمی کو اسے حویلی لے کر جانا چاہے تھا لیکن وہ اسے یہاں کیوں لے کر آیا تھا

اور پھر ایک ہی گھر میں ایک کمرے میں رہنا اگر اس آدمی کا مقصد صرف دولت حاصل کرنا تھا تو وہ اسے اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کیوں کر رہا تھا تو کیا یہ دولت کا بھوکا انسان ہوس کا بھی پوجاری تھا

تو کیا وہ اس سے اب اپنی ہوس بھی بنانا چاہتا تھا مگر کیا مقصد تھا اس کا یہاں لانے کے پیچھے یہی تو ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ جائز کے نام پر اس کی مجبوری کا فائدہ اٹھائیے

نہیں میں تمہیں تمہارے مقصد میں تمہیں کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی
مکرش شاہ چاہے تم کچھ بھی کیوں نہ کرلو۔

تم اس جائز رشتے کے نام پر میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکو گے تم دولت
حاصل کر سکتے ہو لیکن مجھے کبھی بھی نہیں

میں کبھی بھی تمہیں تمہارے غلیظ ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دوں گی تم
اگر میرے پاس آئے تو منہ کی کھاؤ گے

یاد رکھنا تم کبھی بھی مجھے حاصل نہیں کر پاؤ گے چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے
تم کبھی بھی مجھے میری مرضی کے بنا چھو نہیں پاؤ گے

وہ اپنی ہی سوچوں میں بری طرح سے الجھتی جا رہی تھی اسے آنے والے وقت کا ڈر بھی تھا لیکن وہ اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

اور اس شخص کے سامنے ہارنے کے لئے ہر گز تیار ہوئی تھی اور وہ جانتی تھی کہ اب اسے اس شخص کا مقابلہ خود ہی کرنا پڑے گا کوئی نہیں آئے گا اسے بچانے کے لیے

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس حویلی سے ایک بار نکلنے کی کوشش ضرور کرے لیکن پھر اسے اس آدمی کی باتیں بھی یاد آجاتی تھی

کہ اس گھر میں اس کے گارڈز کے ساتھ ساتھ باہر کوئی اور بھی ہے جنہیں وہ اپنا دوست کہہ رہا تھا جو اس کے دشمنوں کی چیر پھاڑ کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہتے ہیں

یقیناًاس نے کوئی پالتو جانور پال رکھے ہوں گے شاید اس کے پاس کتے ہوں گے جن کا ذکر کر رہا تھا۔

اور وہ رات کے بعد انہیں آزاد چھوڑ دیتا ہو گا۔ جانوروں سے تو اسے خود بھی بہت زیادہ ڈر لگتا تھا اس نے آج تک کبھی خود جانور پالنے کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا

لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ لوگ اتنے بڑے جانور نہیں ہوں گے جتنے بڑے حیوان کے ساتھ اسے زندگی جینے پر مجبور کیا جا رہا تھا۔

وہ ایک کوشش تو کر ہی سکتی تھی ہو سکتا تھا کہ اسے یہ موقع دوبارہ کبھی بھی نہ ملے اسے اپنے لئے ایک آخری کوشش کرنی چاہیے تھی

اس کا ذہن ایک بار پھر سے اسے مکرش شاہ کے مزاج کے خلاف کام کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور وہ خود بھی اس وقت سوائے مکرش شاہ کی پہنچ سے دور جانے کے اور کچھ نہیں سوچ رہی تھی

ooooo

رات کے 2 بجے والے تھے اب تک مکرش نہیں آیا تھا اور اب کمرے سے باہر سے ہر طرح کی چہل پہل ختم ہو چکی تھی اس نے آہستہ سے اپنا دروازہ کھولا

راہداری مکمل خالی تھی اس وقت اس طرف کوئی بھی نہیں تھا اسے ایک اچھا موقع مل چکا تھا اس وقت مکرش شاہ گھر پر نہیں تھا تو یقیناوہ جلدی واپس نہیں آنے والا تھا ورنہ اب تک اسے آجانا چاہیے تھا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بڑے دروازے کی طرف آئی یہ لکڑی کا ایک بہت بڑا دروازہ تھا

جس کے بند ہوتے ہی یہ گھر پوری طرح سے محفوظ ہو جاتا تھا یہ گھر سے نکلنے کا واحد ایک ہی راستہ تھا اس کے علاوہ نہ گھر کے اندر کوئی اور راستہ آتا تھا اور نہ ہی باہر کی طرف جاتا کوئی خوفیا راستہ تھا

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تھا تاکہ اس کی بالکل آواز پیدا نہ ہو اور اب اس نے ویسے ہی دروازہ بند کر دیا تھا باہر ایک بڑا سا لان تھا

جس کو پار کرنے پر اسے سامنے ایک بڑا گیٹ نظر آرہا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ گیٹ پر کسی طرح کا کوئی گارڈ کھڑا ہے یا نہیں لیکن اسے یہ پتہ تھا کہ یہاں سے صرف ایک ہی یہیں راستہ نکلتا ہے

وہ بنا آواز پیدا کئے گیٹ کی طرف جانے لگی دل بے تابی سے دھڑک رہا تھا لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی یہ راستہ تھا ہی کتنا صرف چند قدم لیکن اسے ڈر تک لگنے لگا

جب اسے اپنے پیچھے سے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہو اس کے پیچھے تو کوئی بھی نہیں آ رہا تھا

تو پھر یہ آواز کیسی اس نے مجبور ہو کر قدم وہیں روک لیے تھے اسے یہی لگا تھا کہ یہ آواز اس کے اپنے قدموں کی ہے لیکن اس کے قدم رکھتے ہی اسے پیچھے سے عجیب طرح کی غراہٹ سنائی دی

جو اس کی سانس روکنے کے لئے کافی تھی۔اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ خوف سے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا لیکن پیچھے دیکھتے ہی بے اختیار اس کی چیخ بلند ہوئی

یقین کرنا مشکل تھا لیکن اس کے سامنے دو جان لیوا شیر کھڑے اسے گھور رہے تھے شاید وہ اسے اپنا شکار بنانے والے تھے۔وہ ایک موت سے نکل کر دوسری موت کے منہ میں آ گئی تھی

اس نے جن پالتو جانوروں کو کتا بلی سمجھ رکھا تھا وہ شیر بھی ہو سکتا ہے یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی مگر ش شاہ نے تو بس اتنا ہی کہا تھا کہ اس کے دوست اس کے دشمنوں کو چیر کھانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں

وہ جس طرح سے غرا کر اسے دیکھ رہے تھے یقیناوہ اسے بھی دشمن ہیں سمجھ رہے تھے اور اگر نہیں بھی سمجھ رہے تھے تب بھی اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ ان شیروں کا مقابلہ کر پاتی

اگلے ہی لمحے وہ تیزی سے گیٹ کی طرف بھاگ گئی تھی۔اور اس کے بھاگتے ہی وہ شیر بھی اس کے پیچھے لپکے تھے عنائش گیٹ پر پہنچتی زور زور سے گیٹ کو بجانے لگی لیکن گیٹ کسی نے نہیں کھولا تھا جب کہ وہ دونوں جان لیوا شیر اس کے بالکل قریب آ چکے تھے

خوف سے کانپتے ہوئے جیسے اس کی ٹانگوں سے جان نکل چکی تھی لیکن وہ اپنی موت کو اپنے سر پر دیکھ رکی نہیں بلکہ وہی سے دوسری جانب بھاگنے لگی

جب کہ وہ دونوں شیر اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہے تھے وہ کبھی بھی ان دونوں شیروں کے منہ کا نوالہ بن سکتی تھی وہ اپنی پوری جان لگاتے ہوئے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی کہ دروازے کی طرف جا کر دروازہ اندر سے بند کر کے اپنی جان بچا لے لیکن یہ دونوں شیر اسے اس طرف جانے ہی نہیں دے رہے تھے

وہ نہ جانے کتنی دیر اپنی جان کے لیے لڑتی لیکن دروازہ کھول کر کسی کی گاڑی اندر داخل ہوئی اور گاڑی روکتے دیکھ وہ دونوں شیر اسے چھوڑ کر پیچھے کی طرف ہٹ کر دور بیٹھ گئے تھے ایسا لگا جیسے یہاں کچھ ہوا ہی نہیں ہے

مکرش شاہ اپنی گاڑی سے اترتا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ان دونوں شیروں کے پاس آیا تھا جب کہ اس کی نظر سامنے کھڑی اس لڑکی پر تھی

جسے اپنے دوپٹے اور جوتوں تک کا ہوش نہیں تھا وہ تھوڑی دیر پہلے والی صورت حال کو شاید بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا وہ لب بھینچتا بہت غصے سے اس کی طرف بڑھنے لگا تھا

میں نے تم اسے کہا تھا نا کہ باہر مت نکلنا لیکن شاید تم نے میری بات کو سمجھا ہی نہیں تھا اگر ان دونوں کو اندازہ نہ ہوتا کہ تم میری دشمن نہیں ہو تو اب تک یہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر چکے ہوتے ہیں شاید میں تمہاری لاش ڈھونڈ رہا ہوتا

لیکن میں تمہیں مرنے نہیں دے سکتا اس لئے نہیں کہ مجھے تم سے کوئی مطلب ہے نہیں مجھے تمہاری نہ آج ضرورت تھی نہ ہی آگے کبھی ضرورت پیش آئے گی

لیکن حویلی میں تمہیں ضرور لے کر آؤں گا اور وہ بھی بالکل صحیح سلامت اور جب تک میں تمہیں سہی سلامت حویلی لے جا کر دادا جان کے سامنے پیش نا کر دوں تب تک میں تمہیں مرنے بھی نہیں دے سکتا۔

سچ کہوں تو تمہاری حرکتوں پر دل کرتا ہے کہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلا گھونٹ کر تمہیں ختم کر دوں لیکن صرف اپنے دادا جان کی وجہ سے مجبور ہو گیا ہوں

میں آج تک کسی کے سامنے اتنا بے بس نہیں ہوا جتنا تمہاری وجہ سے ہو گیا ہوں

میرے داداجان مجھ سے ملنے تک کے لئے راضی نہیں صرف تمہاری وجہ سے صرف تمہاری وجہ سے میں اپنی فیملی خاندان سے دور یہاں رہ رہا ہوں

اوراب جب تک تم میرے ساتھ حویلی نہیں چلتی داداجان کبھی میری شکل نہیں دیکھیں گے وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے گھسیٹتے ہوئے اندر لے جاتا کہ رہا تھا

جبکہ عنائش اسے سن ہی کہاں رہی تھی اس کا سارا دھیان تو باہر بیٹھے ان دو جانوروں پر تھا جن کے آرام سے بیٹھنے پر بھی غراہٹ کی آواز اندر تک آرہی تھی

اگر یہ شخص تھوڑی دیر اور نہ آتا تو اب تک شاید وہ ان لوگوں کا ڈنر بن چکی ہوتی

ایک بات میری کان کھول کر سن لو لڑکی میں تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں میری پہنچ سے دور جانا تمہارے لیے ممکن نہیں ہے تو بہتر ہے کہ ان سب چیزوں کو قبول کر لو

اگر تمہارے ذہن میں بدلہ لینے کا پلان آرہا ہے کہ تم مجھ سے اپنے ماں باپ کی موت کا بدلہ لینا چاہتی ہو

تو مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ تم میں تھوڑی سی ہمت ہو کم از کم تم میرا مقابلہ تو کر سکو میری آئیڈیل تم جیسی لڑکی ہر گز نہیں ہے

میں تم جیسی ڈبو بیوقوف لڑکی کو کبھی اپنی بیوی کے روپ میں نہیں دیکھ سکتا میری زندگی میں آنے والی ہر عورت تم سے بہتر ہے وہ بے اختیار بولا تھا جبکہ وہاں سے دیکھنے پر مجبور ہو گئی تھی

کتنی عورتیں ہیں تمہاری زندگی میں جو مجھ سے بہتر ہیں وہ ابھی نہ جانے کیا کیا بولنے والا تھا جب اچانک وہ اس کی بات کاٹ کر پوچھنے لگی اس کا خالص بیویوں والا انداز ہ مکرش کو اتنے غصے میں بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا

جب کہ اس کا اس طرح کا کوئی سوال پوچھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اور نہ ہی اسے اس شخص کی زندگی میں آنے والی عورتوں سے کوئی لینا دینا تھا وہ تو اس شخص سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی تو اس سے جڑی معلومات کا وہ کیا کرتی

وہ تو بس اپنا ڈر کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے ساتھ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ وہ ڈر میں اپنا ڈر کم کرنے کے لئے فضول کی باتیں کرتی تھی خاص کر لوگوں سے زیادہ سے زیادہ کنیکٹ رہنے کی کوشش کرتی تھی

تاکہ وہ اپنا ڈر بھول جائے اور اس وقت اس شخص کو مخاطب کرنے کے پیچھے بھی یہی وجہ تھی کہ وہ تھوڑی دیر پہلے اپنے سر پر منڈلانے والی موت کو بھول جانا چاہتی تھی

لیکن اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ سامنے کھڑا یہ آدمی اس کی بات کا کوئی اور ہی مطلب نکال لے گا

اتنی ہی ہے جتنی اسلام میں جائز ہیں تمہیں زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ناجائز کام نہیں کرتا وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کے سر پر دھماکہ کر گیا تھا

تو کیا مطلب تھا اس کی بات کا کیا وہ اسلام کے مطابق چار شادیوں کے فرائض سر انجام دے چکا تھا کیا وہ اس کی چوتھی بیوی تھی

۔۔کی۔کیا۔۔مطلب آپ نے چار شادیاں کر رکھی ہیں وہ اپنا سوال زیادہ دیر خود تک محدود نہ رکھ پائی

میں نے کہا نہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں تمہارے مکمل حقوق ملیں گے تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوئی زیادتی نہیں ہو گی بلکہ تمہیں تو زیادہ حقوق ملیں گے اخر تم میری پہلی بیوی ہو وہ بڑے مزے سے اس کے سر پر دھماکے کر رہا تھا

جب کہ وہ پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی تھوڑی دیر پہلے والا ڈر بھی اس کے دماغ سے نکل چکا تھا اس وقت تو بس وہ اس شخص کی چار شادیوں کے بارے میں سوچ رہی تھی

ooooo

وہ بے حد غصے میں نظر آ رہی تھی جب کہ وہ آرام سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اس کا غصہ بھی اسے اچھا لگ رہا تھا اس کا یوں ڈریس لے کر آنا اسے برا لگ رہا تھا

کہیں وہ اسے یہ ڈریس واپس تو نہیں کرنے والی تھی اگر کرنے بھی والی تھی تو وہ کونسا اس سے لینے کا ارادہ رکھتا تھا ویسے تو اس نے خود سے وعدہ کر لیا تھا کہ یہ ڈریس اسے پہنا کر ہی دم لے گا اور اسے ہرانا آسان تو ہر گز نہیں تھا

سوری شاہ جی مجھے آپ کے کمرے میں اس طرح سے آنا پڑا لیکن اس وقت میرے دماغ میں بہت عجیب طرح کی سوچیں آ رہی ہیں میں نہیں جانتی تھی کہ یہ سب کچھ غلطی سے ہوا ہے غلط فہمی کا حصہ ہے یا پھر یہ آپ نے جان بوجھ کر کیا ہے مجھے بس یہ بتائیں کہ یہ گفٹ آپ نے مجھے اسی لیے دیا تھا کہ یہ میرے لئے ہے

یا یہ غلطی سے آپ نے مجھے دیا تھا یہ کسی اور کے لئے تھا وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہ تمہارے لیے ہی تھا وہ ریلیکس انداز میں جواب دیتا ایک بار پھر سے دلکشی سے مسکرایا تھا اس کے ایکسپریشن اسے بہت مزہ دے رہے تھے اس نے فیصلہ کر لیا تھا

وہ اپنی محبت کا کھل کر اظہار کر دے گا وہ اپنے جذبات کیوں چھپاتا ہے جبکہ وہی آگے ساری زندگی اس کی زندگی کا حصہ بننے والی تھی آج وہ اس کے سامنے اپنا دل کھول کر رکھ دینا چاہتا تھا

وہ مزید اپنی محبت کو اس سے چھپا نہیں سکتا تھا آج وہ اسے سب کچھ بتا دینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اور اس کے بیچ میں جو خط ہے کیا وہ بھی آپ نے لکھا ہے اور اگر ہاں تو وہ کس کے لیے تھا وہ اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی وہ اب بھی پر امید تھی کہ وہ کہے گا کہ وہ خط اس نے نہیں لکھا یا وہ خط اس کے لیے نہیں ہے

وہ بھی میں نے ہی لکھا ہے اور تمہارے لئے لکھا ہے ان سب باتوں کو چھوڑو بتاؤ تمہیں ڈریس کیسی لگی وہ بالکل نارمل انداز میں پوچھنے لگا

آپ کو ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی شاہ جی میں آپ کی اتنی عزت کرتی تھی اور آپ میرے بارے میں ایسا سوچتے ہیں اسے بہت دکھ ہو رہا تھا اس وقت اس کی زبان اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس کے لئے ایسے الفاظ بولنے میں

گھٹیا حرکت کیا گھٹیا حرکت کی ہے میں نے اور کیوں شرم آنی چاہیے مجھے ہر انسان اپنی زندگی میں محبت جیسے جذبے سے روشناہ ہوتا ہے اور میں تم سے محبت کرتا ہوں

یہ بات کہتے ہوئے مجھے نہ تو شرم آرہی ہے اور نہ ہی اس میں میں کوئی گھٹیا پن دکھارہا ہوں

تم مجھے پسند ہو میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں شاہ جی خدا کے لئے بس کریں کچھ تو خدا کا خوف کریں آپ میرے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں میں نے ہمیشہ آپ کو اپنا مسیحا سمجھا ہے

میں آپ کے بارے میں کبھی ایسا خیال بھی اپنے دماغ میں نہیں لائی اور آپ میرے بارے میں ایسی سوچ رکھتے ہیں۔۔اس کی آنکھوں نے مذید اس کا ساتھ نہ دیا بے اختیار ہی اس کے گالوں پر آنسو گرنے لگے

بس کرو زرشے کیوں پاگلوں کی طرح روئے جا رہی ہو میں تمہارے بارے میں کوئی غلط سوچ نہیں رکھتا

بلکہ محبت سے زیادہ پاک اور پاکیزگی کس چیز میں ہے میں تم سے محبت کا دعویدار ہوں میں تمہیں چاہتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

اس کا رونا دھونا اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا اس نے کونسا غلط حرکت کی تھی یا اس کے ساتھ کوئی ایسی بات کی تھی جس پر وہ یوں رونا دھونا کر رہی تھی وہ تو صرف اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا اور اس میں کچھ بھی غلط کم از کم زرا ور کو تو نہیں محسوس ہوا تھا

میں آپ کو ایک بہت اچھا انسان سمجھتی تھی لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ اس طرح کے انسان ہیں

آپ مجھے بے وقوف سمجھتے ہیں کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں اپنی سمجھ نہیں رکھتی آپ جیسے امیر لوگ ہم جیسوں کو استعمال تو کر سکتے ہیں لیکن شادی نہیں کر سکتے آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کی باتوں میں آ کر آپ کے ہاتھ کا کھلونا بن جاؤں گی۔

آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ لوگوں کے مصروف وقت کی مصروفیات سے واقف نہیں ہوں میں چھوٹی بچی نہیں ہوں جو آپ کے ارادے نہ سمجھ سکو بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو میں آپ جیسے امیروں کو۔

صرف اپنے چند پل خوشگوار کرنے کے لئے آپ ہم غریبوں کا استعمال کرتے ہیں اور شاید میرے ساتھ آپ اب وہی کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے تبھی تو آپ۔۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا بہت کر لی تم نے بکواس اور بہت سن لی میں نے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بارے میں ایسا سوچنے کی

کیا لگتا ہے تمہیں کہ میرے پاس عورتوں کی کمی ہے

اپنی راتیں حسین اور دن خوشگوار کرنے کے لئے میرے پاس کبھی بھی صفت نازک کی کمی نہیں ہوئی عورتیں خود مجھے اپنے پاس بلانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتی ہیں

لیکن آج تک ان نگاہوں نے تمہارے علاوہ کسی کی طرف دیکھا بھی نہیں اور تم یوں میرے کردار پر داغ لگا رہی ہو۔

شرم مجھے نہیں تمہیں آنی چاہیے کب تم نے میری نگاہوں میں میری باتوں میں غلاظت دیکھی کہ تم نے مجھ پر اتنا گھٹیا الزام لگایا

میں محبت کرتا ہوں تم سے اور تم میری محبت کو ہوس کا نام دے رہی ہو اگر تم میری محبت نہ ہوتی تو اس وقت میرے ہاتھوں سے ضرور ضائع ہو جاتی

لیکن تمہارے سامنے میں یہاں پر بھی بے بس ہوں میں تمہیں ختم نہیں کر سکتا کیونکہ بے انتہا محبت کرتا ہوں تم سے ایک بات اپنے اس چھوٹے سے دماغ میں اچھی طرح سے بیٹھا لو کہ میری ہو تم۔

سر سے لے کر پیر تک صرف میری ہو تم آج نہیں تو کل میں تمہیں پوری دھوم دھام سے اس گھر میں لے کر آؤں گا

تمہاری اس غلطی کو معاف کر رہا ہوں میں لیکن یاد رکھنا یہ تمہاری پہلی اور آخری غلطی تھی جو میں اپنی محبت کے صدقے معاف کر رہا ہوں لیکن آج کے بعد اگر میں نے تمہارے منہ سے اس طرح کے الفاظ سنے زبان کھینچ لوں گا۔

جاؤ جا کر تیاری کر لو بہت جلد تمہیں میرے پاس آنا ہے ہمیشہ کے لئے اور ہاں کل تمہاری سالگرہ ہے تو یہی ڈریس پہن کر ہر طرف چلتی پھرتی نظر آؤ

مجھے اورا گر تم نے ایسا نہ کیا تو انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گی یاد رکھنا

اب تم اس کمرے سے بھی جا سکتی ہو وہ اس پر پوری طرح سے اپنا آپ واضح کرتا ہے اسے دروازے کی طرف اشارہ کر چکا تھا وہ جو نہ جانے کون کون سے سوال اس سے کرنے آئی تھی خاموشی سے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی

ooooo

کمرے سے باہر نکلتے ہوئے وہ اسی کو سوچنے لگی تھی یہ انسان اس کے ساتھ یہ سب کچھ کیوں کر رہا تھا اب کیسے کب وہ اس سے محبت کر بیٹھا تھا

وہ سچ میں اس سے محبت کرتا تھا لیکن ایسا کیسے ممکن تھا کہاں وہ شہزادوں جیسا انسان اور کہاں وہ ایک معمولی سے ملازم

کیا سچ مچ اسے اس سے محبت ہو گئی تھی

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ شخص کبھی اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا تو پھر یہ سب کچھ کیا تھا آخر کیوں وہ شخص اس سے محبت کا ڈرامہ کر رہا تھا وہ سب کچھ اسے تو کم از کم ڈرامہ ہی لگ رہا تھا

ہاں اس شخص کا کردار بہت مضبوط تھا وہ اس کے کردار پر الزام لگا کر غلطی کر چکی تھی وہ جانتی تھی وہ کسی عورت کو نگاہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا

اس کے بارے میں وہ ساری بکواس وہ غصے میں کر چکی تھی مگر پھر بھی اس کے بارے میں وہ اس طرح کیسے سوچ سکتا تھا

اور کسی پر نہ سہی لیکن اس پر تو اس کی گندی نظر تھی آخر کیا وجہ ہو سکتی ہے ان سب باتوں کی وہ اتنی حسین ہر گز نہیں تھی کہ اس شخص کو اس سے محبت ہو جائے وہ تو بالکل عام شکل و صورت رکھتی تھی۔

اس سے تو کہیں زیادہ خوبصورت چاچی بیگم کی بھانجی یمنہ تھی تو یمنہ کو چھوڑ کر وہ اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتا ہے

ایک معمولی سی ملازمہ کے لیے ایسے جذبات کوئی کیسے رکھ سکتا ہے اس نے باہر کی طرف قدم اٹھانے کے بارے میں سوچا ہی تھا جب اچانک دھیان اپنے ہاتھ میں موجود بیگ پر گیا۔

نہیں میں یہ ہر گز نہیں لوں گی اور نہ ہی اسے کبھی پہننے کے بارے میں سوچوں گی یہ سب کچھ اسی ڈریس کا ہی کیا کرایا ہے اس نے اس بیگ کو دیکھتے ہوئے عنایہ کے کمرے کی طرف قدم اٹھائے تھے

وہ شخص اس پر زور زبردستی نہیں کر سکتا تھا وہ کیوں پہنے اس کی لائی ہوئی کوئی بھی چیز اور اس کا کوئی گفٹ کو اپنے پاس رکھے ہیں کیوں جب وہ اس شخص کے بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی

وہ اس کے بارے میں ایسی سوچ رکھتا تھا یہ بات ہی اسے جھٹکا دینے کے لیے کافی تھی اب مزید کسی طرح کے جھٹکے وہ افورڈ نہیں کر سکتی تھی

وہ اپنی اوقات بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی وہ جانتی تھی یہ سب باتیں سچ بھی ہوئی تب بھی ان لوگوں کا خاندان کبھی بھی ایک ملازم کی بیٹی کو قبول نہیں کرے گا

اور وہ کبھی بھی کسی کی ناپسندیدہ بن کر کسی کی زندگی میں شامل نہیں ہونا چاہتی تھی جس گھر میں وہ اتنے سالوں سے ملازمہ کے فرائض سرانجام دے رہی تھی زراور کا یوں اپنی محبت کا اظہار کرنا اسے ابھی تک ہضم نہیں ہو رہا تھا

کتنا ہٹ دھرم اور بے باک انداز تھا اس کا کتنی آسانی سے اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ اس کی ہے اور وہ اس سے شادی کرے گا

نہیں بالکل بھی نہیں وہ کبھی بھی اپنے لیے اپنے والدین کے لیے کوئی بڑی مصیبت کھڑی نہیں کر سکتی تھی

وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کہ کچھ باتیں ناممکن ہیں اور جو بات آج اسے پتہ چلی تھی وہ تو مکمل طور پر ناممکن تھی ایسا کبھی ہو ہی نہیں سکتا تھا تو وہ کیوں اس شخص کے بارے میں کچھ بھی ایسا سوچتی

ooooooo

وہ عنایہ کے کمرے میں آئی تو عنایہ بیڈ پر سو رہی تھی وہ اسے جگائے بنا ہی بیگ اس کے شاپنگ بیگز کے قریب رکھنے لگی عنایہ اس سے خفا تھی

تو یقیناً اس کا موڈ خراب ہی رہتا کیونکہ عنایہ جب بھی ناراض ہوتی تھی وہ چاہتی تھی کہ اسے بہت اچھے طریقے سے منایا جائے

عنایہ یہ تمہارا شاپنگ بیگ میرے سامان میں چلا گیا تھا تم آرام کرو میں اسے یہاں رکھ رہی ہوں وہ کہہ کر بیگ رکھتی کمرے سے نکل گئی۔

رکھ دو وہاں اور مجھ سے بات نہ کرو میں ناراض ہوں بہت زیادہ وہ ناراض لہجے میں بولی

ہاں یہاں رکھ دی ہے تم جاگ کر آؤ پھر مناتی ہوں وہ آہستہ سے کہتی کمرے سے نکل گئی عنایہ نے زرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا اسے کیا ہوا تھا وہ سوچنے لگی وہ تو کبھی اس طرح سے نہیں کرتی

کام ہو گا ابھی زرا اور بھائی نے ناشتہ نہیں کیا ہو گا وہ خود ہی جواب دیتی واپس آنکھیں بند کر گئی

OOOOO

وہ نجانے کہاں گیا تھا۔اس نے تودوبارہ باہر کی طرف جھنکا بھی نہیں اس گھر میں دوددوشیر رہتے تھے

اس سوچ نے ہی اسے پریشان کر دیا تھاوہ تواب شاید کمرے سے بھی نہ نکلتی اس نے کبھی چڑیا گھر میں بھی شیر نہیں دیکھا تھا

اور یہاں پہلے ہی دن اسے دوددوشیروں کا دیدار نصیب ہوا تھا۔ باقی ساری باتیں وہ بھول چکی تھی یاد تھاتو صرف اتنا کہ اسے ان چار دیواروں کے بیچ رہنا ہے۔

اور باہر دوشیر گھوم رہے ہیں۔جو کبھی بھی اس کے جسم کو اپنا ڈنر یا لنچ بنا سکتے ہیں

اس شخص کی کتنی شادیاں ہو چکی تھی اس بات سے اسے کوئی مطلب نہیں تھا ۔اور نہ ہی وہ اس آدمی کے بارے میں کچھ جاننا چاہتی تھی

اس وقت اسے صرف اپنی جان عزیز تھی۔

اسے تو اس آدمی سے بھی ڈر لگ رہا تھا پتا نہیں یہ اچانک سے کہاں چلا گیا ہو گا شاید سونے گیا تھا

یا پھر اپنی باقی بیویوں سے رو مینس کر رہا ہو گا۔ خیر مجھے کیا میری طرف سے بھاڑ میں جائے لیکن مجھے اپنی شکل نہ دیکھائے۔

وہ منہ بنا کر کہتی سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن نیند کی بجائے ڈر اس کے ہواسوں پر سوار تھا۔

اگر وہ شیر اس کے کمرے میں آ گئے تو۔ وہ اٹھ کر دروازے تک آئی اور دروازہ پوری طرح لاک کر دیا

کیا وہ شیر اس دروازے کو توڑ بھی سکتے ہیں اس نے خود سے سوال کیا

اللہ پلیز میری حفاظت کریں میں کسی شیر کی خوراک بن کر نہیں مرنا چاہتی۔وہ اللہ سے دعا مانگتی واپس اپنے بیڈ تک آئی تھی۔

ooooo

نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی وہ اب تک ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی اس کی نگاہیں دروازے پر جمی ہوئی تھی جب دروازہ کھلا بے ساختہ اس کی چیخ نکل گئی۔اس سے پہلے کہ وہ بھاگنے کی تیاری پکڑتی وہ ہاتھ میں کیک پکڑے اندر داخل ہوا

کیا ہو گیا ڈارلنگ میں ہوں تمہارا شوہر کیوں ڈر رہی ہو میری جان۔آو یہاں بیٹھو اور کیک کٹ کرو تمہاری برتھ ڈے پر میری طرف سے پہلا تحفہ شادی کا بھی اور برتھ ڈے کا بھی

وہ مسکرا کر کہتا بہت نارمل انداز میں کیک لیے بیڈ پر آ بیٹھا تھا

جبکہ وہ فاصلے پر کھڑی اس کا یہ نئا روپ دیکھ رہی تھی

وہ شیر۔۔۔۔اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھ کر کہا کیونکہ وہ دروازہ کھلا چھوڑ آیا تھا

ڈارلنگ وہ دونوں میاں بیوی آرام کر رہے ہیں یا اگر موڈ ہوا تو رومینس بھی کر سکتے ہیں اس نے بے حد شرارت سے کہا

وہ میاں بیوی ہیں اسے جھٹکا لگا تھا

ہاں میں محبت کرنے والوں کو جدا نہیں کرتا تم آؤ کیک کٹ کرواور بتاؤ تمہارا شوہر کیسا کک ہے۔

وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اس کا نازک مرمریں ہاتھ تھام کر بیڈ کے قریب لایا

وہ اس کمرے میں تو نہیں آئیں گے نہ وہ اس کے ساتھ بیڈ کے قریب آتی پوچھنے لگی اس دفعہ اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی

ارے میں نے تمہیں بتایا وہ دونوں آپس میں رومانس کر رہے ہیں ان کے پاس اتنا فارغ وقت نہیں ہے کہ وہ آ کر یہ دیکھیں کہ تم ان سے خوف زدہ ہوئی یا نہیں

اس لئے بالکل بے فکر ہو جاؤ وہ دونوں یہاں پر ہر گز نہیں آئیں گے اور ان سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے تم میری بیوی اور وہ دونوں میرے پالتو جانور میری اجازت کے بغیر اپنے گھر سے نہیں نکل سکتے تو یہاں تک آنے کے تو کوئی چانس ہی نہیں ہیں وہ اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا شاید وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا برتھڈے خراب ہو یا اس کے پیچھے بھی اس کی کوئی سازش تھی

تو پھر پہلے وہ دونوں باہر کیسے آ گئے تھے جب تم گھر پر نہیں تھے وہ پھر سے سوال کرنے لگی

ایک تو تمہارا یہ تم مجھے کچھ غلط کرنے پر مجبور کر دے گا میں خود انہیں کھلا چھوڑ کر گیا تھا کیونکہ مجھے نہیں لگتا تھا کہ تم باہر نکلو گی لیکن وہ عقل رکھتے ہیں انہیں پتا ہے کہ تم جیسی نازک سی لڑکی میرا کچھ نہیں اکھاڑ سکتی اس لیے وہ تمہیں صرف ڈرا رہے تھے ان کا کوئی ایسا ارادہ نہیں تھا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

اور اب یہ فضول کی باتیں چھوڑو اور یہاں آ کر اس کے کوکٹ کرو

اور مجھے گانا گانے کے لئے ہر گز مت کہنا مجھے سونگ گانے نہیں آتے چلو وہ اس کے ہاتھ میں چھری پکڑاتا اس سے کہنے لگا

مجھے نہیں کرنا کچھ بھی مجھے نیند آرہی ہے سونا ہے مجھے وہ اپنا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے پھر سے اکڑ دکھانے لگی اور اس کی یہ اکڑ یقینا اسے پسند نہیں آئی تھے

میں نے تم سے پوچھا کہ تمہیں کاٹنا ہے یا نہیں میں نے کہا کاٹوں تو مطلب کاٹو اور اب نخرے نہیں ورنہ ایک کھالو گی اس بار میرے ہاتھ کا

وہ ذرا سخت لہجے میں گویا ہوا اور خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اس کے ہاتھ سے کیک کاٹنے لگا

تمہیں یاد نہیں ہو گا لیکن تم نے اپنا فرسٹ کیک بھی میرے ہاتھوں سے کاٹا تھا اور آج 18 بھی میرے ہاتھوں کر رہی ہو

بہت جلدی گزر گیا یہ عرصہ لیکن تم نے بہت کچھ مس کر دیا ہے مگر اب وقت آ گیا ہے اب میں تمہیں زندگی میں کچھ بھی مس نہیں کرنے دوں گا

اس نے مسکراتے ہوئے کہااور کیک کا ٹکڑا اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا جب کہ وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی وہ جانتی تھی یہ شخص زبردستی کرنے سے پیچھے نہ ہٹے گا اسی لیے اسنے خود ہی اپنا منہ کھول دیا

میں جانتا ہوں میں بہت اچھا کک ہوں ہوسٹل میں میں خود اپنے ہاتھ سے کھانا بنا کر کھاتا تھا کیونکہ مجھے وہاں کے لڑکوں کا کھانا بالکل پسند نہیں آتا تھا عجیب کچا پکا گول کر رکھتے تھے

کھانے پینے کے معاملے میں تھوڑا نفیس پسند ہوں تو تم اس بات کا خیال رکھنا ہے

وہ کیک کا بچا ہوا ٹکڑا واپس میز پر رکھتا اس کا چہرہ تھا میں اچانک اس کے لبوں پر جھکا تھا

عنائش تو جیسے سکتے میں آگئی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس طرح کی کوئی حرکت کرے گا

واوا چھا کیک بنایا میں نے تم بھی مانتی ہو نا اس بات کو کہ میں ایک زبردست قسم کا کک ہوں وہ مسکرا کر کہتا پیچھے ہٹا جب کہ وہ اب بھی اپنے ساتھ ہونے والی اس حرکت پر حیران تھی

تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی وہ جواب آرام سے کھڑا آگے کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کی آواز پر پلٹ کر اسے دیکھنے لگا اس کا انداز ایسا تھا جیسے میں نے کیا کر دیا

ہر چیز کے بعد اتنا نارمل کیسے رہ کر سکتا تھا یہ بات اسے سمجھ نہیں آتی تھی

کس حق سے تم نے مجھے چھوا جب کہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ تم میرے ساتھ کسی طرح کے زبردستی نہیں کر سکتے میں نہیں ہوں تمہاری بیوی اور نہ ہی میں تمہیں اپنا شوہر مانتی ہوں اس لیے بہتر ہو گا کہ مجھ سے فاصلہ بنا کر رکھنا

اف خدایا ایک تمہارا ورنہ۔۔۔۔۔وہ پتا نہیں کیا بولنے والی تھی جب اچانک ہی وہ کافی تیز آواز میں بولا

ورنہ کیا بتاؤ مجھے ورنہ تم نے کیا اکھاڑ لینا تھا اب تک کیا اکھاڑ لیا ہے تم نے بھاگ بھاگ کر

بھاگ بھاگ کر آخر مجھ تک ہی آئی ہو نا

کیا کر لیا تمہارے ماں باپ نے کیا کر لیا تمہارے منہ بولے دادی دادا نے کچھ بھی نہیں کوئی کچھ نہیں کر پایا تم میری ملکیت ہو تمہیں میرے پاس ہی آنا تھا

کیا کہا تم نے کس حق سے چھوا میں نے تمہیں بیوی ہو تم میری وہ اگلے ہی لمحے اس کا چہرہ تھام کر اسے اپنے قریب کر چکا تھا اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جلس رہی تھی

تم کچھ کر سکتی ہو

میں اب تک تم سے نرمی برت رہا ہوں تو صرف اس لئے تا کہ تم خود سے ان سب چیزوں کو قبول کر لو ورنہ یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں تم سے دور رہوں گا

۔

وہ بھی تمہارے کہنے پر وہ اس کا مذاق اڑاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا

نہیں تم کچھ نہیں کر سکتے میرے ساتھ اگر تم نے میرے ساتھ کچھ بھی برا کیا نا تو میں خود کو ختم کر و گی یا۔۔۔۔۔۔۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں تمہاری ذات کو کوئی نقصان پہنچانے دوں گا۔ کیا کہا تم نے کہ اگر میں تمہیں چھوتا ہوں تو چلو آج تمہاری یہ خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں ویسے میرا ابھی کوئی ارادہ نہیں تھا میں سوچ رہا تھا کہ تمہیں تھوڑے وقت کی ضرورت ہے لیکن تم نے بہت ساری غلط فہمی پال رکھی ہے جو بہتر ہے کہ آج رات ہی دور کر دی جائیں

وہ بالکل سیریس انداز میں بولتا اسے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ ڈر کر اس سے کافی دور فاصلے پر جا رکی

ooooo

تم میرے پاس نہیں آ سکتے دور رہو مجھ سے ورنہ اس کے شرٹ کے بٹن آہستہ آہستہ کھل چکے تھے

ورنہ تم کچھ نہیں کر سکتی ہاں کل صبح شرماتے ہوئے اس کمرے سے نکل کر میرے لیے ناشتہ ضرور بنا سکتی ہو

اس کے علاوہ تمہارے بس سے باہر ہوں میں ڈارلنگ وہ قدم در قدم اس کی طرف آتا اسے مزید خوف زدہ کر گیا

میں کچھ بھی کر سکتا ہوں ڈرالنگ اب تک تمہیں اندازہ ہو جانا چاہیئے تھا کہ کوئی بھی چیز میرے لیے نا ممکن نہیں ہے

اور تمہیں ایسا کیوں محسوس ہوا کہ میں جس کے لیے اتنی محنت کر رہا ہوں۔ وہ کیے بنا تمہارے ساتھ رہوں گا

ڈارلنگ میاں بیوی کے رشتے کو مکمل کرنے کے لئے کچھ مراحلہ سے گزرنا پڑتا ہے اور میں تمہارے ساتھ اس رشتے کو مکمل کروں گا۔

وہ شرٹ اتار کر دور پھینک چکا تھا ساتھ ہی ساتھ اس نے بیڈ پر پڑا کیک اٹھا کر روم فریزر میں رکھ دیا شاید وہ کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں چاہتا تھا

وہ اس کے ارادوں کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر دروازے کی طرف بھاگنے کی کوشش کی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی اچانک ہی وہ اس کے بالوں کو پکڑتا اسے بیڈ کے طرف دھکیل چکا تھا

جتنا بھاگ سکتی تھی بھاگ چکی ہو اب بہتر ہے کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ میں اپنے خاندان کا سب سے بڑا بیٹا ہو اور میں یہی چاہتا ہوں کہ دادا جان کو پر پوتے کی خوشخبری میں دوں

ویسے بھی تمہاری وجہ سے دادا جان مجھ سے بہت خفا ہیں اب انہیں منانے کے لیے مجھے کچھ تو کرنا ہی پڑے گا نہ تو سوچ رہا ہوں اس سے زیادہ بڑی خوشخبری میں نہیں دے سکتا ہوں

وہ آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگا اسے بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ اچانک وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچتے ہوئے بیڈ پر گراتا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے قبضے میں کر چکا تھا

نہیں پلیز نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے مجھے میری ہی نگاہوں میں مت گراو۔پلیز میرے ساتھ یہ سب کچھ مت کرو وہ بری طرح سے روتے ہوئے اس کی منتیں کر رہی تھی

کیا کہا تم نے پھر سے کہنا وہ جیسے اسے موقع دے رہا تھا جب کہ وہ اپنا چہرہ تکیے میں چھپانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ بے اختیار اسے دیکھنے لگی

تمہیں اللہ کا واسطہ میرے ساتھ یہ سب کچھ مت کرو میں تمہارے۔۔۔۔۔۔۔

کیا کہا پھر سے کہنا وہ ایک بار پھر سے اس کے ہاتھوں پر زور ڈالتا اس سے پوچھ رہا تھا یا شاید وہ اسے اپنی بات کی درستگی کرنے کے لئے کہہ رہا تھا

پلیز میرے ساتھ یہ سب کچھ نہ کریں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں۔
شاید وہ اس کے غصے کی اصل وجہ کو سمجھ رہی تھی

تو وہ بے اختیار مسکرا دیا تھا لیکن مسکراتے ہوئے بھی وہ رکا نہیں تھا بلکہ وہ اس کے ہاتھ چھوڑتا ہوا اس کا چہرہ تھامے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر اپنی شدت کی مہر لگا چکا تھا

اس کا انداز جارحانہ تھا جبکہ وہ جو اپنے آپ کو بے بسی کی آخری انتہا پر محسوس کر رہی تھی اس کے اچانک اٹھ کر پیچھے ہٹنے پر جیسے ایک بار پھر سے جی اٹھی

بہت کم وقت ہے تمہارے پاس لڑکی میں تمہیں صرف کچھ دن تک کا وقت دے رہا ہوں صرف ایک مہینہ اور اس مہینے کے اندر اندر اپنے ذہن کو پوری طرح اس رشتے کے لئے تیار کر لو

اور یہ میرا کمرہ ہے اور تمہارا ابھی تمہیں اسی کمرے میں میرے ساتھ رہنا ہے تو یہ ڈرامے بازی چھوڑو اور سو جاؤ

وہ سکون سے اس کا سکون تباہ کرتا بیڈ پر لیٹتے ہوئے کنفرٹ لائٹ بھی آف کر چکا تھا جب کہ وہ خاموشی سے کتنی دیر وہی پر بیٹھی اس کے سونے کا انتظار کرتی رہی

ooooo

ارے یہ محترمہ صبح صبح کہاں جارہی ہیں وہ اپنے کمرے سے تیار ہو کر ابھی باہر نکلا تھا اسے کسی ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا تھا جب اس نے عنایہ کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھا

میں زرشے سے ملنے کے لئے جارہی ہوں آج وہ آئی ہی نہیں کام پر کل صبح آئی تھی اور ایک بیگ دے کر چلی گئی مجھے اب نہ مجھے یہ بیگ بھی اس کو واپس کرنا ہے بڑا عجیب اتفاق ہوا ہے آپ کو بعد میں بتاؤں گی فی الحال تو مجھے اس کے پاس جانا ہے

وہ اسے جلد بازی میں بتا رہی تھی جیسے اس وقت اسے ارجنٹ زرشے سے ملنا ہو چہرے پر رونق تھی اور ایکسائیمنٹ بھی الگ لیول کی تھی۔

نہیں نہیں نہیں تم سے نہیں جا سکتی پہلے مجھے بتاؤ ہوا کیا ہے تم اتنی زیادہ خوش تم تو ناراض تھی نہ اس سے اور پھر ناراضگی میں تو تم اس سے بات نہیں کرتی ہو

میرا نہیں خیال کہ اس نے اب تک تمہیں منایا ہے وہ اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے اسے پوچھنے لگا کل صبح کے بعد تو اس نے خود بھی زرشے کو نہیں دیکھا تھا

جب سے زراور نے اس کے سامنے اپنے دل کے جذبات کھول کر رکھے تھے تب سے زرشے اس کی نگاہوں سے دور ہو گئی تھی آج اس کی سالگرہ تھی وہ اسے ایک بار دیکھنا چاہتا تھا

اسے وش کرنا چاہتا تھا لیکن وہ تو اسے صبح سے اپنا دیدار بھی نہیں کروا رہی تھی آج وہ صبح صبح شہر کے لیے نکلنے والا تھا۔

اس لیے اس نے خود ہی کہہ دیا تھا کہ اس کا ناشتہ نہ بنایا جائے ورنہ یقینا زرشے حویلی میں ہی نظر آتی۔

نہیں اس نے مجھے نہیں منایا لیکن آج اس کا برتھ ڈے ہے نا تو اس کے ساری غلطیاں معاف اب بھائی آپ کو تو پتا ہے نا میرا دل کتنا بڑا ہے اور اس کی برتھ ڈے پر میں اسے معاف کر سکتی ہوں اسنے فرضی کالر چھڑتے ہوئے کہا تو زرا اور دلکشی سے مسکرا دیا

ہاں جی بالکل صحیح فرما رہی ہیں آپ

آپ کا دل بہت بڑا ہے اور آپ سب کو معاف کر دیتی ہیں اور مجھے یقین ہے

تم اسے بھی معاف کر دو گی وہ شرارتی انداز میں کہتا اینڈ پر بالکل سیریز ہو کر بولا عنایہ جیسے اس کی بات کی گہرائی کو سمجھ گئی۔

مجھے کسی سے کوئی گلہ نہیں۔۔بھائی میں جانتی ہوں جہاں غلطی میری ہے وہاں جھکنا مجھے ہی پڑے گا اور میں نے معافی مانگی تھی میں نے کہا تھا مجھ سے غلطی ہو گئی ہے

وہ مجھے معاف کر دیں اور اپنی زندگی جیسے چاہیں گزاریں میں نے کبھی ان کے پیروں میں بیڑیاں نہیں ڈالی بلکہ وہ خود مجھے بوجھ کہہ کر چھوڑ کر چلے گئے تھے

لیکن میں نے نہیں چھوڑا میں نے اس شخص کو آج بھی نہیں چھوڑا کیونکہ چھوڑنے کا حق میں نے صرف اس کو دیا تھا اور یہ حق آج بھی اس کے پاس محفوظ ہے وہ آج چھوڑے یا کل اسے اجازت ہے

میں نے غلطی کی میں نے معافی مانگی انہوں نے معاف نہیں کیا بلکہ سزا دی اور میں اس سزا کو سہہ رہی ہوں اور میں جانتی ہوں جس دن یہ سزا ختم ہو جائے گی شاید سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سب کو سکون مل جائے گا

اس گھر کے بیٹے اس گھر میں واپس آجائیں گے

میں جانتی ہوں میری وجہ سے اس گھر میں سب کو تکلیف پہنچی ہے میں سب کی اذیتوں کی وجہ ہوں میں گھر کے دو جوان بیٹے کھا گئی

چاچی بھی غلط نہیں کہتی میں سچ میں منحوس ہوں میں کسی کو کیا معاف کروں گی

۔میں تو خود اپنے کیے گئے گناہ کی سزا کاٹ رہی ہوں۔اس نے اپنے گال پہ بہاتے آنسو کو فوراً صاف کیا تھا جبکہ زرا اور یہ بات کر کے ہی پچھتا رہا تھا

کتنی خوش تھی تھوڑی دیر پہلے اور اس کے ایک چھوٹے سے جملے نے اسے اذیت میں لا کھڑا کیا تھا۔

تم نے گناہ نہیں نادانی کی تھی عنایہ اپنی اس چھوٹی سی غلطی کو گناہ کا نام نہ دو تم تب بھی بے قصور تھی اور آج بھی بے قصور ہو

اور جہاں تک بات ہے مکزم شاہ کی تو میں تمہیں بہت بار کہہ چکا ہوں کہ وہ اپنے کیے کی سزا بھگت رہا ہے۔

اس کا گناہ اتنا چھوٹا نہیں تھا کہ اسے معاف کر کے واپس حویلی والے سینے سے لگا لیں اس دن چاچی جان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔

تو چاچا جان نے باتوں ہی باتوں میں دادا جان سے بات کی تھی کہ مکزم ایک دن کے لیے حویلی آسکتا ہے تب دادا جان نے انکار کیا تھا اور نہ ہی اقرار لیکن اگلی صبح وہ اس کو حویلی بلا چکے تھے

داداجان نے اس وقت تو کسی سے کچھ نہیں کہا لیکن وہ بہت زیادہ خفا ہوئے تھے چاچاجان کے اس فیصلے پر اور انہوں نے صاف الفاظ میں چچاجان کو منع کر دیا ہے کہ دوسری بات ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مکزم کو دیکھ کر تمہیں تکلیف ہوتی ہے۔

اور انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ایسا دوبارہ نہیں ہو گا وہ اسے دیکھ کر جیسے صفائی دے رہا تھا۔

بھائی آپ کن باتوں میں لگ گئے ہیں آپ نے جانا تھا لیٹ ہو رہے تھے لیٹ ہونے کی وجہ سے آج آپ ناشتہ نہیں کر رہے ہو یہاں باتوں میں لگے ہوئے ہو ایک تو میں بھی آپ کو باتوں میں لگا دیا

وہ نجانے ابھی کیا کیا کہنے والا تھا جب عنایہ نے بولنا شروع کیا تو پھر بولتی ہی رہی جبکہ وہ اس کے انداز پر مسکرانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر پایا تھا۔

جب کہ وہ مزید اس کی مسکراہٹ دیکھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اس لیے وہ شاپنگ بیگ اٹھائے جلدی سے حویلی سے نکل گئی تھی جب کہ وہ اس کے ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ دیکھ رہا تھا جع یقیناوہ پہچان بھی چکا تھا

ooooo

زرشے کی بچی ابھی تک سو رہی ہو اٹھ کہاں ہو تم تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ سیدھا گھر کے اندر داخل ہوتی بنا آگے پیچھے دیکھے سیدھی زرشے کے کمرے میں اس کے سر پر سوار ہو گئی تھی

اسے خاموشی سے بیڈ کر لیٹے دیکھ اس نے یہی سوچا کہ وہ سو رہی ہے ایک لمحے میں وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے بیٹھا چکی تھی۔

کیا ہو گیا ہے عنایہ کیا قیامت آگئی ہے جو تم اس طرح سے طوفان مچاتے ہوئے آ رہی ہو وہ اس کے شور مچانے پر اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جب کے امی جان نے

ان کے انداز پر مسکراتے ہوئے ان دونوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور اپنا کام کرتی رہی

ارے یار طوفان ہی آیا ہے۔اور جب تم میری بات سنو گی نہ شاید قیامت بھی آ جائے گی یہ دیکھو یہ وہی ڈریس ہے جو تم نے کل پسند کیا تھا دیکھو یہ وہی ہے اور یہ ہمارے شاپنگ بیگ میں کیسے آیا۔

اس دوکان والے کو ہم پر رحم تو نہیں آگیا لیکن میرا نہیں خیال کہ اس دوکان والے نے ہماری باتیں سنی تھی لیکن پھر یہ ڈریس میرے بیگ میں کیسے آیا

مجھے سمجھ میں نہیں آرہا مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ جس ڈریس کو تم نے ایسی محبت سے دیکھا وہی ڈریس ہمارے سامان میں آجائے گی۔

یہ تو قدرت کا کوئی حسین اتفاق لگتا ہے وہ بھی اس کے انداز پر مسکرائے بنا نہ رہ سکی

میری پیاری سہیلی کے ڈریس فالتو میں نہیں آئی ہے اور نہ یہ کوئی موجزہ ہے بلکہ تمہارے بھائی کو یہ لگا

کہ یہ ڈریس تمہیں بہت زیادہ پسند آئی ہے اس لیے تمہیں گفٹ دینے کے لیے شاید انہوں نے یہ خریدی ہے جو غلطی سے کل رات میرے سامان میں آگئی تھی تو میں تمہیں کل رات کو یہ واپس کر آئی تھی۔

اور یہ تمہاری ہے جو کہ شاید تمہارے بھائی نے تمہارے لئے گفٹ کے طور پر لی تھی وہ اسے بے حد نرمی سے سمجھاتے ہوئے بولی

کیازراور بھائی نے اسے خریدا ہے لیکن میرے لیے کیوں یہ تو تمہیں پسند آئی تھی اور مجھے تیری پسند بالکل بھی پسند نہیں ہے تو میں اس کو لے کر کیا کروں گی

۔

یہ تمہیں پسند آئی تھی نہ تم رکھ لو وہ فورا اسے دیکھتے ہوئے بولی اسے اپنی اس پیاری سی دوست پر بہت پیار آیا تھا جو بنا سوچے سمجھے اتنی قیمتی ڈریس اس کے حوالے کر رہی تھی

بہت غلط بات ہے عنایہ تم اپنے بھائی کا دیا ہوا تحفہ یوں ہی کسی کو دے دو گی اس نے بڑی مشکل سے کہانی بنائی تھی

اور ابھی اسے اس سے کہانی پر عمل کرنا تھا تاکہ عنایہ کو شک نہ ہو وہ زراور کی اس مہربانی کے بارے میں کسی کو نہیں بتانا چاہتی تھی۔

اور نہ ہی اس کی نیت کے بارے میں عنایہ کو آگاہ کر کے اس کا دل بد ظن کرنا چاہتی تھی

ہاں یہ غلط ہے لیکن میں اپنے بھائی کو سمجھا دوں گی کہ یہ ڈریس تمہیں پسند آئی اور انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا وہ بڑے مزے سے بولی تھی۔

بالکل بھی نہیں اور خبر دار جو تم نے ایسی کوئی بھی حرکت کرنے کے بارے میں سوچا میں تمہیں ایسا ہر گز نہیں کرنے دوں گی یہ غلط ہے۔

انہوں نے یہ ڈریس تمہارے لیے خریدی ہے اسی لئے آج شام کو جب تم مجھے وش کرنے کے لئے آؤں گی تو تم یہی ڈریس پہن کر آؤں گی

اور اگر تم نے نہیں پہنی تو میں تم سے خفا ہو جاؤ گی وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی وہ زرا اور پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتی تھی

کہ وہ اس کی باتوں میں آنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی وہ اپنی اور اس کی حیثیت کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی ہے

اس لیے بہتر ہے کہ اگر اور اس کے بارے میں ایسا نہ سوچے اور یہی سے اپنے قدم پیچھے ہٹا لے وہ کسی سے دشمنی مول لینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

اس کے ماں باپ نے اتنے سال اس حویلی میں گزرے تھے اور وہ اس حویلی کے بیٹے کے ساتھ اس طرح کا تعلق بنا کر اپنے ماں باپ کی عزت کو دو کوڑی کا نہیں کر سکتی تھی

تم بہت بری ہو بہت زیادہ بری میں نہیں بولتی تم سے وہ ڈریس اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اس کے ساتھ ہی زرشے اٹھ گئی تھی اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس نے عنایہ کو بہت آسانی سے منالیا ہے

ہاں جانتی ہوں میں بہت بری ہوں اور اس بہت بری دوست کی سالگرہ پر ٹائم سے پہنچ جانا کیوں کہ تمہارے علاوہ میں نے کسی کو نہیں بلایا۔

وہ پیار سے اس کا گال چومتے ہوئے بولی تو عنایہ مسکرادی۔

oooooo

پانچ بجے کا وقت تھا جب اس کی واپسی ہوئی اس نے ایک نظر جعفر اکبر خان کے کوارٹر کو دیکھا تھا شاید وہ باہر کہیں نظر آجائے لیکن وہ کہیں نظر نہ آئی تو وہ حویلی کے اندر آگیا

جب اسے کچن سے عنایہ کی آواز آئی یہ لڑکی کیچن میں بھی کام کر سکتی تھی یہ سوچ کر وہ بے اختیار مسکراتے ہوئے کیچن کی طرف آیا تھا لیکن سامنے کھڑی عنایہ کو دیکھ کر جیسے اس کے ساری مسکراہٹ مند پر گئی تھی

السلام علیکم بھائی آپ کی واپسی ہو گی

مجھے تو لگا تھا آپ دیر سے آئیں گے کیسی لگ رہی ہوں میں آپ کے لائے ہوئے ڈریس میں ویسے آپ کو بتادوں یہ مجھے نہیں بلکہ زرشے کو پسند آئی تھی لیکن یہ ڈریس بہت خوبصورت ہے

آج اسپیشل ڈے ہے میرا مطلب ہے زرشے کی برتھ ڈے تو اس کے لیے میں نے یہی ڈریس سلیکٹ کیا ہے دیکھیں میں نے اپنے ہاتھ سے زرشے کے لیے کیک بنایا ہے اب میں جا رہی ہوں زرشے کے پاس ساتھ چلیں گے اسے برتھ ڈے وش کرنے کے لیے۔

ویسے آپ انوائٹ نہیں ہیں کیونکہ اس نے اپنے پارٹی پر صرف مجھے انوائٹ کیا ہے لیکن میں آپ کو اپنا مہمان بنا کر لے کر جا سکتی ہو اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور آپ بھی کھا لینا میرے کیک سے تھوڑا سا۔

وہ بڑے مزے سے اس کے سامنے لہراتے ہوئے اپنا ڈریس دکھا رہی تھی جبکہ وہ سارے دن کا تھکا ہارا واپس آیا تھا وہ اپنے ساتھ کچھ اچھے کی امید رکھتا تھا لیکن عنایہ کو اس ڈریس میں دیکھ کر غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی

نہیں مجھے نہیں جانا تم جاؤ میں جا رہا ہوں اپنے کمرے میں آرام کرنے کے لئے اور اس محترمہ سے کہہ دینا کہ صبح وقت پر آجائے۔

اسے تنخواہ میں چھٹیاں کرنے کی نہیں دیتا وہ غصے سے کہتا تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا جب کہ عنایہ اس کے لہجے پر پریشان ہو گئی تھی اسے اتنا غصہ کس بات پر آیا تھا

وہ سمجھ نہیں پائی لیکن یہ سمجھ گئی تھی کہ وہ ضرور کسی سے لڑ جھگڑ کر آیا ہے یا کسی بات کو لے کر بہت زیادہ ٹینشن میں ہے

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

اس کی آنکھ کھولی تو اپنے آپ کو مضبوط حصار میں قید پایا۔اس کی پکڑ انتہائی سخت تھی اس نے اسے اپنے شکنجے میں کسی تکیے کی طرح قید کر رکھا تھا۔

خود کو یوں قید پر کر عنائش کے دل کی دھڑکن نے سپیڈ پکڑ لی آج سے پہلے اس نے اپنے اس قریب کسی مرد کو محسوس نہیں کیا تھا

خود کو اس کے مضبوط حصار میں دیکھ کر وہ جلد دے جلد اس کی پہنچ سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن مقابلہ شاید ایسا نہیں چاہتا تھا وہ اس انداز میں اسے خود سے لگائے ہوئے سو رہا تھا جیسے کوئی چھوٹا سا معصوم بچہ اپنے کھلونے کے کے کھو جانے کے ڈر سے لگاتا ہے

اس نے بڑی مشکل سے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے اوپر سے اٹھانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ذرا کسمسا کر ایک بار پھر سے سختی سے اپنی باہوں میں بھینچتا اس کے گردن میں چہرہ چھپا گیا

اور اس کی یہ حرکت عنائش کے دل کی دھڑکن مزید تیز کر گئی تھی اپنی گردن پر وہ اس کے گرم سانسوں کا لمس محسوس کر رہی تھی جو اس کے پورے جسم میں سنسنی پیدا کر گیا تھا

اس نے اپنے دل کی دھڑکن کو کنٹرول کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنا آپ اس کی باہوں سے چھڑانے کی کوشش کی تھی

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں میری نیند خراب کر رہی ہو وہ ذرا آنکھیں کھول کر اسے گھور کر بولا

چھوڑیں مجھے میں آپ کی حویلی والی بیویوں میں سے ایک نہیں ہوں کہ صبح ہوتے ہی آپ کی باہوں میں آنے کے لیے بعد آپ کے فلمی ڈائیلاگز کا انتظار کرے گی

مجھے فریش ہونا ہے۔وہ اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی تو مکرش نے اسے گھور کر دیکھا لیکن شاید وہ لڑنے کے موڈ میں نہیں تھا

ویسے تمہیں کیسے پتہ کہ میں اپنی حویلی والی بیویوں کے ساتھ صبح رومینس کرتا ہوں یا فلمی ڈائیلا گزمارتا کرتا ہوں۔

وہ بیڈ کروان کے ساتھ ٹیک لگاتا اسی نظروں کے حصار میں لیے سوال کرنے لگا جبکہ وہ بیڈ سے اٹھتی ہوئی بنا اسے جواب دیے واش روم میں جا بند ہوئی

وہ منہ دھو کر باہر آئی تو یہی سوچ رہی تھی کہ وہ کیا پہنے گی کیونکہ گھر سے تو وہ کسی طرح کا کوئی کپڑا لے کر ہی نہیں آئی تھی بس دادی نے اسے جو کنگن پہنایا تھا وہیں اس کے ہاتھ میں موجود تھا ورنہ جو کپڑے وہ ملتان لے کر جانے والی تھی اسے وہ اٹھانے کی بھی مہلت نہ دی گئی

یہ ساتھ میں ڈریسنگ روم ہے تمہارے ضرورت کی ہر شہ موجود ہے وہاں جتنا بھی لیڈیز سامان ہے سب تمہارا ہے میں نے تمہارے آنے سے پہلے ہی تمہاری شاپنگ کرلی تھی

وہ واش روم کی طرف بڑھتا اسے بتا کر آگے بڑھ گیا تھا جبکہ عنائش نے ایک نظر ڈریسنگ روم کی طرف دیکھا تھا اگر ساری زندگی اس شخص کے ساتھ رہنا تھا تو اس کی دلائی ہوئی چیزیں استعمال کرنے میں کیا قباحت تھی

ooooo

اس نے ڈریسنگ روم میں قدم رکھا تو اسے یہاں ہر طرف انتہائی خوبصورت مہنگے ڈیزائنر سوٹ لگے نظر آئے

ایک سے ایک ڈریس انتہائی قیمتی اور خوبصورت تھا اس شخص نے کہا تھا کہ یہاں موجود سب کچھ اس کا ہے وہ اس کے یہاں آنے سے پہلے اس کے لیے شاپنگ کر چکا تھا

اور وہ بھی اتنی ساری شاپنگ وہ تو خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ کسی زمانے میں اس کے پاس اتنے سارے کپڑے جویلری اور جوتے آجائیں گے

ان کپڑوں کی تعداد اتنی زیادہ محسوس ہو رہی تھی کہ عنائش کو یہی لگا کے ان میں سے ہر ایک ڈریس کو دوبارہ پہننے کے لئے اسے کم از کم ایک سال کا انتظار کرنا پڑے گا۔وہ بھی اگر وہ ہر دن ایک نیا سوچ تبدیل کرے تو

اس کے لیے سلیکٹ کرنا مشکل ہو گیا ہے وہ کون سے کپڑے پہنے سب ہی ایک سے بڑھ کر ایک تھے لیکن وہ فی الحال کے لیے کوئی سادہ سوٹ چاہتی تھی اور یہاں سب ہی کافی زیادہ بھاری کام والے تھے آخر کار اس نے ان سب میں سے پنک کلر کا سادہ سا لباس ڈھونڈ ہی لیا تھا۔

یہ ایک تو اس کا موسٹ فیورٹ کلر تھا دوسرا یہ باقی سب کپڑوں کی بنسبت کافی ہلکا تھا اس نے وہیں سوٹ پہنا اور وہاں پر موجود سارے جوتوں میں سے سب سے سمپل جوتا نکال کر پہن لیا

کیوں کہ اس کی اپنی جوتی ٹوٹنے کے قریب تھی۔ لیکن اسے حیرت ہوئی تھی کپڑوں اور جوتوں کا سائز بالکل اس کے سائز کے مطابق تھا جو لری کے نام پر اس نے کچھ نہیں پہنا تھا بس ہاتھ میں موجود دادی کا کنگن ہے اس کے لیے کافی تھا۔

ooooo

وہ سادہ سوٹ میں تیار ہو کر باہر نکلی تھی تو وہ آئینے کے سامنے کھڑا بنا شرٹ کے اپنے بال بنانے میں مصروف تھا شاید وہ ابھی نہا کر نکلا تھا

اس کے ڈریسنگ روم سے نکلنے کی آواز پر اس نے فوراً پلٹ کر اسے دیکھا تھا ایک دن کی دلہن اتنی سادہ نہیں ہو سکتی بیگم جا کر چینج کرو یہ کیا پہن کر نکلی ہو

اتنا لائٹ کلر اس وقت اگر تم حویلی میں ہوتی تو ہر کوئی تمہاری کلاس لگا چکا ہوتا لیکن تمہارا شوہر بہت نرم دل ہے صرف پیار سے سمجھائے گا جاو چینج کر کے آؤ

وہہ وہی آئینے کے سامنے کھڑا ایک بار پھر سے اپنے بال بنانے میں مصروف ہو گیا تھا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں میں اس سوٹ میں کنفرٹیبل محسوس کر رہی ہوں باقی سارے کپڑے تو کافی بھاری ہیں اور میں اتنا زیادہ کام والے کپڑے نہیں پہنتی۔

مجھے عادت نہیں ہے ایسے کپڑے پہننے کی جو پہنا ہے وہیں سہی ہے وہ رات کے بعد پہلی بار ذرا پرانے انداز میں بولی تھی ورنہ صبح سے تو وہ کافی ڈری ہوئی تھی اس سے

عادت نہیں ہے تو عادت ڈالو عورت کو پتہ ہونا چاہیئے کہ وہ اپنے شوہر کو کس روپ میں اچھی لگتی ہے ویسے تم مجھے اب تک تو ہر روپ میں ہی قابل قبول لگی ہو لیکن اتنی سادہ ایک دن کی دلہن نہیں ہوتی تو تمہیں چینج کرنا پڑے گا یہ راوج ہے

ہم اس وقت حویلی میں نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود بھی ہم اپنی ویلیوز کو نظر انداز نہیں کر سکتے

جاؤ جا کر چینج کر کے اور اس سے سمجھاتے ہوئے بولا تھا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ مجھے جینے کیوں نہیں دے رہے جب میں کہہ رہی ہوں مجھے نہیں چینج کرنا تو کیوں بار بار ایک ہی بات کر رہے ہیں آپ میں نہیں ہوں آپ کی حویلی والوں کی طرح مجھے نہیں بننا ان لوگوں کی طرح تو بہتر ہے کہ میں جیسی ہوں مجھے ویسے ہی رہنے دیں اتنی زبردستی اچھی نہیں ہوتی مکرش شاہ مجھے نہیں پسند اتنا ہیوی لباس میں نہیں پہنچ سکتی بات ختم کرنے والے انداز میں بولی

تم کیا کر سکتی ہو۔۔؟ بتاؤ مجھے آخر کیا سکتی ہو تم میرے ساتھ تم رشتہ نہیں بنا سکتی کیونکہ تم ابھی اس کے لئے منٹلی طور پر تیار نہیں ہو تم میرے ساتھ حویلی نہیں جا سکتی کیونکہ تم وہاں جانا ہی نہیں چاہتی تم میری حویلی کے رول فالو نہیں کر سکتی کیونکہ تمہیں حویلی والوں سے نفرت ہے۔

کرنا کیا ہے تم نے بتاؤ مجھے کچھ ہے جو تم کر سکتی ہو بنا چوں چراں کئے۔

دیکھو لڑکی میں صرف اور صرف دادا جان کی وجہ سے تمہیں برداشت کر رہا ہوں ورنہ کب کا تمہاری عقل ٹھکانے لگا چکا ہوتا مجھے مجبور مت کرو ایسا کوئی بھی قدم اٹھانے پر کہ تم اپنے آپ میری ساری باتیں ماننے لگو

اور اپنی زبان پر قابو کرو ایک دن میں تمہاری اس زبان کو ہمیشہ کے لئے تالہ لگا سکتا ہوں۔

مجھے مجبور مت کرو کہ میں نے تمہیں ایک مہینے کا وقت دیا ہے وہ آج ہی ختم کر دوں۔ کیونکہ اگر میں نے ایسا کیا نا تو تمہاری ساری اکڑ نکل جائے گی

تم اپنے آپ حویلی بھی جاؤ گی اور چپ چاپ میری ساری باتیں بھی ماننے لگو گی۔

۔۔۔۔۔۔۔

فضول بحث نہیں تم چینج کر کے آ رہی ہو یا نہیں وہ کچھ کہنے کے لئے لب کھول ہی رہی تھی کہ مکرش نے اس کی بات کاٹی

اس نے ایک نظر اسے دیکھا یہ شخص اسے انتہائی برا لگ رہا تھا وہ بنا کچھ کہے غصے سے پاؤں پٹختی واپس اندر چلی گئی

ایک تو کل رات والی حرکت سے ہی وہ اس سے حد درجہ خوفزدہ تھی اور اس نے دوبارہ ایسی کوئی حرکت کی تو یہ سوچ کر ہی اس کی جان نکل رہی تھی اسی لیے وہ خاموشی سے اس کی ہر بات ماننے لگی

000000

اس کی دھمکی سے ڈر کر وہ کپڑے چینج کر کے آگئی تھی اس دفعہ اس نے نیلے رنگ کا ایک خوبصورت سا ڈیزائنر سوٹ پہنا تھا

ہاں اب لگ رہی ہو نا ایک شادی شدہ لڑکی ایک شادی شدہ لڑکی کو اسی طرح تیار رہنا چاہیے تاکہ شوہر کی نظر بھٹک کر آگے پیچھے نہ جائے

اور شوہر کی نگاہیں ہمیشہ اپنی بیوی کے حسین سراپے پر جمے رہیں وہ اس کے پاس آتا مسکراتے ہوئے بولا تھا جب کہ نگاہیں سچ میں جیسے اس کے حسین روپ میں الجھ کر رہ گئی تھی

آپ کی باقی بیویاں بھی تیار شیار ہی رہتی ہوں گی۔تو اپنی نگاہیں انہیں پر مرکوز رکھا کرے وہ جو اس کی طرف قدم اٹھا رہا تھا اس کے الفاظ اور انداز پر اس کے لبوں پر مسکراہٹ آکر غائب ہوئی

ہاں وہ بھی تیار ہی رہتی ہیں لیکن تمہاری بات ذرا الگ ہے تم پہلی ہو نا اور پہلی بیوی کو ہم بہت اہمیت دیتے ہیں

آخر وہ ہماری زندگی میں سب سے پہلے آتی ہے تو اس کا حق ذرا زیادہ ہوتا ہے ویسے تو سب سے پہلے تم ہی ہو لیکن میری پہلی تینوں بیویاں تم سے پہلے میری زندگی میں آئی ہیں

اور عمر میں بھی تم سے بڑی ہیں تو تم نے کیا کہ کر بات کرو گی ان سے باجی آپی یا پھر کچھ اور وہ بالکل سیریز انداز اس سے سوال کر رہا تھا

مجھے نہیں پتا اور نہ ہی مجھے آپ کی بیویوں سے رشتہ داری بنانے کا کوئی شوق ہے وہ منہ بنا کر آئینے کے سامنے آر کی کل رات سے ہی اس کے تم تم گردان ختم ہو چکی تھی

کل رات سے ہی وہ اسے آپ کہہ کر مخاطب کر رہی تھی اس کا دیا ہوا ایک ڈوز ہی اس کے کافی کام آ چکا تھا

ارے تمہیں نہ سہی میری بیویوں کو تو شوق ہو گا نا تم سے مخاطب ہونے کا تو تم بتاؤ کہ تم کیا کہلواو گی پہلی بیوی کو زیادہ عزت دی جاتی ہے تو تم پہلی ہو تو شاید آپ لوگ تو میں آپی یا باجی کے کر پکارے تو برا مت منانا۔

دیکھے مجھے کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے کوئی مجھے آپی کہے یا باجی یا کچھ بھی کہے

میں تو کبھی کسی سے ملنا بھی نہیں چاہتی اور نہ ہی مجھے آپ کی حویلی جانے کا کوئی شوق ہے تو بس اب مجھ سے اس بارے بات نہ کریں تو بڑی مہربانی ہو گی آپ کی وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو مکرش بھی ہاں میں سر ہلا گیا جیسے مزید تنگ کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ ہو

چلو یار جیسے تمہاری مرضی یہاں سے رائیٹ کچن ہے جا کر وہاں ناشتہ بناؤ۔ وہ بڑے مزے سے بولا تھا جبکہ اس نے حیرت سے اسے دیکھا ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اسے یاد دلا رہا تھا کہ ایک دن کی دلہن ہے اور اب وہ اسے ناشتہ بنانے کے لیے کہہ رہا ہے

کیوں اب کیا میں ایک دن کی دلہن نہیں رہی جو کچن میں جا کر کھانا بناؤں گی وہ اسے گھورتے ہوئے کچھ یاد دلانے لگی

تمہارا ہار سنگھار دیکھنا میرا حق ہے اور باقی تم نے رات میری کوئی خواہش پوری نہیں کی جس کی بنا پر میں تمہارے نخرے اٹھاوں گا۔ یا تمہارے نخرے اٹھانے کا کوئی موڈ ہے وہ لمحے میں اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کرتا آنکھ دباتا شرارت سے بولا تھا

وہ بے ساختہ ہی اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی تھی وہ بنا شرٹ کے اسے اپنے بے حد قریب کیے کھڑا تھا جو کہ عنائش کو مزید نروس کرنے کی وجہ بن رہا تھا

۔۔ن۔ نہیں پلیز۔۔۔۔ نہیں۔۔وہ جلدی سے کہتی اس کا ہاتھ اپنی کمر سے نکالنے کی کوشش میں لگ گئی

اوکے ڈارلنگ نخرے اٹھوانے کا تمہارا کوئی موڈ ہے نہیں تو جا کر ناشتہ بناؤ وہ ایک جھٹکے سے اس کی کمر سے ہاتھ نکالتا ڈریسنگ روم میں جا بند ہوا تھا جبکہ اس کے جاتے ہی عنائش نے گہری سانس لی تھی

OOOOO

کیاہو گیا شہزادے تو ضرورت سے زیادہ اداس کیوں لگ رہا ہے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ تو کسی کا سر پھاڑ کر آرہا ہے وہ ابھی نہا کر نکلا تو اس کا فون بج رہا تھا

فون پر جگمگاتا نام دیکھ ایک پل کے لئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی اور فون اٹھاتے ہی اس نے اپنا سارا مسئلہ بیان کیا

۔جبکہ دوسری طرف موجود وہ شخص جو اس کے ایک ایک رنگ سے واقف تھا اس کے غصے کے پیچھے چھپی وجہ کو جاننے کی کوشش کرنے لگا

کوئی وجہ نہیں ہے تم تو چلے گئے ہو پوری دنیا کی مصیبتیں میرے سر ڈال کر مجھ سے نہیں ہو رہا یہ سب کچھ اکیلے مکرش واپس آؤ۔ تنگ آچکا ہوں مجھے تو یہ سارے حساب ہی سمجھ میں نہیں آتے۔

مکرش داداجان بھی مجھ سے کچھ زیادہ ہی امیدیں باندھ کر بیٹھ گئے ہیں اور جو امید میں ان سے لگا رہا ہوں اس کے بھی چانس کم ہی نظر آرہے ہیں

اور پھر یہاں لوگوں کے نخرے ختم نہیں ہو رہے گا اگر کچھ گفٹ دے دو تو آگے بانٹ دیتے ہیں وہ غصے میں نہ جانے کیا کیا بولنے جا رہا تھا جب اچانک کی اپنی بات کا احساس ہوتے ہی وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا

کون سے لوگ اور کون سے نخرے اور کون سا تحفہ جو کسی نے آگے بانٹ دیا اپنی بات مکمل کر لو ورنہ وہاں آکر تمہارا منہ توڑ دوں گا وہ اس کے خاموش ہونے پر جلدی سے بولا تھا جبکہ زر اور کو اپنی جلد بازی پر جی بھر کر غصہ آیا

ارے ہے یار ایک بے وقوف بد دماغ انسان تو بس مجھے یہ بتا کہ تو حویلی کب آرہا ہے اور عنائش۔۔۔۔۔۔

عنائش کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے پہلے تو مجھے بتا کہ تو کس کے بارے میں بات کر رہا تھا وہ بد دماغ بیوقوف انسان کوئی لڑکی ہے نا۔۔! اس نے پورے یقین سے پوچھا جبکہ زر اور گہری سانس کھینچ کر رہ گیا

ایک تو یہ آدمی کسی بات کے پیچھے لگ جائے تو جب تک اس کی جڑ تک نہ پہنچ جائے اس کا پیچھا چھوڑتا نہیں تھا

ہاں یار وہ لڑکی ہے تیری ہونے والی بھابی بہت نخرے دکھا رہی ہے اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا نا تو اب تک عقل ٹھکانے لگا چکا ہوتا اس نے میرا دیا ہوا گفٹ آگے بانٹ دیا اتنی محبت سے اس کے لیے تحفہ خریدا اور اس نے اٹھا کر دے دیا

ٹھیک ہے اس نے عنایہ کو ہی دیا ہے لیکن پھر بھی میں نے اسے تحفہ دیا تھا تو اسے یوں تو کسی کو نہیں دینا چاہیے تھا نا وہ اپنی بات کہتے ہوئے کافی جذباتی ہو رہا تھا جبکہ

دوسری طرف موجود انسان اس کی سوچوں کو بہت اچھے طریقے سے پڑھ رہا تھا اور اس کے ہر لفظ کے ساتھ اس کے پاس ایک سوال تھا

عنایہ۔۔۔۔ مطلب کے وہ جو کوئی بھی ہے اپنی حویلی کی ہے وہ اس کی باقی باتوں پر دھیان دینے کے بجائے لڑکی تک پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا اور ادھر زر اور سوچ رہا تھا وہ اسے نہیں پتہ چلے گا کہ لڑکی کون ہے اپنی آنکھیں سختی سے میچ رہ گیا

سارا خاندان کہتا تھا کہ زر اور بہت ذہین ہے لیکن نہ جانے مکرش کے سامنے اسے ہو کیا جاتا تھا وہ اپنی ہر بات کھول کر خود اس کے سامنے رکھ دیتا تھا وہ بھی وہ باتیں جو وہ چھپانا چاہتا تھا

وہ تو خیر پھر بعد میں آتا تھا شناور کے تو وہ رگ رگ سے واقف تھا۔اور یقین اب وہ پوری بات جانے بنا اس کی جان نہیں چھوڑنے والا تھا اب بھی وہ حساب کتاب میں لگا تھا کہ وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے

عنایہ کو گفٹ کون دے سکتا ہے عنایہ کی سہیلی تو وہ ملازمہ ہو سکتی ہے کہیں تم ملازمہ کے اس میں پاگل تو نہیں ہو رہے عنایہ کی اور کوئی دوست نہیں ہے اور نہ ہی وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ تمہارا دل جعفر خان کی بیٹی پر آیا ہے اف حد ہوتی ہے دل تو حیثیت کے مطابق لگاتے وہی ملازمہ ملی تھی تمہیں

دوسری طرف سے وہ برک اٹھا تھا ان دونوں کی عمر میں صرف ڈیڑھ مہینے کا فرق تھا لیکن پھر بھی مکرش بڑے ہونے کا خوب رعب جماتا تھا

فلحال وہ زرشے کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن پھر بھی وہ جو اس کی ہر سوچ سے واقف تھا اس کی اس سوچ تک باآسانی رسائی حاصل کر چکا تھا

محبت حیثیت دیکھ کر ہوتی تو کیا وہ محبت ہوتی مکرش شاہ محبت کیا ہے تم مجھ سے بہتر جانتے ہو میں نے اپنی محبت کو سالوں اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھا ہے تم تو اس سے بچھڑ کر بھی اس کی تلاش میں ہر وقت اپنا آپ بھلائے بیٹھے رہے

تم مجھے بتاؤ کہ اگر تمہاری محبت کوئی حیثیت نہ رکھتی تو کیا تم اس کے پیچھے اتنے پاگل نہ ہوتے جتنے آج ہو ذرا اور جانتا تھا وہ اس سے چھپا نہیں پائے گا اور وہ بھی تب جب وہ غلطی سے ہی سہی لیکن اس کے سامنے جذبات میں آکر اپنی محبت کا اظہار کر گیا تھا تو پھر وہ اپنی محبت کی وکالت کیوں نہ کرے

ہاں یہ سچ ہے ذرا اور اگر وہ کچھ بھی نہ ہوتی تب بھی میری محبت ہوتی محبت سے زیادہ حسین رشتہ اس دنیا میں اور کوئی نہیں۔اور میرے لیے میری محبت سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہے

وہ بریک فاسٹ بنا کر ٹیبل پر رکھنے لگی تھی جب اس کے آخری الفاظ سنے نہ جانے کون سی والی بیوی کو اپنی محبت کا یقین دلا رہا تھا

اسے کون سا شوق کی میاں بیوی رومینٹک گفتگو سننے کا ٹیبل پر ذرا سا ہاتھ بجاتی واپس کچن کی جانب چلی گئی جب کہ وہ باہر صوفے پر آرام سے بیٹھا اس کے دھواں دار چہرے کو دیکھتا بے ساختہ مسکرا دیا تھا۔

چلو ٹھیک ہے اب تم بھی اپنا کام کرو میرا ناشتہ بن چکا ہے میں بھی ذرا ناشتہ کر لوں کافی بھوک لگی ہوئی ہے وہ الوداعی کلام کہتے ہوئے کہنے لگا

ناشتہ کس نے بنایا تم نے تو سارے ملازم کو واپس حویلی بھجوا دیا تھا وہاں تو صرف تمہارے 4 گارڈز ہیں نا۔اور وہ لوگ تمہاری حفاظت کے علاوہ میرا نہیں خیال کہ کوئی اور کام کرتے ہیں وہ پوچھے بنا نہ رہ سکا

بیگم صاحبہ بنا رہی ہیں انہیں کے ہاتھ کا ناشتہ کرنے جا رہا ہوں۔

کیا تم نے عاشی سے ناشتہ بنوایا ابھی دادا جان کو بتاتا ہوں پھر دیکھتا ہوں تمہاری اکڑ کیسے نکلتی ہے ملازموں کو واپس بھجوا کر تم اس معصوم سے کام کروا رہے ہو ابھی تمہارے پاس آئے ہوئے اسے 24 گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور تم

بیوی ہے میری اور میرے سارے کام وہی کرے گی۔اور باقی تم بھی اپنے فیصلے پر ایک بار غور کر لو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن دادا جان لے ذہین میں اپنے پانچوں پوتوں میں سے کسی کے لئے بھی کبھی زرشے کا نام نہیں آئے گا فضول کی امید مت لگاؤ

اللہ حافظ

وہ اپنی بات کہتا ہوں فون رکھ چکا تھا جبکہ اس کی کچھ حد تک زرا ور کو صحیح لگ رہی تھی

مگر کیا کرتا وہ محبت کے سامنے گھٹنے ٹیک چکا تھا یہاں آکر وہ مجبور ہو چکا تھا کل تک وہ اس سے سخت خفا تھا یہاں تک کہ اس کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا لیکن صبح ہوتے ہی دل اس کے دیدار کے لیے مچلنے لگا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب تک وہ اس کا ناشتہ لے کر آئی کیوں نہیں تھی اب تک تو اسے آجانا چاہیے تھا کہیں آج پھر چھٹی تو نہیں کر لی اس نے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اچانک دروازے پر ہلکی سے دستک ہوئی

اور وہ جو اس کے قدموں کی آہٹ تک پہچان جاتا تھا اس کے عنابی لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ آئی تھی

وہ اندر آنے کی اجازت دیتا خود کھڑکی کے پاس جا رکا تھا

OOOOO

وہ کمرے میں ہر گز نہیں جانا چاہتی تھی اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ ناشتہ بنا کر ٹیبل پر رکھ کر چھوٹے موٹے کام نمٹانے میں مصروف ہو جائے گی

لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ چاچی بیگم اس کے سر پر سوار ہو جائیں گیں کل اس کا نا آنا چاچی بیگم کو اچھا خاصا غصہ دلا گیا تھا کہ کل اتفاق سے یمنہ اور اس کی بہن زینب یہاں آئے ہوئے تھے

اور یمنہ کی موجودگی میں وہاس سے بہت زیادہ کام لیتی تھی یمنہ کو کوئی لڑکی پسند نہیں تھی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ اسے صرف اور صرف اس گھر میں ذرا اور شاہ کا کھانا بنانے کے لیے رکھا گیا تھا لیکن وہ تھی تو ملازمہ ہی نہ اس بات کا چاچی بیگم خوب فائدہ اٹھاتی تھی

اور یہی وجہ تھی کہ جب کل وہ اپنی سالگرہ کی وجہ سے کام پر نہ آئی تو چاچی بیگم نے صبح صبح اس کی کلاس لے ڈالی تھی۔اگر وہ چاہتیں تو کل اس کے گھر پر آکر بھی اسے بتا سکتی تھی کہ وہ اسے چھٹی دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ سرونٹ کوارٹر تک جانا اپنی توہین سمجھتی تھی

اور وہ کونسا روز روز چھٹی کرتی تھی سال میں کوئی بڑا تہوار ہوتا تب ہی وہ ایسی کوئی حرکت کرنے کے بارے میں سوچتی تھی۔اور سالگرہ والے دن تو اس کی امی اسے گھر کے کاموں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتیں یہیں ان غریبوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں تھیں جنہیں وہ جیتے تھے۔

اور جعفر اکبر خان نے ذرا ور کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ صبح زرشے کام پر نہیں آئے گی کیونکہ اس کی سالگرہ ہے اور وہ لوگ اس کی سالگرہ پر اس سے کوئی کام نہیں لیتے زرا ور نے بھی خوش دلی سے چھٹی کرنے کی اجازت دے دی تھی اور کل صبح ہی صبح اپنے کسی ضروری کام کے لیے نکل گیا تھا

لیکن چاچی بیگم سب کچھ پتہ ہونے کے باوجود بھی اس کی بے عزتی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیتی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا وہ خاموشی سے ان کی باتیں سنتی ذرا اور کا ناشتہ بناتی ٹیبل پر رکھ رہی تھی جب ان کا دوسرا حکم جاری ہوا کہ وہ ابھی جو کنگ سے واپس آیا ہے تم جا کر کمرے میں اسے ناشتہ دے کر آؤ

وہ مجبور ہو کر کمرے کی طرف قدم اٹھانے لگی لیکن کمرے کے دروازے پر رک کر کتنی دیر اس کی پرسوں والی باتوں کو سوچتی رہی اور پھر بڑی مشکل سے ہاتھ اٹھا کر ہلکی سی دستک دی اندر سے اجازت ملتے ہی اس نے آہستہ سے دروازہ کھول دیا

ooooo

وہ روز کی طرح سلام دیئے بنا ہی ٹیبل پر ناشتہ لگاتی تیزی سے کمرے سے نکلنے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب کہ وہ کھڑکی کی طرف منہ کیے کھڑا تھا وہ اس سے کچھ بھی نہیں بولا

پتہ نہیں وہ جانتا بھی تھا یہ نہیں کہ اس نے اس کا دیا ہوا ڈریس عنایہ کے حوالے کر دیا ہے کل تو سارا دن اسے پتہ ہی نہیں چلا تھا کی حویلی میں کیا ہوا ہے اور کیا نہیں

لیکن عنایہ نے بتایا تھا کہ وہ ڈریس کے لیے زراور کا شکریہ ادا کر کے آئی ہے یہی وجہ تھی کہ اسے ذراور کی طرف سے غصے کی امید تھی لیکن وہ بالکل خاموش تھا

خاموشی سے گھبراتے ہوئے وہ جلد سے جلد اپنا کام کر کے اس کمرے سے نکل جانا چاہتی پھر وہ ایسا ہی کرتی تھی اگر پیچھے اس کی آواز نہیں آتی

سنو لڑکی زراور شاہ نے تمہیں اپنے دل کے بہت اونچے تخت پر بٹھایا ہے مجھے مجبور مت کرو کہ میں کوئی انتہائی قدم اٹھاؤں۔ہاں مجھے ان سے چھوٹی چھوٹی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن ایک بات اچھی طرح اپنے ذہن نشین کر لو تمہارے معاملے میں میرا دل بہت خود پسند ہے

تمہارے معاملے میں میرا دل کسی کی نہیں سنتا خود اپنی بھی نہیں یہ نہ ہو کے تمہاری کسی غلطی پر میں تمہیں ایسی سزا دینے پر مجبور ہو جاؤں کہ تم دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہو

بہت اچھا سمجھتی ہے یہ دنیا مجھے لیکن میری حقیقت سے میرے خون کے علاوہ اور کوئی نہیں واقف۔ میں تمہیں اتنا کہہ دیتا ہوں اگر تم نے دوبارہ ایسی حرکت کی تو اپنی خیر منانا۔

۔تم نے وہ ڈریس اٹھا کر عنایہ کو نہیں دی زرا اور شاہ جذبات اٹھا کر دیے ہیں۔اور میں اپنے جذبات کا سودا کرنے والوں کو معاف نہیں کرتا۔تم یہ مت سمجھنا کہ میں تمہاری اس غلطی کو معاف کر رہا ہوں میں تمہاری اس غلطی کو نہ آج معاف کروں گا نا بیس سال گزر جانے کے بعد تمہیں اس غلطی کی سزا ضرور ملے گی لیکن صحیح وقت آنے پر

اس لیے بہتر ہے کہ مزید کوئی غلطی نہ کرو کیونکہ میری سزاؤں کو سہنا تم جیسی نازک جان کے لیے کسی عذاب سے کم نہیں ہو گا اب جا سکتی ہو تم۔۔

وہ سرد لب و لہجے میں کہتا اسے جانے کی اجازت دے چکا تھا جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے کمرے سے باہر نکل گئی۔اس کا دل نجانے کیوں کسی انہونی کے احساس سے گھبرا رہا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

وہ خاموشی سے بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا اور وہ جو کب سے یہ سوچ رہی تھی کہ شاید وہ اسے آفر کرے گا کھانے کی دل مسوس کر رہ گئی

وہ اس کے پاس کھڑی اسے کھاتے ہوئے دیکھ رہی تھی آج اس نے بہت کچھ سوچ رکھا تھا پتہ نہیں وہ اس سے کہہ بھی پائے گی یا نہیں۔ فلحال تو وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی

اسے سخت بھوک لگ رہی تھی وہ اس کے لیے اتنی محنت کر کے ناشتہ بنا چکی تھی اور وہ اسے ناشتے کے لیے کہہ تک نہیں رہا تھا

تمہیں کیا انوٹیشن دینا پڑے گا کہ آ کر کھانا کھالو مجھے کسی کے ترلے کرنے کی عادت نہیں ہے اگر تمہیں کھانا ہے تو کھالو اگر نہیں کھانا تو رہو بھوکی مارو مجھے کوئی پروا نہیں ہے

وہ جس سے امید لگائے اس کے سائیڈ پر کھڑی تھی اس کی بات سن کر اندر ہی اندر جل کر راکھ ہو گئی

آپ کو کیوں لگتا ہے کہ اگر آپ کہیں گے تبھی میں کھاؤں گی میں کوئی آپ کے انویٹیشن کا انتظار نہیں کر رہی میرا جب دل کرے گا تب بنا بھی لوں گی اور کھا بھی لوں گی

اس نے بھی آگے سے کرا کے دار جواب دیا تھا

ایک تو تم زبان درازی بہت کرتی ہو۔اور یہ کیا سارا کھانا تم نے اکیلے میرے لئے بنایا ہے کیا کھلا کھلا کر مارنا چاہتی ہو مجھے وہ ہاتھ روکے اس سے سوال کر رہا تھا

خبر دار جو مجھ پر جھوٹا الزام لگایا میں زبان دراز نہیں ہوں ہاں لیکن آپ کی حویلی والی بیویوں کی طرح آپ کے سامنے نظر جھکا کر آپ کے ہر حکم پر جی جی کرنا میرے بس سے باہر ہے

اور یہ سارا کھانا میں نے آپ کے بلڈوزر جیسے جسم کو دیکھ کر بنایا ہے اتنا تو با آسانی آپ کھا ہی لیتے ہوں گے

مجھے ڈر تھا کہ یہ بھی کہیں کم پر جائے آپ کے لیے وہ اس کے کسرتی وجود کو دیکھ کر منہ بسور کر بولی جبکہ حقیقت یہ تھی کہ کھانا اس نے اپنے لئے بنایا تھا

نہیں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں یہ کھانا میرے لئے ہر گز کم نہیں پڑے گا تم بھی بیٹھ کر کھا سکتی ہو اس نے آفر کی تھی

جی نہیں مجھے آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے کا کوئی شوق نہیں ہے اس نے گردن اکڑا کر جواب دیا

اچھا تو یہ بہانہ ہے تمہارا اتنے نخرے دکھانے کا ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنی فرمانبردار بیوی ہو کہ میرے کھانے کے بعد بچا ہوا کھانا کھاؤ گی

فرمانبردار بیوی تو ہر انسان کو چاہیے ہوتی ہے لیکن تمہارا کل کا روپ دیکھنے کے بعد مجھے سچ میں یقین نہیں آرہا کہ تم اس ٹائپ کی بیوی ہو گی تم سچ میں میری باقی تین بیویوں سے زیادہ فرمانبرداری کے جھنڈے گاڑو گی

تمہارا تو لیول ہی الگ ہے وہ اس کی بات کا مطلب اپنے انداز میں نکالتا اسے زچ کرنے لگا

جی نہیں میں اتنی بھی کوئی اولڈ فیشن گنوار قسم کی لڑکی نہیں ہوں کہ شوہر کے کھانے کے بعد اس کا جھوٹا بیٹھ کر کھائے گی۔

مجھے بیویوں کے حقوق بہت اچھی طرح سے پتہ ہے لیکن بات یہاں یہ ہے کہ اگر میں ہمارے درمیان رشتے کو تسلیم ہی نہیں کرتی تو میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کیوں کھاوں

آپ کے ساتھ میرا ایک ایک لمحہ کسی اذیت سے کم نہیں ہے یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کو کبھی معاف کر سکتی ہوں آپ میرے ماں باپ کے قاتل ہیں آپ نے میری آنکھوں کے سامنے میرے اپنوں کا قتل کیا ہے میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی

وہ جو فی الحال اس ٹاپک پر بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی اس کے نرم لہجے پر ایک بار پھر سے جیسے ہار کر اسے اس کی غلطی کا احساس دلانے لگی

تم سے معافی مانگ کون رہا ہے لڑکی۔۔! اور تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں تم سے کبھی معافی مانگوں گا میں سید مکرش شاہ ہوں اور میں کبھی کوئی غلطی نہیں کرتا

معاف کیجئے گا سید مکرش شاہ صاجب آپ نے غلطی نہیں قتل کیا ہے اور قتل گناہ میں شامل ہوتا ہے وہ چلا کر اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی

آواز نیچی عورت ذات کی اتنی اونچی آواز ہماری نسلوں میں کسی نے برداشت نہیں کی وہ اس سے زیادہ آواز میں دھاڑا تھا

تو پھر برداشت کرنے کی عادت ڈال لیجئے کیونکہ میں بھی آپ کی نسل کا حصہ ہوں۔جو آج تک کسی نے کرنے کی ہمت نہیں کی وہ میں کر کے دکھاؤں گی

وہ اس کے انداز سے ڈری نہیں تھی بلکہ بہت ہمت سے اس نے جواب دیا تھا اس کے انداز پر سید مکرش شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی تھی جیسے وہ اس کے انداز سے محظوظ ہوا ہو

مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا اور مجھے ڈرانے کی کوشش بھی مت کیجئے گا آپ میرے ساتھ جتنا برا کر سکتے تھے نہ کر چکے ہیں اب آپ میرے ساتھ اگر انتہا کا برا کرنے کے بارے میں سوچیں گے نہ تو بھی آپ کی سوچ کل رات کے عمل سے زیادہ نہیں آگے جا سکتی

یا پھر آپ مجھے زور زبردستی کر کے حویلی لے جائیں گے اور پھر بات ختم زیادہ سے زیادہ میرا قتل کر دیا جائے گا اور وہ جائیداد جو کسی زمانے میں آپ لوگوں نے میرے نام کی وہ مجھ سے چھین لی جائے گی جس کی مجھے تو رتی برابر پروا نہیں

تو مجھے ڈرانے کی کوشش ہر گز مت کریں نا ہی مجھے آپ کا ڈر ہے اور نہ ہی آپ کے کسی خاندان والے کا

ہاں مجھے موت سے ڈر لگتا ہے۔مجھے اذیت ناک موت سے ڈر لگتا ہے لیکن یہاں آپ کی قید میں آنے کے بعد میں سمجھ چکی ہوں کہ میتی موت بھی ویسے ہی ہو گی جیسے اللہ نے لکھی ہوئی ہے

تو آپ سے ڈرنے سے بہتر ہے کہ میں اس کی ذات سے ڈروں۔آپ تو خود اس کے حکم کے غلام ہیں وہ اس کے سامنے کھڑی پر سکون انداز میں بول رہی تھی

ایک رات میں اتنی ہمت کیسے آگئی تھی اس میں کل رات تو وہ اس کے سامنے کانپ رہی تھی

ایک ہی رات میں اس کا لب و لہجہ کیسے بدل گیا تھا۔وہ سوچ کر رہ گیا جب کہ وہ بنا کچھ بولے اندر کمرے کی طرف چلی گئی تھی

ناشتہ کرنے کے بعد وہ کمرے میں جانے کے بجائے باہر آگیا تھا جہاں اس کے دوست اس کے منتظر تھے

ooooo

وہ کمرے میں آئی تو ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمک رہی تھیں اس کے ہاتھ بری طرح سے کانپ رہے تھے وہ اتنا کچھ بول کر آگئی تھی اسے بتا رہی تھی کہ وہ ڈرتی نہیں ہے اس سے

جبکہ اس کا ننھا سا دل سینے کی دیوار توڑ کر باہر آنے کو تھا اس کا وجود بری طرح سے لرز رہا تھا

لیکن اسے ہمت کرنی تھی اسے اس کے ساتھ حد درجہ بد تمیزی کرنی تھی کیونکہ کل رات اس نے فون پر سننا تھا وہ کسی سے بات کرتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ جب تک عنائش کے لب و لہجے میں تہذیب شامل نہیں ہو جاتی تب تک وہ اسے اپنے خاندان کے بزرگوں کے سامنے لے کر نہیں آئے گا

اور جب تک وہ حویلی نہیں جائے گی تب تک وہ اسے قتل تو ہر گز نہیں کرے گا اسے لگتا تھا کہ وہ حویلی میں جانے کے قابل نہیں ہے تو ایسا ہی سہی اگر وہ قابل نہیں تھی تو وہ بھی قابل بنے گی بھی نہیں

اور اسے یوں لے کر جانا تو سید مکرش شاہ کی توہین تھی کہ وہ اپنی بیوی کی لگام کھینچ ننہیں پایا اس کی بیوی بد لحاظ اور بد تمیز ہے

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے حد درجہ تنگ کرے گی وہ اسے اتنا تنگ کرے گی کہ وہ خود ہی اسے حویلی لے کر جانے کے بارے میں نہیں سوچے گا

اور جہاں تک بات ہے حویلی جا کر حویلی والوں کے سامنے بے بس ہونے کی تو اس کا ڈر اس کی انتہا درجہ بد تمیزی سے ہی اس کے دل میں ختم ہونے والا تھا

یہ تھوڑا مشکل تھا کیونکہ وہ کسی بھی زمانے میں بد تمیز نہیں رہی تھی لیکن اب اسے ہر وہ حرکت کرنی تھی جو مکرش شاہ کو غصہ دلائے

اور اس کے ذہن میں یہ بات محفوظ ہو جائے کہ وہ حویلی میں جانے کے قابل نہیں ہے اور نہ ہی گھر کے بزرگوں کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے

وہ جانتی تھی کہ اس آدمی کو اس میں کوئی انٹرسٹڈ نہیں ہے وہ پہلے ہی تین بیویاں رکھتا ہے

جن کے ساتھ اس کے تعلقات کافی زیادہ خوشگوار ہیں کیونکہ اپنی بیویوں کا ذکر کرتے ہوئے اس کے لب و لہجے میں ہمیشہ ہی بہت خوشگوار تاثر ہوتا تھا

بس اب اسے ہمت نہیں ہارنی تھی اور نہ ہی پیچھے ہٹنا تھا اس نے ہمت کرنی تھی اور اپنے آپ کو اس جہنم سے نکالنا تھا

اسی شخص کے ساتھ رہتے ہوئے فیضان ملک کے بارے میں پتہ کرنا تھا کہ وہ جلد سے جلد اس تک پہنچ سکے اس کی ماں نے اسے بتایا تھا کہ وہی اس کا اصل محافظ ہے وہی اس کا مسیحا ہے

اور اسے اپنے محافظ اپنے مسیحا کے پاس خود ہی پہنچنا تھا ہو سکتا تھا کہ وہ اسے تلاش کر رہا ہو۔

وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے پلان کو ترتیب دے رہی تھی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ مکرش شاہ کے سامنے ہارے گی ہر گز نہیں وہ سے بتائے گی کے چاہے وہ کچھ بھی کیوں نہ کر لے وہ اس سے نہیں ڈرے گی

یہ بات الگ تھی کہ اس کے سامنے اپنے لہجے کی کپکپاہٹ اور بدن کی لرزش پر کنٹرول کرنا انتہائی مشکل کام تھا

ooooo

اپنی لرزش کو کنڑول کرنے کے بعد وہ ایک گہرا سانس لے کر کمرے سے باہر آئی تھی

اسے لگا تھا شاید وہ گھر سے باہر نکل گیا ہے لیکن سامنے دروازہ کھلا تھا جبکہ وہ آرام سے صوفے پر بیٹھا کسی سے فون پر گفتگو کر رہا تھا

جبکہ اس کے دونوں شیر باہر لان میں ٹہل رہے تھے اس کا دل ایک لمحے کیلئے بے ترتیب ہوا تھا لیکن اب اس کے ہوتے ہوئے تو اس کے شیر اس پر حملہ نہیں کر سکتے تھے۔

ارے میرا بچہ میری جان میں بتا تو رہا ہوں میں آجاؤں گا تو پلیز اب مجھے تنگ مت کرو ایسے ناراض نہیں ہوتے ناگڑیا

وہ شیروں کو چور نگاہ سے دیکھتی کچن کی طرف جا رہی تھی جب اس کے قدم اس کی آواز پر رک گئے

اتنا شریں لہجہ وہ کس سے فون پر بات کر رہا تھا اسے سمجھ نہ آیا لیکن جو کوئی بھی تھا اس کے لیے بے حد عزیز تھا

ورنہ اتنے پیار سے تو اب تک اس نے اس سے بھی بات نہیں کی تھی۔ خیر وہ کون سا اس کے لیے عزیز تھی

او کے بابا میں وعدہ کرتا ہوں میں کچھ دن میں چکر لگاؤں گا تم سے ملوں گا باقی حویلی میں ابھی نہیں آسکتا مجھے آتے ہوئے تھوڑا وقت لگ جائے گا

لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ کیسے بھی تم سے ملاقات کرنے کا طریقہ نکالوں گا

گڑیا اب ضد نہیں میرا بچہ وہ پیار سے پچکار رہا تھا۔

اچھا بابا چاکیلٹ کا پورا ڈبہ لے کر آجاوں گا دل کھول کر کھا لینا وہ دلکشی سے ہنسا تھا ۔یقیناً وہ کسی چھوٹے بچے سے بات کر رہا تھا۔

اووو۔اس کی صرف تین بیویاں ہی نہیں بلکہ بچے بھی ہیں اور اس وقت وہ اپنی بیٹی سے بات کر رہا تھا۔

ہاں اتنا پیار تو بیٹی سے ہی جتایا جا سکتا ہے

اوکے میرا بچہ اب مجھے جانا ہے سو فون رکھ رہا ہوں وہ جیسے اجازت مانگ رہا تھا

ہاہاہاں گڑیا میں ابھی پک سینڈ کر دیتا ہوں وہ کھل کر ہنسا اور فون بند کرتا اس کی طرف دیکھا جو اس کی باتیں سننے کے لیے یہاں کھڑی تھی

ہو گئی جاسوسی تو اب چلی جاؤ کچن میں جا کر کچھ کھالو وہ اس کا رخ پہلے ہی کچن کی جانب دیکھ چکا تھا تو اندازہ تھا یقین اب اسے بھوک لگی ہو گی

اوہیلو مجھے کوئی شوق نہیں آپ کی جاسوسی کرنے کا میں تو دیکھ رہی تھی جتنا پیار آپ اپنی بیٹی سے جتا رہے تھے اسے دیکھ کر تو کوئی بھی آپ کو ایک بہت ہی نیک والد سمجھے گا

لیکن کسی دوسرے کی بیٹی کو یتیم کرتے ہوئے آپ کو ذرا رحم نہ آئے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ آپ کو ہر چیز کا حساب دینا پڑے گا کیوں زمینی خدا بنے ہوئے ہیں آپ

آپ کی اپنی بیٹی آپ کے لئے عزیز ہے اور کسی دوسرے کو یتیم کرتے ہوئے اپنے ایک لمحے کو نہ سوچا وہ اس کے سامنے کھڑی شاید اسے شرم دلانے کی کوشش کر رہی تھی

میں نے کچھ غلط نہیں کیا تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب پھر سے بتا رہا ہوں مجھے بار بار یہ بات کرنا پسند نہیں ہے

میں نے جس انسان کو مارا ہے وہ جینے کے قابل نہیں تھا

اور اگر تم نے میری بیٹی کی بات سن ہی لی ہے تو یہاں آؤ کہ وہ تمہاری تصویر مانگ رہی ہے اسے اپنی بڑی ماما کی تصویر دیکھنی ہے

وہ اس کی بات کو سرے سے نظر انداز کرتا اپنے اسمارٹ فون میں اس کی تصویر بنانے لگا جب کہ وہ غصے سے پاؤں پٹختی کچن کی طرف چلی گئی تھی

وہ لبوں پر دلکش مسکراہٹ سجائے اس کی تصویر اپنی لاڈلی گڑیا کو سینڈ بھی کر چکا تھا

ooooo

دیکھو جعفر ہم جانتے ہیں کہ ہم سے غلطیاں ہوئی ہیں لیکن ماضی میں ہوئی غلطیوں کو کیوں دہرانا

ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم زرشے کو بہت خوش رکھیں گے تم ایک بار اپنی بیٹی سے پوچھ تو لو اس طرح سے اچانک انکار کرنا ہم لوگوں کے رشتے پر بھی برا اثر ڈال سکتا ہے

یہ ہمارے تعلقات کے لیے بالکل بھی بہتر نہیں ہے میر ابیٹا ماشاءاللہ سے اپنی دکان چلاتا ہے اچھا کاروبار چل رہا ہے اس کا

یوں اچانک تم انکار اس کے منہ پر کیسے مار سکتے ہو بھلا کیا کمی ہے ہمارے بیٹے میں تم زرشے سے بات کرو

ہمیں یقین ہے ہماری بچی کو اس شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا یوں لوگوں کی باتوں میں آکر اپنے خاندان سے تعلقات خراب کرنا کہاں کی عقلمندی ہے تمہیں اپنی عقل سے کام لینا چاہیے تمہیں سوچنا چاہیے کہ تم جو کر رہے ہو وہ بلکل بھی بہتر نہیں ہے

جعفر اکبر خان نے اپنے بھائی کو رشتے کے لئے انکار کیا ہی تھا کہ تین دن کے بعد کوئٹہ سے کراچی کا لمبا سفر طے کر کے ان سے ملنے کی خاطر یہاں آ پہنچے اصل میں وہ یہ رشتہ ہر قیمت پر چاہتے تھے جس کی وجہ ابھی کوئی بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا

دیکھیں بھائی صاحب میں نے سوچ سمجھ کر رشتے سے انکار کیا ہے اور ابھی تو زرشے پڑھائی کر رہی ہے ابھی اس نے بہت پڑھنا ہے اس کا خواب ہے ہماری

ایک ہی تو بیٹی ہے اگر ہم اس کے خواب پورے نہ کروا سکیں تو بھلا کیا فائدہ ہے ہمارے ہونے کا

بیٹی تو پرائے گھر کی امانت ہے آج نہیں تو کل اپنے گھر کی ہو جائے گی لیکن میں اپنی بیٹی کو ہر خوشی دینا چاہتا ہوں میں بس چاہتا ہوں کہ وہ اپنے خواب پورے کر لے فی الحال میں اس کی شادی کے لئے راضی نہیں ہوں اس کے بھائی نے بھی شادی سے انکار کروا دیا ہے یہ نہیں کہ آپ لوگوں کے رشتے کے لئے انکار کیا ہے اصل میں ہم فی الحال اس کا رشتہ کرنا ہی نہیں چاہتے

جب تک وہ اپنی پڑھائی لکھائی مکمل نہ کر لے تب تک ہم اس کا رشتہ نہیں کرنا چاہتے اور ماشاءاللہ سے اب تو احمد کی عمر بتیس سے اوپر جا رہی ہے تو بہتر ہے آپ اس کے لئے مناسب رشتہ ڈھونڈ لیں ہم نہیں چاہتے کہ وہ ہماری بیٹی کے انتظار میں بیٹھے۔جب تک زرشے کی تعلیم مکمل ہوتی ہے تب تک نہ جانے کتنا وقت گزر جائے گا

زرشے نے تو ابھی انیسواں سال میں قدم رکھا ہے دونوں کی عمر میں بھی بہت واضح فرق ہے جعفر اکبر خان ایک کے بعد ایک جواز پیش کر رہے تھے ان دونوں کا رشتہ نہ کرنے پر لیکن سامنے بیٹھے ان کے بھائی ان کے تلخ باتوں کو نہ جانے کیسے صبر سے برداشت کر رہے تھے

جو اس بات کی طرف اشارہ کر رہا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر یہ رشتہ چاہتے ہیں ورنہ ان کی بھابھی صاحبہ تو اپنے بیٹے کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کر سکتی تھی اگر ان کے دل میں کوئی لالچ نہ ہوتا تو اب تک بھابھی نے ہنگامہ مچا دینا تھا لیکن وہ نہ جانے کیسے خاموشی سے صبر کے گھونٹ پی رہی تھی

دیکھو جعفر آدمی کی عمر کوئی نہیں دیکھتا مرد ہمیشہ جوان ہی رہتا ہے اور جہاں تک بات ہے زرشے کی عمر کی تو یہ مناسب وقت ہے اس کے نکاح کا ہم کون سا ابھی

رخصتی چاہتے ہیں ہم صرف نکاح چاہتے ہیں تم اس رشتے کے لیے حامی بھر دو ہمارے رشتے مضبوط ہوں گے اور۔۔۔

میں انکار کر چکا ہوں بھائی صاحب اب بیٹی کا معاملہ ہے کوئی زبردستی تو ہے نہیں وہ جیسے بات ہی ختم کرنا چاہتے تھے جب اچانک زرشے نے گھر میں قدم رکھا

اسلام علیکم تایا ابو تایا میں کیسے ہیں آپ لوگ یوں اچانک آپ لوگوں کا آنا کیسے ہوا وہ ان دونوں سے ملتے ہوئے کہنے لگی وہ تائی جو ہمیشہ اسے دیکھ کر چہرہ پھیر لیتی تھی آج اس کے استقبال میں کھڑی ہو چکی تھی

ہم ایک بہت اہم مقصد کے لیے آئے تھے زرشے بیٹی لیکن تمہارے ابو ہمارے برسوں کے جوڑے رشتوں کو خراب کر رہے ہیں تم ہی سمجھاؤ اپنے والد کو یہ بات ٹھیک نہیں ہے دوسروں کے کہنے پر نہیں چلا جاتا اپنا خون اپنا ہوتا ہے اب ہم چلتے ہیں باقی فیصلے کا انتظار رہے گا سوچ سمجھ کر جواب دینا جعفر اکبر خان

وہ اپنے بھائی سے کہتے ہوئے باہر کے راہ لے چکے تھے جبکہ ان کے جانے کے بعد وہ کتنی ہی دیر انہیں دیکھتی رہی نہ جانے کون سے بات کر رہے تھے اور کس چیز کا ذکر کر رہے تھے

ooooo

ان لوگوں کے کھانے کے فورا بعد اس کی ماں نے اسے ساری بات بتادی تھی پہلے تو ان کے بات سن کر وہ حیران رہ گئی کہ اتنی بے عزتی کے بعد بھی وہ اپنی بات پر قائم تھے

اس کے تایا تو اپنے مزاج کے خلاف ایک لفظ بھی برداشت نہیں کرتے تھے اور یہاں ساری باتیں خاموشی سے سنتے رہے کون سی مجبوری تھی کہ وہ رشتہ اپنے بیٹے کے لئے چاہتے ہیں ورنہ پہلے تو کبھی لوگوں کو اتنا پیار نہیں آیا تھا

بابا نے کہہ دیا تھا کہ وہ کسی بھی قیمت پر یہ رشتہ نہیں دیں گے تو وہ بھی مزیدان سے بحث کئے بنا اپنے کمرے میں آگئی تھی لیکن کمرے میں آنے کے بعد اس کی ساری سوچیں زوار شاہ کی جانب جانے لگی

فی الحال تو وہ اس بات پر یقین ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ وہ شخص سچ میں اس سے محبت کرتا ہے اس کی دھمکیاں اسے بہت بری لگ رہی تھی اپنے ماں باپ کی عزت پر وہ حرف نہیں آنے دے سکتی تھی اور اس کی محبت کو اپنی طرف سے کوئی رسپونس نہیں دینا چاہتی تھی

وہ ان سب چیزوں پر اب تک اسی لیے بالکل خاموش تھی لیکن اسے کوئی نہ کوئی حل تو نکالنا ہی تھا پہلے اس نے سوچا تھا کہ وہ کیوں نہ ساری باتیں اپنے بابا کو بتا دے اس کے بابا ضرور اس پر یقین کرتے لیکن پھر کیا ہوتا

اگراس کے باباس بات پر آواز اٹھاتے توان کی نوکری چھوٹ جاتی اوراس کا جو بھائی سات سمندر پار بیٹھا ہے اسے واپس بھیج دیا جاتااس کی پڑھائی فیوچر سب ختم ہو جاتا کیونکہ یہ سب کچھ صرف اور صرف زراور شاہ کی بدولت ہی ممکن تھا

وہ اپنے ہاتھ سے اپنے گھر والوں کا سکون تباہ نہیں کر سکتی تھی۔وہ یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کہ ان لوگوں کے ان پر بہت احسانات ہیں وہ زندگی کے ہر موڑ پر ان لوگوں کے بہت کام آئے تھے اوراس وقت وہ مکمل طور پر ان کے احسانات کے نیچے دبے ہوئے تھے وہ ان کے خلاف آواز نہیں اٹھا سکتے تھے ورنہ نقصان ہوتا

ooooo

کہاں ہے تمہاری سہیلی آج کل نظر کیوں نہیں آتی آج تیسرا دن تھااسے غائب ہوئے نہ جانے یہ لڑکی کب اور کس وقت اس کے کمرے میں کھانا رکھ کر جاتی تھی۔پہلے تو وہ اس کے جوگنگ سے آنے کے بعد اس کا ناشتہ اس کے کمرے میں لاتی تھی لیکن آج کل وہ جوگنگ سے پہلے ہی ناشتہ کمرے میں رکھ جاتی تھی

اور اسے دیکھے بنا زرا ور کو سکون حاصل نہیں تھا اس کا دل اس کے دیدار کی خاطر مچلنے لگا تھا آج صبح تو اس کے لئے وہ جوگنگ پر بھی نہ گیا لیکن اس نے ناشتہ کسی اور ملازمہ کے ہاتھ بھجوا دیا جبکہ رات کا کھانا وہ سب کے ساتھ ڈائننگ ٹیبل پر ہی کھاتا تھا

اب وہ اتنی آسانی سے سب سے پوچھ نہیں سکتا تھا کہ کہاں ہے اس کی دل کی دھڑکن۔اسی لئے خاموشی سے تین دن سے یہ سب کچھ برداشت کر رہا تھا لیکن آج اس کے برداشت کی انتہا ہو گئی تھی

اسی لیے تو عنایہ کے سر پر سوار ہو گیا

مجھے نہیں پتہ میری ناراضگی چل رہی ہے وہ ناک سکھڑ کر بولی

حد ہے عنایہ تم ہر وقت اس سے ناراض ہی رہتی ہو اب کیا کر دیا اس بچاری نے اسے بے ساختہ ہی اپنے دل کی دھڑکن پر ترس آیا تھا ایک ہی سہیلی تھی اس سے اور وہ بھی ہر وقت منہ پھلا کر رکھتی تھی

میرا نہیں اس کا قصور ہے اور آپ مجھے کیوں ڈانٹ رہے ہیں ساری غلطی بھی اس کی اور آپ بھی مجھ پر غصہ ہو رہے ہیں میں نے اسے بولا صبح میرے ساتھ ٹیلر کی دکان تک چلے اتنے نخرے کیے اس نے میرے ساتھ نہیں آئی

اس کی وجہ سے میں بھی نہیں گئی اور اب آپ بھی مجھ پر یہ چلا رہے ہیں اس نے فوراً وجہ بتائی تھی

تو اس کے نہ جانے کے پیچھے کوئی ریزن ہو گا نہ اب وہ تمہاری طرح فارغ تو نہیں رہتی

بھائی آپ کی بہن میں ہوں وہ نہیں اور آپ کو میرا ساتھ دینا چاہیے اس کا نہیں اس نے منہ بنا کر کہا اب وہ اسے کیا بتاتا وہ اسے بہن نہیں بلکہ اور بہت کچھ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے

اچھا ٹھیک ہے نہ بات ختم کرو یا اسے منا کر لاؤ اور اس کو کہو کہ میرے لیے کچھ بنائے آج میرا کچھ الگ کھانے کا موڈ کر رہا ہے وہ اب اپنے مطلب کی بات پر آیا تھا

ابھی تو صرف پانچ بجے ہے آپ کو ابھی سے بھوک لگ رہی ہے اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا

دوپہر میں کچھ کھا نہیں پایا تھا اس لیے اب مجھے تھوڑی بھوک فیل ہو رہی ہے تم اس سے کہو کہ آکر مجھے کچھ ہلکا پھلکا سا بنا کر دے

اس کے دیدار کی خاطر آج اگر اسے کچھ اور بھی کرنا پڑتا تو وہ بھی کر جاتا کیونکہ آج اس کے صبر کی انتہا ہو چکی تھی وہ تو شکر ہے کہ عنایہ آخر اس کی بات مان گی تھی

اسے اپنے بھائی کے بھوکے ہونے کی پرواہ تھی اسی لئے ہاں میں سر ہلا کر فوراً ہی اٹھ کر اندر چلی گئی تھی اور اگلے دس منٹ میں ہوا سے منا کر لے بھی آئی تھی

وہ اوپر سیڑھیوں پر کھڑا جیسے اسی کا منتظر تھا اسے دیکھتے ہی اسے ایک پل کے لئے سکون سا مل گیا تھا اورنج کلر کے سادہ سے لباس میں وہ سیدھی اس کے دل میں اترتی جا رہی تھی

وہ اپنی فیلنگز کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا اب اس کے دیدار کے بنا اس کا گزارہ نہیں تھا اسے جلد سے جلد کوئی بڑا قدم اٹھانا ہی تھا

کیوں کہ اس کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا کہ اگر اب اس نے مزید دیر کی تو اس کا دل بغاوت پر اترنے میں دیر نہیں لگائے گا۔

ooooo

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو وہ پوری طرح سے دروازے کی طرف متوجہ ہوا وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتی اس کے لئے بنایا کھانا ٹیبل پر لگانے لگی وہ اس کے پاس ہی کھڑا مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی بولتا عنایا بھی اس کے پیچھے ہی کمرے میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں دو پلیٹس اور چمچ تھی

آپ کو بھوک لگی تو مجھے بھی یاد آیا کہ دوپہر میں میں نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا اس پر غصہ ہونے کی وجہ سے تو اس نے اتنے مزے کہ دش بنائی ہے تو میں بھی خاضر ہو گی چلیں مل کر کھاتے ہیں

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس کے اور اپنے لئے کھانا نکالنے لگی

زر اور مسکراتا ہوا اس کے پاس ہی آکر بیٹھا تھا۔

آونازرشے بہت مزے کا بنا ہے تمہیں تو پتا ہی ہو گا تو نے ہی تو بنایا ہے اسنے کھانا شروع کرتے ہی زرشے کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا تھا۔

زراور کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھانا یا اس کے نظروں کے حصار میں رہنا اس کے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا اس نے بہت انکار کرنے کی کوشش کی لیکن عنایہ کے سامنے نہ اس کی پہلے کبھی چلی تھی اور نہ ہی اس نے آج چلنے دینی تھی جبکہ عنایہ کا ساتھ ہو نازر اور کے لئے بہت خوشگوار لمحات لے آیا تھا

عنایہ کا سارا دھیان اپنے کھانے پر تھا اور زراور کے مسکراتی نظریں بار بار اس کا دیدار کر رہی تھی وہ جو تین دن سے اس کے دیدار کے لیے تڑپ رہا تھا آج دل بھر کر اپنے آنکھوں کی ضرورت کو پورا کر رہا تھا

لیکن ہائے یہ کمبخت دل کیا جانے محبوب کے دیدار میں کبھی نظریں نہیں تھکتی ۔آنکھوں کی ضرورت کبھی مکمل نہیں ہوتی وہ اس کی نگاہوں کے سامنے اپنے

ہاتھ مسلتے مجبور ہو کر بیٹھی تھی جب کہ وہ اپنے دل کی تمنا پوری کرنے میں مصروف تھا

ooooo

وہ شام کو کمرے سے باہر نکلی تو مکرش اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا وہ اسے بتائے بنا کہاں گیا تھا وہ پریشان ہو گئی تھی اس لمحے اسے ڈر اکیلے رہنے سے نہیں

بلکہ شیروں کے ساتھ رہنے سے لگتا تھا اس نے ایک نظر کھڑکی سے باہر دیکھا دونوں شیر گھر کے اندر بندھے ہوئے تھے یعنی کہ وہ انہیں آزاد چھوڑ کر نہیں گیا تھا اس نے ایک گہرا سانس لے کر بڑے دروازے کو چیک کیا جو بہت اچھے طریقے سے لاک تھا اسے کچھ سکون ہوا

پتا نہیں جناب کہاں دفع ہو گئے ہیں اچھا ہی ہے میری تو جان چھوتی وہ کچن کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے لیے کچھ کھانا بنانے کے بارے میں سوچنے لگی

اگر اسے اس آدمی کے ساتھ زندگی گزار نہیں تھی تو پھر وہ بھوکی کیوں مرتی اس سوچ کے ساتھ اس نے جلدی سے چاول بنانے کا فیصلہ کیا

لیکن ذہن میں یہی ساری سوچیں چل رہی تھی کہ وہ اس آدمی سے جان کیسے چھڑائے ایک چیز تو اس کے دماغ میں بہت اچھے طریقے سے سما چکی تھی کہ جب تک وہ بد تمیز رہے گی

تب تک وہ اسے حویلی لے کر نہیں جائے گا اور یہ اس کے پاس پلس پوائنٹ تھا حویلی وہ کبھی نہیں جانا چاہتی تھی اور اب اسے سمجھ میں بھی آ چکا تھا کہ مکرش اسے بدلنا چاہتا ہے

لیکن وہ نہیں بدلے گی اس بات کا اسے مکمل یقین تھا۔

اس نے اپنے آپ کو ہر طرح سے مکرش کے مائنڈ کے خلاف کرنا تھا اپنی پوری شخصیت کو بدلنا تھا اسے بات بات پر اس کے ساتھ بد تمیزی کرنی تھی

اس کی بد تمیزی پر اگر وہ اس پر ہاتھ اٹھانے پر مجبور ہو گیا تو
ہاں اگر اس کے ماں باپ کا قتل کر سکتا ہے تو اسے مار پیٹ بھی تو سکتا ہے اور مار پیٹ سے اسے پہلے سے بہت ڈر لگتا تھا

لیکن مار پیٹ کے علاوہ اسے باقی سب چیزوں سے بھی ڈر لگتا تھا تو اتنا تو وہ برداشت کر نہیں سکتی تھی اسے بھی اپنے ماں باپ کے قاتل سے دور رہنا تھا اسے کیسے بھی فیضان ملک کے پاس پہنچنا تھا

نہ جانے وہ اس کے پاس پہنچ بھی پائے گی یا اس سے پہلے ہی مر جائے گی

لیکن ایک بات کا اسے یقین تھا کہ فیضان ملک اسے ڈھونڈ رہا ہو گا وہ بھی اس کی تلاش میں اس تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا ہو گا

وہ جانتی تھی کہ وہ پولیس کا سہارا نہیں لے سکتی کیونکہ پولیس بھی اسی کا ساتھ دینے والی تھی اور وہ اتنا امیر تھا کہ یقیناً اس نے ہر انسان کا منہ بند کر رکھا ہو گا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ خر تھا کیا

اس کی شخصیت کے بارے میں سوچ سوچ کر وہ پاگل ہو رہی تھی کھانا بنا کر اس نے آرام سے ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھایا تھا وہ اس کا انتظار کیوں کرتی وہ کون سا اس سے اپنا کچھ سمجھتی تھی جس کے انتظار میں بیٹھی رہتی

اسی لیے سکون سے کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آ گئی تھی اس کا ارادہ نیند لینے کا تھا یہاں آ کر وہ اپنی لائف روٹین سے بالکل ہٹ چکی تھی عجیب زندگی ہو

گئی تھی اس کی اس آدمی کو اس کی کوئی پروانہ تھی وہ جیے یا مرے اسے تو بس اپنی سرگرمیوں سے ہی فرصت نہیں تھی۔

لیکن اس کی پرواہ تو اس کو بھی نہیں تھی وہ اپنا کھانا کھا کر آرام سے سو گئی تھی وہ کب آیا اسے خبر بھی نہ ہوئی۔اور پھر ایسا ہی ہوتا رہا وہ اپنی مصروفیات میں مصروف ہو گیا جبکہ عنائش گھر پر رہتی۔

وہ رات کو گھر واپس کب آتا تھا اسے بالکل اندازہ نہیں ہوتا تھا لیکن صبح کے وقت کچن میں اس کے جھوٹے برتن دیکھ کر وہ اندازہ لگا سکتی تھی جو کچھ اس نے بنایا تھا وہ بھی کھا چکا ہے

oooo

اتنے دنوں میں اس نے اس سے کچھ بھی نہیں پوچھا تھا وہ کیا کرتی ہے کیسے کرتی ہے اور صبح کے وقت ایک ملازمہ آتی تھی جو سارے گھر کی صفائی کر کے چلی جاتی تھی اس عورت کو جیسے اس سے بات کرنے کی اجازت ہی نہیں تھی

وہ بنا منہ ہلائے اپنا کام کرتی تھی اس نے دو تین بار اسے مخاطب کرنے کی کوشش کی تو اس نے کہہ دیا کہ وہ کسی کے بارے میں کچھ نہیں جانتی وہ صرف یہاں اپنا کام کرنے آئی ہے

اور بہتر ہے کہ اسے اس کا کام کرنے دیا جائے اس کے انداز نے عنائش کو غصہ دلا دیا تھا وہ کون سا اس کی انفارمیشن لیک کرنے والی تھی جو وہ اس سے اسے بات کر رہی تھی اس کے بعد اس نے بھی اسے منہ لگانے کی غلطی بالکل نہیں کی تھی

جب کہ مکرش کی روٹین تھوڑی عجیب سی تھی صبح سے لے کر دوپہر تک تو وہ گھر پر ہی رہتا اور پھر کہیں چلا جاتا

ہاں اس سے ضرور پوچھتا کہ طبیعت کیسی ہے کیا کیا تم نے سارا دن اور وہ کیا کرتی تھی سارا دن جو اسے بتاتی

وہ اسے خود سے بد تمیزی کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں دے رہا تھا وہ ایسی کوئی بات کرتا ہی نہیں تھا جس کا جواب دے کر وہ خود کو بد تمیز ظاہر کر سکے

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ وہ اس سے لڑائی کس طرح سے کرے کس طرح اسے اپنی طرف متوجہ کرے وہ تو بس اپنے ہی کاموں میں مگن رہتا تھا سارا دن جس ٹائم وہ گھر پر رہتا تھا اس کا موبائل مسلسل کان کے ساتھ لگا رہتا یا پھر وہ اپنے شیروں کے ساتھ مصروف رہتا

ویسے بھی اس سے بات کرنے کی اسے ضرورت کیا تھی اس کی تو تین تین بیویاں تھی جن کے ساتھ وہ جیسے چاہے اپنا وقت گزار سکتا تھا لیکن مزے کی بات یہ

تھی کہ وہ اپنی بیوی سے ملنے نہیں جاتا تھا یا شاید دن میں ہی ان سے مل کر واپس آ جاتا تھا

ہو سکتا تھا رات کو جو اتنی دیر سے آتا ہے وہ اپنی بیوی سے مل کر ہی آتا ہوں نہ جانے اس کے کتنے بچے تھے وہ اس کی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی لیکن آج کل یہ شخص اس کے ہواسوں پر سوار ہوتا جا رہا تھا اس گھر میں رہتے ہوئے اسے چھے دن گزر چکے تھے اور وہ اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا

جیسے گھر کا ایک فالتو سامان جو اسے گھر میں لا کر وہ مکمل طور پر بھول گیا تھا۔

شروع شروع میں تو اسے شکر منایا تھا کہ وہ اسے وقت نہیں دیتا اور نہ ہی وہ اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارتا ہے

لیکن اب اکیلے گھر میں رہتے اسے بھی عجیب لگنے لگا تھا نہ تو وہ اپنا مقصد پورا کر پا رہی تھی اور نہ ہی وہ اسے منہ لگاتا تھا

یہ سب اس طرح چل نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ آگے کے لئے بہت کچھ سوچے ہوئے تھی اسے اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے اسے مخاطب کرنا تھا اس سے باتیں کرنی تھی اس کے ساتھ بدتمیزی کرنی تھی

ooooo

وہ رات کو گھر واپس آیا روز کی طرح گھر میں بالکل خاموشی تھی آج پانچویں دن تھا وہ اس کے آنے سے پہلے ہی سو جاتی تھی اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر پڑی اپنی نیند کے مزے لوٹ رہی تھی

وہ فریش ہو کر اس کے پاس بیڈ پر آ گیا تھا کتنی دیر کو اس کا چہرہ اپنی نگاہوں کے حصار میں لیے اسے دیکھتا رہا وہ بے تحاشا حسین تھی یا پھر اس کی نظر میں اس سے زیادہ خوبصورت کوئی لڑکی تھی ہی نہیں

وہ اس کے نکاح میں تھی تو کیسے ممکن تھا کہ وہ اس کے بارے میں سوچتا نہ ہو پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت زیادہ مصروف رہنے لگا تھا

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ اس سے بالکل انجان ہے وہ اس کی روٹین سے بہت اچھی طرح سے واقف تھا گھر میں جگہ جگہ سی سی ٹی وی کیمرے لگے ہوئے تھے وہ کیا کرتی تھی کہاں جاتی تھی اسے ایک ایک پل کی خبر تھی

وہ اسے یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا کہ وہ گھر سے باہر نہیں نکلے وہ دروازہ ہمیشہ بند رکھتی تھی یقیناً شیروں کی وجہ سے ایسا کرتی تھی

وہ شیروں سے بہت زیادہ ڈرتی تھی اور اس میں کچھ غلط بھی نہیں تھا وہ بہت جان لیوا اور خونخوار جانور تھے جو کبھی بھی اس پر حملہ کر سکتے تھے یہ بات الگ تھی کہ ان کی دیکھ بھال وہ خود کرتا تھا وہ بچپن سے اس کے ساتھ تھے

اس کے بناوہ اپنے آس پاس کسی کو بھی نہیں آنے دیتے تھے یہی وجہ تھی کہ شہر آنے سے پہلے اس نے ان دونوں کو اپنے ساتھ ہی یہاں لانے کا فیصلہ کر لیا تھا اگر ان دونوں کو اس کے بچپن کے دوست کہا جائے تو یہ غلط نہیں تھا۔

وہ جو کب سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا جب اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اپنی انگلیاں اس کے بالوں میں چلائی۔

تمہارے کیا ارادے ہیں میں بہت اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں مجھے سب پتہ ہے تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے میں ایک ایک بات سے واقف ہوں

اور تمہاری ہر بد تمیزی کا جواب میں منہ توڑ دوں گا لیکن آج کل میں بہت مصروف ہو مجھے تھوڑا وقت چاہیے تمہارے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے سے پہلے میں پرانے سارے قصے تمام کروں گا

بہت کچھ ہے جسے ختم کرنا ہے اور فیضان ملک وہ اپنی سوچوں میں گہری مسکراہٹ اپنے لبوں پر لے آیا تھا

تم میری ہو صرف میری اور مکرش شاہ کسی فیضان ملک کو تمہاری زندگی میں نہیں آنے دے گا تمھاری ساری راہیں مجھ سے شروع ہو کر مجھ پر ختم ہوں گی

وہ مسکراتے ہوئے اچانک اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے لبوں پر جھکا تھا

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا وہ گہری نیند میں سو رہی تھی اس کے حرکت پر ہر بڑا کر اٹھی تھی وہ اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن وہ اس سے کیا دور ہوتا وہ اس کے دونوں بازو کو پکڑتا تکیے سے لگاتا اس کے لبوں کو بخش کر اس کی گردن پر جھک گیا تھا

اس نے ہر طرح سے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تھی اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے وہ بار بار اپنا چہرہ دائیں بائیں پھیرتی اسے خود سے دور کر رہی تھی لیکن وہ تو جیسے مکمل بے خود ہو چکا تھا وہ کیا بول رہی تھی اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ صرف اپنی تشنگی مٹا رہا تھا

بے وقوف لڑکی کیا کیا تم نے وہ اپنے کندھے پر خون کے چھوٹے چھوٹے نشان دیکھتے ہوئے اسے اپنی تکلیف کا احساس دلانے لگا تھا لیکن وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اگلے ہی لمحے اس دے فاصلے پر جا کر کھڑی ہوئی تھی

آپ کو شرم نہیں آتی ہے اسی حرکت کرتے ہوئے میں نے کہا تھا نہ آپ زور زبردستی نہیں کر سکتے آپ کو سمجھانے کی کوشش کی تھی حد ہوتی ہے کسی چیز کی

میں کوئی آپ کی جاگیر نہیں ہوں جسے جیسے چاہیں استعمال کریں گے آپ وہ نہ جانے کیا کیا بول رہی تھی جب اچانک مکرش نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچ لیا وہ ایک بار پھر سے اس کی پناہ میں آگئی تھی

ہاں ہاں جانتا ہوں میں یار تھوڑے جذبات بہک گئے تھے تھوڑا بے لگام ہو جاتا ہوں میں اور اس میں میری نہیں تمہاری غلطی ہے تمہیں کیا ضرورت ہے اتنا خوبصورت لگنے کی بندہ بشر ہوں بہک سکتا ہوں

لیکن میں اپنی غلطی مانتا ہوں یار تمہیں ایک مہینے کا وقت دیا ہے میں خود پر قابو ہی نہیں کر پا رہا تمہیں خود بھی خیال رکھنا چاہیے

اس طرح بے ترتیب حسن کا شاہکار بن کر پڑی رہو گی تو کوئی بھی بہکے گا اور اوپر سے ہم تو نکاح جیسا جائز تعلق رکھتے ہیں

اس طرح سے بکھری ملو گی تو اتنے پارسا ہم بھی نہیں جو اس نعمت کو ٹھکرا دیں وعدہ نہیں کرتا لیکن اب کوشش کروں گا

کہ ایک مہینے تک تمہارے قریب نہ آؤ اس کے کانپتے وجود کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا

وہ تو اس کے انداز پر حیران رہ گئی تھی وہ کیا کیا بولے جا رہا تھا

کہاں وہ اس سے بد تمیزی کرنا چاہتی تھی اسے اچھی خاصی باتیں سنانا چاہتی تھی اور کہاں وہ اس کے اس طرح سے قریب آنے پر اپنے کانپتے دل کو ہی سنبھالتی رہ گی

یاتووہ بہت زیادہ سمجھدار تھا کہ اس معاملے میں ضرورت سے زیادہ تجربہ کار تھاتو اسے اپنے سینے سے اس طرح سے لگائے ہوئے تھا کہ وہ چاہ کر بھی اس سے دور نہ ہو پائی

ooooo

شام اس نے گھر میں قدم رکھا تو اندر احمد بھائی کو بیٹھے ہوئے پایا وہ تو انہیں دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔انکار ہو جانے کے بعد وہ یہاں پر کیوں آئے تھے۔اس کے بابا اس انکار کر چکے تھے پھر ایسے میں ان کا یہاں آنے کا کوئی جواز نہیں بنتا تھا

ابھی کل ہی تو ان کے والدین کو انکار کر کے بھیجا تھا کہ آج وہ خود ہی یہاں آ گئے اب ان کے یہاں آنے کے پیچھے کون سی وجہ تھی وہ سچ میں سمجھ نہیں پائی تھی۔

السلام علیکم احمد بھائی کیسے ہیں آپ وہ اپنا سر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگی تو احمد نے شفقت سے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے اس کے سر پر اپنا ہاتھ

رکھا تھا اس کی نگاہوں میں اسے ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا جس سے وہ گھبرا جاتی

وعلیکم السلام پیاری بہنا وہ بس یہاں کچھ کام سے آنا پڑا تو سوچا کہ چچا جان سے بھی ملاقات کر لوں اور پھر تمہاری سالگرہ بھی تو تھی نا سوچا کے تمہیں تمہاری مرضی سے کوئی تحفہ دلواؤں گا اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بہت شکریہ احمد بھائی گفٹ کی ضرورت نہیں ہے آپ کو میری سالگرہ یاد ہے یہی بہت بڑی بات ہے اور آپ کو تو پتا ہے میں مناتی نہیں ہوں۔

وہ اس کے ساتھ وہی بیٹھے سے بتانے لگی تو احمد مسکرا دیا

لے لو گڑیا ہو سکتا ہے اگلے سال تمہارا بھائی شادی شدہ ہو جائے پھر بیوی نے نہیں بہنوں کے نخرے اٹھانے دینے پتہ ہے نا اس نے شرارت سے بھرپور انداز میں کہا

اس کے بات پر وہ بھی کھلکھلا کر ہنسی تھی

جی نہیں ہمارے نخرے تو آپ کو اٹھانے ہی پڑیں گے بیوی آجائے اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ بہنوں سے کنارہ کشی کر لی جائے ہم تو اپنا حق وصول کر رہے گئیں۔

ہاں تو وہی تو کہہ رہا ہوں بہنا اپنا حق وصولو اور چلو میرے ساتھ آؤ مارکیٹ تک چلتے ہیں مجھے کچھ اور چیزیں بھی لینی ہے رہا ہے سیمرا اور ہمیرا کیلئے اس نے اپنی بہنوں کے نام لیتے ہوئے کہا۔

اس کے انداز سے کہیں بھی ایسا محسوس نہیں ہو رہا تھا کہ اس رشتے کے ٹوٹ جانے پر وہ پریشان ہے یا اسے کچھ برا لگا ہے بلکہ تو ان کے انکار پر وہ زیادہ خوش لگ رہا تھا

ہاں بیٹا چلی جاؤ احمد نے تم سے کوئی بھی ضروری بات کرنی ہے اپنی شادی کے حوالے سے اور احمد بیٹا ہم تمہارا مکمل ساتھ دینے کی کوشش کریں گے اگر اللہ نے چاہا تو تم اپنے من کی مراد ضرور پاؤ گے

چاچی جان نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلا یا

بس چاچی جان آپ لوگوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے ورنہ امی اور بابا جان تو اس رشتے کے لئے کبھی بھی راضی نہیں ہوں گے۔

لیکن آپ لوگوں کے انکار کی وجہ سے مجھے تھوڑی سی ہمت ملی ہے اب ان شاءاللہ میں کوئی نہ کوئی حل ضرور نکالوں گا وہ اٹھ کھڑا ہوا تو زرشے بھی اس کے ساتھ ہی گھر سے باہر نکل آئی تھی

ooooo

کہاں ہے تمہاری لاڈلی سہیلی گڑیا۔۔۔؟جب میں گھر آتا ہوں تب تو کہیں نظر نہیں آتی اس نے آدھی بات عنایہ سے کہی اور باقی من ہی من میں بڑبڑایا

آپ کو ایک راز کی بات بتاؤں کسی کو بتائے گا نہیں اس کا ناکزن آیا ہوا ہے کوئٹہ سے وہی کزن جس کے ساتھ اس کی شادی ہونے والی ہے وہ پکا نہیں پتا ہے بس جتنا پتہ ہے آپ کو بتا رہی ہوں۔اس کا انداز ہ رازدانہ تھا۔

لیکن میری خبر کے مطابق تو جعفر اکبر خان نے رشتے سے انکار کر دیا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا

ہاں انہوں نے رشتے کے لیے انکار کر دیا تھا لیکن تایا اور تائی لوگ نہ ان کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور اب رشتہ داری کا سوال ہے زرشے کو یقین ہے آج نہیں تو کل رشتے کے لیے حامی بھر دی جائے گی

اور آج تو دلہا صاحب خود آئے ہوئے ہیں ویسے میں نے ابھی تک دیکھا نہیں کیسا دکھتا ہے لیکن یہ پتا ہے کہ کسی دکان پہ۔۔۔۔۔۔وہ نہ جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی کہ وہ تیزی سے اس کی بات نظر انداز کرتا گھر سے باہر نکل گیا

ہائے اللہ انہیں پتہ نہیں کیا ہو گیا ایک تو آدھی ادھوری بات سن کر چلے جاتے ہیں میں کس سے بات کروں بندہ بات تو پوری سن لیتا ہے انہیں بھی اچانک اپنے کام یاد آجاتے ہیں

میں کس سے اپنی باتیں شیئر کیا کروں وہ مایوس صورت بناتے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک پیچھے رکھا فون بجنے لگا

ooooo

وہ واپس فون کی طرف آتی ریسیور اٹھا کر اپنے کان سے لگا چکی تھی

ہیلو۔۔۔۔ہیلو۔۔۔۔بولو کون بات کر رہا ہے اسے دو تین دفعہ ہیلو ہیلو کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو اکتا کر بولی

لیکن دوسری طرف آدمی بھی کافی ڈھیٹ تھا جو بولنے کا نام نہیں لے رہا تھا

ارے کیا چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے اگر روزہ رکھ لیا تھا تو پھر فون کرنے کی کیا ضرورت تھی اب کچھ بول بھی دو کیوں مجھ معصوم کو تنگ کرتے ہو وہ اکتا کر کہنے لگی لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی

تم کچھ بولتے ہو یا میں فون رکھ دوں اس نے غصے سے کہا تھا

کسی بڑے کو فون دوا ندر سے آتی گمبیر سرد آواز نے ایک پل کے لیے عنایہ کو ساکت کر دیا تھا

کون۔۔۔اس نے دھڑکتے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جیسے دوسری طرف سے جواب اس کی مرضی کا نہیں آئے گا

تم کون ہو۔۔۔؟شاید دوسری طرف موجود آدمی نے اسے نہیں پہچانا تھا یا شاید پہچان کر انجان بن گیا تھا۔

یا شاید کوئی اور تھا عنایہ کو غلط فہمی ہوئی تھے وہ بے کار میں گھبرا رہی تھی اگر اسے فون کرنا ہی ہوتا تو لینڈ لائن پر کیوں کرتا اسے جس سے بات کرنی ہوتی تھی اس کے فون پر ہی فون کر لیتا تھا

اور دوپہر میں تو وہ کبھی بھی فون نہیں کرتا تھا یقیناوہ کوئی اور تھا وہ غلط فہمی کا شکار تھی اس نے فورا اپنا کانفیڈنس بحال کیا اور گردن اکڑا کر بولی

مسز عنایہ شناور شاہ۔اب آپ بتائیں کہ آپ کون ہیں۔اس نے آگے پیچھے دیکھ کر فخر سے اپنا نام ادا کیا

مسٹر شناور شاہ۔دوسری طرف سے آنے والی گھمبیر آواز نے اسے جیسے آسمان سے زمین پر لا پٹکا تھا اسے پہلے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی تھی

اس کے ہاتھ پیر بری طرح سے کانپنے لگے تھے اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے کچھ بولے یہ پھر فون رک دے یا پھر غائب ہو جائے لیکن وہ اس کے سامنے تو نہیں تھا

ماننا پڑے گا اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی میں بے گناہ ہونے کے باوجود بھی ہر وقت ایک ندامت میں گھرا رہتا تھا اور وہاں تم میرا نام استعمال کر کے میرے نام پر زندگی گزار رہی ہو۔

اسے کیا نام دوں۔ مسز عنایہ شناور شاہ۔ کب سے اپنی ذات کو میرے نام کے ساتھ متعارف کروا رہی ہو۔۔۔؟

وہ جیسے اس سے اپنے نام کا حساب مانگ رہا تھا۔

جب سے مجھے یہ نام دیا گیا ہے۔اور مجھے یہ نام دینے والا کوئی اور نہیں آپ تھے ۔مجھے یہ نام استعمال کرنے کے لیے آپ نے ہی دیا ہوا ہے اور جب سے یہ میرے نام کے ساتھ آیا ہے تب سے میں اس پر پورا حق رکھتی ہوں

نہ جانے کیسے اس کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے اور اگلے ہی لمحے اس نے فون کاٹ دیا۔اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی

کمرے میں آتے ہی اس نے دروازہ بند کرتے ہوئے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائی اور گہرے گہرے سانس لئے پھر وہی دروازے کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

کیااسے ایسا نہیں بولنا چاہیے تھا کیاوہ جو بول کر آئی تھی وہ غلط تھا۔

غلط کیسے تھا۔۔اس نے جو کہا تھا بالکل صحیح کہا تھاوہ اپنی زندگی کا کوئی بھی فیصلہ کر سکتا تھااس کے نکاح کا فیصلہ اس نے خود کیا تھا

اس نے خوداسے اپنے نکاح میں لیا تھااس سے شادی کی تھی سارے خاندان برادری کے سامنے اپنانام دیا تھا۔

تو پھر غلط کیسے ہوئی۔وہ نہ آج غلط تھی اور نہ ہی پہلے کبھی غلط نہیں تھی ہاں نادانی میں اس سے بھول ہوئی تھی۔

جس کی سزادینے کے بجائے وہ اسے ساری عمر کے لئے سولی پر ٹانگ کر چلا گیا ۔وہ تواسی کی دی ہوئی سزاکاٹ رہی تھی تواس میں کیاغلط تھاکچھ بھی نہیں

ooooo

وہ غصے سے حویلی سے نکلتا اپنی گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس کی نظر زرشے کے ساتھ اس آدمی پر پڑی وہ مسکراتے ہوئے اپنے بائیک پر بیٹھا اور زرشتے کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا

زرشے بنا کچھ بھی بولے خاموشی سے اپنی چادر سنبھالتی اس کے پیچھے بیٹھنے لگی اس وقت سید زر اور شاہ کی نگاہوں سے شرارے پھوٹنے لگے تھے

اس کے آگے پیچھے جیسے دھماکے ہونے لگے تھے غصے کی شدت سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر آنے لگی تھی

تو یہ تھا وہ آدمی جو اس کا رقیب بنا بیٹھا تھا۔ یہ تھا وہ آدمی جو اس کے دل کی دنیا کو آگ لگانا چاہتا تھا۔ لیکن اس آدمی سے زیادہ غلطی تو زرشے کی تھی جو اس کی نگاہوں کے سامنے کسی اور کے ساتھ چلی گئی۔

اس نے اپنا فون نکالتے ہوئے اپنے خاص آدمی کو کال ملائیں تھی

جی سرکار حکم کریں اس کا نمبر دیکھتے ہی دوسری طرف سے مودبانہ آواز گونجی

تمہارے پاس ایک گھنٹہ ہے نکاح کی ساری تیاری کرو اس کے حکم پر دوسری طرف کھڑا آدمی پریشان ہوا

حکم سرکار ایسا ہی ہو گا لیکن نکاح کس کا ہے یہ بھی تو بتائیں اس نے پریشانی سے دوسرا سوال پوچھا

سید زر اور شاہ کا۔ وہ بات ختم کرتا ہوا فون بند کر چکا تھا۔ ایک گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے اپنا غصہ ضبط کرنے کی کوشش کی اور پھر اپنی گاڑی کی طرف بڑھا

تمہاری آزادی ختم زر شے تم نے میری نرمی کا بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے جب میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ تم ذرا اور شاہ کے دل کی دھڑکن بن چکی ہو تو تمہیں اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے

تمہیں گھر سے نکلتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ تم سید زر اور شاہ کی امانت ہو۔ تم پر صرف میرا حق ہے اور آج میں تمہیں اس بات کا احساس دلاؤں گا۔ آج کے بعد تمہیں سید زر اور شاہ کے علاوہ اور کوئی یاد نہیں رہے گا

وہ گاڑی فل سپیڈ میں آگے بڑھاتا ہوا بڑبڑایا

OOOOO

احمد بھائی آپ مجھے مکمل بات بتا بھی دیں گے بہت زیادہ ایکسائٹڈ ہوں اپنی ہونے والی بھابھی کے بارے میں جاننے کے لیے وہ خوشی سے آئسکریم پالر میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگی تو وہ مسکرا دیا

بتانا کیا ہے بس میری دکان پر آتی جاتی تھی اچھی لگنے لگی تو میں نے امی اور بابا جان سے اس کے رشتے کے متعلق بات کی تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ان کی بہو بنے گی تو صرف زر شے بنے گی اس حوالے سے میں بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا

پہلے تو میں نے بہت کوشش کی کہ وہ رشتے کے لئے جائے ہی نہیں لیکن وہ لوگ جب تمہارے لئے آئے اور تم لوگوں کی طرف سے صاف انکار ہو گیا تو وہ لوگ کافی مایوس ہو گئے

لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ پھر سے جائیں گے رشتہ مانگنے کے لیے اور میں اسی سلسلے میں یہاں آیا تھا میں نے چاچا اور چاچی جان کو اپنا مسئلہ بتایا ہے انہیں بتایا ہے کہ میں کسی لڑکی سے محبت کرتا ہوں اور شادی بھی اسی سے کروں گا تو وہ لوگ اپنے انکار پر قائم رہیں

تبھی جا کر کہیں میری شادی میری پسند کے مطابق ہو گی۔ چچا جان نے کہا ہے کہ وہ مکمل تعاون کریں گے۔

اور اگر ایسا ہوا تو ان شاءاللہ شادی سے انکار ہو جائے گا اور پھر میرے ماں باپ کو میری ہی پسند کو ہر حال میں قبول کرنا پڑے گا۔

اب تم جلدی سے یہ آئسکریم ختم کرو مجھے واپس کوئٹہ کے لئے نکلنا ہے پہنچتے پہنچتے نہ جانے کتنا وقت لگ جائے گا اس نے سمجھاتے ہوئے کہا تو زرشے نے مسکراتے ہوئے اپنی آئسکریم کی طرف دھیان دیا۔

یہ جانے بنا کے آنے والا وقت اس کی زندگی میں کیا طوفان نہ آنے والا ہے

آئسکریم کھا کر وہ دونوں ایک ساتھ واپسی کے لئے نکلے

وہ اسے حویلی کے باہر چھوڑتا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ زرشے وہیں رک کر اس کے بائیک کے نظروں سے اوجھل ہونے کا انتظار کرنے لگی۔

اس کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی وہ اندر کی طرف قدم اٹھانے ہی لگی تھی کہ اچانک کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا اور اگلے ہی لمحے وہ ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو چکی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے کو ایک بند کمرے میں پایا جہاں سوائے اندھیرے کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔اس اندھیرے میں اسے کون چھوڑ کر گیا تھا وہ نہیں جانتی تھی

بے ہوش ہونے سے پہلے اسے بس اتنا ہی یاد تھا کہ کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھا تھا اور وہ جو کوئی بھی تھا وہ اسے کافی اچھے طریقے سے جانتی تھی۔

لیکن اس طرح کے گری ہوئی حرکت کون کر سکتا ہے وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کیونکہ وہ یاد ہی نہیں کر پا رہی تھی کہ اس کے ساتھ ایسا کون کر سکتا ہے۔ایک دھندلا سا یاد تھا جو اسے یاد آ رہا تھا

کہاں ہوں میں۔۔۔!

کون لایا ہے مجھے یہاں پر۔۔۔۔!

یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔؟

وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس اندھیرے میں دروازے کی تلاش کرنے لگی اسے کونے میں صرف چھوٹی سرخ لائٹ نظر آ رہی تھی

جس سے سوائے سوئچ بورڈ کے اور کچھ بھی روشن نہیں ہو رہا تھا۔ وہ تیزی سے اس سوئچ بورڈ کی طرف بڑھی اور جتنے بھی بٹنز تھے سب پر ہاتھ مارتے ہوئے لائٹ آن کر دی

لائٹ ان ہوتے ہی کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ کمرے کو دیکھنے پر یہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ اس کے ساتھ جس نے بھی یہ حرکت کی ہے وہ بہت بڑا آدمی ہے کمرے میں ایک جہازی بیڈ کے علاوہ تمام تر آزائشِ زندگی موجود تھی

اس کا شاک جس سے انسان کی طرف جا رہا تھا وہ اس کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ ایسی حرکت کیوں کرے گا وہ دروازے کی طرف بڑھتی زور زور سے دروازہ بجانے لگی

دروازہ کھولو کس نے مجھے یہاں قید کر رکھا ہے۔۔۔۔؟

میں کہتی ہوں کہ دروازہ کھولو

تمہیں اللہ کا واسطہ میرے گھر والے میری راہ دیکھ رہے ہوں گے میرے بابا پریشان ہو جائیں گے

پتا نہیں وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے پلیز خدا کے لئے مجھے یہاں سے نکالو باہر

تم جو کوئی بھی ہو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں

میں تمہاری پیر پکڑتی ہوں خدا کے لیے مجھے یہاں سے باہر نکالو کسی کی بہن بیٹی کی عزت کو داؤ پر مت لگاؤ

خدا کے لئے دروازہ کھول دو رحم کھاؤ مجھ پر کون ہو تم میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا کیوں کڈنیپ کیا ہے تم نے مجھے

پلیز مجھے چھوڑ دو خدا کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دوں میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے کھولو وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی

جب کہ وہ باہر دونوں پیر شیشے کی میز پر رکھے صوفے پر آرام سے بیٹھا آنکھیں بند کئے سگریٹ سلگا کر مولوی صاحب کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

کافی دیر اس کی آواز آتی رہی وہ دیر تک کافی اسے کوستی رہی اپنی مدد کے لیے کسی کو بلاتی رہی اسے واسطے تک دیتی رہی

اور پھر جب وہ تھک ہار کر بیٹھ گئی تو تو اس کے چہرے پر گہری دلفریب مسکراہٹ ابھری

بس اتنی ہمت تھی شاید اس میں وہ اٹھا اور بھاری قدم اٹھاتا کمرے کی جانب آیا

ooooooo

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا تو وہ جو کب سے گھٹنوں میں سر دیئے روئے جا رہی تھی کھلنے والے دروازے کی طرف دیکھنے لگی

یقین کرنا مشکل تھا لیکن اس کا شک درست نکلا تھا یہ وہی تھا جس کے بارے میں وہ کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تھی

کل تک وہ اس کے لئے بہت معتبر انسان تھا لیکن آج اس نے اس کا یقین توڑ دیا تھا۔ وہ اس کی بہت عزت کرتی تھی

زندگی کے بہت سارے موقع پر اس شخص نے اس کا ساتھ دیا تھا اور آج وہی اس کی عزت کو تار تار کر رہا تھا

کیا ایسے ہوتے ہیں محبت کا دعوی کرنے والے کیا ایسے ہوتے ہیں محبت کا دم بھرنے والے کہاں گئی تھی اس کی محبت کہ وہ اسی کی عزت کو داؤ پر لگا رہا تھا

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور بتائیے کہ جیسی محبت تم نے کی سید زر اور شاہ ایسی محبت کو محبت نہیں کہتے

اس شخص نے محبت کے نام پر اسے رسوا کر دیا تھا نہ جانے کتنی دیر سے وہ یہاں بند تھی

نہ جانے کب سے وہ اسے یہاں لے کر آیا تھا نہ جانے کب سے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ یہاں پڑی تھی کیا وقت ہو گیا تھا

آ۔۔۔آپ۔۔۔۔؟ آپ نے میرے ساتھ ایسا کیا اس کے الفاظ اس کا ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے وہ اس وقت اتنی زیادہ شاکڈ تھی کہ اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

کہ وہ کس طرح سے ری ایکٹ کرے وہ شخص اس سے محبت کا دعوی کرنے والا اس کے ساتھ ایسا بھی کر سکتا تھا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

کاش کاش وہ اس کو پہلے سمجھ جاتی تو آج یہ سب کچھ نہیں دیکھنا پڑتا

کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا آپ کو شرم نہیں آئی آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں کیا میرے والدین آپ کے سامنے نہیں ہیں

ہم غریبوں کے پاس سوائے عزت کے اور ہوتا ہی کیا ہے جو آپ وہ بھی ہم سے چھین لینا چاہتے ہیں آپ ہوں گے امیر کبیر انسان لیکن ہم غریبوں کے پاس سوائے ہماری عزت کے اور کچھ نہیں ہوتا پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں اس سے پہلے کہ کچھ برا ہو جائے

مجھے میرے گھر جانے دیں آپ میرے گھر کے حالات بہت اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں شاہ جی میرے ساتھ اس طرح سے نہ کریں وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہی تھی وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ وہ اس سے کہے کیا۔

صبر صبر صبر جانے من چلی جانا میں کون سا تمہیں ساری زندگی یہاں رکھنے کے لئے لایا ہوں۔

میں تو تمہیں بسانا چاہتا ہوں اور بسانے کے لیے میرے پاس حویلی میں میری اپنی ملکیت میں ایک خوبصورت کمرہ موجود ہے یہاں تو میں صرف تب آتا ہوں جب میں اپ سیٹ ہوتا ہوں

میرا ارادہ نہیں تھا تمہیں یہاں لانے کا لیکن وہ کیا ہے نہ تمہیں اس تمہارے کزن کے ساتھ دیکھ کر نہ میرے سینے میں ایسی آگ جلی کے اسے بجھانے کے لیے مجھے تمہیں یہاں لانا ہی برا

کیا پوچھ رہی تھی تم کے میں تمہیں یہاں کیوں لے کر آیا ہوں تو میری پیاری سی جان من میں تمہیں یہاں نکاح کے لے کر آیا ہوں

تمہارے پاس دو آپشنز ہیں اگر تم گھر واپس جانا چاہتی ہو تو شرافت سے نکاح کر لو اور اگر نہیں تو میں تمہیں ساری زندگی یہاں اپنے ساتھ رکھنے کے لیے تیار ہوں نکاح کے بنا مجھے کوئی اعتراض نہیں

کیونکہ میرے لیے تمہارا ہونا ضروری ہے میرے لیے یہ بات اہمیت رکھتی ہے کہ تم میرے ساتھ ہو تم کس کنڈیشن میں ہو اس بات سے مجھے فرق نہیں پڑتا

وہ بالکل پر سکون سا اس کے دائیں بائیں گھوم رہا تھا اپنی بات مکمل کرنے کے بعد اس نے اس کی سوجی ہوئی آنکھوں کو نہیں دیکھا تھا شاید اس کی آنکھیں دیکھ کر

اس کا دل پگھل جائے اور وہ پگھلنے کے موڈ میں نہیں تھا آج وہ اسے ہر قیمت پر اپنا بنالینا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا وہ اپنی فیملی کو منالے گا لیکن اس وقت دادا جان آج کل پہلے ہی بہت زیادہ پریشان تھے ان کا سارا کام مکرش سنبھالتا تھا اور مکرش جب سے گیا تھا تب سے ہی ان کے کاموں میں بہت سارے مسئلے ہو رہے تھے

دادا جان کی سوچ کو پہنچنے والا ان کے سب پوتوں میں صرف مکرش ہی تھا۔ لیکن اس سے وہ خود ناراض ہو چکے تھے ایسے میں اس کے کاموں کو سنبھالنا کافی مشکل تھا جس میں اکثر اس سے غلطی ہو جاتی تو دادا جان اس پر بھی غصہ ہو جایا کرتے تھے

اور وہ ان دنوں دادا جان کے سامنے ایسی کوئی بات کرنا ہی نہیں چاہتا تھا جس سے ان کا موڈ خراب ہو اور اس کا کام بگڑ جائے کیونکہ دادا جان اگر ایک چیز کے لیے انکار کر دیں تو پھر کسی قیمت پر اس چیز کے لیے راضی نہیں ہوتے

اور وہ اپنی خواہش کو دادا کی ضد کی نظر نہیں کر سکتا تھا اسی لیے وہ اس معاملے میں بالکل خاموش ہو گیا تھا لیکن زرشے کی طرف سے ایک ڈراس کے دک میں گھر کر گیا تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اگر زرشے کی شادی ہو گئی یا دادا جان کا موڈ بہتر ہونے سے پہلے پہلے اس کی شادی کا فیصلہ کر لیا گیا تو پھر وہ کیا کرے گا وہ اپنی خواہش سے دستبردار نہیں ہو سکتا

اسے کسی بھی قیمت پر دادا جان کو بھی منانا تھا اور وہ زرشے کو بھی اپنا بنانا چاہتا تھا اس کے پاس اس وقت سوائے نکاح کے اور کوئی راستہ نہیں تھا جس سے زرچے کی طرف سے بے فکر ہو جائے

میں کبھی زندگی میں آپ سے نکاح نہیں کروں گی اور نہ ہی میں یہاں رہوں گی مجھے ابھی اسی اپنے گھر چھوڑ کے آئے ورنہ

ورنہ لفظ سے چڑ ہے مجھے کوئی میرا کچھ نہیں اکھاڑ سکتا لیکن تمہارے پاس دو راستے میں نے رکھے ہیں فیصلہ کلو مولوی صاحب آنے والے ہیں وہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ تیزی سے کمرے سے نکل گیا کیوں کہ اس لڑکی کے آنسو اسے ہمیشہ کمزور بنا دیتے تھے

پیچھے اس کے چیخنے چلانے کی آوازیں آتی رہیں لیکن اس نے پلٹنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی اس نے دروازہ واپس بند کر دیا تھا جب کہ وہ اندر وہی روتی تڑپتی اس کی مینتں کرتی واسطے دے رہی تھی

ooooo

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب حاضر تھے وہ وہیں پر دائیں بائیں چکر لگا رہا تھا شدید ٹینشن کے عالم میں وہ سگریٹ نوشی کرتا تھا

اور اس وقت اسے بہت ساری ٹینشنوں نے گھیرا ہوا تھا اگر دادا جان کو اس کے نکاح کے بارے میں پتا چل گیا تو گھر میں ہنگامہ ہو جائے گا اور اگر انہیں پتہ چل گیا کہ اس نے ایک لڑکی کو اغوا کر کے اس سے نکاح کیا ہے تو نہ جانے اس کا کیا حال کریں گے

وہ جانتا تھا وہ اس حویلی کے اصولوں کے خلاف کام کر رہا ہے لیکن محبت اور جنگ میں تو سب جائز ہے اور وہ تو اپنی محبت کو عشق کا نام دیتا تھا

زرشے نے اسے ہر طرف سے ناامید کر دیا تھا اگر وہ اس سے محبت کی تھوڑی سی بھی امید دیتی تو شاید یہ قدم کبھی بھی نہ اٹھاتا وہ زرشے کی اس امید کے ساتھ ہی اپنی امید باندھ لیتا

لیکن زرشے اس کے ساتھ قدم اٹھانے کو تیار ہی نہیں تھی بلکہ وہ تو اپنے کزن کے ساتھ بازاروں میں گھوم رہی تھی اور یہ چیز اس کی برداشت سے باہر تھی

وہ اپنی زرشے کو کسی دوسرے کو دیکھنے بھی نا دے اور وہ شخص کس طرح اسے آئس کریم پالر لے کر گیا تھا

زرشے کا اس کے ساتھ بائیک پر بیٹھنا اسے سلگا کر رکھ گیا تھا

السلام علیکم شاہ صاحب آپ یہاں آپ کا نکاح ہے مجھے لگا نہ جانے کس کے نکاح میں مجھے بلایا گیا ہے مولوی صاحب اس سے سلام دعا کرتے ہوئے کہنے لگے

وعلیکم سلام جی میرا نکاح ہے آپ تشریف رکھیں میں نے نکاح کی تیاری کر کے آتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اندر کی طرف چلا گیا

ooooo

کمرے میں قدم رکھا تو وہ اسی حالت میں بیٹھی زار و قطار رو رہی تھی جس حالت میں اسے چھوڑ کر گیا تھا

تو کیا فیصلہ کیا تم نے نکاح کر کے اپنے گھر بسانا پسند کرو گی یا پھر ساری زندگی تم بنا نکاح کے میرے پاس رہو گی۔وہ اس کے سامنے بیٹھا اس سے سوال کر رہا تھا

شاہ جی خدا کے لئے میرے ساتھ ایسا نہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے ہاتھ پیر جوڑنے سے کچھ نہیں ہو گا لڑکی فیصلہ میں کر چکا ہوں اب آگے تم بتاؤ کہ تم کیا کرو گی

میں نکاح کر کے تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں تمہیں اپنی حویلی کی شہزادی بنانا چاہتا ہوں تمہیں اپنے دل کی ملکہ بنانا چاہتا ہوں اور اگر تم بنا نکاح کے میرے ساتھ رہو گی تو تم جانتی ہو کہ وہ رشتہ کیا کہلائیگا

مجھے کوئی اعتراض نہیں وہ رشتہ بنانے پر بھی مجھے بس اس چیز سے مطلب ہے کہ تم میرے پاس رہو میرے ساتھ رہو میری باہوں میں رہو

فیصلہ کرو باہر مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں انہیں واپس بھیج دوں یا پھر تم نکاح کے لئے تیار ہو۔

اور ایک اور بات میں کلیئر کر دوں نکاح کی صورت میں ہے تم یہاں سے واپس جا سکتی ہو میں تمہاری پڑھائی تک تمہیں وقت دوں گا لیکن اگر تم بغیر نکاح کے میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تم واپس کبھی نہیں جا پاؤ گی

تمہیں ہمیشہ میرے پاس ہی رہنا ہو گا۔ وہ اسے دیکھتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا وہ کافی دیر سے اسی ان سب چیزوں کے بارے میں سوچ رہی تھی

لگتا ہے تم بنا نکاح کے ہی میرے ساتھ رہو گی وہ مسکرا کر کہتا دروازے کی طرف جانے لگا

میں نکاح کے لئے راضی ہوں وہ بھی دروازے تک پہنچا تھا جب اسے پیچھے سے آواز آئی اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آ گئی تھی اس نے مڑ کر دیکھا وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رونے میں مصروف تھی ذرا اور نے آگے بڑھتے ہوئے

اس کے لئے لایا خوبصورت سرخ دوپٹہ اس کے گرد اچھی طرح سے لپیٹ دیا تو پھر جان ہمیں زیادہ ویٹ نہیں کرنا چاہیے باہر مولوی صاحب انتظار کر رہے ہیں آو آج ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں

وہ اچانک اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا اس کے اچانک کھینچنے پر وہ سیدھی اس کے سینے سے جا لگی تھی

جب کہ وہ اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کیے اس کے دل کی تیز ہوتی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا

وہ اس وقت اس کے اتنے قریب تھا کہ زرشے کا دل بہت تیزی سے دھڑکنے لگا جبکہ وہ اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کرتے ہوئے وہ قدم باہر کی جانب

لے گیا لیکن یہ سمجھا نہیں بھولا تھا کہ وہ باہر جا کر اس طرح سے ری ایکٹ کرے گی

OOOOO

وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی کچھ گواہان کی موجودگی میں وہ اس سے نکاح پروا رہا تھا

وہ خاموش بیٹھی یہ لمحات کے گزر جانے کا انتظار کر رہی تھی اتنی بے بسی اس نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی

وہ اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور اگر وہ نکاح سے انکار کر دیتی تو وہ اس سے اس کی آزادی چھین لیتا ہے

وہ اس سے سب کچھ چھین لیتا وہ اس کی پاور سے انجان نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ وہ کچھ بھی کروا سکتا ہے اور پھر اسے پوچھنے والا بھی کون تھا۔۔۔۔!

اگر وہ اپنے گھر سے غائب ہو جاتی تو لوگوں کی نظر میں وہ ایک آوارہ بد چلن بد کردار لڑکی بن جاتی ہے

وہ اپنے ماں باپ کے لیے گالی بن جاتی وہ یہی سوچ رہی تھی اور ذرا اور شاہ پر کوئی انگلی بھی نہیں اٹھاتا

وہ یہاں سے گھر جا کر اپنے ماں باپ کو اپنے غیر حاضری کی کیا وجہ بتائے گی ۔کیونکہ وہ جانتی تھی اس کی ماں باپ کی منتظر نگاہیں اس کے یہ بہت سارے سوال لیے کھڑے کریں گیں

اسے انہیں جواب تو دینا ہی تھا بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے ماں باپ کی نظروں میں گناہگار بن جائے گی

اس تھوڑے سے وقت میں اس کے ماں باپ نے اس کے بارے میں کیا کیا سوچ لیا ہو گا یہ بات سوچتے ہی اس کی جان پر بن آئی تھی

یقیناً ان سب دونوں نے احمد سے رابطہ کرنے کی کوشش ضرور کی ہو گی اور احمد جھوٹ کیوں بولے گا وہ تو ان کو بتا چکا ہو گا کہ وہ اسے گھر کے دروازے پر چھوڑ کر جا چکا ہے

اور گھر کے دروازے سے وہ کہاں غائب ہوئی اس کا جواب دد وہ تو کبھی بھی نہیں تھا اسے سب سوالوں کے جواب دینے تھے

اوراس وقت اس کا ذہن اتنا خالی تھا کہ وہ کسی بھی سوال کا جواب دینے کے لیے تیار نہیں تھی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ سے نگاہیں ملا کر جھوٹ کیسے بولے گی

اور یہ آدمی اس سے نکاح کرنے جارہا ہے اس کے ساتھ اس کی آگے کی زندگی کیسی ہو گی آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی

اس وقت اس کی ساری سوچیں اس کے بوڑھے ماں باپ کی طرف گھوم رہی تھی وہ بس کیسے بھی اپنے گھر پہنچ جانا چاہتی تھی

بس کیسے بھی اسے اپنے ماں باپ کو اپنی طرف سے بے فکر کرنا تھا نہ جانے ان لوگوں کی کیا حالت ہو گی کہیں بابا اسے ڈھونڈنے نہ نکل پڑے ہوں

کہیں یہ بات حویلی تک نہ پہنچ گئی ہو۔وہ لوگوں کی نگاہوں کا سامنا کس طرح کرے گی وہ لوگوں کے سوالوں کے جواب کیسے دے گی

وہاں کے ملازم تو پہلے ہی اس کی ذات کو اپنے گندے الفاظ کا نشانہ بنا چکے تھے مولوی صاحب اس سے سوال کر رہے تھے جبکہ وہ خاموش نگاہوں سے ان سب کو دیکھتی جواب دیتی نکاح نامہ پر دستخط کرنے لگی

لمحوں کا کھیل تھا اور وہ زرشے جعفر خان سے رزشے زرا ور شاہ بن چکے ی تھی

ooooo

نکاح کے بعد اسے واپس اسی کمرے میں لا کر بٹھا دیا گیا تھا اس کے بعد کافی دیر تک باہر اسے آوازیں آتی رہیں لیکن اندر کوئی بھی نہیں آیا تھا

اس نے مولوی صاحب کے سامنے اس بات کا بالکل احساس نہ ہونے دیا تھا کہ اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی زبردستی کی جا رہی ہے

یا یہ نکاح اس کی مرضی کے خلاف ہو رہا ہے جس طرح سے زراور نے اسے کہا تھا اس نے بالکل ویسا ہی کیا تھا کیونکہ زراور کو ضد دلا کر وہ اپنے لیے مشکلات پیدا نہیں کر سکتی تھی

تھوڑی دیر کے بعد باہر خاموشی چھا گئی اور پھر چند لمحوں کے بعد دروازہ پھر سے کھلا تھا

اس کی نگاہیں دروازے پر ہی جمی ہوئی تھی کیونکہ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ نکاح کے فورا بعد اسے گھر واپس چھوڑ آئے گا

اس کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا محبت کو پا لینے کا خمار اس کی نگاہوں سے چھلک رہا تھا

اس کی چال میں واضح سرور تھا وہ اس کی طرف سے بے فکر ہو چکا تھا

شاہ جی آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ نکاح کے فوراً بعد آپ مجھے گھر چھوڑ کر آئیں گے تو چلے مجھے گھر چھوڑ کے آئے

میرے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے آپ نے جیسا کہا میں نے بالکل ویسا کر دیا میں نے کسی کے سامنے اس بات کو ظاہر نہیں ہونے دیا کہ یہ نکاح میری مرضی کے خلاف ہوا ہے

تو پلیز اب آپ اپنا وعدہ نبھائیں اور مجھے میرے گھر چھوڑ کے آئیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں میں اب مزید یہ سب کچھ فیس نہیں کہہ سکتی

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کر رہی تھی جب کہ وہ جو مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا تھا اسے روتے دیکھ کر اس کا دل بے چین ہونے لگا

میری جان میں تمہیں گھر چھوڑ کر آرہا ہوں نا اس میں رونے والی کون سی بات ہے تم بہت زیادہ رونا دھونا کرتی ہو ساری زندگی تمہارے آنسو پونچھتے ہوئے گزر جائے گی صاف کرو ان آنسوؤں کو

تمہاری آنکھوں میں اب یہ پانی نظر آیا تو مجھ سے برا اور کوئی نہیں ہو گا میں تمہیں زندگی کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں میری جان میں تمہاری آنکھوں میں یہ قطرے برداشت نہیں کر سکتا

اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے دونوں گالوں پہ بہتے پانی کو اپنی انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا اور باری باری کی شدت سے بھرپور لمس اس کے گالوں پر چھوڑتے ہوئے پیچھے ہٹا

اس کا انداز انتہائی بے باک تھا جیسے اسے سامنے والے آپ کی مرضی سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا وہ آہستہ سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

جب کہ وہ جو پہلی بار زندگی میں کسی مرد کی پناہوں میں آئی تھی کانپنے لگی

چھوڑ۔۔۔۔۔ چھوڑیں مجھے آپ کیا کر رہے ہیں اپنے آپ کو اس کے مضبوط حصار میں تنگ پا کر وہ مزاحمت کرتی ہوئی اس سے کہنے لگی

لیکن سامنے والا تو جیسے اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکا تھا ایک ہاتھ میں اس کا گال تھامتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے چہرے کے بے حد قریب کرتا وہ بھرپور استحقاق سے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا

اس کے انداز میں بے حد نرمی تھی وہ بہت محبت سے اس کے ہونٹوں کی مٹھاس کو اپنی سانسوں میں منتقل کر رہا تھا

جبکہ زرشے مزاحمت کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی لیکن اس کی مزاحمت کو مکمل نظر انداز کرتا اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھر کر اپنے سینے میں بھینچ لیا

میرا دل تو چاہ رہا ہے کہ میں ساری حدیں پار کر دوں آج تمہیں اپنا بنا کر ساری دوریاں مٹا دوں ہمیشہ کے لئے تمہیں اپنا بنا لوں لیکن آج تو تمہیں واپس چھوڑنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اور زر اور شاہ اپنی بیوی سے کیا پہلا وعدہ توڑوں گا تھوڑی۔

اور جہاں تک بات ہے تمہارے ساتھ خوبصورت وقت گزارنے کا تو وہ تو اب میں کبھی بھی گزار سکتا ہوں اس کے لئے تو مجھے تمہاری بھی اجازت کی ضرورت نہیں اسی لئے آج میں تمہیں جانے کی اجازت دے رہا ہوں

لیکن آگے کی میں گرنٹی نہیں دیتا بس آج میں تمہیں تمہارے گھر لے چلتا ہوں بہت دیر ہو چکی ہے رات کے دس بج رہے تھے گھر والے پریشان ہو رہے ہوں گے

لیکن تمہیں گھبرانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے کہہ دینا کہ احمد کا موٹر سائیکل خراب ہو گیا تھا کیونکہ میرے آدمی اب تک اس کا کام کر چکے ہوں گے

وہ بالکل نارمل انداز میں بولا جب کہ اس کی آخری بات پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی تھی کہ اس نے احمد کے ساتھ کچھ کیا تھا اس سوچ نے اسے بے چین کر دیا تھا

کیا کیا ہو گا آپ کے آدمیوں نے احمد بھائی کے ساتھ آپ نے ان کے ساتھ کیا کیا آپ نے ان کے ساتھ کچھ برا تو نہیں کر دیا

زرشے اس کے بارے میں کبھی غلط نہیں سوچ سکتی تھی لیکن ایک ہی دن میں اس نے اس سے ایسا روپ دکھایا تھا کہ وہ اس کے بارے میں ہر الٹی سیدھی سوچ رکھنے لگی تھی

ارے زیادہ کچھ نہیں کیا بس کچھ لوگوں نے راستے میں اس کا موبائل فون اور پیسے وغیرہ چھین لیے ہیں باقی اس کے ساتھ برا میں نے کچھ بھی نہیں کیا آخر تم

اسے اپنا بھائی مانتی ہو اور کیا تمہیں لگتا ہے میں اپنے سالے کے ساتھ کچھ ایسا کروں گا

نہیں ہر گز نہیں میرا سالہ میرے لئے بہت عزیز ہے لیکن تمہارا بھائی مجھے بالکل پسند نہیں آیا ادھر تمہاری اس کے ساتھ شادی کی بات چل رہی ہے اور ادھر تم اسے اپنا بھائی بنا کر گھوم رہی ہو تو بندہ غصہ تو ہو گا نا

اب مجھے برا تو لگے گا نا اس بات کو سوچ کر کہ اس آدمی کے ساتھ تمہاری شادی ہونے والی ہے اور وہ تمہیں لے کر بازاروں میں گھوم رہا ہے

اور ادھر میری حالت خراب ہو رہی ہے یہ سوچ کر کے میں تمہاری شادی کس طرح سے تو رواؤں۔ خیر اب میں بالکل ریلیکس ہو چکا ہوں

تمہارا بھائی بھی اور دو تین گھنٹوں میں کوئٹہ پہنچ جائے گا اس کا بائیک نہیں چھینا اب جب تک وہ اپنی منزل تک پہنچتا ہے اس سے پہلے پہلے تم گھر پہنچ جاؤ گی تو بالکل بے فکر ہو جاؤ

میں اپنی جان کو کسی طرح کی مصیبت میں ہر گز نہیں ڈالوں گا جتنی میرے لئے اپنی عزت اہم ہے اتنی ہی عزیز تم بھی ہو تمہاری عزت صرف تمہاری نہیں بلکہ میری بھی ہے اور میں اپنی عزت کی حفاظت کرنا بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں۔

تم بس کہہ دینا کہ راستے میں موٹر سائیکل خراب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے تمہیں آنے میں دیر ہو گئی

اور احمد گھر کے لیے روانہ ہو چکا ہے تم فکر مت کرو وہ اپنی بزدلی کا قصہ کسی کو بھی نہیں سنائے گا وہ بہت ریلیکس موڈ میں اسے بتا رہا تھا

اس نے اسے پر سکون کرنے کی خاطر یہ بھی بتادیا تھا کہ احمد بندوق دیکھ کر حصہ ڈر گیا تھا اور اپنی جان کی بھیک مانگنے لگا تھا

اب ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ کسی کو بھی اس واقعے کی بھنک بھی پڑن ءدے ۔کیوں کہ یہاں سوال اس کی غیرت کا تھا وہ اپنی بزدلی کو نظارہ بنا کر کسی کے سامنے پیش نہیں کر سکتا تھا

اسی لیے وہ اس چیز پر خاموش ہی رہنے والا تھا۔اور یقینا یہ بات بھی اس واقعے کے ساتھ ہی دمب جانی تھی وہ ساری پلاننگ پہلے ہی کر چکا تھا اس کے شاطر دماغ کو سوچتے ہوئے زرشے کا دماغ چکرا کر رہ گیا۔وہ ہر چیز کو کتنا نارملی حل کر لیتا تھا

ڈارلنگ میرا خیال ہے تمہیں گھر نہیں جانا اگر تمہارا کوئی ارادہ نہیں ہے تو میرے لیے تو یہ رات چاند رات سے کم نہیں ہو گی

اور اس رات میں ہم ایک دوسرے کے ہو جاتے ہیں تمہیں اپنے نکاح میں لے کر ویسے تو میں تمہیں اپنا بنا ہی چکا ہوں

لیکن تمہیں پوری طرح اپنا بنا کر میں تم پر اپنی مہر لگا لینا چاہتا ہوں وہ اچانک سے اس کے ماتھے پر لب رکھتا اس کے لبوں تک جا سفر شروع کر چکا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں تک سفر طے کرتا وہ پیچھے ہٹ کر اس سے دور ہو گئی

پلیز مجھے گھر چھوڑ کر آئے بہت ہو چکا میں نہیں جانتی آپ نے کیا کیا کیسے کیا مجھے بس میرے گھر جانا ہے خدا کے لئے میں اب ایک اور سیکنڈ بھی آپ کے پاس نہیں رک سکتی

وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر چکی تھی جبکہ اس کے آنسو دیکھ کر ایک بار پھر ہے ذرا اور کا دل بے چین ہونے لگا۔ وہ اس کی قربت پر آنسو بہا رہی تھی اس کا قریب جانا اسے برا لگ رہا تھا

اس کے ہوش تو وہ بعد میں ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا تھا اس وقت وہ اسے گھر چھوڑنا چاہتا تھا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ گھسٹنے والے انداز میں اسے اپنے ساتھ باہر کی طرف لے کر جا رہا تھا

ooooo

زرشے میری جان میری بچی کہاں تھی تم تمہارے بابا تمہیں ڈھونڈ ڈھونڈ کر پریشان ہو گئے تھے۔اس نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا امی جان بھاگ کر آئیں اور اسے سینے سے لگا لیا

اب تو ہم پولیس میں رپورٹ لکھوانے جا رہے تھے کہ نہ جانے ہماری بچی کو اللہ نہ کرے کسی نے اغوا تو نہیں کر لیا میرا دل تو شام سے ہی گھبرا رہا تھا

میرا تو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا تمہیں احمد کے ساتھ بھیجنے پر بھی اور پھر احمد فون بھی نہیں اٹھا رہا تھا جب بھی اسے فون کروں آگے سے فون بند جاتا تھا میرا تو دماغ خراب ہو گیا تھا

تمہارے باباّ بھی پریشانی سے کبھی ادھر تو کبھی ادھر جا رہے تھے حویلی گئے تو پتہ چلا زراور صاحب کہیں کام سے گئے ہوئے ہیں ہمیں تو کوئی راستہ ہی نظر نہیں آ رہا تھا

اب بھی اگر تم گھر واپس نہ آتی تو ہم پولیس میں جانے والے تھے شکر ہے میری بچی گھر واپس آگئی ہوا کیا تھا کچھ بتا تو صحیح تو خاموش کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔

امی جان اور بابا جان بے حد پریشان تھے آخر ماں باپ تھے پریشانی تو فطرتی تھی اسے دیکھتے ہی وہ اس کے پاس آگئے تھے جب کہ امی جان تو بنا اسے بولنے کا موقع دیے بولتے ہوئے اس کی غیر موجودگی کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہیں تھیں

اپنا موبائل تو اس کے پاس کبھی موجود ہی نہیں تھا اور نہ ہی اسے کبھی موبائل فون کی ضرورت محسوس ہوئی تھی اس کی صرف ایک ہی دوست تھی عنایہ اور اس سے بات کرنے کے لئے اس نے فون کا کبھی بھی استعمال نہیں کیا تھا

امی جان کچھ نہیں ہوا بس راستے میں احمد بھائی کی بائیک خراب ہو گئی تھی وہ خود بھی اتنے زیادہ لیٹ ہو گئے ہم نے بائیک ٹھیک کروائی اور پھر انہوں نے مجھے گھر چھوڑا

اندر آنے کا وقت نہیں تھا وہ کوئٹہ کے لیے نکل گئے وہ تو خدا کا شکر ہے کہ ہمیں مکینک مل گیا ورنہ پتہ نہیں اور کتنی دیر لگ جاتی اس نے زرا ور کا دیا ہوا بہانہ سنایا

شکر ہے اللہ پاک کا تو گھر واپس آ گئی ورنہ آج تو ہماری جان نکل جاتی امی جان سکون کا سانس لیتے ہوئے کہنے لگیں جبکہ ان کے انداز پر وہ سر جھکا گئی

وہ انہیں نہیں بتا سکتی تھی کہ آج اس کے ساتھ کیا ہوا ہے وہ اپنے ماں باپ کو اپنے دکھ میں شریک نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کا انجام وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

وہ جانتی تھی کہ زراور اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑے گا اور اگر اس نے نکاح سے ہی انکار کر دیا تو کیا ہو گا ہاں وہ ایسا کر سکتا تھا کیونکہ نکاح نامے کے تمام تر کاغذات اور فوٹوز صرف اسی کے پاس تھے اور نکاح میں موجود گواہان بھی اسی کے تھے

ہر چیز کا انتظام اسی نے کیا تھا وہ تو کسی کو جانتی بھی نہ تھی اس وقت اسے صرف گھرانے کی جلدی تھی اس کا نکاح ہو چکا ہے اور یہ معاملہ کتنا سنگین ہے اس چیز کو جاننے کی کوشش اس نے ہر گز نہیں کی تھی

لیکن اب اسے جیسے جیسے ہوش آ رہا تھا وہ ان سب باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی اور ہر سوچ کے ساتھ اس کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا

اگر آگے اس کے ماں باپ اس کی شادی کے بارے میں سوچیں گے تو کیا ہو گا کیا زراور اس کے لیے اپنے گھر والوں کو منا کر اس کا رشتہ اس کے ماں باپ کے سامنے پیش کرے گا

یا یہ سب کچھ صرف وقتی ہے۔اگر زراور نے اپنا مطلب پورا کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا تو اور یا پھر اگر اس نے اسے کبھی بھی نہ چھوڑا تو وہ ہر پہلو پر سوچ رہی تھی لیکن اسے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا آخر تھک ہار کر اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرا لیا

یا الٰہی اب کیا ہو گا میں کیا کروں گی پلیز میری مدد کریں اپنی عزت اور اپنے ماں باپ کے لیے میں نے یہ قدم اٹھا تو لیا ہے لیکن اس کا انجام کیا ہو گا مجھے نہیں پتا

میرے مالک میرے لیے بہتر فیصلہ کر بیشک تو دو جہانوں کا مالک ہے تجھ سے بہتر کوئی نہیں

وہ دونوں ہاتھ اٹھائے اپنے لیے دعا مانگ رہی تھی کیونکہ اللہ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا جس کو وہ اپنے دکھ سنا سکتی

ooooo

وہ واپس گھر آیا تو اس کے لبوں پر ایک جاندار مسکراہٹ تھی وہ بے تحاشا خوش تھا اپنی پہلی اور آخری خواہش کو آج وہ حاصل کر چکا تھا وہ اس کے نام محفوظ ہو گئی تھی

وہ اس کی ہو چکی تھی وہ اس حقیقت کو اب کوئی بھی بدل نہیں سکتا تھا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اس پر صرف اور صرف زر اور شاہ کا حق تھا

اس سوچ نے ہی اسے اندر تک پر سکون کر دیا تھا اس کے دماغ میں کسی طرح کی کوئی پریشانی کوئی ٹینشن باقی نہیں بچی تھی اسے یقین تھا آج نہیں تو کل وہ اپنے گھر والوں کو زر شے کے لیے منا لے گا

منانا تو صرف دادا جان کو تھا اور پھر ان کے حکم سے پورے گھر والوں کو ان کی بات ماننی پڑتی ان کے سامنے آواز بلند کرنے کی ہمت تو کسی میں بھی نہیں تھی

اسی لئے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دادا جان کو اپنی اور زرشے کے رشتے کے لئے منائے گا اور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا کر لے گا

تھوڑا مشکل تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ دادا جان کا لاڈلا پوتا مکرش جس چیز کے لیے دادا جان کو منانا چاہے وہ منا کر ہی دم لیتا ہے اور وہ اس معاملے میں مکرش کو ہی دادا جان کے آگے کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

باقی اگر وہ شناور کو منا لے تو ممکن تھا کہ دادا جان کو وہ بھی آسانی سے منا سکے کیونکہ دادا جان اسے واپس گھر لانا چاہتے تھے

داداجان نے پچھلے دنوں اس کے سامنے کی شرط رکھی تھی کہ وہ گھر واپس آ جائے تو داداجان اس کی ہر بات مان لیں گے

ابھی تک توشاور نے اس چیز پر کسی طرح کا کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے بھائی کی مدد ضرور کرے گا وہ اس سے بے انتہا محبت کرتا تھا

کچھ سوچتے ہوئے اس نے سب سے پہلے شاور کو ہی فون کیا تھا آخر اس کے بھائی کا نکاح ہو چکا ہے یہ بات اسے تو پتہ چلنے ہی چاہتی تھی

ooooo

صبح تقریباً ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا جب اس کا فون بجا اتنی صبح بلا کون اسے فون کر رہا تھا

اس نے بڑی مشکل سے آنکھیں کھولتے ہوئے اپنے موبائل کی سکرین کی طرف دیکھا جہاں ذرا ور کا نام جگمگا رہا تھا

زراور صبح صبح فون کیوں کر رہا ہے خیریت تو ہے نا اس نے بڑ بڑاتے ہوئے فون کان سے لگایا تھا

السلام علیکم زراور سب خیریت تو ہے نا تم اتنی صبح صبح مجھے فون کیوں کر رہے ہو۔۔۔!

وعلیکم السلام الحمدللہ سب خیریت ہے میں تو تمہیں خوشخبری سنانے کے لیے ساری رات سویا ہی نہیں اور تم کہہ رہے ہو کہ میں صبح صبح فون کر رہا ہوں

جیسے ہی روشنی پھیلی میں نے سب سے پہلے تمہیں فون کرنے کا کام کیا ہے ورنہ مجھے سکون نہیں ملنا تھا وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے بولا

اس کی مسکراہٹ اور ریلیکس انداز پر وہ بھی ریلیکس ہو گیا

ہاں بتاؤ کون سے بات بتانا چاہتے ہو مجھے کہیں تمہاری زرشے بیگم نے تمہارے پرپوزل کے لیے ہاں تو نہیں کر دیا

کیونکہ مجھے یقین تھا کہ آج نہیں تو کل تم اسے سب کچھ بتانے والے ہو کہیں تم نے اپنے دل کی بات اس کے سامنے تو نہیں رکھ دی اتنی بیوقوف لڑکی تو ہے نہیں جو اتنے بڑے آدمی کے رشتے سے انکار کرے گی

وہ اس کی خوشی کی گہرائی جاننے کی کوشش کرنے لگا

نہیں یار اتنے اچھے نصیب نہیں ہیں میرے کہ وہ میرے پرپوزل کے لیے ہاں کر دے لیکن وہ کیا ہے نہ ہماری رگوں میں شاہوں کا خون دوڑتا ہے جو ہمیں ملتا نہیں ہم اسے حاصل کر لیتے ہیں اس کی آواز میں بے تحاشہ خوشی چھلک رہی تھی

کیا مطلب کیا کیا ہے تم نے۔۔۔۔! مجھے تفصیل سے بتاؤ زر اور یار کسی مصیبت میں نہ پھنس جانا میں فی الحال وہاں آنے کا ارادہ نہیں رکھتا وہ سیدھا یو کر بیٹھ گیا تھا

زر اور کا انداز اس بات کا گواہ ہے کہ اس نے کچھ نہ کچھ تو کر لیا ہے جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا

میں نے نکاح کیا ہے میری جان میں نے اسے اپنا بنا لیا ہے اب دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے الگ نہیں کر سکتی اب سے وہ صرف میری ہے اس پر صرف میرا حق ہے

اس نے دھماکہ کیا تھا جبکہ مکرش سچ میں سر پکڑ کر بیٹھ گیا

تجھے اتنی جلدی کیا تھی ذر اور میں نے کہا تھا میں دادا جان سے بات کروں گا تمہیں اتنا بڑا قدم اٹھانے کی کیا ضرورت تھی

میں نے کہا تھا نہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں ہر چیز ہینڈل کر لوں گا تم تھوڑا سا صبر نہیں کر سکتے تھے وہ پریشانی سے کہنے لگا

ہاں نہیں کر سکتا تھا میں صبر مکرش وہ لڑکی میرا صبر آزما رہی تھی میرے دل میں اسے کھو دینے کا ڈر پیدا ہو گیا تھا میں بے بس ہو گیا تھا

میرے دماغ پے بہت ساری سوچیں سوار تھی ہر پل میں ٹینشن میں رہنے لگا تھا مجھے کوئی نہ کوئی حل تو نکال رہا تھا تم نے پتا نہیں کب کچھ کرنا تھا

نہ تو تمہاری یہاں واپسی ہو رہی تھی اور نہ ہی تم نے دادا جان سے اس موضوع پر کوئی بات کی تھی تو بس میں نے خود ہی حل نکال لیا

وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا مکرش کافی دیر اسے سنتا رہا پھر پر سکون ہو کر بولا

ہاں ٹھیک ہے میں تمہاری کنڈیشن کو سمجھ سکتا ہوں نکاح کر لیا فائن لیکن اس نکاح کے بارے میں ابھی تک کسی کو بتایا تو نہیں نہ۔۔۔۔

میرا مطلب ہے یہ بات ابھی تک تمہارے اور میرے درمیاں ہی ہے نا۔۔۔۔؟

میں کسی طرح کا کوئی تماشہ مت کرنا اور نہ ہی اس بارے میں کسی کو پتہ چلے دینا مجھے وہاں آنے دو پھر حل نکالتے ہیں اس کا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

نہیں میں نے کسی کو نہیں بتایا ابھی تک صرف شناور کو پتہ ہے اس کے علاوہ میں نے کسی سے بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تم جانتے ہو میں شناور سے کچھ چھپا نہیں سکتا

اور اگر اسے یہ بات کسی اور طریقے سے پتہ چلتی تو ہنگامہ ہو جاتا۔اس کی بات کو سمجھتے ہوئے کہنے لگا تو مکرش نے اپنی پیشانی مسلی

ٹھیک ہے میں جانتا ہے اس سے میں خود بات کرلوں گا یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلے گی

اور کیا اس نکاح میں زرشے کی مرضی شامل تھی اس نے دوسرا سوال پوچھا

ذرشے کی مرضی شامل ہوتی تو مجھے نکاح کرنے کی ضرورت کیا تھی کیا وہ میری محبت میں ہر آنے والے رشتے سے انکار کر دیتی

زبردستی ہوئی ہے اس کے ساتھ بلکہ میں نے اس کو اس کے گھر کے باہر سے اغوا کیا اور پھر زبردستی اپنے ساتھ اس کو فلیٹ پر لے گیا

اور وہاں میں نے اس سے نکاح کر لیا اس نے تفصیل سے بتایا

کیا مطلب اس کی مرضی شامل نہیں تھی وہ تم سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھی پھر بھی تم نے اس سے نکاح کر لیا تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا اور کم از کم پہلے لڑکی کی مرضی جانتے اس سے انکار کی وجہ پوچھتے تم نے اغوا کر کے نکاح کر لیا

صیح کہتے ہیں عشق میں انسان اندھا ہو جاتا ہے اور تم بے عقل ہو گئے ہو اب تمہیں کیا لگتا ہے وہ لڑکی خاموش بیٹھے گی اگر اس نے آج ہی خلع کا کیس کر دیا تو کیا کرو گے۔۔۔!

اگر یہ بات دادا جان تک پہنچ گئی نہ زرا اور کہ تم نے کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے تو وہ سب سے پہلے تمہاری طلاق کروائیں گے تمہارا رشتہ لے کر جانا تو بہت دور کی بات ہے

کیونکہ یہ بات تو تم بھی بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو کہ دادا جان زبردستی کے قائل نہیں ہیں

وہ کبھی کسی لڑکی کے ساتھ زیادتی نہیں ہونے دیں گے بے شک معاملہ ان کے پوتے کا ہی کیوں نہ ہو وہ سب سے پہلے اس لڑکی کی رضامندی جانیں گے وہ ایسے معاملے اس کی سنگینی سمجھا رہا تھا

ہاں میں جانتا ہوں اور تم فکر مت کرو جس طرح سے میں نے اس سے نکاح کے لیے ہاں کروائی ہے نا اسی طرح میں دادا جان کے سامنے بھی اس سے ہاں کروا لوں گا

اور جہاں تک بات ہے خلع کا کیس کرنے کی تو وہ تو تب کرے گی نا جب اس کے پاس نکاح نامہ یا کچھ اور موجود ہو گا

میں نے اس کے پاس نکاح کی ایک تصویر بھی نہیں چھوڑی سب کچھ میرے پاس ہے تم بالکل بے فکر ہو جاؤ یہ معاملہ تب تک باہر نہیں آئے گا جب تک میں نہیں چاہوں گا

وہ بالکل بے فکر ہو کر بولا تھا کیونکہ زرشے کی طرف سے اسے کوئی پریشانی نہیں رہی تھی لیکن وہ اس کے لئے مسئلہ کھڑا کر چکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ جب زرشے کو اس کی محبت کا احساس ہو گا وہ اس کو معاف کر دے گی

ooooo

ذراور سے بات کرنے کے بعد وہ کافی فکر مند ہو گیا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ زراور کی مدد کے لئے کیا کرے گا

اگر دادا جان کو یہ بات پتہ چل گئی کہ زرور نے کسی لڑکی کے ساتھ زبردستی نکاح کر لیا ہے تو یہ بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا۔

داداجان نے جس طرح سے مکزم کو گھر سے نکال دیا تھا اللہ نہ کرے کہ ذرا اور کے ساتھ کچھ ایسا ہو مکزم اس واقعے کے بعد اب تک داداجان کے دل میں اپنے لیے پہلے جیسی جگہ نہیں بنا پایا تھا بلکہ اب تو حالات ایسے تھے کہ داداجان اس کا چہرہ دیکھتے ہی منہ پھیر لیتے تھے۔

داداجان کی نفرت اس نے مکزم کے لیے تو برداشت کر لی تھی لیکن شاید ذرا اور کے لئے برداشت نہ کر پاتا مکزم بے شک اس کا سگا بھائی تھا اس کا خونی رشتہ تھا مکزم کے ساتھ لیکن اس کے باوجود بھی جو جگہ زرا اور اس کے دل میں رکھتا تھا مکزم آج تک نہیں بنا پایا تھا

اگر یہ کہا جائے کہ وہ مکزم سے زیادہ زرا اور کو اپنا سگا بھائی مانتا تھا تو اس میں کچھ غلط بھی نہیں تھا۔ کیونکہ مکذم نے زندگی کے ہر موڑ پر سب سے پہلے اپنی ذات کے بارے میں سوچا تھا اس کے لیے رشتے ناطے سب سے زیادہ اپنی ذات اہم تھی

لیکن زر اور ایسا نہیں تھا زر اور کی اور اس کی سوچ بہت ملتی تھی وہ سب سے پہلے اپنے چاہنے والوں کی بھلائی سوچتے تھے

مکزم نے سب سے پہلے اپنا سوچا ہمیشہ اس نے اپنی ذات کو اہمیت دی باقی دنیا جائے بھاڑ میں اسے کسی کی کوئی پروانہ تھی اس کی اسی مطلبی طبیعت کی وجہ سے عنایہ اور شاور کی زندگی بری طرح سے متاثر ہوئی تھی

اب حالات ایسے تھے شاور حویلی کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور وہ معصوم سی لڑکی عنایا شاور کے نام پر اس حویلی میں تھی

جو غلطی مکزم نے کی تھی وہی غلطی آج ذر اور بھی کر چکا تھا ہاں دونوں کا انداز الگ تھا دونوں کی کہانی الگ تھی لیکن اس کا نتیجہ ایک ہی نکلا تھا یقیناً دادا جان ذر اور کے نکاح کے بارے میں جان کر اسے جائیداد سے عاق کر دیتے یا پھر شاید زندگی میں کبھی بھی اس کی شکل دیکھنے کے روادار نہ ہوتے۔

بے شک زراور نے محبت کی تھی اور محبت غلط نہیں ہے لیکن اس محبت کو حاصل کرنے کا طریقہ بہت غلط تھا وہ اپنی ہی سوچوں میں بری طرح سے الجھا ہوا تھا جب اچانک اپنے سینے پر اسے ہلکا سا بوجھ محسوس ہوا

وہ کروٹ لیتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی

اس احساس نے جیسے ہر طرح کی سوچ کو بہت پیچھے کر دیا وہ اپنی ہر سوچ کو نظر انداز کرتا اس کے سیاہ گھنے بالوں کو دیکھنے لگا

کیوں کہ وہ جس انداز میں اس کے سینے پر سر رکھے ہوئی تھی اس کا چہرہ نیچے کی جانب تھا وہ صرف اس کا سر ہی دیکھ پا رہا تھا لیکن اس کی اتنی سی حرکت ہی مکرش شاہ کے لبوں پر گہرا تبسّم بیکھر گئی تھی

واہ محترمہ۔۔۔!

پاس آکر دل بھی دھڑکاتی ہو

اور پھر کہتی ہو۔۔۔

مجھ سے دور رہو

انسان ہوں جاناں

فرشتہ نہیں

اس کے دل نے سرگوشی کی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ کروٹ لیتا ہوا اسے تکیے پر گراتا اس کے دونوں ہاتھوں کو مضبوطی سے اپنی مٹھی میں قید کر چکا تھا

اور اب منظر یہ تھا کہ وہ حیرت سے آنکھیں کھولے اپنے پر جھکے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی کہ جو مکمل طور پر اسے قید کئے ہوئے تھا

ہم نے کی تھی کوشش۔۔۔۔!

تم سے دور رہ کر۔۔

وعدہ وفا کرنے کی

تم نے پاس آکر

ساز دل چھڑا ہے

اب تو جاناں

سزا کے مستحق ہوئے تم

وہ مسکرا کر کہتا اس کے لبوں پر جھکا تھا وہ جو کب سے سانسیں روکے خود پر جھکے اس شخص کو دیکھ رہی تھی اس کی جسارت پر بلبلا اٹھی

وہ اسے خود سے دور کرنے کی خاطر پہلے اپنے ہاتھ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی لیکن جب وہ اس کے ہونٹوں کو بخش کر اس کی گردن پر جھکا اس کے ہاتھ خود بخود اس کے ہاتھوں سے آزاد ہو گئے

اس نے بے ساختہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس شخص کو خود سے دور کرنا تو جیسے اس کے لیے ناممکن تھا

وہ جتنا اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی اس کے پاس بہت پاس آتا جا رہا تھا اتنا پاس کہ وہ جب خود ہی اسے بخش کر پیچھے ہٹا تو اپنے اندر سے اسے اس شخص کی خوشبو اسے محسوس ہونے لگی

آ۔۔آپ۔۔۔

بس بس جا کر پانی پی لو ورنہ مجھ پر تو قتل کا الزام ہی لگ جائے گا کہ بیوی کو کس کر کے مار ڈالا

وہ اپنی قمیض ٹھیک کرتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا اندر ایک عجیب سا طوفان اٹھا تھا جیسے آج اگر وہ اتنی مزاحمت نہ کرتی تو وہ ہر حد پار کر جاتا آج برسوں سے دبی ساری خواہشیں وہ اس پر عیاں کر دیتا

لیکن پھر اسے اس کا وعدہ یاد آ گیا ایک مہینے کا وعدہ جو اس نے اس لڑکی کو شاید غلطی سے ہی دے دیا تھا

اسے ایسا کرنا ہی نہیں چاہیے تھا

کون بے وقوف مرد اپنے حق کے لیے اس طرح کا وعدہ کرتا ہے اور اگر کوئی بے وقوف اس طرح کا فضول وعدہ ہی دیتا ہے تو اسے نبھانے کی بیوقوفی کی وہ کون کرتا ہو گا

سید مکرش شاہ

اس نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا تھا اس کے علاوہ کون ہو سکتا تھا اتنا بے وقوف جو اس طرح کا وعدہ نبھانے کے لیے بیوی کی طرف سے رضامندی کا منتظر ہو

وہ اپنی پرانی باتوں پر لعنت بھیجتا باہر اپنے دوستوں کے پاس آگیا تھا ان کے ساتھ وقت گزار کر وہ اپنے ذہن سے عنائش کو ہٹا سکتا تھا

ooooo

اس کے جانے کے بعد بھی وہ کتنی ہی دیر بیڈ پر بیٹھی لرزتی رہی اس نے خود کو چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن وہ شخص اس پر اتنے برے طریقے سے حاوی ہوا تھا کہ وہ مکمل بے بس ہو گئی تھی اسے اپنی حالت پر رونا آرہا تھا کہ کیسے وہ اس سے آزادی حاصل کرے گی کس طرح اس سے دور جائے گی

اس کی پہنچ سے تو وہ دور جان نہیں سکتی تھی لیکن اب اس کی جسارتیں دن بہ دن بڑھتی جارہی تھیں اتنے دنوں سے تو ان دونوں میں کوئی بات ہی نہیں ہو رہی تھی اور آج پھر وہ ایک بار موقع دیکھتے ہی اس کے پاس آگیا

وہ کتنے دنوں سے کوشش کر رہی تھی کہ وہ اس سے بات کرے گا اور وہ آگے سے انتہائی بد تمیزی سے اس سے مخاطب ہو گی لیکن اس نے تو بات ہی نہیں کی تھی اس نے تو سیدھا سیدھا وار کیا تھا اس پر

ابھی تک اسے اپنی گردن اور لبوں پر اس کی مونچھوں کی چبھن محسوس ہو رہی تھی جیسے رگڑ رگڑ کر صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی

مکرش شاہ تمہارا کچھ نہ رہے

۔تم جہنم کی آگ میں جلو

تمہیں کبھی سکون نہ ملے

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی اسے بد دعائیں دینے لگی کیونکہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ooooo

کافی دیر کے بعد جب وہ کمرے میں واپس آیا تو اسے ویسے ہی بیڈ پر ڈرے سہمے

ہوئے پایا

یہ اس طرح سے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔۔!

سب کچھ ٹھیک تو ہے نا

یار اب تم یہ مت کہنا کہ میرا کس تمہیں سکتے میں لے گیا ہے

اب میں نے کوئی اتنا بھی جان لیوا کس نہیں کیا تھا اتنے سے پر تمہاری یہ حالت

ہے اگر میں پورا پورا حق وصولنے پر آ گیا تو زندہ تو بچ جاؤ گی نہ۔۔۔!

دیکھو میں نے تمہیں زندہ سلامت دادا جان کے پاس لے کر جانا ہے

ٹھوڑی مضبوط بنو اپنے آپ کو تھوڑا مضبوط کرو یہ حالات نہیں چلیں گے میرے

سامنے میرے ساتھ کوئی مضبوط لڑکی گزارا کر سکتی ہے

ایک کس پر تمہاری یہ حالت ہے تم نے تو وفات پا جانا ہے میری قربت میں

خیر یہ تو اگلے ماہ کی بات ہے ابھی ناشتہ بناؤ میرے لیے یا پھر یہ سب کچھ ناشتہ نا بنانے کا بہانہ ہے۔۔!

اگر ایسا ہے نہ تو ایک بات کان کھول کر سن لو بیویوں کے اس طرح کے چونچلے اٹھانے والا مرد نہیں ہوں میں

پیار محبت اپنی جگہ لیکن ہمارے خاندان میں ایک رواج ہے ہمارے خاندان کی عورتیں اپنے شوہر کے سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتیں ہیں جیسے کھانا بنانا کپڑے دھونہ کپڑے استری کرنا بیڈ روم صاف کرنا یہ سب کچھ میری بیوی ہونے کے ناطے تمہیں کرنا ہے

کیونکہ اب تمہاری نازک مزاجی کو دیکھتے ہوئے میں اپنے خاندان کے رواج بدل نہیں سکتا اور نہ ہی میں ان شوہروں میں سے ہوں جو بیوی کی مدد وغیرہ کرتے ہیں

اس کام کے لیے ہم نے ملازم رکھے ہوئے ہیں اور تمہاری مدد کے لیے میں نے ملازمہ رکھی ہوئی ہے جو روز آ کر گھر کی ساری صفائی کرتی ہے لیکن پھر بھی جو کام تمہارا ہے وہ تمہیں کرنا ہے اسی لئے یہ نازک مزاج سائیڈ رکھو اور اٹھ کر کام کرو

ہاں مجھے یاد آیا تو ملازمہ کو کیا کہہ رہی تھی کہ تم نئی نویلی دلہن ہو تو جو یلری کپڑے پہننا تم پر فرض ہے اور کام اس طرح سے لیا جا رہا ہے جیسے تم صدیوں کی کوئی بھی شادی شدہ عورت ہو

تو ڈارلنگ نئی نویلی بیویوں کے نخرے اٹھائے جاتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی بھی کچھ شرائط ہوتی ہیں تم پہلے میرے حقوق ادا کرو پھر میں تمہارے حقوق کے بارے میں سوچوں گا۔

مطلب صاف ہے کہ جب تک تم میرے نخرے نہیں اٹھاؤ گی تب تک میں بھی ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتا اور تمہیں نئی نویلی بیویوں کی طرح میں رکھوں گا بالکل

رکھوں گا لیکن ایک مہینے کے بعد جب تم بیویوں والے فرائض سرانجام دو گی تب میں اچھا شوہر بن کر دکھاؤں گا

مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے آپ کا اچھا شوہر والا روپ دیکھنے کی سمجھے آپ ۔۔۔۔آپ یہ اچھا اور نیک شوہر نہ آپ اپنی ان تین بیویوں کو بن کر دکھائیں جو آپ کے دائیں بائیں گھومتی ہیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے آپ سے اپنے نخرے اٹھانے کا

میں خود اپنے سارے کام کر سکتی ہوں اور ویسے بھی اگر ان کاموں کی وجہ سے آپ مجھ سے دور رہیں تو یہ تو اللہ کی طرف سے غنیمت ہے

جیسے رمضان کے مہینے میں شیطان کو خود سے دور رکھنے کے لیے ہم ہر وہ ممکن کام کرتے ہیں کہ شیطان ہم پر حاوی نہ ہو اسی طرح میں یہاں ہر ممکن کام کروں گی تاکہ آپ جیسا شیطان مجھ پر حاوی نہ ہو

وہ انتہائی درجہ بد تمیزی سے گویا ہوئی تھی لیکن اس کی بات پر وہ غصہ ہونے کے بجائے مسکرا دیا

ہاں ڈارلنگ ضرور کیوں نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن تم جانتی ہو نہ اس شیطان کے لئے رمضان کے مہینے کی لمیٹ ہوتی ہے

اور اس سے اس شیطان کے لئے بھی بس اسی مہینے کی لمٹ ہے آگے تم کرو نہ کرو ہو گا تو وہی جو میں چاہوں گا

کیونکہ تمہیں میں نے صرف ایک ہی ماہ دیا ہے جی لو آزادی سے اس ایک مہینے کو اس کے بعد وہ ہو گا جو مکرش شاہ چاہے گا

ہاں لیکن اس ایک مہینے میں خود کو تھوڑا مضبوط بنا کر آنا

تاکہ لڑنے میں بھی مزا آئے۔اب اٹھو اور جا کر ناشتہ بناؤ میرے لیے شوہر بھوکا بیٹھا ہے اور یہ محترمہ سکتے سے ہی باہر نہیں نکل رہی وہ سخت مگر شرارتی لہجے میں کہتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ پیر پٹکتی فریش ہونے چلی گئی

ooooo

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اتنی ساری بدتمیزی کے باوجود بھی وہ برا کیوں نہیں بنا رہا تھا اس کی کوئی بھی بات کوئی بھی حرکت اسے بری کیوں نہیں لگ رہی تھی

دو دن سے تو وہ اس کے لیے کھانا بھی نہیں چھوڑتی بس اپنے لئے کھانا بناتی اور کھا کر سو جاتی وہ آکر کچھ کھاتا بھی تھا یہ نہیں عنائش کو اندازہ نہیں تھا لیکن آج صبح ہوتے ہی اس شخص نے اپنی اوقات بہت اچھے طریقے سے دکھادی تھی

لیکن یہ تو طے تھا کہ ہار تو وہ بھی نہیں ماننے والی تھی آج نہیں تو کل وہ اس پر پوری طرح سے یہ بات ثابت کرنے والی تھی کہ وہ ایک انتہائی بدتمیز لڑکی ہے اور اتنی بدتمیز لڑکی کو حویلی لے جا کر صرف اپنی ناک کٹائے گا

لیکن وہ یہ سب کچھ صرف سوچ ہی پا رہی تھی دوسری طرف مکرش شاہ کے دماغ میں کیا چل رہا تھا اس بات کو سمجھنا اس جیسی لڑکی کے لیے بہت مشکل تھا

کیونکہ ایک 18 سال کی لڑکی کا دماغ ایک سیاستدان کے دماغ کا مقابلہ ہر گز نہیں کر سکتا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

زرشی میری جان اٹھ جا

تجھے پتا ہے نہ آج شاہ صاحب گھر پر ہی ہیں

تو تجھے ان کا ناشتہ بھی بنانا ہے

اٹھ جانا میری جان جلدی سے جا کر ناشتہ بنا دے

کیوں کے شاہ بیگم تیری غیر حاضری محسوس کر چکی ہیں

صبح سے سب ملازموں سے تیرے بارے میں پوچھ چکی ہیں

۔اور تجھے تو پتہ ہے نہ وہ سکینہ کی بیٹیوں کو نہ جانے تمہارے ساتھ کیسی ضد ہے جب دیکھو تمہاری برائیاں کرنے میں لگے رہتی ہیں۔ لیکن رضیہ کی بیٹی بڑی پیاری ہے تو اسی کے ساتھ رہا کر

ورنہ سکینہ کی بیٹیاں تو اس وقت بھی شاہ بیگم کے کان تمہارے خلاف بھر رہی ہوں گی اور پھر شاہ بیگم تمہیں سخت سست سنائیں گی تو تمہارا دل خراب ہو جائے گا

اٹھنا میرا بچا وہ پیار سے اس کے بال سہلاتی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں جب کہ وہ جاگتے ہوئے بھی تکیے میں سر دیئے زبردستی آنکھیں بند کیے پڑی تھی

اس کا بلکل حویلی جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن اپنی ماں کو صاف انکار بھی نہیں کر سکتی تھی ورنہ پھر ان کا وہی حویلی والوں کے احسانوں کا چیپٹر شروع ہو جاتا اور پھر صبح سے لے کر شام تک وہ اسے ان کے احسانوں کے بارے میں بتاتی رہتی

جنہیں وہ بچپن سے سنتی آئی تھی لیکن تب اسے بھی یہ سب کچھ بہت زیادہ لگتا تھا لیکن آج اس کے خیالات بدل چکے تھے اس کی سوچ بدل چکی تھی

آج اس کے لیے شاہ خاندان والوں کے احسانات صرف ڈرامہ بن کر رہ گئے تھے وہ ان جیسے بے بس لوگوں کی مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر نہ جانے اپنے کون کون سے کام نکلواتے تھے

ان لوگوں کی اصلیت تو اس پر اب کھلی تھی اور زر اور شاہ کی حقیقت جان کر اسے سچ میں بہت دکھ ہوا تھا اس نے اسے بہت زیادہ اونچے مقام پر بٹھایا ہوا تھا لیکن وہ اس کے قابل نہیں تھا

۔وہ اس کی نظروں سے گر چکا تھا شاید وہ اس کی ذات پر اتنے سارے احسانات بھی اسی وجہ سے کر رہا تھا کیونکہ وہ اس پر غلط نگاہ رکھتا تھا لیکن اگر اس کی نگاہ غلط ہوتی تو وہ اس سے نکاح کیوں کرتا وہ کیوں اسے اپنی بیوی بناتا کیوں اسے نکاح کے لئے مجبور کرتا

اگر وہ چاہتا تو اپنی ہوس پوری کر سکتا تھا اسے کون تھا پوچھنے والا لیکن اس نے تو اس سے نکاح کیا تھا اسے اپنی زندگی میں شامل کیا تھا

تو کیا سچ میں وہ اس سے محبت کرتا تھا اس کی سوچ نے ایک نیا سرا پکڑا۔اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

لیکن اس کا دماغ اس بات کو قبول کرنے سے صاف انکار کر چکا تھا اگر وہ اتنا سچا ہوتا تو اس کے گھر رشتہ لاتا اس سے نکاح کرنے کی خاطر اس کے ماں باپ کے سامنے اس کا رشتہ پیش کرتا نہ کہ یوں سبر دستی اغواہ کر کے اس سے نکاح کرتا

۔ہاں وہ محبت نہیں کرتا تھا کیونکہ محبت انسان سے ایسی غلطیاں نہیں کرواتی محبت تو بہت خوبصورت جذبہ ہے جسے بہت محبت اور چاہت سے نبھایا جاتا ہے

لیکن ذراور شاہ نے اس کے دل میں چاہت بھرنے کے بجائے اپنے لیے نفرت بھر دی تھی۔اس کے نکاح میں آنے کے بعد شاید وہ کبھی بھی اس سے نفرت نہ کر پاتی

لیکن محبت کرنے کی گنجائش بھی ذراور شاہ نے نہیں چھوڑی تھی۔وہ مجبور ہو کر اٹھ گئی تھی کیونکہ اس کے پاس اپنی ماں کے سوالوں کے جوابات نہیں تھے ۔اس کے پاس حویلی نہ جانے کی وجہ نہیں تھی

ooooooo

اس نے جیسے ہی حویلی میں قدم رکھا شا بیگم کو کچن میں مصروف پایا انہیں دیکھتے ہی وہ تیزی سے اپنے ہاتھ چلانے لگی تا کہ ان کے سخت باتوں کا شکار نہ ہو

لیکن ایسا تو جیسے کبھی ممکن ہی نہیں تھا اسے دیکھتے ہی وہ شروع ہو گئی تھیں

۔ارے زرشے ماہرانی ارے آپ تو جلدی آگئی

ابھی وقت ہی کیا ہوا ہے صرف سوا سات ہی تو بجے آرام سے آتی ناشتہ کر کے آئی ہیں نا یا یہاں جو آپ کے ملازم بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کی خدمت میں ناشتہ پیش کریں گے

ارے رکیں آپ کیوں یہ کام کر رہی ہیں میں خود آپ کے لئے ناشتہ تیار کر دیتی ہوں وہ طنز کے تیر برساتی ہوئی کہنے لگیں زرشے شرمندگی سے سر جھکا لیا

ایسا نہیں تھا کہ اس کے پاس ان کی باتوں کا جواب نہیں تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس کی حیثیت اسے انہیں جواب دینے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔

معاف کر دیجئے شاہ بیگم وہ دراصل آنکھ دیر سے کھلی میں ناشتہ بنا دیتی ہوں آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی وہ ایک نظر انہیں دیکھتے ہوئے سر جھکاتے معافی مانگنے لگی شاہ بیگم نے ذرا سی گردن اکڑا کر اسے دیکھا

ہاں ہاں ٹھیک ہے کر رہی ہوں معاف تجھے لیکن ایک شرط پر شام دوپہر میں یمنہ یہاں آنے والی ہے تو تجھے اس کی خدمت میں حاضر ہونا ہو گا اور ہاں ہر وقت اس عنایہ کے ساتھ نہ چپکی رہا کر تو وہ خود ایک بد کردار لڑکی ہے تجھے بگاڑ دے گی اس کی عمر اور باتوں پر ہر گز مت جانا تو اسے نہیں جانتی وہ اسے دیکھتے ہوئے عنایہ کے بارے میں بتانے لگیں

تو اسے غصہ آنے لگا وہ اپنی اتنی پیاری دوست کے کردار پر کچھ غلط بات نہیں سن سکتی تھی لیکن اس وقت اس کا خاموش رہنا ہی بہتر تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اس کا صرف ایک لفظ عنایہ کے لئے کوئی نہ کوئی مشکل کھڑی کر سکتا تھا

۔میں ناشتہ بناتی ہوں وہ ان کی باتیں نظر انداز کرتی جلدی سے اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گئیں جبکہ شاہ بیگم بھی مزید اس ملازمہ کے ساتھ اپنا دماغ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لیے اسے اگنور کرتی باہر نکل گئی

ان کے جاتے ہی زرشے نے گہرا سانس لیا تھا تھوڑی ہی دیر میں وہ ناشتہ تیار کر چکی تھی اور اب مسئلہ یہ تھا کہ اسے ناشتہ لے کر ذراور کے کمرے میں جانا تھا

جو آج کام پر نہیں جانے والا تھا اس لیے اس نے اپنا ناشتہ کمرے میں لانے کا حکم دیا تھا اور اس حکم پر وہ سلک کر رہ گئی تھی۔اسے اس کی بے جا ضد پر سخت غصہ آ رہا تھا لیکن ہائے یہ مجبوری وہ کچھ کر نہیں سکتی تھی

آخر کار اس نے اپنی ساتھی تیرہ سالہ ملازمہ گوری سے ناشتہ زراور کے کمرے میں لے جانے کو کہا۔اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ وہ شاہ بیگم سے رات کی دعوت کا پوچھنے جارہی جس پر وہ فوراسر ہلاتی ناشتے کی ٹرے لے کر کچن سے نکل گئی تھی

اس کاارادہ تھا کہ وہ اب گھر چلی جائے کیونکہ صبح سوائے زراور کا ناشتہ بنانے کے اسے اور کوئی کام ہی نہیں ہوتا تھااور شاہ بیگم نے اسے شام کے لیے کام دیا تھا جو اسے شام میں آکر کرنا تھا لیکن اگر وہ باہر نکلتی تو شا بیگم اسے دیکھ کر اور کام دے دیتی لیکن وہ زراور کی نظر میں نہیں آنا چاہتی تھی اسی لئے تھوڑی دیر وہی کچن میں بیٹھ کر شا بیگم کے اپنے کمرے میں جانے کا انتظار کرنے لگی

oooooo

تم ناشتہ کیوں لے کر آئی ہو یہ تمہارا کام نہیں ہے جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے اور جس کا یہ کام ہے یہ ٹرے اسی کو تھما کر بھیجو وہ کھڑکی کے قریب کھڑا کب سے

اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی تو اس نے فورا اجازت دی تھی

لیکن یہ کیا آج اس کے قدموں کی چاپ کے بجائے اسے کسی اور کے قدموں کی آہٹ سنائی دی تھی اس نے مڑ کر دیکھا تو دوسری ملازمہ سامنے میز پر اس کا ناشتہ لگا رہی تھی

اس کا بس نہ چلا کہ وہ اس ملازمہ کو کھڑے کھڑے غائب کر دے۔اس نے بے حد غصے سے اسے مخاطب کیا تھا۔

شاہ جی وہ شاہ بیگم کی مہمان آنے والی ہے میرا مطلب ہے ان کی بھانجی آئیگی یمنہ بی بی تو زرشے باجی ان کے لیے کھانے پینے کا سامان تیار کرنے کے لیے شاہ بیگم کے کمرے میں جانے والی تھی

کیوں کہ شاہ بیگم نے اس سے کہا ہے کہ آج وہ دیر سے کام پر آئی ہیں اس کی سزا کے طور پر انہیں شاہ بیگم کے مہمانوں کا سارا کام کرنا پڑے گا ملازمہ نے طوطے کی طرح سے اسے خبر سنائی تھی

جس پر زر اور کے ماتھے کے بل کم ہونے کے بجائے اور زیادہ بڑھنے لگے ۔چاچی کو کس نے کہہ دیا کہ وہ یمنہ کی ملازمہ ہے یا پھر وہ اس گھر میں میرے علاوہ کسی اور کے کام کر سکتی ہے

انہیں تو ٹھیک سے یہ بات سمجاؤں گا کہ زرشے کو میں نے اپنے کاموں کے لیے رکھا ہوا ہے ان کے رشتہ داروں کے نخرے اٹھانے کے لئے نہیں وہ بے حد غصے سے سوچ رہا تھا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا جو پہلے ہی سہمی ہوئی کھڑی تھی 13 سالہ وہ ملازما مالی کی بیٹی تھی

جو دو ماہ سے سکول کے بعد اپنی ماں کی مدد کے لیے حویلی آتی تھی لیکن آج اتوار ہونے کی وجہ سے وہ صبح صبح ہی حویلی میں موجود تھی

۔لیکن اس بیچاری کو کیا پتہ تھا کہ وہ صبح صبح ہی زراور شاہ کے غصے کا شکار ہو جائے گی۔ چھوٹی تم یہ سارا ناشتہ اٹھاؤ اور زرشے سے کہو کہ وہ میرا ناشتہ لے کر آئے اور آئندہ ایک بات یاد رکھنا تم وہ کام کرو جو تمہاری امی کے حصے میں آتا ہے باقی لوگ اپنے کام خود کر سکتے ہیں سمجھی میرا بچہ۔۔

وہ اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا کہ وہ چھوٹی سی بچی اس کے غصے سے گھبرا گئی ہے اسی لیے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا زراور کو اچانک بدلتے اور مسکراتے دیکھ وہ فوراً ٹرے ٹیبل سے اٹھا کر واپس نیچے چلی گئی۔

جبکہ زراور یہ سوچ رہا تھا کہ اب اسے چاچی سے بات کر لینی چاہیے وہ زرشے کو ضرورت سے زیادہ تنگ کر رہی تھی اور اب وہ زرشے کے معاملے میں کسی

طرح کی لاپرواہی نہیں کر سکتا تھا کیونکہ معاملہ اب زرشے کی نہیں اس کی اپنی عزت کا تھا

ooooo

زرشے باجی یہ رہا ناشتہ زراور صاحب نے کہا ہے کہ یہ آپ کا کام ہے اور یہ آپ کو ہی کرنا ہے میں یہاں اپنی ماں کے کام میں مدد کرنے کے لئے آتی ہوں نہ کہ آپ کے کام کرنے کے لئے

اس لیے بہتر ہے کہ آپ خود اپنے کام مکمل کرے اس نے زراور کی بتائی ہوئی بات اس کے کانوں تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا تھا

اور وہ جو چاچی بیگم کے جانے کا انتظار کر رہی تھی اس کی بات پر پریشان ہو گئی ۔اسے یہی پتہ چلا تھا کہ یمنہ وغیرہ رات تک آئیں گے اور اس نے شام تک ہی واپس حویلی آنا تھا جب تک زراور کسی نہ کسی کام کے لئے حویلی سے نکل چکا ہو

لیکن یہاں تو الٹا ہو گیا تھا۔ زر اور صاحب بہت غصے میں ہیں اوپر جائیں جلدی سے یہ نہ ہو کے نوکری سے فارغ کر دیں آپ نے تو آج میری جان ہی خطرے میں ڈال گئی جلدی جائیں وہ ٹرے اس کے حوالے کرتی خود اپنے کام کرنے لگی جب کہ اس نے مجبور ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑی کے کو مضبوطی سے تھاما اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے زر اور کے کمرے کی طرف چل پڑی

oooooo

کمرے کے باہر کر اس نے ہلکی سی دستک دی تھی

لیکن اندر سے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو اس نے آہستہ سے دروازے کو دھکا دیا اور اندر داخل ہوئی کمرے میں کوئی بھی موجود نہیں تھا

اسے کچھ سکون ہوا

اس نے جلدی سے ٹیبل پر ناشتہ لگایا تھا اور اسی تیز سے اس کا ارادہ اور کمرے سے نکل جانے کا تھا

وہ ناشتہ لگا کر جیسے ہی پلٹی اچانک چٹان موجود سے ٹکرائی۔اس سے پہلے کہ وہ اس آفتاد پر زمین بوس ہوتی کسی نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے بے حد نزدیک کر لیا

وہ ابھی ابھی نہا کر نکلا تھا اسی لیے شرٹ پہننے کی زحمت اس نے اب تک گوارا نہ کی تھی اس ک بھیگے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے جب کہ گھنی مونچھوں کو بل دے کر اوپر کی طرف کر کے ہلکی بڑھی دھاڑی میں وہ اس وقت بے حد جاذب نظر آرہا تھا

۔اس کی اس قدر قربت پر زرشے کی سانس تیز ہو چکی تھی جبکہ زرشے کا چور انداز زر اور شاہ کے لبوں پر گہرا تبسم بکھیر گیا تھا

۔مطلب تمہارا یہاں سے بھاگنے کا پلین تھا جو میرے آجانے سے فیل ہو گیا اسے مزید اپنے بازو میں جکڑتے ہوئے وہ اسے اپنے حصار میں قید کر کے اس سے سوال کرنے لگا

جب کہ وہ شرم کے مارے نگاہ تک نہیں اٹھا پا رہی تھی وہ اس کی شرم وحیا کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا یقیناً اس کی نگاہیں اٹھا کر اسے نہ دیکھنے کی وجہ اس کا شرٹ لیس ہونا تھا

لیکن اس کی یہ شرم وحیا زراور کے دل کے تار بہت بری طرح سے چھیڑ رہی تھی اس کا دل ہر درجہ بے ایمان ہو رہا تھا وہ جتنا اس سے دور ہونے کے لیے مزاحمت کر رہی تھی وہ اتنا ہی اسے اپنے بے حد قریب کرتا جا رہا تھا۔ انجانے میں نہیں بلکہ جان بوجھ کر وہ اس کی مشکلات میں اضافہ کر رہا تھا

ooooo

وہ دھڑکتے دل کے ساتھ اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ اس کی معصومانہ مزاحمت پر مسکراتے ہوئے اسے مزید خود میں جذب کرتا جا رہا تھا وہ زرا سا ہی اس سے دور ہو پائی تھی ایک لمحے میں وہ اسے جھٹکا دیتا اپنے بے حد قریب کر گیا

ان دونوں کی سانسوں نے ایک ساتھ شور مچایا تھا زرشے کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی سانسیں اس کی سانسوں کے ساتھ چلنے لگی ہوں

اس نے بے اختیار چہرہ اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جہاں وہ اب تک گہری مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا اس کی نظروں میں محبت ہی محبت تھی۔

جس کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنا چہرہ جھکا لیا وہ اس کے نگاہوں کی تاب نہ لا سکی اور اس کا چہرہ جھکا لینا اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے گہری دلفریب مسکراہٹ چھوڑ گیا تھا

میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں گا زرشے تم یہ ساری کوششیں چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔۔۔۔؟

خیر میں تمہارے لئے گفٹ لایا تھا نکاح کے بعد میں تمہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس وقت تمہیں گھر پہنچنے کی اتنی جلدی تھی کہ میں نے بھی یہی سوچا کہ میں تمہیں یہ تحفہ بعد میں دے دوں گا

اور اب تم نے آتے ہی جانے کی جلدی مچادی اس طرح سے تو میں تمہیں جانے نہیں دوں گا نا

رکو یہیں۔۔۔آتا ہوں میں وہ آہستہ سے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا الماری کے قریب گیا تھا اس نے الماری سے کیا نکالا اور واپس اس کے پاس آکر کیا کہنے والا تھا

اس بات سے اسے ذرا برابر دلچسپی نہیں تھی وہ جلد سے جلد اس کمرے سے نکلنا چاہتی تھی اس سے پہلے کہ کوئی اس کمرے میں آجائے

وہ اپنی ذات کو کسی کی گندی نگاہوں کا نشانہ نہیں بنانا چاہتی تھی وہ جلد سے جلد اس کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی لیکن زراور کے ہوتے ہوئے ایسا ممکن نہیں تھا

وہ آہستہ آہستہ اس کے پاس آیا اور اس کا نازک مرمریں ہاتھ اپنی مضبوط ہتھیلی میں تھام کر اس کے بازو میں کچھ پہنانے لگا اس کا سارا دھیان بار بار دروازے کی طرف جا رہا تھا

کیوں کہ دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن اس بات کی پرواہ زراور کو تھی ہی نہیں وہ تو بس اپنے دل کی خواہش پورا کرنا چاہتا تھا جو کہ وہ بہت سکون سے کر رہا تھا

اس کے ہاتھ کی کلائی میں نازک سا خوبصورت نفیس بریسلٹ پہناتے ہوئے اس نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے چھوا

زرشے کے تو جیسے سارے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا اس نے فورا اپنا ہاتھ بری تیزی سے اس کی گرفت سے چھڑوالیا

لیکن اس کا یہ انداز اسے براہر گز نہیں لگا تھا اس کے ہاتھ چھڑوانے پر وہ مسکراتے ہوئے اسے کمر سے تھام کر ایک بار پھر سے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا جس کی وجہ سے زرشے کی حالت مزید خراب ہونے لگی

یہ بریسلٹ میں ہمیشہ تمہارے کلائی پر دیکھوں نہ تو یہ کسی اور کے پاس جانا چاہیے اور نہ ہی تمہارے ہاتھ سے الگ ہونا چاہیے ورنہ انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی زر اور شاہ ہر بار معاف نہیں کرتا

بس کرو ختم کرو یہ مزاحمت کیا تمہیں سچ میں لگتا ہے تم مجھ سے دور جا سکتی ہو ۔۔۔۔!نہ۔۔۔۔ نہیں ڈارلنگ ایسا ممکن نہیں اب تو میں تمہارا مجازی خدا ہوں

تمہیں خود سے دور کیا میں تو تمہیں اپنی نگاہوں سے اوجھل بھی نہیں ہونے دوں گا

بہت عزیز ہو تم میرے لیے بے حد خاص ہو وہ اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا اپنے احساسات اسے بتانے لگا

پلی۔۔۔پلیز جانے دیں۔۔۔اس نے بڑی مشکل سے اپنے الفاظ مکمل کیے تھے زرا اور جو اس کے بالوں کی خوشبو میں بسیرا کر لینا چاہتا تھا ایک نظر اس کے کانپتے وجود کو دیکھا

ایک شرط پر جانے دوں گا۔۔۔۔نہ جانے کیا سوچ کر وہ کچھ دیر کے بعد بولا

مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے لیکن پلیز مجھے جانے دیں وہ التجائی لہجے میں بولی

ڈارلنگ پہلے میری بات مکمل سن لو یہ نہ ہو کہ میری شرط ماننا تمہارے لیے مشکل ہو جائے اور پھر وعدہ کر کے تم پچھتانے بیٹھ جاؤ۔کچھ بھی کہہ سکتا ہوں میں وہ دھمکی آمیز لہجے میں گویا ہوا

اور اس کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تھی وہ پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنی لگی جیسے نہ جانے اب وہ کیا شرط رکھ دے گا

کیا شرط ہے۔۔۔!اس نے ہمت جمع کر کے پوچھا
تمہیں مجھ سے ملنے آنا ہو گا ریسٹوریٹ میں ہم دونوں ایک ساتھ لنچ کریں گے ڈنر کے لیے میں تمہیں کہہ نہیں سکتا کیونکہ رات کے وقت تمہارا گھر سے نکلنا بے حد مشکل ہے لیکن دن میں تو نکل سکتی ہو نا۔۔۔!

کہہ دینا کہ تم عنایہ کے ساتھ کہیں باہر شاپنگ پر جا رہی ہو۔وہ اسے باقاعدہ بہانہ دے رہا تھا

آپ۔۔۔۔۔پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔۔۔کیا آپ اس بات۔۔۔۔سے انجان ہیں۔۔۔کہ میرے ماں باپ آپ کی حویلی میں کام کرتے۔۔۔۔ہیں اور سارا دن یہی۔۔۔پر موجود ہوتے ہیں

کیا۔۔۔۔انہیں پتہ نہیں چلے گا کہ عنایہ۔۔۔۔گھر پر موجود ہے اور آپ نے سوچا بھی کیسے۔۔۔۔کہ میں آپ کے ساتھ کہیں۔۔۔باہر جاؤں گی ایسا ہر گز نہیں۔۔۔ہو گا میں آپ کی یہ شرط نہیں مان سکتی اس نے انکار کرتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے اگر تم میری شرط نہیں مان سکتی تو پھر تمہیں یہیں رہنا ہو گا میرے پاس میں تمہیں جانے کی اجازت ہر گز نہیں دوں

وہ اس کی کمر پر اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے اس سے کہنے لگا جبکہ اس دفعہ کی سچ میں جان پر بن آئی تھی

کیونکہ اب وہ آہستہ آہستہ مزید من مانیوں پر اتر آیا تھا اپنی گردن پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ اندر تک کانپ کر رہ گئی تھی

ٹھیک ہے میں آجاؤں گی جہاں بلائیں گے میں آجاؤں گی وہ کانپتے ہوئے بولی تھی گڈ یہ ہوتی ہیں سمجھدار بیویاں اور جو بہانہ میں نے تمہیں کہا ہے نا وہ بنا دینا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا یہاں تمہارے بہانے کو حقیقت میں اپنے انداز میں بنا دوں گا

تم بالکل بے فکر ہو کر کل حویلی کے پچھلے سائیڈ پہ آجانا دن کے تقریبا ایک بجے میں وہی تمہارا انتظار کروں گا وہ اسے چھوڑ کر پیچھے ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ لمحے کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر نکل گئی تھی

وہ جو نہ جانے ابھی کیا بولنے والا تھا اس کی سپیڈ دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا

ooooooo

شام تقریباً ساڑھے پانچ بجے کا وقت تھا جب اس نے گھر میں قدم رکھا اسے کچن میں کچھ کرتے دیکھ وہ سیدھا کچن کی طرف ہی آگیا تھا

تمہارا دماغ خراب ہے کیا۔۔۔۔!

یا یہاں رہتے ہوئے تم جان بوجھ کر ایسی بیوقوفیاں کر رہی ہو۔۔۔

تم یہ مت سوچنا کہ تمہاری سوچ سے میں انجان ہوں لیکن مجھے غصہ دلانے کے لیے خود کو نقصان مت پہنچاؤ یہ کون سے کپڑے پہن رکھے ہیں تم نے۔۔۔۔!

اتنی گرمی میں ایسے کپڑے کون پہنتا ہے تمہارے دماغ میں کوئی مسئلہ ہے کیا

اس کے سر پر سوار وہ اس کے نیلے رنگ کے لباس کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

پہلے تو اسے حد درجہ غصہ آیا تھا کہ اتنی گرمی میں وہ اتنا گرم لباس پہن کر کچن میں کام کر رہی تھی

اگر تو یہ حرکت تم نے مجھے غصہ دلانے کے لئے کی تھی تو اس میں تم کامیاب رہی ہو وہ اسے سخت نگاہ سے گھورتے ہوئے بولا

اس کے انداز پر عنائش بھی اپنے کپڑے دیکھنے لگی جو واقعہ موسم کے لحاظ سے بہت ہی گرم کپڑے تھے

مجھے کوئی شوق ہے گرمی میں جلنے اور ویسے بھی آپ میرے لئے اتنے اہم نہیں ہیں کہ آپ کو غصہ دلانے کے لئے میں اپنے آپ کو نقصان پہنچاؤ نگی

انڈر ڈریسنگ روم گرمیوں کے لحاظ سے جو بھی کپڑے ہیں سب کے سیلوز ہی نہیں ہیں

جن کی سلیوز تھی وہ میں پہن چکی ہوں اور اندر سرف صابن نام کی کوئی چیز نہیں ہے جسے میں وہ دوبارہ کپڑے دھو کر پہن سکوں

اور آپ کے وہ بے ہودا قسم کے کپڑے میں زیب تن نہیں کر سکتی مجھے ایسے کپڑے پہننے کی ہر گز عادت نہیں ہے

وہ بڑے ہی بد تمیزانہ انداز میں بولی تھی

ان میں کوئی بے ہودا کپڑے نہیں ہیں آج کل کے زمانے کے لیٹس لباس ہیں جو کہ لڑکیاں شوق سے پہنتی ہیں میں خود ان کپڑوں کو چوز کر کے لایا ہوں تمہارے لیے

تو میں کیا کروں آپ اپنی بیویوں کے لئے کپڑے چوز کیا کریں میرے لئے نہیں میں ایسے کپڑے نہیں پہن سکتی وہ اسی انداز میں بولی

اب تک اس نے جو بھی کپڑے پہنے تھے ان سب کی فل سلیوز تھی

وہ سچ میں اب تک اسے اپنے لائے گئے سارے ڈریسز میں نہیں دیکھ پایا تھا

صرف ان کپڑوں کے بازو نہیں لگے تو تم انہیں پہن نہیں سکتی تمہارا علاوہ اس گھر میں ہوتا کون ہے تمہیں دیکھنے والا جو تمہیں اتنا زیادہ مسئلہ ہو رہا ہے

میں ہی ہوتا ہوں نہ اور میری واپسی بھی اکثر تمہارے سونے کے بعد ہوتی ہے تم گھر میں جیسے مرضی کپڑے پہن کر آزادی سے رہ سکتی ہو سمجھی

اور جاؤ جا کر یہ کپڑے بدل کر کے آؤ اتنی گرمی میں تم اتنے موٹے لباس میں یہاں آگ میں جل رہی ہو

حد ہوتی ہے کسی چیز کی چلو جاؤ یہاں سے وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے کچن سے باہر کی طرف لے جاتے ہوئے بولا

آپ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے میں بالکل بھی وہ لباس نہیں پہنوں گی اور آپ کے سامنے ہر گز نہیں پہنوں گی اس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا تو مکرش کے لبوں پر گہری فلکش مسکراہٹ آگئ

اس نے اسے چیلنج ہر گز نہیں کیا تھا لیکن مکرش نے تو اسے چیلنج کے طور پر ہی لیا تھا

اب تو تم وہی کپڑے پہنو گی اور اگر نہیں پہنو گی تو پھر میں زبردستی کروں گا اور تم جانتی ہو کہ میں ایسا کر سکتا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے پر سکون انداز میں بولا تو عنائش کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی

تو تم جا رہی ہو یا پھر میں تمہارے ساتھ چلوں وہ اس کا ہاتھ پکڑنے ہی والا تھا کہ عنائش نے دو قدم کا فاصلہ بنایا

زندگی جہنم ہو کر رہ گئی ہے میری اپنی کوئی مرضی ہی نہیں ہے کپڑے بھی ان کی مرضی کے پہنوں سانس بھی انہی کی مرضی سے لوں حد ہوتی ہے کسی چیز کی وہ بڑبڑاتی ہوئی کمرے میں داخل ہو گئی جبکہ مکرش مسکراتا ہوا کچن سے آتی ہے خوشبو کی طرف متوجہ ہوا

کیا بات ہے یہاں تو بریانی بنی ہے وہ مسکراتا ہوا واپس کچن کی طرف آیا تھا

آج وہ بریانی بنا رہی تھی لیکن اتنی کم مقدار میں دیکھ کر مکرش منہ بنا کر رہ گیا مطلب وہ اسے آج بھی بھوکا مارنے کا ارادہ رکھتی تھی

oooooo

وہ اپنے کپڑے چینج کر کے باہر آئی تو اسے میز پر اپنی بنائی ہوئی بریانی سے انصاف کرتے ہوئے پایا وہ جان بوجھ کر اپنا کھانا بہت تھوڑی مقدار میں بناتی تھی تاکہ وہ

اس کے ہاتھ کا کھانا بھی نہ کھا سکے لیکن اب اسے اپنی بنائی بریانی کھاتے دیکھ اسے اچھا خاصہ غصہ آگیا تھا

ایک تو پہلے ہی وہ اس لباس میں اتنی انکنفرٹیبل محسوس کر رہی تھی کہ دوپٹے کو پوری طرح اپنے ارد گرد پھیلانے کے باوجود بھی وہ بار بار دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی

آپ میرا کھانا کھا رہے ہیں یہ میرے لیے تھا آپ کے لئے نہیں وہ اس کے سر پر سوار اس سے پوچھنے لگی

جب بڑے مزے سے بنا اسے دیکھے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھا

انسان اپنے حصے کا رزق کھاتا ہے کسی کا حصہ نہیں کھاتا تو یہ کھانا تمہارا نہیں بلکہ میرا ہے وہ کیا کہتے ہیں نوالے نوالے پر لکھا ہے کھانے والے کا نام تو اس بریانی کی

پلیٹ پر میرا نام لکھا ہے تمہارا نہیں لیکن میں تمہاری طرح ظالم ہر گز نہیں ہوں بیٹھ جاؤ شیئر کر کے کھالیں گے

وہ اس پر ترس کھاتے ہوئے بولا تھا

نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ کھائیں بلکہ سب کچھ کھا جائے مجھے ہی کھا جائیں وہ غصے سے پیر پٹکتے ہوئے بولی

میں چھوٹا گوشت نہیں کھاتا وہ دو بدو بولا

ویسے جب میں کھانے پر آیا نہ پچھتاؤ گی اسی لئے مجھ سے پنگا لے کر اپنی نازک سے جان کو مشکل میں ڈالنے کی ہر گز بھی کوئی ضرورت نہیں ہے وہ شرارتا بولتا اچانک زو معنی انداز میں کہتا اسے مزید دوپٹے کو خود پر ٹھیک سے سیٹ کرنے پر مجبور کر گیا

ooooooo

ارے باجی آپ نے اتنا زیادہ وقت لگا دیا ذرا اور صاحب کے کمرے میں تو کب سے یہ پیاز کاٹ بیٹھی ہوئی تھی کہ دن کی ہانڈی بناوں اب تو ہانڈی بھی اینڈ لگ گئی ہے

لگتا ہے صاحب نے آپ کی بہت بے عزتی کی آپ نہ آئندہ احتیاط کیجئے گا آئندہ خبر دار جو مجھے بھیجا۔ میرا تو ابھی تک اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہے

میری توبہ جو میں آئندہ کبھی بھی زرا اور صاحب کے کمرے میں جاؤں۔ ابھی تو میری اماں کو پتہ نہیں چلا وہ بھی مجھے ڈانٹیں گے اب سے جو کام آپ کا ہے آپ ہی کرے وہ منہ بنا اسے دیکھتی بول رہی تھی۔

ہاں میں سمجھ سکتی ہوں گوری مجھے پتا ہے میری وجہ سے تمہاری بہت زیادہ بے عزتی ہوئی ہے میری غلطی ہے

مجھے میرا کام خود کرنا چاہیے تھا تمہیں وہاں نہیں بھیجنا چاہیے تھا پلیز مجھے معاف کر دو میں آئندہ احتیاط کروں گی

وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر بولی تو گوری بھی مسکرا دی

ارے باجی ہو جاتا ہے تمہیں تھوڑی نہ پتہ تھا کہ شاہ صاحب میری اتنی بے عزتی کرنے والے ہیں اور بعد میں تو شاہ صاحب نے بہت پیار سے مجھ سے کہا

کہ یہ میرا کام نہیں ہے تمہیں یہ بات بتا دوں کہ تم اپنے کام خود کرو

اسی لیے تو میں تمہیں بتا رہی ہوں کہ تم نہ اپنے کام خود کیا کرو کیونکہ یہ مالک لوگ نہ بڑی تیز نظر رکھتے ہیں

ان کو سب پتہ ہوتا ہے کہ ہم لوگ کیا کرتے ہیں اسی لیے آج کے بعد میں تمہارا کوئی کام نہیں کروں گی

ویسے تمہارا کام تو ہوتا ہی تھوڑا سا ہے صرف شاہ صاحب کے لیے کھانا بنانا اور اچھی تنخواہ لینا یہاں تو ہڈیاں بھی گیس جاتک ہیں

لیکن شاہ بیگم خوش نہیں ہوتی وہ افسوس کرتے ہوئے بولی اور وہ اس کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ سکتی تھی

ہاں میں سمجھ سکتی ہوں گوری تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو شاہ۔ بیگم کو خوش کرنا مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہے ہم تو صرف انہیں خوش کرنے کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔

خیر اب میں چلتی ہوں تم اپنا خیال رکھنا کسی کام میں اگر میری مدد کی ضرورت ہو تو ضرور بتانا میں شام میں آتی وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپاتی وہاں سے نکل گئی تھی

شاہ بیگم اسے کہیں نظر نہ آئیں تو اس نے سکون کا سانس لیا اور تیزی سے قدم دروازے کی طرف لے کر جا رہی تھی ابھی وہ دروازے پر پہنچی ہی تھی کہ پیچھے سے کسی کے گلہ کھنکارنے کی آواز سنائی دی

اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ پہلی سیڑھی پر کھڑا دلکشی سے مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھ رہا تھا ایک نظر اسے دیکھتی ہے وہ تیزی سے پلٹ گئی تھی

اوراس کاپلٹ کراسے دیکھنااس کادل دھڑکا گیا تھاوہ دلکشی سے مسکراتاہواواپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھاجیسے کوئی یہاں گراہےاس کے دیدار کی خاطر تھا

گوری سے بات کرتے ہوئے وہ یہ بات بھول چکی تھی کہ کل وہ اس کے لیے ایک اورامتحان کھڑا کر چکا ہے جونہ جانے اس نے کس طرح سے سر کرنا تھا

oooo

توبہ تمہارا آخری فیصلہ ہے کہ تم نے کھانا نہیں کھانا۔۔۔؟وہ بریانی کی پلیٹ لے کر واپس کمرے میں آتے ہوئے پوچھ رہا تھا

جبکہ اس کے اچانک اندر آنے پر وہ اپنا دوپٹہ ہی سمبھالتی رہ گئی تھی ہاں یہ سچ کہا کہ وہ اس وقت اس ان کپڑوں میں بالکل بھی ایزی محسوس نہیں کر رہی تھی

یارا تنے بھی کیا نخرے کرنا میں تمہیں کھا نہیں جاؤں گا یہ دوپٹہ نکالو اتنی گرمی میں یہ چادر کیوں کر رکھی ہے وہ اس کے پاس آتے ہوئے اچانک اس کا دوپٹہ کھینچ کر دور پھینک چکا تھا

جبکہ وہ اس کی اس حرکت پر اپنا دل ہی تھام کر بیٹھ گئی وہ اس طرح کی کوئی بے باک حرکت کرے گا یہ تو اس کے وہم و گمان میں نہ تھا پہلے تو اسے زبردستی یہ لباس پہنا اور پھر اس طرح کی حرکت کرنا وہ ایک انتہائی بے شرم انسان تھا یہ بات وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ کر رہی تھی

شرم آنی چاہیے آپ کو ایسی حرکت کرتے ہوئے آخر سمجھتے کیا ہیں آپ مجھے آپ میرے ساتھ ایسی حرکت نہیں کر سکتے وہ انتہائی غصے سے بولی تھی اور اپنے دوپٹے کی طرف بھرنے لگی لیکن وہ اس کا راستہ بیچ میں ہی روک چکا تھا

میں ایسی ویسی ساری حرکتیں کر سکتا ہوں بیگم صاحبہ وہ تو تمہیں دیا ہوا وعدہ مجھے روکتا ہے ورنہ اب تک یہ شرماناوارمانہ تم میرے سامنے تو ہر گز نہیں کرتی

اور ہاں اس گھر میں سوائے میرے اور کوئی نہیں ہے تمھیں دیکھنے والا اور تمہیں کوئی حق نہیں ہے مجھ سے اپنا حسن چھپانے کا۔آخر یہ سب کچھ میری امانت ہے وہ انتہائی بے باکی سے آنکھ دباتے ہوئے بولا

اسی لئے جتنا ہو سکے اتنا اپنے آپ کو ارجسٹ کرنے کی کوشش کرو یہ مت سوچنا کہ مجھے تمہیں ایسے لباس میں دیکھنے کا کوئی شوق ہے ہر گز نہیں ہے

جب میں یہاں سے دو قدم باہر نکلاتا ہوں نا تو ہزاروں لڑکیاں راستے میں مجھے ایسے ہی ڈریس میں نظر آتے ہیں لیکن مکرش شاہ جائز اور ناجائز کا فرق بہت اچھے طریقے سے سمجھتا ہے

اور جہاں تک بات ہے تمہارے ساتھ کچھ کرنے یا نہ کرنے کی تو وہ تو میں تمہیں ایک مہینے کے بعد بتاؤں گا کہ میں تمہارے ساتھ کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں تب تک تم اپنی یہ ڈرامے بازیاں ختم کر دو تو تمہارے حق میں بہتر رہے گا

مجھے غصہ دلا کر تم صرف اپنے لیے مشکلات میں اضافہ کرو گی اور ہاں تمہیں دوپٹہ لینے کا شوق ہے تو عام دوپٹہ لو جتنا گھر میں لیا جاتا ہے اتنا لو۔ کیونکہ ایک مہینے کے بعد تو ویسے بھی یہ سب کچھ میں ختم ہی کر دوں گا

آور جو پلاننگ تمہارے دماغ میں چل رہی ہے نا وہ اتنی پاور فل نہیں ہے کہ تم مجھے ہار سکو اگر تو مجھے غصہ دلانا ہے نا تو کچھ بڑا کرنے کی کوشش کرو مجھے پتا ہے کہ تمہاری ماں نے تمہیں بالکل تربیت نہیں دی اسی لئے تم اتنی بد تمیز ہو یا میرے سامنے بد تمیز ہونے کا ناٹک کر رہی ہو

لیکن میں تمہیں حویلی لے کر جانے سے پہلے بالکل تیر کی طرح سیدھا کر دوں گا تو یہ مت سوچنا کہ تمہاری یہ پلاننگ میرے سامنے چلے گی تم میرے سامنے چھوٹی سی چونٹی ہوں جب چاہے مسل سکتا ہوں۔

اسی لیے بہتر ہے کہ اپنے اندر بہتری لانے کی کوشش کرو کیونکہ جتنا تم یہ ساری حرکتیں کرو گی اتنا ہی اپنے آپ کو بڑی مصیبت میں ڈالوں گی اور بہتر ہے کہ تم ان سب چیزوں سے بچ کر رہو ورنہ نقصان تمہارا ہو گا

خیر بریانی کھالو اور ہاں کل شام تیار رہنا ہم دونوں ڈنر باہر کریں گے۔بہت دنوں سے سوچ رہا ہوں تمہیں کہیں باہر لے کر جانے کے بارے میں اس کے قریب سے اٹھتا ہوا آئینے کے سامنے رکا اور اپنی بات مکمل کر کے کمرے سے نکل گیا

جب کہ وہ جو کب سے حیرانگی سے سر جھکائے اس کی باتیں سن رہی تھی تیزی سے صوفے پر پڑے اپنے دوپٹے کی طرف بڑھ رہی تھی

یہ دوپٹہ اس کے ڈریس کے ساتھ میچنگ دوپٹہ ہر گز نہیں تھا بلکہ یہ بڑی چادر اس نے صرف اور صرف اپنے آپ کو اس سے چھپانے کے لئے لی تھی

OOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو عنایہ کتابوں میں سر دیے نہ جانے کیا کیا کرنے میں لگی ہوئی تھی شام یمنا نے والی تھی یہ بات اسے پتہ چل گئی تھی

اسی لئے اس کا کمرے سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا جب بھی شاہ بیگم کے مہمان آتے تھے وہ کمرے میں ہی رہنا پسند کرتی تھی

ارے بھائی آئے نہ بیٹھے اچھا ہوا آپ آ گئے مجھے یہ فارمولا سمجھا دیں میں کب سے اس کو حل کرنے کی کوشش کر رہی ہو اس کو اندر دیکھ آتے کر خوش ہو گئی تھی

نہیں میرے پاس اتناوقت ہر گز نہیں ہے میں ذرا کام سے تمہارے گھر کی طرف جارہا تھا تو سوچا تم سے پوچھ لوں۔

کیا تم قبرستان جانا چاہو گی اپنے امی اور بابا کی قبر پر کیا تم ان سے ملنا چاہو گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا اور اگلے ہی لمحے عنایہ اپنی چادر نکالتی اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو گئی تھی

لیکن میں فوراً واپس نہیں آؤں گی میں تھوڑی دیر وہیں پر رہوں گی آپ کو پہلے بتا رہی ہوں مجھے میرے گھر بھی جانا ہے اور میرا ارادہ گھر کی صفائی کرنے کا بھی ہے

تو کیا آپ کے پاس اتناوقت ہو گا میرا مطلب ہے اتنا لمبا کام تو آپ کا ہونا ہی چاہیے کہ مجھے تھوڑا سا وقت اپنے ماں باپ کے ساتھ مل سکے تھوڑی دیر اپنے گھر میں بھی رہنا چاہتی ہوں اس کے ساتھ باہر نکلتے ہوئے پوچھ رہی تھی

ہاں میرا بچہ بہت سارا ٹائم ہے تم سکون سے صفائی بھی کر لینا اور اپنے بابا اماں کے ساتھ وقت گزارنا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ مجھے تو واپس آتے تقریبا 2 سے ڈھائی گھنٹے لگ جائیں گے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا اور عنایا بالکل پر سکون ہو گئی تھی وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھنے لگی تو اچانک ہی اسے پودوں کو پانی دیتی زرشے نظر آئی تھی

آج۔ حویلی میں زرشے کے لیے چاچی بیگم نے بہت سارا کام پر رکھا ہوا تھا اور یہ بات اسے گوری بتا چکی تھی مطلب صاف تھا کہ وہ اس کے ساتھ تو ہر گز نہیں آ سکتی۔

ورنہ اس کا ارادہ تو تھا کہ وہ بھی اسے اپنے ساتھ لے جائے کہ کتنی بار تو وہ اس کے ساتھ اس کے گھر گئی تھی

عنایا بہت دیر اپنے گھر میں گزارتی تھی اس گھر کے ساتھ اس کے بہت سارے جذبات جوڑے ہوئے تھے اور وہ یہ بات اسے بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی

۔

تم گاڑی میں بیٹھو مجھے ذرشے کو رات کے ڈنر کے بارے میں کچھ بتانا ہے وہ اسے گاڑی میں بیٹھا کر دروازہ بند کرتا زرشے کی طرف آگیا تھا اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ پریشان ہوئی تھی

عنایہ کو میں اپنے ساتھ لے کر جا رہا ہوں اور میں نے گھر میں کسی کو بھی نہیں بتایا کہ وہ میرے ساتھ جا رہی ہے تو تمہارا بہانہ تیار ہے تم کہہ دینا

کہ تم عنایہ کے ساتھ شاپنگ پر جا رہی ہو اور یہ بات میں تمہارے بابا کو بتا چکا ہوں انہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے تمہیں بھیجنے پر تو ایک بجے حویلی کے پیچھے ملنا۔

وہ مغرور انداز میں اس کے قریب کھڑا اپنا حکم سنا کر پلٹ گیا تھا ویسے بھی دیکھنے والے کو ایسا ہی محسوس ہوا تھا جیسے وہ اسے ڈانٹ رہا تھا یا کسی بات پر سختی کر رہا تھا

۔

آس پاس موجود سب ملازم ہی اسے ترس کھاتے نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کیونکہ آجکل زراور کا سارا غصہ تو اسی پر ہی نکل رہا تھا ان سب کے مطابق

ooooo

وہ عنایہ کو چھوڑ کر الٹے قدم واپس آیا تھا اسے زرشے کے ساتھ خوبصورت وقت گزارنا تھا اس وقت وہ صرف اس کا ساتھ چاہتا تھا اس نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ پورے تین بجے اسے لینے کے لئے آجائے گا

اور اتنا وقت دینے پر عنایہ بھی بہت خوش ہو گئی تھی اب وہ اپنے ماں باپ کی حسین یادوں کے ساتھ اچھا وقت گذار سکتی تھی

اچھاہی تھا کہ یمنہ اور شاہ بیگم کی تلخ باتوں سے وہ بچ کر اپنے ماں باپ کی آغوش میں آگئی تھی شاید زر اور بھی اس کے جذبات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا اسی لئے تو اسے اس کے باپ ماں کے پاس چھوڑ گیا جہاں ان کا وجود تو نہیں تھا لیکن خوبصورت یادیں موجود تھی

وہ کافی دیر سے اس کا انتظار کر رہی تھی اس کا یہاں آنے کا ہر گز کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن وہ پھر بھی یہاں آگئی تھی جس کے پیچھے وجا صرف اور صرف اس کی دھمکی تھی

اور پھر دوپہر میں کھانا کھانے کے لئے جب بابا گھر آئے تو انہوں نے کہہ دیا کہ عنایہ کے ساتھ اسے شاپنگ پر جانا ہے ان کو تو یہ بات پتا ہی نہیں تھی کہ عنایا گھر پر پر موجود ہی نہیں ہے

اور پھر بابا کے ساتھ گھر سے نکلتے ہوئے اسے اپنا آپ چور سا محسوس ہوا وہ کسی غیر سے نہیں بلکہ اپنے شوہر سے ملنے جا رہی تھی لیکن پھر بھی اس کا دل سے ملامت کر رہا تھا وہ اپنے ماں باپ کو دھوکا دے رہی تھی ہاں یہ دھوکہ ہی تو تھا

اس کی زندگی میں اس وقت جو کچھ بھی ہو رہا تھا وہ اس سے اپنی مرضی سے نہیں ہو رہا تھا لیکن پھر بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ تو دھوکا کیا کر رہی تھی ان سے جھوٹ بول کر وہ کسی مرد سے اس طرح ملنے کے لئے آئی تھی وہ ان کے اعتبار کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی

وہ جیسے ہی گاڑی گھما کر حویلی کے پیچھے کی طرف لایا تو اسے اپنے سامنے دیکھ کر اس کے چہرے پر رونق آگئی تھی

اس کے سامنے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ پر سکون سی دلفریب مسکراہٹ لیے اسے ویلکم کر رہا تھا اور آگے پیچھے دیکھتے ہوئے تیزی سے اس کی گاڑی میں

سوار ہوتے ہوئے گاڑی کا دروازہ واپس بند کر چکی تھی اور اب وہ اسے جہاں بھی لے جائے

ooooo

وہ اسے اپنے ساتھ ہوٹل کے ایک فیلمی روم میں لے کر آیا تھا۔اس نے اپنی پسند سے لنچ مگوایا تھا۔اس کی پسند پوچھنے کی زحمت بھی نہ کی تھی

بس اپنی پسند سے ہی سب کچھ منگوا کر اس کے سامنے رکھوا دیا تھا۔اور اب اسے کھانا کھانے کا آرڈر بھی دے دیا تھا

کھاؤ کھانا یہ میں نے دیکھنے کے لئے نہیں منگوایا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کی پسند کے مطابق اس نے ایسی چیزیں منگوائی تھیں جو وہ آسانی سے کھا سکتی تھی

دیکھیں شاہ صاحب یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی میں یہاں کھانا کھانے نہیں آئی آپ وہ بات کریں جس کے لئے آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے

دیکھیں اس وقت میں بہت پریشان ہوں اور میری پریشانی کی وجہ آپ ہیں آپ نے مجھ پر زندگی تنگ کر دی ہے آپ میرے ساتھ اتنا برا کر سکتے ہیں

کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی مجھے آپ نے میری ہی نظروں میں شرمندہ کر دیا ہے میں اپنے والدین کے سامنے اٹھا کر بات تک نہیں کر پاتی۔ ہر وقت مجھے اپنا آپ گناہ گار سا محسوس ہوتا ہے

وہ بولتے بولتے آخر کار رونے لگی تھی اور وہ جو اسے سن رہا تھا اس کے آنسوؤں پر بے چین سا اسے دیکھنے لگا

زرشے پلیز میری جان یوں ان آنسوؤں کے بے مول ہ کرو میں جانتا ہوں کہ میں نے جو کیا ہے غلط کیا ہے

لیکن میں بہت مجبور تھا تم میری محبت ہو اور میں اپنی محبت کو خود سے یوں دور جاتے نہیں دیکھ سکتا تھا

میں جانتا ہوں میرا طریقہ غلط تھا لیکن میری محبت غلط نہیں ہے تمہیں اس بات کا یقین کیسے دلاؤں

میں نے تم پر زندگی تنگ بھی نہیں کی ہے ہاں میں جانتا ہوں میں نے تمہارے لئے تھوڑی مشکل کھڑی کر دی ہے لیکن تم سے وعدہ بھی تو کر رہا ہوں کہ ہر مشکل کا حل میں خود نکالوں گا

تم میری محبت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کر رہی تھی تم وہی سوچ رہی ہو جو تمہارے دماغ میں چل رہا ہے تمہیں اور کچھ نظر ہی نہیں آرہا تمہیں میری محبت نظر نہیں آرہی میں نے تم سے نکاح کیا ہے کیونکہ اپنی محبت کا ثبوت میں اور کسی صورت میں نہیں دے سکتا تھا

ہاں میں اپنی ساری غلطیاں مانتا ہوں میں جانتا ہوں کہ میں نے جو کیا ہے وہ غلط ہے لیکن ایک بار اگر تم میری نظروں سے یہ سب کچھ دیکھو گی تو تمہیں غلط نہیں لگے گا

وہ اچانک ہی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے کہنے لگا اس کے آنسو اسے بہت بڑی گلٹ میں مبتلا کر رہے تھے

وہ اسے یہ اپنے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارنے کے لئے لایا تھا اسے اپنے جذبات بتانے کے لئے لایا تھا لیکن اسے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ جو اس کے سامنے آنسو بہائے گی

اس کے آنسو اسے ہمیشہ ہیں پریشان کر دیتے تھے نہ جانے کیوں وہ اس لڑکی کے بہتے آنسو نہیں دیکھ پاتا تھا شاید یہ اس کی محبت ہی تھی

بس کرے شاہ صاحب میرے سامنے یہ ڈرامے بازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کی چالوں کو سمجھ نہیں پا رہی کیا لگتا ہے آپ کو کہ مجھے یہ محبت کا جھانسہ دے کر پریشان کریں گے اور میں خاموشی سے آپ کی ہر بات مانتی رہوں گی تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا

میں آج یہاں اس سے لئے آئی ہوں تا کہ آپ کو بتا سکوں کہ آپ مجھے اس طرح سے تنگ نہیں کر سکتے۔

آپ مجھے بار بار اس طرح نہیں بلا سکتے بہت اچھی طرح سے سمجھتی ہوں میں آپ کی کہانی کو

بہت اچھی طرح سے مجھے آپ کی پلاننگ سمجھ میں آچکی ہے میرے جیسی کتنی مجبور لڑکیوں کا اسی طرح فائدہ اٹھایا ہو گا نا جانے کتنے نکاح کر چکے ہوں گے اور کتنے لوگوں کو اپنی محبت کا جھانسہ دے چکے ہوں گے آپ

آپ کے اس شرافت کے پیچھے چھپا گھناؤنا چہرہ میں دیکھ چکی ہوں اور خبر دار جو آپ نے مجھ سے محبت والا ڈرامہ کرنے کی کوشش کی

آپ جیسے امیر لوگوں کی محبتوں کو ہم غریب بہت اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ کی باتوں میں آکر آپ کی ہر جائز ناجائز خواہش پوری کرنے لگ جاؤں گی

میں ایسا کچھ نہیں کروں گی اگر آپ نے مجھے مزید پریشان کرنے کی کوشش کی تو آپ کے لئے اچھا نہیں ہو گا آپ مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی نہ کریں میں آپ کو یہ

کھیل اپنے ساتھ نہیں کھیلنے دوں گی نا جانے آپ نے کتنی اور معصوم بے گناہ لڑکیوں کے ساتھ کھیلا ہو گا

کیا سمجھتے ہیں آپ میں پاگل ہوں آپ مجھے دو دن پہلے یہ کہیں گے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو میں آپ کے پیروں میں پڑ جاؤں گی آپ کی باتوں پر ایمان لے آؤں گی

اور پھر آپ مجھے اپنی مرضی سے اس طرح جگہ جگہ بلا کر استعمال کریں گے یہی سوچ تھی نا آپ کی۔۔۔۔؟

لیکن میرے انکار نے آپ کا سارا پلان خراب کر دیا مجھے یقین دلانے کے لیے آپ نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا کہ میں آپ کو اپنا شوہر مان کر اپنا آپ آپ پر نثار کر دوں

اور پھر جب آپ کی نام نہاد محبت ختم ہو جائے اور آپ کی ہوس پوری ہو جائے تب آپ مجھے کسی ٹیشو پیپر کی طرح پھینک کر چلے جائیں اور میں ساری زندگی اپنے نکاح کو ثابت کرتی رہوں

نہیں ایسا بھی نہیں ہو گا زرشے بولنے پر آئی تو بولتے ہیں چلی گئی جب کہ وہ سامنے بیٹھا سرخ نگاہوں سے اسے گھورے جا رہا تھا

وہ اس کے بارے میں اتنا برا سوچتی تھی یہ اس کے لئے ایک نیا انکشاف تھا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی جبکہ ماتھے کی لکیریں واضح ہونے لگی تھی وہ اس کے غصے کو بھی بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہی تھی

اور اس کی سچائی اسی کے سامنے بیان کر دی تھی تبھی تو اسے اس پر غصہ آنے لگا تھا یقیناً اس سے اس چیز کی توفیق تو ہر گز نہیں رکھتا ہو گا لیکن اس کے اس طرح دھواں دار چہرے کو دیکھ کر وی تلخ سی مسکرائی تھی جیسے حقیقت کا آئینہ دکھا چکی ہو

واوامیز نگ یار تم نے تو میری سارے پلا ننگ سمجھ لی۔ میں تمہیں بیو قوف لڑکی سمجھتا تھا لیکن تم تو بہت ذہن نکلی تمہیں تو میری ساری پلا ننگ سمجھ میں آگئی واو یعنی کہ تم میری جھانسے میں بالکل نہیں پھنسو گی تو اب میں اپنی پلا ننگ فیل سمجھوں

یار میں تو اتنی ہوشیاری سے سب کچھ کیا تھا تو پھر تمہیں سب کچھ پتہ کیسے چلا وہ کرسی کو پیچھے کرتا مسکراہٹ دبا کر ٹیک لگا کر پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھنے لگا لیکن اسکی موہنی صورت دیکھ کر ہنسا تو ہنستا ہی چلا گیا

ویسے تم بہت ہوشیار ہو لڑکی ہو ماننا پڑے گا خیر اب جب تمہیں میری ساری پلا ننگ پتہ چل گئی ہے کیا کرو گی تم وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

نہیں میرا مطلب ہے کیا کر سکتی ہو تم مان لو جو باتیں تمہارے ذہن نے سوچیں ہیں وہ سب سچ ہے کرائم پٹرول دیکھنے کا کافی اچھا اثر برا ہے تمہارے دماغ پر

تم نے تو اس پہلو پر بھی سوچ لیا جو میرے دماغ میں کبھی آیا ہی نہیں تھا صحیح کہتے ہیں لوگ جب انسان کے دماغ میں محبت کا کیڑا گھس جائے ناتب وہ عقل سے پیدل ہو جاتا ہے اور جو کہ میں تم سے محبت کرنے کے بعد ہو ہی گیا ہوں

اچھا چلو یہ ساری باتیں تو ہم بعد میں کر لیں گے مسز ایکسٹر ااسمارٹ زرشے زرا اور شاہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اب تم کیا کرو گی۔۔۔؟

میری ساری پلاننگ تو تم بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی ہو وہ دونوں بازوں کو ٹیبل پر رکھتا اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ تھام کر اس کی طرف جھکتے ہوئے اسے سیریس انداز میں سوال کر رہا تھا لیکن اس کے لہجے سے جھلکتی شرارت اس بات کے گواہ تھی کہ وہ سیریز تو ہر گز نہیں تھا

کیس کرو گی مجھ پر زبردستی اغوا کر کے نکاح کرنے کا وہ جیسے اسے آگے کی پلاننگ خود ہی بتا رہا تھا

جب کہ اس کی ساری باتیں اسے بہت بری لگ رہی تھی لیکن افسوس تو اس بات کا تھا کہ وہ بے بس تھی وہ اس کا مذاق ہو رہا تھا اور وہ بس اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

میرے پاس تو آپ سے ہوئے نکاح کا کوئی ثبوت ہی نہیں ہے ذرا اور صاحب تو بلا میں کیا کر سکتی ہوں میں جانتی ہوں اگر میں نے یہ نکاح والی بات باہر نکالی

۔تو سب کی نگاہوں کا نشانہ میری زات بنے گی آپ کا کیا ہے آپ انکار کر کے ایک سائیڈ پر ہو جائیں گے بدنامی تو میری ہو گی اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے تھے جبکہ اس کے انداز پر وہ کھل کر ہنسا تھا

کیا دماغ چلتا ہے تمہارا بیگم صاحبہ تو پھر کیا ہو گا۔ کیونکہ میں نکاح کو تو قبول کروں گا نہیں نکاح کے سارے ثبوت میرے پاس ہیں تمہارے پاس تو کچھ ہے

ہی نہیں تمہارے پاس تو نکاح کی تصویر بھی نہیں ہے تو کیسے ثابت کرو گی تم تو کچھ بھی نہیں کر سکتی وہ مزید دلچسپی لینے لگا اس کی کہانی میں جیسے وہ آج اس کے دماغ کی ساری باتیں جاننا چاہتا تھا

جی ہاں میں جانتی ہوں کہ میں کچھ بھی ثابت نہیں کر سکتی اور نہ ہی میں کوئی ثابت کرنے کی کوشش کروں گی بلکہ میں اپنا آپ ہی ختم کر دوں گی اگر بات میری ماں باپ کی عزت پر آئی نہ میں یہ نہیں دیکھوں گی

کہ میں کس کے نکاح میں ہوں یا کون میرے ساتھ کیا کر رہا ہے میں بس یہ سوچوں گی کہ میں اپنے ماں باپ کی عزت کو بچانے کے لیے کیا کر سکتی ہوں اور آپ ہم پٹھانوں کی ہمت سے باخبر ہیں

شاہ صاحب اگر میں اور کچھ نہ کر سکی نہ تو اپنے باپ کی غیرت بچانے کے لئے خدا کی ناپسندیدہ بندی بننے سے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی میں خود کشی کر لوں گی

زرشے۔۔۔اس کے بات کاٹتے ہوئے وہ چلا اٹھا تھا۔وہ جو اس کے آنسو دیکھ کر تڑپ جاتا تھا اس کی جان پر بات کیسے برداشت کرتا اس کی اس انتہائی سنگین بات پر بپھر گیا تھا

چلائے مت شاہ صاحب میں غلط بیانی نہیں کر رہی میں ایسا کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹوں گی اگر آپ نے میری عزت پر یا میرے ماں باپ کی غیرت پر کسی

بھی طرح کا سوال اٹھایا تو یاد رکھیے گا میری موت کے ذمہ دار آپ ہونگے زرشے اس کی بات کاٹتے ہوئے انتہائی جذباتی انداز میں بولی تھی

اس دنیا کی سب سے احمق لڑکی ہو تمہیں اس کی بات سمجھ میں ہی نہیں آرہی کہ میں نے محبت میں مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے میں تمہاری طرف سے صرف اپنے لئے ایک امید چاہتا تھا تاکہ میں اپنی محبت کو کھو نہ دوں

لیکن تم میری محبت کو یہ رنگ دو گی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا تمہارے ذہن میں یہ ساری باتیں کہاں سے آئیں اور تم اس نکاح کو اس طرح سے سوچو گی میں نہیں جانتا لیکن زرشے بیگم تم نے میری محبت کو بہت غلط رنگ دیا ہے اور میں تمہیں اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گا

اور کیا کہا تم نے خود کشی کر لو گی ایک بات کان کھول کر سن لو زرشے یہ خیال بھی تمہارے ذہن میں دوبارہ آئی نہ تو تمہیں زندہ زمین میں خود اپنے ہاتھوں سے گاڑوں گا۔ ویسے بھی تمہارا جنازہ تو جائز ہے مجھ پر قتل میں خود جائز کر لوں گا

وہ اپنی جیکٹ کی پاکٹ سے جلدی سے کچھ تصویریں اور کاغذات نکالتا اس کے سامنے پھینک چکا تھا

یہ نکاح نامہ اور ہمارے نکاح کی تصویریں ہیں چاہے تو پوری دنیا میں نشر کر دو تمہیں ڈنکے کی چوٹ پر قبول کرنے کا حوصلہ رکھتا ہوں میں میں نے محبت کی ہے کوئی گناہ نہیں اور میری محبت کا ثبوت یہ نکاح نامہ ہے

تم میری عزت ہو یا غیرت ہو میں تمہیں کبھی چھوڑوں نہیں دونگا لیکن آج جو الفاظ تم نے میرے دل چیڑنے کے لیے ادا کیے ہیں ان پر معافی تو میں زندگی بھر

نہیں ملے گی۔میں صرف یہ جاننا چاہتا تھا کہ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن تم میرے لیے یہ سوچتی ہو یہ میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا

تیار ہو جاؤ ایک ہفتے کے اندر اندر تمہاری رخصتی کر کے تمہیں اپنے بیڈ روم میں نہ لے کر آیا تو کہنا وہ چیلنجنگ انداز میں کہتا اس کے اوسان خطا کر چکا تھا

نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے دیکھیں شاہ صاحب آپ میرے لئے مزید مصیبتوں میں اضافہ نہیں کر سکتے

وہ اپنے خیالات اس کے سامنے بیان کر چکا تھا وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر اس نے اس سے نکاح کیوں کیا ہے اپنے دماغ میں آیا سارا فتور وہ اس کے سامنے بیان کر چکی تھی

لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس سب کا کیا انجام ہو گا۔اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اب وہ اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹیں گا

اسکے اچانک اٹھ کر کھڑے ہونے پر وہ بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ گئی تھی اس کا غصے سے سرخ ہوتا چہرہ اس بات کا گواہ تھا کہ اب وہ پیچھے نہیں ہٹے گا اور اگر اس کے نکاح کے بات باہر آئی تو کیا ہو گا اس سے آگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

Zubi Novels Zone

oooooo

یہ کیا ہے تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی میں نے صبح جانے سے پہلے تم سے کہا تھا کہ میرے آنے تک اپنی تیاری مکمل کر لینا میں انتظار نہیں کروں گا وہ اندر داخل ہوا تو اسے آرام سے صوفے پر ٹی وی دیکھتے پایا

آپ کو سچ میں لگتا ہے کہ میں ان کپڑوں میں آپ کے ساتھ کہیں پر بھی باہر جاؤنگی ٹھیک ہے میں مانتی ہوں آپ میرے شوہر ہیں آپ کے سامنے میں جیسا چاہوں لباس پہن سکتی ہوں لیکن کیا آپ مجھے اس ڈریس میں اپنے ساتھ باہر لے کر جائیں گے

مکرش شاہ کے یا آپ کی غیرت گوارا کرے گی کہ مجھے کوئی غیر مرد اس طرح سے دیکھیے یا میں برقع پہن لوں لیکن اندر وہ بھی موجود نہیں ہے۔آپ اپنی بیوی کی ضرورت کا سارا سامان اندر رکھتے ہیں لیکن اسے دنیا سے بچانے کے لیے شاید کچھ نہیں رکھتے

لیکن معاف کیجیے گا میرے والدین کی پرورش ایسی نہیں ہے کہ میں یوں منہ اٹھا کر کہیں پر بھی نکل جاؤں اس نے چبا چبا کر لفظ ادا کیے تھے یقینا کل والی بات کا بدلہ لے رہی تھی جب اس نے کہا تھا کہ تمہارے والد نے تمہیں تربیت نہیں دی

یہ مکرش نے ایک نیا طریقہ ڈھونڈ لیا تھا اسے بد تمیزی سے دور رکھنے کے لیے وہ اس لیے ہر بات کو کہیں نہ کہیں اس کے والدین سے جوڑ دیتا تھا۔ وہ ہر چیز میں اس کے والدین کی تربیت کو لا رہا تھا تو کیوں ہوں اپنے والدین کو اس جیسے انسان کے سامنے رسوا کرے وہ بچارے تو اب اس دنیا میں بھی نہیں تھے

اور وہ اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتی تھی کہ اس شخص نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے والدین کا قتل کیا تھا وہ شخص بھی اس کے دل میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا سکتا تھا اور اس سے دور جانے کے لیے وہ ہر حد سے گزرنے کو تیار تھی

مکرش نا میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا اس کا ہاتھ تھامے اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے کی طرف لے گیا تھا کمرے میں داخل ہو کر اس نے اسی انداز میں اس کا رخ ڈریسنگ روم کی جانب کیا

اور روم کھولتے ہی سامنے چھوٹے سٹول پر اسے ایک پیکٹ نظر آیا تھا۔

اگر تم اس پیکٹ کو کھول کر دیکھنے کی غلطی کر لیتی تو یقیناً اتنی بقواس کر کے اپنی انرجی ویسٹ کرنے کی ضرورت کبھی محسوس نہ ہوتی۔ لیکن تمہارا قصور نہیں ہے میرے نصیب میں ہی بے وقوف بیوی لکھی ہے۔

وہ بے حد نازمل انداز میں پیکٹ اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ جو صبح سے آرام سے یہ سوچ کر بیٹھی ہوئی تھی کہ اس کے پاس تو ایسے کپڑے ہی نہیں تھے جنہیں پہن کر وہ کہیں باہر جا سکتی ہے تو وہ اسے اپنے ساتھ لے کر کیسے جائے گا

اب اس پیکٹ میں کیا ہے وہ اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی کہ اس پیکٹ میں اس کے لیے ڈریس ہی ہے لیکن پھر بھی پوچھنا ضروری سمجھا

ٹائمبم ہے اس میں جب کھولو گی نہ پھٹ جائے گا اب جلدی سے تیار ہو کر باہر آو تب تک میں اپنے دوستوں کے کھانے کا انتظام کرتا ہوں

وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ ہاتھ میں پکڑا پیکٹ کھولنے لگی۔ پیکٹ اوپن کرنے کے بعد اسے احساس ہوا تھا کہ اس میں ایک بہت ہی خوبصورت سی فراک تھی جس کا کلر نیوی بلو تھا لیکن موسم کے لحاظ سے ہی سے ڈیزائن کیا گیا تھا

فل سلیبوز کے ساتھ وہ ایک بہترین باحیا ڈریس تھا۔ آج صبح ملازمہ اس کے سارے کپڑے لے کر چلی گئی تھی جس پر اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ یقیناً مکرش نے ہی اسے ایسا کرنے کے لئے کہا ہو گا

لیکن اس نے پھر بھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی اب اس نے اتنا بھی کوئی برا معرکہ نہیں مارا تھا جس پر وہ اس کا شکریہ ادا کرتی وہ اس کی بیوی تھی کم از کم اس کے کپڑے کھانے پینے کا دھیان تو رکھ ہی سکتا تھا

اگر وہ اسے زبردستی اپنی بیوی بنا کر رکھ سکتا تھا تو باقی سب چیزیں بھی اس کے فرائض میں شامل ہوتا تھا اور یہ قانون اس نے اپنے لئے لاگو نہیں کیا تھا اس نے اس کی ذات کو اپنے اوپر فرض ہر گز نہیں ہونے دیا تھا وہ بالکل آزاد بھی

ooooo

جب وہ واپس کمرے میں آیا تو اسے آئینے کے سامنے کھڑے بال بناتے ہوئے دیکھا اس کے بالوں کی سیاہ آبشار پوری کمر پر پھیلی ہوئی تھی اس کے بال بہت خوبصورت اور لمبے تھے

ماشاءاللہ تمھارے بال تو بہت خوبصورت ہیں انہیں کاٹنا ہمت اور لمبا کرو مجھے لمبے بال بہت پسند ہیں وہ کمر سے نیچے آتے بالوں کو دیکھتا اس کے پاس رک گیا تھا وہ بے حد حسین لگ رہی تھی لیکن اس کے حسن کی تعریف میں اس نے کوئی قصیدہ نہیں پڑھے تھے

آپ کی باقی تین بیویوں کے بال لمبے ہوں گے نہ اور اگر نہیں بھی ہیں تو آپ یہ فرمائش انہیں تک محدود رکھیں خبردار جو مجھ پر کسی بھی طرح کی پابندی لگائی میرے بال ہیں میں کاٹوں یا نہ کاٹوں لمبے رکھوں چھوٹے رکھوں میری مرضی چلے گی اس کے لہجے میں ایک بار پھر سے بدتمیزی در آئی تھی

اور جانتی تھی اتنی بدتمیزی اس نے شاید زندگی میں کبھی اتنی بدلحاظی نہیں کی تھی لیکن اس شخص سے سیدھے منہ بات کرنا اپنی توہین سمجھتی تھی

تم بھی میری ہو ڈارلنگ تم سر کے بال سے لے کر پیر کے ناخن تک میری ہو تم پر حکم چلانا اپنی مرضی تھوپنا ہر چیز کا حق رکھتا ہوں میں

لیکن بہتر ہے کہ میں اپنا حق 17 دن کے بعد استعمال کروں تاکہ تمہیں کوئی گلا نہ رہے اس نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا تھا جبکہ اس کا مقصد یقین اسے اس

بات کا احساس دلانا تھا کہ تیرا دن گزر چکے ہیں اور اب اس کے پاس بہت کم وقت باقی ہے

اس سے بھی آج ہی اس بات کا احساس ہوا تھا کہ وہ اتنے وقت سے گھر سے اس شخص کے ساتھ گزار چکی ہے۔

وہ اپنے بال باندھنے لگی تھی کہ اچانک ہی مکرش نے اس کے ہاتھ تھام لئے بال کھولے رہنے دو ایسے ہی بہت خوبصورت لگ رہے ہیں اسی طرح کھلے رہنے دو ویسے بھی میں نے کونسا کسی کی نظر تم پڑھنے دینی ہے وہ مسکرا کر کہتا ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گیا تھا جب کہ وہ اس کی بات کیوں مانے سوچ کر اپنے بال پونی ٹیل کی صورت میں باندھ چکی تھی

oooooo

وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو اسے بندھے بالوں کے ساتھ دیکھ کر بھی نہ کچھ بھی بولے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا وہ بھی خاموشی سے باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

شکر ہی تھا کہ اس نے اسے کچھ نہیں کہا تھا لیکن اسے پتہ تھا کہ اسے غصہ تو ضرور آیا ہو گا اور اسے غصہ دلانے کے لئے ہی تو یہ ساری اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتی تھی

وہ یہاں آنے کے بعد پہلی بار گھر سے باہر قدم رکھ رہی تھی اور دوسری بار اس نے باہر لون میں قدم رکھا تھا جہاں وہ دونوں ہسبنڈ وائف اپنے گھر کے باہر بیٹھے نہ جانے کون سی پیار محبت کی باتوں میں مصروف تھے۔

اسے دیکھتے ہی دونوں میں سے ایک شیر اٹھ کر کھڑا ہوا تو اس نے فورا آگے بڑھتے ہوئے مکرش کا بازو اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا جیسے وہ شیر اسی کی طرف بڑھنے کے لئے ہی اٹھ کر کھڑا ہوا

اس کے اچانک اپنا ہاتھ تھامنے پر وہ بے اختیار مسکرا دیا تھا

میرا دوست تم سے بھی دوستی کرنا چاہتا ہے اسی لئے تمہارے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا ہے لیکن تم تو اس طرح سے ڈر رہی ہو جیسے وہ کوئی خونخوار جانور ہے اور تمہیں کھا جائے تھا وہ اتنے ریلیکس اور نارمل انداز میں بولا تھا کہ وہ اسے گھور کر رہ گئی

آپ کی انفارمیشن کے لئے عرض ہے کہ اب تک میں نے زندگی میں شیر سے زیادہ خونخوار جانور نہیں دیکھا جو کھا جاتا ہے وہ چپا چپا کر غصے سے بولی تھی لیکن اس کی آواز اتنی کم تھی کہ وہ بہت مشکل سن پایا وہ اس کے ایک طرف سے چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی

لیکن اس کا یہ بچگانہ اندازہ مکرش کو بہت اچھا لگ رہا تھا وہ اس کے اتنے پاس تھی انجانے میں ہی سہی لیکن وہ اس کی خوشبو کو بھی آپنے بے حد قریب محسوس کر رہا تھا اس نے نامحسوس انداز میں اس کی کمر کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنایا اور قدم باہر کی طرف بڑھا دیے

تمہیں ان سے اتنا نہیں ڈرنا چاہیے وہ بالکل تمہیں کچھ نہیں کہیں گے وہ میرے دوست ہیں اور میری زندگی میں موجود ہر شخص کا احترام کرتے ہیں

وہ اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے سمجھا رہا تھا جب کہ وہ جیسے اس کی ہر بات سے انجان جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی تھی وہ گاڑی کا دروازہ بند کر دیا اور وہ دوسری جانب آگیا تھا

ooooooo

سفر شروع ہو چکا تھا گاڑی کے چاروں طرف کالے شیشے لگے ہوئے تھے جو اس نے بند کر دیے تھے اور گاڑی میں چلتا اے سی گرمی سے بچا رہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی عنائش کا سارا دھیان سڑک کے طرف تھا جہاں پر بے شمار گاڑیاں شاید اپنی روز کی روٹین پر تھی

اتنے دنوں سے وہ گھر میں قید تھی وہ ایک دفعہ بھی اسے اپنے ساتھ باہر نہیں لایا تھا اسے باہر جانے کی عادت بھی نہیں تھی وہ کم ہی باہر نکلا کرتی تھی لیکن پھر بھی ایک آزادی کی زندگی گزارتے گزارتے اچانک وہ اپنے آپ کو قید محسوس کرنے لگی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب اسے اپنے بالوں میں مکرش کا ہاتھ محسوس ہوا اس سے پہلے کہ وہ اس کی جانب دیکھتی وہ اس کے بالوں سے پونی اتار کر اس کی گود میں پھینک چکا تھا

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ اتنی گرمی ہے اور آپ نے میرے بال کھول دیے مجھے بھی گرمی لگتی ہے میں بھی انسان ہوں وہ جلدی سے دوبارہ بال بندھ کرتے ہوئے اسے گھورتے ہوئے بولی تھی

گرمی ہو نہ ہو لیکن پھر بھی وہ اس کی کسی بھی خواہش کا احترام کیوں کریں وہ دوبارہ بال بند کرتی اپنا دوپٹہ اپنے بالوں پر ٹھیک کرتی دوبارہ سے باہر کی طرف دیکھنے میں مصروف ہو گئی

مکرش کچھ بھی نہیں بولا تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد ایک بار پھر سے اس نے وہی حرکت کی تھی جس پر عنائش اسے ایک بار پھر سے سخت نگاہوں سے گھورنے لگی اس بار پونی اس نے سامنے ڈیشبورڈ پر پھینک دی تھی

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ سکون سے گاڑی چلائیں نا میرے پیچھے کیوں لگ گئے ہیں جینا حرام کر دیا ہے جلدی سے پونی اٹھاتے ایک بار پھر سے اپنے بالوں کو مضبوطی سے بند کر چکی تھی مکرش نے اسے گھور کر دیکھا تھا وہ اس کی ذرا سی خواہش کا احترام نہیں کر سکتی تھی

اس کے سیاہ بالوں میں اس کا خوبصورت چمکتا چہرہ اسے بادلوں میں چھپے چاند جیسا لگ رہا تھا لیکن وہ کیوں اس کی کسی بات کو مانتی۔ وہ تو اس کی ہر بات کی نفی کرتی تھی اس کی ہر بات کو نظر انداز کرتی تھی اور اس کا یہ انداز اسے سلگا کر رکھ دیتا تھا اس نے ایک بار پھر سے وہی حرکت کی تھی

ایک بار پھر سے اس کے بالوں کو اس نے پونی کی قید سے آزاد کرتے ہوئے اس بار فساد کی جڑ کو گاڑی سے باہر پھینک دیا۔

مسلہ کیا ہے آپ کے ساتھ کیوان کی بے آپ نے یہ حرکت ہے اب کیسے سنبھال لوں گی میں اتنی گرمی ہے یہاں اور آپ کو بس اپنی من مانیوں سے فرصت نہیں ہے کہ وہ انتہائی غصے اور بد تمیزی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

من مانی تو ابھی تک میں نے کی ہی نہیں جانے من اور جس دن میں من مانیوں پر اتر آیا نہ اس دن چہرہ چھپاتی پھیرو گی فی الحال تو میں صرف اپنی خواہش کو پورا کر

رہا ہوں جب میں نے تم سے کہہ دیا ہے تو بال ایسے ہی چھوڑ دو تو تمہیں میری بات مان لینی چاہیے نہ مجھے چیلنج مت کیا کرو ورنہ پچھتاو گی۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا اور پھر سارا دھیان ڈرائیونگ پر لگا چکا تھا جبکہ وہ اسے سن کر وہ بھی اگنور کرتی باہر دیکھنے لگی جب کہ گاڑی کراچی کے ٹریفک میں پھنس چکی تھی

مبارک ہو آپ ایک گھنٹہ یہاں لگ جائے گا اوپر سے مجھے اتنی بھوک لگی ہوئی ہے آپ کے ڈنر کے چکر میں میں نے کچھ بنایا بھی نہیں تھا کاچ کچھ کھا لیتی وہ ہڑبڑائی تھی جب کے وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا مطلب وہ جانتی تھکہ چاہے وہ کوئی بھی بہانہ کیوں نہ بنالے وہ اسے اپنے ساتھ لے جا کر ہی دم لے گا

گجرے پہنوں گی وہ جو ٹریفک کھلنے کے انتظار میں گاڑی کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی اس کی اچانک بات پر اسے گھور کر رہ گئی۔

کیسا آدمی تھا اس کے بالوں سے پونی تک اترالی تھی اور اب وہ اسے گجرے پہنا چاہ رہا تھا

ooooooo

نہیں مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے اس نے غصے سے منہ پھیر لیا جبکہ اس کی ناراضگی پر وہ مسکرایا

لیکن میں تمہیں پہنے ہوئے دیکھنا چاہتا ہوں وہ گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے چھوٹے سے بچے کو آواز لگا چکا تھا

میں نے منع کیا نہ آپ پر میری کسی بات کا اثر کیوں نہیں ہوتا

تم اثر لیتی ہو میری کسی بات کا وہ الٹا سوال کرنے لگا

جی بھیا بولیں کیا چاہیے میرے پاس گجرے بھی ہیں اور ہار بھی ہیں قبروں پر ڈالنے کے لئے پھول بھی ہیں چھوٹا سا بچہ ہاتھوں میں چند شاپر اور چند پھولوں کے گجرے لیے اسے دکھا رہا تھا

ارے نہیں یار میری بیوی زندہ ہے قبر پر پھول ڈالنے کی نوبت نہیں آئی اس کے بارے میں ہم بعد میں سوچیں گے فی الحال تو تم یہ ہاتھ میں پہننے کے لئے گجرے دے دو

ویسے تم اسی سڑک پر پائے جاتے ہو نا کیونکہ مجھے یقین ہے آج کل میری بیگم کی جو حرکتیں ہیں نہ جلد ہی تم سے قبر کے بھول لینے کی نوبت بھی آجائے گی

۔وہ مسکراتے ہوئے شرارتی انداز میں بول رہا تھا جب کہ بچہ پہلے تو حیران سا اس کی باتیں سنتا رہا پھر اس کا مذاق سمجھ کر وہ بھی ہنس دیا

ارے صاحب جی ایسی باتیں کیوں کرتے ہو باجی کتنی پیاری ہے اللہ پاک تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے اور تم لوگ ایسے ہی ہمیشہ ایک ساتھ رہو وہ گجرے نکال کر اسے دیتے ہوئے کہنے لگا

بہت شکریہ دوست یہ رکھو وہ پیسے نکال کر اسے دینے لگا

صاحب میں چینج لے کر آتا ہوں وہ اسے دیکھ کر بھاگنے ہی لگا تھا کہ اس نے روک دیا

ضرورت نہیں دوست تو رکھ لو اور بتاؤ کیا کرتے ہو پھول بیچنے کے علاوہ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

کیونکہ اس وقت عنائش کو مخاطب کرنا تو جیسے اپنے لیے سزا ہی بن گیا تھا اسی لیے وہ اپنی بوریت دور کرنے لگا

کچھ نہیں صاحب بھول بیچتا ہوں اور اپنی بہن کا خیال رکھتا ہوں۔ ابا کا انتقال ہو چکا ہے اور اماں ایک پیر سے معذور ہے

۔ وہ بھی اس کے ساتھ ہی رک کر اسے بتانے لگا اس کی داستان سن کر عنائش حیرانگی سے اس چھوٹے سے بچے کو دیکھنے لگی تھی جو اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی کتنی خوش دلی سے اپنا کام کرتا تھا

کتنا کما لیتے ہو پھول بیچ کر وہ مزید سوال کرنے لگا

کمیشن رکھتا ہوں صاحب جی ان سب چیزوں کے ساتھ دس پرسنٹ میرا اور باقی مالک کا

اور اگر تمہارے پھول یہ باقی چیزیں نہ بکیں تو اس پار سوال عنائش کی طرف سے آیا تھا

تو کچھ نہیں اللہ بڑا مہربان ہے بھوکا نہیں سونے دیتا وہ دلیری سے مسکرایا تھا

کیا بات ہے دوست تم تو بڑے مزے کے انسان ہو یہ میرا کارڈ پکڑو اور کل اس جگہ مجھ سے ملنے کے لئے آنا وہ اپنا کارڈ اسے دیتے ہوئے بولا اور اسے جانے کی اجازت دے دی کیونکہ ٹریفک کھل چکا تھا

آپ نے اس لڑکے کو کیوں بلایا۔میرے خیال میں اس کا انٹرویو مکمل ہو چکا تھا اب اگر کل وہ اپنا کام نہیں کرے گا تو شام کو کھائے گا کیا۔اب ہر انسان آپ کی طرح فارغ تو بیٹھا نہیں ہوتا

کہ کسی کے بھی بلانے پر اٹھ کر چلا جائے آپ نے سنی نہیں ہیں اس کی باتیں کتنی مشکل سے وہ گزارا کرتا ہے اس کا ایک ایک لمحہ اہم ہے لیکن آپ کو کیا پتا

آئی سی کی گاڑیوں میں عیاشی کرنے والے سڑک پر چلنے والوں کا دکھ کہاں سمجھتے ہیں

وہ سنانے پر آئی تو پھر سناتی ہیں چلی گئی جب کہ وہ نفی میں سر ہلاتا گجرے اس کی گود میں رکھ گیا تھا

بہنوا نہیں۔وہ اس کی بات مکمل نظر انداز کرتے ہوئے بولا تھا

میں نے انکار کیا اس کے باوجود بھی آپ نے انہیں خریدا اب آپ ہی بہنیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے یہ ساری چیزیں پہننے کا اس نے دوبارہ سے گجرے اٹھا کر اسی کی جانب پھینک دیے تھے

ڈارلنگ تم شرمایا مت کرو خود اپنے منہ سے بول دیا کرو کہ تم میرے ہاتھ سے پہننا چاہتی ہوں اتنے بہانے کیوں بناتی ہو۔۔۔۔لاؤ اپنا ہاتھ دو مجھے وہ ایک ہاتھ سے گاڑی چلا رہا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس کی کلائی تھام چکا تھا

یہ کیا کر رہے ہیں آپ ہاتھ چھوڑیں میرا دماغ خراب ہو گیا ہے ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایسی حرکتیں کرتے آپ کو شرم نہیں آ رہی لوگ دیکھ رہے ہیں

اس کا دوسرا ہاتھ بھی سٹیرنگ پر نہیں تھا بلکہ وہ دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ میں گجرا پہنانے لگا

یہ کام لمبا تو ہر گز نہیں تھا اور وہ کوئی کچا ڈرائیور بھی نہ تھا

دیکھو کتنے پیارے لگ رہے ہیں وہ زبردستی ہی سہی لیکن اس کے ایک ہاتھ میں گجرا پہنچ چکا تھا

ایک انتہائی برے انسان ہیں آپ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکہ دوسرا گجرا وہ خود ہی اسے پکڑ کر پہنانے لگا

اس نے مجبور ہو کر دوسرا گجرا اس کے ہاتھ سے لے لیا تھا ورنہ وہ اسے بھی زبردستی پہنانے سے پیچھے نہ ہٹتا

ڈارلنگ میں انتہائی برا نہیں بلکہ تمہاری سوچ سے کہیں زیادہ برا ہوں۔ میری برائی تمہاری سوچ سے بہت دور ہے اسی لیے مجھ سے پنگے بازی مت کیا کرو۔

چلو آجاؤ ڈنر کے بعد تمہیں شاپنگ پر بھی لے کر جانا ہے وہ گاڑی روکتے ہوئے اس سے کہنے لگا

مجھے کہیں نہیں۔۔۔۔۔۔

ہاں ہاں بولو تم چپ کیوں ہو گئی تم میرے ساتھ کہیں نہیں جانا چاہتی یہی کہنے والی تھی نہ تم

میں تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کر اندر تک لے کر جاؤں۔ وائے نوٹ میری جان یہ میرے لئے بہترین ایکسپیرینس ہو گا وہ اس کے طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے مسکرایا جس پر اس نے دونوں ہاتھ اس کے سامنے جوڑ دیے

میں خود چلوں گی پلیز خدا کے لئے اس کی عاجزی بڑے انداز پر وہ خود ہی اس کا راستہ چھوڑ کے پیچھے ہٹ گیا تھا جب کہ وہ غصے سے گاڑی سے نکلتی ریسٹورنٹ کے اندر کی طرف چلی گئی تھی

ooooo

وہ جب سے گھر واپس آئی تھی پریشان تھی اب تو پریشانی سے اس کا سر بھی درد کرنے لگا تھا زر اور کیا کرے گا

کہیں وہ سب کو اس کے نکاح کے بارے میں نہ بتا دے وہ نکاح کی تصویریں اور نکاح نامہ بھی اسے دیکھا چکا تھا اب اس کے پاس اس کے نکاح کے تمام تر ثبوت موجود تھے

اگراس نے اپنے اوراس کے نکاح کے بارے میں کسی کو بتادیا تواس کی جو بدنامی ہو گی وہ تو ہو گی نہ جانے لوگ اس کے ماں باپ کو کیا کہیں گے وہ اپنے ماں باپ کو کیا جواب دے گی

اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا نہ جانے اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا مگر زراور کے سامنے ساری باتیں کر کے وہ پچھتا رہی تھی اگر وہ اس کے سامنے وہ ساری بکواس نہ کرتی تو یقیناً حالات اتنے خراب نہیں ہوتے

مجھے کچھ کرنا ہو گا لیکن میں کیا کروں کیا میں شاہ جی کے پاس جا کر انہیں منع کروں لیکن کیا وہ میری بات مان لیں گے

ہاں وہ میری بات ضرور مانیں گے میں انھیں زبردستی مناؤ گی چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن میں یہ نہیں ہونے دوں گی

حویلی میں کوئی بھی اس شادی کو ایکسیپٹ نہیں کرے گا اور شاہ صاحب بھی میرے لیے کتنا لڑیں گے آخر کر نا توان کو وہی ہے جو گھر والے کہیں گے

اور بڑے شاہ جی کبھی بھی ایک نوکر کی بیٹی کو قبول نہیں کریں گے انہیں ہر حال میں مجھے طلاق دینی پڑے گی اور پھر میری زندگی کیا رہ جائے گی کچھ بھی نہیں

اور اگر یہ بات باہر نکلی تو صرف میری زندگی خراب نہیں ہو گی میرے بھائی کا فیوچر تباہ ہو جائے گا ابا کی نوکری چھوٹ جائے گی نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی مجھے شاہ جی کو منانا ہی پڑے گا۔

ہاں میں انہیں منالوں گی اگر وہ مجھ سے محبت کرتے ہیں تو ضرور اس چیز کا کوئی مناسب حل نکال لیں گے مجھے ان سے ملنا ہو گا صبح ہی میں ان سے ملنے کے لیے جاؤ گی انشاءاللہ وہ میری بات کو ضرور سمجھیں گے

اپنا سر دباتے ہوئے آخر کار وہ ایک فیصلے پر پہنچی تھی اس کے نکاح کی خبر کے ساتھ اس کی زندگی کے بہت سارے باب جوڑے تھے اس کا بھائی کامیابی کی آخری سیڑھی پر کھڑا تھا وہ اسے یوں ناکام واپس نہیں لوٹا سکتی تھی

اور اس کے ماں باپ پر کیا گزرے گی جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ ان کی بیٹی نے کسی امیر شخص کو بہلا پھسلا کر اس سے نکاح کر لیا دنیا کی نظر میں تو سب اسے ہی بد کردار کہیں گے داغ تو اسی کے دامن پر لگے گا

نہیں میں شاہ جی سے بات کروں گی انہیں سمجھاؤں گی انہیں یہ سب کرنے سے منع کروں گی وہ ضرور میری بات کو سمجھ جائیں گے۔

اللہ پاک پلیز میری مدد کریں یہ مسئلہ میری زندگی برباد کر دے گا اور صرف میری نہیں بلکہ میرے ساتھ جوڑی میرے اپنوں کی زندگیاں بھی متاثر ہوں گی

۔پلیز میرے لیے آسانی پیدا کریں بے شک آپ ہی اپنے بندوں کے دلوں کا حال سمجھ کر ان کے لئے آسانیاں پیدا کرتے ہیں مجھے بھی رستہ دکھائیں میرے مالک۔وہ خدا سے دعا کرتی آنے والے وقت کو سوچ رہی تھی

OOOOO

اس نے ساری ڈشز اس کی پسند کی منگوائی تھی لیکن اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ اس کی پسند کو اتنے اچھے طریقے سے کیسے سمجھتا ہے

اسے یہاں آئے جتنے بھی دن ہوئے تھے ان میں کبھی بھی اس نے یہ ساری چیزیں بنا کر نہیں کھائی تھی لیکن یہ سب کچھ اسے بے حد پسند تھا

اور خاص کر کوکونٹ پیسٹری یہ تو اس کی بے حد پسندیدہ تھی لیکن اس چیز کے بارے میں وہ کیسے جانتا تھا اسے سمجھ نہ آیا

وہ اس کے سامنے بیٹھا آرام سے کھانا کھا رہا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی اور پھر خود بھی کھانا کھانا شروع کر دیا۔

جانتا ہوں یہ کوکونٹ پیسٹری اتنے مزے کی نہیں ہے آف کورس چاچی جان کے ہاتھ کا سواد تو نہیں ہے نا

اس میں ان کی تو بات ہی الگ تھی تمہیں تو یاد بھی نہیں ہو گا وہ بچپن میں ہمارے لئے ہر سنڈے اس لالچ میں بناتی تھی کہ ہم ٹھیک سے اپنی پڑھائی پر دھیان دیں گے

اور ہم پورا پورا ہفتہ دل لگا کر پڑھتے تھے کہ ہفتے کے بعد ہمیں اپنی من پسند چیز ملے گی وہ دن بہت خوبصورت تھے

میں تمہارے لئے چاچی کے ہاتھ کا کوکونٹ پیسٹری تو نہیں منگوا سکتا فی الحال اسی پر گزارا کرو۔

حویلی چل کر تمہیں عبداللہ کے ہاتھ کا کھلواؤں گا وہ بالکل چاچی کی طرح بناتا ہے ۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تو عبداللہ کے نام پر اس کے ہاتھ رک گئے تھے یہ نام اس کے لیے انجان تو نہیں تھا

عبداللہ۔۔۔وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

ہاں عبداللہ سچ کہہ رہا ہوں میں وہ بہت مزے کی بناتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے اس نے چاچی سے ہی سیکھا ہو۔ہم سب زبردستی اس سے بنواتے ہیں

جس دن دادا جان گھر پر نہیں ہوتے ورنہ دادا جان کا پوتا کیچن میں کام کرے یہ بات گوارا ہی کہاں ہے وہ مسلسل بول رہا تھا جب اسے احساس ہوا کہ عنائش کھانا نہیں کھا رہی بلکہ آنسو بہا رہی ہے

کیا ہوا تم رو کیوں رہی ہو۔۔بتاؤ مجھے عنائش کیا ہوا ہے اس طرح سے اچانک رونے کیوں لگ گئی تم۔۔۔! وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا تھا اس کا رونا اسے سمجھ نہ آیا

آپ کو کسی کے جذبات کے ساتھ کھیلنے میں شرم نہیں آتی صرف اس لیے کہ آپ مجھے حویلی لے کر جا سکیں آپ عبداللہ کا نام لے رہے ہیں جبکہ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں

اور میں بھی کئی عبداللہ تو زندہ ہی نہیں ہے اسے تو مار دیا گیا تھا مہربان شاہ نے اس کا قتل کیا تھا اور۔۔۔۔۔

عبداللہ زندہ ہے عنائش اور میں تم سے جھوٹ ہر گز نہیں بول رہا۔ جھوٹ تم سے بولا گیا ہے تم سے بہت کچھ چھپایا گیا ہے اگر تمہیں یقین نہیں آتا تو چلو میرے ساتھ میں تمہیں خود عبداللہ سے ملواؤں گا۔

تم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر یقین کر لینا وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جب اگلے ہی لمحے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر اٹھ کھڑی ہوئی

واہ مکرش صاحب واہ ماننا پڑے گا کسی کے جذبات کے ساتھ کھیلنا تو کوئی آپ سے سیکھے آپ مجھے حویلی لے کر جانے کے لیے اتنا گر سکتے ہیں

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی آپ میرے بھائی کی موت کو استعمال کر رہے ہیں وہ صرف میرا بھائی ہی نہیں بلکہ آپ کا بھی کچھ لگتا ہے۔

شرم سے ڈوب مرنا چاہئے آپ کو۔وہ غصے سے کہتی وہاں سے نکل گئی تھی جبکہ مکرش نے بھی اس کے پیچھے ہی قدم ہوٹل سے باہر کی طرف بڑھائے تھے

Zubi Novels Zone

ooooo

وہ اس کے پیچھے پیچھے باہر آیا تھا اور اسے یہی لگتا تھا کہ عنائش گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی ہو گی

اس کے بھاگنے یا کہیں جانے کے بارے میں اس کے ذہن میں کوئی خیال نہیں آیا تھا کیونکہ اسے نہیں لگتا تھا کہ اب وہ ایسی کوئی بھی حرکت کرے گی وہ ایک ساتھ رہتے اتنے سارے دن گزر چکے تھے

اسے اس سے ایسی کوئی امید نہیں تھی لیکن باہر نکل کر اس نے اپنی گاڑی کی طرف قدم بڑھائے تو اسے عنائش کہیں نظر نہیں آئی

وہ یوں اچانک بھلا کہا جا سکتی تھی شاید اس وقت وہ بہت زیادہ ہرٹ ہو گئی تھی اپنے ماں باپ کے دھوکے کے بارے میں جان کر ان لوگوں نے اس سے اس کی بھائی کے بارے میں چھپایا تھا

اسے یہ لگ رہا تھا کہ عبداللہ مر چکا ہے لیکن عبداللہ زندہ تھا اور بالکل صحیح سلامت اس وقت حویلی میں موجود تھا اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ گھر جاتے ہی اس کی بات عبداللہ سے کروا دے گا تاکہ وہ اس پر یقین کر سکے

۔اور پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا

ایسی بہت ساری باتیں تھی جو اس سے چھپائی گئی تھی وہ اپنے خاندان کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی اور اس سے یہ سب کچھ چھپانے والے وہ دو انسان تھے

جنہیں وہ اپنے ہاتھوں سے ختم کر چکا تھا صرف اتنا ہی نہیں بلکہ ان لوگوں نے اس سے اور بھی بہت کچھ چھپایا تھا ان لوگوں نے ایسے اس کی اصل شناخت تک چھپا رکھی تھی وہ بس یہ جانتی تھی کہ حویلی والے اس کے دشمن ہیں اس کے علاوہ اسے کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔

وہ حویلی والوں سے بھاگ رہی تھی اپنے اصل سے بھاگ رہی تھی اپنے اپنوں سے بھاگ رہی تھی وہ جانتی تک نہیں تھی کہ وہ جن لوگوں کو اپنا گناہ گار سمجھ

رہی ہے وہی اس کے اپنے ہیں وہ ہوٹل سے باہر چاروں طرف اسے ڈھونڈنے لگا تھا

شاید وہ اس سے ناراض ہو کر کہیں بیٹھ گئی ہو گی۔ یا شاہد پیدل ہی گھر کے لیے نکل گئی ہو گی وہ جلدی سے سڑک کی طرف آیا تھا لیکن یہاں بھی اسی وہ کہیں نظر نہ آئی تھی اب اسے پریشانی ہونے طلگی تھی وہ بھلا یوں اچانک کہا جا سکتی تھی

اس نے دور کھڑے گارڈ کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا آج وہ پہلی بار اس کے ساتھ باہر آیا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے گارڈز کو ساتھ لے کر نہیں آیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے گارڈ اس کے ساتھ ساتھ تھے جو کہ اس سے کچھ فاصلے پر تھے لیکن اس کی ہر طرح سے حفاظت کر رہے تھے

۔یہ ان کا کام تھا جو انہیں ہر قیمت پر کرنا تھا اب اس کام کے لیے اس کا مالک راضی ہو یا نہ ہو لیکن وہ اپنے فرض سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے تھے یہی وجہ تھی کہ مکرش نے بھی انہیں منع نہیں کیا تھا

ooooooo

عنائش کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک اندھیرے کمرے میں پایا اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ کسی کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کی طرف باندھا گیا ہے مطلب اس کا کڈنیپ ہو چکا تھا لیکن کس نے کی تھی یہ حرکت اس کے ساتھ بھلا ایسا کون کر سکتا تھا وہ بے حد پریشان تھی

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ کچھ ایسا ہو گا وہ تو غصے سے ہوٹل سے باہر آئی تھی اور اس کا ارادہ وہاں سے گھر جانے کا تھا اسی لئے وہ گاڑی کے پاس آ کر رک گئی تھی اس وقت وہ اس سے بالکل بات نہیں کرنا چاہتی تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس مطلبی انسان کے منہ ہی نہ لگے کتنا خود غرض انسان تھا جو اپنے مطلب کے لئے اس کے بھائی کی موت کو استعمال کر رہا تھا آج اسے اس شخص سے نفرت محسوس ہو رہی تھی وہ اتنا گر سکتا تھا

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اس آدمی سے بات ہی نہیں کرے گی وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی آ رہا ہو گا اسی لیے وہ گاڑی کے پاس جا کر رک گئی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہے اسے یہی لگا کہ وہ مکرش ہے لیکن یہ تو اسکے پرفیوم کی خوشبو نہ تھی اس نے مڑ کر دیکھا تو اپنے سامنے ایک انجان عورت کو کھڑے پایا

اس سے پہلے کہ وہ اس عورت کو کچھ بھی کہتی وہ اس کے منہ پر رومال رکھتے ہوئے اسے بے ہوش کر چکی تھی اپنے بے ہوش ہونے سے پہلے اسے بس اتنا ہی

یاد تھا کہ ایک بوڑھی عورت نے اس کے منہ پر رومال رکھا تھا اس کی حالت کافی خراب تھی دیکھنے میں وہ کوئی بھکارن محسوس ہوتی تھی

شاید اس نے پیسے مانگنے کے لیے اسے بلایا تھا لیکن اسنے عنائش کے ساتھ ایسی حرکت کیوں کی تھی کیا اسی نے اسے کڈنیہ کیا تھا یقینا یہ حرکت اسی نے کی تھی تو اب کیا ہو گا وہ کہاں آ گئی تھی یہ کون سی جگہ سے اسے کچھ بھی پتہ نہیں تھا

لیکن اسے کچھ تو کرنا تھا وہ یہاں قید نہیں رہ سکتی تھی

اس نے سوچتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں چلانا شروع کر دیا اسے اندھیرے سے خوف آ رہا تھا اسے اغوا کر لیا گیا تھا اس سوچ نے ہی اسے پریشان کر دیا تھا اور اس پریشانی میں وہ سوائے چلانے اور رونے کے اور کچھ نہیں کر پا رہی تھی کوئی نہیں تھا جو اس کی پکار سنتا کوئی نہیں تھا جو اسے اس اندھیرے سے باہر نکالتا

ooooooo

سر بی بی جی تھوڑی دیر پہلے آپ کی گاڑی کے بالکل پاس کھڑی تھی لیکن اس کے بعد کہاں چلی گئی ہم نہیں جانتے میں وہیں پر کھڑا تھا تھوڑی دیر پہلے میں نے بی بی جی کو یہی آپ کی گاڑی کے ساتھ کھڑے دیکھا تھا اچانک کہاں جا سکتے ہیں گارڈ خود بھی کنفیوز سا اسے بتانے لگا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا کہ وہ اچانک کہاں جا سکتی ہے اگر وہ تمہارے سامنے کھڑی تھی تو پھر کہاں غائب ہو گئی اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا بتاؤ مجھے ورنہ تمہاری خیر نہیں

سر مجھے معاف کر دیجیے میں ذرا سامنے والی دکان سے سگریٹ کا پیکٹ لینے چلا گیا تھا مجھے نہیں پتہ کہ بی بی جی اچانک کہاں غائب ہو گئی

آپ پلیز فکر نہ کریں میں ابھی انہیں ڈھونڈتا ہوں یہی کہیں ہو نگی وہ پریشان سا آگے پیچھے دیکھنے لگا جبکہ مکرش کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کا منہ توڑ دے جو اپنا کام ٹھیک سے کرنے کے بجائے سگریٹ کا پیکٹ لینے جا چکا تھا

مجھے پانچ منٹ کے اندر اندر میری بیوی چاہیے

ورنہ یہ تمہارا اس نوکری پر نہیں بلکہ اس دنیا میں آخری دن ہو گا وہ اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوا تو وہ فورا میں سر ہلاتا وہاں آگے پیچھے ہر طرف اسے کو تلاش کرنے لگا لیکن کافی دیر کے بعد بھی اس کے ہاتھ مایوسی ہی آئی تھی وہ کہاں چلی گئی تھی اس طرح اکیلی لڑکی یہاں سے غائب تو ہو نہیں سکتی تھی کیونکہ ہوٹل کے باہر بھی اس کے بہت سارے گارڈ کھڑے تھے جن کی موجودگی میں اس کا باہر جانا ناممکن تھا کیونکہ وہ سب ہی اسے بہت اچھے طریقے سے پہچانتے تھے

اوران سب کا یہی کہنا تھا کہ انھوں نے ان عنائش کو باہر آتے نہیں دیکھا وہ جہاں بھی ہے ہوٹل کے اندر ہی ہے کیونکہ اسے باہر لے کر کوئی نہیں آیا اور نہ ہی وہ خود ہوٹل سے باہر نکلی ہے اگر وہ ہوٹل کے اندر تھی تو کہاں جاسکتی تھی ہاں یہ ہوٹل بہت بڑا تھا اسے بہت بڑے پیمانے پر تعمیر کیا گیا تھا یہاں 12 منزل میں کسی کو تلاش کرنا ممکن نہ تھا اسی لیے اس نے سارے گارڈز کو اس کام پر لگا دیا تھا وہ سب لوگ ہوٹل کا چپا چپا چھان چکے تھے

لیکن ان کے ہاتھ میں سوائے ناکامی کے اور کچھ نہیں آرہا تھا وہ ابھی تک انہیں کہیں نہیں مل رہی تھی جو کہ اس کے لئے مزید پریشانی کی وجہ بن رہی تھی آخر کہاں جاسکتی ہے وہ یوں اکیلے۔۔۔۔!اکیلے۔۔۔۔اس کے دماغ میں کچھ کلیک ہوا وہ اکیلے کہیں نہیں جاسکتی تھی کوئی تو تھا جو اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا لیکن کون۔۔۔۔؟

فیضان ملک۔۔۔اس کے دماغ میں ایک نام آیا تھا اور اس کے ساتھ ہی غصے کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی

فیضان ملک اگر یہ حرکت تم نے کی تو یاد رکھنا آج تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو گے جو نمکرش شاہ سے اس کی عنائش کو دور کرنے کی کوشش کرے گا مکرش شاہ اس کی ہستی ہلا دے گا اس نے غصے سے اپنی آنکھیں میچی تھی

oooo

پلیز کوئی تو سنو کوئی تو مجھے نکالو یہاں سے کون ہو تم لوگ کیوں لائے ہو تم لوگوں نے مجھے میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے پلیز مجھے یہاں سے باہر نکالو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں پلیز مجھے یہاں سے باہر نکالو مجھے اندھیرے سے خوف آتا ہے تم لوگوں کو جو چاہیے میں دوں گی لیکن مجھے یہاں سے باہر نکالو وہ منتیں کر رہی تھی لیکن باہر شاید کوئی تھا ہی نہیں

لیکن وہ کسی کی آہٹ کو محسوس کر رہی تھی کوئی تھا جو اس اندھیرے کمرے کے باہر ٹہل رہا تھا لیکن کون

کون تھا جو اس کے ساتھ ایسی حرکت کر رہا تھا کیا اسے پیسوں کے لیے اغوا کیا گیا تھا شاید ان لوگوں کو پیسے چاہیے تھے اور مکرش کتنا امیر تھا یہ بات تو اسے دیکھ کر ہی سامنے والا سمجھ جاتا تھا

وہ سمجھ چکی تھی کہ یقینا اسے کسی امیر آدمی کی بیوی کے طور پر اغواء کیا گیا ہو گا تاکہ اس سے پیسے لئے جا سکیں

اسی لیے وہ ان لوگوں کو لالچ دے رہی تھی تاکہ وہ اسے اس کمرے سے نکال سکیں لیکن دوسری طرف سے کسی طرح کی کوئی آواز نہیں آ رہی تھی کوئی نہیں تھا جو اسے یہاں سے نکالتا

وہ چلا چلا کر تھک چکی تھی آخر تھک ہار کر اس نے اپنا سر کرسی کی پشت سے ٹکا دیا جب اچانک دروازہ کھلا کمرے میں روشنی پھیل چکی تھی جس سے اس کی آنکھیں چندا گئی

وہ دروازے کی طرف دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اتنی دیر اندھیرے میں رہنے کی وجہ سے اچانک روشنی کو دیکھنا اس کے لئے مشکل تھا

اس نے دیکھا کہ سامنے سے ایک بڑی عمر کا آدمی اس کی طرف آ رہا تھا آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا اس کے بالکل پاس آ بیٹھا تھا اس نے پریشانی سے اسے دیکھا تھا تو کیا اس بوڑھے آدمی نے اسے کڈنیپ کیا تھا اس کی حالت اتنی بری تو نہیں لگ رہی تھی کہ وہ پیسے کے لیے ایسا کوئی کام کرتا

لیکن کسی کی ظاہری حالت اس کے اندر چھپے شیطان کو ظاہر نہیں کر سکتی

عاشی ڈارلنگ میں نے تمہارا بہت انتظار کیا میں تو تھک گیا تھا تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے لیکن دیکھو میں تم تک پہنچ گیا آخر مجھے اپنی امانت کو بھی تو لینا تھا نا

کتنا انتظار کیا میں نے تمہارے جوان ہونے کا کتنا تڑپایا ہے تم نے مجھے لیکن اب اور نہیں آخر میں تم تک پہنچ ہی گیا تمہیں پانے کے لئے میں 15 سال تک تمہارے ماں اور باپ کو کھلاتا رہا ان کا پیٹ بھرتا ہی نہیں تھا وہ کتے جتنا پیسہ تمہاری پرورش کے لیے مانگتے میں اتنا پھینکتا تھا لیکن پھر بھی ان کے لیے رقم کم پڑتی رہی

اور پھر ہر بار وہ یہ کہہ کر مجھے مطمئن کر دیتے کہ ہم آپ ہی کے لئے تو اسے تیار کر رہے ہیں اور آخر دیکھو میں نے تمہیں پالیا میں تمہیں ڈھونڈ لایا آخر تو اپنے مالک تک پہنچ ہی آئی اب تم میری ہو صرف میری

آپ میں تمہیں کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گا میری جان کتنا تڑپایا ہے تم نے۔ میں نے کہا تھا تمہارے دادا سے کہ اس کی اکلوتی پوتی اس کے لئے اس کی اذیت کے وجہ بنے گی اس کی پوتی مکرش شاہ کی بیوی نہیں فیضان ملک کی رکھیل بنے گی۔ وہ شخص بے ڈھنگا قہقہ لگاتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کا نام سن کر اس کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا

اس کے سامنے یہ سب بکواس کرنے والا یہ 50 سال کی عمر سے اوپر کا آدمی کوئی اور نہیں بلکہ فیضان ملک تھا

فیضان ملک۔۔۔۔اس نام کو وہ بچپن سے جانتی تھی اس کی ماں اسے فیضان ملک کی امانت کہتے تھے

تو کیا یہ تھا وہ انسان جس کے سہارے اس کے ماں باپ اسے چھوڑ کر گئے تھے وہ حیران سی اس آدمی کو دیکھ رہی تھی اس کے دماغ میں بس ایک ہی نام گونج رہا تھا

فیضان ملک

ooooo

وہ ہوس زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا اس کے ماں باپ نے اس شخص کو اس کے لئے چنا تھا

وہ تو کہتے تھے کہ وہ ہیرو ہے تو کیا یہ شخص ہیرو تھا اس کا

یہ شخص اسکی پڑھائی کا خرچہ اٹھاتا تھا صرف پڑھائی کا ہی نہیں بلکہ اس کی ہر ضرورت کا سامان اس شخص کے پیسوں سے آتا تھا

اور وہ یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اس کے بابا ایک پیر سے معذور تھے

وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور نہ ہی گھر سے باہر نکلتے تھے جبکہ ماما کو بھی اس نے کبھی کسی کام پر جاتے نہیں دیکھا تھا

جب بھی ان لوگوں کو پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی تب یہی شخص انہیں پیسے بھیج دیتا تھا

اور وہ کہتے تھے کہ یہ پیسے اس لئے بھیجتا ہے کیونکہ وہ اس کی امانت ہے جب وہ چھوٹی تھی تب تو وہ اس بات کا مطلب نہیں سمجھتی تھی لیکن بڑے ہو کر اس نے جانا تھا امانت کا کیا مطلب ہے

وہ تو کہتے تھے کہ وہ اس کا محافظ ہے اسے اپنے ساتھ لے کر جائے گا تو کیا یہ شخص اس کا محافظ تھا جو اسے اپنی رکھیل کہہ رہا تھا وہ اتنی چھوٹی بچی تو نہ تھی کہ رکھیل کا مطلب نہ سمجھ پاتی

چھوڑ دو مجھے پلیز مجھے یہاں سے جانے دیں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے مجھے یہاں سے جانے دے میرا شوہر میرا انتظار کر رہا ہو گا وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہو گا وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اس شخص کا ہاتھ اٹھا

فضا میں ایک ٹھپر کی آواز کے ساتھ ہی ایک اور آواز بھی پیدا ہوئی تھی وہ کرسی سمیت زمین پر جا گری تھی

چپ کر میں نے تجھے کہا تو میری رکھیل بنے گی اور تم مجھے اپنے شوہر کے قصیدے سنا رہی ہے تجھے لگتا ہے تو کبھی اس شخص کے پاس واپس پہنچ پائے گی

اچھا ہی ہوا کہ اس آدمی نے میرا کام کر دیا ورنہ میں خود تیرے ماں باپ کو جان سے مار ڈالتا بہت تنگ کیا ہے

ان دونوں نے مجھے

ساری زندگی میرے ٹکڑوں پر پلتے رہے وہ کتے اور جب میرا مال مجھ تک پہنچانے کی باری آئی تو بدل گئے۔اور تیرے دادا کو فون کر کے یہ کہہ دیا کہ جیسے ہی تو 18 سال کی ہو گی تجھے کسی کوٹھے پر بیٹھا دیں گے

وہ دونوں مجھ سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہے تھے تیری خوبصورتی کو وہ ساری زندگی کیش کرنا چاہتے تھے

مجھ سے اتنے پیسے لے کر وہ میری امانت مجھے بھی دیئے بنا جانے والے تھے اگر مکرش انہیں نہیں مارتا تو میں ختم کر دیتا

ان دونوں کی موت تو میرے ہاتھوں لکھی تھی لیکن اس سے پہلے پہلے تیرا شوہر تجھ تک پہنچ گیا

لیکن فیضان ملک اپنی چیزیں کبھی نہیں چھوڑتا دیکھ میں نے تجھے ڈھونڈ ہی لیا اور اب میں تجھے حاصل کروں گا میری گڑیا اب میں تجھے قید کروں گا اور ایسی قید دونگا کہ تیرے دادے کی روح کانپ جاے گئ

اس خاندان کا کوئی مرد تجھے بچا نہیں پائے گیا تو اس خاندان کے اکلوتی بیٹی ہے نہ میں تجھے نوچ نوچ کر اسی حویلی کے دروازے پر پھینک کر ان لوگوں کو ان کی اوقات یاد کرونگا

ان لوگوں نے مجھے ذلیل کیا تھا لیکن میں انہیں ایسا ذلیل کروں گا کہ ان کی روح تک کانپ جائے گی

اس خاندان کی اکلوتی بیٹی عزت غیرت میری رکھیل بنے گی اور اس کے بعد بھی میں تجھے آزاد نہیں کروں گا

بلکہ اس کے بعد میں پھر تجھے اپنے پالتو کتوں کے سامنے پھینک دوں گا جب میرا دل بھر جائے گا تب تو ان کے دل بہلانے کا سامان بن جائے گی کیونکہ مجھے کوئی بھی لڑکی زیادہ وقت تک اچھی نہیں لگتی

تجھ سے تو میں نفرت کرتا ہوں مجھے تم سے اتنی نفرت ہے کہ تیری بچپن سے لے کر جوانی تک تیرے جوتے کپڑے یہاں تک کہ تیری ایک ایک پینسل کے پیسے بھی میں نے دیے ہیں۔اور اب یہ وصولی کا وقت ہے وہ قہقہ لگاتے ہوئے بولا

مکرش شاہ تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دے گا۔تم ابھی اسے نہیں جانتے میں بھی اسے نہیں جانتی صرف تیرہ دن ہوئے ہیں مجھے اس کے پاس رہتے ہوئے لیکن میں جانتی ہوں وہ تمہیں چل کووں کے سامنے پھینکے گا

اپنی موت کو اپنے منہ سے آواز نہ دو فضیان ملک تم پچھتاؤ گے

۔۔مکرش شاہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اس نے پورے یقین سے کہا جب کہ آنسو مسلسل بہہ رہے تھے وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی اس سے خوفزدہ نہیں ہوئی تھی

نہ اس سے ڈر نہیں رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مکرش اسے کچھ بھی نہیں ہونے دے گا نہ جانے کیوں لیکن آج اسے سوائے مکرش کے اور کسی پر اعتبار نہیں تھا

ہاہاہاہاوہاں اسے کون بتائے گا کہ تم یہاں ہو میرے پاس تمہیں پتا ہے جب تک اسے پتہ چلے گا ناتب تک تو اس کے لائق نہیں رہے گی

کیونکہ میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا میں تمہارے ساتھ وہ سلوک کروں گا کہ تمہارا مجازی خدا تمہیں دیکھتے ہی مر جائے گا لیکن میں تمہاری لاش بھی اسے نہیں دوں گا

کیونکہ میں اسے وہ اذیت دوں گا جو وہ جیتے جی کبھی بھول نہیں پائے گا وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کھڑا کر چکا تھا

اوڈارلنگ آج کے لیے تم مجھے ہی اپنا مکرش شاہ سمجھ لو آج کے بعد مکرش شاہ تم پر تھوکنا بھی گوارا نہیں کرے گا

وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ گھسیٹے ہوئے باہر لے کر جا رہا تھا اس کی مزاحمت چیخنا چلانا سب بیکار تھا وہ اس وقت کہاں تھی

وہ جانتی تک نہیں تھی بس وہاسے اپنے ساتھ گھسیٹتا جارہا تھااس کی چیخ وپکار کی وجہ سے اس کی آواز گونج رہی تھی وہ جہاں بھی تھی کسی بند جگہ تھی اس کے علاوہ وہ کچھ سمجھ نہیں پارہی تھی

ooooooo

صبح تقریباسات بجے کا وقت تھاجب وہ ناشتہ لے کر ہلکے سے دستک دیتی اندر کمرے میں داخل ہوئی وہ بھی شاور لے کر نکلا تھا

اسے دیکھ کر وہ اپنے کام میں مصروف رہاجبکہ وہ اس کا ناشتہ ٹیبل پر لگارہی تھی کل سے ان دونوں میں ہوئی تلخ کلامی کے بعد وہ صرف اس چھوڑتا خود عنایہ کو لینے چلا گیا

تھااس کے بعد سے وہ اس کے سامنے بھی نہیں آیا تھا

بس اسے کہہ دیا تھا کہ تیار رہنا ایک ہفتے کے اندر اندر تمہاری رخصتی ہے اور تمہارے سب سوالوں اور دماغی فتور کا جواب میں شادی کی رات دوں گا

وہ اس وقت سے ہی بے حد خوفزدہ ہو چکی تھی۔ وہ جانتی تھی اگر یہ بات باہر نکلے گی سب سے زیادہ مسئلہ اسی کے لئے بنے گا اسی کی ذات کو سوالیہ نشان بنایا جائے گا اور اسے ہی ذلیل کیا جائے گا

زر اور شاہ کو کچھ بھی کہنے کی ہمت ہی کہاں تھی کسی میں رسوائی تو اس کے ماں باپ اور اس کے حصے میں آنی تھی

اور یہی چیز آج اسے اس کمرے تک لے آئی تھی وہ ناشتہ لگانے کے بعد بھی وہی اس کے سامنے سر جھکائے کھڑی رہی

جب کہ وہ اس کے جانے کا انتظار کرتا اپنے بال خشک کرتا آئینے کے سامنے کھڑا

جب کافی دیر تک وہ کمرے سے نہ گئی تو اس نے ایک نگاہ اس پر ڈالی جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مسلنے میں مصروف تھی

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آ رکا سینے پہ ہاتھ باندھے وہ اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

آپ نے ناشتہ لگا دیا ہے محترمہ اب آپ یہاں سے اپنی شکل دفعہ کر سکتی ہیں فی الحال مجھے تمہاری شکل دیکھنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور نہ ہی اپنے پاس رکھنے کی طلب ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے صاف لفظوں میں میرے کمرے سے دفع ہو جاؤ کہہ رہا تھا

وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے اس نے بڑی مشکل سے الفاظ جمع کیے

تمہارے پاس ایک منٹ ہے اگر اسے ایک منٹ میں اپنی بات کہہ سکتی ہو تو کہو اور بات اس بارے میں نہیں ہونی چاہیے کیونکہ اب اس بارے میں میں ساری باتیں ایک ہفتے کے بعد کروں گا

وہ آرام سے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا تھا

دیکھیں پلیز ابھی یہ ساری باتیں باہر نہ لائیں ہمارے نکاح کو چھپا رہنے دیں یہی ہم دونوں کے لیے بہتر رہے گا

آپ مجھے صرف اپنے نام کرنا چاہتے تھے نا تو اب تو میں آپ کے نام ہو چکی ہوں اب تو جب تک آپ مجھے نہ چھوڑیں میں آپ کی ہوں تو پلیز آپ رخصتی والی بات ختم دیں

اس کے بارے میں کسی کو مت بتائیں اگر کسی کو یہ بات پتا چل گئی تو۔۔۔وہ جانے کیا کیا بول رہی تھی جب اچانک زراور نے اپنا ہاتھ اونچا کر کے اسے خاموش رہنے کے لیے کہا

میں نے تم سے کہا میں اس معاملے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا لیکن اگر تم مجھ سے اس معاملے میں بات کرنا چاہتی ہو تو ایسا کرنا رات گیارہ بجے میرے کمرے میں آجانا

آرام سکون سے بیٹھ کر اس موضوع پر بات کریں گے میں تمہاری سنوں گا اور تم میری سننا رات گیارہ بجے وہ اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا

اسنے چند نوالے ہی لیے تھے اور بنا کچھ بولے وہ کمرے سے نکل گیا جب کہ وہ پیچھے ارے ارے کرتی ہی رہ گی

ooooooo

چھوڑو مجھے جانے دو خدا کے لیے چھوڑ دو مجھے اپنی موت کو آواز مت دو تم اسے نہیں جانتے وہ تمہیں اتنے ٹکڑوں میں تقسیم کرے گا

کہ کوئی تمہاری لاش کو پہچان بھی نہیں سکے گا وہ بے خوف بولی تھی جب فیضان کا ہاتھ ایک بار پھر سے اٹھا

وہ زمین پر پڑی تڑپ رہی تھی جبکہ فیضان ملک اسے لاتوں گھونسوں سے مارنے لگا جیسے اس کی آواز بند کر دینا چاہتا تھا

لیکن وہ اب بھی خاموش نہیں ہوئی تھی اس کا یقین پکا ہے یہ شخص کتنا بھی کیوں نہ گر جائے لیکن مکرش اسے کچھ نہیں ہونے دے گا

آج سے پہلے سے مکرش کی ذات سے اسے کوئی مطلب ہی نہیں تھا لیکن آج وہ اپنے محافظ کو اپنے ساتھ چاہتی تھی

اس کا دل اب بھی یہ بات ماننے کو راضی نہ تھا کہ اس کے ماں باپ اسے بچپن میں ہی بیچ چکے تھے

اس کا دل اس بات کو ماننے کو تیار نہ تھا کہ اس کی سانس سانس بکی ہوئی ہے وہ اپنے ماں باپ کے بارے میں اتنا غلط نہیں سوچ سکتی تھی یہ شخص اسے گمراہ کر رہا تھا اس کے ماں باپ کے خلاف کر رہا تھا یہ سب جھوٹ بول رہا تھا

لیکن وہ اس بات سے بھی انکاری نہیں تھی کہ یہ نام اس نے بچپن سے سن رکھا تھا اور اس کے پاس آنے والا ایک ایک پیسہ اس شخص کے نام کا تھا

وہ اسے بری طرح سے پیٹتا ہوا بیڈ پر پھینک چکا تھا اور اب اپنی شرٹ اتارتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا اس کی نیت کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی

اس کے قریب آنے پر وہ اپنی ٹانگ اس کے پیٹ پر مارتے اسے لڑکھڑانے پر مجبور کر گئی تھی اور اگلے ہی لمحے وہ پھرسے اٹھ کر باہر کی طرف بھاگ گئی تھی

یہ بہت لمبی راہ داری تھی یہاں کوئی بھی موجود ہی نہیں تھا اس کے پیروں کی آواز اتنی زیادہ گونج رہی تھی کہ وہ جانتی تھی کہ وہ جہاں بھی جائے گی وہ شخص اس کے پیچھے پیچھے اسے ڈھونڈ لے گا وہ اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا

جب کہ وہ جتنا جلدی ہو سکے بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی اس کے بازوؤں سے اس کے کپڑے پھٹ چکے تھے

جبکہ جسم لہولہو ہو چکا تھا اس کا دوپٹہ کہاں تھا وہ نہیں جانتی تھی بس وہ اپنی عزت کی خاطر وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

وہ تیزی سے آگے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک سامنے سے آنے والے وجود سے ٹکرائی اور اگلے ہی لمحے وہ وجود اسے خود میں قید کر چکا تھا

oooooo

مکر۔۔۔مکرش۔۔۔۔وہ۔۔مجھے بچالے۔۔۔۔بچا۔۔۔لیں۔۔۔وہ مجھے۔۔۔اس۔۔۔مارا۔۔۔مجھے۔۔۔۔وہ۔۔۔میری۔۔۔عزت۔۔۔۔مکر۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی خود کو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ مسلسل اسے کچھ بتا رہی تھی

وہ اس کی بات سن رہا تھا یا نہیں لیکن سامنے سے آتے ہوئے شخص کو ہاتھ میں بندوق پکڑے دیکھ اس کی آنکھیں لہو چھلکنے لگی تھی

۔مکر۔۔۔مکرش۔۔۔وہ۔۔۔

وہ اس کے سینے میں چھپی اس انسان سے چھپ جانا چاہتی تھی وہ اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی جسے وہ اپنا محافظ سمجھتی تھی وہی اس کا لٹیرا تھا اس کی عزت لوٹنے کو بے چین بیٹھا تھا۔

لیکن یہ وہ وقت تھا جب وہ سمجھی تھی کہ کون اس کا محافظ ہے اور کون دشمن

oooooo

وہ خونخوار نگاہوں سے سامنے کھڑے اس آدمی کو دیکھ رہا تھا غصے سے اس کے ماتھے کی رگیں باہر واضح ہو رہی تھی

سامنے والے کو اس کی نگاہوں سے خوف سا محسوس ہوا

جیسے اس کے سامنے کوئی انسان نہیں بلکہ کوئی شیر کھڑا ہے جو ابھی اس پر حملہ کر کے اسے چیر پھاڑ دے گا

جبکہ مکرش بھی کچھ ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا۔ وہ اسے دوسری سانس لینے کی مہلت نہیں دینا چاہتا تھا

اور عنائش کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے کرتے ہوئے وہ قدم در قدم اس کی طرف بڑھا اور اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے سا آگے جانے سے روکنے کی کوشش کر رہی تھی

جب کہ وہ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروا تا اس کی طرف بڑا

فیضان ملک نے گن اس کی طرف تان لی تھی لیکن خوف نامی کسی چیز سے مکرش شاہ جیسے واقف نہیں تھا

وہ اس کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا فیضان ملک نے سر سے پیر تک اسے دیکھا تھا

جب کہ نشانہ اس کے سینے کے بیچوں بیچ لینا چاہتا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا وہ پہلے ہی اس پر جھپکتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لمحے میں ریوالور چھین کر دور پھینک چکا تھا

جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ فیضان ملک کی گردن پر تھا جسے اس نے اس انداز میں پکڑا ہوا تھا کہ ملک کے پیر زمین سے اوپر اٹھ چکے تھے

تیری ہمت کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے کی۔۔۔۔ !

کیسے تونے اپنے ناپاک ہاتھوں سے اسے چھوا۔۔۔ !

کیسے تونے مکرش شای کی ملکیت کو ہاتھ لگایا۔۔۔۔؟

وہ اس کی گردن دبوچے ہوئے بے حد غصہ کے عالم میں پوچھ رہا تھا اگر وہ اپنے ہاتھ کو تھوڑی سی بھی مزید حرکت دیتا تو یقینا اس کے گردن کی ہڈی بھی ٹوٹ سکتی تھی

لیکن وہ اسے اتنی آسان موت کیسے دے سکتا تھا وہ ایک جھٹکے میں اسے زمین پر پھینکتا ہوا ایک زوردار لات اس کے پیٹ پر مارتا اس کے منہ پر درادر گھسے مارنے لگا

وہ پچاس سال کا آدمی اس کے ہاتھ کی مار کھاتا زمین پر ڈھیر ہونے لگا جب اچانک ہی وہ اسے گریبان سے پکڑ لیتے ہیں سیدھا کرتا کر دیوار کے ساتھ مار چکا تھا اس بار فیضان ملک کی چیخ بلند ہوئی جسے وہ اس کے منہ میں ہاتھ ڈال کر بند کر چکا تھا

آواز بند تیری آواز نہ آئے مجھے میں ڈسٹرب ہوتا ہوں اس کے منہ کو اپنے ہاتھوں سے چیڑنے والے انداز میں اس نے جھٹکا دیا تھا فیضان ملک کی چیخوں کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہوا

اس کے بازو پر زوردار لات مارتا ہوا اس کے بازو کو پوری طرح سے مروڑ چکا تھا کچھ ٹوٹنے کی آواز کے ساتھ اس کی چیخ دوبارہ بلند ہوئی

وہ جو اپنے ہاتھ میں بندوق تھام کر اپنے آپ کو اس سے بہادر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے ایک ہی حملے میں وہ ڈھیر ہو چکا تھا۔

درا دھر اسے مکوں اور گھونسوں سے مارے جا رہا تھا عجیب وحشت سوار تھی اس پر عجیب دیوانگی تھی جیسے وہ اسے جان سے مار دینے کا ارادہ ہو گا اس کا سر پکڑ کر اس نے رکھ کر دیوار کے ساتھ دے مارا

اس کے چیخنے چلانے میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں آ رہی تھی جبکہ مکرش کے مارنے میں بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھوں کو توڑ کر اب ایک ایک انگلی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر توڑنے میں لگا ہوا تھا۔ وہ اسے ختم کر دینا چاہتا

تھا جو اس کی عنائش تک پہنچی تھی ان ہاتھوں سے اس نے اس کی ملکیت کو ہاتھ لگایا تھا وہ کیسے اسے بخش دیتا

وہ کسی کی گندی نگاہ اس پر برداشت کیسے کر سکتا تھا صرف اس کو ڈھونڈنے کے خاطر اس نے زمین آسمان ایک کر دیا تھا اور وہ شخص اتنی ہوشیاری سے اس کے ناک سے نیچے سے اس کی بیوی کو اغواء کر کے لے گیا

اسے تو سب سے زیادہ غصہ اپنے آپ پر آ رہا تھا جو وہ اسے بچا کیوں نہیں پایا کوئی اس کی موجودگی میں اس کی بیوی کو اس طرح غائب کیسے کر سکتا تھا

یہ بھی اسی کی سوچ تھی کہ اگر اس کی بیوی اس ہوٹل سے باہر نہیں نکلی تو آخر وہ کہاں غائب ہو گئی اور پھر اپنا سیاسی دماغ استعمال کر کے اس نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ ہوٹل کے اندر ہی ہے اور وہ کچھ ہی دیر میں وہ اس کے پاس پہنچ گیا تھا

وہ نہ جانے ابھی اس کا کیا حال کرتا جب اچانک اسے پیچھے سے عنائش کے گرنے کی آواز آئی اور وہ زمین پر پڑی بے ہوش ہو گئی تھی یقیناً خوف و دہشت سے اس کا یہ حال ہوا تھا وہ پریشانی سے فیضان کو اسی حالت میں چھوڑ سکتا اس کے پاس آ گیا تھا

اس کے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے جب کہ جسم پر جگہ جگہ مٹی لگی ہوئی تھی اس تہ خانے کو دے کر وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یہاں صفائی نہیں ہوتی وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھائیں تیزی سے وہاں سے نکلا تھا جبکہ اس کے گارڈ اسی رفتار سے سامنے سے آ رہے تھے

اس آدمی کو پکڑ لو یہ بھاگ کر جانا نہیں چاہیے یہ میرا مجرم ہے اور اس کے کیے کی سزا میں دوں گا

وہ عنائش کو لیے وہاں سے نکلا تھا جبکہ اس کے گارڈز وہاں داخل ہوتے فیضان ملک کو قید کر چکے تھے

OOOOO

زرشے جب سے گھر واپس آئی تھی اسے ایک پل سکون نہیں ملا تھا آخر کیوں زراور نے اسے اکیلے بلایا تھا رات گیارہ بجے وہ اس سے بات کرنے کے لیے راضی تو ہو گیا تھا لیکن اتنی رات کے وقت وہ گھر سے کیسے نکلتی اور اگر نکلتی تو سب کو کیا بتاتی رات گیارہ بجے تک اس کے ماں باپ سو جاتے تھے

اور اس وقت وہ گھر سے تو ہر گز نہیں نکل سکتی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے

ایک تو اس نے ذراور کو بات کرنے کے لیے راضی ہی بہت مشکل سے کیا تھا اور پھر اس کا پر سرار انداز نجانے وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا نہ جانے وہ اسے کیوں بلا رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

نہیں میں نہیں جاؤں گی میں کسی کی قیمت پر نہیں جاؤں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے میں ان سے ملنے ہر گز اتنی رات گئے نہیں جاؤں گی اس نے فیصلہ کر لیا تھا

وہ کروٹ کے لٹتی سونے کی کوشش کرنے لگی تھی اس وقت رات کے تقریبا ساڑھے نو بج رہے تھے اس نے رات کا کھانا نہیں کھایا تھا

اماں ابا نے اس سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ وہ عنایہ کے ساتھ حویلی میں کھا چکی ہے جس پر وہ دونوں بے فکر ہو چکے تھے

وہ دونوں سونے کا ارادہ رکھتے تھے وہ دونوں اٹھ کر اپنے کمرے میں گئے تو وہ بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں آ گئی تھی

جبکہ اس کی سوچی مسلسل زواور شاہ کے ارد گرد گھوم رہی تھی

اتنی رات کو زراور سے ملنے جانا ناممکن تھا وہ ایسا سوچ بھی کیسے سکتا تھا کہ وہ آدھی رات کو اس سے ملنے کے لئے اس کے کمرے میں آئے گی

وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس سے ملنے ہر گز نہیں جائے گی

لیکن پھر بار بار یہ سوچ اس کے ذہن پر سوار ہو جاتی کہ کہ اگر اس کے نہ جانے پر ذرا ور نے غصے میں آکر نکاح کی حقیقت سب پر کھول دی تو

اور یہ سوچ اسے دوبارہ پریشان کر دیتی تھی اس نے خود ہی اسے چھیڑا تھا اور یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی

وہ اس سے محبت کا دعویدار تھا اس سے نکاح کر چکا تھا جو اس سے نکاح کرنے کی ہمت رکھتا تھا یقینا اس کے لئے رشتہ بھی لے آتا

اسے ساری دنیا کے سامنے اپنا بھی لیتا۔ وہ اب نکاح نامہ سمیت سب کچھ اس کے حوالے کر چکا تھا کہ وہ خود ہی یہ ساری چیزیں سب کو دکھا کر ثابت کر دے کہ وہ اس کے نکاح میں ہے اور اس کے بعد کیا ہو گا اس کو جانا تو اسی کے پاس ہی ہے

محبت کا دعوی کرنے والا اپنی محبت سے پیچھے تو نہیں ہٹ سکتا تھا اس نے غلطی کی تھی

اگر وہ اس پر تھوڑا سا یقین کر لیتی تو یقیناً یہ سب کچھ ہوتا ہی نہیں۔

نکاح تو ویسے بھی ہو گیا تھا اپنا تو وہ اسے چکا ہی تھا تو پھر اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اسے رہ رہ کر اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا سوائے وہ اس کی بات کو خاموشی سے مان لے

ہاں اگر وہ اس کی بات مان کر اس سے ملنے چلی جاتی ہے تو ہو سکتا ہے وہ اسے منانے میں کامیاب ہو جائے لیکن رات کی تنہائی میں یوں اس سے ملنے جانا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا

وہ پہلے بھی اس کے ساتھ کافی سارے جسارتیں سرانجام دے چکا تھا اور اب جب وہ رات کی تنہائی میں اس سے ملے گا تو کیا وہ بہکے گا نہیں

ایک تو محبت کا دعویدار اور دوسرا وہ اس کا محرم وہ تو اسے روکنے کا بھی کوئی حق نہیں رکھتی تھی نہیں وہ اپنی جان اتنی بڑی مشکل میں نہیں ڈال سکتی تھی اس نے فوراً نفی کی تھی

لیکن انکار کی صورت میں اسے کیا کرنا پڑے گا یہ وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی

اف خدایا میں کیا کروں وہ ایک بار پھر سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اسے کوئی راشتہ نظر نہیں آرہا تھا

ooooo

وہ اسے یوں ہی اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ روم میں لے کر آیا تھا اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے وہ اس کے چہرے کے زخم دیکھنے لگا

ماتھے اور ہونٹ پر خون کی لکیر واضح ہو رہی تھی وہ اپنے انگوٹھے سے اس کے لبوں کو صاف کرتے ہوئے اس کے ماتھے کا زخم دیکھنے لگا

وہ اس وقت اس کے اتنے پاس تھا کہ وہ بے ہوشی میں بھی اس کی خوشبو کو اپنے بے حد قریب محسوس کرتے ہوئے اس کے گریبان کو اپنی مٹھی میں تھامے ہوئی تھی

وہ بار بار اس کا ماتھا چومتا اسے اپنے سینے میں بھیج لیتا کتنا بے چین ہو گیا تھا وہ اسے اپنے پاس اسے ناپا کرا گر آج اسے کچھ ہو جاتا تو وہ اپنے آپ کو کبھی معاف نہ کر پاتا اس کے چہرے کے زخموں پر بار بار اپنے لبوں سے مرہم لگاتا وہ صرف اس تکلیف کو محسوس کر رہا تھا جو تھوڑی دیر پہلے اسے اپنے قریب نہ محسوس کر کے اس نے سہی تھی

میں تمہیں کبھی کچھ نہیں ہونے دوں گا اور نہ ہی کبھی خود سے کبھی دور جانے دوں گا تیرا سال تک تمہاری جدائی سہی ہے۔اب تو تمہارے بنا سانس بھی نہیں آتی اس کے لبوں پر اپنے لبوں سے مہر لگاتے ہوئے وہ شدت سے اسے اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔

اب وہ اسے ایک لمحے کے لیے بھی خود سے دور کرنے کو تیار نہیں تھا جب کہ وہ اس کے بازوں میں پڑی اس کی پناہوں میں رہنا چاہتی تھی

آج چند پل کیلئے سہی لیکن عنائش کو خود سے دور کر کے اس نے جو سزا سہی تھی وہ اس کے لئے زندگی بھر کا سبق تھا

اور آج جو چہرہ عنائش کو فیضان ملک نے اسے دکھایا تھا وہ نا قابل یقین اور نا قابل برداشت تھا

ooooo

رات پورے گیارہ بجے اس نے اپنے آپ کو راضی کر لیا تھا اسی یہ راز 'راز' ہی رکھنا تھا اور اس راز کو راز رکھنے کے لئے اسے ذرا اور شاہ کو اس بات کے لیے منانا تھا

جو صرف ایک ہی طرح سے ممکن تھا

وہ آہستہ سے اپنے کمرے سے باہر نکلی تھی اس کے قدم آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھ رہے تھے

اس نے بے آواز دروازہ کھولا اور اسی طرح دروازہ بند کرتے اس کے قدم حویلی کی طرف اٹھنے لگے تھے

حویلی میں اس وقت خاموشی چھائی ہوئی تھی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا سامنے کوئی بھی نہیں تھا وہ آہستہ آہستہ اپنے قدم سیڑھیوں کی طرف بھرھنے لگی

دل و دماغ میں بس ایک ہی بات چل رہی تھی کہ اسے یہاں کوئی دیکھ نہ لے کہیں کسی کی نگاہ اس پر نہ پڑ جائے

وہ کیا جواب دے گی ان سب کے سوالوں کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا وہ بس زر اور شاہ کی بات مان کر اسے بنانا چاہتی تھی نہ جانے وہ اس کی بات مانے گا بھی یا نہیں نہ جانے اس نے اسے رات کے اس پہر کیوں بلایا تھا

اس کی چھٹی حس بار بار اشارہ کر رہی تھی کہ اسے وہاں نہیں جانا چاہیے لیکن اپنی بزدلی کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اپنے ماں باپ اور بھائی کی زندگی کی خاطر یہ قدم اٹھالیا تھا

اور پھر دل میں اس بات کو لے کر سکون تھا کہ وہ کوئی غیر نہیں بلکہ اس کا محرم ہے۔اور اماں کہتی تھیں

کہ زر شے ایک بات سمجھ لو اگر تم سے محبت کا دعوی کرنے والا شخص تمہارا محرم بن جائے تو وہاں آنکھیں بند کر کے یقین کرنے کے قابل ہے اس کی ہر بات کو آنکھیں بند کر کے مان لو

ooooo

وہ اس کے قریب سے اٹھنے لگا تو اچانک ہی عنائش کی آنکھ کھل گئی

اس کے گریبان کو مٹھی میں دبوچے وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

اس نے مسکراتے ہوئے آہستہ سے اس کا ہاتھ گربان سے ہٹایا اور اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ لمحے میں اسے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

اس کے اس عمل پر وہ بنا کچھ بولے ایک بار پھر سے اس کے سینے میں چھپ گئی تھی

وہ اسے کہاں لے کر جا رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا بس وہ اس کے ساتھ تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا

وہ یوں ہی آنکھیں بند کئے اس کے سینے سے سر ٹکائے پر سکون تھی

کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ یہی اس کا اصل محافظ ہے اور اس کی پناہ میں ہی اسے سکون ملتا تھا

وہ اسے واش روم میں لے کر آیا تو اب بھی تو ایسے ہی اس کی باہوں میں آنکھیں بند کئے ہوئے تھی

مکرش اسے یہاں لے کر تھا اس بات سے وہ انجان نہیں تھی وہ آہستہ سے اسے زمین پر کھڑا کرتا اپنے سہارے سے ایک بار پھر سے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے شاور آن کر چکا تھا

وہاں بیسمیٹ میں جس جگہ میں وہ پڑی تھی وہ کافی گندی تھِ جس کی وجہ سے اس کے سارے کپڑے تو گندے ہوئے ہیں تھے لیکن اس کے چہرے اور جسم پر بھی گندگی لگی ہوئی تھی

شاید وہ جگہ صاف نہیں کی جاتی تھی اور وہاں لوگوں کا آنا جانا بہت کم تھا

اس کے ماتھے اور ہونٹ کے قریب بہتا خون اب جم چکا تھا

جسے اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے سب سے پہلے اس نے اس کا چہرہ صاف کیا تھا

اور چہرہ صاف کرنے کے بعد وہ اس کے بالوں کو ٹھیک کرنے لگا کتنی چاہ سے وہ اس کے بال کھول کر اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تھا

اور کتنی بے دردی سے اس شخص نے اس کے بالوں کو چھوا

اس کے بازو سے پھٹے کپڑے کا حصہ الگ کرتے ہوئے اس نے اس کے بازو پر موجود انگلیوں کا نشان دیکھا۔

اس کے بازوں پر نیل سے بنے ہوئے تھے اس کی تکلیف کو محسوس کرتا وہ بے ساختہ جھک کر اس کے بازو پر اپنے لب رکھ چکا تھا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں عنائش آج سے میرے ہوتے ہوئے کوئی تکلیف تمہیں چھو کر نہیں گزرے گی

بس مجھے ایک دفعہ معاف کر دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد میں تمہاری تکلیف کا نام و نشان مٹا دوں گا

وہ اپنی شرٹ کو اپنے جسم سے الگ کرتے ہوئے دور پھینک چکا تھا اب وہ بے حد نرمی سے اسے اپنے سینے میں چھپا کر ایک بار پھر سے اسے اپنی باہوں میں اٹھائے بیڈ روم میں لے کر آیا تھا

وہ خاموشی سے اس کی ایک ایک کارروائی دیکھ رہی تھی آج جو کچھ بھی ہوا تھا اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا جس شخص کو وہ اپنا محافظ سمجھتی تھی اس شخص نے آج اس کے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا وہ کبھی بھلا نہیں سکتی تھی

وہ زندگی میں دوبارہ کبھی اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اسے اس شخص سے نفرت ہو گئی تھی

oooo

وہ اسے واپس بیڈ پر رکھتا ڈریسنگ روم میں گیا تھا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سادہ سا لباس تھا

اس کے قریب بیٹھتے ہوئے اس نے لائٹ آف کر دی تھی اور اس چیز کی وجہ سے وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی۔ وہ اسے چینج کروانا چاہتا تھا

لیکن وہ بولی کچھ بھی نہیں تھی جیسے وہ کچھ بولنا ہی نہیں چاہتی تھی کیا شاید وہ اپنے اس محافظ کو اپنے بہت قریب محسوس کرنا چاہتی تھی

لائٹ آف کرتے ہوئے وہ اس کے مزید نزدیک آتا اسے چینج کرنے کا کہنے والا تھا جب اچانک وہ اس کے سینے سے لگ گئی۔ جذبات کی ایک لہر اس کے دل میں طوفان بن کر اٹھی تھی اور وہ ایک جھٹکے میں اپنے بے حد قریب کر چکا تھا

اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپا چکی تھی۔ عنائش کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔ وہ اس کے قریب رہنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ شخص ایک لمحے کے لیے بھی اس سے دور ہو

وہ بس خاموشی سے اس کے ہاتھوں کو اپنے بدن پر محسوس کرتی رہی اپنے کندھے سے شرٹ سڑکتی محسوس کر کے اس کے جسم میں سنسنی سی ڈور گئی تھی

جس پر اس کے کندھوں کو مضبوطی سے دبوچتے ہوئے وہ اس کے سینے میں چھپ گئی اور اس کی طرف سے اس پیش قدمی کو محسوس کرتے ہوئے وہ رکا نہیں تھا بلکہ وہ اس سے بہکنے پر مجبور کر گئی تھی

مزید ان دوریوں کو وہ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اسے خود میں بھینچتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جا بجا اپنے لبوں کی مہر لگاتا اس سے خود میں سمیٹ کا چلا گیا

وقت گزرتا جا رہا تھا۔ اور مکرش کر ہر عمل شدت اختیار کرتا جا رہا تھا وہ ہر چیز بھلائے اس کی باہوں میں قید ہوتی جا رہی تھی

اس وقت وہ کچھ بھی یاد نہیں کرنا چاہتی تھی وہ اس کے ماں باپ کا قاتل تھا یا اس کے خاندان والوں نے انہیں تباہ کر دیا تھا

وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی اس وقت وہ فیضان ملک کے خوف سے بہت دور چلی جانا چاہتی تھی۔اور اس خوف سے اسے صرف یہ شخص آزاد کر سکتا تھا اور وہ اسے بہت دور لے کر جا رہا تھا

وہ کسی نازک سے گڑیا کی طرح اس کی پناہوں میں چھپی اس کی شدتوں کو محسوس کر رہی تھی جب کہ وہ رفتہ رفتہ اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا جا رہا تھا

نہ جانے وہ کن سوچوں میں اسے خود میں سیمٹ رہا تھا جب اس کی سرگوشی نما آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی

آپ کے باقی تینوں بیویوں کو برا تو نہیں لگے گا میرا آپ کے پاس آنا۔اس کے سوال نے مکرش شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھیری تھی

جس کو برا لگے گا زندہ زمین میں گاڑ دوں گا اسے خود میں قید کرتے وہ سرگوشی نما

مگر سخت آواز میں بولا تھا

یا شاید اسے ہی اس کا اندازہ سخت لگا تھا

ورنہ وہ تو آج سراپا عشق بن کر اس پر بوند بوند برس رہا تھا۔

وہ اسے روک نہیں پائی تھی بلکہ وہ اسے روک نہ ہی نہیں چاہتی تھی

آج سے وی اس کے پاس رہنا چاہتی تھی کیوں وہ نہیں جانتی تھی بس وہ اس سے دور نہیں ہونا چاہتی تھی

وقت نے اسے نہ جانے کیوں اس شخص کے اتنے قریب کر دیا تھا اس کے ساتھ

کوئی زور زبردستی نہیں ہوئی تھی بلکہ وہ خود اپنی مرضی سے اس کے پاس تھی

اس کی باہوں میں اس کے بے حد قریب تھی

تو پھر وہ کیوں اپنے جائز حق سے پیچھے ہٹتا

وہ اسے اس کے حقوق دے رہی تھی تو وہ بھی اس پر اپنی مہر ثبت کر چکا تھا وہ اس کی تھی اور یہ بات آج اپنے عمل سے ثابت کر رہا تھا

ooooooo

اس نے آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹایا تھا لیکن جیسے وہ دروازے کے اس پار اسی کا منتظر بیٹھا تھا

اس کے دروازہ کھٹکھٹانے کے دیر سے دوسری طرف سے دروازہ کھل گیا جیسے وہ پوری شدت سے اس کا انتظار کر رہا تھا

پورے تین منٹ انیس سیکنڈ لیٹ ہو مگر معاف کیا

ماننا پڑے گا تمہیں بیوی آخر تم ہی گئی یقین کرنا مشکل ہے لیکن میں تمہیں اگر اپنے دل کی بات بتاؤں تو اتنا ہی بتاؤں گا کہ مجھے یقین تھا کہ تم نہیں آنے والی

لیکن پھر بھی تم نے مجھے غلط ثابت کر دیا اس بات کی اتنی خوشی ہے کہ بتا نہیں سکتا آج میرے خیالات ہار گئے

لیکن جذبات جیت گئے

آخر میرے جذبات تمہیں کھینچ ہی لائیں نہ میرے پاس

زراور اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے بولا تھا

اس کے اچانک کی جانے والی حرکت پر کو بوکھلاتے ہوئے اس سے دور ہونے لگی لیکن اس نے اسے دور ہونے نہیں دیا تھا

بلکہ وہ اسے اپنی بے حد قریب کر چکا تھا

اس کی مزاحمتیں عروج پر تھیں جب کہ وہ اپنی من مانیوں پر اتر چکا تھا۔اس کے ماتھے کے بعد وہ باری باری اس کے گالوں پر بجا جا بوسے دیتا اس کی نازک جان مشکل میں ڈال گیا۔اس کی سانسیں تیز ہونے لگی لیکن زراور کو ترس نہیں آیا تھا

کیونکہ اپنی محبت کی اس داستان میں کو مظلوم خود کو کہتا تھا

چھوڑیں مجھے پلیز خدا کے لئے مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ مجھے اس لیے یہاں بلا رہے ہیں وہ مزاحمت کرتے ہوئے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اس کو خود سے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔اس کے انداز پر زر اور قہقہ لگا کر ہنسا

نو ڈارلنگ اب اتنی چھوٹی سی معصوم بچی نہیں ہو تم کہ تم اتنا نہ سمجھ سکو کہ میں نے تمہیں اتنی رات کو اپنے کمرے میں کیوں بلایا ہے
میں نے تمہیں یہاں تمہارا رونا دھونا دیکھنے نہیں بلکہ اپنا حق لینے کے لئے بلایا ہے۔اور میں جانتا ہوں یہ بات تم صبح ہی سمجھ گئی تھی اگر نہ سمجھتی تو یہاں آنے میں اتنی دیر تو نہ لگاتی اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم اپنا مائنڈ بالکل تیار کر کے آئی ہو۔تو ہمیں وقت برباد نہیں کرنا چاہے

میں تمہارے سامنے دو راستے رکھ رہا ہوں یا تو میں سب کے سامنے اپنا نکاح نامہ لے کر تمہیں سب کی رضامندی سے اپنے کمرے میں لے آتا ہوں

ورنہ ایسے ہی سہی مجھے دونوں کنڈیشنز میں "تم" چاہیے
مجھے میری زندگی چاہیے اب تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھے میری "زرشے زراور" کس طرح سے دینا پسند کرو گی

ایسے یا پھر ویسے۔۔۔۔ !

۔وہ اس کے سامنے شرط رکھتے ہوئے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کی شہ رگ کو سہلاتے ہوئے اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہا تھا

شاہ جی پلیز۔۔۔۔

پلیز زرشے اس وقت یہ سب کچھ نہیں یہ رونا دھونا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا یا تو تم مجھے میری محبت سمیت قبول کر لو

ورنہ دو دن بچے ہیں تمہارے پاس میں مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا میں نے سوچا تھا نکاح کے بعد میں بالکل بے فکر ہو جاؤں گا لیکن نکاح کے بعد میرے جذبات مجھے بے فکر ہونے ہی نہیں دے رہے

پہلے کوئی رشتہ نہیں تھا سو صبر سے کام لے رہا تھا لیکن اب مجھ سے صبر نہیں ہوتا اب مجھے میری زندگی سے زر شے چاہیے

وہ ایک جھٹکے میں اسے چھوڑتے ہوئے بولا تھا

وہ اسے اس موڑ پر لے آئے گا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا جواب دے

شاہ جی میں۔۔۔۔

میں نے کہا رونا دھونا بند کرو اور مجھے میرے سوال کا جواب دو آج یا پھر دو دن کے بعد اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

وہ اس کے ایک ہفتے کے وقت کو دو دنوں میں بدل چکا تھا

اس کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھتے وہ اس کے دل کی کیفیت کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا
لیکن اس وقت میں مجبور تھا۔

وہ اسے حاصل کرنا چاہتا تھا وہ اس پر اپنی محبت ظاہر کرنا چاہتا تھا آخر وہ آسانی سے اس کی محبت پر یقین کیوں نہیں کر رہی تھی

اس سے نکاح تک کر چکا تھا اسے اپنا تک بنا چکا تھا وہ اسے کے لیے ایسا کیا کرتا کہ وہ اس کی محبت پر اعتبار کر لیتی اب اسے بس یہی ایک راستہ نظر آ رہا تھا

اس کے بعد تو اور کوئی گنجائش بچتی ہی نہیں تھی ویسے بھی وہ اسے اپنے اتنے قریب کر لینا چاہتا تھا کہ کہ ان دونوں کے بیچ اعتبار کی دیوار بھی نہ رہے

ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو یہاں سے مجھ پر یقین نہیں ہے نہ تمہیں تو چلی جاؤ یہاں سے دو دن کے بعد میں تمہیں ہی آؤں گا

آنا تو تمہیں تب بھی میری پناہوں میں ہی پڑے گا لیکن یہ فیصلہ تمہیں آج ہی کرنا ہو گا کہ تم آسانی سے آنا چاہتی ہو یا پھر اپنے لیے خود مشکل راستہ چنا چاہتی ہو

وہ اسے جانے کی اجازت دیتا بیڈ پر بیٹھ گیا تھا زراور اس سے کیا کہہ رہا تھا وہ سمجھ چکی تھی بلکہ وہ اس کی شرط کو صبح ہی سمجھ گئی تھی۔اور اس کے اپنے کمرے میں بلانے کا مقصد صبح ہی سمجھ گئی تھی

لیکن اس کے بعد جو امتحانات اس کے لیے کھڑے ہوتے ہو اس کا مقابلہ کیسے کرتی

وہ اپنے سے جڑے رشتوں کو اتنی بڑی مصیبت میں نہیں ڈال سکتی تھی۔ فیصلہ تو اسے کرنا ہی تھا وہ ہر حال میں اسی کی تھی

وہ اسے حاصل کرنے کے لئے ہر حد پار کر جاتا اس کے لئے اس کا حصول بھی مشکل نہیں تھا وہ جب چاہتا اسے حاصل کر سکتا تھا وہ اس کے سامنے تھی اسے حاصل کرنے کے لئے اسے اس کی بھی اجازت کی ضرورت نہیں تھی۔

جبکہ زرشے کو اس کی ضد کے سامنے اپنے خاندان کی زندگیاں برباد ہوتی نظر آ رہی تھی وہ شخص کے ضد کے سامنے ہار رہی تھی

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پیچھے آ رکی تھی جبکہ وہ آئینے میں اس کا عکس دیکھتا ایک جھٹکے میں اسے کھینچ کر اپنے سینے میں چھپا گیا تھا

اس کے بیڈ روم کے بند دروازے میں یہ رات اس کے لئے ایک نیا امتحان لے کر آ رہی تھی

لیکن وہ تو جیسے ہر چیز بلائے بیٹھا تھا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چومتے ہوئے فوراً استحقاق سے اس کے لبوں پر اپنے نام کی مہر لگا چکا تھا

اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرے وہ اس کے ایک ایک نقش تو اپنی محبت کے لمس سے بھیگو رہا تھا

اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھائے ہوئے وہ اسے بیڈ پر لے کر آیا تھا. وہ اسے اپنا بنانے کے لیے بے قرار تھا

اس نے گھبراتے ہوئے اس سے فاصلہ بنانے کی کوشش کی تو وہ ایک لمحے میں ہی اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب پہنچ چکا تھا

جذبات کا طوفان اسے بری طرح سے بہکا گیا تھا جائز اور محرم رشتہ اسے سکون بخش رہا تھا اسے اپنی باہوں میں قید کر دیکھ اسے کسی طرح کا کوئی دکھ یا گلٹ کچھ نہیں تھا اسے اپنی باہوں میں بھرے وہ اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت لمحات کو جی رہا تھا

آج زر اور شاہ اپنی خواہشوں کو پورا کرتا اس نازک سے لڑکی کو اپنا بنا چکا تھا اس کی باہوں میں قید وہ خاموشی سے اس کے جذبات میں جلتے ہوئے اسے سکون دے گئی تھی

وہ کسی سہمی ہوئی چڑیا کی طرح اس کے سینے میں چھپی ہوئی تھی رات آہستہ آہستہ گزرتی جا رہی تھی

اور زر اور شاہ زر شے سے اپنی محبت کا والہانہ اظہار کر رہا تھا۔

آخر کب تک وہ اس کی محبت پر ایمان نہ لاتی نکاح کے دو بولو نے ہلچل تو اس کے اندر بھی مچا رکھی تھی۔اور آج کی اس حیسن رات نے ان دونوں کے جذبات کا احترام کیا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو زرا اور ابھی تک خمار آلود نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا وہ اس سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی اس سے نظر چراتے ہوئے اس کا ارادہ یہاں سے نکلنے کا تھا تھوڑی ہی دیر میں اذان شروع ہونے والی تھی اور یہاں پر رکنے کا مطلب تھا

کہ وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو برباد کر دینا چاہتی ہے آج جو کچھ بھی ہوا تھا اس کے بعد وہ کس طرح سے ری ایکٹ کرے اسے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا زراور نے اس کے ساتھ کسی طرح کی زبردستی نہیں کی تھی

لیکن پھر بھی جو کچھ بھی ہوا تھا وہ اس کی مرضی سے بھی نہیں ہوا تھا اس سب میں کہیں نہ کہیں زراور اسے بہت بڑی مصیبت میں ڈال گیا تھا سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے وہ نگاہیں جھکائے ایسے ہی اس کے ساتھ اس کی باہوں میں پڑی تھی

وہ اس کے قریب سے اٹھنے لگی تو زراور نے اسے ایک بار پھر سے اپنی باہوں میں قید کر لیا

کہاں جا رہی ہو تمہیں بھاگنے کی جلدی کیوں ہوتی ہے آج مجھے تم اس سوال کا جواب دو اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ اپنے قریب کرتا پوچھنے لگا

شاہ جی پلیز مجھے جانے دیں بہت وقت ہو چکا ہے تھوڑی دیر میں اذان شروع ہو جائی گی آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن میری زندگی عذاب ہو جائے گی پہلے ہی آپ کی وجہ سے جو گناہ میں کر رہی ہوں نا

اس کے لیے میں کبھی خود کو معاف نہیں کر سکتی تو خدا کے لئے اب آپ اپنی من مانی کر چکے ہیں تو بہتر ہے کہ مجھے یہاں سے جانے دے

وہ بے حد غصے سے اس کا ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ اس کی بات کا برا منائے بغیر خود بھی اٹھ کر بیٹھ گیا

تم ہر چیز کو اتنا اور کیوں لیتی ہو۔ تمہیں اندازہ بھی ہے میں نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے تاکہ تمہیں اپنی محبت پر یقین دلا سکوں لیکن تمہاری تو سوئی وہی پر اٹکی ہوئی ہے کیسے اپنی محبت کا یقین دلاؤں جواب دو مجھے

میں تم سے پیار کرتا ہوں میں تمہیں ہے طرح سے پروڈکٹ کروں گا۔ تمہیں کیوں لگتا ہے کہ تمہیں سب کے سوالوں کے جواب اکیلے دینے پڑیں گے تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں تمہیں سب کے بیچ اکیلا چھوڑ دوں گا

اب تو یقین کرو مجھ پر کل رات ہمارے بیچ جو کچھ بھی ہوا وہ آج نہیں تو کل تو ہونا ہی تھا اور میں تمھیں اپنے قریب محسوس کرنا چاہتا تھا۔ جس کا مجھے کوئی افسوس نہیں ہے لیکن میں تم سے بس اتنا کہتا ہوں

اپنے دماغ سے ہر طرح کی سوچ نکال دو جب تک زر اور پھر تمہارے ساتھ ہے دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تم پر اٹھنے والے ہر سوال کا جواب میں دوں گا

وہ بے حد نرمی سے اس کے ماتھے پر پیار کرتا اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو وہ جو کب سے نظر جھکائے ہوئے تھے اچانک اس کے سینے سے لگتی پھوٹ کر رونے لگی

میں آپ کو اس کے لئے کبھی معاف نہیں کروں گی شاہ جی آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا وہ اس کے سینے سے لگی اس سے اسی کی شکایت کر رہی تھی جبکہ اس کے انداز پر اس نے مسکراتے ہوئے اسے خود میں بھیج لیا تھا۔

میری محبتوں کے سامنے تمہاری ہر ناراضگی اگر ہار نہ گئی تو کہنا اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتے ہوئے وہ سرگوشی نما آواز میں بولا

ooooo

مکرش کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی وہ ابھی تک اس کے سینے پر سر رکھے سو رہی تھی وہ اس کے ماتھے پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتے ہوئے آہستہ سے اسے الگ کر کے اٹھا تھا

کیا یاد کرو گی بیوی آج تمہیں تمہارے شوہر کے ہاتھ کا کھانا نصیب ہو گا اب تم مجھے اتنا پیار دے چکی ہو تو میرا بھی فرض ہے نہ تمہارے بیوی والے نخرے اٹھانے کا

وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھا تھا فریش ہو کر اس کا ارادہ نیچے جا کر اس کے لیے کچھ بنانے کا تھا۔

کل رات جو کچھ بھی ان دونوں کے بیچ میں ہوا تھا وہ سب کچھ بہت جلد بازی ہوا تھا لیکن اس کی بات کو یاد کرتے ہوئے اس کے چہرے پر پھر سے دلکش مسکراہٹ پھیل گئی

اتنی فکر تو اسے اپنی بیویوں کی نہیں تھی جتنی کے اسے تھی اس کے زیادہ تر سوال اس کی بیویوں کے ریلیٹڈ ہی ہوتے تھے اور کل رات جب وہ قربت کے حسین لمحے گزار رہے تھے تب بھی اس کا سوال اس کی بیویوں کے بارے میں تھا

جن کے وجود سے وہ خود انجان تھا اس نے اس کے بیوی والے مذاق کو ضرورت سے زیادہ سیریس لے لیا تھا اور اب اس کا مزید اسے تنگ کرنے کا ارادہ نہیں تھا وہ اسے جلد ہی سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا کیچن میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اس کے لئے ناشتہ بنانا شروع کیا تھا کہ اس کا موبائل فون بجنے لگا

السلام علیکم دادا جان کیسے ہیں آپ خوشی سے بھرپور آواز کے ساتھ اس نے دادا جان کو سلام کیا تھا

وعلیکم السلام میں ٹھیک ھوں تم سناؤ کیسے ہو اور ہماری پوتی کیسی ہے تم اسے حویلی کب تک لانے والے ہو

دیکھو مکرش کل جو کچھ بھی ہوا وہ کم نہیں تھا ہمیں تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود تم نے ہمیں کچھ نہیں بتایا وہ تو تمہارے گارڈ سے ہمیں خبر ملی۔

ورنہ تم تو ہمیں کچھ بھی بتانا ضروری ہی نہیں سمجھتے کیسے ہو تم اور ہماری پوتی کیسی ہے اسے کچھ ہوا تو نہیں نہ وہ بے حد فکر مند تھے

پیارے دادا جان اسے کچھ نہیں ہوا اور ویسے بھی اب تو ہم آرہے ہیں نہ آپ کے پاس تو آپ خود دیکھ لیجئے گا اسے

اسنے جیسے ان کی سماعتوں پر دھماکا کیا تھا وہ عنائش کو لے کر حویلی آرہا تھا یہ بات کوئی چھوٹی سی بات تو نہ تھی

کیا کہا تم نے مکرش کیا تم عنائش کو یہاں لا رہے ہو کیا وہ راضی ہو گئی یہاں آنے پر ہمیں یقین نہیں آ رہا کہ تم سچ کہہ رہے ہو ایک بار پھر سے کہو تا کہ ہماری سماعتوں کو یقین آ جائے وہ بولے تھے ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

ان کی خوشی کو محسوس کرتے ہوئے مکرش بھی دلکشی سے مسکرایا تھا جی ہاں دادا جان میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں

انشااللہ ہم جلد وہاں آئیں گے عنائش سب جان چکی ہے فیضان ملک میں اپنے ساتھ ساتھ اس کے جھوٹے ماں باپ کا بھانڈا بھی پھوڑ دیا ہے اور اب میرا نہیں خیال کہ وہ انکار کرے گی میں اسے جلد ہی لے کر آوں گا بلکہ آج ہی اس سے بات کروں گا اس نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا

کل ان دونوں میں جو کچھ بھی ہوا تھا اس سے وہ یہ تو اندازہ لگا چکا تھا کہ عنائش اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کر چکی ہے تو یقیناً اسے اس کے ماں باپ کی

حقیقت کا اندازہ ہو چکا ہو گا اور اب وہ اسے حویلی بھی لے کر جائے گا تو وہ اعتراض نہیں کرے گی لیکن ایسا صرف اسی کو لگ رہا تھا

oooo

وہ یہاں نہیں آنا چاہتی تھی لیکن اماں اسے صبح صبح اپنے ساتھ زبردستی لے آئی اس نے بہت کہا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو یہاں نہیں آنا چاہتی لیکن اماں نے اس کی کوئی بات نہیں مانی تھی مجبور ہو کر اسے یہاں آنا پڑا

اور اب وہ نہ چاہتے ہوئے بھی زرا اور کا ناشتہ تیار کر چکی تھی آج اس کے کمرے میں جانے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی وہ باہر سب کے ساتھ ناشتہ کر رہا تھا اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی آج وہ ضرورت سے زیادہ خوش نظر آ رہا تھا اور یہ بات ساری ہی ملازمہ وقفے وقفے سے کہہ چکے تھی

اور کسی کو پتا ہو یا نہ ہو لیکن وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کہ وہ اپنی جیت کو اتنی خوشی سے سیلیبریٹ کر رہا ہے کہ اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہونے کا نام نہیں لے رہی

وہ سب لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب زرشے اور باقی ملازموں نے ناشتہ لگانا شروع کیا

آج ہم زرشے کے ہاتھ کا ناشتہ کریں گے ہم نے بہت تعریف سنی ہے زرشے کی اچانک بابا جان کے کہنے پر سب انہیں دیکھنے لگے

ہاں بابا جان کیوں نہیں زرشے بابا کے لیے ناشتہ لگاؤ اس نے زرشے کو فوراً اشارہ کیا تھا جس پر وہ الرٹ ہوتے ہوئے ان کے لئے ناشتہ لگانے لگی اور پہلے ہی نوالے کے ساتھ انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا تھا

ایسا پہلی بار ہی ہوا تھا کہ زراور کے والد میں یوں کھانے کے معاملے میں کسی سے کچھ کہا ہو

ماشاءاللہ میری بیٹی تو بہت اچھا کھانا بناتی ہے اس کے لئے تو آپ کے لئے انعام بھی بنتا ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنی جیب سے پانچ ہزار کا نوٹ نکالتے ہوئے اسے دیا تھا جس پر وہ کبھی اپنی ماں تو کبھی زراور کی طرف دیکھنے لگی اس کے ماں کے چہرے پر اپنی بیٹی کی تعریف سن کر خوشی آگئی تھی جبکہ زراور اسے اشارے سے پیسے لینے کے لئے کہہ رہا تھا

گھر کے نوکر کو اتنی اہمیت ملتے دیکھ چاچی بیگم تو حیرانگی سے ان کو دیکھ رہی تھی۔

زرشے نے ہچکچاتے ہوئے ان کے ہاتھ سے نوٹ تھاما تو وہ نرمی سے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے اسے دعائیں دینے لگے

کچھ تو الگ تھا آج ان کے انداز میں جسے وہ محسوس کر رہی تھی لیکن کیا یہ سمجھ نہیں پائی

جب کہ زراور کے چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی۔

آئی لو یو بابا اس نے سرگوشی نما آواز میں کہا تو بابا نے ایک نظر مسکرا کر اسے دیکھا تھا

جبکہ سامنے بیٹھے تایا جان کسی بھی طرح کا ایکسپریشن دیئے بنا اپنا ناشتہ کرنے میں مصروف تھے جیسے اس ماحول سے انہیں کوئی لینا دینا ہی نہ ہو

ooooo

تھینک یو سو مچ بابا مجھے یقین نہیں آرہا کہ آپ نے میری محبت کو قبول کر لیا ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ یہ سب کچھ اتنی جلدی کر لیں گے میں تو بہت پریشان تھا مجھے لگ رہا تھا کہ یہ سب کچھ بہت مشکل ہو جائے گا لیکن تھینک یو سو مچ آپ نے میری محبت کو سمجھا

وہ بہت خوشی سے ان کے کمرے میں داخل ہوا تھا کل اتنے بڑے جھگڑے کے بعد اسے نہیں لگا تھا کہ بابا کبھی بھی راضی ہونگے اور وہ بھی ایک ملازم کی بیٹی سے شادی پر وہ خوش تو نہیں ہو سکتے تھے لیکن پھر بھی تایا کے چہرے پر کسی طرح کی رونق نہ تھی لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس کی محبت کو قبول کر چکے تھے

وہ دو دن پہلے ہی تایا ابو اور بابا جان کو اپنے نکاح کے بارے میں بتا چکا تھا اسے بہت باتیں سننے کو ملی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ خاموشی سے لوگوں کی باتیں سنتا رہا۔

بابا تو اس سے باقاعدہ ناراض ہو گئے تھے لیکن نہ جانے آج صبح کیا ہوا کہ وہ خود ہی اس کی محبت کو قبولیت کا شرف بخش گئے۔

جہاں میرا بچہ خوش ہے وہی میں خوش ہوں بس مجھے اپنے بیٹوں کی خوشیاں عزیز ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگایا تھا جبکہ تایا جان وہیں بیٹھے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

تو پھر بتائیں نا آپ زری کی رخصتی کی باتبکب کریں گے کب اسے لے کر آئیں گے اس حویلی میں میری دلہن بنا کر وہ بے حد خوشی سے ان سے پوچھنے لگا تھا

صبر سے کام لو لڑکے اس طرح اچانک اگر ہم تمہاری بارات لے کر ان کے گھر میں پہنچ گئے نہ تو پورے خاندان میں ہماری تھو تھو ہو جائے گی کہ ایک نوکر کی بیٹی کو تم نے اپنے نکاح میں لے لیا

ہزار طرح کے سوال اٹھیں گے اور ہم کس کس کا منہ بند کریں گے اسی لئے تھوڑا سا صبر کرو کچھ مہینوں میں مکرش کے الیکشن شروع ہو جائیں گے تو کہہ دیں گے۔کہ تم نے ایک غریب لڑکی سے شادی کر کے غریبوں کو اہمیت دی ہے

اور مکرش کی ووٹنگ میں بھی اضافہ ہو گا فائدہ تو ہمارا ہی ہے وہ سوچتے ہوئے بولے جب کہ ان کی بات پر زر اور سلگ اٹھا تھا

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا تایا جان میں نے شادی اپنی مرضی سے اپنی محبت سے کی ہے اس کی غربت دیکھ کر نہیں

اور مکرش بھی کبھی اس بات کو قبول نہیں کرے گا اپنے چند ووٹز کے لئے وہ میری محبت کا استعمال کبھی نہیں کرے گا یہ بات آپ جان لیں۔غصے میں اس کا لہجہ گستاخانہ ہو گیا تھا

تو پھر کیا ثابت کرو گے تم کے اس لڑکی کے ساتھ تمہارا چکر چل رہا تھا اور پھر جب بات نہ بنی تو تم نے اس کے ساتھ زبردستی نکاح کر لیا پوری برادری میں ہماری تھو تھو ہو گی

اور دادا جان سے کیا کہو گے کیا بتاؤ گے کہ تم نے ایک لڑکی سے زبردستی گن پوائنٹ پر نکاح کیا ہے مکرش بھی ابا جان کا ہی پوتا تھا

وہ بے حد غصے سے اسے سمجھاتے ہوئے بولے تھے جب کہ وہ ان کی کوئی بھی بات نہیں سمجھنا چاہتا تھا اس لئے غصے سے کمرے سے نکل گیا

ooooo

وہ ناشتہ تیار کر کے کمرے میں آیا تو وہ فریش سی آئینے کے سامنے کھڑی بال سکھا رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ ابھی سو رہی ہو گی۔ لیکن اسے جاگتے پا کر اس کے گھنی مونچھوں تلے عنابی لبوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی

اسے دیکھتے ہی اس کی نگاہ شرم سے جھک گئیں تھیں جس طرح رات مکرش نے اپنا آپ اس پر وارا تھا۔ وہ اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی

کیا بات ہے میری پیاری سی بیوی تو مجھ سے شرم آرہی ہے۔وہ اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے بے ساختہ ہی جھکتے ہوئے اس کے دہکتے سرخ رخسار پر اپنے لب رکھ چکا تھا

چھبتی ہے" وہ فاصلہ قائم کرتے ہوئے اپنا چہرہ اس سے دور کر کے بولی تو وہ اس کے انداز پر قہقہہ لگا کر ہنسا

اتنی بھی نہیں چھبتی وہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا'اس کی معصومیت پر وہ قربان ہونے کو تیار تھا

ہاں آپ کو کیا پتا آپ کے تو اپنے چہرے پر ہے دوسروں کا کیا حال ہوتا ہے وہ تو دوسروں کو پتہ ہو گا نا،اس کے مزید قریب ہو کر اس کے گال سے اپنا گال جوڑنے کرر گڑنے پر وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے کہنے لگی

ہاں یہ تو تم نے ٹھیک کہا یہ تمہارے علاوہ اور کسے پتہ ہو گا اب میں ایسی پیار بھری حرکت و عمل اور کس کے ساتھ کر سکتا ہوں وہ مزید اسے تنگ کرتے ہوئے اس کا چہرہ پکڑتا اپنے چہرے کے قریب کرنے لگا

اس کا اکتایا ہوا انداز اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

کیوں آپ اپنی باقی کی بیویوں کے ساتھ کہ ایسی حرکت نہیں کرتے۔۔۔؟ اسے ایک بار پھر سے اس کی بیویاں یاد آگئی تھی

نہیں یار ان کے گال میں اتنی نرمی کہاں جو میں ان کے ساتھ ایسی حرکت کروں گا۔ان کے تو رخسار کسی کام کے نہیں مزا تو یہاں ہے یہ حرکت صرف تمہارے ساتھ ہی کی جا سکتی ہے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اس کا چہرہ اپنی طرف گھماتے کا تھا

۔

جب کہ اپنی حرکتوں سے وہ ابھی تک باز نہ آیا تھا اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اب پورا پورا اپنی من مانیوں پر اترا ہوا تھا

اس کا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب تھا وہ اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے اور گردن پر محسوس کرتے ہوئے خود میں سمٹتی جا رہی تھی

مکرش۔۔۔"اسے خود سے دور کرنے کی کوشش میں ناکام ہوتی اس کے سینے سے لگا کر وہ خود کو اس کی پناہوں میں چھپانے لگی۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ اسے خود میں چھپاتا اپنے دل کے کسی کونے میں محفوظ کر لینا چاہتا تھا اس کا دل چاہا وہ اسے دنیا سے چھپا کر کہیں دور لے جائے

آئی لو یو میری جان آئی لو یو سو مچ وہ اس کے ماتھے پر پیار کرتے اسے سینے سے لگائے اپنے جذبات کو آواز دینے لگا جس پر اس نے آہستہ سے اسے دیکھا تھا

لیکن پھر بولی کچھ بھی نہیں اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی

ڈارلنگ ہم یہ رومینس بعد میں کر لیں گے پہلے ناشتہ کر لیا ہے ٹھنڈا ہو رہا ہے
میں نے بہت پیار سے تمہارے لئے ناشتہ بنایا ہے

وہ اس کا چہرہ پیار سے اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیتا بے ساختہ اس کے لبوں پر
پیار بھری جسارت کرتا اسے ٹیبل کے پاس لے آیا تھا

جبکہ اس کی بے باکی پر وہ چہرہ جھکائے دہکتے گالوں کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی
تھی وہ اس کے ساتھ بالکل جڑ کر بیٹھ گیا

میں اچھا کھانا بناتا ہوں تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہ اس کے لیے کھانا نکالتے ہوئے اپنے ہاتھ سے کھلانے لگا وہ بنا مزاحمت کیے اس کے ہاتھ سے لے لینے لگی

اس کے ہاتھ کی انگلیاں بار بار اس کے گداز لبوں سے ٹچ ہوتے اس کے دل میں ہلچل سے پیدا کر رہی تھیں

کیسا بنا ہے۔۔۔! وہ اسے ایک اور نوالہ کھلاتے ہوئے پوچھنے لگا

بہت اچھا۔ وہ مختصر سا جواب دیتی منہ کھول چکی تھی۔

میں جانتا ہوں میں بناتا ہی اچھا ہوتا ہے خیر اب تمہاری باری مجھے بھی کھلاؤ۔ وہ اسے دیکھ کر شرارت سے کہنے لگا تو وہ بھی شرمندہ سی ہوتی اس کے لئے نوالہ بنانے لگی

کل جیسے ہی وہ نوالہ بنا کر اس کے منہ میں ڈالنے لگیں تو اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا۔

بڑے ہی پیار سے وہ اس کے ہاتھ سے نوالہ لیتا اس کی نازک سے مرمریں انگلی کو اپنے دانتوں میں پھنسا چکا تھا۔

اس کی اس حرکت نے اس کے دل کی دھڑکنیں سست کر دی تھی۔ وہ نگاہیں جھکاتی اپنا ہاتھ اس کے منہ سے نکالنے کی ناکام کوشش کرنے لگی تو وہ خود ہی مسکرا کر اس کا ہاتھ آزاد کر چکا تھا۔

آپ خود کھائیں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے ذرا ناراضگی سے بولی۔

کیوں میں نے کیا، کیا معصومیت سے پوچھنے لگا

آپ نے میری انگلی پکڑلی تھی۔وہ اس کی ایکٹنگ پر ایسے گھورتے ہوئے کہنے لگی۔

ہاں تو تمہارے پاس کی موقع تھا تم بھی پکڑ سکتی تھی میں نے کوئی اعتراض تو نہیں کیا تھا۔لو پکڑ لو وہ اپنی انگلی اس کے لبوں کے قریب کرتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں مجھے نہیں کرنا کچھ بھی پیچھے ہٹیں میں نے کھالیا وہ اس سے دور ہوتے ہوئے اٹھنے لگی تھی کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اگلے ہی لمحے اسے واپس صوفے پر کھینچ چکا تھا۔

میں نے تو نہیں کھایا اور نہ ہی تم نے مجھے کھلایا ہے جب تک مجھے کھلا نہیں دیتی تب تک تم یہاں سے نہیں جاسکتی

وہ ضدی لہجے میں بولا تو اس کی آنکھوں میں ضد دیکھتے ہوئے وہ ایک بار پھر سے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں سے نوالہ بنانے لگی

آپ اپنی باقی بیویوں سے بھی ایسے ہی فرمائشیں کرتے ہیں اس نے گھوم پھر کر اپنا سوال واپس اسی مقام پر پہنچا دیا تھا

یار تم میری باقی بیویوں کے پیچھے کیوں پڑی ہو تم اپنے فرائض سرانجام دو نا۔ان کا اور میرا معاملہ ذرا الگ ہے ان سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں اس کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے اس نے پھر اسی انداز میں نوالہ لیا

آپ کے کتنے بچے ہیں وہ دوسرے سوال کی طرف آئی تھی۔

ابھی صرف 18 ہیں دو تم میں سے بھی ہو جائیں گے تو بیس پورے کر لوں گا وہ اس کے ہاتھ کو تھام کر اس کا بنایا نوالہ منہ میں لینے لگا تو عنائش کے گلے میں کچھ اٹک گیا جس سے اچانک ہی اسے کھانسی شروع ہو گئی

اور ادھر مکرش شاہ کی جان پر بن گئی اس کا یہ مذاق اسے بھاری پڑنے والا تھا وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا اس کے لبوں سے گلاس لگتے ہوئے وہ بے چین سا اسے دیکھنے لگا

تم ٹھیک ہو نا جان۔ وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا تو عنائش نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور مسکرا کر اسے مطمئن کرنے لگی

پھر مکرش بھی یہ فضول ٹوپک ختم کرتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا۔ وہ اب مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

ooooo

اسے اس وقت بہت زیادہ غصہ آرہا تھا اسے اپنے تایا ابو سے یہ امید نہ تھی دو دن کے بعد اسے ان کی طرف سے جواب ملا بھی تھا تو کیا۔۔۔؟

کہ وہ اس کی محبت کو اپنی پولیٹکس کے لئے استعمال کریں گے
کبھی نہیں" وہ ایسا کبھی نہیں ہونے دے سکتا تھا اور اسے یقین تھا کہ مکرش بھی اپنے مفاد کے لئے اس کی محبت کا استعمال کبھی نہیں کرے گا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اسے تایا جان کی سوچ پر بہت زیادہ افسوس ہوا تھا وہ ان کے گھر کی ہونے والی بہو تھی وہ اسے غربت کے نام پر ذلیل تو نہیں کر سکتے تھے

لیکن سیاست بہت بُری چیز تھی اس بات سے وہ بے خبر تھا سیاست کے لئے ان لوگوں کو کیا' کیا کرنا پڑتا تھا وہ اس چیز سے انجان نہیں تھا

لیکن وہ مکرش کی طرف سے بالکل بے فکر ہو چکا تھا وہ اپنے خاندان کی عورتوں کو کبھی اس چیز کا حصہ نہیں بننے دے گا یہ اس کا یقین تھا

اس کا ارادہ اس سے بات کرنے کا تھا لیکن وہ خود ہی اس ٹوپک کو فلحال کے لئے بند کر چکا تھا

اور دوسری طرف جو سرپرائز وہ حویلی والوں کے لیے تیار کر چکا تھا وہ بہت بڑا تھا اور فلحال وہ اس میں بہت زیادہ مصروف تھا

آج اس کے گھر کے ہر فرد کے چہرے پر مسکراہٹ ہو گی ہر کوئی خوش ہو گا اس سوچ نے ہی اسے مطمئن کر دیا تھا

اس وقت بھی وہ اپنے ایک اہم کام کے لیے نکلنے والا تھا لیکن اس کام کے لیے نکلنے سے پہلے اچانک ہی اس کا ذہن کی زرشے کی طرف بھٹکنے لگا اس کے دیدار کے لیے دل مچل اٹھا تھا

کل رات اس نے ہر ممکن طریقے سے اسے اپنی محبت پر یقین دلانے کی کوشش کی تھی اور وہ جانتا تھا کہ وہ اس کی محبتوں کی شدت سے انجان نہیں رہی ہے

کہیں نہ کہیں وہ اس کی محبت پر ایمان لے آئی ہے لیکن شاید ابھی وہ اس بات کا اظہار نہ کرے لیکن جس طرح وہ صبح اس کے سینے سے لگا کر اپنا دکھ اس سے شیئر کر رہی تھی

اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اب اس کے لیے یہ سب کچھ مشکل نہیں ہے۔
اسے باقی کسی کی پرواہ نہیں تھی بس وہ اپنی محبت کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت اور بے اعتباری نہیں دیکھ سکتا تھا

جب سے اس کا نکاح ہوا تھا وہ اس کی آنکھوں میں اپنے یہ عجیب سا خوف محسوس کر رہا تھا۔ وہ اس سے ڈرتی تھی اس سے خوف زدہ رہتی تھی

وہ اپنی محبت کو اپنے نکاح میں لے کر محفوظ تو کر چکا تھا لیکن اس نے اسے اپنے ساتھ ہی یقین نہیں دلایا تھا

وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب کچھ ضروری تھا یا نہیں لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے ساتھ رشتہ مکمل ہو جانے کے بعد وہ اس کے نفرت نہیں کر پائے گی

وہ اپنی زرشے نگاہوں میں خود کے لئے نفرت برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لیے اس نے بہت سوچ سمجھ کر یہ قدم اٹھایا تھا

اور وہ اپنے اس قدم سے بہت مطمئن تھا وہ پر سوں اسے نکاح نامہ اور نکاح کے ثبوت دے کر یہ بات تو بتا ہی چکا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے اور وہ اسے کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا

لیکن کل رات اسے نے اپنا آپ اس کے حوالے کر دیا تھا اور اسے یقین تھا اب ذرشے اس پر ضرور یقین کرے گی

کیونکہ کل رات اس نے بار بار اس سے اپنی چاہت کا اظہار کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا اور وہ بھی تو اس پر یقین کر چکی تھی اس کے سینے سے لگ کر وہ اپنا سارا درد اس کے سینے میں اتار چکی تھی

اور پھر ناشتے کی ٹیبل پر اس کا شرمانا گھبرانا اسے مزید بے چین کر رہا تھا وہ اس کے پاس آنے کے لئے کوئی رستہ تلاش کرنے لگا اس کا ارادہ اس سے ملنے کا تھا اور حویلی کے اندر وہ سوائے کچن کے اور کہیں نہیں ہو سکتی تھی

ooooo

وہ نیچے آیا تو وہاں باہر چاچی بیگم کے ساتھ یمنہ کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔وہ چاچی بیگم کی خراب طبیت کا سن کر کل سے آئی ہوئی تھی

وہی یمنہ سے فاصلہ بنا کر رکھنا پسند کرتا تھا کیونکہ یہ لڑکی اس کے لیے کافی حد تک خطرناک ثابت ہو رہی تھی

اتنی بے باک لڑکی ان کے پورے خاندان میں کہیں نہیں پائی جاتی تھی یہ تو شکر تھا کہ اس کی ساری رشتہ داریاں چاچی بیگم کے حوالے سے نکلتی تھی

وہ اس سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھتی تھی ورنہ نہ جانے وہ کیا کرتی

اس کاارادہ تیزی سے باہر نکلنے کا تھاجب اچانک یمنہ اسے دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگی

السلام علیکم جناب کیسے ہیں آپ میں توکب سے آپ کاانتظار کر رہی تھی کہ کب آپ نیچے آئیں اور آپ کادیدار ہو آپ نے تواپنی شکل دکھاناہی بند کر دیاہے

کہیں آپ کو نظر تو نہیں لگ جاتی کزنز کی وہ بے باکی سے اس کے قریب آتے ہوئے اس کاہاتھ تھام چکی تھی

جب کہ کچن سے نکلتی زرشے نے یمنہ کو یہ حرکت کرتے باغور دیکھا تھااور اس کے دل میں ایک عجیب سا جلن کااحساس بھی ہوا تھا

جب کہ اسے اپنی طرف دیکھتے زراور نے تیزی سے اپناہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالا تھا

وعلیکم السلام میں تمہارا کزن نہیں ہوں یمنہ میں صرف تمہاری خالہ کے شوہر کا بھتیجا ہوں

تو بہتر ہے کہ مجھ سے رشتے داریاں نکالنے کے بجائے تو اپنی خالہ کا خیال رکھو

جن کی بیمار پرسی کرنے کے لئے تو یہاں آئی ہو۔اور مجھے کسی کی نظر نہیں لگتی خاص کر جن سے میرا تعلق نہ ہو ان کی تو بالکل بھی نہیں۔وہ بنا لحاظ کے بولا تھا ۔ایسے معاملوں میں اسے لحاظ رکھنا پسند بھی نہیں تھا۔اس کے بے لچک انداز پر یمنہ سلگ کر رہ گئی

زرشے ایک گلاس پانی دینا مجھے ضروری کام کے نکالا ہے وہ اسے نظر انداز کرتا کچن کی طرف آیا تھا

یہ اتفاق تھا یا اس کی خوش نصیبی کے اس وقت زرشے کے علاوہ کچن میں اور کوئی موجود نہیں تھا۔

جبکہ وہ اسے کچن میں آتا دیکھ چہرہ پھیر گئی تھی اس کے غصے پر وہ دلکشی سے مسکراتا اس کے مزید قریب آگیا تھا

ooooo

یار تم ناراض کیوں ہو رہی ہو؟

میں نے تھوڑی نہ اس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا جو تم مجھے دیکھ کر یوں چہرہ پھیر رہی ہو

اس کے پیچھے رکتے ہوئے وہ اس کا اوف موڈ دیکھ کر یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ اس سے خفا ہو رہی ہے

تب بھی اسے سمجھاتے ہوئے کہنے لگا

اس کا ناراض ہونے کا حق بنتا تھا اس طرح کوئی دوسری عورت یوں اچانک سے اس کا ہاتھ کیسے تھام سکتی تھی اس پر تو صرف زرشے زرا ور شاہ کا حق تھا

میں نے آپ سے کچھ کہا یا آپ سے کچھ پوچھا یا میں نے آپ سے صفائی مانگی ؟ نہیں نا" تو آپ اس طرح بات کیوں کر رہے ہیں ؟

لیجئے پانی پیجئے اور جائیں یہاں سے وہ چہرہ پھیرے پانی کا گلاس پٹک کر کہنے لگی

اس کا انداز ایسا تھا کہ اس سیریز صورتحال میں بھی زراور کا دل چاہا کہ وہ قہقہہ لگا کر ہنسے۔

اس کا غصہ صرف وہ غصہ نہیں بلکہ اندر اٹھتی جیلسی تھی اسے یمنہ کی کے حرکت اتنی بری لگی تھی کہ وہ اس سے جیلس ہو رہی تھی تب بھی اتنا غصہ دکھا رہی تھی۔

ارے زرشے میری جان، مجھ پر صرف تمہارا حق ہے، زراور شاہ صرف تمہارا ہے میں جانتا ہوں تمہیں یمنہ کی حرکت بہت بری لگی ہے

لیکن اسے عادت ہے یہ سب کچھ کرنے کی اور میں تو شاید اس کی حرکت نوٹ بھی نہیں کرتا

اگر تم یوں ناراض ہو کر اندر نہ چلی آتی تو میں تو کبھی اس کی ان چیزوں کو اہمیت ہی نہیں دیتا

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا انداز اب بھی سمجھانے والا تھا شاید وہ اس کی ناراضگی دور کرنا چاہتا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ الٹا اسے گھورنے لگی

مطلب کہ اسے یہ ساری حرکتیں کرنے کی عادت ہے اور آپ کو کروانے کی

مطلب آپ ان سب چیزوں کے اتنے عادی ہیں کہ کوئی بھی آپ کا ہاتھ پکڑ سکتا ہے کوئی بھی آپ کے گلے لگے یا پھر کچھ نہیں کر دے

آپ کو کوئی فرق ہی نہیں کرے گا کیونکہ ان سب چیزوں کے عادی ہیں

وہ طنزیہ انداز میں کہتی خاض بیویوں کی طرح بولی تھی جبکہ اس بار اپنے لبوں پر امڑ آنے والی مسکراہٹ کو اس نے روکا نہیں تھا

نہیں اب اتنا بھی بے خبر نہیں ہوں کہ کوئی کچھ بھی کر دیے اور مجھے پتا نہ چلے وہ مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا اور اس کی اس مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

شاہ جی جائیں یہاں اس وقت میرے منہ نہ لگیں سب سمجھ رہی ہوں میں کوئی چھوٹی بچی نہیں ہوں میں مجھے سب کچھ سمجھ میں آتا ہے

اس لڑکی سے دور رہیں یا اسے نکال دفعہ کریں یہاں سے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ وہ بے حد سے غصے میں بول رہی تھی صرف ایک ہی رات میں وہ اس پر کتنا حق جتانے لگی تھی۔ جبکہ اس کے اس انداز پر زراور کا دل مچل مچل کر باہر آ رہا تھا

اس کی خالہ کا گھر ہے ڈارلنگ میں اسے دفعہ نہیں کر سکتا تھا لیکن دور رہنے کی کوشش ضرور کرونگا

وہ بے حد نرمی سے اس کے رخسار پر جھکا تھا میٹھی سے جسارت کرتا وہ پیچھے ہٹا تو وہ حیرانگی سے دروازے کی طرف دیکھنے لگی کہیں کسی نے دیکھ تو نہیں لیا اس کے چہرے کی گھبراہٹ کو دیکھتے وہ مسکرا دیا تھا

اسے مزید مصیبت میں نہ ڈالتے ہوئے وہ وہاں سے جانے کا ارادہ رکھتا تھا اسی لیے نرمی سے اس کے گال پر تھپتھپاتا وہاں سے چلا گیا

ooooo

ارے عنائش یار ضد مت کرو تم ان کے پاس تو آؤ کچھ نہیں کہیں گے تمہیں وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ باہر لے کر جا رہا تھا تاکہ وہ اسے اس کے دوستوں سے ملا سکے

لیکن عنائش چلائے جا رہی تھی اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا شیر کے سامنے جانے کا وہ تو ویسے بھی ان سے نگاہ بچا کر دروازے کھڑکیاں بند کر کے رہتی تھی اور اب وہ اسے ان جان لیوہ خطرناک جانوروں کے سامنے لے جا کر رہا تھا

عنائش اپنے آپ کو مصیبت میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی اسے ان سب چیزوں سے دور رہنا ہی پسند تھا

نہیں نہیں نہیں مجھے نہیں جانا پلیز مجھے مت لے کر جائیں نہ وہ آخر کار تھک ہار کر رونے لگی تھی

اور اس بار مکرش نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تھا

ارے پاگل تم رونے کیوں لگ گئی میں تو صرف تمہیں ان سے ملوانے لے کر جا رہا ہوں

تم بے کار میں ان سے خوف زدار ہتی ہو اس کے اندر بھاگنے پر ہو اس کے پیچھے پیچھے صوفے تک آیا تھا جہاں وہ سکڑی سمٹی بیٹھی ہوئی تھی

میں نے کہا نہ مجھے نہیں جانا تو آپ زبردستی کیوں کر رہے ہیں مجھے ڈر لگتا ہے ان سے وہ بے حد معصومیت سے بول رہی تھی

جبکہ اس کے ساتھ بیٹھنے پر وہ اس کے سینے سے لگ گئی تھی اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے وہ بھی صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا

اچھا ٹھیک ہے میں آئندہ ایسا نہیں کہوں گا ہے تم جاؤ اور جا کر اپنا ضروری ضروری سامان پیک کر لو ہم آج شام ہی حویلی جائیں گے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے وہ بالکل ریلیکس انداز میں بولا تھا

کیا حویلی۔۔۔!اس کے سینے سے سر اٹھاتے ہوئے وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس نے کوئی انہونی بات کرتی ہو

ہاں میری جان حویلی" وہ پیار سے اس کے بال سنوارتے ہوئے بولا
مجھے نہیں حویلی اور نہ ہی میں نے آپ سے اس بارے میں کوئی بات کی ہے وہ پیچھے ہٹتے ہوئے کہنے لگی اس کا انداز ایک دم ہی بدل گیا تھا جو مکرش کو بہت عجیب لگا

کیوں نہیں جانا وہ حیرانگی سے اسے دیکھتا پوچھنے لگا
اب تو سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا ان دونوں میں ساری دوریاں ختم ہو چکی تھی

ان دونوں میں سب کچھ نارمل ہو چکا تھا تو اب وہ حویلی جانے سے انکار کیوں کر رہی تھی

اب تو سارا سچ سامنے آگیا چکا تھا وہ کسی چیز سے انجان نہیں تھی تو اس کے اس انکار کے پیچھے بلا کیا وجہ تھی اسے سمجھ نہیں آئی

مجھے نہیں جانا مطلب مجھے نہیں جانا آپ زبردستی نہیں لے کر جا سکتے مجھے کسی ان چاہی جگہ پر میں یہاں خوش ہوں اور یہی رہنا چاہتی ہوں یہی میرا گھر ہے مجھے یہاں سے نہیں جانا کہیں بھی وہ اپنے انکار پر قائم تھی

ان چاہی جگہ ؟میری جان میرا گھر ہے میری پہچان ہے وہ کوئی ان چاہی جگہ نہیں ہے میری ساری زندگی وہاں گزری ہے وہ میرا اصل ہے اور تمہارا بھی وہ اسے سمجھا رہا تھا

نہیں وہ میرا کچھ نہیں ہے میرا گھر یہ ہے۔اور آپ کا بھی گھر یہی ہے ہم یہیں پر رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ وہ ایک بار پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی تھی جبکہ مکرش اس کی بات کا مفہوم سمجھ نہیں پا رہا تھا

نہیں عنائش وہاں ہماری فیملی ہے ہمارا خاندان ہے۔ہمارا سب کچھ وہاں پر ہے وہ اب بھی است سمجھانے سے باز نہ آیا وہ اسے کسی بھی حالت میں حویلی لے کر جانا چاہتا تھا

کتنے چہرے تھے وہاں اس کے انتظار میں اس کی خونی رشتے تھے جن کو وہ نظر انداز کر رہی تھی وہ ایسا نہیں کرنے دے سکتا تھا اسے کسی بھی طرح عنائش کو لیکر جانا تھا لیکن وہ اس کے ساتھ زبردستی اب بھی نہیں کر سکتا تھا

میرا کوئی نہیں ہے صرف آپ میرے ہیں اور آپ کے علاوہ مجھے اور کوئی رشتہ نہیں چاہیے بس بات ختم

وہ اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی تھی عنائیش وہاں سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ وہ اس کے پیچھے جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن پھر اسے تھوڑی دیر اکیلے چھوڑنے کا فیصلہ کرتے ہوئے باہر نکل آیا

ooooo

وہ اپنے گاڑی باہر روکتا تیزی سے حویلی کے اندر داخل ہوا تھا۔ تیز بارش کی وجہ سے حویلی کے اندر آتے آتے اس کے تقریباً سارے کپڑے بھیگ چکے تھے اور اپنا بیگ گاڑی سے لے کر ہی نہیں آیا تھا

شاہ جی آپ اتنی جلدی واپس آگئے ملازم جو حیرانگی سے اسے گاڑی سے نکلتا بیزار شکل لے کر اندر داخل ہوتے دیکھ رہا تھا اس سے پوچھنے لگا

اب بھی جلدی آگیا ہوں تو کہتے ہو تو واپس چلا جاتا ہوں اس کے انداز میں اب تک بے زاری واضح تھی اور غصے سے اس کے ماتھے پر کہیں سلوٹیں آگئی تھی

ارے نہیں شاہ جی میری مجال کہ میں آپ سے کچھ کہوں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہا تھا آپ جائے جینچ کر لیجئے وہ گھبرا کر کہنے لگا

تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں بھی جانتا ہوں کہ کپڑے بھیگ جائیں تو چینج کر لینے چاہیے وہ اسے گھور کر آگے بڑھ گیا تھا

جب کہ وہ اب بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آواز تھوڑی سی بھاری ہو رہی تھی وہ سمجھ نہیں پایا شاید بارش کا اثر تھا

لیکن جہاں تک اسے یاد کرتا تھا صبح اس نے سفید رنگ کا کاٹن کا سوٹ پہن رکھا تھا اور اس وقت وہ بلیک جینز اور سفید شرٹ میں بے حد جاذب نظر آ رہا تھا لیکن ایسا سوال پوچھ کر وہ اسے مزید غصہ نہیں دلا سکتا تھا

ویسے وہ اتنا غصہ کرتا تو نہیں تھا لیکن آج اس کے چہرے پر بے حد بیزاری چھلک رہی تھی

ooooo

کمرے میں آنے کے بعد اس نے الماری کھولی تو وہاں اپنے کپڑوں کی بجائے لیڈیز کا بے شمار سامان دیکھ کر اکتاگ

اس نے اپنے کپڑے ڈھونڈنے کی ایک ناکام کوشش کی تھی اور اس کوشش میں وہ سارا سامان بکھیر چکا تھا

لیکن اتنی محنت کے بعد بھی جب اسے کچھ نہ ملا تو وہ کافی بے زاری سے سارا سامان وہیں زمین پر پھینکتا اسی طرح بھیگے لباس میں دوسرے کمرے کی طرف آئے

جہاں آکر اس نے سب سے پہلے الماری کھولی اور وہاں سے کپڑے نکالنے کے بعد واش روم میں بند ہو گیا تھا

یہاں آکر اسے کپڑے ڈھونڈنے میں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ باہر نکلا اپنے بالوں کو آئینے کے سامنے رک کر سے سیٹ کیا گھنی مونچھوں کو ہلکا سا تاؤ دیا اور باہر نکل آیا

سنو دادا جان بابا جان یا گھر میں کوئی بھی اور موجود ہیں وہ گھر میں اتنی خاموشی دیکھ کر وہ پوچھنے لگا تھا وہ جو پہلے ہی ہر بڑایا ہوا تھا اور اس کے سامنے آر کا

صاحب جی سب لوگ شادی پر گئے ہوئے ہیں۔آپ کو بھی تو وہیں پر جانا تھا نہ جاوید نے کتنی منتیں کی تھیں کہ آپ سب لوگ شادی پر ضرور آنا ابھی گھر میں تو صرف بڑی بی بی جی ہیں وہ بھی میرے خیال میں آپ نے دوائی لے کر آرام کر رہی ہیں

اور چھوٹی بیگم کی بھانجی وہ اپنے کمرے میں ہے عنایہ بی بی اور اکبر خان کی بیٹی میرے خیال میں چھت پر ہیں انہوں نے منع کیا تھا کسی کو بھی اوپر آنے سے وہ یاد کرتے ہوئے بتانے لگا

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ یہاں سے وہ بے زار سا باہر صوفے پر بیٹھنے جا رہا تھا جب اچانک ہی سامنے والے کمرے سے بے ڈھنگی سی لڑکی کو سیڑھیاں چڑھتے دیکھا وہ چلاتے ہوئے زرشے کو پکار رہی تھی وہ اپنے سارے ذاتی کام زرشے سے ہی کرواتی تھی وجہ یہ تھی کہ وہ ذراور کی خاص ملازمہ تھی

وہ بھی اس کا غصہ دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے ہی سیڑھیاں چڑھتا اوپر کی جانب گیا تھا وجہ یہ تھی کہ وہ زرشے کا نام بہت ہی غلط طریقے سے لے رہی تھی

oooo

بے شرم بے حیا لڑکی کی یہاں ہزاروں کام کر پڑے ہیں اور تم یہاں چھت پر مزے مار رہی ہو وہ بھی ایسی لڑکی کے ساتھ وہ حقارت سے عنایہ کو دیکھتے ہوئے بولی اس کا اور اس کی خالہ کا فیورٹ کام تھا عنایہ کے کردار پر انگلی اٹھانا

ایسی لڑکی سے کیا مراد ہے تمہاری ذرا وضاحت کرنا اپنے پیچھے آواز سنتے ہوئے وہ حیرانگی سے مڑ کر زراور کو دیکھنے لگی

زراور۔۔وہ میں۔۔اتنے سارے کام پر یہ گھر میں اور یہ لڑکی یہاں بارش میں کھیل رہی ہے میں تو بس اسے بتانے آئی تھی کہ۔

اتنے سارے کام پڑے ہیں تو کر لو یہ تمہاری زیر خرید ملازمہ ہے جو تو اسے اس کے کام یاد کرواؤ گی

اپنی اوقات میں رہو لڑکی تم یہاں مہمان ہو تو بہتر ہے کہ مہمان بن کر رہو کہ کوئی تمہیں تمہاری اوقات نہ یاد دلائے

جہاں سے تم آئی ہو نہ ہو وہ جگہ بھی ہم سے انجان نہیں ہے نوکروں پر حکم چلانے سے پہلے اس چیز کا قاعدہ سیکھو

اپنے گھر میں کبھی ملازم دیکھے بھی ہیں تم نے وہ انتہائی غصے سے گھورتے ہوئے بولا

تو وہ یمنہ اتنی ذلت سہہ کر پاؤں پٹختی وہاں سے نکلتی تھی وہ اس کی اتنی توہین کرے گا وہ بھی ایک ملازمہ کے سامنے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

واہ زر اور بھائی آپ تو چھا گئے میرے پیارے ویرو کیا دبنگ انداز دکھایا ہے عنایہ اس کے بازو کو پکڑتی خوشی سے چہکتے ہوئے بولی تھی جب اچانک یہ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ الگ کرتا وہ بے حد غصے سے غرایا تھا

OOOOO

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی جیسے اس کی بات پر اسے یقین نہ آیا ہو

آج صبح ہی تو وہ زراور سے ملی تھی اس شخص اور زراوت میں کوئی فرق ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آرہا تھا

تو بھلا وہ اسے کیسے پہچانتی؟

ان کی شکل وصورت میں کسی طرح کا کوئی فرق نظر نہیں آرہا تھا

جبکہ اس کے لب ولہجے میں شاید زمین آسمان کا فرق تھا

وہ جو کب سے بہت غور سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی حیرانگی پر حیران بھی نہ ہوا

وہ اپنی شخصیت کے ہر رنگ سے وہ واقف تھا وہ جانتا تھا وہ سامنے والے کو اسیر کرنے کی طاقت رکھتا ہے

لیکن یہ لڑکی تو اس سے نگاہ تک نہیں ہٹا رہی تھی

چار سال پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا تو وقت کچھ اور تھا لیکن آج جب وہ واپس آیا تھا تو سب کچھ بدلہ ہوا تھا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ چار سال پہلے بھی وہ ذرا اور کا مشکل تھا ان دونوں میں پہچان کرنا مشکل ہو جاتا تھا اور آج بھی وہی عالم تھا

صرف ان دونوں کی ماں کے ان میں کوئی فرق نہیں کر پاتا تھا۔ وہ ماں تھیں اپنے دونوں بچوں کو پہچانے کا ہنر جانتی تھیں

لیکن باقی سب کے لیے یہ بہت مشکل تھا وہ آج بھی ایک دوسرے سے اتنی ہی مشابہت رکھتے تھے مگر زرا اور اس سے کچھ منٹ چھوٹا تھا

ان دونوں میں شاید تقریبا آٹھ منٹ کا فرق تھا وہ بڑا ہونے کا خوب رو عب جماتا تھا لیکن پھر بھی وہ ایک دوسرے سے الگ بالکل بھی نہیں ہوتے تھے اور انہیں

ایک دوسرے جیسا دیکھنے میں کوئی اعتراض بھی نہیں تھا بلکہ بچپن میں تو وہ سب کو تنگ کر کے خوش ہوتے تھے

ہر کسی کی ناک میں دم کر دیناوہ کب سے عنایہ کی آنکھوں میں حیرانگی دیکھ رہا تھا وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

اب کیا منہ میں دہی جما لیا ہے کچھ بولو بھی تم سے بات کر رہا ہوں لڑکی وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے ذرا سرد لہجے میں بولا تھا

چار سال پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا تب عنایہ چھوٹی بچی تھی لیکن اس وقت اس کے سامنے جو لڑکی کھڑی تھی وہ ایک جوان خوبصورت اور کسی کو بھی لمحے میں اپنی طرف متوجہ کرنے والی ایک حسین لڑکی تھی

وہ جو کب سے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی اس کے اپنی طرف متوجہ کرنے پر توجہ سے سنتے ہوئے جیسے سکتے سے باہر نکلی

اگے ہی لمحے وہ آگے پیچھے دیکھے بنا جلدی سے نیچے کی طرف آگئی تھی

وہ چند ہی سیکنڈ میں اس کی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی شاید وہ اس کی نگاہوں کے سامنے رہنا ہی نہیں چاہتی تھی

ooooo

اس کے بھاگ جانے کا شاور نے کوئی اثر نہیں لیا تھا کندھے اچکا کر وہ خود کو بے یقینی سے دیکھتی زرشے کی طرف متوجہ ہوا

اس کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ واضح ہوئی تھی

اور لمحے کی دیر نہ کرتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھ چکا تھا

کیسی ہیں بھابھی صاحبہ؟

کیا حال چال ہے؟

سب ٹھیک چل رہا ہے نہ؟

کیا آپ نے بھی مجھے نہیں پہچانا؟

آپ کا نہ پہچاننا بنتا بھی ہے لیکن اس کا نہیں بنتا اس کا تو فرض ہے کہ میرا سایہ دیکھ کر میری پہچان کرے لیکن آپ سے مجھے کوئی شکایت نہیں وہ بڑے خوشگوار موڈ میں نظر آرہا تھا

جب کہ زرشے اب بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کہے

اتنا ہمشکل بھی کیا کوئی کسی کا ہو سکتا ہے چار سال پہلے جب وہ یہاں سے گیا تھا تو وہ حویلی والوں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی

سکول جانا واپس آنا گھر پہ رہنا یہی سب کچھ اس کو پتا تھا

حویلی میں کیا چل رہا ہے اس نے کبھی ان سب چیزوں پر غور ہی نہیں کیا تھا

اس نے کبھی ضرورت محسوس کی تھی حویلی بالوں کے بارے میں کچھ بھی جان لیں گے

لیکن اب جب آہستہ آہستہ اس کا ناتا اس حویلی سے جوڑ رہا تھا تو وہ بھی اس گھر کے لوگوں میں دلچسپی لینے لگی تھی

زراور کے حوالے سے یہ سب اس کے لیے بھی اہم تھے لیکن اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ زراور کا جو بھائی گھر چھوڑ کر چلا گیا ہے وہ زراور کا ہم شکل جڑواں بھائی ہو گا

وہ یہ تو جانتی تھی کہ وہ جو کوئی بھی ہے عنایہ کا شوہر ہے لیکن ان دونوں کی مشابہت دیکھ کر وہ چکرا کر رہ گئی تھی وہ ان دونوں میں فرق نہیں کر پا رہی تھی

لیکن وہ اس کے نکاح کے بارے میں جانتا تھا یہ بات جان کر اسے حیرت کا جھٹکا ضرور لگا تھا

آپ کو کیسے پتا اس نے حیرانگی سے پوچھا تھا

ارے بھابھی صاحبہ ہمیں نہیں پتہ ہو گا تو پھر کیسے پتا ہو گا یہ باتیں چھپائے نہیں چھپتی اور خاص کر آپ کے جیٹھ سے تو ہر گز بھی نہیں

مجھے تو اور بھی بہت کچھ پتا ہے لیکن فی الحال ان سب بات کرنے کا وقت نہیں ہے آئیں نیچے چلتے ہیں

ویسے تو میں نے زرا ور کو فون کر کے بتا دیا ہے کہ میں حویلی آ چکا ہوں لیکن نہ جانے یہ سب لوگ کب واپس آئیں گے

خیر مجھے کسی سے ملنے میں خاص دلچسپی نہیں ہے میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں وہ اسے آنے کا اشارہ کرتا ہے نیچے کی طرف چلا گیا تھا جب کہ وہ تیزی سے اس کے پیچھے آئی تھی

ooooo

وہ نیچے آیا وہ جیسے ہر طرف رونق لگی ہوئی تھی اس کے آنے کی خبر سب کو مل چکی تھی

لیکن اس کے چہرے پر کس طرح کوئی ایکسپریشنز ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہے تھے وہ آہستہ آہستہ نیچے آ گیا تھا

نجانے کس نے یہ خبر شادی والے گھر میں پہنچائی تھی کہ سب لوگ وہاں سے فورا نکل آئے تھے

اس نے تو صرف زراور کو فون کر کے اتنا ہی کہا تھا کہ گھر پہنچ چکا ہے اور وہ جلدی سے گھر آجائے اس نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ سب کو کر لے آؤ

اس کے آنے کی خبر نے جیسے حویلی میں خوشیاں بکھیر دی تھی دادا جان کے سامنے ان کا لاڈلا خوبرو جوان پوتا کھڑا تھا وہ خود ہی چل کر اس کے پاس آئے تھے

جب کہ وہ مکمل انہیں نظر انداز کر رہا تھا سینے پر ہاتھ باندھے جیسے اس کا یہاں پر موجود کسی شخص سے واسطہ ہی نہیں تھا

زراور وہیں کھڑا اس سے اپنے لباس میں دیکھ رہا تھا وہ اور شناور اپنی کسی چیز میں فرق کرتے ہی نہیں تھے

وہ دونوں بھائی ہمیشہ ایک جیسا رہنا پسند کرتے تھے انہیں ایک دوسرے کی شخصیت متاثر کرتی تھی

دادا جان نے اس کے چوڑے کندھوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اس کے ہونے کا یقین کیا اور اگلے ہی لمحے اسے اپنی سینے سے لگا لیا

ہم نے تمہیں بہت یاد کیا کیوں چلے گئے تھے شناور کیوں ہمیں چھوڑ کر چلے گئے تھے ہمارے اتنی بار معافی مانگنے کے باوجود بھی تم لوٹ کر نہیں آئے

کیوں تم نے ہمیں اتنے سال خود سے الگ رکھا ہے کیا تم نہیں جانتے کہ ہم تم سے کتنی محبت کرتے ہیں اسے اپنے سینے سے لگائے وہ جیسے اپنے سینے کو ٹھنڈا کر رہے تھے

چار سال سے جو آگ ان کے سینے میں لگی ہوئی تھی وہ آج ٹھنڈی ہو رہی تھی وہ پر سکون تھے اتنے سالوں کے بعد اسے دیکھ کر جبکہ دوسری طرف سے انہیں ایسی کوئی گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں ملا تھا

اس کی شکل پر صاف نو لفٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا وہ بے زار سی شکل بنائے جیسے اس منظر کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

اب بس بھی کریں مجھ سے اتنا ایموشنل ڈرامہ ہینڈل نہیں ہو رہا تھا۔ اگر اتنا ہی پیار ہوتا تو مجھے کبھی جانے ہی نہیں دیتے خیر میں کافی تھکا ہوا ہوں

مجھے آرام کرنا ہے۔ میرے یہاں آنے کے پیچھے کی وجہ آپ بہت اچھے طریقے سے جانتے ہیں مزید میں اور کوئی بات نہیں کرنا چاہتا، زر اور کمرے میں آؤ

وہ اپنی بات مکمل کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا تیزی سے اوپر کی طرف چلا گیا تھا جبکہ زراور اس کے پیچھے آیا تھا۔

اپنے باپ کی طرف تو اس نے دیکھا ہی نہیں تھا جبکہ دادا جان وہیں کھڑے اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہیں چار سال پہلے وہ اسی طرح انہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا اور آج بھی وہ ان سے دور تھا

ooooo

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے دادا جان بہت بہت مبارک ہو شناور نے گھر میں تو قدم رکھا

میں کچھ ہی دنوں میں چکر لگاؤں گا وہ فون کان سے لگایا اندر داخل ہوا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا مکرش تم تو عنائش کو لے کر آنے والے تھے نا پھر کیوں تم کچھ دنوں کے بعد چکر لگاؤ گے تمہیں تو آج ہی آنا چاہیے

داداجان کو اس کی بات پر غصہ آنے لگا تھا

یہاں اس کا چاچا زاد چار سال کے بعد اپنے گھر میں قدم رکھ رہا تھا اور وہ اب بھی چند دن کے بعد آنے کی بات کر رہا تھا

داداجان آپ سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے ہو یہ سچ ہے کہ مجھ میں اور عنائش میں سب کچھ نارمل ہو چکا ہے وہ میرے ساتھ بالکل نارمل رہ رہی ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ بھی نہیں آنا چاہتی

شاید اس کے دل میں کوئی ڈر باقی رہ گیا ہے جب تک میں وہ ڈر نکال کر اسے لاتا ہوں تب تک صبر تو دینا پڑے گا وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے کہنے لگا

تب تک آپ اپنے روٹھے ہوئے پوتے کو منانے کی کوشش کریں وہ اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

وہ نہیں مانے گا مکرش وہ ہم سے بہت خفا ہے اپنے باپ کی طرف تو اس نے دیکھنا تک گوارا نہیں کیا

ہمیں سمجھ میں نہیں آرہا ہم اسے کیسے منائیں گے ہم اسے گھر لانے پر تو کامیاب ہو گئے ہیں لیکن اسے منا نہیں پا رہے نہ جانے کیسے وہ اپنی ناراضگی ختم کرے گا وہ پریشانی سے کہہ رہے تھے

داداجان آپ فکر نہ کریں وہ آپ سے زیادہ خفا نہیں رہ سکتا اسی لئے تو آپ کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تھا

تاکہ اپنی ناراضگی برقرار رکھ سکے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ اسے منانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس نے یقین سے کہا تھا

بس تم دعا کرو مکرش کہ ہم اسے منالیں کیونکہ اگر اس بار وہ ہمیں چھوڑ کر گیا تو شاید ہم اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کر پائیں گے

وہ پریشانی سے کہہ رہے تھے

آپ فکر نہ کرے دادا جان اس دفعہ نہیں جا پائے گا ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانے دگا آپ بس بے فکر ہو جائیں ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا وہ انہیں سمجھاتے ہوئے دو چار اور باتیں کرتا فون بند کر چکا تھا

ooooo

میری جان ابھی تک مجھ سے ناراض ہے ویسے تمہاری ناراضگی کی وجہ مجھے بالکل سمجھ میں نہیں آئی

تمہاری نہیں جانا چاہتی ہے ٹھیک ہے جان جب تمہارا دل چاہے گا تب ہم جائیں گے لیکن تم انکار کی وجہ تو بتاو

وی اس بیڈ پر لیٹے دیکھ کر اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا اس کا اس طرح پریشان ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

کوئی وجہ نہیں ہے مکرش بس میں کہیں نہیں جانا چاہتی یہ میرا گھر ہے اور آپ میرے اپنے، مجھے اور کوئی نہیں چاہیے

مجھے جتنا ملا ہے اسی پر خدا کا شکر ادا کرتی ہوں بس مجھے اور رشتے نہیں بنانے

اور کچھ نہیں چاہیے وہ اٹھ کر اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے کہنے لگی مکرش کو اس کی بات بہت عجیب لگ رہی تھی

میری جان یہ رشتے ہم نے نہیں بنائے یہ رشتے اللہ نے ہمیں دیے ہیں اور ہم ان سے انکاری نہیں ہو سکتے تم اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو مجھے کچھ بتاؤ تو سہی

تمہارے دماغ میں چل رہا ہے جب تک تم مجھے اپنے دل کی بات نہیں بتاؤ گی میں تمہیں کیسے سمجھوں گا وہ اسے تھام کر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہنے لگا

کوئی وجہ نہیں ہے مکرش بس مجھے کہیں نہیں جانا آپ کے پاس رہنا ہے مجھے کسی سے کوئی تعلق نہیں بنانا بس بات ختم

اب اس موضوع پر آپ سے کوئی بات نہیں کریں گے ورنہ میں آپ سے خفا ہو جاؤں گی وہ ناراضگی سے کہنے لگی

اوکے بابا ٹھیک ہے میں ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کروں گا اچھا بتاؤ آج کہیں باہر چلیں ڈنر باہر کرتی ہیں وہ اسے اپنے سینے لگائے کہنے لگا تو وہ انکار کر گئی

جبکہ وہ بھی اس کے گرد باہوں کا حصار تنگ کرتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا

ooooo

بھائی نہیں ہو تمہارا۔ کیسی عورت ہو شوہر اور دیور کے بیچ کا فرق تک نہیں جانتی وہ اس کے سر پر دھماکہ کر چکا تھا جبکہ عنایہ کو لگا کہ یہ بارش برساتا آسمان اس کے سر پر ہی آ گرا ہے

ooooo

اس نے روم قدم رکھا تو شاور بنا شرٹ کے بڑے مزے سے اس کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا تھوڑی دیر میں اگر وہ کمرے میں نہ آتا تو وہ سو چکا ہوتا

اسے تو ویسے بھی عادت تھی جیسے ہی بستر ملے ویسے ہی گھوڑے بیچ کر سو جاؤ لیکن وہ اس کے کمرے میں کیوں آیا تھا اور پہلے تو وہ اس کے کپڑے استعمال کر رہا تھا اب اس کے بیڈ پر بھی آرام سے سو رہا تھا صبح زرشے آتی تھی تو ایسے میں تو اسے اپنے ساتھ رکھنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

تھوڑا سا تو وقت ملتا تھا اسے اپنی بیوی کے ساتھ وہ بھی اپنے بھائی کی موجودگی میں اس کے ساتھ نہیں گزار سکتا تھا

اوے ننگے آدمی اٹھ ادھر سے تم میرے کمرے میں کیا کر رہے ہو اپنے کمرے میں جا کر سو اسے پکڑ کر اس نے اچھا خاصہ ہلا ڈالا تھا کہ اگر وہ نیند میں جا رہا ہے مکمل ہوش میں واپس آ جائے

ابے ہٹ ساڑو مال میرے ایٹ پیکس سے سڑتے ہو تبھی میں تمہیں ننگا لگ رہا ہوں اور نہیں مجھے نہیں جانا وہاں میں یہی رہوں گا تمہارے کمرے میں اور ویسے

بھی میں تمہارے کہنے پر یہاں آیا ہوں تو بہتر ہے کہ تم مجھے یہاں رہنے دو ورنہ تم جانتے ہو کہ میں کیا کروں گا۔

اس کے ذو معنی انداز میں چھپی دھمکی کو وہ بہت اچھے طریقے سے پہچان چکا تھا

تھینک یو سو مچ میرے پیارے بھائی کے تم میرے لیے یہاں تک آئے لیکن تم میرے کمرے میں نہیں رہ سکتے تو تمہیں اپنے کمرے میں ہی جا کر رہنا ہو گا چلو شاباش نکلو یہاں سے وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس سے بولا تھا

تم مجھے آرڈر دے رہے ہو تم اپنے بڑے بھائی کو آرڈر دے رہے ہو وہ بھی جو تم سے پورے آٹھ منٹ بڑا ہے شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے تمہارے لئے ذرا اور شاہ وہ اسے شرم دلاتے ہوئے بولا تھا

دیکھ میرے بھائی میرے بندھے ہوئے ہاتھ دیکھ 8 منٹ بڑا ہے آٹھ سال نہیں ہے جو میں تیرے عزت احترام میں ساری دنیا ایک کرتا پھروں وہ اسے کمرے سے باہر نکلنے لگا

اب وہ باقاعدہ اسے دھکے مار کر کمرے سے نکالنے پر آگیا تھا۔

سوچ لے بے بی اگر میں اس کمرے سے گیا تو صرف کمرے سے نہیں بلکہ اس گھر سے نکل جاؤں گا اور پھر جو پھر یہاں پر صبح صبح تیرا یہ جو پیار محبت ہے یہ یہی رکا جائے گا

تو کیا چاہتا ہے میں چلا جاؤں اس کمرے سے۔۔۔! وہ تنگ آکر بولا

جانی اگر میں اس کمرے سے گیا نہ تو اس گھر میں میرا ایک اور کمرہ ہے جہاں مجھے جگہ مل جائے گی لیکن تو اگر گیا تو کہاں جائے گا سنا ہے تیری بیوی بھی تجھے منہ نہیں لگاتی

اس کا اندازہ شرارتی تھا

لگائے گی لگائے گی بیٹا تو اپنا بندوبست کر لے تو جا گیسٹ روم جا کر سو جا اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا کیونکہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں کیوں نہیں جا رہا

ہاں ٹھیک ہے میں جا کر گیسٹ روم میں سو جاتا ہوں اس کے بعد جو صبح یہاں پر ڈرامہ ہو گا نہ اس کو تو دیکھے گا میں نہیں کیونکہ یہ تو تجھے پتا ہے کہ اگر میں اسے کمرے سے گیا تو میرے کمرے میں موجود ہستی کا کیا ہو گا میرا تو کچھ نہیں جائے گا مگر سب لوگ اسے برا بھلا کہیں گے تو جانتا ہے

اور تجھے یہ بھی پتہ ہے کہ میں یہاں کسی طرح کا کوئی ڈرامہ کرنے نہیں آیا میں یہاں صرف چند دنوں کے لئے آیا ہوں جب تیرا مسئلہ حل ہو جائے گا پھر میں نے تو یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلے جانا ہے

کیا مطلب ہے تیرا شاور تو اس بار ہمیشہ کے لیے نہیں آیا ایسا کیسے کر سکتا ہے تو دادا جان کتنا پیار کرتے ہیں تجھ سے اب وہ تجھے یہاں سے نہیں جانے دیں گے اور عنایہ

اس کے بارے میں دادا جان سے بات کر چکا ہوں
میں نے انہیں فون پر ہی کہہ دیا تھا کہ میں بس ایک ہی شرط پر واپس آؤں گا اگر وہ میری بات مانتے ہیں تو انہیں عنایہ کا فیصلہ کرنا ہو گا

اور اب میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں پلیز مجھے سونے دے میں بہت تھکا ہوا ہوں وہ اسے کہتے ہوئے ایک بار پھر سے بیڈ پر لیٹ گیا تھا اس بار زراور نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا بس خاموشی سے کھڑا ہو گیا

شناور کا یہاں واپس آنا حویلی میں خوشیاں لے کر آیا تھا وہی اس کا واپس جانے فیصلہ کہیں حویلی کی خوشیاں برباد نہ کر دے۔

oooo

کچھ کھا کیوں نہیں رہی ڈرالنگ آج تو میں نے سب کچھ تمہاری پسند کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ منگوایا ہے وہ ٹیبل پر رکھی چائنیز ڈشز کو دیکھتے ہوئے بولا جو اس نے نام الٹا سیدھا ہونے کی وجہ سے منگوا تو لی تھی لیکن اب اسے دیکھتے ہوئے ابکائی آ رہی تھی

نام تو کتنے پیارے پیارے ڈیزائن کے ساتھ لکھے ہوئے تھے اور یہ کیڑے مکوڑے لے آئے ہیں یہ نہیں کھا سکتی میں مجھے انسان والا کھانا چاہیے پرندوں والا نہیں چلیں یہاں سے ہم اس ہوٹل میں نہیں کھائیں گے نہ جانے کیا کیا کھلاتے ہوں گے

یہ لوگ اپنے کسٹمرز کو نکلیں یہاں سے میں تو ایک سیکنڈ بھی یہقں نہیں رکوں گی وہ سچ میں اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اور وہ جو کب سے اپنے قہقہ پر کنٹرول کر کے بیٹھا تھا جب ہنسا تو ہنستا ہی چلا گیا اس نے آرڈر سے پہلے اسے کہا تھا

جو تم ویٹر کو نوٹ کروا رہی ہو وہ ایک چانیز ڈیش ہے اور میرا نہیں خیال کہ تم وہ کھا سکتی ہوں لیکن اس نے کہا کہ ڈیزائن دیکھیں نام کتنا پیارا ہے اور نام سے تو ایسا لگ رہا ہے جیسے چکن کی کوئی ڈیش ہے

اچھی ہو گی ہمیں نئ نئ چیزیں ٹرائی کرنی چاہیے اور اب جب اس کے سامنے رکھ دی گئ تھی اس کا دل خراب ہونے لگا تھا

ایسی ڈیش تو آپ کے وہ شیر بھی نہ کھائیں جو ہم انسانوں کے لیے بنا کر رکھ دی ہے وہ اسے اٹھانے میں کامیاب ہوتے ہوئے ڈش پر تبصرہ کرنا نہیں چھوڑ رہی تھی

اچھا ٹھیک ہے بابا مجھے پیمنٹ کرنے دو ہم کہیں اور چل کر کوئی اچھا سا کھاتے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے بولا تھا

پیمنٹ کیوں کریں گے ہم نے تو کچھ کھایا ہی نہیں ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی ہاں یہ تو سچ تھا اس نے تو صرف منگوا کر دیکھا تھا کہ وہ ہے کیا کھانے کی غلطی تو چھوڑو دوسری بار دیکھنے کی غلطی نہیں تھی

ہاں جان لیکن ہم نے اس کو منگوایا تو ہے نہ دیکھنے کے لئے ہی سہی لیکن پیمنٹ تو کرنی پڑے گی وہ سامنے رکھی پیمنٹ بک میں پیسے رکھنے لگا

5000 کے 3 نوٹ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھل گی مطلب کیا اب یہ انتہائی گندا کھانا پندرہ ہزار روپے کا تھا

مکرش آپ کتنے فضول خرچہ ہیں آئندہ اس ہوٹل میں کبھی نہیں آئیں گے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ یہاں یہ سب کچھ ملتا ہے

وہ اسے روکنے باز نہیں آئی تھی جب کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے آیا تھا اب ان کا ارادہ کہیں اور جانے کا تھا جہاں انسانوں والا کھانا مل سکے

ooooo

وہ آرام سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی پہلے لگا تھا شاید شنا ور کمرے میں آئے گا لیکن وہ نہیں آیا جب وہ کمرے میں شام میں آئی تھی تو کمرے کی ایک ایک چیز بکھری پڑی تھی الماری میں اس کا کوئی بھی سامان موجود نہیں تھا کیونکہ وہ سارا ہی زمین پر تھا شاید وہ اپنی چیزیں تلاش کر رہا تھا اس نے سہی سے تلاشی نہیں لی تھی ورنہ الماری کے نیچے والے ڈرا اس کے ساری چیز مل جاتی کیونکہ اب تک عنایہ نے اس کی کسی بھی چیز کو اس کمرے سے ہٹایا نہیں تھا

بے شک وہ چار سال سے اس کمرے میں بہت آزادی سے زندگی گزار رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس نے کبھی اس بات کو بلایا نہیں تھا کہ یہ کمرہ شناور کا ہے اور جس دن وہ واپس آئے گا اسے کمرے سے باہر کر دے گا

اور اب تک وہ اسی چیز کا انتظار کر رہی تھی اب تک اس کمرے میں اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی

اس کا دل چاہا کہ وہ اپنا سارا سامان پیک کر دے اور یہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جائے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ یہاں سے جانے سے پہلے اپنے بہت سارے سوالوں کے جواب چاہتی تھی

شام میں اچانک وہ اس طرح آ کر اس کے شوہر کے عہدے پر فائز ہو جائے گا یہ تو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا

اصل میں وہ اتنی زیادہ کنفیوز ہو چکی تھی کہ وہ اس کے سامنے بھی نہیں آنا چاہتی تھی زراور اور شناور میں فرق کرنا انتہا کا مشکل تھا لیکن ہو سکتا تھا کہ زراور اس کی مشکل آسان کرنے کے لئے ہی آیا ہوں

چاچی بیگم اکثر غصے میں کہا کرتی تھی کہ وہ وہاں کسی اور لڑکی سے شادی کر لے گا اور تجھے کبھی پوچھے گا بھی نہیں اگر آئے گا بھی تو تجھے طلاق دینے کے لیے چاچی کی بات سچ ہونے والی تھی وہ یہاں اسے اطلاع دینے کے لئے آیا تھا اس آزاد کرنے کے لئے آیا تھا اس رشتے سے جو ان دونوں کے لئے ان چاہا تھا

وہ مسلسل انہی سوچوں میں گم تھی کہ نہ جانے کب سوچوں سے آزاد کراتے ہوئے نیند کی دیوی اس پر مہربان ہوئی

ooooo

ایک بہت خوبصورت شام تھی وہ شام میں جتنا زیادہ پریشان تھی اس وقت اتنا ہی خوش تھی مکرش نے اس کے بعد اسے حویلی جانے کے بات نہیں کی تھی کیونکہ

وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس کے انکار کے پیچھے کی وجہ کیا ہے اور اسے یقین تھا کہ وہ جلد ہی اس وجہ تک پہنچ جائے گا وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تو اچانک مکرش نے اسے اپنی باہوں میں سمیٹ لیا

تھک جاؤ گی جانے من اپنے پیروں پر اتنا ظلم نہ کیا کرو اسے اپنی باہوں میں بھرے وہ آہستہ آہستہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جبکہ اس نے شرماتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنا سر رکھا

آپ کے دوست دیکھ لیں گے اس نے ایک نظر دروازے پر ڈالی تھی اس کی وجہ سے اس نے گاڑی سیدھی اندر لا کر روکی تھی تاکہ وہ شیروں کو دیکھے بنا ہی گھر میں داخل ہو سکے

ہم بھی تو دیکھتے ہیں نا ہم تو کچھ نہیں کہتے اور وہ بیچارے کچھ کہہ بھی نہیں سکتے تم بالکل بے فکر ہو جاؤ وہ آنکھ دباتے ہوئے اس کے لبوں پر ایک چھوٹی سی جسارت سر انجام دے چکا تھا

لیکن دروازہ بند کر دیں اچھا نہیں لگتا۔ وہ پھر سے بولی تو مکرش نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا وہ اب بھی اس کی باہوں میں قید تھی

بیڈ روم کا بند کر دیں گے وہ سرگوشی نما آواز میں بولا یعنی اس کا اسے زمین پر اتارنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس کی بے قراریوں پر وہ صرف شرما سکتی تھی یا پھر اس کے سینے میں خود کو چھپا سکتی تھی

ooooo

وہ صبح سویرے ہی کام پر آ گئی تھی اس نے بہت دل سے زراور کے لیے کھانا بنایا تھا نا جانے کیا ہوا تھا کہ ایک ہی دن میں وہ شخص اسے اپنا سب کچھ لگنے لگا تھا کتنے تھوڑے سے وقت میں اس نے اس کے دل میں اپنی جگہ بنا لی تھی

اور پھر وہ رات جو دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب کر گئی تھی یاد آتے ہی اس کے گال سرخ ہونے لگتے

وہ ایک ہی رات میں اس پر اعتبار کرنے لگی تھی اس کا اظہار محبت اس کے لئے بے پناہ چاہت اسے اس پر یقین کرنے پر مجبور کر گئی تھی اور یمنہ کا اس طرح سے ہاتھ پکڑنا اسے بہت برا لگا تھا جس کا اظہار بھی اس نے کھل کر دیا تھا

اور اسے ناراض دیکھ کر اسنے کتنی محبت سے اسے منایا تھا وہ اس کے لیے کتنی اہم تھی وہ اپنے ہر انداز میں اس پر ظاہر کر دیتا تھا تو پھر وہ کیوں اس سے محبت نہ کرے

وہ عنایہ سے ملنا چاہتی تھی کیونکہ کل اچانک عنایہ کا شوہر واپس آ چکا تھا نہ جانے ان دونوں کے بیچ کے تعلقات کیسے تھے لیکن وہ یہ جانتی تھی کہ ان دونوں کی

شادی ان کی مرضی کے خلاف ہوئی تھی اور شناور شادی والے دن ہی گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا

عنایا کو لگتا تھا کہ وہ جب بھی واپس آئے گا اسے چھوڑنے کے لیے آئے گا تو کیا وہ اسے چھوڑنے کے لیے آیا تھا اس کے دماغ میں اپنی سہیلی کے بارے میں بہت سارے سوال تھے

جو وہ عنایہ سے ہی پوچھ سکتی تھی

ویسے تو عنایہ کہ کمرے میں بے درک کبھی بھی جا سکتی تھی لیکن کال رات اس کا شوہر واپس آیا تھا تو ہو سکتا ہے وہ اس کے کمرے میں موجود ہو اس طرح اسے ڈسٹرب کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسی لیے اس نے عنایہ سے بعد میں ملنے کا فیصلہ کیا

فی الحال تو وہ زرا ور کے لیے ناشتہ بنا کر فارغ ہوئی تو اب اس کا ارادہ اس کے کمرے میں جانے کا تھا اسے یقین تھا وہ بے چینی سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا ہو گا

ooooo

اٹھ شناور بہت ہو چکا ہے ساڑھے سات بج رہے ہیں وہ اسے زبردستی جاگا رہا تھا لیکن وہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا

اس کے بار بار کہنے پر وہ کروٹ بدل کر منہ بناتے ہی دوسری طرف ہو گیا

شناور یار اٹھ جا کیوں نہیں اٹھ رہا ساڈھے سات بجنے والے ہیں وہ آ رہی ہو گی

اور تیری نیند ہی نہیں کھل رہی اس نے ایک زوردار دھموکا اس کے کندھے پر لگایا تھا

بے غیرت انسان سیدھا بول نا میری بھابی سے ملنے کی بے چینی ہے مجھے کیوں جاگا رہا ہے

میں تو ایک طرف سو رہا ہوں تم لوگ وہاں جو مرضی کرو میں کان بھی بند کر لوں گا سو دے مجھے وہ اس سے کہتا پھر سے سرہانے پر سر رکھ چکا تھا

شناور تو اٹھ رہا ہے یا میں رکھ کر لگاؤں تجھے
نکل میرے کمرے سے تو اس قابل ہی نہیں ہے کہ تو میرے ساتھ رہ سکے وہ اس کا ہاتھ زبردستی پکڑ کر اسے جگانے کی کوشش میں لگ گیا

ابے پڑے ہٹ ساڑو مال مجھے تنگ نہ کر ایک اس گھر میں کوئی مجھے سکون سے سونے نہیں دیتا

پتہ نہیں کیوں بلالیا ہے مجھے تو نے کیا میرا سکون تباہ کرنے کے لیے بلایا تھا وہ چڑ رہا تھا اسے اس کی نیند سے زیادہ کچھ عزیز نہیں تھا

میری محبت کے دشمن کیوں میرے ساتھ ایسا کر رہا ہے کون سے وقت میں، میں نے تیرے ساتھ ناانصافی کی ہے جس کا بدلہ تو آج مجھ سے لے رہا ہے

تیری گرل فرینڈ کو تیرے لو لیٹرز تک دے کے آتا تھا میں

اور تو زندگی کے اس موڑ پر میرے ساتھ ایسا کر رہا ہے وہ اسے اپنا کوئی پرانا احسان یاد کرواتے ہوئے بولا

احسان نہیں کرتا تھا ایک لیٹر کا ہزار روپے دیتا تھا تجھ سے اچھی تو وہ عنایہ ہے جو سو روپے میں کام کر دیتی تھی

وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا تھا جب کہ زراور نے تو جیسے اس کی بات پکڑ لی تھی

مطلب تو عنایہ سے بھی یہ کام کرواتا رہا ہے تو سو روپے میں اس کے ہاتھ بھی لو لیٹر بھیجتا تھا وہ بے یقین سا تھا

نہیں میں نہیں بھیجتا تھا وہ بھیجتی تھی عنایہ کے ہاتھ اس نے مسکرا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا پرانی یادیں اتنی بری بھی نہ تھی کہ انہیں یاد کر کے مسکرایا نہ جا سکے

بہت معصوم تھی نہ عنایہ اسے کیا پتہ تھا کہ جس کے نام کے لو لیٹر وہ لڑکیوں کو دے رہی ہے آگے وہی اس کا شوہر ہو گا وہ مسکرا کر بولا جبکہ اس بات کی جواب میں شاور نے کچھ نہیں کہا تھا

لیکن اس کے لفظ معصوم پر طنزیہ انداز میں مسکرایا تھا جس کے جواب میں زر اور کچھ نہیں کہہ پایا

چل ہو گیا تیرا اس بات کو ختم کر اب سونے دے مجھے وہ پھر اپنی بات پر واپس آیا

میں تیرے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں تو کہیں اور چلا جا یار میری بیوی آنے والی ہے سمجھنے کی کوشش کر

بیوی نہیں منکوحہ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

پلس۔زر اور نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے جواب دیا تھا

وامطلب جناب اتنے آگے نکل چکے ہیں اور یہاں میں ہوں جو تجھے خود سے آٹھ منٹ چھوٹا سمجھ رہا تھا بیٹا تو تم مجھ سے 8 سال آگے نکلا" جا کیا یاد کرے گا

شرٹ دے میری اور جوتے ڈھونڈ کر لا وہ حکم دیتے ہوئے بولا تو زاور نے ایک منٹ سے پہلے اس کے حکم کی تکمیل کی تھی

یہ سب اس کے بڑے ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کو کمرے سے دفاع کرنے کے لئے تھا

واہ بیٹا بہت تیز جا رہے ہو انجوائے یور سیلف کلے کلے "وہ اٹھ کر واش روم کی طرف جانے لگا جب اچانک زر اور نے اسے تھام لیا

بیٹا اب تو کمرے سے باہر جائے گا اور یہ نہانا دھونا بعد میں ہوتا رہے گا

ابے بندہ اس کے پہلے والے کام تو کر سکتا ہے نہ اس نے معصوم سی شکل بنا کر اپنے بھائی کو دیکھا تھا

نہیں تو اس کام میں بہت ٹائم لگاتا ہے تو وہ بھی واپس آ کر کرنا وہ اسے کمرے سے باہر دھکا دیتے ہوئے بولا تھا سامنے سے آتی زرشے نے بڑی مشکل سے سنبھالی ورنہ وہ اس سے ٹکرا جاتا

یہ کون تھا شوہر یا شوہر کا بھائی وہ اس کے بولنے کا انتظار کرنے لگی کیونکہ ان کی آواز میں زرا سا فرق تھا جو ہر کوئی محسوس نہیں کر سکتا تھا لیکن زرشے نے کل کیا تھا

آیئے بھابھی آپ کی وجہ سے ہمیں دھکے مار کے نکالا جا رہا ہے اس کا بدلا تو میں بعد میں لوں گا فی الحال تو میں چلتا ہوں

وہ ٹرے میں موجود ایپل جوس اور پانی کا گلاس نکال چکا تھا پانی کے ساتھ کلی کرتے ہوئے ایپل جوس کو ایک ہی سانس میں پی کر واپس گلاس کی ٹرے میں رکھ چکا تھا

جب نیت سنیڈوچ پر خراب ہو گئی۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی کیونکہ آواز کا فرق ختم ہو چکا تھا شاید کل بارش می بھیگنے کی وجہ سے وہ اس فرق کو محسوس کر سکی تھی

یہ کھوتا سنیڈوچ کھا کر کیا کرے گا اس کا تو یہ رومینس ٹائم ہے تو یہ بھی میں ہی لے لیتا ہوں وہ ٹرے میں موجود سب چیزیں اٹھا چکا تھا

چلو انجوائے کرو تم دونوں وہ اپنا کام ختم کرتا وہاں سے نکل گیا تھا

جبکہ شرمندہ سی زرشے زراور کے سامنے کھڑی تھی اس کی شرمندگی کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا اسی لیے بنا اسے موقع دیا آہستہ سے کمر سے پکڑ کر کمرے کے اندر کیا

ooooooo

ٹرے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر اسنے ٹیبل پر رکھا اور خود صوفے پر بیٹھتا اسے اپنی گود میں بٹھا چکا تھا

آپ کا بھائی کتنا خطرناک ہے شاہ جی وہ بالکل آپ کی طرح دکھتا ہے میں آپ دونوں کو پہچانوں گی کیسے۔۔۔! اس کی پناہوں میں پر سکون سے بیٹھی وہ اس سے سوال کر رہی تھی

کمرے کا دروازہ بند تھا اسی لیے کسی کے بھی آنے کی کوئی امید نہیں تھی

میری جان شاید تم نے نوٹ نہیں کیا وہ جب بھی تم سے بات کرتا ہے نگاہیں جھکا کر کرتا ہے اور میں جب تک تمہیں اپنی آنکھوں میں بسا نہ لوں مجھے سکون نہیں ملتا

وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے جا بجا اس کے چہرے پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا وہ جو اس سے نہ جانے کیا کیا باتیں پوچھنے والی تھی ساری بھول کر اس کی جسارتوں سہنے لگی۔

oooo

اس کی آنکھ کھلی تو وہ کمرے میں بالکل تنہا تھی اپنے سلیپرز پہن کر اس نے شیشے کی دیوار سے باہر کی طرف دیکھا تو سامنے وہ شیروں کے ساتھ نہ جانے کیا کر رہا تھا

باہر جانے کی ہمت تو اس میں بھی نہیں تھی لیکن اس کا کھیل اسے کافی دلچسپ لگ رہا تھا وہ ہاتھ میں کچھ پکڑے بھاگ رہا تھا جب کہ شیر اس سے کوئی چیز چھین لینے کی کوشش میں مگن تھے

وہ بھاگ کر چھت پر آگئی اسے یہ سب دیکھنے میں بہت مزہ آرہا تھا کہیں کہیں وہ سہم بھی جاتی وہ شیر اسے نقصان نہ پہنچادیں لیکن نہیں ایسا ہر گز نہیں تھا وہ دونوں اس کے دوست تھے

اس کے ہاتھوں میں موجود شاید کھانے کی کوئی چیز تھی جسے وہ پیکٹ سے نکال کر دونوں کے منہ میں ڈال رہا تھا

اس نے بہت غور سے دیکھنے کی کوشش کی تو اسے اندازہ ہوا کہ وہ سوپر بسکٹ تھے شیر بھی بسکٹ کھاتے ہیں وہ حیران رہ گئی

جان نیچے او بہت مزہ آرہا ہے۔وہ شیروں سے اس کی شناسائی کروانے اسے نیچے آنے کا اشارہ کرنے لگا

اس نے فوراً دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ دیے تھے اس کا ڈر سمجھ کر وہ قہقہ لگاتا ایک بار پھر سے اپنے شیروں میں مگن ہو گیا جب دور آسمان پر کہیں بجلی کڑکی

ارے واہ صبح صبح بارش کیا خیال ہے جان آج لانگ ڈرائیو پر چلیں۔اس نے ایک بار پھر سے اسے مخاطب کیا تھا

مسٹر مکرش آپ آج کل کچھ زیادہ ویلے نہیں ہونے لگے جب دیکھو کہیں نہ کہیں چلنے کے بات کرتے ہیں۔کوئی کام کاج نہیں ہے آپ کو

کام تو بہت ہیں ڈالینگ لیکن ابھی نہیں بلکہ دو مہینوں کے بعد جب کرسی مل جائے گی تب تک تو مجھے فارغ ہی سمجھو کیونکہ عوام کے مطالبے الیکشن کے بعد ہی پورے کیے جاتے ہیں

اس کے بات کو تو وہ نہیں سمجھی تھی کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا لیکن وہ کرسی کیوں ڈھونڈ رہا تھا

مکرش آپ کو کرسی چاہیے تو اندر سے لے لیں اندر بہت ساری کرسیاں پڑی ہوئی ہے اس نے اپنی طرف سے اس کی مشکل کو حل کیا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ قہقہ لگا کر ہنسا

جان مجھے یہ کرسی نہیں چاہیے۔ تم سچ میں بہت معصوم ہو پولیٹکس کی کرسی کی بات کر رہا ہوں میں اس نے سمجھاتے ہوئے بتایا تھا اور پھر شیروں کو ایک طرف کرتا اندر داخل ہوتے ہوئے تھوڑی ہی دیر میں اس کے پاس چلا آیا تھا

آپ کیا سیاست میں ہیں وہ حیرانی سے پوچھ رہی تھی

ہاں جان میں سیاست میں ہوں لیکن فی الحال میرا نام اتنا نہیں ہے کہ لوگ مجھے جان پہچان سکیں لیکن اس سال میں ہر کسی کی نظروں میں آجاؤں گا

بہت مضبوطی سے قدم جما لیے ہیں میں نے اتنی آسانی سے لوگ مجھے نکال نہیں سکتے بے وقوف مجھے سمندر میں موجود چھوٹی مچھلی سمجھ رہے تھے لیکن انہیں کیا پتا میں تو شارک ہوں

اور اس بار یہ شارک ان کا پتا صاف کرے گی وہ سمجھانے والے انداز میں کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش میں ناکام ہو چکی تھی

پتہ نہیں کون کون سی باتوں میں لگے ہوئے ہیں آپ بھوک لگی ہے مجھے چلے نیچے چل کے کچھ کھاتے ہیں وہ منہ بسورتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامیں اسے نیچے کی طرف لے جانے لگی

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا

OOOOO

وہ اسے زبردستی ناشتے کی میز پر لے کر آیا تھا

شناور توزبردست کی واک پر جانے سے پہلے ہلکا پھلکا ناشتہ کر چکا تھا لیکن زرا ور پھر اسے سب کے ساتھ ہی بیٹھ کر ناشتہ کروانا تھا

وہ سب لوگ اپنی باتوں میں مگن تھے شاید اسی کے بارے میں بات چیت ہو رہی تھی اس کے آتے ہی وہ سب لوگ خوش ہو گئے تھے جب کہ دادا جان تو اٹھ کر کھڑے ہو گئے

وہ ان سے ناراض تھا اور اس کی ناراضگی جائز بھی تھی وہ ہمیشہ سے اپنے پوتوں کو بہت ہی محبت سے رکھتے آئے تھے

پوتی تو ان کی لاڈلی تھی جو ان سے دور ہو گئی تھی لیکن انہوں نے کبھی بھی اپنے پانچوں پوتوں کو خود سے الگ نہیں ہونے دیا تھا

شناور کی طبیعت میں تو ضد حد سے زیادہ تھی جہاں زرا اور سلجھا ہوا تھا وہی اسے بگاڑنے میں سب سے بڑا ہاتھ دادا جان کا اپنا ہی تھا کیونکہ وہ جو بھی فرمائش کرتا تھا وہ اسے فوراً پوری کر دیا کرتے تھے

جس پر اکثر ان کی محرمہ ماں ناراض ہوا کرتی تھی وہ یہ اکثر کہا کرتی تھی ابا جان آپ میرے بیٹے کو بگاڑ رہے ہیں

اور وہ آگے رو عب جمع کر کہتے تھے کہ ہم اپنے پوتوں کو بگاڑ رہے ہیں تمہارے بیٹوں کو نہیں

وہ عورت دنیا سے تو چلی گئیں لیکن ان کے بچے آج بھی ان کے لیے ان کی زندگی تھے

آو بیٹا ہمیں تو لگا ہے تم ابھی تک سو رہے ہو گے
ارے کہاں مر گئے سب کے سب یہاں آؤ ہمارا پوتا ناشتہ کرے گا

تم رات کو بھی بنا کچھ کھائے سو گئے ہم آئے تھے بعد میں زرا ور کے کمرے میں اس نے بتایا کہ تم سو چکے ہو تمہاری تھکاوٹ کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے تمہیں جگایا نہیں لیکن اب تم آرام سے یہاں بیٹھ کر ناشتہ کرو

آرام سے ہی بیٹھ کر ناشتہ کروں گا آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے

اور پلیز مجھے یہ جھوٹا پیار دکھانے کی ضرورت بھی نہیں ہے کتنا پیار کرتے ہیں آپ مجھ سے آپ مجھے چار سال پہلے ہی بتا چکے ہیں

میرے منہ پر تھپڑ لگا کر

اسی لئے اب یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ کہہ آرام سے بیٹھ گیا تھا شناور بیٹا اس طرح سے نہیں کہتے وہ بڑے ہیں تمہارے بابا جان ہیں وہ بیچ میں بولنا تو نہیں چاہتے تھے لیکن بیٹے کی بدلحاظی پر انہیں لب کھولنے پڑے۔

آئی ایم سوری معاف کر دیجیے مجھے مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ غصے سے اٹھ کر کھڑا ہونے لگا تو دادا جان نے اس کا بازو تھام لیا

نہیں بیٹا میرے بچے اس طرح سے مت جاؤ تم بیٹھ کر آرام سے ناشتہ کرو کوئی کچھ نہیں کہے گا وہ ایک نظر اپنے بیٹے کو سخت نگاہوں سے گھورتے ہوئے اس سے کہنے لگے

بابا جان نے اسے دیکھا تھا اس کے نخرے تو بچپن سے ہی ایسے تھے جتنے اس گھر میں اس کے نخرے اٹھائے گئے تھے کسی اور کے کبھی نہیں اٹھائے گئے تھے

اور اس بار تو غلطی بھی گھر کے بڑوں کی تھی کوئی اسے کچھ کہہ نہیں سکتا تھا وہ اپنی مرضی کا مالک تھا چار سال پہلے اچانک اس نے گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر کے سب گھر والوں کو پریشان کر دیا تھا اور اب وہ بات بات پر یہاں سے جانے کی دھمکی دے رہا تھا

پہلے تو دادا جان مضبوط تھے لیکن شاید اس بار وہ اپنے لاڈلے پوتے کے چلے جانے کے دکھ کو برداشت نہ کر پاتے اسی لئے سب لوگ مجبور تھے

گستاخی معاف چھوٹے شاہ جی مجھے بیچ میں بولنا پڑ رہا ہے دراصل بڑی بیگم صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ آپ ناشتہ کر کے ان کے کمرے میں آئیں وہ آپ سے ضروری بات کرنا چاہتی ہیں ملازمہ اس کے پاس رک کر اس سے کہنے لگی

تائی امی بھلا اسے کیوں بلا رہی تھیں اسے سمجھ نا آیا۔چار سال ہو چکے تھے وہ ایک کمرے میں محدود ہو کر رہ گئی تھیں

نہ تو کسی سے بات کرتی تھیں نہ کمرے سے باہر نکلتی تھیں اور ان چار دیواروں نے انہیں بیمار کر دیا تھا

ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر میں آ کر ان سے ملتا ہوں وہ ناشتے کے دوران بولا تو ملازمہ ہاں میں سر ہلاتی وہاں سے واپس چلی گئی

ooooooo

ناشتہ کر کے وہ سیدھا انہی کے کمرے میں آیا تھا تا کہ ان سے مل سکے چار سال سے اس نے انہیں دیکھا تک نہیں تھا

ماں کے بچھڑ جانے کے بعد تائی امی نے انہیں بہت محبت سے سنبھالا تھا۔ وہ اس کے بہت خاص تھیں

السلام علیکم تائی امی کیسی ہیں آپ یہ کیا حالت بنا رکھی ہے آپ نے کمرے سے باہر نہیں نکلتیں، سب کہتے ہیں کہ آپ بیمار ہیں کیوں بیمار ہیں آپ؟
شناور ان کے پاس بیٹھتے ہوئے سوال کرنے لگا

وعلیکم سلام کیسے ہو میری جان ہم سب نے تمہیں بہت یاد کیا' چار سال بہت ستایا ہے تم نے ہم سب کو بہت آنسو بہائے گئے ہیں تمہارے لئے اس حویلی میں

سب نے تمہیں منانے کی کوشش کی لیکن تم لوٹ کر نہیں آئے،اتنے کیوں روٹھ گئے تھے

وہ اس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اس کا مضبوط ہاتھ اپنی کمزور سی ہتھیلی میں تھام چکی تھیں

کتنی باتیں تھیں جو اس سے کرنی تھی اسے بچھڑے ہوئے بھی تو زمانہ ہو چکا تھا اور اسے بچھڑے ہوئے بھی جس کو انہوں نے خود اپنی کوکھ سے جنم دیا تھا

انہوں نے کبھی اپنے بچوں میں اور ان بچوں میں فرق نہیں کیا تھا وہ سب کو بہت چاہتی تھیں یہ سب ان کے لئے عزیز تھے

لیکن بیٹا کیا بچھڑا وہ جیسے سب سے کٹ کر رہ گئی تھیں مکرش اپنی زندگی میں ایسا مصروف ہوا کہ اس کے پاس اتنا وقت ہی نہ بچا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ جب بھی واپس آتا گھنٹوں ان کے پاس بیٹھا رہتا تھا

۔

چار سال پہلے اس حویلی میں ان کی حکومت تھی وہ جو چاہتیں تھیں اس حویلی میں وہی ہوتا تھا

اس حویلی کا بچہ بچہ ان کے حکم کا غلام تھا لیکن چار سال پہلے ان کے بیٹے نے انہیں ایسی ذلت سے نوازا تھا کہ وہ ہر ہر چیز سے کٹ کر رہ گئیں

گھر والوں سے نظر ملاتے ہوئے انہیں شرمندگی ہونے لگی تھی وہ کسی کے سامنے بات نہیں کر پاتی تھیں

ان کے بیٹے نے انہیں کہیں کا نہیں چھوڑا تھا مکزم نے ان کا مان تھوڑا تھا۔ لیکن پھر بھی تھا تو وہ ان کا بیٹا ہے نا ایک ماں کا دل کب تک بیٹے سے ناراض ہوتا اور پھر شناور کا گھر چھوڑ کر چلے جانا انہیں مزید شرمندگی کی گہرائی میں گرا چکا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ اب پچھلے چار سال سے اس حویلی کی ڈور چاچی بیگم کے ہاتھ میں آ چکی تھی

وہ جیسا چاہتی تھی ویسا کرتی تھیں۔ ملازموں پر ان کی حکومت تھی کوئی انہیں روکنے والا نہیں تھا جبکہ بڑی بیگم کو ان سب چیزوں سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا

اب تو واپس آ گیا ہوں نہ میں سب کو رلایا ہے لیکن آپ کو نہیں رلاؤں گا آپ باہر نکلے یہاں سے نکلے اس چار دیواری سے چلے اٹھیں اور میرے ساتھ باہر آئیں وہ زبردستی انہیں اٹھانے لگا

آجکل وہ کمرے سے باہر تب ہی نکلتی تھی جب انہیں ڈاکٹر کے پاس جانا ہوتا تھا شروع کبھی کبھار ملازم آکر پوچھ لیا کرتے تھے کہ یہ کام کیسے کرنا ہے وہ کام کیسے کرنا ہے

لیکن اب یہ بھی ختم ہو گیا تھا چاچی بیگم ہر چیز کو سنبھال چکی تھیں تو وہ بھی بیچ میں بولنا مناسب نہیں سمجھتی تھیں۔

ان کے ہزار بار نہ کرنے کے باوجود بھی وہ انہیں اپنے ساتھ اس کمرے سے باہر نکال لیا تھا

ooooo

عنائش گہری نیند میں سو رہی تھی جب کہ وہ اس کا حسین چہرہ اپنی نگاہوں میں بس اسے دیکھ رہا تھا جب بے ساختہ جھک کر اس نے اس کے سرخ و سفید گال پر اپنے لب رکھ دیے

مکرش سونے دیں مجھے ایک تو آپ ساری رات نہیں سونے دیتے اور پھر صبح اٹھتے وقت بھی آپ کا یہ رو مینس شروع ہو جاتا ہے کبھی آپ اپنے س رو مینٹک موڈ کو بند بھی کر لیا کریں وہ کروٹ بدلنا چاہتی تھی لیکن مکرش نے ایسا نہیں کرنے دیا

تو اس میں میرا کیا قصور ہے کیا ضرورت تھی اتنا خوبصورت ہونے کی

کہ بندہ نگاہیں تک نہ اٹھا سکے اس کے ماتھے پر انگلی کی مدد سے لکیر کھینچتا ہوا وہ اس کے لبوں تک آیا تھا

اس کے نیچلے لب کو دو انگلیوں میں پکڑتے ہوئے بے ساختہ جسارت کرنے ہی والا تھا کہ اس نے اس کے ہونٹوں پر اپنی ہتھیلی جمادی

آپ کو کیا اپنی باقی کی تین بیویوں پر بھی اسی طرح پیار آتا ہے اس نے کافی دنوں کے بعد یہ سوال کیا تھا۔

نہیں وہ اتنی پیاری تھوڑی ہیں کہ ان پر پیار آئے گا اس کے چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ باری باری اپنے لب اس کے گالوں پر رکھ رہا تھا

جبکہ وہ شرما گئی تھی۔اس کا مطلب تو یہی ہوا وہ کہ وہ اس کی ساری بیویوں میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے

تم بار بار میری بیوی کا ذکر کرتی ہو خود چل کر دیکھ کیوں نہیں لیتی ان کو ایک بار اس نے آخر اپنی باتوں کو وہ واپس حویلی کی جانب لے گیا تھا

تو آپ انہیں۔یہاں یں۔اِئیں میں دیکھ لوں گی اس نے فوراً جواب دیا تھا

بڑا شوق میری بیویاں دیکھنے کا اس نے گھومتے ہوئے پوچھا

ہاں ناشوق تو ہے میں بھی تو دیکھوں میری سوتنیں کتنی خوبصورت ہیں اور ویسے بھی اٹھارہ بچے پیدا کرنے کے بعد وہ کیسی دیکھتی ہیں یہ جاننے کی زیادہ بے چینی ہے مجھے

کافی موٹی ہو گئی ہو گی نا کیونکہ بے بی پیدا ہونے کے بعد عورت موٹی ہو جاتی ہے اس نے سوچتے ہوئے کہا

اچھا کیا پتا میں نے کبھی غور سے دیکھا نہیں وہ اس ٹوپک کو ختم کرتا نظر انداز کرتے بولا

کیا مطلب ہوا اسے دیکھا نہیں وہ آپ کے اٹھارہ بچوں کی ماں ہیں اور آپ نے کبھی مجھے غور سے دیکھا بھی نہیں اس کے اتنے انجان بننے پر ذرا سختی سے گویا ہوئی

یار کیا فضول کی باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو یا میں پیار کر رہا ہوں اور تمہارا یہ بیویوں والا ٹاپک ختم نہیں ہو رہا ادھر آؤ میرے پاس فی الحال میرا موڈ نہیں ہے یہ ساری باتیں کرنے کا

فی الحال میرا پیار کرنے کا موڈ ہے تو مجھے ڈسٹرب مت کرو اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنی بے قراریوں کی داستان لکھنے لگا

آپ کا موڈ کبھی ہوتا بھی ہے کسی اور بات کی طرف ہر وقت تو رومانٹک موڈ ان رہتا ہے آپ کا وہ شرماتے ہوئے اس سے دور ہونے کی ناکام کوشش کرنے لگی

نہیں میرا یہی موڈ ہوتا ہے اب تنگ مت کرو وہ ایک بار پھر سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا۔

ہزار کوشش کے باوجود بھی وہ اس کی باہوں سے جب آزاد نہ ہو سکی تو مجبور ہو کر خود بھی اس کی شدتوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر گئی

۔کیونکہ وہ جانتی تھی اس کے سامنے اس کی تمام تر مزاحمتی بیکار ہیں

ooooo

یہاں بیٹھے آپ وہ انہیں باہر لان میں لے کر آیا اور کرسی رکھ کر انہیں سامنے بٹھاتے ہوئے خود زمین پر بیٹھ گئے تھا

وہ بہت محبت اسے دیکھ رہیں تھیں اتنے سالوں میں اس کے انداز میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا وہ آج بھی ویسا ہی تھا محبت کرنے والا عزت کرنے والا یہ الگ

بات ہے کہ وہ محبت اور عزت صرف اس انسان کو دیتا تھا جو اس کے لائق ہوتے تھے

انہیں کمرے سے باہر نکلتے ہوئے سب نے دیکھا تھا لیکن وہ بنا کسی کو مخاطب کیے اس کے ساتھ چلتے باہر آ گئی تھیں۔ بہت دنوں کے بعد وہ اس کھلی فضا میں سانس لے رہی تھیں ان ہواؤں کو اس موسم کو تو مکمل نظر انداز کر چکی تھیں۔

اب مجھے بتایئے کہ آپ کیا چاہتیں ہیں آپ جو چاہتیں ہیں ویسا ہی ہو گا میں وہی کروں گا جو آپ کی مرضی ہو گی

مجھے بس ایک بار بتائیں تو سہی آپ نے اپنی یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟

کیوں خود کو اتنا بیمار کر دیا ہے آپ نے وہ ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ان سے پوچھ رہا تھا بہت دنوں کے بعد کوئی ایسا شخص ملا تھا جو ان سے ان کی مرضی جاننے کے لیے بے چین تھا

شناور میں تم سے بہت بڑی چیز مانگنے جا رہی ہوں میں جانتی ہوں تمہارے لیے یہ آسان نہیں ہو گا لیکن ایک ماں کی فریاد سمجھ کر اسے قبول کر لینا

مکزم کو واپس اس گھر میں لے آؤ میں نہیں رہ سکتی اپنے بیٹے کے بنا

شناور میرے دل میں یہ ڈر لگا رہتا ہے نہ جانے میرا بیٹا کس حال میں ہو گا بس ان چار سالوں میں ایک بار مجھ سے ملنے کے لیے آیا ہے اور سب نے اس سے چہرہ پھیر لیا

کسی نے اس کی طرف دیکھا تک نہیں میں جانتی ہوں اس کی غلطی معمولی نہیں ہے اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے بلکہ گناہ کیا ہے لیکن اسے ایک موقع تو دیا جائے انسان محبت میں ہر حد پار کر جاتا ہے

مکزم بھی اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو گیا تھا اس وقت اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا وہ سہی غلط کی پہچان کھو چکا تھا لیکن وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے وہ جانتا ہے اس نے جو کیا وہ بہت غلط تھا

میں جانتی ہوں اسے معاف کرنے کا حوصلہ تم خود میں پیدا نہیں کر پا رہے لیکن ایک بار سمجھنے کی کوشش کرو مجھے ایسا لگتا ہے جس میرے پاس بہت کم وقت رہ گیا ہے

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میں بہت جلد ختم ہو جاؤں گی اور میں ختم ہونے سے پہلے اپنے بیٹے کو اس گھر میں سکون سے دیکھنا چاہتی ہوں اس کے چہرے پر خوشی دیکھنا چاہتی ہوں

جو چار سال پہلے تھی میں اس حویلی میں وہ خوشیاں واپس لانا چاہتی ہوں جو چار سال پہلے اس حویلی کا حصہ تھی۔

اور یہ کام تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں کر سکتا میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں

بڑی امی یہ آپ کیا کر رہی ہیں آپ کو میرے سامنے ہاتھ جوڑنے کی ضرورت نہیں ہے آپ بس حکم کریں آپ حق رکھتیں ہیں مجھ پر

اللہ نہ کرے کہ آپ کو کچھ بھی ہو میں آج ہی دادا جان سے اس سلسلے میں بات کروں گا ان شاءاللہ وہ میری بات ضرور مانیں گے وہ انہیں یقین دلا رہا تھا۔ جب کہ اس معاملے میں وہ خود ذرا بے یقین سا تھا

ooooo

شاہ جی آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا مجھے نہیں چاہیے فون میں کال میں آپ سے چھپ کر باتیں نہیں کر سکتی ہوں۔

وہ اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن زر اور بالکل سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ اس سے رابطہ کرنا چاہتا تھا بلکہ ہر وقت اس کے رابطے میں رہنا چاہتا تھا

اب وہ اس کے لیے موبائل فون لے کر آیا تھا کہ وہ جب چاہے اس سے بات کر سکے لیکن اس کے منہ پر تو ایسی نہ چپکی ہوئی تھی کہ وہ ہاں میں بدل ہی نہیں رہی تھی

لیکن وہ بھی ہار ماننے والوں میں سے بالکل بھی نہیں تھا آخر کار اس نے اسے فون لینے پر زبردستی منا لیا تھا۔

اور اس وقت وہ اپنے کمرے میں دروازہ بند کر کے بیڈ پر پڑی اس فون کے فنکشنز کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اچانک کال آنے لگی وہ تو شکر ہے کہ وہ سائلینٹ پر تھا

زراور نے ایسی کوئی غلطی نہیں کی تھی جس سے اسے کوئی نقصان ہو۔

شاہ جی آپ نے ڈرا دیا مجھے اگر کسی کو پتہ چل جاتا تو میں تو اس مصیبت کو صبح سے چھپا چھپا کر تھک چکی ہوں۔اور آپ ہیں کہ فون کان سے لگائے بے حد کم آواز میں بات کر رہی تھی

جبکہ دوسری طرف ذراور کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی

فضول میں ڈرتی ہو تم بوائے فرینڈ سے نہیں شوہر سے بات کر رہی ہو تھوڑا حوصلہ پیدا کرو پھر پکڑی گئی تو میں ہوں نہ وہ اسے ہمت دے رہا تھا

۔کیمرہ آن کرواس نے دوسرا حکم جاری کیا

جبکہ ویڈیو کال پر ایک بار پھر سے پریشان ہو گئی تھی وہ اسے ویڈیو کال کیوں کر رہا تھا۔

شاہ جی میں آپ سے اس طرح بات نہیں کر سکتی پلیز سمجھنے کی کوشش کریں وہ سمجھانے والے انداز میں کہہ رہی تھی

اس کے ڈر کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور تھا

ارے یار تم اتنا کیوں ڈرتی ہوں ویڈیو کال ایکسیپٹ کرو میں تمہیں دیکھنا چاہتا ہوں تم سے روبرو باتیں کرنا چاہتا ہوں وہ اس کی ہمت باندھتے ہوئے بولا

صبح دیکھا نہیں تھا اور روبرو باتیں بھی تو کی تھی اب کوئی ضرورت نہیں ہے وہ انکار کرتے ہوئے بولی

ٹھیک ہے اگر کوئی ضرورت نہیں ہے تو بات کرنے کی بھی کیا ضرورت ہے وہ غصے سے کہتا فون بند کر چکا تھا کہ اس کی ناراضگی پر اس کا دل بے ترتیب ہونے لگا تھا

وہ اتنی سی بات پر اس سے خفا ہو گیا تھا۔اس کی ناراضگی نے اسے بے حد بے چین کر دیا تھا اگلے ہی لمحے اس نے خود ہی ویڈیو کال کر دی تھی

اس کے منانے کے انداز الگ تھے اور زر اور تو اس کی ہر ادا پر جان نثار کرنے کو تیار بیٹھا تھا

اگلے ہی لمحے وہ ساری ناراضگی بلائے طاق رکھتا اس کی کال اٹینڈ کر چکا تھا۔

اور پھر نہ رکنے والا باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا وہ اسے اپنے دل کی بے قراریاں سنتا رہا اور وہ خاموشی سے سر جھکائے اس کی باتوں کو سنتی رہی

اس وقت وہ چھت پر بالکل اکیلا بیٹھا ہوا تھا کیونکہ اس کے کمرے پر تو شاور نے قبضہ کیا ہوا تھا۔

وہ اس کے کمرے کو چھوڑنے کے لئے کسی طریقے سے تیار نہیں تھا۔اور اسے فون لے کر دینے کا عمل یہ بھی اس نے ہی دیا تھا۔ جس پر اس نے فورا عمل کیا تھا

ooooo

آنکھ کھلی تو عنائش اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی وہ اٹھ باہر آیا تو وہاں بھی عنائش اسے کہیں نظر نہ آئی باہر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یقیناوہ چھت کی طرف گئی ہو گی اس وقت بہت زیادہ بارش ہو رہی تھی۔ پچھلے کچھ دنوں سے موسم کافی خوشگوار تھا اکثر بارشیں ہوتی رہتی تھی

وہ چھت پر پہنچا تو سامنے ہی وہ دونوں ہاتھ بارش میں پھیلائے اس وقت پوری طرح سے بھیگی ہوئی تھی اور اسے یوں دیکھ کر اس کے دل میں ننھی سی خواہش مچلنے لگی اس نے ایک لمحہ لگایا تھا اس کے سر پر پہنچنے کے لئے

اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی بازوؤں میں بھرتا وہ گول گول گمانے لگا جب کہ وہ کھلکھلاتی ہوئی اور بھی زیادہ بارش کو انجوائے کرنے لگی تھی

اسے زمین پر لاتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کرتا مکرش اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا

آپ کو پتہ ہے مجھے بارش بہت بہت بہت زیادہ پسند ہے اور میں بارش کو ہمیشہ ایسے ہی انجوائے کرتی ہوں اور اب سے ہم دونوں کیا کریں گے وہ بڑی آکسائیڈ سی اس کی گردن میں باہیں ڈالتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ اس کے نقوش کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا

اور تمہیں پتا ہے کہ مجھے بارش کبھی بھی پسند نہیں رہی آج تک میں نے کبھی بارش میں بھیگنے کی غلطی نہیں کی مجھے بارش کبھی اچھی نہیں لگتی تھی لیکن آج سے یہ مجھے اچھی لگنے لگی ہے

کیوں کہ اب سے تم اس بارش میں میرا ساتھ دیا کرو گی تو پھر یہ ہم دونوں کے لئے اسپیشل ہو جایا کرے گی وہ آج زندگی میں پہلی بار بارش کو اس طرح سے انجوائے کر رہا تھا ورنہ اسے بارش میں بھیگنے سے سخت چڑ تھی

اگر غلطی سے کبھی بھیگ جاتا تو پھر ایسا بیمار پڑتا کہ آسانی سے اسے آرام نہیں ملتا تھا۔ لیکن اس وقت وہ ہر چیز بھلائے اپنی متائے جان کو اپنی باہوں میں قید کئے ہوئے تھا

اور پھر کتنے ہی لمحات گزر گئے وہ دونوں ایک دوسرے کی باہوں میں اسی طرح یہ موسم انجوائے کرتے رہے

آج سے پہلے یہ بارش اسے کبھی اتنی حسین نہیں لگی تھی لیکن آج اس کے ساتھ اس کی زندگی تھی اور وہ اپنی زندگی کو بھرپور طریقے سے انجوائے کر رہا تھا جبکہ اس کی کھلکھلاہٹیں اس کا دل دھڑکا رہیں تھی

اس کے اندر ایک سکون تھا وہ اس کے ساتھ بے حد خوش تھی

ooooo

ایک کپ چائے بنا کر دو مجھے وہ کچن میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا اور وہ جو بڑے مزے سے کھانا کھا رہی تھی اسے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

میں۔۔۔! اس نے ہاتھ کی مدد سے اپنی جانب اشارہ کیا تھا۔

میرا نہیں خیال کہ یہاں تمہارے علاوہ کوئی اور موجود ہے وہ کندھے اچکا کر بولا تھا۔

اس نے سر سے پیر تک اسے دیکھا تھا اس کی نظروں میں حیرانگی ہی حیرانگی تھی

اس نے جھک کر اس کے قدموں کی طرف دیکھا تھا اور پھر گہرا سانس لے کر سیدھی ہوئی

اف زواور بھائی یہ آپ ہیں۔مجھے لگا"وہ"ہیں آپ کو پتہ ہے میں اچھی چائے نہیں بناتی پھر بھی اگر آپ میرے ہاتھ کی چائے پینا چاہتے ہیں تو میں بنا دیتی ہوں وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی

لڑکی ایک تو مجھے بھائی مت کہا کرو میں تمہارا بھائی نہیں ہوں لیکن تمہاری غلط فہمی کو سمجھ رہا ہوں

دوسرا جوتے میں زرا ور کے پہنے ہیں

اور تیسرا چار سال سے اس گھر میں رہ رہی ہو تمہیں ابھی تک چائے بنانی نہیں آئی

وہ رلیکس انداز میں کرسی کے ساتھ ٹیک لگا کر اس سے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ جو ابھی تک بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی نوالہ جیسے اس کے حلق میں پھنس گیا تھا

اس کی پھانسی پر وہ بنا کچھ بولے بس اسے گھورتا رہا کتنی دیر پانی کے لئے ہاتھ ٹیبل پر مرتی رہی لیکن وہ پر سکون سا اسے دیکھ رہا تھا آخر کار اس کے ہاتھ پانی کا گلاس لگا تو اس نے لمحے میں اسے لبوں سے لگاتے ہوئے ایک ہی سانس میں پی لیا

جب کہ وہ اب تک اسے گھورے جا رہا تھا

ہو گیا کھانسنا اب نکل آؤ شوکڈ سے باہر چائے بنا کر دو مجھے۔ سر درد کر رہا ہے میرا

اس کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھ کر اس نے پھر سے بڑے ہی ریلیکس انداز میں کہا تھا

مجھے نہیں آتی چائے بنانی جسے پینی ہے وہ خود بنا کر پی لے اور ویسے بھی اس گھر میں بہت ساری ملازم ہیں کوئی بھی چائے بنا کر دے گی اس کے سر داور آکڑ انداز پر وہ بھی بنا لحاظ کے بولی تھی۔

بیوی تم ہو کوئی اور نہیں اور ویسے بھی میرے سامنے سارے کام کرنا تم پر فرض ہے چکو جلدی اٹھو اور چائے بناؤ مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ تمہیں چائے بنانا آتا ہے یا نہیں

چلو اب وقت برباد مت کرو

بیوی نہیں صرف منکوحہ ہوں اور وہ بھی عنقریب میں ہی رہوں گی وہ چبا چبا کر بولی تھی

بی بی رخصتی ہو چکی ہے تمہاری اور اب تم بیوی رہو گی یا نہیں اس کا فیصلہ میں کروں گا تم نہیں اب میرا وقت برباد کرنا بند کرو اور جلدی سے اٹھو

وہ اپنی بات مکمل کرتا اسے اٹھنے کا اشارہ کر چکا تھا عنایہ فوراً کرسی چھوڑتے ہوئے اس کے لئے چائے بنانے لگی تھی اتنی فرمانبرداری کی امید تو اسے ہرگز نہیں تھی لیکن بیچ میں تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کے ٹیبل پر اس نے کپ پٹک کر رکھا تھا باب اڑاتی چائے بالکل تیار تھی

جب کہ وہ کچن سے باہر نکل گئی تھی اس نے کپ قریب گھسیٹتے جھک کے چائے کو دیکھا تھا کہیں زہر تو نہیں ملا دیا لیکن نہیں چائے بالکل نارمل لگ رہی تھی اس نے کندھے اچکا کر کپ لبوں سے لگایا

اور پھر اگلے ہی لمحے اس کے رونگٹے کھڑے ہو چکے تھے کانوں سے دھواں نکلنے لگا تھا آنکھیں ابل کر باہر آنے کو تھی۔

اتنا نمک شاید اس نے اب تک زندگی میں کھایا ہو گا جتنا اس وقت اس کی چائے میں تھا

ooooooo

مکرش وہ میں کیا کہہ رہی تھی کہ ہم نق اپنے گھر کا کلر چینج کرواتے مجھے نا اپنے روم کا کلر چینج کروانا ہے۔

وہ چینج کر کے بیڈ روم میں آئی تو اس سے کہنے لگی

کیوں میری جان یہ کلر کیا تمہیں پسند نہیں ہے ویسے یہ میں نے ایک ڈیڑھ مہینہ پہلے ہی چینج کروایا تھا لیکن پھر سے چینج کروا لیتے ہیں تمہارا فیورٹ کلر کونسا ہے یہ بتاؤ۔

وہ آئینے کے سامنے اس کے پیچھے آ کر اسے اپنے باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کلر تو میں ڈیسائیڈ کروں گی نا ابھی تو میں نے صرف چینج کرنے کے بارے میں سوچا ہے لائٹ بلیو اور لائٹ پنک کرواتے ہیں کیا خیال ہے آپ کا اچھا لگے گا نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

اچھا تو لگے گا جان لیکن میرا خیال ہے کہ اس کمرے کا کلر چینج کروانے سے بہتر ہے کہ حویلی میں موجود اپنے بیڈ روم کا کلر چینج کروا دوں۔

میں ویسے بھی اس کمرے کا کلر چینج کروانے کے بارے میں سوچ رہا تھا وہ ایک بار پھر سے بات کا رخ حویلی کی طرف کرنے لگا

جب اچانک ہی اس نے اس کی باہوں کا حصار توڑا تھا

مجھے ایک بات بتائیں مکرش میں جب بھی آپ سے کوئی بات کرتی ہوں یا پھر آپ سے کچھ پوچھتی ہوں تو آپ اپنی باتوں کو حویلی کی طرف کیوں لے کر جاتے ہیں

میں آپ کو کتنی بار بتا چکی ہوں کہ مجھے حویلی نہیں جانا اور نہ ہی وہاں جا کر رہنا ہے تو بار بار حویلی کے بارے میں بات کیوں کرتے ہیں؟

مجھے حویلی کے بارے میں کچھ نہیں جاننااور نہ ہی وہاں کبھی جانا ہے اتنی سی بات آپ کو سمجھ کیوں نہیں آتی آخر وہ آج تنگ آچکی تھی اس کی روز روز کی حویلی کی گردان سے

کیونکہ وہی ہمارا اصلی گھر ھے عنائش ہمیں وہیں جانا ہے وہیں پر جا کر رہنا ہے وہیں ہمارا اصل ہے ہم اپنا گھر چھوڑ کر یہاں نہیں رہ سکتے آج نہیں تو کل تمیں میرے ساتھ ہی چلنا ہو گا اور وہیں پر رہنا بھی ہو گا وہ ذرا سخت لہجے میں بولا تھا

میں اس کو بتا چکی ہوں کہ مجھے نہیں جانا وہاں اور نہ ہی میں اسے اپنا گھر مانتی ہوں یہ میرا گھر ہے جہاں میں آئی ہوں جہاں آپ ہیں۔

مجھے نہیں جانا اور کسی بھی گھر اور نہ ہی مجھے کسی اور گھر میں جا کر رہنا ہے یہ میرا گھر ہے اور میں ساری زندگی یہیں رہوں گی آپ کے ساتھ۔

اور اگر آپ بار بار حویلی کا ذکر کریں گے تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور کبھی نہیں بات کروں گی وہ ضدی لہجے میں کہتی تھی کہ اسے دھمکی بھی دے چکی تھی۔

عنایش تم جو بھی کہو لیکن میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گا وہ حویلی میرا اصل گھر ہے اور مجھے وہاں پر واپس جانا ہے وہ میری فیملی ہے میرے اپنے ہی میرے والدین ہیں بھائی ہیں۔

وہاں پے میرے رشتے ہیں جن کو میں چھوڑ نہیں سکتا۔

تو کیا مجھے چھوڑ دیں گے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

عنائش کیا تم میرے لیے اپنی ضد نہیں چھوڑ سکتی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس کے حویلی نہ جانے کے پیچھے کی وجہ کیا ہے۔

میں کوئی ضد نہیں کر رہی مکرش بس مجھے نہیں جانا کہیں پر بھی۔میں نہیں مانتی کسی رشتے کو کسی تعلق کو مجھے کوئی تعلق نہیں رکھنا کسی سے مجھے صرف آپ کے ساتھ رہنا ہے۔

میں کسی حویلی میں نہیں جانا چاہتی میں صرف آپ کے ساتھ آپ کے اس گھر میں رہنا چاہتی ہوں اتنی سی بات آپ کو سمجھ کیوں نہیں آ رہی؟

وہ تنگ آ چکی تھی اسے سمجھاتے سمجھاتے لیکن شاید وہ اپنی بات اسے سمجھا ہی نہیں پا رہی تھی۔

وجہ۔وہ ہاتھ سینے پر باندھے براہ راست اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کرنے لگا

وجہ بس اتنی ہے کہ مجھے آپ کے علاوہ اور کوئی نہیں چاہیے۔میں اور کسی سے نہیں ملنا چاہتی نہ تو میرے ماں باپ ہیں اور نہ ہی اور کوئی رشتہ دار صرف ایک شوہر ہے جو مجھ سے بے انتہا محبت کرتا ہے اس کی محبت کے علاوہ مجھے اور کچھ نہیں چاہئے وہ اچانک ہی اس کے قریب آتے ہوئے اس کے سینے پہ باندھے بازوؤں کو کھولتی اس کے سینے سے لگ چکی تھی۔

عنائش یہ کوئی وجہ نہیں ہے میری جان وہ گھر ہے تمہارا دادا جان ہیں وہاں تمھارے تایا تائی کزنز بہت سارے رشتے ہیں وہاں عنائش ایک بار ان رشتوں کو سمجھنے کی کوشش تو کرو وہ سب لوگ تمہارے لئے تڑپتے ہیں بہت دعائیں مانگی ہیں ان سب نے تمہارے لیے

تم بس ایک بار میرے ساتھ چلو تو سہی وہاں تم خود مجبور ہو جاؤں گی تمہارا کبھی وہاں سے واپس آنے کا دل نہیں چاہے گا۔

ایک باران سب رشتوں کواپنے دل میں تھوڑی سی جگہ دے دو دیکھنا تمہارا دل بدل جائے گا بس ایک بار میری بات مان کر میرے ساتھ چلو تو سہی وہ اسے منا رہا تھا

ٹھیک ہے میں چلنے کے لئے تیار ہوں آپ جہاں چاہے مجھے وہاں لے جائے لیکن میری ایک چھوٹی سی شرط ہے میں آپ کے ساتھ آپ کی حویلی میں اس گھر کی بیٹی نہیں بلکہ بہو بن کر جاؤ گی

ان لوگوں کا میری ذات سے کوئی تعلق نہیں ہو گا ان لوگوں کا مجھ سے صرف اتنا تعلق ہو گا کہ وہ آپ کے ساتھ جڑے رشتے کے ساتھ مجھے پہچانے گے۔

میں کسی سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی میں اس گھر کی بہو بن کر آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں لیکن بیٹی بن کر نہیں میرے پاس جو رشتے ہیں وہ کافی ہیں اب مجھے اور کوئی رشتہ نہیں چاہیے۔

آوہ پتا نہیں کیا کیا بول رہی تھی اس کی یہ باتیں کم از کم مکرش شاہ کی سمجھ سے باہر تھی۔

کیا مطلب ہے تمہارا تو اس گھر کی بیٹی ہو کیوں تم اس گھر میں بیو بن کر جاؤ گی تم میری بیوی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس گھر میں ان کے بیٹے کی بیٹی بن کر جاؤ گی

تم کیوں نہیں سمجھ رہی عنائش تم اس گھر کی واحد بیٹی ہو۔ تمہارے لیے ہر کوئی باہیں پھیلائیں انتظار کر رہا ہے تمہاری منتظر ہیں وہ آنکھیں وہ لوگ تمہیں میری بیوی کے روپ میں نہیں اپنی بیٹی کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامیں وہ اسے سمجھانے کی ایک اور کوشش کرنے لگا

لیکن میں کسی سے تعلق نہیں رکھنا چاہتی میرا تعلق صرف آپ کے ساتھ ہے آپ سے جڑے رشتوں کو نبھانے کے لیے تیار ہوں لیکن خود سے میں کسی کا تعلق اب نہیں بننے دوں گی

میری ذات سے کسی کا کوئی رشتہ نہیں ہو گا۔ میں وہاں آپ کی بیوی بن کر جاؤں گی اگر آپ کو منظور ہے تو میں آج ہی آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔

میں کھانا لگاتی ہوں آپ نیچے آجائیں وہ کہہ کر کمرے سے نکل چکی تھی جب کہ وہ اب تک دروازے پر دیکھ رہا تھا۔

کیا کہنا چاہتی تھی وہ کیا مطلب تھا اس کی باتوں کا مکرش شاہ نے آج تک اپنے آپ کو اتنا بے بس محسوس نہیں کیا تھا

OOOOO

نہیں میں نہیں نکل سکتی گھر سے باہر آپ کو پتہ تو ہے نہ وہ صبح اسے کمرے میں ناشتہ دینے کے لئے آئی تو وہ اس سے باہر ملنے کی فرمائش کرنے لگا۔

یار ہر بات پہ تم نے اپنے ان خوبصورت لبوں کے ساتھ یہ نہ کیوں چپکایا ہوا ہوتا ہے اتنے خوبصورت ہونٹ ہیں تمہارے پیاری پیاری باتیں کیا کرو نہ اکہ سنتے ہوئے بھی مجھے اچھا لگے

اس کے اپنے ہی انداز تھے تعریف کرنے کے بھی وہ ہر بات کو کہیں نہ کہیں رومانس تک لے جاتا تھا

تو آپ بھی تو یہ بات سمجھنے کی کوشش کریں نا میں باہر کیسے نکلوں آپ کو تو پتہ ہے نا کہ میں گھر سے باہر نہیں نکل سکتی اور ویسے بھی تو ہم یہاں پر روز ملتے ہیں تو باہر کہیں پھر ملنے کی ضرورت کیا ہے

اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھیلتے ہوئے بڑے پیار سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی

ایک تو اس بندے کا بھروسہ ہی نہیں تھا۔ کہ کب کہاں کس بات پر اس سے ناراض ہو کر بیٹھ جائے

سچ ہی کہتے ہیں جب آپ کے پاس کوئی سچے دل سے منانے والا ہو تو روٹھنے میں بھی مزا آتا ہے

اسے روٹھنے میں مزا آتا تھا اور یہ لڑکی سے منانے کی کوشش کرتی تھی

اس کی ہر ادا اس کے دل میں اپنا ایک الگ مقام بنا دیتی تھی

وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے لیے خاص ہو چکا ہے

ان لمحات کا کتنا انتظار کیا تھا اس نے کہ جب اس کے پاس بیٹھ کر اس طرح اپنی پیاری سے آواز میں اس سے باتیں کرے اس کا نام لے اسے اپنی محبت کے بارے میں بتائے

کبھی کبھی تو ان لمحات پر یقین کرنا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔

اسے اپنی محبت پر یقین ہو چکا تھا وہ اپنی محبت کو پا چکا تھا اس نے اسے حاصل کر لیا تھا وہ بھی تو اس کے پیار میں بالکل اسی طرح دیوانی ہو رہی تھی جس طرح ہوں اس کا دیوانہ تھا

مجھے یہ ساری باتیں نہیں پتا بس میں تم سے ملنا چاہتا ہوں اور کسی بھی حال میں ملنا چاہتا ہوں کل میں حویلی کے پچھلے طرف گاڑی لے کر آؤں گا تو وہاں آ جانا

اور ویسے بھی جب سے شناور آیا ہے تب سے ہم پر کسی کا دھیان ہی کہاں ہے ہر کوئی تو شناور کی طرف لگا ہوا ہے کوئی بھی ہماری غیر موجودگی کو محسوس بھی نہیں کرے گا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا وہ کافی دیر سوچتی رہی اگر انکار کرتی تو وہ اس سے خفا ہو جاتا اور وہ اس سے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی آنے کی اور کوئی بہانہ بھی تو لگانا پڑے گا نا عنایی کو اب غائب بھی نہیں کر سکتے نا وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی پچھلی بار تو اس نے عنایہ کو ہی غائب کر دیا تھا منظر سے۔

تمہیں کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا تمہارے ہر مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار تم بس اپنی تیاری کر لینا میں سنبھال کر لوں گا

وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلا گئی وہ جانے اور اس کا کام

اس کے ہوتے ہوئے وہ کسی ٹینشن میں پڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی پہلے یہ ڈر وہ اس کے پاس آنے پر اسے محسوس ہوتا تھا وہ کہیں ختم ہو چکا تھا اب تو وہ خود بھی اس کے پاس آنے کے لئے وقت کا انتظار کرتی تھی

oooooo

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے وہ اچانک دادا جان کے کمرے پر دستک دیتے ہوئے اندر آ گیا تھا دادا جان تو اسے دیکھ کر جیسے جی اٹھے تھے

ہاں میری جان بتاؤ تمہیں ہم سے کون سے بات کرنی ہے

ہم تو تمہاری آواز سننے کو ترس گئے کہ کب تم یہاں آؤ ہمارے پس

وہ کرسی پاس کرتے ہوئے اسے بٹھنے کا اشارہ کرنے لگے تو وہ بھی مغرورانہ چال چلتا ان کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا تھا

کیاسوچاہے آپ نے میری شرط کے بارے میں اس بارے میں بات کرناچاہتا تھاآپ سے اورایک اور بات بھی تھی جو میں آپ سے کرنے آیاہوں۔

شناوران کے پاس بیٹھے ہوئے کہنے لگا تھا۔

دیکھوبیٹاعنایہ کے بارے میں فی الحال کوئی بھی فیصلہ کرنامناسب نہیں رہے گا لیکن تم بتاؤتم کیابات کرنے آئے ہووہ فی الحال عنایہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرناچاہتے تھے کیونکہ جیساوہ چاہتا تھاوہ نہیں کر سکتے تھے۔

کیوں عنایہ کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنامناسب کیوں نہیں رہے گا جب کہ میں آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی بتاچکا تھاکہ میں اس بار عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتاہوں۔

آپ اس کی طرف سے مجھے مطمئن کریں تب ہی میں اس حویلی میں قدم رکھوں گا آپ نے اب تک اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچا تو کیا میں یہ سمجھوں کہ میری بات کی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے ایسا ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں

وہ ایک بار پھر سے آپنے ازلی انداز میں واپس آگیا تھا کوئی اس کی کسی ضد کو نہ مانے تو اسے ایسے ہی غصہ آتا تھا

دیکھو بیٹا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو عنایہ اس کی عمر ہی کیا ہے ابھی اس طرح طلاق کا داغ اپنے ماتھے پر لگا کر بیٹھ جائے گی تو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی

پہلے بھی وہ یہاں پر خوش نہیں ہے پل پل طعنوں سے بھری زندگی گزار رہی ہے ہر کسی کی نگاہ میں خود کو مجرم محسوس کرتی ہے اس نے چار سال حویلی میں گزارے ہیں وہ اسان نہیں تھے ہم اسے امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ وہ ان کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

میں نے آپ سے کب کہا کہ میں اس کو طلاق دے رہا ہوں یا طلاق کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں وہ انہیں دیکھتے ہوئے عجیب سے انداز میں سوال کر رہا تھا

اور اس نے فون پر یہی کہا تھا کہ وہ عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتا ہے لیکن طلاق کا ذکر اس نے نہیں کیا تھا

بیٹا ہم جانتے ہیں کہ تم نے طلاق کا ذکر نہیں کیا لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تم عنایہ کے ساتھ ساری زندگی نہیں رہنا چاہتے

اور نہ ہی ہم تمہیں فورس کر رہے ہیں ہم بس یہ کہہ رہے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لائق نہیں ہو جاتی تب تک ہمیں اس زمانے کی ٹھوکروں میں نہیں پھینکنا چاہیے۔

میرا ان سب باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں نے فیصلے کی بات کی تھی طلاق کی نہیں میں عنایا کی رخصتی جانتا ہوں وہ انہیں دیکھتے ہوئے ان کے سر پر ایک دھماکہ کر چکا تھا

رخصتی۔۔۔۔؟انہیں لگا جیسے ان کے ساعتوں نے کچھ غلط سن لیا ہو

جی ہاں رخصتی میں یہاں اسی مقصد سے آیا تھا اور میں نے آپ کو بھی یہی بتایا تھا کہ عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتا ہوں۔

میں نے نہ توتب طلاق کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی میرے دماغ میں طلاق کے حوالے سے کوئی بھی بات ہے۔

رخصتی چاہتا ہوں میں اپنی زندگی کو پراپر طریقے سے شروع کرنا چاہتا ہوں وہ ان کے سامنے بیٹھا ایک انہونی بات کر رہا تھا

یہ تم کیا کر رہے ہو شناور تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ ابھی 18 سال کی نہیں ہے وہ چھوٹی ہے۔ معصوم سی لڑکی ہے تم تم بہت جلدی سے سب کو سوچ رہے ہو

میں کوئی اعتراض نہیں کر رہا ہم اس کی رخصتی کبھی بھی تمہارے ساتھ خوشی خوشی کر دیں گے ہمیں تو بہت خوشی ہو گی جب تم اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو گے

لیکن تم بہت جلدی فیصلہ کر رہے ہو۔ یہ سچ ہے کہ ہم خوش ہیں تمہاری بات سے بلکہ ہم اپنی خوشی سے تمہارے سامنے بیان بھی نہ کر سکے لیکن وہ۔۔۔۔

اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں ہے وہ چھوٹی تو وہ تب بھی نہیں تھی جب اس نے مجھ پر الزام لگایا تھا

خیر میں پرانی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں۔ شادی تو مجھے بر دمیں بھی کرنی ہے تو بہتر ہے کہ جو شادی ہو چکی ہے اسی کو اللہ کا فیصلہ سمجھ کر میں اپنی زندگی میں آگے بھروں

تو آپ بھی میری اس زندگی کے بارے میں سوچیں

اور باقی میں چاہتا ہوں کہ مکزم اس گھر میں آجائے میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے یہ گھر ٹوٹا رہے

میں یہاں سے جانے سے پہلے سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں عنایہ کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا کیونکہ مکزم کے یہاں رہنے پر سب سے زیادہ مسئلہ اسی کو ہو گا آپ مکزم اور اس کی بیوی کو یہاں لے آئیں میری بیوی اور میری وجہ سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

ویسے تو رخصتی والی بات بھی صرف ایک فارملٹی کی ہے کیونکہ اس کی رخضتی اس کے باباہی کر چکے تھے لیکن پھر بھی ایک پرو پر زندگی شروع کرنے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ خود یہ فرض نبھائیں

وہ ان سے اجازت نہیں مانگ رہا تھا وہ انہیں بتا رہا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ مکزم واپس آجائے اور شاید عنایا کی رخصتی کے پیچھے بھی یہی وجہ تھی۔یقینا کل ان کی بری بہونے اسے مکزم کی واپسی کیلئے بنایا ہو گا۔

اور وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی تائی امی کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا

عنایہ اسے اس گھر میں کبھی برداشت نہیں کرے گی اور تم اسے معاف کیسے کر سکتے ہو کیا تم نہیں جانتے۔۔۔۔۔۔وہ بہت کچھ کہنا چاہتے تھے جب اچانک وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا

عنایا میرے ساتھ جائے گی میں اس کی رخصتی کروا رہا ہوں تو اس گھر میں اس کے گھر کے بیٹے کو آنے دیں

وہ اپنا بزنس شروع کر چکا ہوں میں یہاں نہیں رہ سکتا لیکن آپ لوگوں سے ملنے آتا رہوں گا

اور زیادتی میرے ساتھ ہوئی تھی ظلم میرے ساتھ ہوا ہے ناانصافی میرے ساتھ کی گئی ہے اور اگر میں مکزم کو معاف کر کے اس گھر میں واپس بلا رہا ہوں تو عنایہ کون ہوتی ہے اعتراض کرنے والی

مکزم کے یہاں رہنے پر اعتراض صرف مجھے ہو سکتا ہے کسی دوسرے تیسرے کو نہیں

عنایہ کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اپنی بات ختم کر تا وہ کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ دادا جان یہ سمجھ چکے تھے

کہ وہ عنایہ کے رخصتی کی بات اپنے لئے کر رہا ہے یا مکزم کو اس گھر میں واپس لانے کے لئے

ooooo

وہ کمرے میں واپس آیا تو عنائش ٹی وی میں پوری طرح سے مگن تھی کوئی ڈرامہ چل رہا تھا جس میں وہ کچھ زیادہ ہی دل چسپی لے رہی تھی کچھ دنوں سے وہ اس ڈرامے کو ضرورت سے زیادہ دیکھ رہی تھی

کیا بہت ہی زیادہ اچھا ہے یہ ڈرامہ وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

آج کل وہ جب گھر واپس آتا تھا وہ اسے ٹی وی میں ہی مگن دیکھتا تھا

نہیں کہانی اتنی اچھی نہیں ہے بس ہیرو بہت پیارا ہے وہ اپنی ہی دھن میں بولی تھی جبکہ مکرش کے تو سر سے جلی پیر میں بجھی تھی۔

کیا بکواس کی تم نے ابھی اس کے ہاتھ سے ریموڈ لیتا ٹی وی بند کر چکا تھا جبکہ اچانک اس کے بند ہونے پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

میں نے کیا بکواس کی میں تو بس آپ کو بتا رہی تھی کہ ڈرامہ اتنا اچھا نہیں ہے بس اس کا ہیرو پیارا ہے دیکھنے میں وہ اب تک اس کے غصے کو سمجھ نہیں پائی تھی

ابھی تو اس کا موڈ کافی اچھا لگ رہا تھا اچانک سے اسے ہو کیا گیا تھا

اس پیارے کی توایسی کی تیسی خبر دار جو آج کے بعد تم نے اس آدمی کا کوئی بھی ڈرامہ دیکھا کون ہے اس کی تو میں۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر ہی بیٹھے

اچھا اچھا اتنی سی بات پر جل گئے کیا مکرش شاہ اتنا چھوٹا سا دل ہے آپ کا میں کونسا اس کو ٹی وی سے نکال کر اس کے ساتھ بھاگنے کی تیاری کر رہی ہو جو آپ کو اتنا غصہ آرہا ہے اس کا غصہ جہاں اس کو مزے کا لگ رہا تھا وہی اس کے ٹی وی بند کرنے وہ ناراض بھی ہو رہی تھی

بکواس بند کرو خبر دار جو آج کے بعد تم نے یہ ڈرامہ دیکھا میرے علاوہ کوئی پیارا نہیں لگے گا تمہیں

کوئی زبردستی ہے کیا وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اس سے سوال کرنے لگی

ہاں ہے زبردستی مجھ سے زیادہ کوئی اچھا نہیں لگنا چاہیے تمہیں تمہارے دل دماغ اور نگاہوں میں صرف میرا عکس ہونا چاہیے خبردار جو تم نے آئندہ یہ ڈرامہ دیکھا ایک تو ویسے بھی مجھے یہ ترکی کے ہیرو اچھے نہیں لگتے

کیوں پیارے ہوتے ہیں اس لیے وہ اب بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آئی تھی

عنائش۔۔۔اس نے غصے سے اس کا نام لیا گویا اس موضوع کو ختم کرنا چاہتا ہو

اچھا سوری نہیں دیکھتی وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

اپنا سامان پیک کر لینا کل ہم حویلی جائیں گے وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا اپنے آستین کو فولڈ کرتے ہوئے فریش ہونے کے لیے جانے والا تھا

جب کہ اس کی بات سن کر اس نے اسے دیکھا

کیا وہ اس کی شرط کو مان چکا تھا کیا وہ اسے اس گھر کی بیٹی کے بجائے اپنی بیوی کی حیثیت سے متعارف کروانے کو تیار تھا

OOOOO

نہیں دادا جان کبھی بھی نہیں میں رخصتی نہیں کروں گی

مجھے نہیں جانا کسی کے بھی ساتھ اگر میں آپ لوگوں پر بوجھ ہوں تو مجھے میرے گھر واپس بھجوا دیں

میرے پاس میرے ماں باپ کا گھر ہے میں کسی پر بوجھ بن کر نہیں رہوں گی اور ویسے بھی بابا کی پینشن اب تک آتی ہے تو مجھے خرچے کی بھی ضرورت نہیں

اگر آپ اس نکاح کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کر لے

لیکن مجھے کسی کے ساتھ بھیجنے کے بارے میں بالکل مت سوچیں میں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہتی

اگر میں اس گھر سے کہیں جاؤں گی تو صرف اپنے ماں باپ کے گھر

مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانا اور ویسے بھی جس شخص کے ساتھ مجھے کبھی تعلق رکھنا ہی نہیں ہے اس کے بارے میں آپ یہ سب کچھ کیوں سوچ رہے ہیں؟

میں نے کیا کبھی بھی آپ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں آپ کے پوتے کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

نہیں نہ؟ کیونکہ میں ایسی کوئی خواہش اپنے دل میں رکھتی ہی نہیں میں جانتی ہوں دادا جان کہ میں ان پر لگا ہوا ایک بد نما داغ ہوں

جسے وہ کبھی قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ایسی کوئی خواہش میرے دل میں ہے

بلکہ میں تو خود ان کی زندگی سے نکل جانا چاہتی ہوں میرے دل میں ان کے حوالے سے بہت سارے سوال تھے

لیکن اب مجھے جواب مل گیا ہے وہ یہ سوچ کر یہ رخصتی کروانا چاہتے ہیں کہ میں اتنے سالوں سے ان کے نام پر اس گھر میں بیٹھی ہوئی ہوں تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی انہیں مجھ پر کسی طرح کا کوئی احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے

میں کسی کے سہارے کی محتاج نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے کسی کی ضرورت ہے

اپنے ماں باپ کے علاوہ کوئی کسی کا نہیں ہوتا اور بہتر ہے کہ میں بھی اپنے اصل کی طرف لوٹ جاؤں

آخر کب تک میں آپ لوگوں پر بوجھ بن کے رہوں گی وہ بولے جا رہی تھی اسے احساس بھی نہ ہوا کہ کوئی کمرے میں داخل ہوتا کب اس کے پیچھے رک کر اس کی باتیں سننے لگا

اسے احساس تب ہوا جب اسے اپنے پیچھے کسی کے وجود کا احساس ہوا اس نے فورا مڑ کر پیچھے دیکھا تھا

ہو گی تمہاری بکواس دادا جان رخصتی کی تیاری کروائیں

میں نے آپ سے اس سے اجازت مانگنے کے لیے نہیں کہا تھا

بلکہ رخصتی کے لیے کہا تھا ویسے اس کی رخصتی ہو چکی ہے اس کے والد صاحب خود اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھما کر گئے ہیں

اب آگے میں اس کی مرضی کا محتاج تو ہر گز نہیں ہوں تو اب اس سے اجازت مانگنے سے بہتر ہے کہ آپ رخصتی کی تیاریاں کریں

میں کسی کے نخرے اٹھانے کے لئے نہیں آیا وہ اپنی بات مکمل کرتا اسے گھورتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ دادا جان کو دیکھ رہی تھی جو بے بسی سے اسی کی طرف دیکھنے لگے

ooooo

مکرش کے آنے والی کال نے سب کو ایک بہت بڑی خوشخبری سنائی تھی کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ آخر کار عنائش گھر واپس آنے کے لئے مان گئی ہے

حویلی میں تو جیسے خوشی کی لہر واپس آگئی تھی

جہاں دادا جان کے عنایہ کی ضد پر پریشان تھے وہی اس خبر نے انہیں خوش دیا تھا

مکرش نے کہا تھا کہ وہ آج رات ہی وہاں سے نکلنے والے ہیں اور اس خبر کے حویلی میں پھیلتے ہی ہر طرف رونق لگ گئی تھی گھر کی بیٹی کے ویلکم کی تیاری شروع ہو گئیں

ہر کوئی اپنا اپنا حصہ ڈال رہا تھا آج تو تائی امی بھی باہر نکل آئی تھیں ان کے لئے بھی یہ بات کوئی معمولی سی بات نہیں تھی

اتنے سالوں کے بعد وہ لوگ اس سے ملنے والے تھے آخر کار اس خاندان کی اکلوتی بیٹی اتنے عرصے کے بعد اس گھر میں واپس آ رہی تھی

نہ جانے اس کے دل میں کیا کیا سوال ہوں گے نہ جانے کیا کیا سوچے بیٹھی ہو گی لیکن وہ سب سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار تھے

وہ بس قسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتے تھے بالکل صحیح سلامت

سب خوش تھے

اگر کوئی خوش نہ تھا تو وہ تھی چچی بیگم اس سارے ماحول سے کٹ کر یمنہ کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں

اتنے عرصے میں انہوں نے کبھی بھی اس گھر میں میں اتنی خوشی نہیں دیکھی تھی

ان کو تو ویسے بھی اس لڑکی سے کوئی مطلب نہیں تھا انکی تو شادی بھی اس کے اغوا ہونے کے بعد ہی ہوئی تھی

لیکن اس گھر میں انہوں نے اس کا اتنا ذکر سنا تھا کہ وہ اس سے انجان نہیں رہی تھیں اور پھر سب سے خاص بات تو ان کے شوہر کی بیٹی تھی

ان کی سوتیلی ہی سہی لیکن اس کے ساتھ ان کا کافی گہرا تعلق تھا

جس کے باوجود بھی وہ اس ماحول کا حصہ نہیں بن سکتی تھیں۔اسی لئے اس ماحول سے کٹ کر یمنہ کے ساتھ اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں

اور ساتھ ہی ساتھ یمنہ کو زر اور کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی تاکید کر رہی تھیں

کیونکہ وہ اس کے فیوچر کے بارے میں بہت کچھ سوچے ہوئے تھیں وہ اسے اسی گھر میں لانا چاہتی تھیں جو انہیں بہت مشکل لگ رہا تھا

OOOOO

وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اس نے کہا تھا تم اپنی تیاری کرو ہم حویلی جا رہے ہیں

اور اسے اس کی ہر شرط منظور ہے تو وہ بھی بنا کوئی بھی مزاحمت کیے جانے کی تیاری کرنے لگی تھی

ذہن میں بہت ساری سوچیں تھی کہ آخر مکرش اتنا جلدی کیسے مان گیا لیکن پھر یہ سوچ کر کے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی فیلنگس کو سمجھ گیا ہو وہ بھی جانے کی تیاری کرنے لگی تھی

اس بارے میں ان دونوں میں مزید کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس نے کہا تھا تو اپنی پیکنگ کرو اور وہ خاموشی سے اپنی پیکنگ کرنے میں لگ گئی تھی

وہ کمرے میں آیا تو وہ اس کی بھی تقریبا پیکنگ کر چکی تھی

تم نے میری یہ ساری پیکنگ کیوں کی ہے اس کی ضرورت نہیں تھی میرا وہاں بہت سامان ہے ان سب چیزوں کو لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ رہنے دو

اور تمہیں بھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں پیک کرو اتنا بڑا بیگ پیک کرنے کی کیا ضرورت تھی بلا

خیر وہاں تمہیں ہر چیز میسر ہو گی لیکن پھر بھی اگر تم اپنی چیزیں لے کر جانا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

مسکرا کر اس کے گال پر بوسہ دیتا جیسے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا

نہیں میں نے سب کچھ نہیں پیک کیا بس کچھ ڈریسز جو مجھے پسند تھی وہ رکھی ہیں اور کون سا ہم ساری زندگی کے لیے وہاں جا رہے ہیں

ہم نے واپس تو یہی آنا ہے نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے جیسے یقین دہانی چاہتی تھی مگر مکرش کچھ بھی نہیں بولا صرف مسکرا کر اس کا سامان اٹھانے لگا

اسے یقین تھا وہاں ایک بار جانے کے بعد وہ کبھی واپس یہاں آنے کے بارے میں نہیں سوچے گی

ooooo

اس وقت حویلی کا ماحول ایسا تھا جیسے اس حویلی میں کبھی کوئی غم آیا ہی نہ ہو

ایسے میں اچانک سے زرشے کا گھر سے باہر نکل جانا کسی نے بھی نوٹ نہیں کیا تھا

وہ بنا کسی کو بھی کچھ بتائے حویلی سے پیچھے والی گلی میں آگئی تھی وہ محبت کی جس سیڑھی پر قدم رکھ چکی تھی۔

جہاں انسان صحیح غلط کی پہچان کھو دیتا ہے اور پھر اس کے ہر سوال کا جواب زر اور کے پاس نکاح کی صورت میں موجود تھا

اس رات کے بعد وہ اس کے دوبارہ اتنے قریب کبھی نہیں آیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ اسے اس کی مرضی کے بنا نہیں چھونا چاہتا اس رات جو کچھ بھی ہوا ایک تو وہ اسے اپنا بنانا چاہتا تھا دوسرا اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا

ورنہ وہ بھی رخصتی سے پہلے اس طرح کا کوئی تعلق اس سے نہیں بنانا چاہتا تھا اور اب وہ اس کی مرضی کے بنا اس کے قریب جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ اب زرشے بھی اس کے ساتھ بہت پر سکون محسوس کرتی تھی لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی گستاخیاں ہی اس کا حال بگاڑ دیتی تھی

اس وقت وہ اس کے پیار میں دیوانی ہوئی گھوم رہی تھی اسے ذرا اور کی ہر بات سہی لگ رہی تھی لیکن وہ عنایہ کو لے کر وہ کافی پریشان بھی تھی وہ عنایہ کے بارے میں آج اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ کہ آخر اس کی زندگی میں ہوا کیا تھا وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی

اس وقت تو وہ بس اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے وہ یہاں تک آ گئی تھی کیونکہ اب ذرا اور کو ناراض کرنا اس کے بس سے باہر تھا

آج کل تو چھوٹی چھوٹی بات پر روٹھ کر بیٹھ جاتا تھا اور پھر اسے منانے میں وہ کتنا ہی وقت برباد کر دیتی اور وہ آسانی سے مانتا بھی نہیں تھا

اسی لئے وہ اسے ناراض کرنے کا رسک ہر گز نہیں لے سکتی تھی اس کی ناراضگی اسے بے چین کر دیتی تھی

اور آج تو وہ بہت سارے سوال لے کر یہاں تک آئی تھی اسے بہت کچھ جاننا تھا بہت کچھ بتانا تھا

وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر حویلی میں کیا ہوا تھا

آج جس کے ویلکم کی تیاری کی جارہی تھی وہ کون ہے گھر میں مکزم کی واپسی کے بارے میں بات کیوں کی جارہی ہے

مکزم شاہ بھی اس خاندان کا ہی بیٹا ہے یہ تو وہ جانتی تھی لیکن اس نے جب بھی اس کا ذکر سنا تھا ہمیشہ غصے سے ہی سنا تھا

کوئی بھی اس کا نام محبت سے نہیں لیتا تھا
پھر عنایہ کو اس نام سے انتہا کی نفرت تھی وہ اس بندے کا ذکر تک اپنی زندگی میں نہیں چاہتی تھی عنایہ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھی

اس نے تو ایک بار آپ نے اماں ابا کو یہ بات کرتے ہوئے بھی سنا تھا کہ اگر مکزم شاہ غلطی نہ کرتا تو آج عنایہ کی زندگی خراب نہ ہوتی وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر مکزم نے کیا کیا تھا جس کی سزا اس کی معصوم دوست کاٹ رہی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم پہ آکھڑی تھی جب اچانک گاڑی اس کے سامنے آرو کی اور اس میں بیٹھے انسان کو دیکھ کر اس کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ آگئی

زواور نے ایک طرف جھک کر گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ فوراہی اپنا چہرہ چھپاتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور وہ ایک لمحہ ضائع کیے تیزی سے گاڑی آگے بڑھا گیا تھا

ooooo

حویلی میں جیسے رونق کے واپس آگئی تھیں

دادا جان نے آج تائی امی اور تایا ابو کو اپنے کمرے میں بلا کر مکزم کو واپس حویلی آنے کی اجازت دے دی تھی

ان کے اس فیصلے نے سب کو حیران اور پریشان کر دیا تھا کہ اچانک انہوں نے اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا؟

کل تک جس کی شکل دیکھنے کے لئے تیار نہیں تھے وہ آج خود اسے حویلی میں بلا رہے تھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ آخر انہوں نے یہ فیصلہ کیسے کر لیا تھا

تائی امی کو اس بات کا اندازہ تھا کہ انہوں نے شاور سے بات کر کے ہی یہ بات ان تک پہنچائی ہے لیکن پھر بھی شاور اتنی جلدی یہ بات کر لے گا انہیں اس بات کا یقین نہ تھا

شاور اور مکزم ایک ہی چھت کے نیچے کیسے رہیں گے۔ یہ سوال ان کے ذہن میں تھا وہ کبھی بھی اچھے دوست نہیں رہے تھے ان دونوں میں بھائیوں والا رشتہ کبھی نہیں رہا تھا ایک سرد جنگ ہمیشہ سے ان دونوں میں چلتی آئی تھی اور پھر چار سال پہلے جو کچھ ہوا

مکزم اپنی زندگی میں بے حد خوش تھا وہ اپنی زندگی کو بہترین طریقے سے گزار رہا تھا

جبکہ شناور کی زندگی چار سال سے ڈسٹرب ہوئی تھی بے شک غلطی ان کے بیٹے کی تھی لیکن تھا تو وہ ان کا بیٹا جس دوری نا برداشت کرنی پڑھے وہ اس مقصد سے شناور کے پاس چلی گئی تھیں اور شناور نے ان کی بات مان لی تھی

لیکن چار سال پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ بھلایا نہیں جا سکتا تھا اور نہ ہی وہ بھلایا جا سکتا تھا جو آج سے تقریبا انیس سال پہلے ہوا تھا

اس حویلی کی اینٹ اینٹ اپنے اندر کتنے ناخوشگوار واقعات دبائے ہوئی تھی جو اس حویلی کے مکینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا

اور اب وقت آگیا تھا کہ اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا جائے مکرش نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عنائش سے کچھ بھی نہیں چھپائے گا

جبکہ اب یہ ساری باتیں ان کے خاندان کے بچوں سے چھپانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا

اسی لیے داداجان نے بھی یہی سوچا تھا کہ اب وہ یہ ساری چیزیں بچوں کو بتادیں گے جواب تک انہیں معلوم نہیں تھی

وہ ماضی کے تمام تلخ واقعات ان کے سامنے بیان کر دینا چاہتے تھے جنہیں یاد کرتے ہوئے آج بھی ان کی زندگی بے رونق ہو جایا کرتی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

OOOOO

OOOOO

OOOOO

نہیں میں نہیں نکل سکتی گھر سے باہر آپ کو پتہ تو ہے نہ وہ صبح اسے کمرے میں ناشتہ دینے کے لئے آئی تو وہ اس سے باہر ملنے کی فرمائش کرنے لگا۔

یار ہر بات پہ تم نے اپنے ان خوبصورت لبوں کے ساتھ یہ نہ کیوں چپکایا ہوا ہوتا ہے اتنے خوبصورت ہونٹ ہیں تمہارے پیاری پیاری باتیں کیا کرو نہ اکہ سنتے ہوئے بھی مجھے اچھا لگے

اس کے اپنے ہی انداز تھے تعریف کرنے کے بھی وہ ہر بات کو کہیں نہ کہیں رومانس تک لے جاتا تھا

تو آپ بھی تو یہ بات سمجھنے کی کوشش کریں نا میں باہر کیسے نکلوں آپ کو تو پتہ ہے نا کہ میں گھر سے باہر نہیں نکل سکتی اور ویسے بھی تو ہم یہاں پر روز ملتے ہیں تو باہر کہیں پھر ملنے کی ضرورت کیا ہے

اس کی شرٹ کے بٹن کے ساتھ کھیلتے ہوئے بڑے پیار سے اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی

ایک تواس بندے کا بھروسہ ہی نہیں تھا۔کہ کب کہاں کس بات پر اس سے ناراض ہو کر بیٹھ جائے

سچ ہی کہتے ہیں جب آپ کے پاس کوئی سچے دل سے منانے والا ہو تو روٹھنے میں بھی مزا آتا ہے

اسے روٹھنے میں مزا آتا تھا اور یہ لڑکی سے منانے کی کوشش کرتی تھی

اس کی ہر ادا اس کے دل میں اپنا ایک الگ مقام بنا دیتی تھی

وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے لیے خاص ہو چکا ہے

ان لمحات کا کتنا انتظار کیا تھا اس نے کہ جب اس کے پاس بیٹھ کر اس طرح اپنی پیاری سے آواز میں اس سے باتیں کرے اس کا نام لے اسے اپنی محبت کے بارے میں بتائے

کبھی کبھی تو ان لمحات پر یقین کرنا بھی مشکل ہو جاتا تھا۔

اسے اپنی محبت پر یقین ہو چکا تھا وہ اپنی محبت کو پا چکا تھا اس نے اسے حاصل کر لیا تھا وہ بھی تو اس کے پیار میں بالکل اسی طرح دیوانی ہو رہی تھی جس طرح ہوں اس کا دیوانہ تھا

مجھے یہ ساری باتیں نہیں پتا بس میں تم سے ملنا چاہتا ہوں اور کسی بھی حال میں ملنا چاہتا ہوں کل میں حویلی کے پچھلے طرف گاڑی لے کر آؤں گا تو وہاں آ جانا

اور ویسے بھی جب سے شاور آیا ہے تب سے ہم پر کسی کا دھیان ہی کہاں ہے ہر کوئی تو شاور کی طرف لگا ہوا ہے کوئی بھی ہماری غیر موجودگی کو محسوس بھی نہیں کرے گا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا وہ کافی دیر سوچتی رہی اگر انکار کرتی تو وہ اس سے خفا ہو جاتا اور وہ اس سے ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی

ٹھیک ہے میں کوشش کروں گی آنے کی اور کوئی بہانہ بھی تو لگانا پڑے گا نا عنایی کواب غائب بھی نہیں کر سکتے ناوہ کچھ سوچتے ہوئے بولی تھی پچھلی بار تو اس نے عنایہ کو ہی غائب کر دیا تھا منظر سے۔

تمہیں کچھ بھی سوچنے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نا تمہارے ہر مسئلے کو حل کرنے کے لئے تیار تم بس اپنی تیاری کر لینا میں سنبھال کر لوں گا

وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے بولا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلا گئی وہ جانے اور اس کا کام

اس کے ہوتے ہوئے وہ کسی ٹینشن میں پڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی پہلے یہ ڈر وہ اس کے پاس آنے پر اسے محسوس ہوتا تھا وہ کہیں ختم ہو چکا تھا اب تو وہ خود بھی اس کے پاس آنے کے لئے وقت کا انتظار کرتی تھی

ooooooo

مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے وہ اچانک دادا جان کے کمرے پر دستک دیتے ہوئے اندر آ گیا تھا دادا جان تو اسے دیکھ کر جیسے جی اٹھے تھے

ہاں میری جان بتاؤ تمہیں ہم سے کون سے بات کرنی ہے

ہم تو تمہاری آواز سننے کو ترس گئے کہ کب تم یہاں آؤ ہمارے پس

وہ کرسی پاس کرتے ہوئے اسے بٹھنے کا اشارہ کرنے لگے تو وہ بھی مغرورانہ چال چلتا ان کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا تھا

کیا سوچا ہے آپ نے میری شرط کے بارے میں اس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا آپ سے اور ایک اور بات بھی تھی جو میں آپ سے کرنے آیا ہوں۔

شناور ان کے پاس بیٹھے ہوئے کہنے لگا تھا۔

دیکھو بیٹا عنایہ کے بارے میں فی الحال کوئی بھی فیصلہ کرنا مناسب نہیں رہے گا

لیکن تم بتاؤ تم کیا بات کرنے آئے ہو وہ فی الحال عنایہ کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ جیسا وہ چاہتا تھا وہ نہیں کر سکتے تھے۔

کیوں عنایہ کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنا مناسب کیوں نہیں رہے گا جب کہ میں آپ کو یہاں آنے سے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ میں اس بار عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتا ہوں۔

آپ اس کی طرف سے مجھے مطمئن کریں تب ہی میں اس حویلی میں قدم رکھوں گا آپ نے اب تک اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچا تو کیا میں یہ سمجھوں کہ میری بات کی آپ کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے ایسا ہے تو میں واپس چلا جاتا ہوں

وہ ایک بار پھر سے آپنے ازلی انداز میں واپس آ گیا تھا کوئی اس کی کسی ضد کو نہ مانے تو اسے ایسے ہی غصہ آتا تھا

دیکھو بیٹا میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو عنایہ اس کی عمر ہی کیا ہے ابھی اس طرح طلاق کا داغ اپنے ماتھے پر لگا کر بیٹھ جائے گی تو اس کی زندگی برباد ہو جائے گی

پہلے بھی وہ یہاں پر خوش نہیں ہے پل پل طعنوں سے بھری زندگی گزار رہی ہے ہر کسی کی نگاہ میں خود کو مجرم محسوس کرتی ہے اس نے چار سال حویلی میں گزارے ہیں وہ اسان نہیں تھے ہم اسے امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ وہ ان کے چہرے کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا

میں نے آپ سے کب کہا کہ میں اس کو طلاق دے رہا ہوں

یاطلاق کے بارے میں کوئی فیصلہ کرنا چاہتا ہوں وہ انہیں دیکھتے ہوئے عجیب سے انداز میں سوال کر رہا تھا

اور اس نے فون پر یہی کہا تھا کہ وہ عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتا ہے لیکن طلاق کا ذکر اس نے نہیں کیا تھا

بیٹا ہم جانتے ہیں کہ تم نے طلاق کا ذکر نہیں کیا لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تم عنایہ کے ساتھ ساری زندگی نہیں رہنا چاہتے

اور نہ ہی ہم تمہیں فورس کر رہے ہیں ہم بس یہ کہہ رہے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کے لائق نہیں ہو جاتی تب تک ہمیں اس زمانے کی ٹھوکروں میں نہیں پھینکنا چاہیے۔

میرا ان سب باتوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں نے فیصلے کی بات کی تھی طلاق کی نہیں میں عنایا کی رخصتی جانتا ہوں وہ انہیں دیکھتے ہوئے ان کے سر پر ایک دھماکہ کر چکا تھا

رخصتی۔۔۔۔؟انہیں لگا جیسے ان کے ساعتوں نے کچھ غلط سن لیا ہو

جی ہاں رخصتی میں یہاں اسی مقصد سے آیا تھا اور میں نے آپ کو بھی یہی بتایا تھا کہ عنایہ کی طرف سے کوئی فیصلہ چاہتا ہوں۔

میں نے نہ تو تب طلاق کا ذکر کیا تھا اور نہ ہی میرے دماغ میں طلاق کے حوالے سے کوئی بھی بات ہے۔

رخصتی چاہتا ہوں میں اپنی زندگی کو پر اپر طریقے سے شروع کرنا چاہتا ہوں وہ ان کے سامنے بیٹھا ایک انہونی بات کر رہا تھا

یہ تم کیا کر رہے ہو شناور تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ ابھی 18 سال کی نہیں ہے وہ چھوٹی ہے۔ معصوم سی لڑکی ہے تم تم بہت جلدی سے سب کو سوچ رہے ہو

میں کوئی اعتراض نہیں کر رہا ہم اس کی رخصتی کبھی بھی تمہارے ساتھ خوشی خوشی کر دیں گے ہمیں تو بہت خوشی ہو گی جب تم اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو گے

لیکن تم بہت جلدی فیصلہ کر رہے ہو۔ یہ سچ ہے کہ ہم خوش ہیں تمہاری بات سے بلکہ ہم اپنی خوشی سے تمہارے سامنے بیان بھی نہ کر سکے لیکن وہ۔۔۔۔

اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں ہے وہ چھوٹی تو وہ تب بھی نہیں تھی جب اس نے مجھ پر الزام لگایا تھا

خیر میں پرانی کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں۔ شادی تو مجھے برد میں بھی کرنی ہے تو بہتر ہے کہ جو شادی ہو چکی ہے اسی کو اللہ کا فیصلہ سمجھ کر میں اپنی زندگی میں آگے بھروں تو آپ بھی میری اس زندگی کے بارے میں سوچیں

اور باقی میں چاہتا ہوں کہ مکزم اس گھر میں آجائے میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے یہ گھر ٹوٹا رہے

میں یہاں سے جانے سے پہلے سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتا ہوں عنایہ کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا کیونکہ مکزم کے یہاں رہنے پر سب سے زیادہ مسئلہ اسی کو ہو گا آپ مکزم اور اس کی بیوی کو یہاں لے آئیں میری بیوی اور میری وجہ سے کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

ویسے تو رخصتی والی بات بھی صرف ایک فارملٹی کی ہے کیونکہ اس کی رخضتی اس کے باباہی کر چکے تھے لیکن پھر بھی ایک پرو پر زندگی شروع کرنے سے پہلے میں چاہتاہوں کہ آپ لوگ خود یہ فرض نبھائیں

وہ ان سے اجازت نہیں مانگ رہا تھا وہ انہیں بتا رہا تھا کہ وہ چاہتا ہے کہ مکزم واپس آجائے اور شاید عنایا کی رخصتی کے پیچھے بھی یہی وجہ تھی۔یقینا کل ان کی بری بہونے اسے مکزم کی واپسی کیلئے بنایا ہو گا۔

اور وہ جانتے تھے کہ وہ اپنی تائی امی کی کوئی بات نہیں ٹال سکتا

عنایہ اسے اس گھر میں کبھی برداشت نہیں کرے گی اور تم اسے معاف کیسے کر سکتے ہو کیا تم نہیں جانتے۔۔۔۔۔۔وہ بہت کچھ کہنا چاہتے تھے جب اچانک وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا

عنایا میرے ساتھ جائے گی میں اس کی رخصتی کروا رہا ہوں تو اس گھر میں اس کے گھر کے بیٹے کو آنے دیں

وہ اپنا بزنس شروع کر چکا ہوں میں یہاں نہیں رہ سکتا لیکن آپ لوگوں سے ملنے آتا رہوں گا

اور زیادتی میرے ساتھ ہوئی تھی ظلم میرے ساتھ ہوا ہے ناانصافی میرے ساتھ کی گئی ہے اور اگر میں مکزم کو معاف کر کے اس گھر میں واپس بلا رہا ہوں تو عنایہ کون ہوتی ہے اعتراض کرنے والی

مکزم کے یہاں رہنے پر اعتراض صرف مجھے ہو سکتا ہے کسی دوسرے تیسرے کو نہیں

عنایہ کو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا تو اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا اپنی بات ختم کر تا وہ کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ دادا جان یہ سمجھ چکے تھے

کہ وہ عنایہ کے رخصتی کی بات اپنے لئے کر رہا ہے یا مکزم کو اس گھر میں واپس لانے کے لئے

ooooo

وہ کمرے میں واپس آیا تو عنائش ٹی وی میں پوری طرح سے مگن تھی کوئی ڈرامہ چل رہا تھا جس میں وہ کچھ زیادہ ہی دل چسپی لے رہی تھی کچھ دنوں سے وہ اس ڈرامے کو ضرورت سے زیادہ دیکھ رہی تھی

کیا بہت ہی زیادہ اچھا ہے یہ ڈرامہ وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

آج کل وہ جب گھر واپس آتا تھا وہ اسے ٹی وی میں ہی مگن دیکھتا تھا

نہیں کہانی اتنی اچھی نہیں ہے بس ہیرو بہت پیارا ہے وہ اپنی ہی دھن میں بولی تھی جبکہ مکرش کے توسر سے جلی پیر میں بجھی تھی۔

کیا بکواس کی تم نے ابھی اس کے ہاتھ سے ریموڈ لیتا ٹی وی بند کر چکا تھا جبکہ اچانک اس کے بند ہونے پر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

میں نے کیا بکواس کی میں تو بس آپ کو بتا رہی تھی کہ ڈرامہ اتنا اچھا نہیں ہے بس اس کا ہیرو پیارا ہے دیکھنے میں وہ اب تک اس کے غصے کو سمجھ نہیں پائی تھی

ابھی تو اس کا موڈ کافی اچھا لگ رہا تھا اچانک سے اسے ہو کیا گیا تھا

اس پیارے کی تو ایسی کی تیسی خبر دار جو آج کے بعد تم نے اس آدمی کا کوئی بھی ڈرامہ دیکھا کون ہے اس کی تو میں۔۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر ہی بیٹھے

اچھا اچھا اتنی سی بات پر جل گئے کیا مکرش شاہ اتنا چھوٹا سا دل ہے آپ کا میں کونسا اس کو ٹی وی سے نکال کر اس کے ساتھ بھاگنے کی تیاری کر رہی ہو جو آپ کو اتنا غصہ آرہا ہے اس کا غصہ جہاں اس کو مزے کا لگ رہا تھا وہی اس کے ٹی وی بند کرنے وہ ناراض بھی ہو رہی تھی

بکواس بند کرو خبر دار جو آج کے بعد تم نے یہ ڈرامہ دیکھا میرے علاوہ کوئی پیارا نہیں لگے گا تمہیں

کوئی زبردستی ہے کیا وہ دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اس سے سوال کرنے لگی

ہاں ہے زبردستی مجھ سے زیادہ کوئی اچھا نہیں لگنا چاہیے تمہیں تمہارے دل دماغ اور نگاہوں میں صرف میرا عکس ہونا چاہیے خبر دار جو تم نے آئندہ یہ ڈرامہ دیکھا ایک تو ویسے بھی مجھے یہ ترکی کے ہیرو اچھے نہیں لگتے

کیوں پیارے ہوتے ہیں اس لیے وہ اب بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آئی تھی

عنائش۔۔۔اس نے غصے سے اس کا نام لیا گویا اس موضوع کو ختم کرنا چاہتا ہو

اچھا سوری نہیں دیکھتی وہ ہنستے ہوئے بولی تھی

اپنا سامان پیک کر لینا کل ہم حویلی جائیں گے وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا اپنے آستین کو فولڈ کرتے ہوئے فریش ہونے کے لیے جانے والا تھا

جب کہ اس کی بات سن کر اس نے اسے دیکھا

کیا وہ اس کی شرط کو مان چکا تھا کیا وہ اسے اس گھر کی بیٹی کے بجائے اپنی بیوی کی حیثیت سے متعارف کروانے کو تیار تھا

OOOOO

نہیں دادا جان کبھی بھی نہیں میں رخصتی نہیں کروں گی

مجھے نہیں جانا کسی کے بھی ساتھ اگر میں آپ لوگوں پر بوجھ ہوں تو مجھے میرے گھر واپس بھجوادیں

میرے پاس میرے ماں باپ کا گھر ہے میں کسی پر بوجھ بن کر نہیں رہوں گی اور ویسے بھی بابا کی پینشن اب تک آتی ہے تو مجھے خرچے کی بھی ضرورت نہیں اگر آپ اس نکاح کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو شوق سے کر لے

لیکن مجھے کسی کے ساتھ بھیجنے کے بارے میں بالکل مت سوچیں میں یہاں سے کہیں نہیں جانا چاہتی

اگر میں اس گھر سے کہیں جاؤں گی تو صرف اپنے ماں باپ کے گھر

مجھے کسی کے ساتھ نہیں جانااور ویسے بھی جس شخص کے ساتھ مجھے کبھی تعلق رکھنا ہی نہیں ہے اس کے بارے میں آپ یہ سب کچھ کیوں سوچ رہے ہیں؟

میں نے کیا کبھی بھی آپ سے اس بات کا ذکر کیا کہ میں آپ کے پوتے کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں

نہیں نہ؟ کیونکہ میں ایسی کوئی خواہش اپنے دل میں رکھتی ہی نہیں میں جانتی ہوں دادا جان کہ میں ان پر لگا ہوا ایک بدنما داغ ہوں

جسے وہ کبھی قبول نہیں کریں گے اور نہ ہی ایسی کوئی خواہش میرے دل میں ہے

بلکہ میں تو خود ان کی زندگی سے نکل جانا چاہتی ہوں میرے دل میں ان کے حوالے سے بہت سارے سوال تھے

لیکن اب مجھے جواب مل گیا ہے وہ یہ سوچ کر یہ رخصتی کروانا چاہتے ہیں کہ میں اتنے سالوں سے ان کے نام پر اس گھر میں بیٹھی ہوئی ہوں تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی انہیں مجھ پر کسی طرح کا کوئی احسان کرنے کی ضرورت نہیں ہے

میں کسی کے سہارے کی محتاج نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے کسی کی ضرورت ہے

اپنے ماں باپ کے علاوہ کوئی کسی کا نہیں ہوتا اور بہتر ہے کہ میں بھی اپنے اصل کی طرف لوٹ جاؤں

آخر کب تک میں آپ لوگوں پر بوجھ بن کے رہوں گی وہ بولے جا رہی تھی اسے احساس بھی نہ ہوا کہ کوئی کمرے میں داخل ہوتا کب اس کے پیچھے رک کر اس کی باتیں سننے لگا

اسے احساس تب ہوا جب اسے اپنے پیچھے کسی کے وجود کا احساس ہوا اس نے فورا مڑ کر پیچھے دیکھا تھا

ہو گی تمہاری بکواس دادا جان رخصتی کی تیاری کروائیں

میں نے آپ سے اس سے اجازت مانگنے کے لیے نہیں کہا تھا

بلکہ رخصتی کے لیے کہا تھا ویسے اس کی رخصتی ہو چکی ہے اس کے والد صاحب خود اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھما کر گئے ہیں

اب آگے میں اس کی مرضی کا محتاج تو ہر گز نہیں ہوں تو اب اس سے اجازت مانگنے سے بہتر ہے کہ آپ رخصتی کی تیاریاں کریں

میں کسی کے نخرے اٹھانے کے لئے نہیں آیا وہ اپنی بات مکمل کرتا اسے گھورتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ وہ دادا جان کو دیکھ رہی تھی جو بے بسی سے اسی کی طرف دیکھنے لگے

ooooo

مکرش کے آنے والی کال نے سب کو ایک بہت بڑی خوشخبری سنائی تھی کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ آخر کار عنائش گھر واپس آنے کے لئے مان گئی ہے

حویلی میں تو جیسے خوشی کی لہر واپس آگئی تھی

جہاں دادا جان کے عنایہ کی ضد پر پریشان تھے وہی اس خبر نے انہیں خوش دیا تھا

مکرش نے کہا تھا کہ وہ آج رات ہی وہاں سے نکلنے والے ہیں اور اس خبر کے حویلی میں پھیلتے ہی ہر طرف رونق لگ گئی تھی گھر کی بیٹی کے ویلکم کی تیاری شروع ہو گئیں

ہر کوئی اپنا اپنا حصہ ڈال رہا تھا آج تو تائی امی بھی باہر نکل آئی تھیں ان کے لئے بھی یہ بات کوئی معمولی سی بات نہیں تھی

اتنے سالوں کے بعد وہ لوگ اس سے ملنے والے تھے آخر کار اس خاندان کی اکلوتی بیٹی اتنے عرصے کے بعد اس گھر میں واپس آ رہی تھی

نہ جانے اس کے دل میں کیا کیا سوال ہوں گے نہ جانے کیا کیا سوچے بیٹھی ہو گی لیکن وہ سب سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار تھے

وہ بس قسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتے تھے بالکل صحیح سلامت

سب خوش تھے

اگر کوئی خوش نہ تھا تو وہ تھی چچی بیگم اس سارے ماحول سے کٹ کر یمنہ کے ساتھ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھیں

اتنے عرصے میں انہوں نے کبھی بھی اس گھر میں میں اتنی خوشی نہیں دیکھی تھی

ان کو تو ویسے بھی اس لڑکی سے کوئی مطلب نہیں تھا انکی تو شادی بھی اس کے اغوا ہونے کے بعد ہی ہوئی تھی

لیکن اس گھر میں انہوں نے اس کا اتنا ذکر سنا تھا کہ وہ اس سے انجان نہیں رہی تھیں اور پھر سب سے خاص بات تو ان کے شوہر کی بیٹی تھی

ان کی سوتیلی ہی سہی لیکن اس کے ساتھ ان کا کافی گہرا تعلق تھا جس کے باوجود بھی وہ اس ماحول کا حصہ نہیں بن سکتی تھیں۔اسی لئے اس ماحول سے کٹ کر یمنہ کے ساتھ اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں

اور ساتھ ہی ساتھ یمنہ کو زراور کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنے کی تاکید کر رہی تھیں

کیونکہ وہ اس کے فیوچر کے بارے میں بہت کچھ سوچے ہوئے تھیں وہ اسے اسی گھر میں لانا چاہتی تھیں جو انہیں بہت مشکل لگ رہا تھا

ooooo

وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اس نے کہا تھا تم اپنی تیاری کرو ہم حویلی جا رہے ہیں

اور اسے اس کی ہر شرط منظور ہے تو وہ بھی بنا کوئی بھی مزاحمت کیے جانے کی تیاری کرنے لگی تھی

ذہن میں بہت ساری سوچیں تھی کہ آخر مکرش اتنا جلدی کیسے مان گیا

لیکن پھر یہ سوچ کر کے ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی فیلنگس کو سمجھ گیا ہو وہ بھی جانے کی تیاری کرنے لگی تھی

اس بارے میں ان دونوں میں مزید کوئی بات نہیں ہوئی تھی اس نے کہا تھا تو اپنی پیکنگ کرو اور وہ خاموشی سے اپنی پیکنگ کرنے میں لگ گئی تھی

وہ کمرے میں آیا تو وہ اس کی بھی تقریبا پیکنگ کر چکی تھی

تم نے میری یہ ساری پیکنگ کیوں کی ہے اس کی ضرورت نہیں تھی میرا وہاں بہت سامان ہے ان سب چیزوں کو لے کر جانے کی ضرورت نہیں ہے یہ رہنے دو

اور تمہیں بھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں پیک کرو اتنا بڑا بیگ پیک کرنے کی کیا ضرورت تھی بلا

خیر وہاں تمہیں ہر چیز میسر ہو گی لیکن پھر بھی اگر تم اپنی چیزیں لے کر جانا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

مسکرا کر اس کے گال پر بوسہ دیتا جیسے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا

نہیں میں نے سب کچھ نہیں پیک کیا بس کچھ ڈریسز جو مجھے پسند تھی وہ رکھی ہیں اور کون سا ہم ساری زندگی کے لیے وہاں جا رہے ہیں

ہم نے واپس تو یہی آنا ہے نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے جیسے یقین دہانی چاہتی تھی مگر مکرش کچھ بھی نہیں بولا صرف مسکرا کر اس کا سامان اٹھانے لگا

اسے یقین تھا وہاں ایک بار جانے کے بعد وہ کبھی واپس یہاں آنے کے بارے میں نہیں سوچے گی

OOOOO

اس وقت حویلی کا ماحول ایسا تھا جیسے اس حویلی میں کبھی کوئی غم آیا ہی نہ ہو

ایسے میں اچانک سے زرشے کا گھر سے باہر نکل جانا کسی نے بھی نوٹ نہیں کیا تھا

وہ بنا کسی کو بھی کچھ بتائے حویلی سے پیچھے والی گلی میں آگئی تھی وہ محبت کی جس سیڑھی پر قدم رکھ چکی تھی۔

جہاں انسان صحیح غلط کی پہچان کھو دیتا ہے اور پھر اس کے ہر سوال کا جواب زر اور کے پاس نکاح کی صورت میں موجود تھا

اس رات کے بعد وہ اس کے دوبارہ اتنے قریب کبھی نہیں آیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ اسے اس کی مرضی کے بنا نہیں چھونا چاہتا اس رات جو کچھ بھی ہوا ایک تو وہ اسے اپنا بنانا چاہتا تھا دوسرا اسے اپنی محبت کا احساس دلانا چاہتا تھا

ورنہ وہ بھی رخصتی سے پہلے اس طرح کا کوئی تعلق اس سے نہیں بنانا چاہتا تھا اور اب وہ اس کی مرضی کے بنا اس کے قریب جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ اب زرشے بھی اس کے ساتھ بہت پر سکون محسوس کرتی تھی لیکن اس کی چھوٹی چھوٹی گستخیاں ہی اس کا حال بگاڑ دیتی تھی

اس وقت وہ اس کے پیار میں دیوانی ہوئی گھوم رہی تھی اسے ذراور کی ہر بات سہی لگ رہی تھی لیکن وہ عنایہ کو لے کر وہ کافی پریشان بھی تھی وہ عنایہ کے بارے میں آج اس سے بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ کہ آخر اس کی زندگی میں ہوا کیا تھا وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی

اس وقت تو وہ بس اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے وہ یہاں تک آگئی تھی کیونکہ اب ذراور کو ناراض کرنا اس کے بس سے باہر تھا

آج کل تو چھوٹی چھوٹی بات پر روٹھ کر بیٹھ جاتا تھا اور پھر اسے منانے میں وہ کتنا ہی وقت برباد کر دیتی اور وہ آسانی سے مانتا بھی نہیں تھا

اسی لئے وہ اسے ناراض کرنے کا رسک ہر گز نہیں لے سکتی تھی اس کی ناراضگی اسے بے چین کر دیتی تھی

اور آج تو وہ بہت سارے سوال لے کر یہاں تک آئی تھی اسے بہت کچھ جاننا تھا بہت کچھ بتانا تھا

وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر حویلی میں کیا ہوا تھا

آج جس کے ویلکم کی تیاری کی جا رہی تھی وہ کون ہے گھر میں مکزم کی واپسی کے بارے میں بات کیوں کی جا رہی ہے

مکزم شاہ بھی اس خاندان کا ہی بیٹا ہے یہ تو وہ جانتی تھی لیکن اس نے جب بھی اس کا ذکر سنا تھا ہمیشہ غصے سے ہی سنا تھا

کوئی بھی اس کا نام محبت سے نہیں لیتا تھا

پھر عنایہ کو اس نام سے انتہا کی نفرت تھی وہ اس بندے کا ذکر تک اپنی زندگی میں نہیں چاہتی تھی عنایہ اس سے اتنی نفرت کیوں کرتی تھی

اس نے تو ایک بار آپ نے اماں ابا کو یہ بات کرتے ہوئے بھی سنا تھا کہ اگر مکزم شاہ غلطی نہ کرتا تو آج عنایہ کی زندگی خراب نہ ہوتی وہ جاننا چاہتی تھی کہ آخر مکزم نے کیا کیا تھا جس کی سزا اس کی معصوم دوست کاٹ رہی تھی

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم پہ آ کھڑی تھی جب اچانک گاڑی اس کے سامنے آ رو کی اور اس میں بیٹھے انسان کو دیکھ کر اس کے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ آ گئی

زواور نے ایک طرف جھک کر گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ فوراہی اپنا چہرہ چھپاتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی اور وہ ایک لمحہ ضائع کیے تیزی سے گاڑی آگے بڑھا گیا تھا

ooooo

حویلی میں جیسے رونق کے واپس آگئی تھیں

دادا جان نے آج تائی امی اور تایا ابو کو اپنے کمرے میں بلا کر مکزم کو واپس حویلی آنے کی اجازت دے دی تھی

ان کے اس فیصلے نے سب کو حیران اور پریشان کر دیا تھا کہ اچانک انہوں نے اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا؟

کل تک جس کی شکل دیکھنے کے لئے تیار نہیں تھے وہ آج خود اسے حویلی میں بلا رہے تھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا؟ آخر انہوں نے یہ فیصلہ کیسے کر لیا تھا

تائی امی کو اس بات کا اندازہ تھا کہ انہوں نے شناور سے بات کر کے ہی یہ بات ان تک پہنچائی ہے لیکن پھر بھی شناور اتنی جلدی یہ بات کر لے گا انہیں اس بات کا یقین نہ تھا

شناور اور مکزم ایک ہی چھت کے نیچے کیسے رہیں گے۔یہ سوال ان کے ذہن میں تھا وہ کبھی بھی اچھے دوست نہیں رہے تھے ان دونوں میں بھائیوں والا رشتہ کبھی نہیں رہا تھا ایک سرد جنگ ہمیشہ سے ان دونوں میں چلتی آئی تھی اور پھر چار سال پہلے جو کچھ ہوا

مکزم اپنی زندگی میں بے حد خوش تھا وہ اپنی زندگی کو بہترین طریقے سے گزار رہا تھا

جبکہ شناور کی زندگی چار سال سے ڈسٹرب ہوئی تھی بے شک غلطی ان کے بیٹے کی تھی لیکن تھا تو وہ ان کا بیٹا جس دوری نا برداشت کرنی پڑھے وہ اس مقصد سے شناور کے پاس چلی گئی تھیں اور شناور نے ان کی بات مان لی تھی

لیکن چار سال پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ بھلایا نہیں جا سکتا تھا اور نہ ہی وہ بھلایا جا سکتا تھا جو آج سے تقریبا انیس سال پہلے ہوا تھا

اس حویلی کی اینٹ اینٹ اپنے اندر کتنے ناخوشگوار واقعات دبائے ہوئی تھی جو اس حویلی کے مکینوں کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا

اور اب وقت آگیا تھا کہ اس کے بارے میں سب کچھ بتا دیا جائے مکرش نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عنائش سے کچھ بھی نہیں چھپائے گا

جبکہ اب یہ ساری باتیں ان کے خاندان کے بچوں سے چھپانے کا بھی کوئی فائدہ نہیں تھا

اسی لیے دادا جان نے بھی یہی سوچا تھا کہ اب وہ یہ ساری چیزیں بچوں کو بتا دیں گے جواب تک انہیں معلوم نہیں تھی

وہ ماضی کے تمام تلخ واقعات ان کے سامنے بیان کر دینا چاہتے تھے جنہیں یاد کرتے ہوئے آج بھی ان کی زندگی بے رونق ہو جایا کرتی تھی

oooooooo

Zubi Novels Zone

ماضی

یہ کیا بکواس ہے تم ایسا کیسے کر سکتے ہو کیا یہ قدم اٹھانے سے پہلے تمہیں ہمارے خاندان کی عزت و وقار کا خیال نہ آیا؟

کہہ دو کہ یہ سب کچھ جھوٹ ہے ورنہ ہم تمہیں گولی مار دیں گے سید زعفران شاہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنے سامنے کھڑے اپنے سب سے لاڈلے بیٹے سید مہربان شاہ کو جان سے مار ڈالیں۔

نہیں باباجان یہ جھوٹ نہیں ہے یہ بالکل سچ ہے میں شادی کر چکا ہوں عفراء سے اس کے خاندان والے اس کی شادی زبردستی کروا رہے تھے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں باباجان میں ایسا کیسے ہونے دے سکتا ہوں؟

ہم نے مجبور ہو کر یہ قدم اٹھایا ہے ہمیں قبول کر لیجئے سید مہربان شاہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہہ رہے تھے

قبول کر لیں اپنے دشمن کی بیٹی کو قبول کر لیں ہر گز نہیں ہو سکتا اس لڑکی سے نکاح کرنے سے پہلے تمہیں اپنی حدود یاد رکھنی چاہیے اگر ہم تم سے بہت محبت

کرتے ہیں تمہاری ہر جائز ناجائز خواہش قبول کر لیتے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم ہمارے دشمن کی بیٹی کو ہمارے خاندان کی بہو بنا کر پیش کرو

ابھی کے ابھی اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤ کیونکہ ہمارے ہوتے ہوئے یہ لڑکی یہاں قدم نہیں رکھ سکتی وہ حد غصے اپنے بیٹے کو گھورتے ہوئے بولے تھے

نہیں بابا جان میں عفرا کو چھوڑ کر نہیں آؤں گا یہ میرے نکاح میں ہے اور اب یہ وہی رہے گی جہاں میں رہوں گا وہ اپنی بیوی کا ہاتھ تھامتے ہوئے ان کے سامنے ڈٹ گئے تھے آج ایک لڑکی کے لئے وہ اپنے باپ کے سامنے نظر اٹھا کر بات کر رہے تھے ورنہ ان کے تینوں بیٹے کبھی اس طرح بدلحاظی کا مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے

تو ٹھیک ہے تم بھی چلے جاؤ یہاں سے ہمیں تمہاری ضرورت نہیں بابا جان نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا

نہیں بابا جانی آپ میری خاطر اپنے بیٹے کو خود سے الگ نہ کریں میں چلی جاؤں گی یہاں سے لیکن آپ اتنا بڑا فیصلہ نہ کریں ساری غلطی میری ہے میں نے ہی انہیں پیغام بھجوایا تھا

دو سال پہلے ہماری ملاقات یونیورسٹی میں ہوئی تھی یقین مانیں اس وقت میں نہیں جانتی تھی کہ ان کا تعلق ہمارے دشمن خاندان سے ہے۔اور نہ ہی میں نے کبھی یہ سب کچھ جاننے کی کوشش کی تھی میں تو ان سے محبت کرتی تھی۔کچھ دن پہلے ہی میرے خاندان والوں کو یہ بات پتہ چل گئی میں ان کے دشمن کے بیٹے سے دل لگا بیٹھی ہوں

یہی وجہ ہے کہ وہ جلد سے جلد میری شادی کسی سے بھی کروا دینا چاہتے تھے میرا مذہب مجھے اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ میں اپنا پسندیدہ ہمسفر چن سکوں ۔لیکن میں بھول گئی تھی کہ ہمارا معاشرہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا

میں چلی جاؤں گی یہاں سے آپ انہیں گھر سے نہ نکالے۔وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی جب کہ دادا جان نے تو چہرہ پھیر لیا تھا

ان کے سامنے ہاتھ مت جوڑو ان کا دل بہت سخت ہے تمہارے ہاتھ جوڑنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا اور میں تمہیں کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا چاہے یہ مجھے اپنے گھر سے نکال دیں یا اپنے دل سے میں نے تمہارے ساتھ چلنے کا فیصلہ کر لیا ہے تو اب مجھے یہ فیصلہ بدلنے پر کوئی بھی مجبور نہیں کر سکتا چلو میرے ساتھ مجھے اپنے زور بازو پر اتنا یقین ہے کے تمھیں دو وقت کی روٹی کھلا سکتا ہوں ۔سید مہربان شاہ اپنی ضد کے پکے تھے

آج تک ان کی ضد سے انہیں ان کے باپ بھی پیچھے نہیں ہٹا پائے تھے یہاں تو بات ان کی محبت پر آ گئی تھی

نہیں شاہ جی روک لیجئے وہ چلا جائے گا آپ کو تو پتہ ہے اس کو زندگی کی سختیاں جھیلنے کی عادت نہیں ہے اسے خود سے الگ مت کریں دشمنوں کی بیٹی سے دل لگا بیٹھا ہے دشمن اس کا کیا حال کریں گے اسے دروازے کی طرف قدم بڑھاتے دیکھ حدیجہ بیگم ان کے پیروں میں آگئی تھی۔

اور اپنی ماں کو اپنے باپ کے قدموں میں یوں بیٹھ کر روتے دیکھ ارسلان شاہ بھی ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو گئے جو بھی تھا چھوٹا بھائی ان دونوں کا بھی لاڈلا تھا ہم اسے دشمنوں کی نظروں میں آنے نہیں دے سکتے تھے بے شک دشمن کی بیٹی سے دل لگا کر اس نے بہت بڑی خطا کی تھی۔اور اس طرح اسے گھر سے بھگا کر جس طرح سے نکاح کیا تھا یہ کوئی معمولی بات تو نہ تھی

ٹھیک ہے بلا لو اسے واپس لیکن ایک بات یاد رکھنا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں میں اسے اس جائیداد سے بے دخل نہیں کروں گا کیوں کہ اس گھر اور جائیداد میں اس کا ایک حصہ ہے لیکن اب میرے دل میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں وہ

ان سے کہتے وہاں سے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔ جبکہ وہاں موجود سب لوگوں نے سکون کا سانس لیا تھا

ooooooo

پانچ دن سے کوئی نہ کوئی بری خبر آ رہی تھی کبھی وہ ان کے ملازموں کے ساتھ بد سلوکی کرتے تو کبھی ان پر جان لیوا حملہ کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ کوئی ان کے روبرو آ کر ان کا مقابلہ کرتا

عفرا کو اس خاندان میں آئے چار مہینے گزر چکے تھے ہر کوئی ان سے بے حد محبت سے پیش آتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی ان چار مہینوں میں انہیں ایک پل کا سکون نصیب نہ ہوا

ہر وقت یہ ڈران کے حواسوں پر حاوی رہتا کہ ان کے گھر والے کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں ان کے دونوں بھائی شہر کے جانے مانے بد معاش تھے۔ جبکہ وہ نشے کا غیر قانونی کام کرتا تھا لیکن کسی میں بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ ان کے گریبان تک پہنچ پاتا

لوگ ان سے ڈرتے تھے ان کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود بھی کسی نے اتنی ہمت نہ تھی کہ کوئی ان کے خلاف آواز اٹھاتا

اور پھر آئے دن آنے والی دھمکیوں نے انہیں حد درجہ بے چین کر رکھا تھا جب انہیں خبر ملی کہ وہ امید سے ہیں۔ خاندان میں پہلے ہی چار بیٹے تھے۔ اس خبر نے ہر طرف خوشیاں بکھیر دی تھی۔

باباجان کو پوتی کی خواہش تھی۔ اور یہ بات سید مہربان شاہ بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے اور اس بات کا ذکر انہوں نے عفرا کے سامنے بھی کر دیا تھا

لیکن یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ وہ ان کے نصیب میں کیا لکھتا ہے۔ لیکن ایک امید تھی اگر بیٹی ہوئی تو یقینا بابا جان انہیں معاف کر دیں گے۔ وہ خود بیٹی کی رحمت سے محروم تھے۔ لیکن انہیں اپنی پوتی چاہیے تھی۔

اور یہ خبر ان تک بھی پہنچ چکی تھی کہ حویلی میں جلد ہی خوشیاں آنے والی ہیں ۔اور اس بات پر وہ بہت بہت خوش تھے لیکن اس بات کا انہوں نے اظہار نہیں کیا تھا۔

جب کہ آئے دن ہونے والے حملوں کو لے کر وہ اپنے بیٹوں کی سکیورٹی بہت سخت کرواتے جا رہے تھے۔

ان لوگوں کا مطالبہ تھا کہ عفرا کو ان کے حوالے کر دیا جائے کیونکہ جس طرح اس نے گھر سے بھاگ کر شادی کی ہے اسے راوج کے نام پر قتل کر دیا جائے گا ۔اور اس طرح سے ہی وہ ان کے خاندان سے دشمنی چھوڑنے کو تیار تھے۔

لیکن یہ بات خاندان میں کسی کو بھی قبول نہیں تھی۔وہ اس خاندان کی بہو تھی جسے وہ اس طرح لوگوں کے حوالے نہیں کر سکتے تھے۔ عفرا کی شادی ایک پچاس سالہ آدمی سے کروائی جا رہی تھی صرف اس جرم میں کہ اس نے کسی کے لیے اپنے دل میں جذبات پیدا ہونے دیے تھے

لیکن عفرا ایک بہت ہی نیک اور پاکیزہ سیرت کی لڑکی تھی اس نے سید مہربان شاہ کو بھی کبھی نکاح سے پہلے منہ نہیں لگایا تھا

لیکن پھر بھی سید مہربان شاہ کے سچے جذبات ان کے دل پر دستک دے چکے تھے ۔ مگر دل میں جذبات سچے ہوں تو اللہ بھی ایسی محبت کا ساتھ دیتا ہے۔ بے شک وہ انکے حصے کی محبت ہیں جو ان کے حصے میں آئی تھی

ooooooo

عبداللہ کی پیدائش نے جہان شاہ خاندان کے ایک اور پوتے میں اضافہ کر دیا تھا اور وہی تھوڑی سی مایوسی بھی تھی کہ اس بار بھی وہ بابا جان کو ناامید کر چکے تھے

وہ اداس ہو جایا کرتے تھے کہ اللہ نے ان کے نصیب میں بیٹی کیوں نہیں لکھی جب کہ وہ تو بیٹیوں سے بے تحاشہ محبت کرتے ہیں نہ تو ان کی کوئی بہن تھی اور نہ ہی بیٹی اور اب ان کی کوئی پوتی بھی نہ تھی۔

لیکن ان کے پانچوں پوتوں نے حویلی کے ایک ایک چیز پر اپنا قبضہ جمار کھا تھا جہاں اس خاندان کا سب سے بڑا بیٹا سید مقکرش شاہ غصے کا بادشاہ تھا۔ وہی ان کے دو جڑواں پوتے شناور زراور ایک دوسرے کا آئینہ تھے۔ شناور ضدی مزاج تھا جبکہ زراور سلجھا ہوا سمجھ دار تھا۔ لیکن سب سے الگ تھا مکزم جسے کسی سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا اس کی اپنی ایک دنیا تھی۔

عبداللہ معصوم سا سب سے چھوٹا سب کا لاڈلا اور ان کے خاندان کی رونق اس پر ختم ہوتی تھی۔

وقت گزرتا جارہا تھا دشمنوں نے اپنی ضد نا چھوڑی تھی۔ کبھی کبھی سب کچھ بھول بھلا کر اپنی زندگیوں میں مگن ہو جاتے تو پھر کبھی جیسے اچانک کچھ یاد آنے پر ایک بار پھر سے ان پر حملے ہونا شروع ہو جاتے دیکھتے دیکھتے چھ سال گزر چکے تھے۔ شاہ خاندان کے لوگ اپنی زندگیوں میں بہت آگے بڑھ چکے تھے جب کہ دشمن اب بھی اپنی ضدوں میں وہی پر قائم تھے۔

عفرا نے اپنے خاندان والوں سے ملنے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی وہ ایسی کوئی خواہش دل میں رکھتی تھی۔

ان کی بس یہی ایک خواہش تھی ز عفران شاہ اسے اپنی بیٹی کہہ کر اپنے سینے سے لگالیں جوان سالوں میں ممکن نہیں ہو سکا تھا۔

جہاں بچہ بچہ عفرا کی شخصیت سے متاثر تھا۔ وہی بابا جان ان کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کرتے تھے۔

لیکن آخر کب تک وہ بھی اپنی ضد پر قائم رہ سکتے کئی سال بعد انہیں دوسری بار ماں بننے کا موقع ملا تھا۔

اوراس خبر نے پوری حویلی میں ہلچل مچادی تھی۔عفرا سجدوں میں رو رو کر بیٹی کے لیے دعائیں مانگتی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کے باباجان کو بس ایک بار اپنی بیٹی ان کی آغوش میں ڈال دی پھر ساری ناراضگی بھول جائیں گے۔وہ ان کی خواہش کو پورا کرنا چاہتی تھی اور ایسا ممکن تھا وہ سب کی سننے والی ذات اس کی بھی سن لے اور اس کے نصیب میں اپنی رحمت لکھ دے

اور یہ دعا صرف ان کی ہی نہیں سب کی تھی وہ تو مکرش مکزم شناور زوا اور یہاں تک عبداللہ کو بھی بٹھا کر دعائیں مانگواتی تھی کہ ان سب کی بہن اس دنیا میں آ جائے۔

وہ یکتا اور تہنا ذات ان معصوم بچوں کی تو سنتا تھا۔

عفرا کی ان بچگانہ حرکتوں پر اکثر وہ لوگ ہنستے تو کبھی اس کی دعاؤں پر آمین کہتے ۔یہ حقیقت تھی کی اگر اس کی یہ دعائیں قبول ہو جاتی تو اس خاندان میں موجود یہ چھوٹی سی تلخی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی

مہربان شاہ بھی اپنے بابا کے سینے سے لگنے کو تڑپ رہے تھے لیکن وہ اس بات کا اظہار کبھی عفرا کے سامنے نہیں کرتے تھے اور وہ اکثر خود کو ان کا گناہ گار کہتی تھی

اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ عفرا اپنے آپ کے لئے کچھ بھی برا سوچے۔ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی تھی وہ ان کی بے شمار چاہتوں کا جواب چاہتوں سے دیتی تھی

ooooooo

آخر کاران کی دعائیں رنگ لے آئی تھی ان کی آغوش میں ننھی سی بچی آنکھیں بند کیے نہ جانے کون سے خوابوں میں کھوئی ہوئی تھیں سب باری باری آکر اسے پیار کر رہے تھے لیکن وہ نہ آئے جن کا انتظار اسے تھا۔

وہ دو دن تک انتظار کرتی رہی۔ان کی خواہش پوری ہو چکی تھی ان کی پوتی اس دنیا میں آچکی تھی لیکن وہ کیوں نہیں آئے تھے اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے۔اس کے دل میں بے چینی ہونے لگی کیا اب بھی بابا جان انہیں معاف کرنے کو تیار نہ تھے

وہ جتنا سوچتی اتنا الجھ جاتی اسی لئے اٹھ کر اپنے دوپٹے کو ٹھیک سے خود پر پھیلاتی اپنی ننھی سی معصوم بچی کو اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔

دادا جان اپنے کمرے میں پر سکون بیٹھے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے انہیں دیکھ کر حیران ہوئے جب کہ وہ ان کی حیرانگی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے قدم قدم چلتی ان کے ہاتھ سے کتاب نکالتے ہوئے اپنی ننھی سی بچی کا وجود ان کے

ہاتھوں میں سونپ چکی تھی۔وہ جوان کی اس حرکت پر حیران تھے۔احتیاط سے اسے اپنے ساتھ لگا گئے

ooooooo

وہ اپنی گود میں اس نازک نرم ملائم وجود کو محسوس کر رہے تھے۔ تین دن سے وہ صرف اس خوشی کو محسوس کر رہے تھے وہ چاہ کر بھی اپنی بہو سے ملنے کے لئے اس کے کمرے میں نہ جا سکے کہیں ان کی بہو یہ نہ کہے کہ وہ اتنے مطلبی انسان ہیں کہ 6 سال سے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور آج جب وہ ان کی پوتی کو اس دنیا میں لانے کی وجہ بنی ہے تو وہ اس کے کمرے میں آ گئے ہیں

لیکن انہیں تو اس بات کا اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس خبر کا انتظار وہ نہ جانے کتنے سالوں سے کر رہے تھے ان کی یہ خواہش پوری ہوئی تھی ان کے خاندان میں بھی آخر کار اللہ نے اپنی رحمت بھیج دی تھی

عفرا یہ ہماری پوتی وہ اپنے ہاتھوں میں اس نرم و ملائم وجود کو اٹھائے آج پہلی بار اپنی بہو کا نام اپنے لبوں سے ادا کر رہے تھے

جی بابا جان یہ آپ کی پوتی ہے جیسے آپ خود سے دور رکھے ہوئے ہیں ان کے لہجے میں صاف ناراضگی تھی

نہیں عفرا ہم اسے خود سے دور نہیں کر رہے ہم خود کو دور کر رہے تھے یہ سوچ کر کہ کہیں ہمارے چھونے سے تم ہم سے خفا نہ ہو جاؤ۔ کہیں تم ہمیں مطلبی نہ سمجھو کہیں تمہیں یہ نہ لگے کہ ہم تم سے صرف اس لیے بات کر رہے ہیں کیونکہ تم نے ہماری پوتی کو جنم دیا ہے لیکن یقین مانو عفرا ہم چاہ کر بھی تم لوگوں سے الگ نہیں رہ سکتے ہم تم سے بہت محبت کرتے ہیں تم ہمارے بیٹے کی محبت ہو ہمارے خاندان کی بہو ہو نہ صرف ہمارے خاندان کی بہو ہماری نسل کی آمین

ہوں اور اب تو تم نے ہمیں اتنا خوبصورت تحفہ دے دیا ہے کہ ہم کبھی بھی تم سے خفا نہیں رہ سکتے

وہ اپنے گود میں موجود اس پیاری سی بچی کو دیکھتے ہوئے بولے تو عفرا نے سکون سے آنکھیں موند لی آج رات اس کی زندگی کی سب سے پر سکون رات تھی آخر کار اس نے وہ پا لیا تھا بابا جان اسے اپنے پاس بلاتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

oooooo

حویلی میں اس وقت ہر انسان کا فیورٹ کام تھا اس کے پیچھے بھاگنا کیونکہ ابھی ابھی اس نے چلنا شروع کیا تھا اور اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے سب کو بہت مزہ آتا تھا

اوراس طرح وہ خود بھی بہت زیادہ خوش رہتی تھی وہ حویلی کی رونق تھی کوئی بھی انسان اس حویلی میں ایسا نہ تھا جو اس سے محبت نہ کرتا ہو وہ سب کے لیے بے حد عزیز تھی اور سب سے زیادہ رضوانہ بیگم کے لئے جن کے بیٹے تو وہ امانت بن چکی تھی دادا جان نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا وہ اسے مکرش کے نام کی انگوٹھی پہنا چکے تھے اور اس دن سے وہ اور بھی زیادہ عزیز ہونے لگی تھی

اس کی پہلی سالگرہ پر ہی اسے اور حویلی کے تمام بچوں کو ان کی جائیداد کے حصے دے دیے گئے تھے۔تاکہ آگے جا کر کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہ ہو بابا جان چاہتے تھے کل کو بڑے ہو کر ان کے پوتے جائیداد کے نام پر ایک دوسرے کے دشمن نہ بن جائیں انہوں نے ساری زندگی جائیداد اپنے تینوں بچوں کے نام نہیں کی تھی کہ کہیں جائیداد کی وجہ سے ان بھائیوں میں لڑائی جھگڑے نہ پیدا ہوں

لیکن انہیں جلدی احساس ہو گیا تھا کہ ان کے خون میں جائیداد کی ہوس نہیں ہے۔اور انہیں یقین تھا کہ آگے جا کر بھی ایسا کچھ نہیں ہو گا لیکن کل کس نے

دیکھا تھا یہی وجہ تھی کہ انہوں نے ابھی ہی ان کے حصے کی جائیداد ان کے حوالے کر دی اور خاص کر عنائش کو کیوں کہ وہ ان کے خاندان کی اکلوتی بیٹی تھی وہ اس کے ساتھ کسی طرح کی ناانصافی برداشت نہیں کر سکتے تھے

••••••

عنائش کی چھٹی سالگرہ تھی۔اور اس کی یہ سالگرہ بہت دھوم دھام سے منائی جا رہی تھی صرف سالگرہ ہی نہیں بلکہ سالگرہ کے ساتھ آج اس کے نکاح کی تقریب بھی تھی

چھوٹی سی عنائش کے ہاتھ میں پیارسا پین تھا جس کے اوپر مور کے پنکھ لگے ہوئے تھے جس سے لکھنے کے لیے وہ بے حد بے تاب تھی اس کی بے تابی کو دیکھتے ہوئے جلدی ہی نکاح کو شروع کر دیا گیا تھا

تھوڑی ہی دیر میں وہ پین کی مدد سے نکاح نامے پر نقش و نگار بنانے ہی لگی تھی کہ اسے صرف سائن کرنے کا کہہ کر دل خراب کر دیا گیا اسنے گھور کر اپنے بابا کو دیکھا تھا

جو اس کی منتیں کر رہے تھے کہ پیپر پر صرف سائن کرنا ہے اور کچھ بھی نہیں لکھنا

عینی سائن کر دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہیں ایسا ہی پین لا کر دوں گا۔ مکرش نے بے حد پیار سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا اور فٹافٹ پیپر پر الٹے سیدھے سائن کرنے لگی۔

اور اس طرح سے اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکرش شاہ کے نام لکھ دیا گیا

اس نے بہت خوشی سے سالگرہ کا کیک کاٹا تھا یہ اس کی زندگی کا سب سے خوشگوار دن تھا لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ یہ دن ان کی زندگیوں میں

ooooooo

تقریب ختم ہو چکی تھی سب لوگ اپنے اپنے گھر جا چکے تھے بچے تقریبا سو چکے تھے جب اچانک واچ مین نے آکر انہیں یہ بتایا کہ باہر ان سے ملنے کے لیے کچھ لوگ آئے ہوئے ہیں وہ اس کے چہرے سے اندازہ لگا چکے تھے کہ باہر کوئی دوست تو نہیں ہو گا کیونکہ وہ کافی زیادہ پریشان لگ رہا تھا انہوں نے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے

سب لوگ ہی انہیں پریشانی سے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد ان کا چہرہ دروازے سے نمودار ہوا تو وہ اپنے پیچھے آنے والے لوگوں کو

اندر آنے کا اشارہ کرنے لگے جاوید اور باسل کو دیکھ کر سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے یہ کوئی اور نہیں بلکہ عفرا کے دونوں بھائی تھے

جو اتنے سالوں سے ان کے ساتھ اس دشمنی کو نبھا رہے تھے آخر 12 سال بعد ان کے یہاں آنے کا کیا مقصد تھا

پچھلے تین سال سے وہ اپنے ہر طرح کے الٹے سیدھے کام چھوڑ چکے تھے پچھلے تین سال سے ان پر کسی طرح کا کوئی حملہ نہیں ہوا تھا اور نہ کہ وہ لوگ کبھی ان کے راستے میں آئے تھے ان کی طرف سے وہ بالکل بے فکر ہو گئے تھے لیکن یہ تو کسی نے نہیں سوچا تھا کہ وہ اس طرح کبھی ان کے گھر میں آ جائیں گے

عفرا انہیں دیکھتے ہی سید مہربان شاہ کے پیچھے چھپنے کی کوشش کرنے لگی جب کہ وہ اسی کے سامنے آ کر رک گئے تھے

عفرا میری بہن مجھے معاف کر دو ہم نے تمہارے ساتھ بہت برا سلوک کیا ہم نے تمہیں بہت برا بھلا کہا ہم معافی کے قابل نہیں ہے لیکن آخر کب تک ہم تم سے یوں منہ پھیر کر رہیں گے آخر کب تک انا کی جنگ لڑتے رہیں گے اب بس ہو چکی ہے ہمیں معاف کر دو ہم مزید یہ جنگ نہیں لڑنا چاہتے ہماری بھی بہت ساری خواہشیں ہیں تمہارے بچوں کو لے کر آج ہم ہاتھ جوڑ کر تم سے معافی مانگنا چاہتے ہیں ہمیں معاف کر دو

امی جان اب اس دنیا میں نہیں رہی لیکن جاتے جاتے انہوں نے ہمیں اس بات کا احساس دلا دیا ہے کہ ہم نے اپنی بہن کے ساتھ بہت ناانصافی ہے ہم معافی کے لائق تو نہیں ہے لیکن پھر بھی تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے اسے دیکھ کر کہہ رہے تھے جب کہ وہ جو اپنے بھائیوں کے جھکے ہوئے سر دیکھ رہی تھی آنکھوں سے آنسو صاف کرتی سید مہر بام شاہ کی جانب دیکھنے لگی پھر جنہوں نے انہیں مسکرا کر ان کی طرف جانے کے لیے کہا تھا کب تک وہ اپنے بھائیوں سے ناراض رہتی ایک بہن ہار گئی تھی اپنے بھائیوں کے جھکے سر دیکھ

ooooooo

جاوید اور باسل بالکل بدل چکے تھے وہ اپنے الٹے سیدھے سارے کام چھوڑ چکے تھے آج کل وہ دونوں بھائی اپنا بزنس شروع کر چکے تھے جبکہ ان کے والد آج کل امریکہ میں اپنے بزنس پر کام کر رہے تھے۔اور ان کو بھی اس بات کی خبر ہو چکی تھی کہ ان کی بیٹی دوبارہ سے ان کے گھر کی چوکھٹ پر قدم رکھنے کو تیار ہے آج کل عفرا کی چھوٹی بہن فروہ کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی

اور بڑی بہن ہوتے ہوئے اس کے بہت سارے فرائض تھے جو اسے سرانجام دینے تھے بھائیوں کو واپس پا کر بہت خوش تھیں آج وہ فروا کی شادی کی شاپنگ میں مصروف تھی فروا اس کے ساتھ جا کر اپنی پسند کی چیزیں لے رہی تھی

کہ اچانک ہی تیز بارش شروع ہو گئی شاپنگ کا ارادہ ترک کر کے واپسی پر وہ اسی کے ساتھ اس کی حویلی آ گئی تھی

ooooooo

فروا تم ایسا کرو کہ الماری سے میرے کوئی بھی کپڑے نکال کر پہن لو یہ سارے کپڑے بھیگ گئے ہیں تم فریش ہو جاؤ میں بچوں کو دیکھ کر آتی ہوں وہ ان سے کہتے ہوئے نیچے کی طرف چلی گئی تھی جبکہ وہ الماری سے اپنے لئے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلیں آئی ان کے کپڑے انہیں بالکل فٹ تھے وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں کنگھی کرنے لگی تھی جب اچانک اپنے کندھے پر کسی لمس کا احساس ہوا

جان تم تو اپنی بہن کی شادی میں اس حد تک مصروف ہو گئی ہو کہ تمہیں شوہر کا احساس تک نہیں ان پر دباؤ ڈالتے ہوئے انہوں نے اس کا رخ اپنی جانب کیا تھا لیکن اپنے سامنے اپنی اپنی سالی کو دیکھ کر وہ جلدی سے پیچھے ہٹے

ارے فروا تم ہو میری بیوی کہاں ہے وہ خدا شکر ادا کرتے ہوئے چار قدم پیچھے ہٹے تھے خدا کا شکر تھا کہ انھوں نے اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی ایسی ویسی بات نہیں کی تھی۔ کیونکہ اکثر کمرے میں عفرا کے ساتھ کافی بے باک انداز میں گفتگو کرتے تھے اور اور فروا ان کے لئے بالکل ان کی سگی بہن جیسی تھی اللہ نے انہیں بہن کی نعمت سے نہیں نوازا تھا لیکن فروا کو اپنی بہن ہی سمجھتے تھے

جی جناب یہ میں ہوں آپ کی سالی اور آپ کی بیگم بچوں کے پاس گئی ہیں آپ کہیں تو میں آپ کی بیگم کو بلاتی ہوں ہمیشہ کی طرح اس کی نظروں میں کچھ عجیب تھا اس کی مسکراہٹ بہت پر سرار تھی

تقریبا دو مہینے سے وہ ایک دوسرے کو جانتے تھے اور اب تک فروا نے ایک بار بھی اپنے لبوں سے انہیں بھائی کہہ کر نہیں پکارا تھا یا شاید وہ انہیں بھائی مانتی ہی نہیں تھی

نہیں نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود جا رہا ہوں نیچے بچوں کے پاس تم اپنی تیاری مکمل کرو وہ مسکرا کر کہتے کمرے سے نکل گئے تھے۔جب کہ وہ پیچھے انہیں جاتے دیکھتی رہ گئی اس کے لبوں کی پر سرار مسکراہٹ ختم ہو چکی تھی وہ ایک نظر آئینے کی طرف دیکھتی بیڈ پر پر سکون انداز میں بیٹھ گئی تھی جیسے یہ اسی کی ملکیت ہو

تیاری تو آپ اپنی کر لیجئے سید مہربان شاہ بہت جلد بہت بڑا جھٹکا لگنے والا ہے آپ کو جس سے شاید آپ سنبھل بھی نہیں پائیں گے اتنی آسانی سے باسل اور جاوید کو معاف کر کے بہت بڑی غلطی کی ہے آپ نے ہم یہاں کس مقصد سے آئے ہیں جب آپ کو پتہ چلے گا آپ کے پیروں تلے سے زمین نکل جائے گی ابھی تو

آپ کو صبر کرنا ہے بہت جلد بہت بڑا دھماکہ ہونے والا ہے وہ زیر لب بر بڑاتی اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی

ooooooo

ارے ہم کتنے دن تک یہ ڈرامہ کریں گے کب پلان پر کام کرنا ہے یہ بتاؤ میں مزید یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتا اپنی بہن کو اس آدمی کے پہلو میں کھڑے دیکھ میرا جسم شعلوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے میں اسے جان سے مار دینا چاہتا ہوں اس بے غیرت نے میرا نام مٹا کر اپنا گھر بسا لیا اور اب ہماری عزت کو مٹی میں ملا کر اس آدمی کے ساتھ پر سکون زندگی گزار رہی ہے اور میں یہ سب کچھ نہیں دیکھ سکتا میرا دل کرتا ہے میں اسے جان سے مار ڈالو

صبر رکھو باسل اگر ہم اتنا کچھ کر چکے ہیں تو اسے زندہ بھی نہیں چھوڑیں گے اس نے ہماری غیرت کو دو کوڑی کا کر دیا ہر ممکن کوشش کی ہم نے لیکن سید مہربان

شاہ کی سیکیورٹی اتنی سخت تھی کہ ہم اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے لیکن اس بار نہیں

اس بار ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب ہونا ہے مجھے اس خاندان سے کوئی دشمنی نہیں نہ ہی میرا ان سے کوئی لینا دینا ہے مجھے بس عفرا کی مسکراہٹ نوچ لینے کا دل کرتا ہے ہماری عزت کو مٹی میں ملا کر وہ اس آدمی کے ساتھ اتنی خوشحال زندگی کیسے گزار سکتی ہے جب تک میں اسے اپنی آنکھوں کے سامنے تڑپ کر مرتے ہوئے نہ دیکھ لوں تب تک میرے کلیجے کو ٹھنڈک نہیں ملے گی

وہ آرام سے بیٹھے اپنی ہی سگی بہن کو جان سے مار دینے کی باتیں کر رہے تھے اور ان کے نزدیک یہ ان کی غیرت تھی

ooooo

تمہیں بھی ہمارے ساتھ آنا چاہے تھا بھابھی کے بھائی کی شادی ہے۔مہربان شاہ نے رات سونے سے پہلے کہا۔

نہیں زرا اور کافی بیمار ہے۔اور بھابھی اکیلی رہ جائیں۔اور پھر آگے ہفتے تک فروا کے دن ڈال دیں گے۔تب تک میں فروا کی شاپنگ میں مدد کروں گی۔

آپ کو تو پتا ہے نہ۔کہ میرے لیے فروا کی شادی کو ہینڈل نہیں کر سکتا۔میں ہی تو ہوں صرف آپ جائیں اور جلدی واپس آئیں بچے بھی آپ کے ساتھ ہی جائیں گے۔عنائش کہ تو آج سکول میں درخواست بھی لے کر آئی ہوں

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولیں۔

ہاں تو اپنی بیٹی کو میں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا تم آجکل اسے بہت ڈانٹتی ہو ایک تو کل اس کا سکول جانے کا دل نہیں کر رہا تھا تم نے زبردستی بھیجا

ایک دن اگر نہیں جائے گی تو کیا فرق پڑ جائے گا کبھی کبھی بچوں کا دل بھی رکھ لیا کرو وہ کبھی انہیں ڈانٹتے یا سختی سے پیش نہیں آتے تھے لیکن بیٹی کے معاملے میں وہ بہت جذباتی ہو جایا کرتے تھے جس طرح اس وقت ہو رہے تھے

بالکل بھی نہیں میں نے آپ کو منع کیا تھا مہربان کے عاشی کی پرورش کے معاملے میں آپ بالکل کوئی سوال نہیں کریں گے

اور خبردار جو ایسے معاملوں میں اسے بے جا لاڈ دیا اس کی وجہ سے وہ بگڑتی جا رہی ہے کسی کی بات نہیں مانتی اور پھر وہ مکرش تو اس کی ہر جائز ناجائز خواہش کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے

مجال ہے جو میری کوئی بھی بات سن لیں بہتر ہے کہ آپ اسے مجھ پر چھوڑ دیں تاکہ میں اسے سمجھا پایا کروں۔ آپ مجھ سے بہت سر چڑھاتے جا رہے ہیں اور یہ بہت غلط بات ہے

وہ بولنے پر آئیں تو پھر بولتی ہیں چلی گئی آخر سب سے پہلے یہ بات ان کے شوہر کو سمجھنا ضروری تھی کہ وہ اپنی بیٹی کے ساتھ غلط کر رہے ہیں یہ کل کو اس کے لیے بڑا مسئلہ کھڑا کر سکتا ہے

وہ دن بادب ضدی ہوتی جا رہی تھی اسے اپنی ہر بات منوانے کا فن آ گیا تھا اور اگر وہ مہربان اور مکرش کو اپنی باتوں میں لگا کر انہیں منع کرتی تو وہ سیدھی دادا جان کے سر پر سوار ہو کر ان سے لاڈ میں اپنی بات منوا لیتی تھی

اور پھران کے سامنے تو کسی کے کچھ بھی کہنے کی اہمیت ہی نہیں تھی کہ وہ اپنی مرضی کے مالک تھے اور ہر کام میں اپنی مرضی کو ہی دیکھتے تھے اور انکی مرضیاں کیا ہوتی تھی جوان کے پوتے پوتی چاہتے تھے

دادا جان صرف اپنی پوتی کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ پوتوں کے معاملے میں بھی بہت سخت سے تھے کہ ان کے بچے جو چاہتے ہیں جیسے چاہتے ہیں انہیں کرنے دیا جائے۔

ان پر کسی طرح کی روک ٹوک نہ کی جائے اور نہ ہی کسی کام سے منع کیا جائے لیکن ایسا کیسے ممکن تھا ان کی تربیت کے لیے ضروری تھا کہ وہ بھی ان باتوں کو سمجھیں لیکن مجھے سمجھ آئی کون

لیکن بہر حال وہ اس وقت مہربان سے کسی طرح کی بحث نہیں کرنا چاہتی تھی ان کا سارا سامان پیک کرنے کے بعد وہ ان کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی تھی نہ

جانے کیوں آج ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ہمیشہ کے لئے ان سے دور جانے والے ہیں نہ جانے قسمت کو کیا منظور تھا

ooooooo

آپی آپ سو جاو میں یہی ہوں آپ کے پاس آپ مجھے کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں ۔فرواس کے لیے جوس کا گلاس لے کر آئی تھی۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ہسپتال سے واپس آئی تھی۔زراور کو پھر سے تیز بخار ہو گیا تھا۔وہ بھابھی کے ساتھ اسے ہسپتال لے کر گئی تھی آج مہربان شاہ اور گھر والوں کو گئے تیسرا دن تھا۔

فرواشادی سے پہلے اس کے پاس آگئی تھی۔کیونکہ اسے روز ہی شادی کے سلسلے میں شاپنگ کے لیے جانا پڑھ رہا تھا۔اور افرا اس کے ساتھ ہی جاتی تھی۔

بہت شکریہ فروا مجھے اس جوس کی بہت ضرورت تھی او بیٹھو یہاں مجھ سے باتیں کرو تمہاری شادی کے بعد نہ جانے کبھی یہ موقع ملے گا بھی یا نہیں وہ فروا سے باتیں کرنے لگی تھی وہ دو دنوں سے یہی اسی کے گھر پر رہ رہی تھی

کیونکہ اگلے ہفتے اس کی شادی ہونے والی تھی اور بار باران دونوں بہنوں کو شاپنگ کے لئے تو کبھی پالر جانے کی ضرورت پڑ رہی تھی اور ایسے میں بہتر تھا کہ وہ اس کے پاس ہی رکے افراء بھی اسے خوشحال شادی شدہ زندگی کے بارے میں بتا رہی تھی

تاکہ شادی سے پہلے اور شادی کے نازک رشتے کی ساری ضروری باتوں کو سمجھ سکے وہ جانتی تھی ان کی بہن کافی ضدی مزاج لڑکی ہے اور وہ آسانی سے کسی بات پر کمپرومائز نہیں کرتی

لیکن یہ وقت تھا اسے سمجھانے کا اسے بتانے کا کہ شادی کے بعد اکثر لڑکیوں کو بہت ساری چیزوں پر کمپرومائز کرنا پڑتا ہے لیکن اس کی باتوں پر دھیان نہیں کہاں دے رہی تھی اس کا سارا دھیان تو اس کے ہاتھ میں موجود جوس کے گلاس تھا

جسے وہ باتوں ہی باتوں میں ختم کر کے ایک طرف رکھ چکی تھی۔

آپ آرام کریں تب تک میں بھی اپنے کمرے میں جا رہی ہوں کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں آپ وہ اس کے بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تو اس نے بھی مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔

اس کی زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا ان کے بھائی باپ بہن ہر رشتہ انہیں واپس مل چکا تھا اور اپنے سارے رشتوں کو واپس پا کر وہ بے حد خوش تھی

اللہ نے ان کی زندگی کو بہت آسان کر دیا تھا جس کے لیے وہ اپنے رب کے شکر گزار تھی

○○○○○○

میں نے جوس میں بے ہوشی کی گولی ڈال دی ہے آپ لوگ آجائیں۔اس نے لینڈ لائن فون پر اپنے بھائیوں کو فون کر کے خبر دے دی تھی کہ وہ نشے کی گولی اس کے جوس میں ملا کر اسے بے ہوش کر چکی ہے

اب وہ لوگ آسانی سے آکر اسے ختم کر سکتے تھے۔اور اس کی طرف سے خبر ملتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہو گئے تھے

آخر کار وہ جس مقصد کے لئے اتنا ڈرامہ کر رہے تھے وہ مقصد آج پورا ہونے والا تھا

آخر آج وہ اس مقام پر جانے کے لیے تیار تھے جس کے لیے انہوں نے یہ سب کچھ کیا تھا

یہ خبر جاننے کے بعد وہ لوگ زیادہ دیر وہاں نہیں رکے نہیں تھے وہ جلد سے جلد اپنا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے اسی لیے وہ لوگ فوراہی اپنے گھر سے نکل آئے تھے تاکہ وہ اس لڑکی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دی جوان کی غیرت پر ایک بد نما داغ ہوئی تھی

کافی لمبا انتظار کیا تھا ان لوگوں نے دو تین مہینے تک اپنا ڈرامہ جاری رکھا تھا تاکہ وہ ان لوگوں کو اس بات پر یقین دلا سکے کہ اب وہ لوگ ان کے دشمن نہیں ہیں لیکن بلاد شمنیاں بھی ختم ہوتی ہیں اپنے دل میں وہ اب تک اس بات کو قبول نہ کر پائے تھے کہ ان کی بہن نے جو قدم اٹھایا وہ صحیح تھا

اوراب وہ اسے اس بات کی سزا دینا چاہتے تھے کہ اس نے اپنے دل میں کسی اور کو جگہ کیوں دیں انہوں نے کبھی یہ سوچنے کی کوشش نہیں کی کہ ان کی بہن نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا تھا

اور نہ ہی کبھی مہربان شاہ کو خود پر حق جتانے کی اجازت دی تھی بلکہ وہ ہمیشہ ان سے ایک فاصلہ بنائے رکھے ہوئے تھی

ہاں لیکن دل تو دل ہوتا ہے وہ کب کہاں کس کے نام سے دھڑکنا شروع کر دے یہ بلا کون جان سکتا ہے لیکن انہیں اسی بات کی سزا دی گئی تھی

مہربان نے جب اسے شادی کیلئے پرپوز کیا تو انہوں نے انہیں بس اتنا کہا تھا کہ وہ ان کے گھر رشتہ بھیجے

اور یہی بات اس نے اپنی امی سے کہی تھی کہ ایک لڑکا ان کی یونیورسٹی میں ان کے لئے رشتہ بھیجنا چاہتا ہے اور جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ لڑکا کون ہے تو انہوں نے بتادیا کہ وہ مہربان شاہ ہے

جو کہ ان کے دشمن کا بیٹا تھا اور بس اسی بات کی سزا وہ آج کاٹنے والی تھی کیوں کہ آج ان کے بھائی ان کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے

اسے سزا دینے کے لیے یہاں تک آئے تھے انھیں بتانے کے لئے آئے تھے کہ کسی سے محبت کر کے انہوں نے ان کی غیرت پر سوال اٹھایا ہے اور پھر جب وہ لوگ ان کی شادی کسی 50 سال کے آدمی سے کر رہے تھے تب اپنی زندگی کی خاطر انھوں نے یہ قدم اٹھایا تھا جو ان کے لیے ان کی عزت پر لگا داغ تھا

اور آج وہ لوگ اس داغ کو ہمیشہ کے لیے دھونے کے لئے آرہے تھے

ooooooo

وہ لوگ گھر کے اندر داخل ہوئے تھے واچ مین آتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب وہ لوگ اکثر یہاں آتے تھے ان سے سوال جواب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

وہ انہیں سلام کرتا اندر بھیج چکا تھا جب کہ وہ لوگ جو پہلے ہی اس بات کا اچھے سے اندازہ لگا چکے تھے گھر میں سوائے ان کی بڑی بہو اور بیمار پوتے کے کوئی نہیں ہے وہ بالکل بے فکر ہو کر اپنی بہن کے کمرے تک آئے تھے جو بے ہوش پڑی تھی

اس ساری پلاننگ میں فروان بھی شامل تھہ پر وہ کیوں ان لوگوں کی مدد کر رہی تھی وہ لوگ نہیں جانتے تھے ان کے ذہن میں یہی بات تھی کہ ان کی بہن بھی ان کے ہمراہ چل رہی ہے وہ کبھی بھی ایسی کوئی غلطی نہیں کرے گی لیکن یہ بات تو ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ

آج سے چھ سال پہلے مہربان شاہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر وہ اس پر اپنا دل بری طرح سے ہار چکی تھی اور اب وہ اپنی بہن کو راستے سے ہٹا کر مہربان شاہ کی بیوی بننا چاہتی تھی

یہاں پر وہ اسی پلاننگ پر چل رہی تھی جو ان کے بھائیوں نے کی تھی لیکن افرا کے قتل کے بعد وہ اپنی پلاننگ پر چلنے والی تھی جس کے بارے میں ان کے بھائی بھی کچھ نہیں جانتے تھے

جنید اور باسل خاموشی سے کمرے میں داخل ہوئے اور کمرے کا دروازہ بند کر دیا انہوں نے کسی طرح کا کوئی شور شرابہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ اپنے ساتھ کوئی ہتھیار لے کر آئے تھے آہستہ سے بیڈ سے تکیا اٹھا کر انہوں نے افراء کے منہ پر رکھ دیا تھا وہ جو پہلے ہی بے ہوش پڑی تھی

کسی طرح کی کوئی مزاحمت نہیں کر پائی اس کی سانسیں کب بند ہوئی شاید اس کو خود بھی پتہ نہیں چلا ہو گا لیکن وہ لوگ اپنا کام مکمل کرنے سے پہلے اس کے اوپر سے ہٹے نہیں تھے

آج ان کی غیرت کو سکون مل جانا تھا آخر جس لڑکی نے ان کی عزت کو دو کوڑی کا کیا تھا وہ ہمیشہ کے لئے سو چکی تھی اب ان کی عزت کو کوئی خطرہ نہیں تھا

یقیناوہ پر سکون ہو جانے والے تھے آہستہ سے دروازہ کھولتے ہوئے جاوید نے اپنے ماتھے سے پسینہ صاف کیا اور فروا کو اشارے سے بتا دیا کہ وہ اپنا کام کر چکا ہے

ارے آپ دونوں یہاں بہت خوشی ہوئی آپ دونوں یہاں آ گئے بھابی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے سامنے آ کر رکی تھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کچھ ایسا ہو گیا ہو گا

معاف کیجیے گا وہ دراصل آج میرے بیٹے کی طبیعت بہت خراب تھی نہ تو اسے ہسپتال لے گئے واپس آتے ہوئے افراء کافی تھک گئی تھی میں نے اسے آرام کے لیے بھیجا تھا آ بھی میں اسے جگا کرتی ہوں اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ بھی بولتے وہ کمرے میں داخل ہو چکی تھیں

وہ افرا کے بیڈ کے قریب آتے ہوئے اسے جگانے کی کوشش کرنے لگی لیکن مسلسل ہلانے پر بھی وہ نہیں جا رہی تھی نجانے اسے کیا ہوا تھا ایک اندیشے کے تحت انہوں نے اس کے ناک کے قریب اپنا ہاتھ رکھا اس سے پہلے کہ وہ مڑ کر اس کی حالت کے بارے میں کسی کو بھی بتاتے باسل نے بوکھلا کر وہاں رکھی کرسی اٹھا کر ان کے سر پر دے ماری۔

اوراس کی اس حرکت کی وجہ سے بھابی بری طرح شیشہ سے جا ٹکرائی تھی اس سے پہلے کہ وہ سیدھی ہوتی جاوید نے وہیں پڑا دوپٹہ اٹھا کر ان کی گردن میں ڈال کر دبانا شروع کر دیا

انہیں ڈر تھا کہ کسی کو پتہ نہ چل چکا ہے کہ افراء کا قتل ہو چکا ہے اور یہ کام کرنے والے کوئی غیر نہیں بلکہ ان کے اپنے بھائی ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ان کو ختم کر دینا چاہتے تھے تاکہ یہ ثبوت ہمیشہ کے لئے یہی مٹ جائے۔

لیکن ان کے چلانے کی آواز نیچے واچ مین تک گئی تھی اوپر کوئی ملازم نہیں تھا کیونکہ تھوڑی دیر پہلے وہ سب کو چھٹی دے چکے تھے واچ مین اپنی بندوق کو اٹھاتا تیزی سے آیا تھا جہاں وہ دونوں سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے

ان کی حالت سے وہ بہت کچھ سمجھ چکا تھا وہ بندوق اٹھا کر ان کی طرف کرنے والا تھا کہ باسل نے پھرتی سے اس کے ہاتھ سے بندوق چھیننی اور اس کے سینے کے بیچوں بیچ چار گولیاں چلا کر اسے ابدی نیند سلا دیا

لمحوں کا کھیل تھا وہ تیزی سے وہاں سے بھاگ نکلے۔ جبکہ ذرا اور جو جو اپنی ماں کو اپنے قریب نہ پا کر کمرے سے باہر نکلا تھا اپنی آنکھوں کے سامنے واچ مین کا قتل ہوتے دیکھ کر دروازے کی جانب بھاگا تھا لیکن اس سے پہلے ہی وہ لوگ نکل چکے تھے

زرا اور دیکھو کیا ہو گیا باسل اور جاوید نے تمہاری امی اور چاچی کا قتل کر دیا اس کے سامنے چاچی کی بہن چلا رہی تھیں اونچی اونچی آواز میں رو رہی تھی لیکن اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہوئیں اور وہ زمین پر گر کر بے ہوش ہو گیا

ooooooo

oooooo

آج افراء کو گئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔زراور اور شناور کی ماں انہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔پولیس ہر جگہ باسل اور جاوید کو ڈھونڈ رہی تھی

وہ لوگ تین لوگوں کا قتل کر کے بھاگے تھے جن میں دو تو حویلی کی بہویں تھی اور ایک واچ مین جس کے تین چھوٹے چھوٹے بچے تھے جو بہت مشکل سے اپنے گھر چلاتا تھا۔ان لوگوں نے اس واچ مین کا قتل نہیں کیا تھا بلکہ اس کے بیوی بچوں کو بھی قتل کر دیا تھا

داداجان نے ایک بڑی رقم اس واچ مین کی بیوی اور بچوں کو دی تھی لیکن یہ رقم اس جان کی قیمت ادا نہیں کر سکتی تھی اس بات کا انہیں اچھے سے اندازہ تھا

ناتو وہ اپنے پوتوں کو ایک ان کی مائیں واپس لا کر دے سکتے تھے اور نہ ہی ان معصوم بچوں کو ان کا باپ لیکن وہ قاتل کو سزا ضرور دلوا سکتے تھے اور اس کے لیے وہ پوری کوشش کر رہے تھے

مہربان شاہ کی تو بری حالت تھی وہ کمرے میں بند ہو کر رہ گئے تھے کسی سے کوئی بات چیت نہیں کرتے تھے کھانا بھی زبردستی دیتے تو چند نوالے زہر مار کر لیتے ورنہ وہ ہر چیز کو نظر انداز کر چکے تھے

ان کی ننھی سی معصوم بیٹی بار باران سے آکر سوال کرتی کہ بابا ماما کہاں ہیں تائی امی کہاں ہیں اور ان کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہوتا تھا وہ لمحہ جب انہوں نے اپنی بیوی کو کہا تھا کہ اپنے بھائیوں کو معاف کر دو کاش وہ یہ نہ کہتے کاش وہ ہمیشہ کے لئے ان سے دور لے جاتے تو شاید آج وہ ان کے ساتھ ہوتی لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان سے دور ہو گئی تھی

وہ اب کچھ نہیں کر سکتے تھے ان کی محبت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان سے بچھڑ چکی تھی اور ان کی بھابھی جو ہمیشہ ان سے چھیڑ چھاڑ کرتی رہتی تھی ہمیشہ بڑی بہنوں کی طرح ان کے ساتھ رہتی تھیں آج وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ کر چلی گئی تھی لیکن وہ انہیں انصاف لا سکتے تھے وہ شہر کا چپہ چپہ چھان رہے تھے کہ کہیں سے

جاوید اور باسل کی کوئی خبر مل جائے اور وہ انہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچا کر سکون کا سانس لیں

لیکن وہ لوگ نہ جانے کہاں جا کر چھپ گئے تھے کہ ان کی ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی وہ انہیں تلاش کرنے میں مگن تھے لیکن اب تک ان کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چلا تھا۔ پولیس نے انہیں یقین دلایا تھا کہ وہ جلد سے جلد مجرموں کو گرفتار کر لیں گے جب کہ گھر میں دوسری پریشانی ذرا اور تھا جو کہ بہت بیمار رہنے لگا تھا

اسے سارے دن میں صرف چند گھنٹے کے لیے ہوش آتا۔ اس نے باسل اور جاوید کو واچ مین کا قتل کرتے دیکھا تھا جبکہ فروا بھی گواہی دینے کو تیار تھی کہ اس نے بھابھی کا قتل کرنے وتے دیکھا ہے اور اس کے دونوں بھائی اسے بھی جان سے مار دینا چاہتے تھے

وہ سب کی نظروں میں مظلوم بنی دونوں بچوں کو سنبھال رہی تھی بچے بھی زیادہ تر اسی کے ساتھ وقت گزارتے تھے اور یہ چیز کر کے سب لوگوں کی نظر میں آ رہی تھی

عنائش اور عبداللہ اپنی خالا کے وجود میں اپنی ماں کو ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے جبکہ وہ بھی انہیں اس طرح سے سنبھال رہی تھی جیسے وہ اسی کے بچے ہوں بیشک سب کی نظروں میں ہی آنے کے لئے لیکن وہ یہ کردار بہت اچھے طریقے سے نبھا رہی تھی

ZNZ Zubi Novels Zone

oooooo

وقت تیزی سے گزر رہا تھا چھے مہینے گزر چکے تھے اور اب تک باسل اور جاوید کا کوئی پتہ نہیں تھا فروا جو کہ اکیلی ہو چکی تھی وہ اب انہیں کے ساتھ ان کی حویلی میں ہی رہتی تھی اور بچے بھی اس کے ساتھ بہت زیادہ مانوس ہو چکے تھے تو وہ بی اس کے بنا نہیں رہ پاتے تھے یہی وجہ تھی کہ اس نے حویلی کو ہی اپنا گھر بنا لیا تھا

جب کہ مہربان شاہ نے خود کو بہت مصروف کر لیا تھا اپنی بیوی اور بھابھی کے قاتل کو ڈھونڈنے میں اب تک ناکام تھے جس کی کوشش وہ اب بھی جاری رکھے ہوئے تھے لیکن کامیابی کہیں سے ہاتھ نہیں آ رہی تھی یہی وجہ تھی کہ آج کل بہت زیادہ چڑچڑے ہوتے جا رہے تھے

اکثر وہ سب کو ڈانٹ دیا کرتے تھے بے شک سامنے ان کی بیٹی ہی کیوں نہ آ جائے ۔ان کے غصے سے ڈرنے کی وجہ سے عاشی ان سے دور رہنے لگی تھی وہ زیادہ تر داداجان کے پاس رہتی یا پھر اپنی خالہ کے پاس

جب کہ داداجان نے کل انہیں اپنے کمرے میں بلا کر یہ کہا تھا کہ افرا کی بہن کافی وقت سے ان کے گھر میں بنا کسی رشتے کہہ رہی ہیں وہ تمہارے بچوں کو بہت اچھے طریقے سے سنبھال رہی ہے اور ہر چیز کو مد نظر رکھ کر ان کے بچوں کا خیال رکھتی ہے بالکل اسی طرح سے جس طرح افرا رکھتی تھی

تو بہتر ہے کہ تم اس سے نکاح کر لو افرا کی طرح وہ تمہیں سمجھیں گی اور تم دونوں کے زندگی اچھے سے گزر جائے گی جس طرح ایک حالا اپنی بہن کے بچوں کو پیار دے سکتی ہے اس طرح کوئی عورت نہیں دے سکتی لیکن ان کی بات سن کر وہ بھڑک اٹھے تھے

ان کا کہنا تھا کہ وہ بالکل ان کی بہنوں جیسی ہے اور وہ اس کے بارے میں ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتے اور نہ ہی وہ شادی کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنے کام میں مصروف ہیں جب تک وہ اپنی بیوی کے قاتل کو ڈھونڈ نہیں دیتے تب تک ان کو سکون نہیں ملے گا

لیکن اپنی ضد کی وجہ سے وہ اپنی ہی گھر کا سکون کس طرح سے تباہ کر رہے تھے ان کو اس بات کا احساس نہیں تھا اور بابا جان ایسی بات کا احساس دلا رہے تھے

عاشی ابھی بہت چھوٹی تھی اسے ماں کی ضرورت تھی عبداللہ اب میٹرک میں تھا وہ اس بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا کہ اس کی ماں اس دنیا میں نہیں رہی لیکن عاشی کو سمجھانا بھی بہت مشکل تھا۔

وہ اکثر رونے لگتی اور اپنی ماں کو پکارتی کوئی اس کی ماں کو واپس نہیں لے آسکتا تھا سب سے بہلانے کی کوشش کرتے لیکن وہ رو رو کر اپنی حالت خراب کر لیتی تھی

مہربان شاہ نے بس ایک ہی بات کی تھی کہ ان کی بیوی جگہ کوئی نہیں لے سکتا

اور یہ کہہ کر وہاں سے چلے گئے تھے پھر اس موضوع پر انہوں نے کوئی بات نہیں کی باباجان بھی انہیں کسی طرح کی تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے اسی لیے یہ ٹاپک بہت کم چھڑتے تھے۔ لیکن جب بھی چڑھتے اچھی خاصی لڑائی کرتے

oooooo

تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا تم لوگ مجھے فون کیوں کر رہے ہو میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا کہ تم لوگ مجھے فون نہیں کرو گے بلکہ جب میں فون کروں گی تب بھی ہماری بات ہو سکے گی میں اس حویلی میں رہ رہی ہوں تم لوگوں کو اندازہ بھی ہے کہ اگر کسی کو کانوں کان اس بات کی خبر ہو گئی کہ افرا کے قتل میں میرا بھی ہاتھ ہے تو یہ لوگ مجھے جان سے مار ڈالیں گے

وہ فون کان سے لگایا ہے ان دونوں کو سمجھا رہی تھی جو پچھلے چھ مہینے سے کبھی ایک جگہ تو کبھی دوسری جگہ چھپنے کی کوشش کر رہے تھے

تمہارے لیے ایک اچھی خبر ہے اس حویلی سے جان چھڑانے کے لئے اگلے دنوں میں ابا جان وہاں آنے والے ہیں تو بہتر ہے کہ پاسپورٹ اور ویزا تیار کروا دیا جائے ابا جان کے ساتھ امریکہ روانہ ہو جانا اور میں اپنا کام سکون سے کر کے واپس وہاں آؤں گا وہ کچھ پر سرار انداز میں بولا اب کون سا کام باقی تھا فروا کو سمجھ نہیں آیا یا اس سے کچھ چھپایا جا رہا تھا

اور کون سا کام رہ گیا ہے تم لوگوں نے افرا کا قتل کرنا تھا تو بس اور کیا لرنا ہے افرا کے ساتھ ساتھ دو اور بے گناہ لوگ بھی مارے گئے اب تک تم لوگوں کو سکون نہیں آیا اور کیا کرنا چاہتے ہو تم وہ پوچھتے بنارہ نہیں پائی تھی وہ جاننا چاہتی تھی کہ ان کی اگلی پلاننگ کیا ہے

افرا کے دونوں بچے میں اس کے دونوں بچوں کو بھی قتل کر دینا چاہتا ہوں میں اس کی نسل میں تباہ کر دوں گا اس کا کچھ بھی نہیں بچے گا میں مہربان شاہ کو ایسا دکھ دوں گا جو وہ ساری زندگی بھلا نہیں پائے گا

وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا

ان کی پلاننگ سن کر دوسری جانب فروا خوش ہو گئی تھی مطلب اگر وہ بچوں کو بھی قتل کر دیں گے تو اس کے پاس صرف مہربان شاہ بچے گا اور اسے اور کیا چاہے تھا وہ تو یہاں صرف مہربان شاہ کے لئے رہی تھی

نہیں مجھے کہیں بھی نہیں جانا میں یہیں ٹھیک ہوں اور جہاں تک تم لوگوں کے دوسرے کام کی بات ہے تو اس میں تمہارے ساتھ ہوں بتاؤ مجھے کیا کرنا ہو گا۔

مہربان شاہ کا بیٹا عبداللہ اگلے دنوں میں ہوسٹل چلا جائے گا اور پھر اس نے وہیں پر رہنا ہے تم لوگ آسانی سے وہاں اس کا کام تمام کر سکتے ہو اور یہ عاشی۔۔۔

نہیں نہیں عاشی کا قتل نہیں کرنا اسے زندہ اٹھا کر لے جانا ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

اٹھا کر لے جانا ہے لیکن کہاں وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

فیضان ملک کے پاس۔ وہ ہنستے ہوئے بولا

فیضان ملک کے پاس لیکن کیوں وہ تو عورتوں کا دھندا کرتا ہے نہ وہ کیا کرے گا اس چھوٹی سی بچی کو اپنے پاس رکھ کر وہ کبھی اسے نہیں خریدے گا تم لوگوں کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ بچی ہے وہ کچھ پریشانی سے کہنے لگی

ہاں میں جانتا ہوں وہ اسے کبھی نہیں خریدے گا لیکن جب ہم اس کے سامنے ڈیل رکھیں گے تو وہ ضرور خریدے گا مت بھولو کہ فیضان ملک وہی ہے جس کے کالے دھندے کی انفارمیشن زعفران شاہ کے لوگوں نے پولیس تک پہنچائی تھی

اور پھر زعفرانشاہ نے کس طرح سے فیضان ملک کا کام تمام کیا تھا وہ جیل سے نکلنے کے بعد مسلسل زعفران شاہ بدلے کی تیاریوں میں لگا ہوا ہے جب اسے یہ پتہ چلے گا کہ یہ بچی کوئی اور نہیں بلکہ فیضان شاہ کی پوتی ہے تو کیا تب بھی وہ اسی نہیں خریدے گا وہ لوگ پوری پلاننگ کر کے بیٹھے ہوئے تھے

ارے واہ تم لوگوں کی پلاننگ تو بہت آگے تک ہے ٹھیک ہے میں تم لوگوں کا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں عبداللہ کا کام تمام کرو تب تک میں عاشی کو تم لوگوں کے پاس پہنچانے کا انتظام کرتی ہوں اس نے بولتے ہوئے فون رکھا تھا

جبکہ اوپر والے کمرے پر لگے کنیکٹڈ لینڈ لائن فون پر حویلی کا وفادار ملازم طاہر ان کی ساری باتیں سن چکا تھا

ادھر فون رکھنے کی دیر تھی کہ ادھر اس نے ارسلان شاہ کو فون کر دیا تھا

ooooooo

اسلام علیکم صاحب جی مجھے بہت بڑی خبر ملی ہے عبداللہ بابا کا قتل ہونے والا ہے ۔اور اتنا ہی نہیں بلکہ عاشی بی بی کو بھی اغواء کرنے کی پلاننگ کی جا رہی ہے اور یہ سب کچھ کوئی اور نہیں کر رہا بلکہ افراح بھابھی کی بہن فروا کر رہی ہے

آپ جلدی سے جلدی شہر سے گاؤں واپس آ جائیں ورنہ یہاں کچھ بہت برا ہو جائے گا ملازم تیز بول رہا تھا۔جب اچانک کسی نے اس کے سر پر وار کیا تھا فون اس کے ہاتھ سے چھوٹا تو اس نے جلدی سے اٹھا کر فون کو واپس اوپر رکھا

اور جیسے ہی فون بند ہوا اس نے بنا سوچے سمجھے ہاتھ میں پکڑا اڈاس ملازم کو مارنا شروع کر دیا وہ جو پہلے ہی گھبرایا ہوا تھا اپنا بچاؤ بھی ٹھیک سے نہیں کر سکا وہ اسے بے ہوش کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی

اس نے کس کو فون کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسے یہ بتانا تھا کہ حویلی کا کوئی نہ کوئی انسان اس کے بارے میں حقیقت جان چکا ہے اسی لئے اسے جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا اسی وجہ سے اوپر آتے ہوئے اس نے عاشی کو پھر روک کر بتایا تھا کہ عبداللہ کا قتل ہو چکا ہے اور عبداللہ کا قتل کروانے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا دادا ہے

اور اب وہ عاشی کو اپنے ساتھ لے کر چلی جائے گی کیونکہ یہ سب لوگ اس کی جان کے دشمن ہیں جس طرح سے ان لوگوں نے اس کی ماں کو مار ڈالا ہے اسی طرح وہ اس کے بھائی کو بھی مار چکے ہیں اور اب اس کی باری ہے

عاشی کو وہ کافی دنوں سے یہی ساری باتیں بتا رہی تھی وہ بہت آسانی سے اس کی برین واشنگ کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی

اور اب جب وہ اپنی کامیابی کے اتنے قریب تھی تب اس نے گھر کے کسی نہ کسی آدمی کو یہ بات بتا دی تھی اسے ملازم پر بے حد غصہ آ رہا تھا ابھی تو اسے موقع ملا تھا مہربان شاہ کے پاس جانے کا سب کو اس سے الگ کرنے کے بعد وہ اس کی زندگی میں اپنی جگہ بنانے والی تھی کہ اس نوکر نے سب کچھ تباہ کر لیا وہ غصے سے مسلسل اس ملازم کی جان لینے کے در پر آ گئی تھی

oooooo

ناجانے اچانک سے ایسا کیا ہوا تھا کہ مہربان شادی دوسری شادی کے لیے راضی ہو گئے اس کی تو خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی

کیا سچ میں ایسا ہو گیا تھا اسے یقین نہیں آ رہا تھا لیکن اس ملازم کا کیا؟

اس نے گھر کے کسی فرد کو سچائی بتادی تھی۔

نہ جانے کون تھا وہ؟

جسے اس نے فون کیا تھا اسے تو کچھ پتہ نہ چلا اور اس آدمی کی بھی وہ خود جان لے چکی تھی۔

اس نے بڑی مشکل سے حویلی کے ملازموں کے ساتھ مل کر اس کی لاش کو ٹھکانے لگایا تھا

وہ اس حویلی کا اتنا وفادار ملازم تھا کہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر بھی اس نے حویلی کے کسی انسان کو اس کی حقیقت بیان کر دی تھی

اس نے بہت جاننے کی کوشش کی تھی کہ اگر اس نے کسے فون کیا لیکن وہ جان نہیں پائی

لیکن یہ مشکل نہیں تھا وہ سب کچھ پلان کر کے بیٹھی ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کس کی بہن ہے

کتنی ہی بار وہ باتوں ہی باتوں میں دادی جان اور دادا جان کو کہہ چکی تھی کہ جلد ہی اس پر الزام لگے گا

کیونکہ وہ جاوید اور باسل کی بہن ہے اسے سے بھی آسانی سے معاف نہیں کیا جائے گا حویلی والے کسی بھی دن اس پر الزام لگا کر اسے حویلی سے باہر کر دیں گے

اورار سلان شاہ تو پہلے دن سے اس کے خلاف تھے لیکن دادی جان ہمیشہ آگے سے کہتی تھیں کہ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہمیں تم پر پورا یقین ہے

اور یہ یقین بھی اس نے بڑی مشکل سے بنایا تھا

ان لوگوں کو باتوں میں لگالگا کر آخر کار اس نے ان لوگوں کا یقین جیت لیا تھا اس نے بتادیا تھا کہ وہ ان سب کے ساتھ بے حد مخلص ہے

اور مہربان شاہ کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح سمجھتی ہے یہی وجہ تھی کہ وہ دونوں جلد سے جلد اسے مہربان کی دلہن بنالینا چاہتے تھے

اس بات کا ذکر ان دونوں نے اس کے سامنے نہیں کیا تھا لیکن وہ آنکھیں پڑھنے میں ماہر تھی

اوراب جب مہربان شاہ دوسری شادی کے لیے تیار ہو گئے تھے توان کا نکاح آج شام کو ہی رکھ لیا گیا تھا لیکن اسے سمجھ نہ آیا کہ اب تک اس خبر کو دینے کے لئے اس کے کمرے میں کوئی کیوں نہیں آیا تھا۔

ایک تو اسے اس بات کا ڈر لگ رہا تھا کہ اس ملازم نے جسے فون کیا ہے کہیں وہ آ کر اس کا سارا راز نہ کھول دے اور دوسری طرف آج ہی نکاح

وہ اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی جب بچانا ارسلان اندر داخل ہوئے اور بنا آگے پیچھے دیکھے اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کرنے لگ گئے

ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اسے جان سے مار ڈالیں گے ان کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی۔اس سے پہلے کہ ان کا غصہ مزید بڑھتا جلدی سے اندر داخل ہونے والے ملازم اور مہربان شاہ نے کندھے سے پکڑ کر پیچھے کیا

چھوڑ دو مجھے میں اس عورت کو جان سے مار ڈالوں گا اس نے ہمارے اپنوں کو مار ڈالا اس نے میری جان سے پیاری بیوی کا قتل کر دیا

بلکہ میری ہی نہیں اسی کی وجہ سے تمہاری بیوی کا بھی قتل کیا گیا یہ فساد کی جڑ سب کچھ اسی نے کروایا ہے میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ افرا بھا بھی کی رپورٹ جو آئی تھی انہیؓ جان سے مارنے سے پہلے بے ہوش کیا گیا تھا انہیں کسی چیز میں بے ہوشی کی گولی دی گئی تھی اور یہ کام یقیناً اسی عورت نے کیا تھا میں اسے جان سے مار ڈالوں گا میں اسے نہیں چھوڑوں گا وہ بے قابو ہو رہے تھے

بس کرو ارسلان کتنے الزام لگاؤ گے اس کی ذات پر تم تو ہمیشہ سے اس کے خلاف ہو ہم جانتے ہیں تمیں کبھی بھی وہ پسند نہیں تھی تم ہمیشہ اسے گھر سے نکالنے کی کوشش میں لگے رہتے ہو لیکن ایسا الزام؟

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا

بابا جان غصے سے اندر داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگے اس نے ایک نظر اپنے باپ کو دیکھا تھا اور پھر اپنا آپ ملازموں کی گرفت سے چھڑوالیا

میں کسی پر الزام نہیں لگاتا بابق جان میں بس وہی کہتا ہوں جو حقیقت ہے آپ قبول کریں یا نہ کریں لیکن یہ یہ حقیقت ہے کہ اس سب کے پیچھے عورت کا ہاتھ ہے

اسی نے اس رات ان لوگوں کو فون کر کے کہا تھا کہ وہ اپنے حصے کا کام کر چکی ہے اور اب وہ ان لوگوں کے آنے کا انتظار کر رہی ہے اور یہ بات زرا ور نے خود اپنے کانوں سے سنیں پھر بھی آپ کو یقین نہ آئے تو پوچھ لے اس سے اس نے جلدی سے اپنے بیٹے کا ہاتھ تھام کر اس نے سامنے کیا تھا

وہ اس سارے قصے میں اب تک کچھ بھی نہیں بولا تھا جبکہ یہ حقیقت ہے کہ اس نے واچ مین کا قتل ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا

جی دادا جان یہ سچ کہہ رہے ہیں میں نے خود عاشی کی خالا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ میں نے اپنے حصے کا کام کر دیا ہے اب آپ جلدی سے یہاں آجائیں

مجھے نہیں پتہ کہ وہ کس کو فون کر کے کہہ رہی تھی لیکن اس وقت میں چاچی کے کمرے میں جانے والا تھا جب میں نے دیکھا کہ چاچی سو رہی ہیں تو میں واپس نیچے اپنے کمرے میں آگیا اس نے تفصیل سے بتایا تھا

بابا جان میرا یقین کرے میں تو اپنی دوست سے بات کر رہی تھی کہ میرا اس سارے قصے میں کوئی ہاتھ نہیں ہے مجھ پر الزام نہ لگائیں وہ میری بہن تھی میرے لئے بہت عزیز تھی بلکہ میں اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہوں

کیا کوئی بہن اپنی بہن کے ساتھ ایسا کر سکتی ہے آپ کو لگتا ہے اس سب کے بعد میں یہیں پر رہتی اگر میں قاتل ہوتی تو اپنے بھائیوں کے ساتھ بھاگ جاتی وہ

روتے ہوئے ان لوگوں کو یقین دلانے لگی۔ کیونکہ 6 مہینے سے زرا اور جو خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا آج بولا تو اسے بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا

ایک چھوٹی سی بات کو لے کر تم لوگ اتنا ہنگامہ کیوں کر رہے ہو وہ اس دن یقیناً اپنی دوست سے بات کر رہی تھی ایک بہن بھی اپنے بہن کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔

یہ صرف ایک غلط فہمی ہے اور ارسلان اتنا جذباتی ہونے سے پہلے سوچ لیا کرو یہ کوئی طریقہ نہیں ہے وہ ہمارے گھر پر مہمان ہے تم اس کے ساتھ ایسا سلوک کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے وہ بے حد غصے سے اپنے ہی بیٹے کو گھور رہے تھے

اچھا اگر ایسی بات ہے تو پوچھے اس سے زلفی کہاں ہے۔ بابا جان آج دوپہر میں زلفی نے مجھے فون کر کے بتایا تھا کہ یہ اپنے بھائیوں سے بات کر رہی تھی اس سے بہت بڑی پلانگ کی ہوئی ہے ہماری عاشی اور عبداللہ کے خلاف

بہت کچھ بڑا کرنے والی ہے باباجان میرا یقین کرے وہ اپنا یقین دلاتے ہوئے بولے تھے جب کہ باباجان نے ہاتھ اٹھا کر انہیں خاموش کروادیا

وہ آج دوپہر اپنے گاؤں چلا گیا ہے اور یہ بات جاتے ہوئے وہ ملازمہ کو بتا کر گیا ہے کہ اس کے گھر میں کسی کی وفات ہوگئی ہے جس کی وجہ سے وہ یہاں رک کر ہمیں بتا نہیں سکا اور باقی اب ہم کوئی فضول بات برداشت نہیں کریں گے شام کو مہربان کا نکاح ہے تو اس کی تیاری کرو تو بہتر ہوگا

وہ غصے سے کہتے کمرے سے نکل گئے تھے جبکہ ارسلان غصیلی نگاہوں سے فروا کو دیکھتا وہاں سے باہر نکل گیا تھا فروا گہرا سانس لیتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی یقیناً ذلفی نے اسی کو فون کر کے وہ سب کچھ بتایا تھا

لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ اس خاندان کو بہت اچھے سے ہینڈل کیے ہوئے تھی اتنا آسان نہیں تھا اس کے خلاف کسی کو بھی کرنا

ooooooo

سب کچھ بہت عجیب ہو رہا تھا۔ شام کو اس کا نکاح تھا اور ابھی تک اسے کسی نے خبر بھی نہیں دی تھی۔ اچانک ایسا کیسے ہو سکتا تھا ادے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا نکاح بڑی مسجد میں ہونے والا تھا

اور اس کے کمرے میں کسی نے جھانکا تک نہیں تھا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کسی نے اب تک اس بارے میں بتایا کیوں نہیں تھا کوئی اس طرف آیا کیوں نہیں تھا اس کے کپڑے جوتے کچھ بھی نہیں لایا گیا تھا

وہ اس وقت بہت پریشان بیٹھی ہوئی تھی۔

ooooooo

بابا آپ اٹھ کر کپڑے تو پہن لیجئے کم از کم اپنی تیاری تو مکمل کریں آپ نے جانا تو ہے نا مہربانی چاچو کا نکاح ہے شناور جو مکمل تیار تھا اس کے پاس بیٹھ کر کہنے لگا

مجھے کہیں نہیں جانا تم لوگ جاؤ اور تمہارے دادا جان پوچھیں کہ میں کہاں ہوں تو بتا دینا کہ میں وہیں پر موجود ہوں

ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا وہ دونوں اس کے ہمراہ تھے اس کے بیٹے تھے اسے بے حد عزیز تھے پر وہ اپنے گھر میں کچھ بھی برا نہیں ہونے دے سکتا تھا اس عورت کی وجہ سے اس نے اپنی بیوی اپنے بچوں کی ماں کھوئی تھی

وہ اس عورت کو مزید کسی بھی طرح کی غلطی کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا

۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب لوگ نکاح کے لیے بڑی مسجد کا رخ کرنے لگے۔

سب کچھ بے حد سادہ تھا کسی طرح کا کوئی شور شرابہ نہیں بہت سادگی سے اس کا نکاح کیا جا رہا تھا

وہ بچوں کے ساتھ ہی باہر آیا تھا

oooooo

دادا جان اور دادی جان پہلے ہی بڑی مسجد کے لیے نکل چکے تھے اور اب سب بچے جانے والے تھے۔

فروا کہاں ہے وہ اب تک تیار نہیں ہوئی اسے بتا تو دیا تھا نا بڑی بھابھی انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں تو مکرش نے ہاں میں سر ہلا کر بتایا تھا کہ وہ جانتی ہیں کہ آج مہربان شاہ کا ہے

جاؤ ایک بار پھر سے اس کو بتا کر آؤ میرا نہیں خیال کہ وہ تیار ہے بڑی بھابھی اسے دیکھ کر کہنے لگی جب اچانک نظر پہلی سیڑھی پر کھڑی فروا پر گئی وہ بہت کنفیوز نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی

ارے فروا یہ کیا تم نے ابھی تک صبح والے سوٹ پہنا ہوا ہے جلدی سے کچھ پہن کر آجاؤ ہمیں بڑی مسجد جانا ہے آج مہربان کا نکاح ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

اور ان سب کا اندازا اس بات کا گواہ تھا کہ مہربان کی دلہن وہ نہیں ہے اس نے ہمت کر کے پوچھ لیا کہ آخر مہربان کی دلہن کون ہے

وہ بابا جان کے بے حد عزیز دوست کی بیٹی ہے اور اسے کو بابا جان اس گھر میں دلہن بنا کر پہلے بھی لانے والے تھے لیکن مہربان نے اپنی مرضی سے شادی کر لی تو اس کی بھی کہیں اور شادی کروا دیں گئی لیکن افسوس کہ اس کی پہلی شادی نہیں چلی

اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دو سال پہلے اسے طلاق ہو گئی تھی یہی وجہ ہے کہ مہربان دوسری شادی کے لیے راضی ہو گئے ہیں

وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی شاید یہی سوچ کر وہ مہربان کے بچوں کو ماں جیسی محبت دے پائے ورنہ آج کے دور میں کسی سوتیلی عورت پر یقین کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے تم بہتر طریقے سے جانتی ہو او جلدی سے کپڑے چینج کر لو

صرف تھوڑی دیر میں ہی ہم لوگ واپس آجائیں گے سب کچھ بہت سادگی سے کیا جارہا ہے وہ اسے تفصیل بتارہی تھی جب کے فروا کو لگا جیسے آسمان اس کے سر پر آگیا ہو

سب کچھ برباد ہو گیا تھا اتنی پلیننگ اتنا سب کچھ کرنے کے بعد بھی اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہو رہا تھا

نہیں مجھے نہیں جانا آپ لوگوں جائیں وہ کہہ کر پیچھے مڑ گئی اس کا انداز اتنا تلخ تھا کہ کوئی بھی اسے دوسری بار ساتھ چلنے کے لیے نہیں کہہ پایا تھوڑی ہی دیر میں سب لوگ حویلی سے نکل چکے تھے

ooooooo

عنائش گھر پر ہی تھی سخت بخار ہونے کی وجہ سے وہ اسے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے تھے۔

پر جاتے ہوئے یہ بات دروازہ کھٹکھٹا کر بڑی بھابھی اسے بتا کر گئی تھی

ارسلان ہزار بار منع کرنے کے باوجود بھی ان کے ساتھ چلنے کیلئے مجبور ہو گیا تھا کیونکہ مہربانو نے فون کر کے اس سے کہا تھا کہ وہ دوسری شادی پر صرف اس لیے راضی ہوا ہے کیونکہ ارسلان ایسا چاہتا تھا

اگر وہ اس کی شادی پر نہیں آیا تو وہ نکاح نامہ پر سائن نہیں کرے گا اور یہ بات اسے مجبور کر گئی تھی بڑی مسجد جانے کے لئے جب کہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عنائیں گھر پر اکیلی ہے

000000

ہیلو آپ لوگ جلدی سے حویلی کے پیچھے آئیں جتنا جلدی ہو سکے اتنا جلدی پہنچنے کی کوشش کریں سب لوگ بڑی مسجد میں گئے ہوئے ہیں مہربان کا نکاح ہے

اور عاشی میرے پاس ہے یہ بہترین موقع ہے اسے یہاں سے غائب کرنے کا اور پھر عبداللہ کو بھی ہوسٹل میں قتل کر دیں گے

اور پھر ہمارا بدلہ پورا ہو جائے گا۔

دوپہر میں ہونے والے ارسلان کے اچانک حملے پر وہ بری طرح زمین پر گری تھی جس کی وجہ سے اس کے جسم پر کافی سارے زخم آئے ہوئے تھے اور ارسلان نے بنا لحاظ کے اسے دربدر تھپڑ لگاتے ہوئے اس کا برا حال کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کا انگ انگ درد کر رہا تھا

لیکن اس درد سے بڑا درد تو اسے مہربان شاہ دے گیا تھا۔وہ اس کی راہوں میں پلکیں بچھائے بیٹھی رہی اور وہ شخص کتنی آسانی سے کسی اور کو اپنے نکاح میں لینے چلا گیا

oooooooo

ماماماماپلیز آجاؤ عاشی بری طرح سے چلا رہی تھی گھر پہ کوئی نہیں تھا

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے کمرے میں آئی تھی ارسلان شاہ نے سختی سے اس طرف آنے سے منع کر رکھا تھا

لیکن آج تو وہ کسی کی نہیں سننے والی تھی اخراج اس کا دل ٹوٹا تھا آج اس کے جذبات ریزہ ریزہ ہو گئے تھے

جس شخص کے لئے اس نے اتنا سب کچھ کیا تھا وہ ہمیشہ کے لئے کسی اور کا ہو چکا تھا

کتنی ہوشیاری سے ان لوگوں نے یہ کام کیا تھا اسے تو کانوں کان خبر نہ ہوئی تھی کہ اس کے ناک کے نیچے مہربان شاہ کا نکاح کسی اور لڑکی سے کروا دیا جائے گا

وہ تو اس خوش فہمی میں بیٹھی ہوئی تھی کہ جلد ہی اسے خوشخبری ملے گی لیکن اس کی ساری امیدوں پر پانی پھر چکا تھا

اس نے مہربان شاہ سے سچی محبت کی تھی اور اپنی محبت کا صلہ چاہتی تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ مہربان شاہ کا نہیں ہو سکتا

لیکن اسے یقین تھا کہ مہربان شاہ اس کے جذبات سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے اور وہ اس کی محبت کو نظر انداز کر کے کسی اور کو اپنا رہا تھا

کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کر رہا تھا وہ بھلا ایسا کیسے کر سکتا تھا اس نے اسے دھوکہ دیا تھا یہ دھوکا ہی تھا

اور اس دھوکے کی سزا وہ ساری زندگی اسے دینے والی تھی وہ صرف عاشی کو ہی نہیں بلکہ عبداللہ کو بھی ختم کر دینے کا ارادہ رکھتے تھے

وہ عاشی کے کمرے میں آتے ہوئے اسے اپنے پاس کر کے اپنے کندھے پر اٹھا چکی تھی وہ جو پہلے ہی بخار کی شدت سے بے حال میں تھی فروا کی گود ملتے ہی وہ اس کے پاس آ گئی تھی

بابا کدھر گئے ہیں خالا ان کو بلا کے لاو میرے پاس اس کے کندھے سے لگا کر روتے ہوئے بولی تھی اس نے آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ تھپکنا شروع کیا

وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گے ہاں عاشی وہ تمہارے لیے سوتیلی ماں لے کر آنے والے ہیں تمہاری ماں کی جگہ کسی اور کو دینے والے ہیں

اور میں نے تمہیں بتایا تھا نا کہ سوتیلی ماں کیسی ہوتی ہے وہ بہت ظالم ہوتی ہے بالکل چڑیل کی طرح ہر روز آپ کو مارے گی پیٹے گی آپ کے ساتھ بہت برا سلوک کرے گی

آپ کے بابا نے آپ کی ماما کو مار ڈالا ان پر بہت ظلم کیا اور اب وہ ان کی جگہ آپ کی نئی ماما لانے چلے گئے ہیں

بابا نے آپ سے آپ کے بھیا کو بھی چھین لیا انہیں بھی مار ڈالا اور اب وہ سب کو مار ڈالیں گے مجھے بھی مار ڈالیں گے آپ کو بھی مار ڈالیں گے

اسی لئے اب ہم یہاں نہیں رہیں گے ہم دونوں یہاں سے چلے جائیں گے آپ چلو گی نہ میرے ساتھ ماموں ہمیں لینے کے لئے آرہے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

جبکہ عاشی کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اس کی آنکھیں بند ہو گئی تھی اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترتی نیچے کی طرف آئی تھی۔

اس نے سامنے والے رستے سے جانے کے بجائے پچھلے والے رستے کا انتخاب کیا تھا اس نے باسل کو وہی پیچھے بلایا تھا

ooooo

حویلی میں کہرام چکا تھا عاشی کا یوں اچانک غائب ہونا ہر کسی کے لیے ایک بہت بڑا جھٹکا تھا۔ عاشی صرف ان کی بیٹی ہی نہیں بلکہ ان کے پورے خاندان کی پہلی اور آخری بیٹی تھی

وہ سب کے لئے عزیز تھی اس کے علاوہ ان کے گھر میں بیٹی کا کوئی وجود نہ تھا وہ اچانک جس طرح سے غائب ہوئی تھی

سب لوگ پریشان ہو کر رہ گئے تھے اس کا یوں غائب ہونا کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی وہ اس کو ڈھونڈنے کے لیے کچھ بھی کر سکتے تھے

عاشی کے ساتھ ساتھ فروا بھی غائب تھی ارسلان ایک بار پھر سے اپنی پرانی باتیں دہرانے لگا تھا

وہ سب کو بار بار کہہ رہا تھا کہ فروا کا ہاتھ ہے ان سب چیزوں میں لیکن اب بھی ان سب کو یہی لگ رہا تھا کہ فروا اس کو بھی عاشی کے ساتھ ہی شاید اغوا کر لیا گیا ہے

اور اس کی جان بھی خطرے میں ہے کسی طرح کے تاوان کے لیے کوئی فون نہیں آیا تھا نجانے کون لوگ تھے جنہوں نے ان کے گھر کی معصوم سے بیٹی کو اغوا کر لیا تھا

کسی کا بھی دھیان اس وقت باسل اور جاوید کی طرف نہیں جا رہا تھا سب کو یہی لگتا تھا کہ امیر خاندان کی بیٹی دیکھ کر اسے یوں تنہائی میں اغوا کرنے کی پلاننگ کی گئی ہے

جس میں فروا بھی بے قصور ہی پھنستی جا رہی ہے لیکن کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان سب میں فروا کا ہاتھ ہے

ارسلان توہر ممکن کوشش کر رہے تھے ان لوگوں کو اس بات کا یقین دلانے کی لیکن کوئی بھی ان کی بات پر غور نہیں کر رہا تھا سب کا یہی کہنا تھا کہ ارسلان پہلے ہی دن سے فروا کے خلاف ہیں

کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان سب کے پیچھے فروا ہے سب کو یہی لگ رہا تھا کہ ان لوگوں نے اسے بھی اغوا کیا ہے وہ فروا کا تو آگے پیچھے بھی کوئی نہ تھا ان کی وجہ سے وہ معصوم پھنس گئی تھی

شاید فروا نے اسے بچانے کی کوشش کی ہو گئی ہے لوگوں کو پتہ چل گیا ہو گا کہ وہ بچی گھر پر اکیلی ہے اسی لئے آپ لوگوں نے یہ قدم اٹھایا ہے

انہیں اپنی بچی کی جان بے حد عزیز تھی وہ فون کا انتظار کر رہے تھے جب کہ پولیس کو خبر کرنے کی غلطی کسی نے نہیں کی تھی دادا جان اپنی پوتی پر کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں برداشت کر سکتے تھے

یہی وجہ تھی کہ وہ مسلسل آنے والے ہر مشورے کو نظر انداز کرتے ہوئے کڈنیپرز کے فون کا انتظار کر رہے تھے۔

ان سے ان کی ساری دولت مانگ لی جائے وہ دینے کو تیار تھے بس انہیں اپنی پوتی واپس چاہیے تھی مہربان شاہ کا تو برا حال تھا۔ وہ ہر جگہ مارے مارے پھر رہے تھے

آج صرف نکاح کی رسم بھی ادا کی گئی تھی شادی ایک ہفتے کے بعد قرار پائی تھی۔ شادی بہت دھوم دھام سے نہیں ہونی تھی لیکن اس کے باوجود بابا جان کے دوست اپنی بیٹی کو اتنی سادگی سے رخصت نہیں کرنا چاہتے تھے

بے شک اس کی بھی دوسری شادی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی بیٹی کو پورے عزت واحترام کے ساتھ اس گھر سے اس گھر میں رخصت کرنا چاہتے تھے اور ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے

بابا جان نے بھی بالکل انکار نہیں کیا تھا

ہاں لیکن ان لوگوں کو کیا پتا تھا کہ پیچھے اتنا بڑا واقعہ پیش آجائے گا عاشی کا کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا جبکہ ارسلان مسلسل عبداللہ کو سکول سے واپس گھر بلانے کے گھر دار کر رہے تھے یہ نہ ہو کہ جس طرح وہ عاشی کو اغوا کر کے لے گئے ہیں اسی طرح عبداللہ کی جان خطرے میں آجائے

بابا جان نے ان کی بات کو بہتر سمجھا تھا اس لیے فوراً ہی عبداللہ کو لینے کے لیے ڈرائیور کو بھیج دیا تھا سب پریشان تھے ان کو امید تھی کہ اغوا کار جلد ہی فون کر کے ان سے رقم کا مطالبہ کریں گے

لیکن ایسا نہیں ہوا دن مہینوں میں بدل گئے اور مہینے سال میں عاشی ایسی گئی کہ اس کی کوئی خبر نہ آئی۔

ooooooo

تقریبا ایک ماہ کے بعد ان کے ملازم کا کہیں کوئی اتا پتا نہ ملا تو ملازم زلفی کے گھر والے ان سے پوچھ تاچھ کرنے کے لیے آئے تھے وہ سب پریشان ہو گئے

لیکن ان کی پریشانی زیادہ دیر تک نہ رہی تھی جس ملازمہ نے یہ آکر بتایا تھا کہ زلفی واپس گھر جا چکا ہے اس ملازمہ نے آخر منہ کھول دیا تھا حویلی کے پچھلے دفنائے گئی ان کے ملازم طاہر ذوالفقار عرف زلفی کی لاش پولیس کے ہاتھ لگ چکی تھی اور اب ان لوگوں کو فرواپر شک ہونے لگا تھا

پولیس سے لے کر بڑے بڑے سیکیورٹی ایجنسی تک رابطے میں تھی لیکن کسی کو بھی عاشی نہ مل سکی جس طرح سے فروا اچانک گھر سے غائب ہوئی تھی سب کو باسل اور جاوید پر شک ہونے لگا تھا

ارسلان صاحب تو اب بھی اپنی بات پر قائم تھے کہ سب کے پیچھے فروا کا ہاتھ ہے لیکن فروا کی اچھائی پر یہ ساری باتیں غالب آجاتی تھی

وہ سب کے ساتھ اتنے اچھے سے اتنی محبت سے رہتی تھی کہ اس بات کا یقین کرنا بے حد مشکل تھا کہ وہ اس طرح کا کوئی قدم اٹھا سکتی ہے

لیکن وہ لوگ کیسے بھول گئے تھے فروا کوئی اور نہیں بلکہ جاوید اور باسل کی بہن ہے جن لوگوں نے خود اپنی بہن کا قتل کر دیا وہ لوگ اس کی بہن سے اچھی امید بھلا کیسے رکھ سکتے تھے

ooooooo

فروا کو ڈھونڈتے ہوئے ایک لمبا عرصہ گزر چکا تھا لیکن اب تک عاشی کی کوئی خبر نہیں تھی چھ سال چٹکیوں میں گزرے تھے

داداجان آج بھی اس کی سالگرہ ہر سال کی طرح مناتے تھے عاشی کا کہیں کوئی اتا پتہ نہ ملا تھا اور وہ اسے لے کر کہاں گئی تھی کسی کو بھی پتہ نہ چلا

لیکن اتنی خبر ہو گئی تھی کہ فروا یہاں سے جانے سے پہلے اپنا گھر کسی کو بیچ کر گئی ہے

ان کا باپ جو امریکہ میں کوئی بزنس کرتا تھا اس کا بھی کہیں کوئی اتا پتا نہیں تھا ۔ان سب کے ساتھ وہ بھی کہیں غائب ہو گیا وہ کہاں گیا تھا کسی کو کوئی پتا نہیں تھا اور اس کے ساتھ ہی جاوید اور باسل بھی غائب ہو چکے تھے۔

اوران کی پوتی آج بھی سوالیہ نشان بنی ہوئی تھی 6 سال کی چھوٹی سی بچی کو گھر سے غائب کر دیا گیا تھا وہ کہاں گئی تھی کبھی کسی کو خبر نہ ملی وہ لوگ اسے تلاش تو تب کرتے جب اس کا کوئی سرا ملتا

پولیس نے بھی ہاتھ کھڑے کر دیے تھے ان کا کہنا تھا کہ ہمیں کہیں سے کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا آپ کی پوتی کہاں گئی ہے ہم پتہ لگانے میں ناکامیاب رہے ہیں۔

لیکن ایک دن ویرانے میں انہیں فروا کے بڑے بھائی جاوید کی لاش بہت بری حالت میں ملی تھی لوگوں کا کہنا تھا کہ اس کا قتل کر کے اس کی لاش کو یہاں پھینک دیا گیا ہے لیکن اس کا قتل کس نے کیا تھا یہ بھی کسی کو پتہ نہ چل سکا وہ لا وارث لاش انہیں کسی طرح کا کوئی فائدہ نہیں دے سکی

اور پولیس نے آکر اس کیس کو ختم کر دیا

ان کا کہنا تھا کہ آپ کی پوتی کی کوئی شناخت نہیں ہے تو ہمیں اس بات کا شک ہے کہ شاید ن لوگوں نے آپ کی پوتی کا قتل کر دیا ہے ان لوگوں کی اس بات نے جیسے دادا جان کو صدیوں کا بیمار کر دیا تھا۔

وہ تو جیسے کچھ بولنے اور سمجھنے کے قابل ہی نہیں رہے تھے۔

OOOOO

دادا جان کیا ہو گیا ہے آپ کو اٹھیں نا آپ کی طبیعت دن بدن خراب ہوتی جا رہی ہے۔

مکرش شاہ آج پورے 24 سال کا ہو چکا تھا اس کی سالگرہ تھی اور سالگرہ والے دن وہ سب سے پہلے اپنے دادا جان سے ملنے ان کے کمرے میں آتا تھا لیکن ان کی حالت دیکھ کر اس کا دل ہمیشہ برا ہو جاتا

جس کے پاس تم جیسے جوان خوبرو پوتے ہوں اسے بھلا کیا ہو سکتا ہے داداجان نے مسکراتے ہوئے مکرش کو کمرے میں بلایا تھا

نہیں داداجان آپ کی طبیعت بہت خراب لگ رہی ہے آج میں نے ڈاکٹر کو بلایا ہے وہ آکر آپ کا چیک اپ کرے گا وہ ان کے پاس ہی بیٹھ کر کہنے لگا

میرا علاج ان دوائیوں میں نہیں ہے مکرش شاہ میرا علاج تو صرف میری پوتی ہے آٹھ سال ہو چکے ہیں اسے غائب ہوئے ہوئے میرا دل کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے لیکن وہ کہاں ہے میں کیسے پتا لگائوں

آپ مجھے اجازت دیں داداجان اس نے ایک بار پھر سے ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے ہمیشہ والی بات دہرائی تھی۔

نہیں مکرش ہم نہیں چاہتے کہ تم ایک سائے کے پیچھے بھاگو یہ تو ہمارا یقین ہے کہ ہماری پوتی جہاں بھی ہے وہ زندہ ہے اور اگر ہمارا یقین غلط ہوا تو تمہاری زندگی برباد ہو جائے گی نہ جانے کتنے دن کتنے مہینے کتنے سال تم اس کو ڈھونڈنے میں لگا دو گے اگر وہ ملنی ہوتی تو ان آٹھ سالوں میں مل چکی ہوتی شاید ان لوگوں نے اپنا بدلہ پورا کر لیا۔

شاید ان لوگوں نے میری پوتی کو۔۔۔۔۔۔

اللہ نہ کرے دادا جان اس سے کچھ نہیں ہو گا آپ مجھے اجازت تو دیں میں اسے ڈھونڈ لوں گا

تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو مکرش تمہیں سیاسیات میں اپنا ایک مقام بنا رہا ہے بہتر ہے کہ ان چیزوں پر غور کرو جو تمہارا مستقبل بنائے۔

باباجان کی سخت آواز پر اس نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں وہ کھڑے اسے سخت نگاہوں سے گھور رہے تھے وہ اکثر اسے داداجان کے سامنے عاشی کے بارے میں بات کرنے سے منع کرتے تھے

لیکن وہ مجبور ہو جاتا تھا کیونکہ دل کے کسی نہ کسی کونے میں اس معصوم کی ایک جھلک تو تھی جس سے وہ بہت چھوٹی عمر میں اپنے نکاح میں لے چکا تھا۔

ٹھیک کہہ رہا ہے تمہارا باپ تمہیں اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیے مکرش ہم تمہیں بہت بڑے مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تھے۔

آپ کو لگتا ہے میں عاشی کو ڈھونڈتے ہوئے اپنے مستقبل کی فکر نہیں کر پاؤں گا اب ایک بار اجازت دیں داداجان میں اسے ڈھونڈ لوں گا اور اپنا کریئر بھی بنالوں گا

وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے بولا تھا جبکہ بابا جان جو اندر اس کے پاس آ کر رکے ہی تھے اس کی ضد پر نفی میں سر ہلاتے واپس کمرے سے باہر نکل گئے

تمہارا باپ ناراض ہوتا ہے ان باتوں پر مکرش تم اپنے فیوچر پر دھیان دو اگر ہماری پوتی کو ملنا ہوا تو کبھی نہ کبھی ہمیں مل ہی جائے گی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کرنے لگے

ان کے قریب سے اٹھتے ہوئے مکرش نے آج ایک فیصلہ خود سے کر لیا تھا کہ اب دادا جان اسے اجازت دیں یا نہ دیں لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ خود عاشی کو ڈھونڈنے نکلے گا

کیوں کہ اب بہت ہو چکا تھا آخر کب تک وہ اپنے دادا کو مر مر کے جیتے دیکھتا کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ عاشی ان کے لیے کتنی اہم ہے

ان کے لیے ہی نہیں بلکہ اس خاندان کے ہر فرد کے لئے اور اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عاشی واپس یہاں لا کر رہے گا

ooooo

شناور مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے وہ غصے سے بھرا ہوا اندر کمرے میں داخل ہوا تھا

جبکہ شناور جو آرام سے بستر پر لیٹا اپنے نئے موبائل میں کچھ سرچ کر رہا تھا ایک نظر اسے دیکھتا اگنور کرتا دوبارہ اپنے فون کی طرف متوجہ ہوا

شناور میں نے کہا میں تم سے ضروری بات کرنے کے لئے آیا ہوں اس نے اپنی بات دہرائی تھی

شناور نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر اپنے موبائل کی طرف متوجہ ہو گیا اسے جواب دینا شاید وہ ضروری نہیں سمجھتا تھا

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ شناور میں نے کہا میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کی طرف دیکھنا پسند کرو گے مکزم غصے سے بھرپور لہجے میں گویا ہوا

سید مکزم شاہ آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ میں کانوں سے سنتا ہوں آنکھوں سے نہیں تو آپ اپنی بکواس کر کے یہاں سے دفع ہو سکتے ہیں

اس کے سڑے ہوئے انداز پر سامنے سے بھی سڑا ہوا جواب آیا تھا مکزم نے غصے سے اسے دیکھا

لیکن وہ اس سے لڑنے کے لئے ہر گز نہیں آیا تھا اسی لئے اس کے طنز کو پیتے ہوئے

اس کے پاس ہی بیڈ کے قریب رک گیا اس نے اب تک موبائل سے نظریں ہٹانے کی غلطی نہیں کی تھی

طیب کی بہن کے ساتھ کس طرح کے تعلقات ہیں تمہارے ذرا وضاحت دو مجھے وہاں سے گھورتے ہوئے اپنی بات کی شروعات کر چکا تھا۔

ویسے ہی جیسے وہ رکھنا چاہتی تھی اور یہ میرا پرسنل میٹر ہے تو آپ اپنے غصے سمیت یہاں سے جا سکتے ہیں وہ اسے جواب دے کر پھر سے اپنے فون کی طرف متوجہ ہوا تھا

طیب میرا بہت اچھا دوست ہے شناور تم اس کی بہن کو اس طرح گندی نگاہوں سے کیسے دیکھ سکتے ہو شرم آنی چاہیئے تمہیں

وہ کسی کی بہن کسی کی بیٹی ہے اس کا لہجہ انتہائی توہین آمیز تھا جیسے وہ اس کی ذات پر الزام لگا رہا ہو

کسی کی بہن کسی کی بیٹی خود مجھے اپنا نمبر دے کر کہتی ہے کہ وہ مجھ سے رابطہ رکھنا چاہتی ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں بندہ بشر ہوں کوئی فرشتہ نہیں اور ویسے بھی عورت خدا کی سب سے خوبصورت تخلیق ہے

اس کی ذات سے منہ پھیرنا بہت بڑا گناہ ہے اور میں اسے گناہ نہیں کرتا اور اپنے دوست صاحب سے کہوں کہ تمھیں میری شکایتیں لگانے کے بجائے اپنی بہن کو سنبھالے

اس کے ہاتھ میں جو موبائل ہے نہ اس کا نمبر میرے علاوہ بہت سارے لوگوں کے پاس ہے جن کے ساتھ وہ آدھی آدھی رات تک گفتگو کرتی ہے۔

اسی لئے صرف میرا نام لے کر میرے نام پر بل پھاڑنے کی غلطی نہ کرے ورنہ اس کی بہن کے میسجیز اس کے منہ پر جا کر پڑھوں گا تو شاید تمہیں بہت برا لگے گا اسی لئے بہتر ہے کہ اس کو کہو کہ اپنی بہن کو سنبھالے۔

کوئی بھی مرد عورت کی عزت تب تک نہیں کرتا جب تک وہ خود اپنی عزت نہیں کرواتی یہ بات یاد رکھنا اب تم یہاں سے جا سکتے ہو یہ وقت میرا بہت مصروف ہوتا ہے وہ اپنے موبائل پر آنے والی کال کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا اس نے اس کے موبائل کی سکرین کو دیکھا تھا جہاں نادیہ نام سے نمبر جگمگا رہا تھا

اور یقیناً نادیہ نام کسی اور کا نہیں بلکہ اس کے دوست طیب کی بہن کا تھا۔

وہ اپنے دوست سے ایسا نہیں کہہ سکتا تھا کہ تم اپنی بہن کو سنبھالو کیونکہ شناور کا صرف اسی لڑکی سے نہیں اور بھی کہیں لڑکیوں سے کانٹیکٹ تھا

وہ اپنے فارغ اوقات میں لڑکیوں سے فون پر گفتگو کرنا پسند کرتا تھا ہاں لیکن اس کی ایک لمٹ تھی جس سے آگے وہ کبھی بھی نہیں بھرتا تھا۔

وہ جس طرح سے گیا تھا اسی طرح اس کے کمرے سے باہر نکل آیا تھا اس کا ارادہ تھا کہ وہ چاچو کو یہ بات بتائے گا ممکن تھا کہ چاچو اس کی بات کو سمجھ کر اسے طیب کی بہن سے دوبارہ رابطہ نہ کرنے کا کہہ کر اس کی عزت اس کے دوست کے سامنے رکھ لیتے

طیب نے کل ہی اسے بتایا تھا کہ تمہارا کزن میری بہن کے فون پر کال کرتا ہے میری بہن نے خود مجھے بتایا ہے کہ وہ یہ تمہارا کزن ہے۔

تمہارا کزن میری بہن کو بگاڑ رہا ہے اسے غلط راستے پر لے کر جا رہا ہے

اس کی بہن اس سے بھی کہیں دفعہ اشاروں ہی اشاروں میں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس کے دوست کی بہن تھی اس کی بہت عزت کرتا تھا۔

شناور کی وجہ سے وہ بہت شرمندہ ہوا تھا اور اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ شناور سے اس بارے میں بات ضرور کرے گا لیکن شناور اس کی کسی بھی بات کو سمجھنا چاہتا ہی نہیں تھا

oooooo

تائی امی کے بھائی کا انتقال ہو چکا تھا وہ کافی وقت سے بیمار تھے ان کی بیوی 3 سال پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو چکی تھی

اور اب وہ بھی انہیں چھوڑ کر چلے گئے تھے بھائی کی موت کا افسوس تو بہت تھا لیکن اس سے زیادہ دکھ اس بات کا تھا کہ ان کے بھائی کا اکلوتا بیٹا شادی کے بعد انگلینڈ میں رہائش پذیر ہو گیا تھا

وہ اپنے باپ کی موت پر بھی واپس نہ آیا اب جب وہ جانتا تھا کہ امرش اس کی ذمہ داری ہے

وہ اس بات کو مکمل نظر انداز کر چکا تھا اس نے فون پر کہا تھا پھوپھو آپ امرش کو اپنے ساتھ لے جائیں میں خرچہ بھیجتا رہوں گا اور جب ممکن ہو سکے گا اس سے ملنے بھی آؤنگا آپ لوگ وہیں کوئی اچھا لڑکا دیکھ کر اس کی شادی کروا دیجیے

اور اپنے بھتیجے کی یہ بات سن کر وہ اپنی بھتیجی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آئی تھیں

سب لوگوں کو امرش کے ساتھ بہت دلی ہمدردی تھی وہ اپنے ماں باپ اپنے سہاروں کو کھو کر آئی تھی سب لوگوں اسے بہت اہمیت دے رہے تھے

سوائے چاچی بیگم کے وہ کسی کو بھی اہمیت نہیں دیتی تھیں نہ جانے مہربان شاہ سے کس طرح سیدھے منہ بات کر لیتی تھیں

oooooo

شادی کی شروع شروع میں تو وہ بہت ہی اچھی طرح سے سب کے ساتھ رہ رہی تھیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی آپنے خوب رنگ دکھائے تھے

وہ تو اس حویلی میں مالکن کا رتبہ حاصل کرنا چاہتی تھی لیکن گھر کی بڑی بہو نے اس عہدے کو بہت اچھے طریقے سے سنبھال رکھا تھا۔

اس خاندان میں جتنی اہمیت تائی امی کی تھی وہ کسی کی نہیں تھی گھر کے کسی بھی بیٹے نے آج تک ان کے سامنے اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی اور انہوں نے بھی تو ان پانچوں کو اپنا بچہ بنا کر پالا تھا۔

چاچی بیگم نے تواس گھر میں صرف شروع کے چند دن اچھے سے گزارے تھے اس کے بعد دونوں نے اپنے انداز سے بتادیا کہ وہ عبداللہ سے کوئی تعلق رکھنا چاہتی ہیں

اور نہ ہی باقی کسی کے ساتھ زیادہ رشتے داریاں نبھائیں گی

ان کا کام ہے اپنے شوہر کا خیال رکھنا اور وہ یہ فرض بہت اچھی طرح سے ادا کر رہی ہیں تائی امی نے صرف اپنے دو بیٹوں کو ہی نہیں بلکہ شناور زواور عبداللہ کو بھی اپنے بچوں کی طرح ہی پالا تھا

ایسے میں وہ بھی انہیں اپنی ماں ہی سمجھتے تھے۔اور ان کے ہر فیصلے کا دل سے احترام کرتے تھے اب اس گھر میں امرش کی آمد سے پہلے ہی وہ بتا چکی تھیں

کہ وہ بے چاری ایک یتیم بے سہارا لڑکی ہے جسے وہ اپنے گھر میں بہت عزت و احترام سے رکھنا چاہتی ہیں جس پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا۔

ooooooo

کیسی ہو نادیہ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟ یار یہ جگہ بالکل ٹھیک نہیں ہے تمہیں رات کے اس وقت یہاں ہر گز نہیں آنا چاہیے تھا

چلو جاؤ اپنے گھر اندھیرا ہو گیا ہے رات کے ساڑھے نو بج رہے ہیں تمہیں اس طرح سے اکیلے گھر سے نہیں نکلنا چاہیے

شناور آنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی نادیہ کی کال پر آ گیا تھا جب اس نے کہا کہ وہ باہر نکل آئی ہے بالکل اکیلے تو اسے آنا پڑا وہ اس کے سہارے گھر سے باہر نکلی تھی شناور کو اسے نظر انداز کرنا مناسب نہ لگا

وہ اپنے گھر سے بہت کچھ لے کر آئی تھی شناور تو حیران ہی رہ گیا تھا اس کے اس قدم پر وہ جو اسے واپس بھیجنا چاہتا تھا اس کے بھاگنے کی تیاری دیکھ کر خود بھی شاکڈ رہ گیا

اس کا دوست کہتا تھا کہ نادیہ کا رابطہ اس کے ساتھ بھی ہے۔اور وہ اسے ہر روز پیکج کرواتا ہے بیلنس لوڈ کرواتا ہے اور کہاں یہ لڑکی اب بلی کا بکرا صرف اسی کو بنا رہی تھی

میرے گھر والے میری شادی کروانا چاہتے ہیں او ہم دونوں بھاگ کر شادی کر لیتے ہیں میں ہر گز اس آدمی سے شادی نہیں کروں گی وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی

جب کوئی اور اگلے ہی لمحے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال چکا تھا۔

تمہارے گھر والے تمہاری زندگی کا بہترین فیصلہ کریں گے جہاں وہ کہتے ہیں وہاں شادی کر لو یار مستی مذاق میں ایک حد تک اچھا لگتا ہے اب ختم کرو یہ ڈرامہ میں بھی صرف باتوں کی حد تک تم سے محبت کرتا ہوں

وہ مزید ڈرامہ نہیں کر سکتا تھا اور ویسے بھی اس سے بات تو وہ صرف اپنے دوست شرط جیتنے کے لیے کر رہا تھا کیونکہ اس کو ایسا لگتا تھا کہ نادیہ صرف اور صرف اس سے محبت کرتی ہے اور اس غلط فہمی کو دور کرنا ضروری سمجھا تھا

اس لڑکی کی جرت نے اسے حیران کر دیا تھا اگر اس کی جگہ کوئی ایسی لڑکی ہوتی تو صرف اس کے ساتھ ہی رابطے میں ہوتی تو شاید وہ اتنا نہ سوچتا بلکہ اگلے ہی لمحے اسے اپنے نکاح میں لے لیتا کیونکہ وہ اس کے بھروسے یہاں تک آئیں ہوتی لیکن نادیہ نہیں

ابھی نہ جانے وہ اسے کیا کیا سمجھانے والا تھا کہ طیب تیزی سے بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور ایک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا

بے غیرت انسان تو میری بہن کو گھر سے بھگا رہا تھا کس چیز کی کمی ہے تم لوگوں کو کہ اب یہ کام کر رہے ہو؟

بے غیرت اس نے ایک زوردار تھپڑ اپنی بہن کے منہ پر دے مارا تھا

جبکہ پیچھے بھاگتا ہوا مکزم بھی اس کے پاس آیا تھا اور اس طرح کی گری ہوئی حرکت کرے گا اسے یقین نہ آیا

مکزم میں اسے سمجھا رہا تھا کہ یہ لڑکی غلط کر رہی ہے اور اسے گھر واپس جانا چاہیے لیکن یہ تو میرے ساتھ بھاگنے کی تیاری کر رہی ہے

دیکھو نادیہ میں تم سے بات صرف اس لئے کر رہا تھا کیونکہ زاہد کو لگتا تھا کہ تم اس سے محبت سچی محبت کرتی ہو

تمہاری محبت کے چکر میں وہ اپنے گھر والوں کی مرضی سے شادی کرنے کے لئے راضی نہیں ہو رہا تھا بس اسی لیے مجھے تمہارے ساتھ محبت کا جھوٹا کھیلنا پڑا

تم پہلے اس کے ساتھ رابطے میں رہیں اور جب اس نے تمہیں گفٹ دینا چھوڑا تب تو میرے پیچھے لگ گئی اور جب میں چھوڑ دوں گا تم کسی اور کے پیچھے لگ جاؤ گہ یار اس کو محبت نہیں کہتے۔۔۔

چٹاخ۔نہ جانے وہ کیا کیا کہنے والا تھا جب اچانک ہی مکزم نے اس کا کندھا سیدھا کر کے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا اس نے بے یقینی سے مکزم کی اس حرکت کو دیکھا اور پھر اپنے گال پر پڑنے والے تھپڑ کی گرمی محسوس کرنے لگا

میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اتنا گھٹیا اتنا گرا ہوا ہو سکتا ہے شرم آتی ہے مجھے تمہیں اپنا بھائی کہتے ہوئے

بس بہت ہو گیا اب میں کوئی بھی بات گھر والوں سے چھپاؤں گا نہیں میں سب کو بتادوں گا تیری اصلی کرتوت آج تجھے پتہ چلے گا جب تو سب گھر والوں کے سامنے جواب دے گا۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ شناور کا ہاتھ اب تک اپنے گال پر تھا

تو نے مجھے تھپڑ مارا

تیری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی مکزم شاہ

تیری ہمت کیسے ہوئی اس لڑکی کے لیے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا

اس دوستی کو نبھانے کے لیے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا اب دیکھنا یہ تھپڑ تجھے کتنا بھاری پڑے گا

اس کا بدلہ تو میں ضرور لوں گا اور اس کا بدلہ میں تیرے منہ پر ایسا تھپڑ مار کے دوں گا کہ تو ساری زندگی یاد رکھے گا یاد رکھنا

سنو لڑکی یہ رونے دھونے والے ڈرامے بند کرو ان سب چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور یہ تمہارا مظلوم بھائی جو یہاں اتنا شریف بنا ہوا ہے تمہارے سارے کرتوں جانتا ہے

اس میں اگر غیرت ہوتی تو مجھ پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اپنی بہن پر نظر رکھتا

اگر تیری جگہ میں ہوتا تو آدھی رات کو گھر سے باہر نکلنے والی بہن کی گردن کاٹ دیتا۔ لیکن تو ایسا کچھ نہیں کرے گا کیونکہ مجھے بہت اچھے سے پتا ہے کہ اس کو میرے سر پر لگا کر تو اس کی شادی میرے ساتھ کرنا چاہتا تھا۔

تاکہ تو بہن کے نام پر مجھے لوٹ سکے۔اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ یہ تو نے کیا ہے نہ سب پری پلان ہے مگر جا بیٹا یہ گیم کسی اور کے ساتھ کھیل

تیرے جیسے دوست رکھتا ہو گا مکزم شاہ، شاور شاہ دوست بھی نسل دیکھ کر بناتا ہے

وہ اسے دھکا دیتا وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا جب کہ جاتے جاتے بھی ایک نظر مکزم کو گھورنا نہیں بولا تھا

جو یقیناً اس وقت اس کے غصے کو سمجھ نہیں پا رہا تھا کیونکہ اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ آج مکزم شاہ کا اس پر ہاتھ اٹھانا اس کے لیے کتنا بھاری ثابت ہونے والا ہے۔

یہ انا اور ضد کی جنگ تھی جو آج سے نہیں بلکہ بچپن سے چل رہی تھی اس خاندان کے سب لوگوں میں اتفاق تھا

لیکن نہ جانے کب کہاں مکزم اور شناور کے دل میں ایک دوسرے کے لئے عجیب سی خلیل پیدا ہوئی تھی جو بہت وقت گزرنے کے بعد بھی ختم نہ ہوئی

oooooo

وہ بے حد غصے سے گھر واپس آیا تھا اس کا گال ابھی تک جل رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کے گال پر تھپڑ نہیں مارا بلکہ جلتا ہوا انگارہ اس کے چہرے پر رکھ دیا ہے

وہ اس پر ہاتھ کیسے اٹھا سکتا تھا آج تک شاید ہی ان کے خاندان میں کسی بھی فرد نے کسی دوسرے فیملی ممبر پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ وہ ایسی کوئی حرکت کرے گا یہ تو شاید اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا لیکن اس نے ایسا کیا تھا کس لئے صرف اپنی دوستی کے لیے

طیب اس کے لیے اتنا اہم تھا اس کے لیے اتنا خاص تھا کہ اس نے اس کی خاطر اس پر ہاتھ اٹھایا تھا وہ گیت جو اس کے خلاف سازش کر رہا تھا وہ جوان کی جائیداد میں حصہ بنانے کے لیے اپنی بہن کا استعمال کر رہا تھا وہ اپنے کزن اپنے بھائی کو چھوڑ کر اس انسان کا ساتھ دے رہا تھا اس کے لیے اس نے اس پے ہاتھ اٹھایا تھا

بہت غلط کیا تھا اس نے اپنے بھائی کے ساتھ شناور کا غصے سے برا حال تھا

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کچھ کر بیٹھے دل تو کر رہا تھا کہ ایسا ہی ایک تھپڑ وہ جا کر مکزم کے منہ پر دے مارے اور اسے بتائے کہ اسے اس تھپڑ سے کتنی تکلیف ہوئی ہے

وہ اسے بتائے کہ اس نے تھپڑ اس کے منہ پر نہیں بلکہ اس کے دل پر مارا ہے لیکن اتنی توہین جو طیب کے سامنے ہوئی تھی وہ توہین تو وہ اسے واپس نہیں کر سکتا تھا

اس نے طیب کے لئے ایک عام آدمی کے لیے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا اس نے اپنے دوست پر اس سے زیادہ یقین کیا تھا اسے اپنے بھائی پر یقین نہیں تھا اپنے دوست پر یقین تھا

اور یہ چیز شناور کو تکلیف دے رہی تھی اور اس کی یہ تکلیف غصے اور نفرت میں بدل رہی تھی اس گھر میں ایسا پہلی بار ہوا تھا اور شاید پہلی بار کا ہی اثر تھا کہ اس کا خون جوش مارنے لگا تھا

اس کے ذہن میں نہ جانے کیسے مکزم سے بدلہ لینے کا خیال آیا تھا وہ اسے اتنی ہی تکلیف دینا چاہتا تھا جتنی تکلیف سے وہ خود گزر رہا تھا اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ ملزم اس کے چہرے پر اس تکلیف کو محسوس کرے جو آج اس نے کی تھی

اور وہ ایسا ہی کرنے والا تھا وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ وہ مکزم سے اس تھپڑ کا بدلہ لینے والا تھا اور اسے اس بات کا احساس دلانے والا تھا کہ شناور شاہ پر ہاتھ اٹھانے والے کا انجام کیا ہوتا ہے

مکزم کی اتنی بڑی غلطی کو نظر انداز کر کے اس کے ساتھ نارملی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا تو فیصلہ ہو چکا تھا جو مکزم نے کیا تھا وہ اس کے ساتھ وہی کرنا چاہتا تھا اس

کے منہ پر نہیں اس کی زندگی پر تھپڑ مارنا چاہتا تھا اور اس بار وہ اسے معاف کرنے کا ارادہ بلکل نہیں رکھتا تھا

شناور کا اصول تھا وہ ہارتا نہیں تھا اور اگر ہارتا تو اس ہار کی وجہ کو مٹا دیتا تھا آج مکزم نے اسے تھپڑ مار کر ایک ہار سے روشناں کیا تھا اور وہ اس ہار کو قبول نہیں کر پا رہا تھا

وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ اس چھوٹی سی بات کا آگے جا کر کیا مطلب نکالنے والا ہے شناور غصے سے جبکہ مکزم پچھتاوے میں گھرا ہوا تھا

ooooo

حال

میرا بچہ میرا جگر کا ٹکڑا میری جان واپس آ گیا میں نے کتنا انتظار کیا تمہارا مکزم آخر میری دعائیں تو میں واپس لے آئیں دیکھیے ہمارا بچہ گھر واپس آ گیا ہے

تائی امی حد خوش تھی آخر اتنے سالوں کے بعد ان کا بیٹا گھر واپس آ گیا تھا آج وہ خود اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تھیں۔اج ان کے جگر کا ٹکڑا بھی گھر واپس آ گیا تھا۔اس کی راہوں میں وہ جو اتنے سالوں سے پلکیں بچھائے بیٹھی تھیں۔آج تو انہیں کمرے سے باہر نکلنا ہی تھا اسے واپس اس گھر میں ویلکم کرنا تھا

ابھی تک اس کے گھر آنے کی خوشی کوئی نہیں منا رہا تھا ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔دروازے پر سوائے اس کے بابا اور امی کے اور کوئی نہیں آیا تھا ملازم نے سب سے پہلے بھاگ کر انہیں بتایا تھا کہ ان کا بیٹا اور بہو گھر واپس آ چکے ہیں

یقیناً یہ خبر دادا جان کے پاس بھی پہنچ چکی ہو گی لیکن دادا جان کمرے سے باہر نہ نکلے تھے جبکہ شاور اوپر ہی کھڑا ہے یہ منظر دیکھ کر مسکرا رہا تھا

پتا تو چاچی بیگم کو بھی چل چکا تھا اس کی واپسی کے بارے میں لیکن انہوں نے بھی کمرے سے باہر نکلنے کی غلطی نہ کی تھی مہربان اور ارسلان یہاں پر موجود نہیں تھے وہ کچھ اپنے ضروری کام کے لیے باہر گئے تھے

مکزم خود بھی گھر واپس آ کر بے حد خوش تھا وہ اپنے ماں باپ سے ملتے ہوئے شناور کو ہی دیکھ رہا تھا جو خود بھی اسی کی طرف متوجہ تھا

وہ اس سے ملنا چاہتا تھا اس نے سیڑھیوں کی طرف قدم بڑھائے ہی تھے کہ شناور وہاں سے ہٹ کر کمرے میں جا کر بند ہو گیا

اس کی اس حرکت پر مکزم سخت مایوس ہوا تھا

وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن اور اس سے چہرہ پھیر کر اندر جا چکا تھا

امی بابا اسے آرام کرنے کے لئے کمرے میں جانے کا کہہ رہے تھے امرش کے لئے اتنی دیر کھڑے رہنا آسان نہیں تھا وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتا اسے کمرے میں لے آیا تھا

ooooooo

وہ کتنے سالوں کے بعد اپنے کمرے میں آیا تھا آہستہ سے اسے سہارا دیتا وہ بیڈ پے لایا اور وہیں پر بیٹھ کر اس کے جوتے اتارنے لگا اس کی اس حرکتوں امرش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے اسے دور کیا تھا

کیا کر رہے ہیں ممشم میں نے آپ کو کتنی دفعہ منع کیا ہے اس طرح سے نہ کیا کریں آپ میرے پیروں کو ہاتھ نہ لگایا کریں اور نہ ہی میرے پیروں والی جگہ پر بیٹھا کرے اور نہ ہی میرے پیروں کو ہاتھ لگایا کریں

اور نہ ہی میں نے جوتوں کی طرف ہاتھ بڑھایا کرے وہ خود ہی اپنے پیروں سے جوتے نکالتی اپنے پیر آہستہ سے اوپر کر بیٹھ چکی تھی جبکہ مکزم مسکراتے ہوئے زمین سے اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا

اور تم مجھے ہر بات پہ ٹوکا مت کرو بہت بری لگتی ہیں تمہاری یہ حرکتیں مجھے وہ اس کی چادر اتار کر فولڈ کرتا سنبھال رہا تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی

سب کہتے تھے وہ مطلبی ہے اسے سوائے اپنی ذات کے اور کسی سے محبت نہیں لیکن ان چار سالوں میں امرش خود اس شخص سے محبت کرنے پر مجبور ہو گئی تھی ایک وقت تھا جب وہ کسی اور کی محبت کا دم بھرتی تھی

لیکن آج اس کا پور پور مکزم شاہ کی محبت کے گن گاتا تھا

لاو تمھارے بال کھول دوں۔ڈاکٹر نے سارے مشکل کام کرنے سے منع کیا ہے وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے کہنے لگا تو امرش نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ اس کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی

اب اس کام میں کون سے پہاڑ توڑنے پڑتے ہیں جناب یہ بھی بتا دیجئے مجھے تاکہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ کتنا مشکل کام ہے وہ خود ہی اپنے بالوں کو کھولتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی

تمہیں اندازہ نہیں ہے لیکن یہ مشکل کام ہے وہ اس کے نزدیک ہی بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس کا سر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

سب پتا ہے مجھے صرف میرے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں آپ اس نے خود ہی اس کی کئر نگ کو نام دے دیا تھا جس پر وہ کندھے اچکا گیا مطلب کے وہ اس کی بات کو غلط بھی نہیں کہتا تھا

کیونکہ ابھی اس کی پریگنینسی کو چوتھا مہینہ شروع ہوا تھا فلحال تو اپنے ہونے والے بچے کو محسوس تک نہیں کر پائی بھی تھی کہ مکزم نے اسے زمین پر قدم اتارنے سے بھی منع کر دیا تھا۔

تو پھر اس کے پیچھے وجہ تو یہی ہو سکتی ہے کہ وہ اس کے نزدیک آنے کے بہانے ڈھونڈتا تھا خیر اسے بہانے ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہ سر سے پیر تک صرف اور صرف اسی کی تھی

oooooo

وہ دادا جان سے ملنے کا خواہش مند تھا لیکن وہاں جانے کے بجائے وہ سیدھا شناور کے کمرے میں آیا تھا وہ آج اس گھر میں واپس آسکتا تھا تو اس کی وجہ سے صرف شناور ہی تھا وہیں اسے واپس لانے کی وجہ بنا تھا

اسی کی وجہ سے آج اسے واپس گھر لایا گیا تھا اگر وہ گھر واپس نہ آتا تو یقیناً اسے واپس کبھی گھر آنے کے لیے نہ کہا جاتا وہ اس سے خفا تھے تبھی تو وہ اس سے ملنے باہر نہیں آئے تھے ورنہ ان کا اصول تھا جب بھی ان کا کوئی پوتا گھر واپس آتا تھا وہ دروازے پر ہی ملتے تھے

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا

اسے امید تھی کہ شاور اس سے بات ضرور کریگا لیکن شاور کے بجائے جب اندر سے اسے کسی لڑکی کی آواز آئی تو وہ پریشان ہوا تھا شاور کے کمرے میں بلا کو لڑکی ہو سکتی تھی؟

اور اس نے کمرہ بند کر رکھا تھا ایسا کیسے ممکن تھا؟

کون ہے باہر عنایہ آج کل بہت محتاط رہنے لگی تھی وہ یوں ہی کسی کے لیے دروازہ نہیں کھلتی تھی یہی وجہ تھی کہ اب بھی وہ پہلے جاننا چاہتی تھی کیا ہے دروازہ کے باہر کون ہے

اسے شک تھا کہ کہیں باہر شناور ہی نہ ہو اور اسے کمرے سے باہر نکال کر اس پر ظاہر کر کے اس کی نظروں میں اس کی کیا اوقات ہے وہ شناور سے جتنا ہو سکے اتنا دور رہتی تھی

مکزم عنایہ کی آواز کافی عرصے کے بعد سن رہا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی آواز کو پہچان نہیں سکا
لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس کے ذہن میں ایک کلک ہوا تھا یقیناً اندر وہی ہو سکتی تھی

اس کے علاوہ شناور کے کمرے میں کسی عورت کا موجود ہونا ناممکن سے بات تھی

وہ بنا کچھ بولے وہی سے پلٹ گیا تھا جبکہ عنایہ دروازہ کھولنے کے بعد اسے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے دیکھ چکی تھی

اس کی آنکھوں میں غصے سے لالی بھرنے لگی وہ اگلے ہی لمحے دروازہ اتنی شدت سے بند کر چکی تھی کہ سیڑھیاں اترتے مکزم نے بھی اس آواز کو سن کر قدم روک لیے تھے لیکن پھر وہاں مزید کا نہیں بلکہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

oooooo

اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا وہ اس کے باہر آنے کا منتظر تھا اس کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی ایک جیت سی اس کے انداز سے چھلک رہی تھی آج آخر وہ جیت گیا تھا اور وہ اسے اس حویلی میں لانے میں کامیاب ہو گیا تھا

اندر کون کون ہو گا؟ وہ گاڑی سے باہر نکلتے اس کا ہاتھ بہت مضبوطی سے تھامے اس سے سوال کر رہی تھی

مکرش مسکرایا اور قدم در قدم حویلی کی طرف جانے لگا

کوئی نہیں ہو گا گھر کے ہی لوگ ہیں اس نے مسکرا کر اسے جواب دیا تھا جبکہ اس کے چہرے پر اڑتی ہوائیوں کو ہم محسوس کر چکا تھا

وہ اتنی خوفزدہ کیوں تھی اسے سمجھ نہ آیا

ریلیکس ہو جاؤ اندر کوئی آدم خور نہیں ہے جو تمہیں کھا جائے گا انسان ہی بستے ہیں یہاں اس نے آہستہ سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا

آپ کے دادا مجھے کچھ کہیں گے تو نہیں اس نے ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا

وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے میری جان میں تمہیں بہت پیار کریں گے اس نے سمجھایا تھا

آپ کی امی روایتی ساسوں کی طرح تو نہیں ہوں گی نہ اس نے ایک نظر پھر اسے دیکھ کر سوال کیا تھا گاڑی میں وہ اسے بتا چکا تھا کہ اس کے گھر میں کون کون ہے

نہیں میری امی تم سے بہت پیار کریں کہ وہ زیادہ بیمار رہتیں ہیں تو میں ان کا بہت خیال رکھنا پڑے گا وہ مسکرا کر اسے جواب دیتا آگے بڑھ رہا تھا جبکہ اس کے سوال اب بھی ختم نہ ہوئے تھے

اور آپ کی بیویاں وہ تینوں تو مجھے کچھ نہیں کہے گی نا اس نے ایک اور سوال کیا اور اس سوال پر مکرش نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہ روکا تھا۔

ان کی اتنی اوقات نہیں ہے کہ وہ تمہیں کچھ کہہ سکے۔ تم تو میری من پسند بیوی میری جان میری دلبر میرا سب کچھ ہو اگر تمہیں کسی نے کچھ کہا تو کھڑے کھڑے سب کو طلاق دے دوں گا اس نے اس کی ہمت بڑھائی تھی

ooooooo

ملازم بھاگتے ہوئے داداجان کے کمرے میں آیا تھا ملازم کو اس طرح سے اندر آتے داداجان نے دیکھا تو وہ پوچھے بنا نہ رہ سکے

ارے بچے آرام سے آو کیا ہو گیا ہے اتنی جلد بازی کیوں کر رہے ہو وہ اسے دیکھ کر بولے جبکہ ملازم کے چہرے پر خوشی کے ہزاروں رنگ جگمگا رہے تھے

داداجان بات ہی ایسی ہے جلدی سے باہر آئے مکرش صاحب گھر واپس آ گئے ہیں اور ان کے ساتھ بی بی بھی ہیں

اس نے بے حد خوشی سے بتایا تھا داداجان جو آرام سے بیٹھے ہوئے تھے اٹھ کر کھڑے ہو گئے

ارے ہماری پوتی گھر واپس آگئی ہے اور تم ابھی آکر بتا رہے ہو جلدی چلو ہم خود اس کا ویلکم کریں گے

اتنے سالوں کے بعد ہماری پوتی اپنے قدم اس گھر میں رکھ رہی ہے جاو پوری حویلی کو خبر کر دو سب لوگوں کو بلاؤ باہر

آخر وہ اتنے سالوں کے بعد آئی ہے سب سے ملے گی دادا جان کمرے سے باہر نکلتے ہوئے اسے حکم دے رہے تھے

جبکہ ان کے حکم کے مطابق وہ بھاگ کے سب لوگوں کو بتانے چلا گیا تھا

اور ان کے مطابق تھوڑی ہی دیر میں حویلی کے سب لوگ وہاں پر آچکے تھے ارسلان صاحب اور مہربان صاحب گھر واپس آچکے تھے اسی لیے انہیں مکزم کے گھر واپس آنے کی خبر بھی لگ چکی تھی

لیکن مکزم کی واپسی کی خوشی یہاں کیسی کو نہیں تھی یہی وجہ تھی کہ انہوں نے زیادہ دھیان نہ دیا

لیکن اب جب ملازم نے انہیں عنائش کے آنے کی خبر دی تو سب سے پہلے مہربان شاہ تڑپ کر باہر نکلے تھے

وہ سب لوگ حویلی کے دروازے کے اندر کھڑے تھے جب مکش نے بڑا سا دروازہ کھول کر اسے اندر آنے کے لئے کہا تھا

خوشی کے مارے دادا جان کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے کہاں کہاں نہ ڈھونڈا تھا انہوں نے اس کو اور آج آخر کار وہ اپنے گھر واپس آ ہی گئی تھی

ooooo

آجاؤ آجاؤ اندر آجاؤ میں تمہیں سب سے متعارف کرواتا ہوں وہ جو سب کو دیکھ کر وہی پیچھے رک گئی تھی مکرش اس کا ہاتھ تھام کر اسے دادا جان کے سامنے لے آیا تھا

دادا جان یہ رہی آپ کی پوتی میرا مطلب ہے آپ کی بہو کو میں گھر لے ہیں آیا ہوں اسے

عنائش یہ ہیں میرے دادا اور تمہارے دادا سسر اور ان کے پیچھے یہ رہے میرے بابا یعنی تمہارے سسر جی

اور یہ تمہارے چھوٹے سر جی مطلب کے میرے بڑے چاچا سید ارسلان شاہ اور ان کے ساتھ ہیں سید مہربان شاہ میرے سب سے چھوٹے چچا اور تمہارے سب سے چھوٹے سسر

مکرش یہ تم کیا بول رہے ہو مہربان شاہ جو اس کا انجان سا انداز دیکھ کر پہلے پریشان ہوئے تھے

پھر آپنے متعارف پر بے حد غصے سے بولے تھے ایسا لگ رہا تھا جیسے افراد اپس آکر کھڑی ہو گئی ہے

وہ ان کی بیٹی تھی ان کے جگر کا ٹکڑا تھی اور وہ اسے ان کی بہو کہہ رہا تھا

چاچو میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں وہ کیا ہے نہ عنائش کسی رشتے کو نہیں قبول کرنا چاہتی وہ کسی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی

جی میں سچ کہہ رہا ہوں وہ کسی کے ساتھ کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھ سکتی وہ صرف مجھ سے جڑے تعلق کو نبھانے کے لیے حویلی میں آئی ہے آپ لوگوں سے اس کا کوئی رشتہ نہیں ہے

اور میں اس سے یہ وعدہ کر کے اسے یہاں واپس لے کر آیا ہوں

ارے تم کھڑی کیوں ہو ادھر آؤ دادا جان سے اپنے سر پر ہاتھ پھیر واو

اور باقی سب سے بھی ملوا آو بہت لوگوں سے ملوانا ہے تمہیں تم لوگ وہاں پیچھے کیوں کھڑے ہو یہاں آگے آؤ یہ لوگ تمہارے دیور ہیں

اس گھر کا سب سے بڑا بیٹا میں ہوں تو یہ سبھی مجھ سے چھوٹے ہیں مکزم شناور زراور اور یہ عبداللہ تمہارا سب سے چھوٹا دیور اس نے جان بوجھ کر اسے عبداللہ کے سامنے لا کھڑا کیا تھا

السلام علیکم بھابھی جان کیسی ہیں آپ سفر میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی نہ وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولا تھا

جیسے وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کی بہن ہے کیا وہ سچ میں نہیں جانتا تھا اس کے دل میں سوال آیا

یار تم لوگوں کی بھابھی ضرورت سے زیادہ تھکی ہوئی ہے

تمہیں پہلے آرام کرنا چاہیے ڈارلنگ آؤ میں تمہیں کمرہ دکھا دیتا ہوں باقی سب سے تم بعد میں مل لینا فی الحال مجھے تمہاری طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی

وہ اس سے کہہ کر سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرنے لگا ملاقات کا سلسلہ اتنا جلدی ختم ہو جائے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا

اس کیلئے یہ سب کچھ بہت عجیب تھا اسے بالکل بھی امید نہ تھی کہ مکرش اس طرح سے اس کو سب سے متعارف کروائے گا

بہو کو کمرے میں چھوڑ کر تم ذرا ہمارے کمرے میں آنا برخوردار دادا جان کی گرجدار آواز پر مکرش نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا اور دل ہی دل میں چار قل پڑھ لئے تھے اب یقیناً وہ دادا جان کے غصے کا شکار ہونے والا تھا

جبکہ شناور اور زر اور کا دل چاہا کے وہ قہقہ لگا کر ہنسے کیونکہ ان دونوں کو تو وہ ساری بات پہلے ہی بتا چکا تھا یہاں آکر وہ کس طرح سے اسے سب سے ملوآنے والا ہے یہ بھی انہیں پتا تھا اور شناور نے اس کی پلاننگ عبداللہ کو بھی بتادی تھی

اسی لئے عبداللہ نے ان کا خوب ساتھ دیا تھا جب کہ دل تو یہ چاہ رہا تھا کہ اتنے سالوں سے بچھڑی بہن کو اپنے سینے میں چھپالے

جبکہ یہ سب کچھ مکزم کے لئے بہت یونیک تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہ تھا کہ مکرش عنائش کو گھر واپس لانے والا ہے

oooooo

مکرش وہ دو آدمی بالکل ایک جیسے تھے کپڑے بھی ایک ہی سے پہنے رکھے تھے ان دونوں نے وہ جنہیں آپ میرے دیور کہہ رہے تھے وہ کمرے میں آتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھی

ہاں وہ دونوں جڑواں ہیں میری جان تم شناور اور زراور کی بات کر رہی ہو۔ وہ کمرے میں داخل ہوا

جب کہ اس کے چہرے پر حیرانگی وہ بہت اچھے طریقے سے محسوس کر چکا تھا۔

جب وہ یہاں سے گئی تھی صرف چھ سال کی تھی یقیناً اسے تو یاد بھی نہیں ہو گا کہ وہ دونوں بچپن میں اس کے کتنے نخرے اٹھایا کرتے تھے اور اس وقت اس کی حیرانگی دیکھنے لائق تھی وہ غلط نہیں تھی شناور اور کچھ زیادہ ہی جڑواں تھے

اور آپ کی تینوں بیویاں کہاں ہیں اس نے کمرے میں داخل ہوتے اپنے باپ بھائی دادا کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا اس کے سوال اس کی سوچ کے مطابق تھے

یعنی کہ وہ مکمل کوشش کر رہی تھی اس بات کو ثابت کرنے کی اسے آپنے خونی رشتوں سے ملکر کچھ بھی محسوس نہیں ہوا تھا

ڈارلنگ تم آرام کرو نہ کیوں فضول کی سوچوں میں پڑی ہوئی ہو؟ میں نے کہا تو سہی کے سب سے ملواؤں گا

پہلے تم آرام سے فریش ہو کر تھوڑی دیر سو جاؤ جب تک تم جاگو گی تب تک رات کا وقت ہو جائے گا اور ڈنر پر ہم سب ایک ساتھ ہی ہوں گے تم سب سے مل لینا

نہیں مجھے کسی سے نہیں ملنا ڈنر میں کمرے میں ہی کروں گی وہ ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا کہ عنائش نے ایک اور دھماکا کیا اسے غصہ تو بہت آیا لیکن فی الحال غصہ پینے کا وقت تھا

ٹھیک ہے میری جان تم روم میں ہی ڈنر لینا کوئی مسئلہ نہیں تم جاؤ جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ میں بھی زرا سب سے مل کر آتا ہوں

میرے بھائی مکزم اور شناور چار سال کے بعد گھر واپس آئیں ہیں ان سے بھی ملنا ہے ابھی تمہیں اس منظر سے ہٹانا تھا

اور عبداللہ کی واپسی بھی دو دن پہلے ہی ہوئی ہے وہ اپنے اسٹڈی کے سلسلے میں امریکہ میں تھا۔ بزنس کی ڈگری لے کے آئے ہیں سال ءصاحب مبارک باد تو دینی پڑے گی نہ

اس نے جان بوجھ کر "سالے صاحب" کا لفظ استعمال کر کے اس کے چہرے کے ایکسپریشن دیکھے تھے

شاید وہ اسے اس بات کا احساس دلا سکے کہ باہر کھڑا خوش شکل سا نوجوان اس کا بھائی ہے

جسے وہ ابی کہا کرتی تھی۔اور اس کا اصول تھا اس کے علاوہ اس کے بھائی کو اور کوئی ابی کہہ کر نہیں بھلا سکتا

وہ صرف اسی کا ہی ابی تھا لیکن آج وہ اسے پہچاننے سے بھی انکاری تھی اس کے چہرے پر کسی طرح کا کوئی تاثر محسوس نہ کرتے ہوئے وہ نہ امید سا ہو کر کمرے سے نکل گیا تھا

جب کہ اس کے جاتے ہی عنائش بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اپنا سر تھام چکی تھی اسے نہیں رہنا تھا یہاں اسے یہاں سے جانا تھا وہ ان سب رشتوں کے ساتھ نہیں رہ سکتی تھی۔

اسے کوئی رشتہ نہیں چاہیے تھا اسے کچھ نہیں چاہیے تھا

oooooo

آئی ایم سو سوری دادا جان پلیز مجھے معاف کر دیجیے میں یہ نہیں کرتا تو وہ لڑکی پتہ نہیں آگے سے کیا کرتی

بالکل بھی اچھی نہیں ہے آپ کی پوتی انتہائی بد تمیز ہے

آپ کو نہیں پتا مجھے تنگ کرنے کے لیے اتنے الٹے سیدھے کام کرتی ہے نہ وہ

ارے جب سے اسے فیضان ملک کے بارے میں پتہ چلا ہے تو خود ہی اس کی کھوپڑی ذرا سیٹ ہوئی ہے ورنہ اس کا دماغ بہت خراب تھا

اور ابھی تک اس کا دماغ ٹھیک نہیں ہوا وہ کہتی ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی اور سے رشتہ ہی نہیں رکھنا چاہتی

اور نہ ہی حویلی جانا چاہتی ہے اسے واپس یہاں لانے کے لئے مجھے کچھ تو کرنا ہی تھا نا تو میں نے اس کی شرط مان لی

وہ ان کے قدموں میں بیٹھا تیزی سے ان کی ٹانگوں کو دباتا انہیں منانے کی کوشش کر رہا تھا جب کہ وہ کسی حالت میں اس کے بعد ماننے کو تیار نہ تھے

اتنے سالوں کے بعد پوتی ملی تھی اور وہ اسے سینے سے بھی نہ لگا سکے

جب کہ ایسا ہی کچھ حال مہربان شاہ کا تھا وہ یہاں کسی بھی شرط پر کیوں نہ آئی ہو مکرش کو کوئی حق نہیں تھا کہ وہ انہیں ان کی بیٹی سے اس طرح سے متعارف کرواتا

تم چاہے جو مرضی بولو ہم اپنی بیٹی سے ویسے ہی ملیں گے جیسے ہمیں ملنا چاہیے اور وہ بچی ہے نادان ہے اسے سمجھ نہیں ان سب چیزوں کے لیے اسی لیے ایسا بول دیا ہو گا

اور وہ عورت فروا یقیناً اسی نے ہی ہمارے خلاف اس کے دل میں یہ ساری نفرت بھری ہوئی ہے۔ جسے ہم خود صاف کریں گے اگر ہم ہی اس سے انجانوں جیسا رویہ رکھیں گے

تو وہ کس طرح سے ہمارے قریب ہو گی کس طرح سے حقیقت کو سمجھ پائے گی

مہربان شاہ اس کی کسی بات کو ماننے کے لیے راضی نہیں تھے

آپ کی بات درست ہے چاچو لیکن میرے وعدے کا بھی تو پاس رکھیں وہ مجھ پر بھی یقین نہیں کرے گی

آپ سب لوگوں کو اس کے ساتھ انجان رویہ رکھنا پڑے گا جس طرح کا رویہ وہ چاہتی ہے بالکل ویسا ہی

ایک بات یاد رکھیں چاچو یہ انسانی فطرت ہے ہم جیسا چاہتے ہیں اگر وہ حاصل نہ ہو تو ہمیں اس چیز کی ضد ہونے لگتی ہے کہ ویسا کیوں نہیں ہے

میں نے اس لڑکی کے ساتھ اپنی زندگی کے 21 دن گزارے ہیں اور ان دنوں میں میں سمجھ چکا ہوں کہ وہ کیسی ہے اس نے اپنی ذات کو مجھ سے چھپانے کی بہت کوشش کی لیکن میری محبت کے سامنے وہ ہار گئی

میں نے اسے ایک مہینہ دیا تھا لیکن اس ایک مہینے میں 'میں نے اسے خوب نظر انداز کیا میں اسے اکیلا چھوڑ کر اپنے کام پر چلا جاتا تھا

وہ بہت باتونی ہے وہ باتیں کرنے کے لئے مجھے تلاش کرتی تھی

وہ مجھ سے بد تمیزی کرنے کے لیے مجھے تلاش کرتی تھی

مجھ سے لڑائی کرنے کے لئے اسے میری ضرورت پڑتی تھی

چاچو میں اسے بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا ہوں اور آپ بھی اسے سمجھ جائیں گے بس مجھے تھوڑا سا وقت دیں تھوڑا سا یقین کریں مجھ پر چاچو

وہ آج آپ لوگوں سے بھاگ رہی ہے کل خود آپ لوگوں کی محبت کے لیے ترسے گی

وہ خود آپ لوگوں کے پاس آئے گی پلیز چاچو میری بات مان لیں اس کے لیے میں آپ لوگوں سے صرف تھوڑا سا وقت مانگتا ہوں

وہ ان کا ہاتھ تھامیں انہیں سمجھاتے ہوئے بولا تھا

چاچو پلیز مان جائے ناشناؤر بھی کرسی سے اٹھ کر ان کے پیروں میں آ بیٹھا تھا

اور پھر ان دونوں کو دیکھتے ہوئے عبداللہ زر اور اور مکزم بھی ان کے ساتھ شامل ہوتا ان کے پاس آ گیا تھا

اب وہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر پا رہے تھے اپنی بیٹی سے دور رہنا ان کے بس سے باہر تھا

وہ اسے نظر انداز کیسے کر سکتے تھے لیکن شاید ایسا کر کے سب کچھ ٹھیک ہو سکتا تھا

یہ بات تو مکرش بھی بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ پچھلے بارہ سال سے وہ اپنی بیٹی کے لیے کس طرح سے تڑپ رہے ہیں

انہوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تو مکرس نے خوشی سے دادا جان کی طرف دیکھا تھا

جو اس کے یقین پر مسکرا دیے تھے اب انہیں وہیں کرنا تھا جو مکرش نے پلان کر رکھا تھا

ہاں لیکن ان سب کے دل میں دبی بہت سے خواہشیں تھی جو اب شاید مکرش کی پلاننگ پوری ہونے کے بعد ہی پوری ہو سکتی تھی

OOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو اس سے مکرش کہیں نظر نہیں آیا

شاید وہ اس کے سو جانے کے بعد کمرے میں واپس آیا ہی نہیں تھا

وہ نہا کر سو گئی تھی اسے یہی لگا تھا کہ وہ آ جائے گا

اس نے ایک نظر اٹھ کر کمرے میں موجود گھڑی پر ڈالی تھی جو سات کا ہندسہ پار کر رہی تھی

اسے سوتے ہوئے اچھا خاصہ وقت گزر چکا تھا وہ تقریباً ساڑھے چار بجے کے قریب یہاں پہنچے تھے اور وہ آتے ہی سو گئی تھی

اب اس کو کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔اس کا باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا اسی لیے وہ کمرے میں ہی ٹہلتے ہوئے مکرش کر کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی

اس نے سوچ لیا تھا وہ کسی سے بھی اچھے طریقے سے بات نہیں کرے گی اور مکرش تنگ آکر خود ہی اسے اپنے ساتھ واپس لے جائے گا۔

اس نے سفر میں ہی مکرش سے کہہ دیا تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دس دن کے لئے وہاں رک سکتی ہے

اس کے بعد وہ اسے ہر قیمت پر واپس لائیگا

جس پر مکرش نے جواب دیا تھا کہ وہ اسے واپس لانے کے لئے بالکل تیار ہے اگر وہ واپس آنا چاہے تو

یعنی کہ وہ اسے چیلنج کر رہا تھا کہ یہاں آنے کے بعد وہ واپس نہیں جا پائے گی لیکن اسے واپس جانا تھا اسے یہاں ہر گز نہیں رہنا تھا

ان سب کے بیچ اس نے اپنے باپ کو دیکھا تھا اور وہ باپ جو شاید اس کی ماں کا قاتل تھا

ساری زندگی اس نے یہی الفاظ سنے تھے کہ اس کے باپ نے اس کی ماں کو مار ڈالا

صرف اس کی ماں کو ہی نہیں بلکہ اس کے بڑے ماموں کو بھی مار ڈالا

یہاں تک کہ اس کا چھوٹا ماموں بھی اسی کی وجہ سے معذور ہوا تھا

وہ ساری زندگی اپنے قدموں پر چل نہیں سکتا تھا

اسکول میں وہ فروا اور باسل احمد کی بیٹی تھی لیکن وہ اس بات سے باخبر تھی کہ وہ اس کے خالا اور ماموں ہیں نہ کہ ماں باپ

اسکول میں اکثر بچوں کو اپنے والدین کو ممی پاپا کہتے دیکھ اس کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ وہ بھی کسی کو ماما پاپا کہہ کر پکارے

اور پھر اس نے اپنے ماموں اور خالہ کو ہی ماما بابا کہہ کر پکارنا شروع کر دیا جو کہ ان کے کام میں آسانی پیدا کر گیا تھا

فیضان ملک کا کہنا تھا کہ اس کے خالا اور ماموں نے اسے بچپن میں ہی اس کے آگے نیچ دیا تھا

اور وہ بھی یہی سنتی آئی تھی کہ اس کی زندگی کا سارا خرچہ فیضان ملک نے اٹھایا ہے مطلب وہ سچ میں اسے نیچ چکے تھے

لیکن اس کے باوجود بھی وہ لوگوں سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی

کیونکہ ان لوگوں نے اسے ہمیشہ بے انتہا محبت دی تھی ان لوگوں نے کبھی اس کے سامنے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی ان کا لہجہ ہمیشہ نرمی اور محبت سمٹے ہوئے ہوتا تھا

اور یہی وجہ تھی کہ فیضان ملک کے اپنے منہ سے اپنے جرم کا اعتراف کرنے کے بعد بھی اس کے دل میں اس کے ماموں اور خالہ کے لئے کسی طرح کی کوئی نفرت پیدا نہیں ہوئی تھی

اوراب تک اسے وہ ساری باتیں سچ لگتی تھی جو فروانے چھوٹی سی عمر میں اس کے دماغ میں ڈالی تھی

وہ اپنی ماں کے بارے میں یہی جانتی تھی کہ اس کی ماں ان کے دشمنوں کی بیٹی تھی جسے بہلا پھسلا کر اس کے باپ نے گھر سے بھگا دیا تھا

اور پھر اس کے ماموں کو ساری دنیا میں بدنام کرنے کے لئے اس سے نکاح کر کے ہمیشہ کے لئے تعلق ختم کر دیا

وہ لوگ ساری زندگی اپنی بہن سے ملنے کے لئے ترستے رہے لیکن بارہ سال بعد انہیں اپنی بہن کا دیدار نصیب ہوا

انہیں پتہ چلا کہ ان کی بہن کے ساتھ مہربان شاہ اور ان کا خاندان بہت برا سلوک کرتا تھا

۔اوراس کی ماں مزید اس کے باپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی

جب اس نے یہ فیصلہ اپنے بھائیوں کو سنایا تو اس کے انجام میں اس کے باپ نے اس کے منہ پر تکیہ رکھ کر قتل کر دیا

اور وہ اتنے سالوں سے اسی کہانی کو سچ مان تیار ہی تھی وہ اسی بات پر یقین کرتی تھی کہ اس کی ماں اس کے باپ کی وجہ سے ہی مری ہے

اور کہیں نہ کہیں ان سب چیزوں میں ان کے خاندان کا ہاتھ ہے اگر کوئی بے قصور تھا تو وہ صرف اور صرف عبداللہ تھا یا پھر باقی بچے جو ان سب چیزوں سے بالکل انجان تھے

شاید مکرش کو بھی ان سب چیزوں سے انجان رکھا گیا تھا

لیکن مکرش نے اس کی آنکھوں کے سامنے اس کے ماموں اور خالہ کا قتل کیا تھا

اس نے خود اپنی آنکھوں کے سامنے ان لوگوں کو مرتے ہوئے دیکھا تھا

لیکن جس طرح سے اپنے خالا اور ماموں کی اتنی گھنونی شکل دیکھنے کے بعد بھی وہ ان سے نفرت نہیں کر پائی تھی

اسی طرح اپنے شوہر کو قاتل کے روپ میں دیکھ کر بھی وہ اس سے نفرت نہیں کر پائی تھی بلکہ وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور ہو گئی تھی

محبت کا دیب دل میں کب جلتا ہے یہ دل کو بھی پتہ نہیں چلتا تو وہ تو ان سب چیزوں سے بہت دور تھی

اس رات جب فیضان ملک اس کی عزت تار تار کر دینا چاہتا تھا تب وہی اس کا محافظ بن کر اس کے پاس آیا تھا

اور وہی وہ لمحہ تھا جب وہ اس کی ہر غلطی قبول کر کے اسے اپنے دل میں بہت اونچا مقام دے چکی تھی

اوراب حال ایسا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اس کی کوئی بات ٹال نہیں پاتی تھی اس کا محبت بھرا انداز اس کے دل میں ہر روز نئے پھول کھلا دیتا تھا

اور پھر چاہے جانے کے احساس پر ہر احساس بھاری ہوتا ہے وہ اس سے محبت کرتا تھا اور بس اس کی بس ایک بات پر وہ ہر چیز نظر انداز کرتی اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملا رہی تھی

لیکن وہ اس کے خاندان کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں تھی۔ کیونکہ وہ اپنے ساتھ کیے جانے والی زیادتیاں معاف کرنے کو تیار تھی لیکن اپنی ماں کا قتل نہیں

000000

یہ تم کیا کر رہے ہو اب کیا وہ ہمارے ساتھ آ کر کھانا بھی نہیں کھائے گی؟ مہربان شاہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب اس سے کسی طرح کا کوئی سوال نہیں کریں گے لیکن آخر کب تک خود پر کنٹرول رکھتے تھے پوچھنے پر مجبور ہو گئے تھے

نہیں چاچو اس نے کہا ہے کہ وہ کمرے میں کھانا کھائے گی لیکن آپ فکر نہ کریں
میں صبح کا ناشتہ اسے ٹیبل پر ہی کرواؤں گا
میں اسے کھانا دے کر آتا ہوں وہ مسکرا کر اس کی پلیٹ تیار کرتا ہوا بولا

تم تو یہی کھاؤ گے نہ ہمارے ساتھ ؟ دادا جان نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا وہ اس سے سخت خفا نظر آ رہے تھے اس نے فورا اثبات سے ہاں میں سر ہلایا تھا

دادا جان میں آپ کا اصول تھوڑی نہ توڑ سکتا ہوں، رات کا کھانا سب کا ایک ساتھ مکزم اور شناور کو بلا کر لاؤ اس نے ملازم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں زراور نے لقمہ دیا

میں توان دونوں تلواروں کوایک ہی میان میں رکھوں گا تم بلا کر لاوہ زراور کو جواب دیتا پھر سے ملازم سے مخاطب ہوا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتا انہیں بلانے جا چکا تھا

مکزم کواس گھر میں واپس بلانے کی وجہ صرف شناور ہے۔اس نے ہمارے سامنے کچھ شرطیں رکھی ہیں

جنہیں ہم نے قبول کیا ہے اوراس کے بدلے میں کچھ اس نے ہماری شرطیں مانی ہیں۔

داداجان کھانا کھاتے ہوئے اسے بتانے لگے جیسے یہ ساری باتیں اسے بتانا بے حد ضروری تھا

کیسی شرطیں دادا جان میرے خیال سے تو شناور یہاں اپنی مرضی سے آیا ہے اس بار وہ ذرا پریشان ہوا تھا اس کے مطابق شناور کے گھر واپس آنے کی وجہ سے زرا اور کا خفیہ نکاح تھا۔ جس کا ذکر ابھی تک کسی نے نہیں کیا تھا

شناور نے ہمارے سامنے یہ شرط رکھی تھی کہ اگر ہم مکزم کو واپس اس گھر میں بلا لیتے ہیں تو وہ عنایہ کو طلاق نہیں دے گا دادا جان اسے دیکھتے ہوئے بولے جب کہ سیڑھیوں سے اترتی عنایہ کے قدم وہیں رک گئے تھے

کیا مطلب ہے آپ کا وہ گڑیا کو طلاق دینے والا تھا مکرش نے پلیٹ وہیں رکھ دی تھی۔

نہیں۔اس نے ابھی تک اس سارے معاملے میں کچھ سوچا ہی نہیں تھا لیکن ہم نے اسے سوچنے پر مجبور کر دیا ہم سے اس نے ہمیں کہا کہ وہ عنایہ کو طلاق

وہ قبھی بول ہی رہے تھے جب اچانک ہی سامنے والی راہداری سے شناور آتا نظر آیا تو وہ خاموش ہو گئے

جب کہ عنایہ وہیں سے پلٹ گئی تھی

oooooo

وہ کمرے میں داخل ہوتی کمرہ بند کرتی بیڈ پر آ بیٹھی تھی

تو کیا دادا جان نے اس کے لیے شناور کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

تاکہ وہ اسے طلاق نہ دے تو کیا یہ بات سچ تھی کہ وہ اسے چھوڑنے کے لیے ہی واپس حویلی آیا تھا

امرش اور مکزم کے گھر واپسی کی خبر تو اسے صبح ہی لگ چکی تھی

بلکہ کھڑکی پر کھڑی وہ اپنی آنکھوں سے ان دونوں کو اندر داخل ہوتے دیکھ چکی تھی

اس کے خوابوں کا جزیرہ جلا کر وہ لوگ کتنے مطمئن تھے کتنے خوش تھے

ان لوگوں کے چہرے پر کسی طرح کا کوئی ملال نہ تھا اس کا بچپن تباہ ہو چکا تھا اس کی ساری زندگی داؤ پر لگی ہوئی تھی جس شخص کے نام پر وہ بیٹھی تھی

اسے اپنانے کے لئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے جا رہے تھے اس کی منتیں کی جا رہی تھی

اور یہ سب کچھ جس کی وجہ سے ہوا تھا وہ کتنا خوش تھا وہ واپس اس گھر میں آ چکا تھا اپنے اپنوں کے پاس

اپنے ماں باپ کے پاس اسے ہر رشتہ مل چکا تھا اسے اس کی محبت مل چکی تھی

لیکن اس سے تو سب کچھ چھن گیا تھا ایک چھوٹی سی نادانی کی وجہ سے وہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھی تھی۔

اور وہ شخص کتنے آرام سے اسی حویلی میں گھوم پھر رہا تھا وہ جب اسے دیکھتی تھی اس کے اندر شدید نفرت کی لہر اٹھتی تھی۔

اس نے شاید ہی زندگی میں کبھی کسی سے اتنی نفرت کی ہو گی جتنی مکزم شاہ سے کی تھی۔

اس کی وجہ سے اس کی زندگی برباد ہو گئی تھی اور اس شخص کو اس بات کا احساس تک نہیں تھا

اس کی آنکھوں سے آنسو کب گرے اسے احساس تک نہ ہوا اور پھر وہ اپنے بیڈ پر لیٹے پھوٹ پھوٹ کر روتی چلی گئی

ooooo

وہ اس کے سامنے کھانا رکھ کر اپنے ہاتھوں سے اسے کھلانے لگا لیکن خود نہیں کھا رہا تھا

عنائش نے بڑے پیار سے ایک نوالہ بنا کر اس کے طرف کیا تو اس نے مسکرا کر اس کے ہاتھ سے نوالہ کھا لیا تھا

اور پھر وہ کوشش کرتی رہی اسے کھلانے کے لیے لیکن اس نے انکار کر دیا اس کا کہنا تھا کہ اسے کھانا کھلانے کے بعد وہ باہر جائے گا

کیونکہ گھر کا اصول ہے کہ کھانا سب لوگ ساتھ مل کر کھاتے ہیں

اور اب اس گھر کی بہو ہونے کے ناطے اب سے کہ اس کا بھی فرض ہے۔اسی لئے وہ اسے کسی کے سامنے شرمندہ ہر گز نہیں کرے گی

بلکہ اس کے ساتھ باہر چل کر سب کے ساتھ ٹیبل پر ناشتہ کرے گی

اوراس کے مطابق وہ انکار کرنے والی تھی لیکن اس نے انکار کرنے کے بجائے فوراً فرمبدار بیوی کی طرح اس کی بات مان لی تھی جس پر وہ حیران تو ہوا تھا لیکن پھر کندھے اچکا کر باہر چلا گیا

شاید یہی طریقہ تھا کہ وہ اس پر ظاہر کر سکتی تھی کہ اسے ان سب کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

وہ ان کی بہو بن کر ان کے بیچ بیٹھ کر کھانا بھی کھا سکتی تھی اور مکرش کی بیوی ہونے کے ناطے اپنے فرائض بھی سرانجام دے سکتی تھی اسے کل اپنی ساس سے بھی ملنا تھا

اوراس عورت سے بھی جس سے وہ اس دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی تھی یعنی اس کی سوتیلی ماں

جس کے لیے اس کے باپ نے اس کی ماں کا قتل کر دیا تھا یہاں تک کہ اس کی خالا جس کے ساتھ اس نے نہ جانے محبت کے کتنے ہی وعدے کر رکھے تھے سب بھلا کر اس عورت کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا

اس عورت کو ٹھیک سے دیکھنے کے لیے وہ یہاں تک آئی تھی اور وہ جاننا چاہتی تھی کہ اخر اس عورت میں ایسا کیا تھا کہ اس کا باپ اس کی ماں کو قتل کرنے پر مجبور ہو گیا

یہاں تک کہ اس کی خالہ کے جذبات کے ساتھ بھی کھیلا

کیونکہ اس کے ماں کے مر جانے کے بعد دادی نے اس کا رشتہ اس کی خالہ فروا کے ساتھ طے کر دیا تھا

جسے اس نے اس کی سوتیلی ماں کی خاطر ٹھکرا دیا تھا

ooooooo

ماضی

پلیز پھوپو میرے ساتھ چلیں ناہم جلدی کر واپس آجائیں گے، بس مجھے کچھ کتابیں لینی ہی, اور دو سوٹ کے ساتھ کا اسکارف لینا ہے" وہ ان کے پاس بیٹھے ان کی منتیں کر رہی تھی۔

نہیں میری جان آج یہ ممکن نہیں ہے تم سمجھنے کی کوشش کرو نہ، تھوڑی ہی دیر میں تمہارے پھوپھا جان آنے والے ہوں گے

اور پھر گھر آتے ہی انہوں نے میرے نام کے نعرے مارنے ہیں، وہ تو ایسے میں جب وہ مجھے گھر پہ نہیں دیکھیں گے تو خفا ہوں گے پھوپھو نے محبت سے اسے سمجھایا تھا۔

ایک تو پھوپھا جان بھی نا، بچے جوان ہو گئے ہیں لیکن ان کا رومانس ابھی تک ختم نہیں ہوا وہ بے حد شرارت سے بولی تھی

جبکہ کچن کے اندر قدم رکھتا مکزم آج پہلی بار کسی کے اس انداز پر مسکرایا تھا۔

ورنہ وہ گھر والوں کے ساتھ بہت کم اٹیچ تھا۔ وہ زیادہ گھر پر رہتا ہی نہیں تھا شاید صرف سونے کے لئے ہی گھر پے آتا تھا سارا تو دن اس کا یونیورسٹی میں گزرتا تھا

پچھلے ڈیڑھ سال سے وہ ایک یونیورسٹی میں بطور پروفیسر کام کر رہا تھا

باباجان اس بات پر بے حد خفا ہوئے تھے "اتنے بڑے خاندان کا بیٹا اس طرح سے یوں کسی یونیورسٹی میں پڑھاتا تھا

یہ بات انہیں ہر گز پسند نہیں تھی لیکن وہ کہاں کسی کی سنتا تھا وہ ہمیشہ سے اپنی ہی من مانی کرتا آیا تھا اس معاملے میں بھی اس نے اپنے دل کی ہی سنی تھی

کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ جس طرح سے ایک عام انسان اپنی خواہشات محنت کر کے پوری کرتا ہے دن رات ایک کرتا ہے اسی طرح وہ بھی کرنا چاہتا ہے۔

وہ کسی کا بیٹا نہیں بننا چاہتا وہ اپنی پہچان بنانا چاہتا ہے۔اسے اپنے باپ دادا کے بنے بنائے بزنس میں حصے دار نہیں بننا تھا اسے اپنی پہچان بنانی تھی وہ پڑھائی میں بہت اچھا تھا۔ہر چیز میں ٹاپ رہتا تھا لیکن مکرش کی طرح کبھی باباکا لاڈلہ نہیں بن سکا

۔

کیونکہ اسے بابا کی بات ماننے کی عادت نہیں تھی وہ اپنی من مانی کرتا تھا کرتا تو مکرش بھی اپنی من مانی ہی تھا لیکن وہ کہیں نہ کہیں اپنے بابا کو اس چیز میں شامل کر لیتا تھا۔

وہ ہر چیز میں اپنے ماں باپ کو ساتھ رکھنے کا عادی تھا مکرش کی خوشیوں میں دکھ میں اس کے والدین کی جگہ تھی جبکہ وہ ان سے الگ تھا وہ اپنی ہر بات خود تک محدود رکھتا تھا

شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ماں کے بھی اتنے قریب نہیں تھا جتنا اکثر بیٹے ہوا کرتے ہیں۔

اماں کھانا دیں مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے وہ جو بڑے مزے سے کچن میں ان کے ساتھ کھڑی پیاز کاٹتے ہوئے انکو اپنے ساتھ بازار چلنے کے لیے منا رہی تھی پیچھے اس کی آواز سن کر اچھل پڑی۔

آ گئے تمہارے دادا جان خفا ہو رہے تھے مکزم آو بیٹھو، میں تمہارے کمرے میں گئی تھی تو تم سو رہے تھے۔

اسی لیے میں نے جگایا نہیں ورنہ تمہیں تو پتہ ہے جب وہ تمہیں کھانے پر نہیں دیکھتے تو اکثر ناراض ہوتے ہیں وہ جلدی سے آٹا نکال کر اس کے لیے روٹی بنانے لگیں۔

پھوپو میں بناتی ہوں آپ بیٹھیں وہ فورا ہی ان کے ہاتھ سے آٹا لے چکی تھی اور اس کے انداز پر وہ مسکرا کر اس کے ساتھ ہی کرسی پر بیٹھ گئیں۔

ہاں میں کیا کہہ رہی تھی تمہیں دیکھو بیٹا یہ کام چھوڑ دو کہاں تمہارا بھائی سیاست میں ڈگری لے رہا ہے اور زراور زمینوں کا سارا کام سمجھ گیا ہے

عبداللہ تک اس کا ہاتھ بٹا رہا ہے یہاں تک کہ شناور تک بزنس کو سمجھ گیا ہے سارا کارخانہ سنبھال لیا ہے اس نے

اور تم ان سب چیزوں پر دھیان ہی نہیں دے رہے کیا تک بنتی ہے یہ نوکری کرنے کی اور صرف مہینے کے 27 ہزار روپے سے کیا بنتا ہے

اپنا خاندان دیکھو سٹیٹس دیکھو کیا تمہاری پرسنلٹی پر یہ نوکری سوٹ کرتی ہے۔اسی وجہ سے تمہارے باپ اور دادا تم سے خفا رہتے ہیں وہ بیٹھ کر سمجھانے لگیں۔

میرے 27 ہزار سے کسی کا کچھ بنتا ہے یا نہیں بنتا لیکن میرا بہت اچھا سے گزارا ہو رہا ہے اور دوسری بات یہ نوکری میں پیسے کمانے کے لیے نہیں اپنے دل کی تسلی کے لئے کرتا ہوں

مجھے وہ سب کچھ نہیں کرنا جو میرے باپ دادا نے کیا

ہاں۔ تمہیں تو کالجوں یونیو سٹیوں میں استاد کی کرسی سنبھالنی ہے میں پوچھتی ہوں کیا حاصل کر لو گے تو یہ سب کچھ کر کے ؟

اتنے بڑے خاندان کا بیٹا اتنی چھوٹی سی نوکری کرتا ہے لوگ باتیں کرتے ہیں ہمارے بارے میں کل وہ تمہاری آنٹی کہہ رہی تھیں کہ تمہیں کمی کس چیز کی ہے جو تو یہ چھوٹی سی نوکری کرتے ہو۔

امی مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہے اور خدا کے لئے ذرا اسٹیٹس اور اس دولت سے باہر نکل کر دیکھیں دنیا میں بہت سارے لوگ ہیں جو نہ جانے کیسے اپنا پیٹ پالتے ہیں

جانے کس طرح زندگی گزارا کرتے ہیں ارے میری تنخواہ تو پھر 27 ہزار ہے میں نے یہاں لوگوں کو پیسے پیسے کے لیے دھکے کھاتے دیکھا ہے۔

آپ میری سوچ نہیں سمجھ سکتیں تو مجھ سے اس بارے میں بات نہ کیا کریں وہ اٹھ کر جانے لگا تھا۔

اچھا میری جان ناراض کیوں ہو رہے ہو میں تو بس بات کر رہی تھی نہ تمہارے دادا اور بابا کی باتیں میں بتا رہی تھی تم میرا بچہ کھانا کھائے بغیر نہ جانا اسے کھانے سے ناراض نہیں ہوتے رزق کی توہین ہوتی ہے

امرش میری جان لاوا سے کھانا دو۔ وہ خود ہی اٹھ کر اس کے لیے کھانا نکالنے لگیں تو اس نے بھی فورا کھانا ٹیبل پر رکھتے ہوئے پانی کا گلاس بھر کر رکھا تھا۔

کھانا کھا کرنا اسے ذرا بازار لے جانا اسے دو تین دوپٹے لینے ہیں اور کچھ کتابیں لینی ہیں۔اگر تم فارغ ہو تو یہ کام کر دینا وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں تو اس نے فورا ہاں میں سر ہلایا تھا

نہیں تو مجھے نہیں جانا میں کل چلی جاؤں گی ایسا کوئی ضروری بھی نہیں ہے آج نہیں جانا۔اس نے فوراً انکار کیا اور کچن سے باہر نکل گئی

اسے جانا ضروری تھا لیکن اسے ہرگز پتا نہیں تھا کہ پھوپھو کا یہ بیٹا اتنا غصیلا ہے۔

ooooooo

داداجان میں زرا بازار جا رہا ہوں تھوڑی دیر کے بعد واپس آؤں گا وہ داداجان سے کہتا باہر نکلا تھا جب اسے باہر ہی ٹی وی لگائے وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی نظر آئی۔

ان سب لڑکوں کی ایک عادت اسے بہت اچھی لگی تھی وہ نہ تو نظر باز تھے اور نہ ہی فضول کی گفتگو کرتے تھے

ابھی تک اس لڑکے نے صرف اسے ایک دو بار ہی اسے ہائے کزن کہا تھا

لیکن وہ بہت ہینڈسم تھا اس کا جڑواں بھائی بھی بالکل اس جیسا تھا اس نے یہ چیز نوٹ کی تھی کہ وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کے لئے اس کے جیسے ہی کپڑے پہنتا تھا

یہاں تک کہ کل تو اچھی خاصی بحث ہو گئی تھی دونوں میں کیوں کہ وہ اپنے بالوں کا ہیئر کٹ ایسا کروا کے آیا تھا جو ذرا غنخنور سے بہت زیادہ ملتا تھا

جس پر زواور اس سے بہت خفا ہو رہا تھا کہ پہلے ہی الٹے سیدھے کام کر کے اس کے سر دیتا ہے اور اب تو اس کے پاس ثبوت بھی نہیں رہے گا کہ وہ شنا ور نہیں بلکہ زرا ور ہے

لیکن اس نے بڑے مزے سے کہہ دیا کہ اسی لیے تو میں نے ہیر کٹ کروائی ہے تاکہ کسی کو پتہ نہ چلے اور میں اپنا کیا کام تمہارے سر پر لگا کر آرام کر سکوں.

ان دونوں بھائیوں کی لڑائی بڑے مزے کی ہوتی تھی جس کو اس کے ساتھ سب گھر والے بہت انجوائے کرتے تھے۔

اور ان سب چیزوں میں جو سب سے زیادہ پیستا تھا وہ اس کا کزن مکرش تھا

کیونکہ وہ ہر چیز میں مکرش کو لازمی گھسیٹتے تھے جو اور وہ ان دونوں کی لڑائی جھگڑے بڑی مشکل سے ختم کرواتا تھا۔

لیکن اس سب کے باوجود بھی ان سب میں بہت پیار تھا لیکن مکزم ان سے الگ تھا وہ نہ زیادہ ان کے ساتھ وقت گزارتا تھا اور نہ ہی وہ اس طرح سے موج مستی کرتا تھا۔

اس کی اپنی دنیا تھی جس میں مگن رہتا تھا لیکن ایک چیز اس نے نوٹ کی تھی وہ مکرش کے ساتھ الگ وقت گزارتا تھا اسے ہر قیمت پر مکرش سے اپنا وقت چاہیے تھا

اور اس کے ساتھ تو مکرش بالکل بڑے بھائیوں کی طرح رہتا تھا ہر روز واپس آتے ہی اس کا پہلا سوال یہی ہوتا تھا تمہیں کچھ چاہیے تو نہیں

اس کی زندگی میں بھائی کی۔ کمی تھی وہ اپنے بھائی کو مس کر رہی تھی جس نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا بھی نہیں وہ مکرش کے زندگی میں آجانے کے بعد پوری ہو گئی تھی

ہیلو کزن وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

ویسے وہ اس کی کزن تو نہیں تھی وہ صرف مکرش اور مکزم کی کزن تھی لیکن پھر بھی اس کے گھر میں اس کے ساتھ اس کا یہی رشتہ بنتا تھا۔

سنیں شناور بھائی آپ میرا ایک کام کر سکتے ہیں یہ میں نے اس لسٹ سے اپنے چار پانچ کتابوں کے نام لکھے ہوئے یہ کتابیں مجھے چاہیے اگر آپ میری یہ کتابیں لے آئیں تو اس نے لیسٹ اس کی طرف بڑھائی تھی وہ بازار جا رہا تھا اس کے لیے اتنا سا کام تو کر ہی سکتا تھا۔

پہلی بات میں تمہارا بھائی نہیں ہوں بلکہ میں کسی بھی لڑکی کا بھائی نہیں ہے تو یہ لفظ استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے بھی میں خوبصورت لڑکیوں کا بھائی ہر گز نہیں بنتا

اور یہ کون سی کتابیں ہیں محترمہ میرے خیال سے تو آپ اپنا بی اے کر کے آئی ہیں۔اور آگے ایڈمیشن ابھی آپ نے ابھی لیا نہیں

وہ پرچی کھول کر دیکھنے لگا اور وہ سچ میں چاہتی تھی کہ وہ پرچی کھول کر نہ دیکھیے کیونکہ وہ سب رومینٹک ناول تھے جو اسے چاہیے تھے۔

ناولوں کی لسٹ پڑھتے ہوئے اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ ابھری تھی جسے دیکھ کر وہ نظر جھکا گئی

میں اس طرح کی کتابیں لینے کبھی نہیں جاتا وہ کیا ہے نا ایسی کتابیں لڑکیاں پڑھتی ہیں اور اتفاق سے میری دوستوں کی محبت میں بھی کوئی لڑکی ایسی نہیں ہے جو یہ سارے ناول پڑھتی ہو تو آپ کو میرے ساتھ چلنا ہو گا جلدی سے باہر آجائے میں گاڑی یاد کرتا ہوں۔

وہ اسے انکار کرنے کا موقع دیے بنا باہر چلا گیا تھا جبکہ امرش کو سمجھ ہی نہ آتا وہ کیا کرے۔

وہ کتنی ہی دیر وہیں کھڑی سوچتے رہی جب ملازم نے آکر بتایا کہ شاور صاحب نے باہر گاڑی سٹارٹ کی ہے اور وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔

اور پھر اب وہ انکار نہیں کر سکتے تھے وہ جلدی سے واپس کچن کی طرف بھاگ گئی تھی جہاں وہ دونوں ماں بیٹا نہ جانے کون سے راز و نیاز کی باتیں کر رہے تھے

پھو پھو وہ شناور کہہ رہے ہیں کہ وہ میرے ساتھ مجھے بازار لے جائیں گے وہ بازار جا رہے ہیں کیا میں ان کے ساتھ چلی جاؤں وہ انہیں دیکھتے ہوئے اجازت مانگنے لگی تو وہ فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

جبکہ وہیں بیٹھ کے مکزم کے دل میں شدت سے خواہش جاگی کہ وہ اسے جانے سے منع کر دے لیکن وہ حق کیا رکھتا تھا اسے منع کرنے کا۔

لڑکیوں کے معاملے میں شناور پر وہ اب یقین نہیں کرتا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا امرش کا نام شناور کے نام کے ساتھ آئے یا وہ نہیں چاہتا تھا کہ امرش کا نام کسی بھی اور انسان کے ساتھ آئے سوائے اس کے

ooooooo

ارے کیا ضرورت ہے کوئی ضرورت نہیں ہے یہ کام کرنے کی بس تم خوش رہا کرو اور ویسے بھی ہمارے تو خاندان میں کبھی کسی نے یہ کام نہیں کیا

اور تمہیں کس چیز کی کمی ہے یہاں جو تم بچوں کو ٹیوشن پڑھاو گی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اس نے پھوپھو سے اجازت مانگی تو انہوں نے فوراً انکار کر دیا

اصل میں کل پھوپو کی ہی ایک دوست ان کے گھر میں آئی ہوئی تھیں جو اپنی بھتیجی کے بارے میں بات کر رہی تھیں

جو نویں کی میتھ میں سپلی لے کر اب دسویں کلاس کی طالبہ ہے اور اسے اپنے نویں کی سپلی کی کچھ زیادہ ہی فکر ہے۔

جب کہ آنٹی کو پورا یقین تھا کہ اس لڑکی کی نویں کے سپلی کلیئر نہیں ہونی تو یقینا اس نے میٹرک فیل ہی ہونا تھا

جس کے لیے وہ انہیں ٹویٹر کا انتظام کرنے کے لئے کہہ رہی تھیں کہ کوئی انسان ہو جو اسے ٹیوشن پڑھا دے۔ویسے بھی وہ لڑکی تھی اور یہاں سے آدھے گھنٹے دور

ہی رہتی تھی تو اسے تو کوئی مسئلہ نہیں تھا اس کی میتھ بہت اچھی تھی اور گھر میں بیٹھی ہوئی بہت بور ہو جاتی تھی ہاں یہ سچ ہے کہ اسے یہاں کسی چیز کی کوئی کمی نہیں تھی

اسے ہر چیز وقت پر مہیا کی جاتی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی وقت گزاری کے لیے کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن پھوپھو نے صاف صاف انکار کر دیا خیر ان کو منانا اتنا مشکل نہیں تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ آج رات کو ہی پھوپو کے سر میں تیل کی مالش کر کے وہ انہیں مالے گی

اور یہ سوچ کر وہ بالکل ریلیکس ہو گئی تھی

000000

آج اس کا ٹیچر بنے کا پہلا دن ب تھا اس نے پھوپو کو منا لیا تھا اور آج اس کی سٹوڈنٹ پہلی بار ان کے گھر آئی تھی۔

یہ بات تو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی کہ وہ میتھ بالکل بھی اچھی نہیں ہے کیونکہ اتفاق سے پتہ چلا تھا کہ اسے آٹھویں کے میتھس میں بھی ٹیچر نے ترس کھا کر ایک نمبر دیا تھا ورنہ شاید وہ فیل ہو جاتی۔

باقی سب کتابوں میں وہ بہت ہی اچھی سٹوڈنٹ تھی لیکن متھس میں آ کر وہ پوری طرح سے اٹک جاتی تھی۔

اس کا نام عنایہ تھا اور عنایہ اپنے نام کی طرح ہی وہ بے حد پیاری تھی

عنایہ تم نے پھر سے غلط کیا ہے تم نہ اس کا طریقہ کار سمجھو پھر اسے حل کرنے کی کوشش کرو

رٹامارنے سے یہ حل نہیں ہوتا اب دیکھو اسے میں تمہیں یہ پھر سے سمجھاتی ہوں وہ ایک بار پھر سے سوال سمجھانے لگی لیکن یہاں تو ہر بات کی ایک ہی بات تھی۔

یار آپی مجھ سے نہیں ہوتا۔ مجھے پتہ ہے میں پھر سے فیل ہو جاؤں گی اور سب لوگ مجھے میٹرک فیل کہیں گے میں کبھی کچھ نہیں کر سکوں گی میں ایک نالائق سٹوڈنٹ ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے بھرائی آواز میں بولی تھی

نہیں میری جان تم بالکل بھی نالائق نہیں ہو میں تمہیں سمجھاؤں گی نہ اور میری بات سمجھ کر تمہیں سب کچھ آجائے گا اب غور سے دیکھنا میں پھر سے سمجھاتی ہوں وہ ایک بار پھر سے قلم اٹھا کر اسے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی۔

اور اس بار بھی اس نے پورے غور سے اس کے سوال کو سمجھا اور پھر حل کرنے کی کوشش کرنے لگی اور آخر کار سات بار ایک ہی سوال سمجھانے کے بعد اسے وہ

سوال سمجھ میں آگیا تھا لیکن اس نے ایک چیز نوٹ کی تھی اتنی بار سمجھانے کے باوجود بھی امرش کے چہرے پر کسی طرح کی کوئی بے زاری یا غصہ نہیں آیا تھا

وہ ایک بہت ہی اچھی ٹیچر تھی اپنے سٹوڈنٹ کو بہت پیار اور لگاوٹ سے سمجھاتی تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ عنایہ کو اس کو سمجھانے کا طریقہ بھی پسند آیا تھا اور اس کا سوال بھی سمجھ میں آگیا تھا۔

اب یہ اگلے والا تم کرو گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو عنایہ فورا مسکرائی تھی کیونکہ اسے وہ کافی آسان لگ رہا تھا۔

oooooo

یہ سلسلہ شروع ہو گیا وہ روز اس کے پاس اس سے پڑھنے کے لئے آتی تھی اور اس کے ساتھ جو وقت گزارتی تھی وہ بہت اچھا گزرتا تھا وہ بہت شرارتی اور بہت باتونی لڑکی تھی۔

اس کا تو کام تھا سب کے ساتھ شرارتیں کرنا خاص کر اس کی پھوپو تو اس کی فیورٹ تھیں اس حویلی میں

کیونکہ جس طرح امرش خود اپنی پھوپو کے ساتھ بہت زیادہ اٹیچ تھی بالکل اسی طرح عنایہ بھی ان کے ساتھ وہ حد سے زیادہ وقت گزارنے لگی تھی اس کا تو گھر جانے کا دل ہی نہیں کرتا تھا۔

اس کے صرف بابا ہی تھے ماں چند سال پہلے ہی اسے دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی اور پھر باپ نے اسے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا۔

اس کے بابا انہی کے کارخانے میں مینیجر کا کام کر رہے تھے اور اکثر شام میں واپسی کے وقت وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔

اس کے ساتھ دوستی کی ہی وجہ سے امرش بھی دو تین بار عنایہ کے گھر ہو کر آئی تھی۔

عنایہ کا چھوٹا سا گھر اس کے لئے بالکل کسی جنت جیسا تھا وہ شور مچاتی کھیلتی مسکراتے لڑکی اسے بہت زیادہ پسند تھی۔

دو دن کے بعد اس کی 14 ویں سالگرہ تھی جس پر وہ اس کے لیے کوئی بہت اچھا سا تحفہ لینا چاہتی تھی

اور ایک بار پھر سے وہی مسئلہ پیش آ گیا تھا اس کے ساتھ جانے والا کوئی نہیں تھا اور پھوپو اپنے گھٹنوں کے درد کی وجہ سے کہیں جانے کو تیار نہ تھیں

جبکہ چاچی بیگم نے کہہ دیا تھا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ چلی جائے کیونکہ گھر کے ڈرائیور اعتبار کے قابل ہیں لیکن پھر بھی پرائی بچی تھی وہ کسی اعتبار والے شخص کو ہی بھیج سکتی تھی ڈرائیور کے ساتھ نہیں

مکرش بھی شہر گیا ہوا تھا۔ورنہ اس کے ہوتے ہوئے تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہوتا تھا

۔

○○○○○○

اس دن کے بعد سے لے کر اب تک شناور نے مکزم سے کوئی بات نہیں کی تھی وہ اس سے ہر طرح کا رابطہ ختم کیے ہوئے تھا اگر وہ کہیں سے اسے مخاطب بھی کر لیتا تو بڑی آسانی سے نظر انداز کرتا آگے بڑھ جاتا تھا اور ان کی یہ رنجش گھر میں بھی کافی لوگوں نے نوٹ کر لی تھی

شناور کے ناراضگی بہت عام سی بات تھی وہ اکثر کسی سے بھی روٹھ جاتا تھا اور پھر اسے منانے میں کافی وقت بھی لگ جاتا تھا لیکن مکزم اس طرح کا تعلق کسی سے رکھتا ہی نہیں تھا کہ وہ روٹھنے منانے والا سسٹم ہو۔

یہی وجہ تھی کہ کافی دنوں تک تو کوئی ان کی ناراضگی کو نوٹ بھی نہیں کر سکا تھا اب تو طیب بھی اس سے رابطہ نہیں کرتا تھا

کیونکہ جو بھی تھا کہیں نہ کہیں غلطی شناور کی تھی اگر نازیہ اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی تو اس نے بھی شہ دی تھی

وہ تو ابھی بھی کہتا تھا کہ طیب جو کہتا ہے وہ صحیح ہے اور اسے نادیہ کے گھر رشتہ بھیج کر نادیہ سے نکاح کر لینا چاہئے لیکن نہیں شناور اس کے لیے کبھی تیار نہیں ہو سکتا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ وہ گھر میں یہ بات سب کو بتا دیں کیونکہ نادیہ کی اچھی خاصی بدنامی ہو رہی تھی

طیب اس سے رابطہ ختم کر چکا تھا اس کے لیے اس کی بہن کی عزت زیادہ عزیز تھی وہ خود بھی طیب سے رابطہ نہیں کر رہا تھا کیونکہ اس کی بہن کا معاملہ تھا

اس کا اصول تھا اگر کوئی اس سے بات نہ کرتا تو وہ بھی آگے سے بات نہیں کرتا تھا لیکن یہاں اسے طیب کا غصہ اس لئے برداشت کیا تھا کیونکہ اس کی عزت کا سوال تھا کہیں نہ کہیں ٹھیک تھا

لیکن شناور نے تو اپنی ہی کہانی بنا رکھی تھی

اور وہ اسے سمجھا نہیں سکتا تھا وہ اپنے کمرے سے نکل کر باہر کی طرف آیا تو باہر ٹی وی لاؤنج میں عنایہ کے ساتھ امرش کو کھیلتے ہوئے پایا

وہ چپ چاپ سی رہنے والے لڑکے اس لڑکی کے آجانے کی وجہ سے ہنسنے کھلکھلانے لگی تھی چاچی بیگم تو کتنی بار اسے باتوں ہی باتوں میں ٹوک چکی تھی کہ اچھی لڑکیاں یہ ساری حرکتیں نہیں کرتی لیکن عنایہ کے ساتھ وہ بھی بچی بن جاتی تھی

وہ دونوں مل کر الٹی سیدھی شرارتیں کرتی تھی اور ان کے زیادہ تر شرارتی زر اور مکرش کے ساتھ ہی ہوا کرتی تھی کیونکہ وہ دونوں کسی چیز کا برا نہیں مانتے تھے اور تیسرا عبداللہ اگر وہ برا مان لی جائے تو اس کو پوچھتا کون تھا

ابھی کل ہی وہ دونوں چڑیلیں عبداللہ کے کمرے کا نقشہ ربگاڑ آئی تھی جس پر اس نے خوب شور مچایا۔

اور ان دونوں کو دادا سے ڈانٹ بھی پروائی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں اس سے خفا ہو گئی اور انہیں منانے کے لئے عبداللہ کو انہیں آئس کریم کھلانی پڑی

امرش سب سے کھول کر بات کرتی تھی صرف وہی تھا جس سے ذرا دور دور رہتی تھی نہ جانے کیوں وہ اس کے ساتھ بالکل بھی بات نہیں کرتی تھی دو تین بار اس نے خود ہی اسے مخاطب کیا تو اس نے اسے جواب دے دیا ورنہ امرش نے تو کبھی یہ غلطی بھی نہیں کی تھی۔

اس وقت وہ سب کچھ بھول بھلائے بس اسی کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے کی خوشی اسے اندر تک پر سکون کرتی تھی ایسا کیوں تھا وہ نہیں جانتا تھا یہ فیلکنگز اسے آج سے نہیں آرہی تھی

بلکہ بچپن سے ہی وہ اس کے لیے بہت کچھ سوچتا آرہا تھا اپنے ماموں کی اکلوتی بیٹی اسے بے حد عزیز تھی

اس نے مکرش کو لڑکی کا نام تو نہیں بتایا تھا لیکن وہ بتا چکا تھا کہ وہ کسی کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے جس پر مکرش نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کا مکمل ساتھ دے گا

کہیں بار تو وہ اس سے پوچھ چکا تھا کہ آخر وہ لڑکی کون ہے لیکن وہ ہر بار ٹال دیتا ہمیشہ کہتا کہ وقت آنے پر تمہیں بتاؤں گا

اور پھر مکرش اس وقت کے آنے کا انتظار کر رہا تھا یقیناوہ اس وقت اسے دیکھ لیتا تو اسے خود ہی پتا چل جاتا کہ وہ لڑکی کون ہے لیکن مکرش کو پتہ چلے یا نہ چلے کوئی اور جان چکا تھا اس کی کمزوری کے بارے میں اور اب وہ اس کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھانے والا تھا

ooooo

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں واپس آتے ہی تمہیں لے جاؤں گا عبداللہ نے صبح جانے سے پہلے اس سے کہا

نہیں بالکل بھی نہیں آپ ابھی اور اسی وقت مجھے لے کر چلیں عبداللہ بھائی ورنا میں آپ سے خفا ہو جاؤں گی وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جبکہ شنا رو سڑھیاں اترتا نیچے آیا تھا

ارے کہاں جانے کی بات ہو رہی ہے کوئی ہمیں بھی بتا دیا کرو وہ اس کے پاس آرکا۔

وہ اسے بہت کم محاطب کرتا تھا اور جب بھی مخاطب کرتا تھا نہ جانے کیوں امرش کے آگے پیچھے جیسے دنیا ہی بدل جاتی تھی

اس کا دلکش انداز مسکراتے لب گہری سیاہ آنکھیں کسی کو بھی ممبرایز کر سکتی تھی

۔

وہ عنایہ کے برتھ ڈے آرہی ہے نہ تو اس کے لئے گفٹ لینے جانا ہے اور عبداللہ بھائی مان نہیں دے رہے۔

میں جانتی ہوں انھیں واپس آتے ہوئے شام ہو جائے گی اور آج میں عنایہ کو اپنے پاس ہی رکھنے والی ہوں تاکہ اسے 12:00 بجے وش کر سکوں رات کو یہ

میرے ساتھ ہر گز شاپنگ پر نہیں جائیں گے اور میں اس کے لئے گفٹ خریدنا چاہتی ہوں

وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی جبکہ عبداللہ خود مجبور سا تھ کھڑا تھا اسے ہر حال میں اپنے ضروری کام کے لئے جانا تھا۔

جب کہ پھوپھو تو انکار کر چکی تھی کہ صبح چلی جانا اور عنایا کے لئے تحفہ لے آنا

بس اتنی سی بات پر پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے او میرے ساتھ چلو میں تمہیں کے چلتا ہوں۔اس نے فوراً حل پیش کیا تھا

جو کہ عبداللہ کو بہت پسند آیا تھا لیکن اسے پسند نہ آیا کیونکہ وہ اپنے دل کی بدلتی دنیا کو بہت اچھے طریقے سے محسوس کر چکی تھی وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ شناور کی

طرف بری طرح سے ایکٹ ہونے لگی ہے یہ کس طرح کے فیلنگ ہے وہ نہیں جانتی تھی بس وہ اس سے دور رہنا چاہتی تھی

جب ہم کسی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ بھی ہماری طرف متوجہ ہو اور اس نے یہ چیز بہت شدت سے نوٹ کی تھی کہ شناور اپنے کام سے مطلب رکھنے والا انسان تھا۔

ان دو مہینوں میں وہ نہ جانے کتنی دفعہ اس کے ہاتھ پوں اگنور ہو چکی تھی کتنی دفعہ پیچھے سے پکارنے پر اس نے پلٹ کر دیکھا تک نہیں تھا وہ اس کی طرف سے کسی طرح کی کوئی امید نہیں رکھتی تھی تو پھر بہتر تھا کہ وہ اس سے دور رہے کیونکہ دل تو یہ ساری چیزیں نہیں سمجھتا نا

کوئی ضرورت نہیں ہے اسے میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا پیچھے سے مکزم کی آواز پر ان تینوں نے پلٹ کر دیکھا تھا

ارے بھائی آپ تو تین دن کے لیے ٹرپ پہ جانے والے ہو تو اسے بازار کیسے لے کر جاؤ گے میرے خیال میں تو آپ کی یونیورسٹی کا ٹائم ہو گیا ہے عبداللہ نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کوئی بات نہیں اس کے لئے ٹائم نکالوں گا وی اس کے قریب آرو کا تھا نہ جانے کیوں شناور کی بڑھتی ہوئی بے تکلفی اسے ڈر میں مبتلا کر دیتی تھی وہ جانتا تھا کہ شناور کسی بھی لڑکی کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگتا

نہیں مکزم بھائی اس کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے شناور کے ساتھ چلی جاؤ نگی ۔اس نے فورا کہا تھا

کیوں اس کے ساتھ کیوان چلی جاؤ گی اور میرے ساتھ چلنے میں کیا مسئلہ ہے اور ایک اور بات اگر میں تمہارا کزن ہوں تو میرے ساتھ بھائی جیسا رشتہ رکھتی ہو تو شناؤر تو عمر میں مجھ سے بھی بڑا ہے تم اسے بھائی کیوں نہیں کہتی۔

کیوں کہ میں نے اسے منع کر رکھا ہے یہ بھائی چارے والے رشتے مجھ سے نہیں نبھائے جاتے میری کوئی بہن نہیں ہے اور نہ ہی مجھے کسی کو اپنی بہن بنانا ہے اس سے پہلے کہ وہ جواب دیتی شناؤر نے فوراً جواب دیا تھا

اب جلدی سے باہر آجاؤ محترمہ میرے پاس ٹائم ہی ٹائم ہے میں لوگوں کی طرح مصروف ہر گز نہیں

وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا جب کہ جو اسے مکزم اسے منا کرنا چاہتا تھا وہ بنا اس کی طرف دیکھے شناور کے پیچھے باہر چلی گئی تھی

جب سامنے سے آتی عنایہ نظر آئی۔

آپ کہیں جانے والی آپی وہ فوراً بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی

یس بچے ہم تمہارے لیے تحفہ لینے کر جا رہے ہیں کل تمہاری سالگرہ ہے نہ وہ جو عنایہ کی سالگرہ پر سرپرائز دینے کا ارادہ رکھتی تھی شناور نے بڑے مزے سے اس کے پلان کا بیڑہ غرق کرتے ہوئے بتایا تھا عنایہ کے چہرے کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

واو آپ میرے لئے گفٹ لینے جا رہے ہو آپی میں بھی چلوں آپ کے ساتھ وہ فوراً خوش ہوتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگی تھی۔

ہاں تو چلو نا تمہاری آپی تمہیں منا تھوڑی کرے گی چلو آؤ تمہاری آپی کی پاکٹ سے آئس کریم کھائیں گے شناور نے اسے لالچ دیتے ہوئے گاڑی کی طرف اشارہ کیا جہاں وہ فوراً بھاگتے ہوئے فرنٹ سیٹ سنبھال چکی تھی۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ان تینوں کا یہ سفر بدلتے وقت کے ساتھ کیا کچھ بدلنے والا تھا انہیں اندازہ تک نہیں تھا

ooooooo

حال

صبح صبح ہی وہ اسے باہر چلنے کا کہہ چکا تھا وہ تیار ہو کر اس کے ساتھ باہر جانے کو تیار ہو گئی تھی

کسی طرح کی کوئی مزاحمت نہیں کسی طرح کا کوئی الٹا سیدھا جواب نہیں وہ یہاں آ کر بہت ہی سکون سے رہ رہی تھی۔

وہ خود بھی اس کے سکون کو نوٹ کر رہا تھا وہ اتنی اچھی تو تھی نہیں کہ اس کی ہر بات آنکھیں بند کر کے مانتی

کچھ نہ کچھ تو چل رہا تھا اس کی داغ میں بس اسے ڈر تھا کہ یہ نہ ہو کہ اس کی باتوں سے کسی کا دل دکھے۔

عاشی میری جان میری بات سنو یہاں پر جو لوگ بھی ہیں نا وہ سب میرے لئے بے حد خاص ہیں

بہت ہی زیادہ اہم میں ان کے سامنے تمہاری طرف سے کسی طرح کا کوئی برا رویہ نہیں چاہتا

سمجھ رہی ہو نا وہ اس کے پاس بیٹھا اسے سمجھا رہا تھا جیسے وہ اس کے دماغ کو پڑھ سکا ہو

وہ جانتا ہو کہ وہ آگے کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے وہ بول رہا تھا جبکہ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

آپ کو ایسا کیوں لگتا ہے کہ آپ سے جڑے لوگوں کو میں تکلیف پہنچا کر خوش رہوں گی ایسا بالکل بھی نہیں ہے مکرش اگر وہ آپ کے لئے اہم ہیں تو میرے لیے بھی اہم ہیں

آپ کو میری طرف سے شکایت کا کوئی موقع نہیں ملے گا آپ بالکل بے فکر رہیں چلیں باہر ناشتہ کرنے کے لئے مجھے بھوک لگی ہوئی ہے

رات کو بھی ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا میں نے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی اس کی بات پر اسے کچھ تسلی ہو گئی تھی کہ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرے گی

نہیں جان تمہیں تھوڑا صبر کرنا پڑے گا وہ کیا ہے نا دادا جان پورے سات بجے کمرے سے باہر نکلتے ہیں

اور سات بجے کے بعد ہی ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن اگر تم چاہو تو کھانے سے پہلے تھوڑا پیار بھی کھایا جا سکتا ہے

وہ اچانک ہی اپنی پیڑی سے اترتا اس کی کمر میں بازو حائل کرتا اسے اپنی بے حد قریب کر چکا تھا اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں کو اپنا شکار بنا تو عنائش اس کے لبوں پر مضبوطی سے ہاتھ جما چکی تھی

میں نے ابھی لپسٹیک لگائی ہے خبر دار جو آپ نے میری لپسٹیک خراب کرنے کی کوشش کی اس نے باقاعدہ اسے بتایا تھا وہ جب سے یہاں آئی تھی کچھ زیادہ ہی تیار شیار ہو رہی تھی

اس نے نوٹ تو کیا تھا لیکن کہا کچھ بھی نہیں تھا کیونکہ وہ کچھ کہتا تو یقیناوہ یہ سب کچھ اتار کر بیٹھ جاتی

اور وہ ایسا بالکل بھی نہیں چاہتا تھا

اس کے ہاتھوں میں سونے کی چوڑیاں تھی گلے میں لاکٹ کے ساتھ ساتھ دوسرے ہاتھ میں دو انگوٹھیوں کے ساتھ بریسلٹ بھی پہن رکھا تھا یہ ساری چیزیں وہ خود ہی اسے اپنے ساتھ لے جا کر شاپنگ کروا کر گیا تھا

ہاں تو تیار رہنا پڑتا ہے نہ آپ کو نہیں پتا۔ یہ جو بوڑھی عورتیں ہوتی ہیں نہ خاص کر جو ساس ہوتی ہے وہ ایسے ہی ٹوٹ کرتی ہے

کہ تم تو میرے بیٹے کے نام کا کوئی سنگھار نہیں کرتی اسی لئے میں نہیں چاہتی کہ میری ساس مجھے کچھ بھی الٹا سیدھا کہے تو دیکھے میری تیاری وہ گھوم کر اسے اپنی فراک بھی دکھا رہی تھی جس میں وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی

کیا بات ہے مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا میری بیوی اتنی اسمارٹ ہے وہ اسے کھینچ کر اگلے ہی لمحے بیڈ پر گراتا اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا ارادہ اسے اپنے قریب اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنے کا تھا

جی میں بہت سمارٹ ہوں اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ بھی اپنی اسمارٹنس دکھانا چاہتے ہیں لیکن اگر میرا میک خراب ہوا نہ تو میں آپ کو بخشوں گی نہیں یہ بات یاد رکھیے گا

اسے اپنی گردن پر جھکتے دیکھ اس نے اسے دھمکی دی تھی لیکن وہ کون سا اس کی دھمکیوں سے ڈرتا تھا

میں چاہتا ہوں کے تم مجھے کبھی بھی نہ بخشو ہمیشہ کوئی نہ کوئی پیار سی سزا دیتی رہو اس کے لبوں کو شدت سے چومتے ہوئے وہ اس کی لپسٹک کا بیڑہ غرق کر گیا تھا

آپ بہت بڑے شوہر ہیں مکرش وہ چلائی تھی لیکن وہ ہنستے ہوئے اس کے دونوں بازو کو پکڑ چکا تھا

اور پھر کتنی ہی مزاحمت کیوں نہ کرتی مکرش شاہ سامنے وہ نازک سی لڑکی بے بس ہو گئی تھی اور وہ اس کی بے بسی کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔

ooooooo

وہ ٹیبل پر ناشتہ لگا رہی تھی جب وہ نہا کر باہر نکلا اسے کمرے میں دیکھ کر اس نے فورا پہلے بھاگ کر دروازہ بند کر دیا تھا اور وہ اسے گھور کر رہ تھی

اس کے گھورنے پر وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آتا اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا۔

مجھے چھوڑیں مجھے نیچے جانا ہے آج میں نے یمنہ بیگم کے لیے ان کا ناشتہ بنانا ہے اپنی گردن پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ اسے بتانے لگی

کسی یمنہ بیگم سے تمہارا کیا لینا دینا ہے تم کیوں کسی کے لئے کچھ بناؤ گی تم صرف میرے کام کیا کرو اس کے گال کو شدت سے اپنے لب سے بھگوتا اسے خود قید کرنے لگا۔

تعلق کیسے نہیں ہے ان سے میرا تعلق ہے وہ یہاں کے مالک ہیں اور میں ایک نوکر اور میرا فرض بنتا ہے میں ہر کام کروں

اور ویسے بھی مجھے میری اوقات میں رہنا چاہیے وہ روٹھے سے لہجے میں بولی تو ذرا اور سمجھ گیا کہ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوا ہے

جان یہ ساری بکواس کس نے کی ہے مجھے بتاؤ وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے سوال کرنے لگا جبکہ زرشے نے نفی میں گردن ہلا کر اس کے ہاتھ ہٹا دیے تھے

اب تم بتاؤ گی یا تھپڑ کھاو گی زرشے بتاؤ کس نے بکواس کی ہے یہ یمنہ نے اسے تو میں خود دیکھ لوں گا اس کے کچھ زیادہ ہی پر نکل آئے ہیں۔

تم یہاں آؤ میرے پاس ناشتہ کیا تم نے وہ اسے اپنے ساتھ سنگل صوفے پر بٹھاتا اسے ناشتہ کروانے لگا۔ کیونکہ اس نے خود نیچے سب کے ساتھ ناشتہ کرنا تھا

وہ یمنہ بالکل بھی اچھی نہیں ہے مجھے بالکل بھی اچھی نہیں لگتی وہ کہتی ہے کہ وہ جلدی آپ کی بیوی بن جائے گی اور پھر آپ کے اس کمرے میں آجائے گی

وہ چھپ کر کسی کی بات سننے میں بالکل دلچسپی نہیں رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس نے صبح یمنہ اور چاچی بیگم کی باتیں سن لی تھی

جس نے اس کے دل میں آگ لگادی تھی اور پھر اسے کمرے کے باہر کھڑا دیکھ کر یمنہ نے اسے بہت باتیں سنائی تھی

اور کہا تھا کہ نوکرانی ہے اور اسے اس کی اوقات میں رکھنا چاہیے لیکن یہاں کے مالکوں نے اسے سر پر چڑھا رکھا ہے

اور تب سے ہی اس کا چہرہ اترا ہوا تھا جبکہ اس کے انداز پر تو مسکراتے ہوئے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا گیا

میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں اور تم ہی میری بیوی ہو تمہارے علاوہ اس کمرے میں اور کوئی نہیں آسکتی اور اس یمنہ کا آج میں خود ہی پتا کاٹ دوں گا تم بالکل بے فکر ہو جاؤ۔

نہیں آپ کسی کو مت بتائیں کہ ہمارے نکاح کے بارے میں وہ جو پتہ کاٹنے کی بات کر رہا تھا اس کو یہی لگا کہ کہیں وہ ان کے نکاح کی خبر سب کو نہ بتا دے

جی بیگم میں یہی کہہ رہا ہوں آپ بالکل بے فکر ہو جائیں میں خود دیکھ لوں گا مجھے کیا کرنا ہے اور تم یہاں آؤ

جب تم صبح میرے پاس آتی ہو ناتب ہر طرح سے فضول سوچ اپنے دماغ سے نکال کر لایا کرو

تاکہ میں تھوڑا سا سکون کا وقت تمہارے ساتھ گزار سکوں

اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ اسے شدت سے اپنے سینے میں بھینچ گیا تھا جبکہ اس کے بعد اس نے بھی کوئی فضول بات نہیں کی تھی

000000

وہ شناور کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی لیکن دادا جان اسے پریشرائز کر رہے تھے

کہ رخصتی کے لیے راضی ہو جائے اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس کے دادا نے اس کے لئے اس مغرور شخص کی منتیں کی تھی تاکہ وہ اسے اپنا لے۔

اس کے ساتھ شادی کے لیے راضی ہو جائے اسے تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ شخص اتنے سالوں کے بعد یہاں سے طلاق دینے کے لئے آیا تھا کیا وہ نہیں جانتا تھا کہ ان پچھلے چار سالوں میں اس کی زندگی کس طرح سے خراب ہوئی ہے

کیا وہ ان سب چیزوں میں صرف اپنا آپ کی بے قصور تصور کرتا تھا۔

بہت سوچنے کے بعد آخر اس نے ایک فیصلہ کیا تھا اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ گھر چھوڑ کر چلی جائے گی

سارا مسئلہ تو اس کا اس گھر میں رہنے کی وجہ سے ہی ہو رہا ہے ورنہ اس شخص کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے

کسی کو بھی اس کے لیے منت کرنے کی ضرورت نہیں تھی اس کا باپ سرکاری ملازم تھا اور جب وہ ریٹائر ہوا تو اس کے بعد انہی کے کارخانے میں بطور منیجر کام شروع کر دیا اس کے بابا کے پینشن آج بھی آتی تھی۔

ایسے خرچے کے لیے جگہ جگہ دھکے کھانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اپنی زندگی آرام سے گزار سکتی تھی

ہاں ایک ڈر تھا کہ وہ اکیلے کیسے رہے گی لیکن اگر دیکھا جائے تو چار سال سے اکیلی تھی

اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا تھا وہ ان رشتوں سے دور نہیں جانا چاہتی تھی وہ ان لوگوں نے اس سے بہت محبت کرتی تھی

لیکن جس کے ساتھ تعلق جوڑ کر وہ اس گھر میں آئی تھی وہ تو اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا اس کی نظر میں شاید وہ ایک فالتو اور ان چاہا موجود تھی اور وہ کسی کی زندگی میں ایک انچاہا وجود بن کر نہیں رہ سکتی تھی

اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ یہاں رہے گی ہی نہیں۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے سے نکلتی زراور کے کمرے کی طرف جانے لگی اسے ذراور سے بات کرنی تھی

لیکن سامنے سے آتے شناور کو دیکھ کر وہیں کھلے دروازے کے اندر گھس گئی تھی اس کا سامنا تو کرنا ہی نہیں چاہتی تھی

000000

اس کاارادہ تھا کہ جیسے ہی وہ کمرے کے باہر سے گزرے گا وہ کمرے سے نکل کر زراور کے کمرے کی طرف چلی جائے گی لیکن اسے بالکل اندازہ نہ تھا کہ یہ کمرا مکزم کا ہو گا۔

عنایہ۔۔۔اپنے پیچھے سے امرش کی آواز پر وہ حیرت سے مڑ کر اسے دیکھنے لگی جب کہ ابھی نہا کر نکلا مکزم بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

امرش کے چہرے پر خوشی کی لہر ابھری تھی وہ اس کے پاس جانے کو بے چین ہو گئی تھی لیکن اسے دیکھتے ہی اس کے آنکھوں میں نفرت ابھر آئی وہ ایک لمحے میں ہی کمرے سے باہر بھاگ نکلی تھی لیکن سامنے کھڑے وجود سے بری طرح سے ٹکرائی

اسے دیکھ اس کا دل بڑی طرح سے دھڑکا تھا

عنایہ... میری بات تو سنو وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی۔کمرے کے دروازے پر ان دونوں کو کھڑا دیکھ وہ خاموش ہو گئی

جب کہ عنایہ پیچھے ہوتی آگے بڑھ گئی تھی پیچھے وہ اسے پکارتی رہی لیکن اس نے مڑ کر نہیں دیکھا جبکہ شناور بھی کندھے اچکا آگے بڑھ گیا تھا

اسے پہچاننے میں اسے غلطی نہیں کی تھی وہ اسے دور سے دیکھ کر سمجھ جاتی تھی کہ وہ اس کی عنایہ ہے لیکن عنایہ اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھ ء

آرام سے امرش وہ اسے پیچھے سے سہارا دیتا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا اس کے آنکھوں میں آنسو دیکھ وہ اندر تک تڑپ اٹھا تھا کیسے وہ اس کی تڑپ کو ختم کرتا کیسے سب کچھ ٹھیک کرتا اس کے ہاتھوں سے جو غلط ہوا تھا وہ آج تک غلط ہی رہا تھا

وہ چاروں ایک آگ میں جل رہے تھے جس آگ کو لگایا مکزم شاہ تھا لیکن اب وہ اتنی بڑھ چکی تھی کہ اب اس کو وہ بجھا نہیں پا رہا تھا یہی وجہ تھی کہ اس کے پاس سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں رہا تھا

وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی مکزم وہ کبھی مجھے معاف نہیں کرے گی

میں اس کی گناہ گار ہوں میری وجہ سے یہ سب کچھ ہوا وہ بری طرح سے اس کے گلے سے لگا کے سسک رہی تھی جبکہ مکزم کے پاس اس کی کسی بات کا کوئی جواب نہیں تھا

ooooo

وہ تیز تیز قدموں سے چلتی زراور کے کمرے میں آئی تھی آج اس نے پہلی بار کمرے میں دستک دینے کی غلطی نہیں کی تھی

لیکن کمرہ کھولتے ہی جو اسے دیکھنے کو ملا تھا وہ اس کے چودہ طبق روشن کرنے کے لیے کافی تھا

اس کی سہیلی اس کی بیسٹ فرینڈ اس وقت اس کے بھائی کے سینے سے لگی جیسے دنیا بھلائے ہوئے تھی

اچانک دروازہ کھلنے پر وہ بجلی کی سپیڈ سے اس سے دور ہوئی تھی لیکن وہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے قریب دیکھ چکی تھی۔

وہ حیرت کی تصویر بنی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جبکہ زراور کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ آگئی تھی

اور وہیں زرشے کا حالر اب ہو رہا تھا وہ تو باقاعدہ کانپنا شروع کر چکی تھی جب زراور نے اس کی کپکپاہٹ کو نوٹ کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا

گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ڈارلنگ وہ میری بہن ہے وہ اس کا چہرہ اپنے قریب کرتا سمجھانے والے انداز میں بولا تھا جبکہ عنایہ پورا منہ کھولے ان دونوں کو دیکھنے میں مصروف تھی

ooooooo

وہ اس کے ساتھ باہر آکر ناشتہ کرنے لگی اس نے بہت اچھے طریقے سے سب کو سلام کیا اور پھر اس کے ساتھ بیٹھ کر آہستہ آہستہ اپنا کھانا کھانے لگی

سب لوگ اسے ٹیبل پر دیکھ کر بہت زیادہ خوش ہو رہے تھے جب کے وہ سب کو اگنور کر کے آرام سے اپنا کھانا کھا رہی تھی۔

جیسے ان سب لوگوں سے اس کا کوئی لینا دینا نہ ہو وہ تو یہاں صرف کھانا کھانے آئی تھی۔جب کے مکرش کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے اسے زبردستی باہر لایا ہو۔اس کی اتنی چپی اس سے ہینڈل نہیں ہو رہی تھی

مکزم اپنی ماں کو تھامے آہستہ آہستہ باہر لا رہا تھا ان کے لیے کرسی گھسیٹ کر وہ انہیں بٹھانے لگا جب کہ امرش بھی اس کے پیچھے پیچھے ہی باہر آئی تھی

اتنے سالوں کے بعد گھر کی بڑی بہو کو باہر دیکھ کر دادا جان کو بہت خوشی ہو رہی تھی جبکہ چاچی بیگم تو کمرے سے نہ نکلیں تھیں

۔مکرش نے اسے اشارے سے بتایا تھا کہ وہ اس کی ماں ہے اور انہیں دیکھتے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی ان کی دونوں بہویں بے حد پیاری تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا

ماشاءاللہ آج تو اس حویلی میں ایک کے بجائے دو تو چاند نکل آئے ہیں انہوں نے امرش کو دیکھتے ہوئے عنائش کی بھی تعریف کی تو وہ دونوں ہی جھنپ گئیں

بالکل نہیں امی میری بیوی زیادہ پیاری ہے مکزم نے ٹانگ آرائی تھی جس پر مکزش نے اسے گھور کر دیکھا

ہاں تمہاری مبیوی تو آسمان سے اتری ہے کیسے زیادہ پیاری نہیں ہو گی۔ میری بیوی تو آسمان سے اتری پری ہے یقین نہ آئے تو پوچھو دادا جان سے

یہ فیصلہ گھر کے بڑے کرتے ہیں ہے نا دادا جان آپ بتائیں میری بیوی زیادہ پیاری ہے یا اس کی بیوی پیاری ہے؟

وہ مقابلے پر اتر آیا تھا جب کہ مکز مکرسی گھیسٹ کر وہیں بیٹھ گیا

دونوں ہمارے گھر کی بہو ہیں دونوں ہمارے لئے بے حد عزیز ہیں دادا جان نے گردن اکڑا کر جواب دیا تھا اور ان کا یہ جواب عنائش کو بالکل پسند نہیں آیا تھا

وہ اپنی پوتی کا مقابلہ اس لڑکی سے کیسے کر سکتے تھے وہ باہر کی آئی ہوئی بہو تھے لیکن یہ بہو ان کے خاندان کی ان کا اپنا خون تھی

وہ اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے انہیں گھور کر واپس نوالے زہر مار کرنے لگی۔
جب مکرش نے دادا جان کو اس کے چہرے کی طرف دیکھنے کا اشارہ کیا

دادا جان اپنی لاڈلی پوتی کا چہرہ دیکھ کر مسکرا دیئے تھے اور ان کے ساتھ ساتھ ٹیبل پر موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی ان کی پوتی کو ان کا جواب پسند نہیں آیا تھا

لیکن ہماری پوتی کے مقابلے کا اس دنیا میں کوئی پیدا ہی نہیں ہوا۔ ہماری پوتی سے زیادہ حسین اس پوری دنیا میں کوئی بھی نہیں چاند بھی نہیں انہوں نے بلند آواز کہاں تو عنائش کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی

لیکن وہ اپنا چہرہ نیچے کیے بالکل انجان بنی رہی جیسے اس کے نہیں کسی اور کے بارے میں بات کی گئی ہو

جی بابا جان آپ کی اس بات کو تو ماننا پڑے گا آپ کی پوتی سے حسین تو ہمارے پورے خاندان میں کوئی نہیں

۔مہربان شاہ بھی ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے بولے تو وہیں بیٹھی عنائش کے گال شرم سے سرخ ہونے لگے۔

چلیں آپ کی یہ بات میں بھی مان لیتا ہوں۔آخر ہمارے خاندان کی اکلوتی بیٹی ہے پیاری کیسے نہیں ہو گی ارسلان شاہ بھی میدان میں کود پڑے

اس نے ایک نظر اٹھا کر سب کو دیکھا تھا وہ سارے ہی اسی کی طرف متوجہ تھے ۔سب کو اپنی طرف دیکھو کنفیوز سی ہو گئی تھی

میرا ہو گیا اب میں کمرے میں جا رہی ہوں آپ بھی کھا کے آجایئے گا وہ مکرش کو کہہ کر اندر بھاگ گئی تھی جبکہ اس کے جاتے ہی ڈائننگ ہال دلکش قہقہوں گونج اٹھا

ہماری پوتی کی مسکراہٹ کتنی پیاری ہے دیکھا تم نے مہربان؟

دادا جان مہربان شاہ سے مخاطب ہوئے تو انہوں نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

آپ کے پوتے کی مسکراہٹ بھی بہت پیاری ہے داداجان لیکن جب سے پوتی آئی ہے آپ نے پوتے کی طرف دیکھنے کی غلطی ہی نہیں کی مکرش نے ان کا دھیان اپنی طرف کرنے کی کوشش کی تھی

ارے چھوڑو پوتے کو گولی مارو ہماری پوتی شرماتی کتنا پیارا ہے۔داداجان نے ناک سے مکھی کراتے ہوئے مکرش کو اگنور کر کے ارسلان صاحب کو مخاطب کیا

وامطلب پوتی کیا آگئی پوتے کی قدر ہی نہیں ہے اسے اس گھر میں میں ہی لایا ہوں اور مت بھولیں وہ آپ کی بہو بن کر یہاں آئی ہے پوتی بن کر نہیں اس نے "پوتی" کو اچھا خاصا لمبا کھنچا جاتا۔

مکرش بیٹا بڑوں کے بیچ میں نہیں بولتے باباجان میں کیا کہہ رہا تھا ہمارے خاندان نے نکاح کے وقت لڑکی کی ناک چھدوائی جاتی ہے۔

جب عنائش کا نکاح ہوا تو وہ بہت چھوٹی تھی لیکن میرے خیال میں اب اسے افرا کی نتھ دینی چاہیے پہننے کے لئے پیاری لگے گی اس پر مہربان شاہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

جیسے اپنے دل کی کسی خواہش کا اظہار کیا ہو مکرش نے بہت غور سے انہیں سنا تھا پھر گردن اکڑا کر بیٹھ گیا

کیونکہ اس کی مدد کے بغیر تو ایسا ہو نہیں سکتا تھا اور وہ تھوڑی دیر پہلے اسے گولی مار کر اڑا چکے تھے تو وہ اب ان کی مدد کیوں کرتا؟

ہاں مکرش تم نے سنا نہ تمہارے چاچا نے کیا کہا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے جس پر وہ گردن اکڑ گیا

نہیں میں نے نہیں سنا اور نہ ہی میں سننے میں انٹرسٹڈ ہوں اس کے رنگ ڈھنگ ہی بدل گئے تھے

کیا کہا تم نے ذرا پھر سے کہنا دادا جان بارعب آواز میں بولے تھے اس کی ساری اکڑ منٹ میں نکل گئی تھی

نہیں سوری دادا جان میں کہہ رہا تھا میں کروادوں گا آپ فکر نہ کریں۔اس نے فورا انہیں مطمئن کیا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلا کر ایک بار پھر سے اپنی پوتی کی تعریفوں میں مصروف ہو گئے تھے

ooooo

نہیں نہیں نہیں نہیں میں علان کر بتاؤں گی کہ آپ دونوں نے چھپ چھپا کر شادی کی اور مجھے نہیں بلایا

کیوں نہیں بلایا۔۔۔۔؟تاکہ میں نیگ نہ لے پاؤں یہاں توسالی بھی میں تھی اور بہن بھی میں تھی میرے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی میں برداشت نہیں کروں گی میں احتجاج کروں گی

میں پوری دنیا کو چلا چلا کر بتاؤں گی آپ دونوں نے شادی کی کب سے چل رہا تھا میری ناک کے نیچے یہ سب کچھ بتاؤ مجھے

ورنہ اپنی خیر منانا وہ بے حد غصے سے میں ان دونوں کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی اس وقت وہ ان دونوں کے بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی جب کہ وہ دونوں ہی سنگل صوفے کے ساتھ زمین پر بیٹھے تھے

ارے میرا بچہ ایک بار بات سن تو لو پھر تمہیں کچھ سمجھ میں آئے گا نہ ذرا اور نے تھوڑی ہمت پیدا کی تھی

جب کہ زرشے ڈر کے مارے بے حد پریشان تھی اسے ڈر اس بات کا نہیں تھا کہ وہ کسی کو بتادے گی ایسا تو ممکن ہی نہ تھا کہ وہ ان کا راز کسی کے سامنے بول دیتی

جبکہ ڈر اس بات کا تھا کہ وہ ناراض ہو جاتی اور پھر اسے آسانی سے منانا ممکن نہ تھا

مجھے کچھ نہیں سننا کچھ بھی نہیں اس شادی کو چھپ چھپا کے کر کے اپ نے سب سے زیادہ نقصان تو میرا کیا ہے

میری امیدوں پر پانی پھیرا ہے میرے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے میں آپ لوگوں کو معاف نہیں کرنے والی

ہائے دادا جان کہاں ہیں آپ آپ وہاں اپنے پوتے کی شادی کے خواب سجا رہے ہیں اور یہاں پوتا شادی کر کے بیٹھا ہوا ہے آپ کو اس وقت یہاں ہونا چاہیے میں آرہی ہوں میں آپ کو سچ بتاؤں گی میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گی

وہ اٹھنے ہی لگی تھی کہ زراور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوبارہ کھینچ کر بٹھا دیا

چپ ایک دم چپ کب سے بکواس کیے جا رہے ہو کسی دوسرے کی بھی تو سنو بتا تو رہے ہیں شادی جلد بازی میں ہوئی ہے کسی کو بھی بتانے کا موقع نہیں ملا بلکہ چھپا کر شادی کی ہے

اس کا وہ کزن آگیا تھا اس کا رشتہ مانگنے کے لیے تو اس وقت مجھے کچھ بھی نہیں سوج رہا تھا مجھے لگا ہمارا نکاح بیسٹ آپشن ہے تو بس کر لیا۔ زراور نے ایک ہی جملے میں بات ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔

بس کر لیا۔۔۔؟ اور اس بس کر لیا میں میری کوئی جگہ نہیں تھی مجھے کیوں نہیں انوائٹ کیا چلو انوائٹ کو چھوڑو گولی مارو

نکاح کہاں ہوا ہے یہ بتاؤ کیا وہ مقام یہاں سے اتنے دور تھا کہ آپ دس منٹ نکال کر مجھے لینے نہیں جا سکتے تھے۔

یار تم بھی تو کچھ بولو تمہارا ابھی نکاح ہوا ہے صرف میں نے شادی نہیں کی ہے تمہارا ابھی اتنا ہی قصور ہے سمجھاوا سے اس کے سوال پر وہ سیدھا زرشے پر چڑھ دوڑا تھا۔

میں میں کیا بولوں ساری غلطی آپ کی ہے انہوں نے زبردستی مجھ سے شادی کی ہے میں تو شادی کے لیے تیار ہی نہیں ٹھیک اس نے سارا الزام اسی کے سر پر ڈال دیا

ہاں زرشے بی بی تم تو بہت معصوم ہو نا کمرے میں آتے ہی میں نے تمہاری معصومیت کی ایک جھلک دیکھ لی تھی۔ وہ اسے شرمندہ کرتے ہوئے بولی تو زرشے نے نگاہیں جھکا لیں۔

اس سے پہلے کہ زراور کچھ کہتا اچانک کمرے میں چوتھا موجود داخل ہوا

ارے ارے یہ کیا یہ میری بیگم صاحبہ نے کیا پیری مریدی شروع کر دی ہے جو تم لوگ اس کے چرنوں میں بیٹھے اشروات لے رہے ہو۔وہ مسکراتے ہوئے کرسی گھسیٹ کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا جبکہ عنایہ بنا کچھ بولے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

زرشے آو چلو مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے بھائی میں آپ سے بعد میں بات کروں گی وہ ایک نظر زراور کو دیکھ کر زرشے سے بولی تھی

ساری زندگی حقیقت سے نظریں چراتی رہو۔لیکن حقیقت بدلے گی نہیں یہ بات یاد رکھنا۔

دادا جان کو میں نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے اسی لیے بہتر ہے کہ تم بھی اپنا مائنڈ تیار کر لو اس نے اسے مخاطب نہیں کیا تھا لیکن وہ جانتی تھی کہ وہ اسی سے بات کر رہا ہے۔

زرشے میرے ساتھ چلو آ کر میرے کمرے میں میرا سامان پیک کرواؤ وہ اسے مخاطب کرتے ہوئے بولی تو زرشے فورا اٹھ گئی

کہاں جا رہی ہو تم؟ ذرا اور پوچھنا چاہتا تھا لیکن شناور پوچھ چکا تھا اور اب اس کے سامنے کھڑا تھا۔

میں کسی کی جوابدہ نہیں ہوں لیکن میں پھر بھی آپ کو بتا دیتی ہوں میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں اپنے گھر واپس مجھے اس گھر میں نہیں رہنا۔

اور نہ ہی مجھے کسی کے سر پر زندگی بھر کے لیے مسلط ہونا ہے۔ جہاں سے میں آئی تھی وہاں واپس جا رہی ہوں اب ان شاءاللہ میں کسی کے لیے کوئی امتحان کھڑا نہیں کروں گی

اور نہ ہی میرے لئے کسی کو آپ کی منتیں کرنے کی ضرورت پڑے گی دادا جان کیا چاہتے ہیں کیا نہیں میں نہیں جانتی لیکن آپ کے ساتھ زندگی گزارنے کے میری کوئی تمنا نہیں ہے۔

میں یہ گھر چھوڑ کر اپنے گھر واپس جا رہی ہوں فل حال میں طلاق کا کسی طرح کا کوئی مطالبہ نہیں کر سکتی اگلے آٹھ مہینے تک تو بالکل بھی نہیں

لیکن اگر آپ چاہیں تو آپ جب چاہے مجھے طلاق دے کر اس قصے کو یہیں ختم کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

باقی مجھے معاف کر دیجیے گا میری وجہ سے آپ کو بہت ساری تکلیف اٹھانی پڑی

وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی جب زر شے اس کے پیچھے جانے لگی

اپنی والی کو سنبھال ذرا ور، اپنی والی کا دماغ میں سینڈ کر کے آتا ہوں اس کا دماغ تو میں آج ٹھکانے لگاوں گا وہ بے حد غصے سے کمرے سے نکلنے لگا

شناور پلیز غصہ نہیں سکون سے بات کرنا دیکھو وہ بچی ہے نہ سمجھ ہے فی الحال اسے ان سب چیزوں کی سمجھ نہیں ہے اسی لئے غصے میں کچھ بھی بول گئی تم اپنا غصہ کنٹرول کرنا وہ بھی اس کے پیچھے آتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا

زر اور میں نے کہا میں سنبھال لوں گا تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ اس کا کندا تھپتھپا کر باہر نکل گیا لیکن اس کا غصہ صاف بتا رہا تھا وہ ضرور اس پر غصہ ہو گا اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

عنایہ فلحال بہت ساری باتوں کو سمجھتی ہی نہیں تھی ہاں یہ سچ ہے کہ وہ بہت کچھ فیس کر چکی تھی لیکن پھر بھی بہت ساری چیزیں ایسی تھی جس کی اسے کوئی سمجھ نہ تھی۔

اور شاور اب ان سب معاملات کو بہت اچھی طرح سے سمجھ گیا تھا

Zubi Novels Zone

OOOOOOOO

وہاں اندر کیا بکواس کر کے آئی ہو تم ذرا یہاں میرے سامنے کرنا وہ غصے سے دروازہ دکھیلتا اندر داخل ہوتا اس کے سر پر سوار ہو چکا تھا

آپ میرے کمرے میں اس طرح سے بنا اجازت نہیں آ سکتے اسے اپنے پیچھے دیکھ کر عنایہ نے اپنی گھبراہٹ کو کنٹرول کرتے ہوئے اسے بتایا تھا

تمہارا کمرا؟ وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا

جب کہ عنایہ اس کی مسکراہٹ پر تپ گئی تھی

اس کمرے کو اپنا کمرہ کہنے کا اگر اتنا ہی شوق ہے تو اس کمرے کے مالک کو پہلے اپنا شوہر مان لو۔

یہ میرا احسان ہے کہ یہاں آنے کے بعد میں اپنا کمرہ چھوڑ کر اپنے بھائی کے کمرے میں رہ رہا ہوں تاکہ تمہاری روٹین خراب نہ ہو

لیکن نہیں تم نے تو وہی کرنا ہے جو تمہارا یہ چھوٹا سا دماغ سوچتا ہے سوچتی رہو جو سوچنا ہے میری تمہاری ہر سوچ کو تسلم کروں گا

لیکن میری بات کھول کر سن لو اب اگر دادا جان تم سے رخصتی کے بارے میں پوچھیں تو انکار کرنے کی غلطی مت کرنا اور یہ گھر چھوڑنا تو دور کی بات تم اس کمرے سے باہر نکلو تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا

وہ لمحے میں ہی اسے اپنی بات سمجھا گیا تھا اس کی زبان سے زیادہ آنکھیں بولتی تھیں اس کی نظروں کی دھمکی پر عنایہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی

آپ مجھ پر کسی طرح کی کوئی زور زبردستی نہیں کر سکتے میں یہاں نہیں رہنا چاہتی تو میں یہاں نہیں رہوں گی کوئی بھی اس معاملے میں مجھ پر زبردستی کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا

میں نے کہہ دیا کہ میں یہاں سے جانا چاہتی ہوں تو مجھے یہاں سے جانا ہے مجھے کوئی روک نہیں سکتا یہ بات آپ یاد رکھیے گا

اوراب آپ چلے جائیں یہاں سے آپ کو آپ کا کمرہ خالی مل جائے گا پھر جہاں چاہیے رہیے گا وہ اب بھی اپنی بات سے پیچھے نہ ہٹی تھی

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لڑکی ایک چھوٹی سی بات تمہیں سمجھ میں کیوں نہیں آرہی میں نے کہا تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گی اوراب جب دادا جان تم سے رخصتی کی بات کریں گے۔۔۔۔۔۔

کیوں؟ کیوں نہیں جاؤں گی میں بتائیں مجھے تاکہ آپ مجھ سے بدلہ لے سکے سب پتا ہے مجھے آپ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے یہ رخصتی والا شوشہ آپ نے اسی لیے چھوڑا ہے نہ تاکہ آپ اپنی بے عزتی کا انتقام مجھ سے لے سکے

میں پاگل نہیں ہوں سب سمجھ میں آرہا ہے مجھے نا تو آپ اتنے اچھے ہیں اور نہ ہی میں اتنی خوبصورت ہوں کہ چار سال کے بعد اچانک آپ کے دل میں میرے لئے ہمدردی جاگ جائے گی اور آپ مجھ سے شادی کے لئے تیار ہو جائیں گے

مجھے سب پتہ ہے آپ یہ شادی اسی لئے کر رہے ہیں تاکہ آپ مجھے میری غلطی کی سزا دے سکے اسی لئے کر رہے ہیں نا آپ یہ سب کچھ ؟

وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی پوری بات سننے کے بعد شاور کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی

اور اگلے ہی لمحے وہ اس کی کمر میں بازو حائل کرتا اسے اپنی طرف کھینچتا اپنے ساتھ لگا چکا تھا

اس کی اچانک افتاد پر عنایہ مچل اٹھی تھی وہ اس کی باہوں سے نکلنے کے لیے مزاحمت کرنے لگی

لیکن کہاں وہ تان بان سے لڑکی اور کہاں وہ بھرپور وجیہہ مرد اس کے نزدیک تو یہ مزاحمتیں شاید اس کے لئے انٹرٹینمنٹ تھی

بس بس ڈارلنگ زیادہ احتجاج مت کرو مجھے گدگدی ہو رہی ہے وہ اس کی کمر کو ذرا سا جھٹکا دیتا اپنے مزید قریب کرتا اس کے چہرے پر جھکا بات کر رہا تھا

اگر وہ مزید جھکتا تو یقیناً اس کے لب اس کے ہونٹوں سے ٹکراتے

کیا کہہ رہی تھی تم میں یہ سب کچھ بدلہ لینے کے لئے کر رہا ہوں تو ہاں جانے من بالکل صحیح اندازہ لگایا تم نے شاور شاہ کبھی اپنا انتقام ادھورا نہیں چھوڑتا وہ اچانک اس کا چہرہ اپنے مٹھی کی قید میں لے چکا تھا

بالکل صحیح سوچ ہے تمہاری بہت اچھے سے اپنے شوہر کو سمجھ گئی ہو ہاں یہی وجہ ہے اس لیے میں تم سے شادی کر رہا ہوں ورنہ تم میں ایسا کچھ بھی نہیں کہ میں تم پر فدا ہو جاؤں

یہاں آنے سے پہلے ہی میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا آپ نے ان چار سالوں میں میں نے بہت کوشش کی بس یہ سوچ کر اس بات کو اگنور کرنے کی کہ تم تو بچی تھی نہ سمجھ تھی

لیکن میں نہیں اگنور کر پایا کیسے اگنور کرتا تمہاری سوچ تمہارے الزام تمہاری باتیں بچوں والی نہیں تھی۔

کیا کہا تم نے میں نے تمہارے ساتھ زیادتی کی میں نے تمہارے ساتھ ریپ کیا ہاں یہی کہا تھا نہ تم نے

اپنے الفاظ یاد ہیں نہ تمہیں۔ نہیں کوئی بات نہیں جان تمہیں اب پتا چلے گا ڈارلنگ کہ ریپ کرنا کسے کہتے ہیں۔

تمہیں کیا لگا تم میری ذات کے چیتھڑے اڑا دو گی اور میں تمہیں معاف کر دوں گا اتنی آسانی سے۔

نونیور تمہارے بھائی نے مجھے بہت ساری دلیلیں دی ہیں

اس نے کہا ہے کہ تمہارے ساتھ یہاں بہت ظلم ہوا ہے ان چار سالوں میں تم نے بھی سکون کا ایک لمحہ نہیں دیکھا لیکن یہ بے سکونی میری دی ہوئی تو نہیں تھی

ظلم میں نے تو نہیں کیا میں تو اپنا بدلہ اب لوں گا۔ کیا سوچا تھا تم نے کہ تم کہو گی کہ مجھے معاف کر دو تو میں کہوں گا کہ جاؤ عنایہ میں نے تمہیں معاف کیا۔۔

ہاہاہامیں تمہیں تمہاری آخری سانس تک معاف نہیں کروں گاشناور شاہ اپنا بدلا کبھی نہیں چھوڑتا۔

جن باتوں کا مطلب تمہیں تب پتا نہیں تھا ناوہ میں تمہیں اب بتاؤں گا۔اور جب تک میرا بدلہ پورا نہ ہو جائے تم ناتواس گھر سے جا سکتی ہو اور نہ ہی مجھ سے طلاق لے سکتی ہو

تمہاری زندگی نہ حرام کر دی تم میرا نام شناور شاہ نہیں

وہ کہہ کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتا اپنی نفرت کی مہر استحقاق سے لگا گیا تھا۔

اسے چھوڑ کر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ عنایہ وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی تھی

اس کا شک درست ثابت ہوا تھا۔وہ جانتی تھی شاور اتنی جلدی اپنے پرانے حساب چھوڑ کر آگے نہیں بڑھتا تو ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ اس کی اتنی بڑی غلطی کو نظر انداز کر دے۔

اس کا دل چاہا کہ وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔اور پھر اس نے اپنے دل کے کہے پر عمل بھی کیا تھا

ooooooo

بس کر دو عنایہ بیٹا کیوں اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہو جب ہم نے کہہ دیا کہ تم یہ گھر چھوڑ کر نہیں جا سکتی

تو بار بار ایک ہی بات کرنے کا کیا مقصد ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہاری زندگی برباد ہونے سے بچ رہی ہے

یہاں جگہ جگہ بھیڑیے تاک لگائے بیٹھے ہیں اکیلی لڑکی کی اس دنیا میں کوئی عزت نہیں ہے۔

تم اس گھر سے کہیں نہیں جا سکتی۔شناور اور شادی کے لیے جلد بازی کر رہا ہے وہ تمھیں یہاں سے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہے

لیکن میں نے سوچا ہے کہ میں رخصتی سے پہلے یہ شرط رکھوں گا کہ وہ حویلی سے باہر نہ جائے مطلب وہ واپس نہ جائے ہم لوگوں کے ساتھ اسی حویلی میں رہے

ممکن ہے کہ وہ میری بات مان جائے گا لیکن تم بھی اپنی ضد چھوڑو ہم تمہیں خود سے دور نہیں جانے دے سکتے ہم سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔

اور بیٹا یہ سب کچھ تو زندگی کا حصہ ہے تمہاری رخصتی کبھی نہ کبھی تو ہونہ ہی تھی اور ہم مناتے ہیں کہ شناور تھوڑی جلد بازی کر رہا ہے لیکن فی الحال ہم اس کی شرطیں ماننے کے لیے مجبور ہو گئے ہیں۔

ہم نے چار سال اپنے گھر کو ٹوٹے بکھرے دیکھا ہے اب ہم میں اتنی ہمت نہیں ہے عنایہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے سارے بچے ہمارے پاس رہے

ہم شاید مکزم کو کبھی اس گھر میں واپس نہ آنے دیتے لیکن مجبور ہو کر ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے ہماری زندگی کے اور کتنے دن رہ گئے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں ایسے میں ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے گھر نہ بکھرے

ہم جانتے ہیں کہ مکزم کو واپس اس گھر میں لا کر ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی ہے لیکن ہم اس گھر کو ٹوٹتے دیکھ خود بھی اتنے سالوں سے تکلیف میں تھے۔

ہم تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتے ہیں عنایہ ہم نے اپنے گھر کو بڑی مشکل سے واپس جوڑنے کی کوشش کی ہے اسے مت توڑو

اگر تم اپنی ضد پر قائم رہی تو شناور پھر واپس لوٹ جائے گا اور پھر کبھی واپس نہیں آئے گا

وہ اسی شرط پر حویلی واپس آیا ہے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھے اور اس سے زیادہ برداشت کرنا عنایہ کے بس سے باہر تھا

داداجان پلیز آپ ایسا نہ کریں میں آپ کے ہر فیصلے کا احترام کرتی ہوں۔آپ میری زندگی کا جو بھی فیصلہ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔

وہ ان کے ہاتھ پر بوسہ دیتی ان کے سینے سے لگ گئی تھی۔ان لوگوں نے اسے بہت محبت دی تھی وہ اس شخص کے ڈر سے اپنے رشتے کھو نہیں سکتی تھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ آدمی اس کے ساتھ کیا کرتا ہے۔

لیکن وہ اپنے رشتوں سے منہ نہیں پھیر سکتی تھی

ooooo

عنایہ رخصتی کے لیے ہاں کر چکی تھی یہ خبر اس کے لیے بھی کافی شاکنگ گئی تھی

۔

کیا بات ہے شناور صاحب ایک ہی ملاقات میں دلہن کو منا لیا تھا خیر ایسا بھی کیا کہا تم نے اس سے کہا وہ رخصتی کے لیے تیار ہو گئی زرا اور اس کے سر پر اس سوار ہوا تھا

ہمارا جادو چلتا ہے ذرا اور شاہ تم نہیں سمجھو گے ہم نے ہزاروں پر اپنا جادو چلایا ہے اب تو سامنے بیوی ہے۔

ویسے میں اس صدی کا وہ پہلا دلہا ہوں گا جو رخصتی لے کر اپنے بھائی کے کمرے سے اپنے کمرے میں جائے گا۔اس نے مسکراتے ہوئے اسے خوشخبری سنائی تھی جس پر ذرا اور بھی دل کشی سے مسکرایا

اور میں تیرا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گا میرے رومینس کی تو واٹ ہی کر رکھی ہے تو نے

اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامیں وہ اس کے سامنے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا

بکواس بند کر روز صبح میں جاگنگ کے لیے جاتا ہوں تاکہ تیرا اور بھابھی کا رومینٹک موومنٹ خراب نہ ہو پھر بھی احسان فراموش ہی رہے گا بے غیرت انسان

وہ اپنا چہرہ اس کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے اسے گھور کر بولا تھا اور پھر بیڈ سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آگیا اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ سمجھنا ذرا اور کے بس سے باہر تھا۔

تو خوش ہے نا۔۔۔؟ ذرا اور اس کے پیچھے آیا تھا

پیپر پر لکھ کر دوں کیا؟ تو اپنی بہن سے پوچھ کہ کیا وہ خوش ہے کہ نہیں۔

وہ مزے سے جواب دیتا باہر دیکھنے لگا

اس کا دھیان باہر لان میں بیٹھے مکزم اور امرش کی طرف تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے کھلکھلا رہے تھے

کتنا خوبصورت اور مکمل کپل تھا ان کا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ بے حد خوبصورت لگتے تھے۔

اس گھر میں نہ ساری جوڑیاں میری وجہ سے بنی ہوئی ہے۔جیسے تیری اور زرشے کی ان دونوں کی اور اب اپنی بھی میں خود بنا رہا ہوں

لگتا ہے عبداللہ کے لئے بھی کچھ سوچنا پڑے گا وہ شاید ٹوپک چینج کرنا چاہتا تھا

ابھی تک تم نے میرے لئے کچھ بھی نہیں کیا وہ جتاتے ہوئے بولا

اچھا میں نے کچھ بھی نہیں کیا تو یہ دادا جان الیکشن سے پہلے ہی تمہارا رشتہ مانگنے زرشے کے گھر کیوں جا رہے ہیں اس نے اچانک دھماکہ کیا تھا جس پر اور پوری آنکھیں کھول اسے دیکھنے کا

کیا مطلب تو نے دادا جان کو بتا دیا وہ جھٹکا کھا کر اس کے سامنے آیا تھا

بس کر یار زیادہ منہ نہ کھول مکھی گھس جائے گی بس یہی بتایا ہے کہ تو اسے پسند کرتا ہے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے نکاح والا راز ابھی تک راز ہی ہے اور یہ بات دادا جان کو فلحال بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مکرش کے ولیمے کی تیاری کی جا رہی ہے اور دادا جان شاید تمہاری منگنی کے بارے میں بھی سوچ رہے ہیں۔

ایسے میں نے کچھ بھائی کا فرض نبھاتے ہوئے دادا جان کو بتا دیا کہ تجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ دادا جان کے سامنے اپنی پسند کا اظہار کر سکے تو یہ کام میں نے کیا ہے جس پر دادا جان نے مجھے شاباشی بھی دی تھی

کہ آخر کاران کے نالائق پوتے کے دل کی بات کسی طرح توان کے کانوں میں پہنچی۔

تو گریٹ ہے میرے بھائی اس کا مطلب ہے کہ اب تیری رخصتی کے ساتھ ساتھ مکرش کا ولیمہ ہو گا اور۔۔۔۔۔

میری رخصتی کے ساتھ کچھ بھی نہیں ہو گا پہلے سارے فنکشن ہونگے مایوں مہندی شادی رخصتی پھر ولیمہ میری شادی کا پروسیسر لمبا ہے وہ کیا ہے نا۔

میں ان سب چیزوں سے گزر چکا ہوں لیکن میری بیوی کے دل میں بھی کچھ ارمان ہیں۔ جنہیں میں نظر انداز نہیں کر سکتا میری بیوی کو دلہن بننے کا بھرپور موقع ملے گا

اسی لئے میری شادی اگلے ہفتے ہی ہے فی الحال تو صرف مکرش کے ولیمے کی تیاریاں چل رہے ہیں

اور میں اکیلے دلہا کیوں بنوں اس نے مسکرا کر بڑے مزے سے مکمل بات بتائی تھی جس میں وہ خوش ہو گیا تھا

مطلب کہ وہ عنایہ کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کے جذبات کو سمجھ رہا تھا اور یہ بہت اچھی بات تھی۔

لیکن اکیلے دلہا بنے والی بات سمجھ نہ آئی

ooooooo

کیا میں تو کچھ نہیں کرنے والی مجھے درد ہو گا اور جس کام میں درد ہو نا وہ کام نہیں کرنا چاہیے

میں تو بالکل بھی اپنی ناک میں سوراخ نہیں کرواؤں گی وہ فوراً انکار کر چکی تھی

ٹھیک ہے یار تمہاری مرضی کوئی زبردستی تھوڑی ہے وہ تو بس چاچو جان نے مجھے افرا چاچی کی نتھ دے دی تھی اور کہا تھا کہ وہ تمہیں پہنانی ہے ولیمے والے دن اگر تمہیں نہیں پہننی تو کوئی زبردستی تھوڑی ہے

وہ فوراً اس کی بات کو مان گیا تھا بالکل ایسے ہی جیسے اتنے دنوں سے وہ اس کی ہر بات کو مان رہی تھی

کیا میری ماما کی ہے یہ۔آپ کے پاس ہے دکھائیں مجھے میں دیکھنا چاہتی ہوں وہ ہاتھ جوڑنے لگی تھی جیسے اس نے کہیں چھپا کر رکھی ہو تو اسے مل جائے۔

نہیں میں تمہیں یہ ایسے نہیں دکھا سکتا میں یہ چاچو کو واپس کروں گا یہ کہہ کر کہ تم اس کو پہننے میں انٹرسٹڈ نہیں ہو اور پھر ان سے مانگ کر دیکھ لینا۔

میں ان کی امانت کو ان کے حوالے کروں گا کیونکہ انہوں نے جس مقصد سے دی ہے وہ تو تم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو

نہیں نہیں میں بالکل تیار ہوں آپ کروالیجئے میرے ناک میں سوراخ چلے ابھی کرواتے ہیں۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے چلیے کہاں چلنا ہے

میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں وہ خود ہی چادر کھول کر اسے دکھانے لگی۔جبکہ مکرش مسکرا کر اٹھ گیا تھا

ہاتھ میں پکڑی گاڑی کی چابی کے ساتھ وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا اس کے ساتھ کسی جویلر کی دکان پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا

ویسے تو یہاں بہت لوگ تھے یہ کام کرنے والے لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی کو زیادہ تکلیف ہو۔

زیادہ درد تو نہیں ہو گا نا۔۔؟ وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتی اس سے پوچھ رہی تھی

بالکل نہیں ہو گا ڈارلنگ میں ہوں نہ تمہارے ساتھ تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اگر اس نے تمہیں درد لگایا تو رکھ کر کان کے نیچے لگاؤں گا۔

وہ اسے ریلیکس کرتے ہوئے بولا

آپ کی باقی تین بیویوں کے ناک میں چھند ہے اس نے چلتے چلتے پوچھا تھا جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے مسکرا دیا تھا

کہاں جارہے ہو تم دونوں اس وقت پتہ بھی ہے کہ کل ولیمہ ہے اور تم لوگ باہر جارہے ہو۔ باباجان نے انہیں گھر سے باہر نکلتے دیکھ لیا تھا تو پوچھے بھی نہ رہ سکے

وہ باباجان میں اس کی ناک چھندوانے جارہا ہوں۔ تھوڑی ہی دیر میں واپس آ جائیں گے وہ انہیں جواب دیتا باہر نکلا تھا جب کے باباجان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی کیونکہ سامنے کھڑے داداجان بھی مسکرا رہے تھے

بے چاری عنائش سمجھتی ہو گی کہ وہ ہم سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی تو ہم بھی اس سے قطع کلام کریں گے۔

لیکن ایسا نہیں ہو گا ہم اپنی پوتی کو بالکل نظر انداز نہیں کریں گے بلکہ اس کی غلط فہمیوں کو دور کر کے اسے اپنا بنالیں گے

ooooo

ارے تائی امی اندر آجائے نا اس نے پورا دروازہ کھول کر اندر آنے کے لئے کہا تھا

وہ کبھی اس کے کمرے میں نہیں آئی تھیں آج پہلی بار اس نے انہیں یہاں دیکھا تھا چار سال پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ بہت زیادہ تھا تائی امی شرمندگی کی وجہ سے کبھی اس سے ملنے نہیں آئی تھیں

ایک وقت تھا جب ان دونوں میں بہت اچھی انڈر سٹینڈنگ تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب ختم ہو گیا کیونکہ اس کے ساتھ جو کچھ بھی برا ہوا تھا وہ ان ہی کے بیٹے نے کیا تھا اور انہیں اس بات کا احساس تھا

وہ جانتی تھیں کہ جو بھی ہوا ہے اس میں ان کے اپنے بیٹے کی غلطی ہے اسی لیے وہ شرمندگی کی وجہ سے بھی کبھی اس سے مخاطب نہ کر سکی تھیں

بیٹا یہ تمہارے شادی کے جوڑے ہیں اگلے ہفتے سے رسومات شروع ہو جائیں گے تو میں نے سوچا کہ میں خود تمہیں یہ سب کچھ دے کر آجاتی ہوں

یہ سب شناور نے منگوائے ہیں کیسے ہیں میں نہیں جانتی آج کل کے لڑکے کہاں دیکھتے ہیں یہ سب کچھ میں تو کہتی تھی کہ خود جا کر تمہارے لئے جوڑے بنواوں گی لیکن اس نے آن لائن آرڈر کیے ہیں

اور جو اس کو پسند آیا اس نے وہیں منگوایا ہے
اب تم دیکھ لو کہ تمہیں پسند ہے یا نہیں اگر نہ بھی پسند ہو تو بھی شناور کا دل رکھنے کے لیے ہاں کہہ دینا کیونکہ اس نے کہا ہے کہ تم یہ سارے ڈریس پہننے والی ہو کیوں کہ یہ سب اس کو پسند ہیں

وہ اسے دیکھتے ہوئے سارے ڈریسز ملازمہ سے بیڈ پر بچھانے کے لئے کہنے لگیں

اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ سارے جوڑے بے حد خوبصورت اور مہنگے تھے شناور کے پسند واقع ہی داد دینے کے قابل تھی

لیکن یہ اتنی ساری ڈریسز کیوں منگوائی گئی تھی یہ بات اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی

تائی امی صرف مکرش بھائی کا ولیمہ ہے اس پر میں اتنے سارے جوڑے تو نہیں پہنوں گی اور یہ سرخ جوڑا شاید رخصتی کے لیے منگوایا گیا ہو گا

وہ سارے کپڑوں کو دیکھتی حیران ہو رہی تھی

ارے نہیں میری جان یہ سارے کپڑے تمہاری شادی کے سلسلے میں منگوائے گئے ہیں یہ اورنج والی فراک تمہیں مایوں بٹھانے کے لئے اور یہ گرین مہندی کے لئے یہ صرف سرخ جب تم دلہن بنو گی اور یہ پرپل ولیمے والے دن کے لیے

شناور عورتوں کے جذبات کے ساتھ کبھی کھلواڑ نہیں کر سکتا وہ جانتا ہے ایک لڑکی کے دل میں کتنے ارمان ہوتے ہیں دلہن بننے کے لیے اور تمہیں تو یہ سب کچھ کرنے کا موقع ہی نہیں ملا اسی لئے میرے شناور نے کہا ہے کہ تمھاری ساری رسم ادا کی جائیگی

یہ شادی کوئی جلد بازی میں نہیں ہو گی بلکہ دھوم دھام سے ساری رسم ادا کر کے وہ تمہیں گھوڑی پر رخصت کروانے آئے گا

یہ حویلی کی سب سے بڑی شادی ہو گی۔ تمہیں یاد ہے تم نے ایک دفعہ مجھے کہا تھا کہ تم اسی کے ساتھ رخصت ہو کر جاؤں گی جو سفید گھوڑی پر تمہیں۔ لینے آئے گا۔

تو پھر تیار ہو جاؤ تمھارا شہزادہ تمہیں سفید گھوڑی پر ہی رخصت کروانے آئے گا میں جانتی ہوں یہ سب کچھ تمہارے لیے آسان نہیں ہے بہت کچھ فیس کیا ہے تم نے وہ بھی میرے بیٹے کی وجہ سے

میرے بیٹے نے تمہاری زندگی بہت مشکل کر دی ہے لیکن میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ ان شاءاللہ اب تمہاری زندگی میں کوئی دکھ نہیں رہے گا سب اندھیرے روشنی میں بدل جائیں گے ہو سکے تو مجھے اور میرے بیٹے کو معاف کر دینا

مکزم نے تمہاری زندگی بہت برے طریقے سے خراب کی ہے لیکن میں یقین سے کہتی ہوں کہ تمہاری زندگی میں بہت سارے رنگ بھر دے گا وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگیں تو عنایہ نے فوراً ان کے ہاتھ تھام لیے پہلے دادا جان اور اب تائی امی

ہر کوئی اس کے لئے امتحانات میں اضافہ کر رہا تھا۔وہ کسی کو بھی شناور کی حقیقت بتا ہی نہیں پا رہی تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چلا چلا کر بتائے کہ جس کے لئے وہ سب اتنے خوش ہو رہے ہیں وہ ایک پلان ہے اسے ہر آنے کا اسے زندگی سے بیزار کرنے کا وہ اپنی نفرت کا اظہار کرنے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے

وہ صرف بدلے کے لئے اس حد تک جا رہا ہے ورنہ اس سے اسے کوئی مطلب نہیں

وہ اس سے بے انتہا نفرت کرتا ہے اور اپنی نفرت کا ہی روپ اسے اس انداز میں دیکھا رہا ہے کہ سب اسے صحیح سمجھ رہے ہیں

وہ بے بسی سے ان کے ہاتھ تھامیں بیٹھی تھی جب تائی امی نے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگالیا۔ گزرتے ہر دن کے ساتھ وہ بے بسی کی انتہا پر جا رہی تھی۔

اور وہ انسان اسے اس کی غلطی کی سزا دینے کے لیے بے چین تھا

اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ اس کا ذہن اس شادی کے لیے کس طرح سے تیار کیا گیا ہے اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ اسے کس طرح سے مجبور کیا گیا وہ بس اپنا انتقام لینا چاہتا تھا

ooooo

درد تو نہیں ہوا نہ میری جان دکھاؤ مجھے اس کا چہرہ تھامیں اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا وہ اسے اپنے حصار میں لیے ہوئے تھا جبکہ اتنے لوگوں کی موجودگی میں مکرش کا یہ انداز اسے شرمندہ کئے جا رہا تھا

مکرش کچھ نہیں ہوا مجھے درد نہیں ہے اب چھوڑ دیجیے لوگ کیا سمجھ رہے ہوں گے اس نے اسے سمجھانے کے لیے بے حد کم آواز میں کہا تھا

بھاڑ میں جائیں لوگ مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں ہے تم دکھاؤ مجھے تمہیں درد تو نہیں ہو رہا نہ وہ اس کے گال پر رکھتے ہوئے بے باکی کا مظاہرہ کرتا اسے شرمندہ کر گیا تھا

مکرش کیا کر رہے ہیں آپ لوگ دیکھ رہے ہیں وہ فورا اس کے حصار سے باہر نکلی تھی

نہیں ہو رہا مجھے درد بس تھوڑا سا ہوا تھا جب اس نے شروع کیا تھا پھر اس کے بعد درد نہیں ہوا اور آپ یہ بتائیں کہ یہ نتھ کیسی لگ رہی ہے مجھ پر بالکل ماما کی طرح لگ رہی ہوں نہ میں نے تو ان کو دیکھا تھا۔

آپ کو تو یاد ہی ہو گا کہ ماما کیسی دیکھتی تھی عنائش اسے دیکھتے ایکسائٹمنٹ سے پوچھنے لگی تو مکرش مسکرا دیا

ہاں تم بالکل چاچی جیسی لگ رہی ہو اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چاچی بے حد خوبصورت تھیں اور تم بھی انہی کہ جیسے دکھتی ہو ہو بہوان کے جیسی

وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہا تھا جب کہ وہ بھی خوش ہو گئی تھی۔
کسی بھی بیٹی کے لئے یہ الفاظ ہی کافی ہوتے ہیں کہ وہ اپنی ماں کی طرح دکھتی ہے

۔

oooooo

صاحب جی میری اتنی اوقات کہاں کے میری بیٹی آپ کے خاندان کی بہو بنے۔

میں تو سمجھ ہی نہیں پا رہا کہ میں آپ کی بات کا کیا جواب دوں میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ اتنے بڑے خاندان سے میری بچی کے لیے رشتہ آئے گا۔

میں تو آپ کے قدموں کی دھول برابر نہیں ہوں اور آپ لوگ مجھے اپنے رشتے داروں میں شامل کر رہے ہیں

میں تو ساری زندگی آپ کے احسانات نہیں جھکا سکتا اور آپ کے اس احسان کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں میری بیٹی آپ کے خاندان کی بہو بنے گی۔

میں نے تو کبھی وہم و گمان میں بھی یہ خیال نہ آیا تھا وہ جو اچانک دادا جان اور ان کے تینوں بیٹوں کو اپنے گھر دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے ان کی خدمت کرنے لگے

لیکن دادا جان نے جب اچانک ہی زرشے کا ہاتھ زراور کے لیے مانگا تو وہ جیسے اپنی سماعتوں پر یقین ہی نہ کر سکے

کہ وہ لوگ ان کی بیٹی کا رشتہ مانگ رہے تھے یہ بات کوئی اتنی چھوٹی سی تو نہ تھی کہ وہ فوراً یقین کر لیتے ہیں لیکن یہ حقیقت تھی

تینوں وجود کے چہرے پر مسکراہٹ تھی تو وہیں زعفران شاہ کا سب سے بڑا بیٹا چہرے پر تھوڑی پریشانی لیے ہوئے تھا شاید اتنے بڑے خاندان کا رشتہ اتنے چھوٹے سے خاندان سے جوڑتے ہوئے وہ پریشان تھے

سوچا تو دادا جان نے بھی نہ تھا کہ اس طرح سے کچھ ہو گا لیکن شناور نے کہہ دیا کہ وہ چاہتا ہے کہ اس کی شادی کے ساتھ ساتھ ہی زراور کی بھی شادی ہو وہ اکیلے دلہا نہیں بننا چاہتا

ان دونوں بھائیوں نے زندگی کا ہر کام ایک ساتھ مل کر کیا ہے تو وہ شادی اکیلے کیوں کرے۔

جس پر دادا جان نے اس سے کہا تھا بھلا وہ ذرا اور اکی شادی کہیں پر بھی کیسے کر سکتے ہیں وہ تو کسی بھی لڑکی کے لئے ہاں ہی نہیں کر رہا ان کا ارادہ تھا یمنہ کا رشتہ مانگنے کا لیکن اس نے صاف انکار کر دیا کہ وہ ہمنہ کو اپنی دلہن بنانے میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہے

اور پھر یمنہ کے انکار کے بعد انہوں نے ذراور سے کبھی اس سلسلے میں بات ہی نہیں کی تھی لیکن پھر اچانک شناور نے ان سے آکر یہ کہا کہ وہ زرشے کو پسند کرتا ہے

اور اس بات کی تصدیق ارسلان صاحب نے یہ کہہ کر دی تھی کہ وہ ان کے سامنے ایک بار زرشے کا ذکر بھی کر چکا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ وہ زرشے کو پسند کرتا ہے ان کے نکاح والی بات کو انہوں نے بھی چھپا لیا تھا۔

اور دادا جان کو بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا جہاں ان کا پوتا خوش رہے وہ خوش تھے وہ جانتے تھے ان کا بڑا بیٹا فی الحال ان کے ساتھ زرا اور کی شادی کے حق میں نہیں ہے تب تک تو نہیں جب تک مکرش کے الیکشن ختم نہ ہو جائیں

لیکن انہیں اپنے بڑے بیٹے کا یہ فیصلہ سراسر غلط قرار دیا تھا وہ اپنے خاندان کی عزت کو اپنے الیکشن میں استعمال نہیں کر سکتے تھے اسی لیے انہوں نے آج ہی اکبر جعفر کے گھر آ کر زرشے کا ہاتھ مانگا تھا

معاملات بہت جلدی طے پا گئے تھے کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا ہر چہرے پر بے حد خوشی تھی اور ارسلان صاحب اپنے بیٹے کو یہ خوشی دینے کے لئے بے چین تھے

ooooooo

ماضی

عنایہ میرا ایک کام کرو گی۔۔؟وہ اس کے روم کے باہر سے گزر رہی تھی۔جب شناور نے پکارا

نہیں۔میں کام نہیں کرتی میں یہاں پڑھنے کے لیے آتی ہوں۔وہ ناک چڑا کر بولی۔

ہاں وہ تو میں جانتا ہوں کہ تم یہاں پڑھنے کے لئے آتی ہو لیکن مجھے ایک چھوٹو سا ک ام تھا اگر تم کر دیتی تم میں تمہارا بہت احسان مند رہتا وہ ڈرامائی انداز میں بولا ۔

لیکن میں آپ کا کام کیوں کروں؟وہ اب بھی لائن پر نہ آئی تھی

کیونکہ تم ایک بہت ہی پیاری سی معصوم سی گڑیا ہو میری چھوٹی سی بہن ہو۔وہ اس کے دونوں گال کھینچتے ہوئے بولا

میں اتنے زیادہ ہینڈسم لڑکے کی بہن نہیں بنتی۔وہ کندھے اچکا کر آگے نکل گئی جبکہ شناور اسے گھور کر رہ گیا

یہ یقیناً اس نے اپنی آپی کا بدلہ لیا تھا کیونکہ اس کے سامنے بھی تو اس نے کہا تھا کہ وہ اس کا بھائی نہیں ہے کیونکہ وہ خوبصورت لڑکیوں کا بھائی نہیں بنتا۔

لیکن اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ عنایہ کی طرف سے اسے اپنی توہین سمجھے یا تعریف

رک جاؤ یار کیوں بھاگ رہی ہو وہ فوراً سیڑھیوں پر اس کے پیچھے پہنچا تھا

اب کیا کام ہے وہ احسان کرنے والے انداز میں پوچھنے لگی

کام تم کرو تو بتاؤں نہ تمہیں۔ عنایہ یار مجھے سچ میں بہت ضروری کام ہے تم ہی ہو اس دنیا میں میری مدد کر سکتی ہو ورنہ بے وقوفوں سے دنیا بھری پڑی ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا جب کہ عنایہ کی آنکھیں تو اسی بات پر روشن ہو گئی تھی کہ وہ اس سے عقلمند سمجھتا ہے۔

کام کیا ہے آخر کار اس نے پوچھ ہی لیا۔
یہ لیٹر تمہیں اپنی آپی کو دینا ہے اس نے کاغذ نکالتے ہوئے کہا

کیا ہے اس کاغذ میں وہ ہاتھ میں لے کر اسے کھولنے کی لگی تھی کہ شاور نے چھین لیا

تمہارے کام کی چیز نہیں ہے امانت ہے اس تک پہنچا دو گی پلیز۔۔؟ وہ اس کے سامنے کھڑا پوچھنے لگا

مجھے کیا ملے گا اس خط کو امرش آپی تک پہنچانے پر وہ ڈیل کرنے پر اتر آئی تھی۔

وہ اسے سیدھی سادی سمجھتا تھا لیکن یہ بہت چالاک تھی اس بات کا احساس ہے آج ہوا تھا

وہ اس کام کے لیے اکثر اپنے جڑواں بھائی کو بھی استعمال کرتا آیا تھا اور وہ تو ہمیشہ ہی اس سے ہزار روپے کا نوٹ نکلواتا تھا

اس نے اپنی جیب سے میں ہاتھ ڈالا اور نکلنے والا پہلا نوٹ اس کے سامنے کر دیا

جبکہ وہ نوٹ دیکھ کر فوراً ہی اس کے ہاتھ سے چھین بھی چکی تھی۔

شناور جو اپنی جیب میں نکلنے والے سرخ نوٹ کو دیکھ کر حیران تھا کہ نہ جانے وہ اس کے کام آئے گا یا نہیں اس کے چہکنے پر پر سکون ہو گیا تھا

عنایہ کبوتری اس کے لیے اتنی مہنگی نہیں کر رہی تھی جتنا کے اس کا جڑواں بھائی

صرف ایک لیٹر ہے یا اور میں ہے اور اس کے بدلے میں کیا ادھر سے بھی لیٹر لے کر آنا ہے اس کے الگ سے چارجز لگیں گے میں پہلے بتا رہی ہوں

وہ انگلی سے وار کرتے ہوئے بولی

اس کی بات سن کر شناور مسکرایا اور جیب میں سے ایک اور سرخ نوٹ نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا

جس پر بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی وہ کھڑے کھڑے 200 روپے کے مالک بن چکی تھی

ہاں دوسری طرف سے بھی لیٹر لانا ہے اور دوسری طرف سے لیٹر نہیں آیا تو یہ والا سرخ نوٹ مجھے واپس کر جانا اور پیار سے اس کا گال کھینچتا وہاں سے چلا گیا تھا

یعنی کہ بدلے میں آپی سے لیٹر لکھوآنا بھی پڑے گا ورنہ یہ والا سورسک میں آجائے گا

نہیں میں تمہیں رسک ہمیں نہیں آنے دوں گی تم سے تو میں چاکلیٹ کھاؤں گی اور تم سے آئسکریم

وہ دونوں نوٹ زار میں لہراتی امرش کے کمرے کی طرف جا رہی تھی

OOOOO

ارے جواب لکھونا انہوں نے مجھے کہا تھا کہ جواب لے کر لازمی آنا

وہ کب سے انتظار کر رہے ہیں جواب لکھو نہ وہ کبھی اس کے کندھے پر سوار ہو رہی تھی تو کبھی اس سے پورا کا پورا اس پر چڑھ رہی تھی

جبکہ امرش تو خود بے یقینی کے عالم میں تھی یہ شناور کا خط تھا اور اس لیٹر میں لکھا ہوا تھا

"ڈیر امرش میں بہت پریشان ہوں مدد چاہتا ہوں میں اپنے دل کی بات تم سے کرنا چاہتا ہوں کیا تم میرے لیے تھوڑا سا ٹائم نکال سکتی ہو؟

میرا مطلب ہے کیا تم کل دوپہر میں میرے ساتھ لنچ پر چل سکتی ہو میں تم سے کچھ شیئر کرنا چاہتا ہوں

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے عنایہ ہمارے ساتھ جائے گی تم شاپنگ کے بہانے چلی آنا میں تمہاری طرف سے ہاں کا منتظر ہوں

اور جب سے اس نے یہ والے الفاظ پڑھتے تھے اس کا دل بے ترتیب ہونے جا رہا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے

ایک تو پہلے ہی شناور کو لے کر اس کے دل کی دنیا بدلنے لگی تھی اور اب شناور کا یہ خط بھیج کر اسے ملنے کے لئے بلانا اسے اور زیادہ پریشان کر رہا تھا

کیا اس کی محبت میں اتنی شدت تھی کہ اس کی فل کی بات شناور کے دل تک پہنچ گئی یا شاید وہ اس سے کوئی اور بات کرنا چاہتا تھا

اگر کوئی اور بات ہوتی تو وہ اسے باہر ملنے کے لیے کیوں کہتا ہے لیکن جو بھی بات تھی وہ بہت پریشان ہو رہی تھی اور اوپر سے عنایہ نے اسے اور بھی زیادہ پریشان کر رکھا تھا

جو بار بار اس سے لیٹر کا جواب دینے پر پر فورس کر رہی تھی بیچ کی وجہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن عنایہ کا اتنا فورس کرنا اسے پریشان ضرور کر رہا تھا

اخر بہت سوچ بچار کے بعد اس نے اس خط کا جواب لکھا اور عنایہ کے حوالے کر دیا جو کہ کب سے اس کی طرف سے جواب دینے کے لیے اس کی منتیں کر رہی تھی

اور پھر اس کاغذ کو اٹھا کر وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی تھی

اس کی اتنی بے چینیوں اسے بالکل سمجھ نہیں آئی تھی لیکن شناور کو لے کر اس کے اپنے دل میں بہت سارے سوال پیدا ہو رہے تھے کہ اسے شناور سے یوں باہر اکیلے میں ملنے جانا چاہیے تھا

وہ اکیلے کہاں تھے وہ کہہ تو رہا تھا کہ عنایہ کو ساتھ لے جائے گا اور وہ پہلے بھی تو اس کے ساتھ ہو کر آئی ہوئی ہے

شناور اعتبار کے لائق تھا وہ یوں اچانک اس کے منہ پر انکار تو نہیں مار سکتی تھی

لیکن دل میں عجیب طرح کے خیالات آ رہے تھے نہ جانے اس سے کیا بات کرنا چاہتا تھا

اور اگر وہ اس سے ملنا ہی چاہتا تو خود آ کر بھی اس سے کہہ سکتا تھا اس طرح سے خط کیوں بھیجا کیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ بات کسی کو پتہ چلے

وہ جتنا سوچ رہی تھی اتنا ہی الجھ رہی تھی اسی لئے اس چیز کو نظر انداز کر کے اپنا دھیان باقی چیزوں کی طرف لگانے کی کوشش کرنے لگی

ooooo

یہ رہا آپ کا حق ہے جناب آپ کا کام ہو گیا اور میں یہ کام دوبارہ کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن ٹیکس لگے گا

وہ اس کے کمرے میں آتے ہوئے اپنے چھوٹے سے ہاتھ میں موجود خط اس کے حوالے کر رہی تھی پہلے تو وہ بے یقینی سے دیکھتا رہا کہ اس نے سچ میں خط کا جواب دیا تھا لیکن پھر فوراً ہی اس کے ہاتھ سے خط لے لیا

اب اس کا جواب لکھ کر پھر سے بھیجیں گے وہ کافی خوش لگ رہی تھی

ہاں اگر تم اس کو پڑھنے کا موقع دے دو تو وہ مسکرا کر کاغذ کھولنے لگا اور کاغذ کے سامنے ہی لکھی تحریر پڑھ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی

ٹھیک ہے شناور مجھے ملنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے آپ جہاں کہیں گے میں آپ کے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں

لیکن مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ نے یہ بات لکھ کر کیوں کہیں یہ بات تو آپ مجھے روبرو آکر بھی کہہ سکتے تھے

اس نے خط میں لکھی تحریر کو پڑھا اور عنایہ کی طرف دیکھا جو اس کی طرف سے ایک اور خط کے منتظر تھی

بڑی تیز لڑکی تھی لیکن اس کے بھائی سے کم اس نے مسکراتے ہوئے پینسل اور پیج اٹھایا اور پھر چند ہی لائن تحریر کر کے سوکا نوٹ اس کے ساتھ تھمایا اور اسے جانے کا اشارہ کر چکا تھا جب کہ وہ نوٹ حاصل کر کے خوشی خوشی کمرے سے باہر نکلی تھی

oooooo

کیا بات ہے کبوتروں والے کام میں تو بڑا پیسہ ہے ایک ہی دن میں تین سو روپے

ایسا کرتی ہوں کہ کبوتروں والا کاروباری ہی کام شروع کر دیتی ہوں اور پیسے جمع کر کے اپنا کبوتروں کا بزنس کھولوں گی

اور پھر چوکلیٹ ہی چاکلیٹ آئسکریم ہی آئسکریم وہ خوشی سے کہتے ہوئے لہرا رہی تھی جب اچانک ہی کاغذ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا

یا اللہ میرا بزنس وہ جھانک کر نیچے دیکھ رہی تھی جہاں مکزم اس کاغذ کو زمین سے اٹھا رہا تھا

وہ جلدی سے سیڑھیاں اترتی نیچے کی جانب بھاگی تھی

جبکہ مکزم اس کاغذ کو کھول کر اس پر لکھی تحریر بھی پڑھ چکا تھا

ارے یہ امانت ہے آپ کو نہیں پڑھنا تھا اس کا غزپذ کو مکزم کے ہاتھ سے لے کر دوبارہ فولڈ کر چکی تھی

گڑیا میں اس کو پڑھ چکا ہوں خیر تم بتاؤ کس کی امانت تھی یہ اور مجھے کیوں نہیں پڑھنا تھا

وہ ہمیشہ ہی امرش کے ساتھ رہتی تھی تو اس وجہ سے وہ اس کو بھی بہت عزیز ہوتی جا رہی تھی وہ اکثر مسکرا کر اس سے بات کر لیا کرتا تھا

بہت برا کیا نا آپ نے یہ امانت تھا اور اس کو پڑھنا نہیں تھا یہ سب سے ہنڈسم والے بھائی مطلب شناور بھائی نے مجھے دیا تھا

امرش آپی کو دینے کے لئے لیکن آپ نے اس کو پڑھ لیا اور یہ بہت بری حرکت کی ہے آپ نے

ابھی امانت میں خیانت ہو گی نہ لیکن کسی کو بتائے گا نہ کہ آپ نے اس کو پڑھ لیا ہے

یہ نہ ہو کہ میرا بزنس شروع ہونے سے پہلے ٹھاپ ہو جائے وہ اس سے کہتی وہاں سے جا چکی تھی جب کہ وہ تو اب تک اس کے لفظوں میں بری طرح سے الجھا ہوا تھا

شناور کا خط امرش کے لئے کل دوپہر ایک بجے وہ اسے ہوٹل میں ملنے کے لیے بلا رہا تھا۔

وہ اس سے اپنے دل کی بات شیئر کرنا چاہتا تھا ایسی کون سی بات تھی جو وہ اسے یہاں گھر میں نہیں بتا سکتا تھا اسے بتانے کے لئے وہ اسے باہر بلا رہا تھا کیا چل رہا تھا اس کی ناک کے نیچے

کیاامرش کو بھی وہ انہیں لڑکیوں میں سے سمجھ رہا تھا جن کے ساتھ آج تک وہ اپنا دل بہلاتا آیا تھا

نہیں ایسا ممکن نہیں تھا وہ امرش کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دے سکتا تھا وہ اس کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دے سکتا تھا آخر کیوں کر رہا تھا شناور یہ سب کچھ

کیا چل رہا تھا اس کے دماغ میں امرش ویسے لڑکی ہر گز نہیں تھی جیسے لڑکیوں کے ساتھ شناور ا اپنا وقت گزار تھا یا پھر اس کے دماغ میں کوئی اور کھچڑی پک رہی تھی

ooooooo

یہ رہا آپ کا خط وہ اس کے سامنے ہتھیلی کرتی کاغذ اس کے حوالے کر چکی تھی جبکہ اس نے فوراً ہی اس کو کھول کر دیکھا تھا

کل دوپہر ایک بجے کا وقت شاؤر نے اسے دیا تھا وہ کیوں بلا رہا تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا لیکن اب وہ حامی بھر چکی تھی تو اسے جانا تو تھا ہی

کل دوپہر ایک بجے میں اور تم شاپنگ کے لئے باہر چلیں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی جب سے اسے عنایہ کا ساتھ ملا تھا وہ پھوپو یا باقی لوگوں کی مینتیں نہیں کرتی تھی

وہ عنایہ کو ساتھ لے کر ڈرائیور کے ساتھ شاپنگ کے لیے چلی جاتی تھی اور عنایہ کے ہونے کی وجہ سے اسے بہت ساری آسانی ہو گئی تھی

عنایہ تو بس اس کا ساتھ چاہتی تھی وہ جہاں کہتی وہ خوشی خوشی اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جاتی تھی

لیکن کل کا سوچ کر وہ پریشان تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ تبدیل ہونے والا ہے کچھ ایسا ہونے والا ہے جو شاید اس کی زندگی بدل دے گا

جبکہ اس کے مقابلے میں عنایہ بالکل بے فکر تھی اور اسے کہہ رہی تھی کہ وہ اس خط کا جواب دے

لیکن اس کے پاس اس خط کا کوئی جواب نہیں تھا اسی لئے عنایہ کو اس نے منع کر دیا تھا

اور اس کے منع کرنے پر وہ مایوس ہو گئی تھی اس کے سو روپے کا چوتھا نوٹ ہاتھ آتے آتے رہ گیا تھا لیکن کوئی بات نہیں وہ پھر بھی تین سو روپے کی مالک تھی۔

جواس کے لیے بڑی بات تھی۔آخر یہ اس کی محنت کی کمائی تھی

ooooooo

اس نے عنایہ کے ساتھ ہوٹل کے اندر قدم رکھا تو حیران رہ گئی پورے حال کو بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا

سرخ غبارے ہر طرف لگے ہوئے تھے فرش پر پھولوں کی پتیاں بچھائی گئی تھی جیسے کسی خاص فنکشن کے لیے ڈائکریشن کی گئی ہے۔

یہاں پر کسی طرح کی کوئی پارٹی ہونے والی تھی یا کسی طرح کی شادی کا انتظام کیا جا رہا تھا اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آیا

کیونکہ یہ تواس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ کوئی اس کے لئے ایسا کر سکتا ہے لیکن سامنے دیوار پر اپنا نام بے حد خوبصورتی سے سجا دیکھو بے یقینی کی کیفیت میں تھی

وہ حیرانگی سے ان سب چیزوں کو دیکھ رہی تھی جب وہ سامنے سے اسے آتا ہوا نظر آیا

عنایہ تواسے دیکھ کر خوش ہو گئی تھی وہ ان دونوں کے پاس آرکا

اس نے دیکھا شاور کے پیچھے ایک لڑکی تھی جس نے یونیفارم پہن رکھا تھا شاید وہ اسی ہوٹل میں کام کرتی تھی

جی یہ ہے میری خاص مہمان آپ کو ان کا بہت سارا خیال رکھنا ہے تب تک جب تک ہم دونوں لنچ کرتے ہیں اس نے مسکرا کر اس لڑکی کو اشارہ کیا تھا جو عنایہ کی طرف دیکھ رہی تھی

کیا مطلب میں آپ دونوں کے ساتھ لنچ نہیں کروں گی وہ حیران سی منہ کھولے دیکھنے لگی

عنایہ گڑیا ہم یہاں لنچ کرنے نہیں بلکہ ایک بہت ضروری ڈسکشن کرنے آئے ہیں اسی لیے تم وہاں اندر اس روم میں لنچ کرو گی

یہ آنٹی تمہیں اپنے ساتھ لے کر جائیں گی اس نے پاس کھڑی خوبصورت لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو اس کے آنٹی کہنے اندر ہی اندر اپنا غصہ ضبط کر گئی تھی

آپ نے ان کو بتا دیا نہ کہ میں آئس کریم چاکلیٹ اور کیک کھاؤں گی وہ اسے دیکھتے شکی انداز میں بولی

ہاں عنایہ جانو میں نے سب کچھ بتا دیا تم بالکل بے فکر ہو کر جاؤ ان کے ساتھ اور یہ جو کہ رہی ہے نہ اسے سب کچھ اسے دلوانا اسے شکایت کا موقع نہیں ملنا چاہیے سمجھ رہی ہو نا

اس نے اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

جبکہ ان دونوں کے جاتے ہیں شناور آہستہ سے امرش کا ہاتھ تھام تھا اسے ایک ٹیبل کے پاس لے آیا تھا

جو بے شمار پھولوں کی پتیوں سے بھرا ہوا تھا اس کے سنٹر پر ایک بہت ہی خوبصورت ہو جویلری کیس تھا

جو کہ کھلا ہوا تھا اس میں موجود ڈائمنڈ رنگ چمک رہی تھی

میں بات کو گھما پھرا کر کرنے کا عادی نہیں ہوں امرش تم مجھے پسند ہو میں تمہیں اپنا بنانا چاہتا ہوں میں تم سے محبت کرتا ہوں

کیا تم میری محبت کو قبولیت کا شرف بخش سکتی ہو؟

اس نے اسے بیٹھنے کے لئے نہیں کہا تھا بلکہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتا اس کی طرف سے پیش قدمی کا امیدوار تھا

وہ بے یقینی کے عالم میں نہ جانے کب اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رکھ گئی یہ سب کچھ اس کے لیے کسی خواب جیسا تھا

شناور نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنی لائی ہوئی انگوٹھی اس کی نازک انگلی میں پہنا دی۔

جب کہ وہ بے یقینی سے کتنی دیر اپنے ہاتھ میں موجود اس رنگ کو دیکھتے رہی

اور شناور اس کے چہرے کو اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا وہ اس لڑکی کے لیے سمجھنا مشکل نہیں نا ممکن تھا

اس کے گال پر ابھی تک اس تھپڑ کی جلن محسوس ہوتی تھی جو وہ مکزم نے اسے مارا تھا

ooooooo

خواب اس طرح سے بھی سچ ہوتے ہیں اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ شناور اس سے اپنی محبت کا اظہار کرے گا وہ اس کے دل میں ہو گی اس نے کب سوچا تھا

لیکن چاہے جانے کا احساس پہ خوبصورت تھا جس شخص کو اس نے اپنے دل میں بسایا ہے وہ بھی اس کے دل میں بستی تھی

اس سے بڑی اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی تھی اس کیلئے اللہ نے اس کی دعائیں سن لی تھی وہ دعائیں جو اس نے کبھی مانگی بھی نہیں تھی

وہ خوش تھی بے حد خوش اس کے خواب سچ ہو چکے تھے وہ اس سے محبت کرتا تھا اور اب اسے جیسے کچھ بھی نہیں چاہیے تھا

عنایہ نے واپس آکر اس سے بہت پوچھا کہ شناور نے اس کو کیا بولا تھا

لیکن اس نے عنایہ کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا بس اتنا ہی کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ فیوچر میں شناور ہیں اس کا بہنوئی ہو

اور یہ بات سن کر وہ سہتی تھی اسے بھی بہت خوشی ہو رہی تھی کہ اس کا سب سے ہینڈسم والا بھائی اس کی بہن کا ہونے والا شوہر تھا

اس نے تو کہا تھا کہ وہ سب کو یہ بات بتا دے گی لیکن اس نے کسی کو بھی نہیں بتا نے دیا

اور وعدہ لیا کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائے گی حالانکہ یہ بھی نہیں بتائے گی کہ وہ کبھی شناور سے ملنے کسی ہوٹل میں گئے تھے

شناور نے کہا تھا کہ وہ جلد ہی اپنا اور اس کا کوئی بڑا فیصلہ کرے گا جس پر وہ بالکل پر سکون ہو گئی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ عنایہ اس سے کیا ہوا وعدہ کبھی نہیں توڑے گی

اور پھر اسے وہ راز بھی تو پتہ چل گیا تھا کبوتر والا یہ راز شناور نے ہر گز نہیں کھولا تھا بلکہ باتوں ہی باتوں میں وہ باتونی لڑکی خود ہی بتا چکی تھی کہ وہ جلدی سے اپنا بزنس شروع کرنے والی ہے

جس کے لیے اس نے بہت سارے پیسے بھی جمع کر لئے ہیں اور یہ سارے پیسے شناور کی جیب سے نکلے ہیں

تب اسے پتہ چلا کہ وہ جو روزخط کے لیے اسے اتنا مجبور کرتی ہے اس کے پیچھے یہ وجہ ہے

لیکن اس بات پر وہ اس سے ناراض نہیں ہوئی تھی۔

کیونکہ اس کے اس کبوتر والے کاروبار کی وجہ سے ہی تو اس کی دنیا آباد ہوئی تھی

ooooooo

ایک محبت بھرا سلسلہ شروع ہو گیا تھا وہ عنایہ کو روز کچھ نہ کچھ کاغذ پر لکھ کر اسے دیتا تھا اور پھر اس کی طرف سے جواب کا منتظر رہتا

وہ جواب لے کر اس کے پاس جاتی اور اپنا سو روپے کا نوٹ حاصل کر لیتی عنایہ کا تو کام بن گیا تھا وہ تو موج میں تھی

بلکہ جب امرش اسے حط نہیں دیتی تھی وہ زبردستی لکھواتی تھی

یہ سلسلہ چلتا تقریبا تین مہینے گزر چکے تھے

اس کے محبت بھرے خط تو سنبھال سنبھال کر رکھ دی تھی۔ کبھی اپنی ڈائری میں تو کبھی چھپا کر الماری میں اور پھر رات کتنی ہی دیر جا کر وہ اس کے محبت بڑے لفظوں کو پڑھتی تھی وہ پوری طرح اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی یہ جانے بنا

کہ یہ محبت بھرا اجال آگے جا کر اس کے لئے کتنی بڑی مصیبتیں کھڑی کر سکتا ہے

اسے جیسے کسی چیز سے مطلب نہ تھا مطلب تھا تو صرف شناور کی محبت سے اسے صرف اتنا پتا تھا کہ وہ شخص اس سے محبت کرتا ہے اور اس کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے

وہ ہچکیچاتا نہیں تھا وہ سب کے سامنے اسے مخاطب کرتا تھا اس سے باتیں کرتا تھا۔

اس کے یوں سر عام مخاطب کرنے پر اکثر کو پریشان ہو جاتی تھی نروس ہو جایا کرتی تھی لیکن وہ کہتا تھا کہ وہ جتنا ان سب باتوں کو لے کر سوچے گی

سب کو اتنا ہی شک ہو گا اسی لیے بہتر ہے کہ فی الحال یہ بات کسی کو بھی پتہ نہ چلے

وہ مناسب وقت دیکھ کر خود ہی سب کچھ ٹھیک کر لے گا اور وہ اس پر یقین کرتی تھی

ooooo

شناور اسے واپس باہر ملنے کے لئے کہہ رہا تھا کسی ہوٹل میں اسے للنچ کے لئے دعوت دے رہا تھا

اور اب وہ اس سے محبت میں اتنی آگے نکل چکی تھی کہ وہ اس کی کسی بات کو ٹال نہیں سکتی تھی اس نے کئی بار اسے موبائل فون دینے کی کوشش کی تھی

لیکن اس نے ہمیشہ انکار کر دیا اس نے کہا کہ یہ سب کچھ تو شادی کے بعد رکھے گی

اس نے اب تک یہ تو نہیں کہا تھا کہ وہ اس کا رشتہ اپنی تائی سے مانگے لیکن وہ اس سے یہی امید رکھتی تھی یہ بات سن اور سمجھ چکا تھا

اس نے ابھی تک خود کہا نہیں تھا کہ وہ اس کا رشتہ مانگے لیکن اور اس کے انداز سے بہت کچھ سمجھ چکا تھا اور اسے یقین بھی دلایا چکا تھا کہ جلد ہی وہ اس بارے میں کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا

جبکہ دوسری طرف وہ اس یونیورسٹی میں ایڈمیشن لینے پر بھی مجبور کر رہا تھا اس کا کہنا تھا کہ اس بات کے سارے معاملات بعد میں بھی طے پا سکتے ہیں

فی الحال ازے اپنی پڑھائی پر فوکس کریں اور اس کے بار بار فورس کرنے کی وجہ سے اس نے ایڈمیشن لے لیا تھا

وہ اس کی خوشی کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی وہ بس ایک اشارہ کرتا تھا اور امرش اس کے حکم کو بجالانے کے لیے پر تولتی تھی

جبکہ ان دونوں کی بے تکلفی اب آہستہ آہستہ گھر والوں کی نظر میں بھی آ رہی تھی دادا جان نے دو تین بار شناور کو اس سے بہت بے تکلف ہوتے دیکھا تھا اور پھر امرش کا شرمانہ مسکرانا انہیں بہت کچھ سمجھا گیا تھا

اور انہیں یہ بات ہر گز بری نہ لگی تھی اگر وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے تو وہ اس بات کو لے کر بہت خوش ہو رہے تھے

وہ امرش کو بہت پسند کرتے تھے وہ ایک بہت ہی پیاری اور سلجھی ہوئی لڑکی تھی جوان کے گھر کو جنت بنا سکتی تھی

اگر شناور امرش کو لے کر سیریس تھا تو وہ جلد ہی اپنے بڑی بہو سے اس بارے میں بات کر لینا چاہتے تھے منگنی کی چھوٹی سی تقریب کر کے وہ امرش کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنے پوتے کے نام کر لینا چاہتے تھے

وہ ہمیشہ سے اپنے پوتوں کی ہر خواہش کو پورا کرتے تھے اور یہ بھی انہیں کا فیصلہ تھا کہ وہ اپنی تمام پوتوں کی شادی بھی انہی کی مرضی سے کریں گے

ان کے ساتھ کسی طرح کی زور زبردستی نہیں کی جائے گی بلکہ وہ سب اپنی زندگی کا فیصلہ خود کریں گے

اور اگر شناور کا فیصلہ امرچ تھی تو انہیں یہ فیصلہ بہت پسند تھا۔

انہوں نے سوچ لیا تھا کہ وہ جلد ہی شناور سے اس بارے میں بات کریں گے

کیونکہ ان دونوں کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔

ooooo

وہ آج کل بہت عجیب محسوس کرنے لگا تھا جیسے اس کے دل کی دنیا لوٹ رہی ہو اور وہ کچھ بھی نہ کر پا رہا ہو صبح ناشتے کی میز پر شناور اور امرش کے اشارے

شناور کے کچن کے بار بار چکر لگانا بار بار اسے پانی کا کہنا

سب کے بیچ بے وجہ اسے مخاطب کر کے اپنی باتوں پر دھیان دلوانا یہ ساری چیزیں اسے بے چین کر رہی تھی کیا چل رہا تھا شناور کے دماغ میں

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا لیکن شناور اور امرش کی بڑھتی بے تکلفی اسے پریشان کر رہی تھی

تین مہینے پہلے جب عنایہ نے اسے کہا کہ یہ خط شناور نے لکھا ہے امرش کے نام تو اسے بہت عجیب لگا تھا

اس نے سوچا تھا وہ شناور سے اس بارے میں بات کرے گا لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

اس سے اگلے دن اسے اپنی یونیورسٹی ٹریپ کے لئے جانا تھا واپس آنے پر اسے کچھ بھی عجیب یا الگ نہیں لگا تھا

امرش بالکل نارمل تھی اس کے انداز سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ شناور کے ساتھ اس کا کسی بھی طرح کا کوئی بات ہوئی ہے یا پھر شناور نے اسکی طرف کسی طرح کی کوئی پیش قدمی کی ہے

لیکن آہستہ آہستہ سب کچھ بدلنے لگا تھا شناور بہت نارمل تھا سب کی طرح اسے بھی وہ بہت نورملی ہینڈل کرتا تھا سب کے بیچ اس سے باتیں کرتا تھا کبھی کبھی بحث بھی کرتا تھا

لیکن اس نے نوٹ کیا تھا وہ اس سے شرماتی تھی اس کی بات بات پر مسکراتی تھی اس کی ہر بات کو بنا چوں چراں کے مان جاتی تھی۔

کچھ تو تھا ان دونوں کے بیچ لیکن کیا یہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا

اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ شناور سے بات کرے گا۔ اگر شوہر کے دل میں اس طرح کی کوئی بات ہے تو وہ اسے بتائے گا کہ وہ امرش سے محبت کرتا ہے اور اسے یقین تھا کہ شناور اس کی بات کو سمجھے گا

اور مزید کسی طرح کی کوئی دیر کرنے کے حق میں نہیں تھا شناور اس کے دل کی دنیا برباد کر رہا تھا اور وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا

اس نے سوچ لیا تھا وہ آج ہی اپنی ماں سے اس بارے میں بات کرے گا وہ امرش کو کسی اور دل کو آباد کرنے نہیں دے سکتا تھا

وہ اس کی محبت ہی اس کی زندگی تھی وہ اس سے دستبردار نہیں ہو سکتا تھا

Zubi Novels Zone

ooooo

شناور میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں وہ گھر سے باہر نکل رہا تھا جب مکزم اس کے پیچھے آیا وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رک گیا تھا

حویلی کے پیچھے آو مجھے ضروری بات کرنی ہے وہ کہہ کر پیچھے کی طرف چلا گیا جب کہ شناور کندھے اچکاتا اس کے پیچھے جانے لگا تھا

جی جناب بولے کون سے ضروری بات کرنی ہے آپ نے مجھ سے وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا تھا اسے دیکھتے ہوئے بولا

یہ سب کیا چل رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے کیوں کر رہے ہو تم یہ سب کچھ تم امرش کے ساتھ اتنا فری ہونے کی کوشش کیوں کر رہے ہو۔۔۔۔؟

میں بہت دنوں سے نوٹ کر رہا ہوں تم بے وجہ اسے مخاطب کرتے ہو بے وجہ اسے اپنے کاموں میں گھستے ہو اور پھر۔۔۔۔

پھر۔۔۔۔؟اس کے خاموش ہونے پر شناور نے سوالیہ انداز میں پوچھا

مجھے میرے سوال کا جواب چاہیے شناور تم بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں

وہ اسے دیکھ کر ذرا سخت لہجے میں گویا ہوا شناور ہاں میں سر ہلاتا مسکرایا تھا

تمھیں نہیں پتہ کہ میں کیا کر رہا ہوں ویسے حیرت کی بات ہے تمہیں تو پتا ہونا چاہیے تمہیں پتا ہے مکزم ایک لڑکے نے فورتھ کلاس میں میری فیورٹ پنسل سے توڑ دی تھی۔اور بے وجہ مجھے مارا تھا

تمہیں یاد ہے۔۔۔۔؟میں نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔؟میں نے وہی پینسل اٹھا کر اس کے ہاتھ پر دے ماری تھی اس کے ہاتھ میں تین دن تک وہ پینسل پھنسی رہی

جب جب اس کو نکالنے کی کوشش کی گئی اس لڑکے کے ہاتھ سے خون بہنے لگا ڈاکٹر نے فائنل اس کا آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا۔

ڈاکٹر نے آپریشن کرنے کے بعد وہ پینسل تو نکال دی لیکن آج تک لڑکا اپنا ہاتھ سیدھا نہیں کر پایا جانتے ہو کیوں کیونکہ اس نے مجھ پہ ہاتھ اٹھایا تھا

خیر تب کی بات اور تھی میں بچہ تھا نہ سمجھتا لوگوں نے یہ سوچ کر بات کو نظر انداز کر دیا کہ میں نے انجانے میں ہی غلطی کیہے

لیکن میں نے انجانے میں نہیں کیا تھا میں نے اس سے بدلہ لیا تھا اس تھپڑ کا اور اب میں تم سے بھی وہی کر رہا ہوں

مکزم کیا تم نے کبھی ہمارے گھر کے بڑوں کو مجھ پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔۔؟

کیا آج تک تم نے کسی کو مجھ پر انگلیاں اٹھاتے دیکھا ہے۔۔۔۔۔؟

مجھ پر غصہ کرتے دیکھا ہے نہیں نہ تو تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ساتھ ایسا کرنے کی اپنے دوست کو خوش کرنے کے لئے تم نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔۔۔؟

اپنے بھائی کے منہ پر۔۔۔۔۔؟ وہ آدمی تمہارے لئے اتنا اہم تھا کہ تم نے مجھے چھوڑ کر اس پر یقین کیا تم نے اس کے سامنے میری بے عزتی کی

جب تم نے تھپڑ مارا تھا تمہیں پتہ ہے وہ کیسے مسکرا رہا تھا۔ کسی جیتے ہوئے کھلاڑی کی طرح اور میں کسی کو اس طرح اپنے سامنے جیتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا شاور شاہ کبھی کسی سے نہیں ہارتا

وہ میرے سامنے تمہیں کھڑا کر رہا تھا یہ سوچ کر کہ میں تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ تم تو میرے بھائی ہو میرا خون ہو تم میرے ساتھ جو بھی سلوک کرو گے میں تمہیں معاف کر دوں گا لیکن ایسا کیوں کروں گا۔۔۔۔؟

میں ایسا کیوں کروں گا مکزم کیا شاور شاہ کے اصول صرف دنیا والوں کے لئے ہیں۔۔۔۔۔؟

نہیں شاور شاہ کے اصول سب کے لیے برابر ہیں دنیا والوں کے لئے بھی اور گھر والوں کے لئے بھی

میں تمہیں اس پر نہیں مار سکتا جانتے ہو کیوں۔۔۔۔۔؟ کیونکہ میرے تھپڑ مارنے سے تمہیں وہ والی تکلیف نہیں ہو گی جو میں نے سہی

اسی لیے میں تمہیں بہت تکلیف دینا چاہتا ہوں اور اس تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے تمہیں یہ سب کچھ برداشت کرنا پڑے گا

کچھ دن پہلے میں نے تمہیں اسے گھورتے ہوئے دیکھا تھا تمہارا عاشقانہ انداز مجھے کافی انٹرسٹنگ لگا۔میں نے سوچا کیوں نہ تمہاری اس عاشقانہ کہانی کا اینڈ میں اپنے ہاتھوں سے کروں

تمہیں پتہ ہے وہ لڑکی میرے لیے کیا ہے مکزم شاہ۔۔۔؟نہیں میں تمہیں بتاتا میں اس لڑکی میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں

نہ ہی اس سے کوئی پیار کرتا ہوں ویسے بھی میں تو اسے چھوڑ دوں گا مزید یہ سارا ڈرامہ کرنے میں مجھے بالکل دلچسپی نہیں ہے لیکن میں جانتا ہوں تم مجھ سے بہت محبت کرتے ہو

اور اس سے شادی کرنا چاہتے ہو اس کے بعد تم اس سے شادی کر لینا لیکن وہ ساری زندگی شنا ور شاہ کے نام پر روئے گی۔

ہے نامزے کی بات اس کے شوہر تم ہو گے لیکن وہ آنسو میری یاد میں بہائے گی

۔

اور پھر مجھے سکون ملے گا فکر مت کرو یہ ڈرامہ میں زیادہ دن تک نہیں کرنے والا اب اینڈ ہونے والا ہے ان سب کا تم نہ بس اپنا کندھا تیار رکھنا تمہارے کندھے پر وہ آنسو بہانے کے لئے آئے گی

وہ اس کا کندھا جھاڑتا انتہائی سفاکی کا مظاہرہ کرتا وہ اسے نکل چکا تھا اس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ تھی مکزم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کے دل کا راز وہ اس طرح سے جان لے گا۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اس سے انتقام لینے پر آجائے گا اس تھپڑ کو تو وہ بلا بھی چکا تھا جس تھپڑ کو شناور نے ایک چیلنج بنالیا تھا اور اب اس چیلنج کی خاطر وہ بہت کچھ تباہ کرنے جارہا تھا۔

نہیں مکزم یہ سب کچھ کرنے نہیں دے سکتا تھا وہ ایک معصوم کا خواب اس طرح سے بکھرنے نہیں دے سکتا تھا اسے کچھ کرنا تھا اس نے سوچا تھا وہ یہ ساری باتیں اس کو بتادے گا۔

لیکن اس طرح سے تو اس کا دل مزید دکھے گا وہ اسے کیسے سنبھالے گا۔

امرش کا انداز اس بات کا گواہ تھا کہ وہ شناور کی محبت میں بہت آگے نکل چکی ہے ۔اور اب اس کا لوٹ کر آنا آسان نہیں تھا

ooooo

وہ ناشتہ کرنے لگا تھا کہ دادا جان نے اپنے کمرے میں بلا لیا کل اس کے ساتھ ساتھ باقی سب کو بھی اپنے کمرے میں آنے کے لیے کہا ناشتے کے فورا بعد وہ ان کے کمرے میں آ پہنچا تھا۔ جہاں گھر کے تمام افراد پہلے سے ہی موجود تھے

آو شناور ہم کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے یہاں اندر آؤ وہ ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبی پکڑے اسے اپنے پاس بلا رہے تھے وہ خاموشی سے چلتا ہوا ان کے قریب آ رکا تھا۔

جی دادا جان کہیں سب کے بیچ اس طرح سے خود کو دادا جان کی نظروں کا مرکز محسوس کرتے ہوئے کسی سے کچھ گڑبڑ محسوس ہوئی

لیکن جب دادا جان نے امرش کو بھی اپنے بائیں طرف آنے کے لیے کہا تو وہ کنفیوز ہو گیا تھا وہ اس کے ساتھ امرش کو مخاطب کیا کر رہے تھے اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا

جی دادا جان وہ ان کے پاس رکھتے ہوئے کہنے لگی۔

آج ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے ہم امرش کو اپنے خاندان کی بہو بنانا چاہتے ہیں ہم اسے اپنے شناور کی دلہن بنانا چاہتے ہیں اسی لیے ہم نے آپ سب کو یہاں بلایا ہے۔

فی الحال مکرش یہاں پر نہیں ہے اسی لیے کوئی باقاعدہ رسم نہیں ہو گی لیکن یہ شناور کی ماں کی انگوٹھی ہے جو ہم چاہتے ہیں کہ آج وہ اپنے ہاتھوں سے امرش کو پہنا کر اس بات پکی کر لے

وہ انگوٹھی نکال کر اس کے حوالے کرنے لگے امرش بے یقینی سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی جب کہ ایسا ہی کچھ حال باقی سب کا بھی تھا

یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔؟

کیا یہاں لمحے میں ہی امرش کے چہرے کا ہر رنگ پھیکا پڑ جائے گا۔

وہ لمحوں میں اس کے دل کی دنیا جلا دے گا اور وہ کچھ بھی نہیں کر پائے گا یہ لمحات اس کے لیے بے حد مشکل ہے

جہاں امرش چہرے پر شرمیلی سی مسکان لیے کھڑی تھی اور وہی باقی سب لوگ حیرت میں تھے جب شناور نے دادا جان کی بات کا پاس رکھتے ہوئے امرش کا ہاتھ تھام کر انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنا دیں

یہ لمحہ مکزم کے لیے بے حد حیرت انگیز تھا ابھی کل صبح کی بات تھی جب اس نے اس سے کہا تھا کہ اپنی کزن کے آنسو صاف کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور اب عہ اس کے سامنے اسے انگوٹھی پہنا رہا تھا

شناور کے چہرے کی مسکان دیکھ کر سب پر سکون ہو گئے تھے یعنی اسے شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا وہ نہیں آیا تو خوشی سے ان کی تصویریں شناور کے فون میں بنانے لگ گئی تھی۔

جس کی وہ الگ سے پیمیٹ لینے والی تھی

اس کا ڈر خوف ختم ہو گیا تھا شناور کیا کر رہا تھا کیا چال چل رہا تھا اس کے دماغ میں کیا تھا اور وہ کیا ظاہر کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

داداجان کے سامنے منگنی کے لیے ہاں کرنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ اس سے شادی کے لئے تیار ہے لیکن اس کے سامنے وہ شادی سے انکار کر چکا تھا

امرش اس کی محبت تھی وہ اسے ہر حال میں قبول تھی وہ اس سے شادی کا خواہشمند تھا اور اسے اس بات سے اعتراض نہیں تھا کہ شناور اس کو چھوڑ دے گا

۔

وہ اپنی ماں سے اس بارے میں بات کرنے والا تھا لیکن اس کی ماں کے چہرے کی مسکراہٹ اس بات کی گواہی دے رہی تھی کہ انہیں بھی رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لیکن اسے اعتراض تھا وہ شناور کو اسے استعمال کرنے کا موقع نہیں دے سکتا تھا وہ جانتا تھا آج نہیں تو کل شناور سب کے سامنے شادی سے انکار کر دے گا اپنی مرضی کے خلاف کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتا

لیکن وہ اپنا دل ہار کا اس کے پاس آئے گی یہ چیزیں اسے تکلیف دے رہی تھی

oooooo

تم نے منگنی کے لیے حامی کیوں بھری شناور کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں میرے سامنے تو کچھ اور بکواس کر رہے تھے

اور دادا جان کے سامنے تم نے خوشی سے امرش کو قبول کر لیا وہ لوگ تمہاری شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں اگلے مہینے

وہ اس کے کمرے میں بنا اجازت داخل ہوتا اسے بتا رہا تھا وہ جو آرام سے بیڈ پر لیٹا جانے کس سے فون پر گفتگو کر رہا تھا فون بند کر کے مسکرایا

ڈیر کزن تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارے کزن کی شادی ہو رہی ہے بلکہ تمہارے دونوں کزن کی شادی ہو رہی ہے یہ تو بہت ہی مزے کی بات ہے۔

خیر میں پہلے تمہیں تمہارے سوالوں کے جواب دے دیتا ہوں ہاں امرش میری آئیڈیل لڑکی نہیں ہے میں اس سے شادی شاید نہ کرتا

لیکن پھر بھی میں اس سے شادی کے لئے تیار ہو گیا یوں جانتے ہو

کیوں۔۔۔۔۔؟

اگر تمہیں یاد ہو تو میں نے تمہیں ایک دفعہ کہا تھا جو لڑکی صرف مجھ سے ملے صرف مجھ سے بات کرے مجھے اسے اپنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے جو مجھ سے محبت کرے گی وہ مجھ سے محبت پائے گی

لیکن شرط یہ ہے کہ وہ صرف مجھ سے محبت کرے ہاں میں تھوڑا خود غرض ہو گیا تھا غلط سوچ رہا تھا تم سے بدلہ لینے کے لیے اس کا استعمال کر رہا تھا جو کہ بہت غلط ہے

امرش میرے لیے ایک عام سی لڑکی ہے وہ مجھے سمجھتی ہے میری ہر بات مانتی ہے اور آدمی کو اور کیا چاہیے ہوتا ہے کہ اس کی بیوی نیک سیرت ہو

اپ کو بے انتہا محبت کرتی ہے مجھے امرش کی پر سنیلٹی میں کسی طرح کا کوئی اعتراض محسوس ہی نہیں ہوا جس کی بنا پر میری شادی سے انکار کرتا

وہ لڑکی میری محبت میں اتنی آگے جا چکی ہے کہ میں اب اس سے شادی سے انکار کے بارے میں سوچ ہی نہیں سکتا

میں تم سے بدلہ لینے کے لیے استعمال نہیں کر سکتا اسی لئے میں اس سے شادی کرنے جا رہا ہوں۔ کیوں کہ مجھے ہر گز یہ بات اچھی نہیں لگے گی کہ میری محبت میں اپنا سب کچھ قربان کرنے والی لڑکی تمہارے کندھے پر روئے

اور یقیناً تمہیں بھی ایسی لڑکی کبھی پسند نہیں آئے گی تو بہتر ہے کہ ہم اپنی لڑائی میں اسے نکال دیں۔

اور میرے پیارے بھائی میں جانتا ہوں وہ تمہارا کرش ہے کوئی دھواں دار عشق تم بھی نہیں کرتے اس سے اس لیے میری ہونے والی بیوی کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو

وہ میری ہونے والی بیوی کے ساتھ ساتھ میری ہونے والی محبت بھی ہے وہ سیانے کہتے ہیں نہ نکاح کے بعد محبت ہو ہی جاتی ہے تو وہ بھی ہو جائے گی

اور ویسے بھی نکاح کے بعد اس سے محبت کرنا تو مجھ پر فرض ہو گا نہ میں اپنا فرض بہت اچھے طریقے سے نبھاؤں گا۔

اب تم جا سکتے ہو یہاں سے میں تمہارا تھپڑ معاف کر رہا ہوں کیا یاد کرو گے یار وہ اس کا کندھا تھپتھپاتے مسکرا کر باہر نکل گیا تھا۔اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ اس شادی پر خوش ہے

وہ حیرانگی سے اس کی باتیں سنتا رہا۔

کیا سچ میں وہ صرف اس کے لیے وقتی محبت تھی کیا تو وہ صرف اس کا کرش تھی اس کے بچپن کی محبت اس کے آتی جاتی سانسوں کی وجہ کو وہ صرف اس کے وقتی جذبات قرار دے گیا تھا۔

کیا اس کی نظر میں اس کی محبت صرف وقت کا جادو تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتی نہیں ہر گز نہیں۔

شاور اسے معاف کر چکا تھا وہ اپنا اصول بدل چکا تھا لیکن اس معافی کے بدلے وہ اس سے بہت بڑی قیمت مانگ رہا تھا جو وہ اسے دینے کے لئے تیار نہیں تھا

oooooo

دن جیسے پر لگا کر گزرنے لگے تھے گھر میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی

ہر طرف شور ہنگامہ تھا ہر کسی کو اپنی اپنی تیاری کی فکر لگی ہوئی تھی

جب کہ ان دنوں عنایہ کو امرش نے اپنے پاس رکھ لیا تھا اس نے اسے گھر واپس نہ جانے دیا

اسے تو ویسے بھی اس کے پاس رہنے کا بہانہ چاہیے تھا وہ جیسا کہتی تھی عنایہ کرتی تھی

حویلی میں ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں تھی اور وہ جس کا دل ویران ہو گیا تھا وہ یہ سب کچھ برداشت نہیں کر پا رہا تھا اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں چلا جائے

لیکن وہ اپنی محبت کو چھوڑ کر کیسے جاتا اس کا دل اسے اس بات کی اجازت نہیں دے رہا تھا

لیکن وہ اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتے ہوئے بھی نہیں دیکھ پا رہا تھا اسے کسی بھی حالت میں امرش چاہیے تھی

شاور کو لگتا تھا کہ وہ اس سے محبت نہیں کرتا بس ایک اٹریکشن ہے جو اسے اس کی طرف کھینچتی ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ سب ختم ہو جائے گا

لیکن وہ اسے بتا نہیں پا رہا تھا کہ وہ صرف وقت جذبات نہیں ہیں وہ محبت کرتا ہے اس سے آج سے نہیں برسوں سے

وہ لڑکی اس کے دل میں بستی ہے شاور نے اپنی انا مار کر اسے معاف کر دیا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر پا رہا تھا

اسے شناور کے معافی نہیں چاہیے تھی بلکہ اسے امرش چاہیے تھی کسی بھی قیمت پر اور وہ اسے حاصل کرنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا

لیکن وہ کیا کر سکتا تھا یہاں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی بہت جلد اس کے ہاتھوں پر شناور کے نام کی مہندی لگنے والی تھی کل اسے مایوں کے لئے بٹھایا جانے والا تھا

ایسے میں وہ اپنی محبت کے لیے کچھ نہیں کر پا رہا تھا وہ اسے نہ تو کسی اور کے نام ہوتے دیکھ پا رہا تھا اور نہ ہی اسے اپنے نام کر پا رہا تھا

اس کے دماغ میں الٹے سیدھے خیالات آ رہے تھے جسے ابھی تک وہ ٹال رہا تھا لیکن ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کی بے چینی میں اضافہ ہو رہا تھا

امرش کی چاہت بڑھتی جارہی تھی اس کی محبت میں شدت آتی جارہی تھی

اس کا دل جیسے اسی کے نام پر دھڑکنے لگا تھا وہ شناور کو اپنا دشمن سمجھنے لگا تھا

وہ اپنے دماغ میں آئے ہر پلین کو صحیح سمجھ رہا تھا لیکن
کبھی دل دماغ کی ہر بات کی نفی کر دیتا

لیکن کب تک لڑتا وہ اپنے دل و دماغ کی جنگ آخر اس نے اپنے دماغ کی ہی سننے کا فیصلہ کیا تھا وہ جانتا تھا اگر وہ آج امرش کو حاصل نہیں کر پایا تو پھر آگے بھی ایسا ممکن نہیں تھا

وہ جانتا تھا اگر آج اس نے امرش کو کھو دیا تو پھر وہ قسے ہمیشہ کے لئے کھو دے گا
لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا وہ اس کے جینے کی وجہ تھی

وہ اسے خود سے الگ نہیں ہونے دے سکتا تھا اسے کسی بھی قیمت پر اس کا ساتھ چاہیے تھا

اب اس کے لیے اسے شناور کے ساتھ کچھ بڑا ہی کیوں نہ کرنا پڑے

وہ مطلبی ہو رہا تھا وہ اپنے اندر اٹھنے والے طوفان کو کوئی نام نہیں دے پا رہا تھا اس وقت شناور اس کا سب سے بڑا دشمن تھا جو اس کی محبت کو اس سے چھیننے کی وجہ بن رہا تھا

ooooo

آج اسے مایوں بیٹھا دیا گیا تھا سب باری باری اگر اس سے ہلدی لگا رہے تھے ایسے میں شناور کے ساتھ اس کا پردہ شروع کروا دیا گیا تھا وہ تو ہر رسم نبھا رہی تھی

لیکن اس رسم کے ساتھ سب سے زیادہ فائدہ جسے ہو رہا تھا وہ تھی عنایہ جو اپنے کبوتر کے کام کو بڑھانے کے لئے رسموں کے دوران اپنی پیمنٹ میں اضافہ کر چکی تھی

اب شناور سے ایک خط کا ایک سو نہیں بلکہ دو سو روپے لے رہی تھی مہنگائی ہو رہی تھی تو خرچے بھی تو زیادہ تھے

اور اس نے اپنے خرچے پورے کرنے کے لیے اپنی پیمٹ میں اضافہ کر دیا تھا جس پر پہلے تو شناور نے اسے گھور کر دیکھا پھر اس کی بات مانتے ہوئے دو سو روپے اس کی ہتھیلی پر رکھ دیے

اور یہ دو سو روپے حاصل کرنے کے بعد وہ اس کا خط لے کر آخر کار سکون سے واپس جا رہی تھی لیکن اسے کمرے کے دروازے سے باہر نکلتے دیکھ مکزم نے دیکھ لیا

عنایہ وہ واحد لڑکی تھی جو شناور کے کمرے میں بنا اجازت کبھی بھی آ جا سکتی تھی اور اس بات کو کوئی بھی زیادہ محسوس بھی نہیں کرتا تھا

عنایہ اس کے لئے مددگار ثابت ہو سکتی تھی لیکن نہیں وہ چھوٹی بچی تھی وہ اس معصوم سی لڑکی کے ساتھ کچھ بھی ایسا کرنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا اسے نادیہ کو ہی کسی بھی قیمت پر حویلی بلانا تھا

لیکن نادیہ سے وہ رابطہ کیسے کرتا تھا اسے یقین تھا جب وہ نادیہ سے یہ کہے گا کہ ممکن ہے کہ اس کے بعد نازیہ اور شناور کی شادی ہو جائے تو یقینا وہ یہاں آنے سے انکار نہیں کرے گی لیکن اس بارے میں وہ طیب کو کیسے سمجھائے گا

اور پھر جو کچھ اس نے نادیہ کے بارے میں سن رکھا تھا اس کے بعد شاید ہی اس کے گھر والے اسے قبول کرتے

اپنے دوست کی نظروں سے دیکھتے ہوئے اسے نادیہ بہت اچھی لگی تھی لیکن اب آہستہ آہستہ اسے سمجھ میں آرہا تھا کہ نادیہ اتنی اچھی لڑکی نہیں تھی وہ اسے بھی تو کتنی بار اسے عجیب طرح سے اشارہ کر چکی تھی

اس نے طیب کا ساتھ دیتے ہوئے شناور پر انگلی اٹھائی تھی لیکن وہ یہ جانتا تھا کہ نادیہ خود بھی شناور کے قابل نہیں ہے

اور ممکن تھا کہ وہ بعد میں اسے بلیک میل کرنے لگے اسی لیے بہتر تھا کہ وہ ایسی عورت کو اپنے خاندان سے دور ہی رکھے

لیکن عنایہ کو دیکھ کر جو خیال اس کے دماغ میں آیا تھا وہ اس نے فوراً جھٹک دیا تھا وہ ایک بہت ہی پیاری اور معصوم سی لڑکی تھی

اس نے فورا اپنی ہر بری سوچ کو ذہن جھٹک دیا نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا وہ واپس کمرے میں آگیا تھا

گھر کا خوشیوں بھرا ماحول اسے عجیب سی گھٹن میں مبتلا کر رہا تھا وہ جتنا ہو سکے ان سب چیزوں سے دور رہتا تھا

ooooo

اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ وہ مکزم کو اس کی اتنی بڑی غلطی معاف کر دے گا

لیکن جب یہی بات اس نے ذرا اور کو بتائی تو ذرا اور نے اس کی سوچ بدلنے میں اہم کردار ادا کیا

اس نے اسے سمجھایا کہ مکزم کوئی غیر نہیں ہے وہ اس کا بھائی ہے اور وہ اس پر حق رکھتا ہے کم از کم اتنا حق تو لگتا ہی ہے کہ وہ اسے صحیح اور غلط پر روک ٹوک سکے

اسے کوئی حق نہیں بنتا مکزم کے بارے میں غلط سوچنے گا

مکزم نے جلد بازی سے کام لیتے ہوئے اسے تھپڑ مارا تھا اور یقینا یہ ایک بہت غلط بات تھی

لیکن وہ اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتا تھا کہ کہیں نہ کہیں غلطی اس کی بھی تھی اگر مکزم کی جگہ کوئی اور یہ سب کچھ دیکھتا تو بھی وہ اسی طرح سے ری ایکٹ کرتا

شاید اگر مکرش ہوتا اور وہ اسے تھپڑ مارتا تو وہ اتنا برا نہیں مناتا جتنا مکزم کی بے اختیاری پر اس نے منایا تھا

مکرم اور شناور میں انا کا رشتہ نہیں تھا وہ دونوں محبت کا تعلق جوڑے ہوئے تھے اور شاید ان دونوں کے رشتے میں اس چیز کی کمی تھی

اس نے مکزم کے ساتھ کبھی بھی ایک بہترین بونڈنگ شیئر نہیں کی تھی

نا ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے تھے نہ ہی ان دونوں میں ہنسی مذاق کا رشتہ تھا اگر ایسا رشتہ ان دونوں میں ہوتا تو شاید بات نا بھرتی

اور شاید یہ سب زراور کے سمجھانے کا ہی نتیجہ تھا کہ شناور نے اپنے قدم پیچھے ہٹا لیے تھے

اس نے مکزم کے تھپڑ کو اس کا حق قرار دے کر یہ بات ہی اپنے دل میں دبا لی تھی اور جو کچھ وہ سوچے ہوئے تھا وہ بھی ایک غلط سوچ کے تحت اس نے جھٹلا دیا تھا

امرش بہت اچھی لڑکی تھی شاید وہ اس سے شادی نہ کرتا لیکن ان دونوں کا ریلیشن شپ کہیں نہ کہیں اس کے گھر والوں کے سامنے آگیا تھا

اگر وہ داداجان کے سامنے اس شادی سے انکار کرتا تو یقیناً امرش کے کردار پر انگلیاں اٹھائی جاتی اور وہ جانتا تھا کہ وہ صرف اس سے محبت کرتی ہے اور وہ اپنی وجہ سے کسی لڑکی کو بدنام نہیں کر سکتا تھا

اس نے داداجان کی بات ماننے کے بعد اپنے اور امرش کے رشتے کے بارے میں بہت سوچا تھا اور اسے یہ رشتہ ہر لحاظ سے اپنے لئے ایک پرفیکٹ رشتہ لگا تھا

یہی وجہ تھی کہ وہ اس وقت اس شادی کو لے کر بے حد خوش تھا وہ پر رسم میں آگے آگے تھا یہاں تک کہ جو رسم تھی ہی نہیں ان کو بھی بناتے ہوئے خوب رونق میلے لگائے ہوئے تھا

اوراس کی اکلوتی سالی عنایہ جواس سے خوب پیسے بٹور رہی تھی آگے بھی اسے دھمکی دے چکی تھی کہ آگے بھی وہ اسے احساس لوٹنے والی ہے اسی لئے اپنی جیبیں بھر کر آئے

فلحال تو وہ اسے مستی مذاق میں ٹالے جارہا تھا لیکن آج دوپہر کو جب دراور کے ساتھ شاپنگ پر گیا تھا تب اس نے اپنی سالی کے لئے اسپیشل تحفہ خریدا تھا

وہ چھوٹی سی لڑکی اسے بے حد عزیز ہوتی جارہی تھی اس کے باتیں شرارتیں اس کا ہر انداز اسے بہت پیارا لگتا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ ان دونوں میں دوستی بھی کمال کی تھی اور دونوں میں لڑائیاں بھی کمال کی ہوتی تھی

اور وہ اس سے لڑائی کر کے بہت انجوائے بھی کرتا تھا

OOOOO

مایوں کی رسم کے بعد شناور نے بہت زور دیا مہندی سے پہلے نکاح کر دیا جائے کم از کم یہ رسم تو دونوں کی ایک ساتھ ہو

شادی میں کوئی مزہ تو آئے لیکن دادا جان نے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ سب کے نکاح کی طرح اس کا بڑی مسجد میں ہو گا

وہ بھی شادی والے دن جو اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا لیکن اس کے لیے وہ اپنی خاندانی رسم و رواج نہیں بدلنے والے تزھے

جبکہ مکرش کا نکاح انہوں نے بچپن میں ہی کر دیا تھا اس بات کو لے کر اس میں اچھا خاصہ انہیں تنگ بھی کیا تھا

یہاں تک کہ اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ مکرش کے لیے سارے اصول بدلے جا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے نہیں بدلا جا سکتا ہے

لیکن وہ اس کی باتوں اور اس کی دوائیوں پر دھیان کون دے رہا تھا آخر یہی طے ہوا کہ نکاح شادی والے دن ہی ہو گا

اس پر آخر کار وہ بھی چپ ہو کر بیٹھ گیا تھا اس کی امرش شادی سے پہلے دیکھنے کی ہر خواہش دھوری رہ گئی تھی

ooooooo

آج مہندی ہو رہی تھی وہ بھی دونوں کی الگ الگ حویلی کے پچھلے سائیڈ پر لڑکے اپنی رسمیں ادا کر رہے تھے اور حویلی کے اندر لڑکی کی مہندی کی رسم ادا کی جا رہی تھی آخر کار صبح نکاح تھا

اور پھر تو شادی کے بعد رخصتی ہونے ہی والی تھی

بس ایک دن کا انتظار تھا پھر تو ویسے بھی وہ اسی کی ہو جاتی وہ اسے دیکھ بھی لیتا اور اس کے لئے لایا ہوا تحفہ بھی اسے پسند کروالیتا

لیکن نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ اس کا لایا ہوا نیکلس اسے پسند نہیں آئے گا کیوں کہ اس کی پسند ضرورت سے زیادہ سمپل تھی

ایسے میں ممکن تھا کہ وہ اس کا لایا ہوا نیکلس پسند نہ کرتی

لیکن اس کا دل رکھنے کے لیے ہاں کر دی تھی اسے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا وہ ایک بار اسے وہ دکھانا چاہتا تھا آخر کار اس نے اپنی کبوتری کو اس کام کے لیے استعمال کرنے کے بارے میں سوچا

اس نے تقریبا پانچ چھ بچوں کو اندر بھیج کر کہا تھا کہ عنایہ کو بلا کر لاؤ لیکن یہ بچے بھی انتہا کے ڈھیٹ تھے مجال ہے جو کوئی بھی اس کا پیغام اس تک پہنچایا ہو

لیکن پھر اللہ نے اس پر رحم کر دیا تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنا یلو اور گرین لہنگا سنبھالتی خود ہی باہر کسی کام کے لیے آئی تھی جہاں اس نے اسے گھیر لیا تھا

عنایہ یار یہ گفٹ اپنی آپی کو دیکھا کر لاؤ اسے پسند ہے یا نہیں اگر نہیں پسند تو چینج کروا دوں گا

لیکن اس سے کہنا کہ پوری ایمانداری سے بتائے گی مجھے خوش کرنے کے لئے نہیں وہ بکے حوالے کرتے ہوئے کہنے لگا

نہیں یہ بالکل بھی اچھا نہیں آپی کو کیا یہ تو مجھے پسند نہیں آیا وہ نیکیلس کھولتے ہوئے منہ بنا کر کہنے لگی

ہیں سچ میں۔۔۔؟ پسند تو مجھے اتنا نہ آیا تھا لیکن وہاں سب سے مجھے یہ کچھ بہتر لگ رہا تھا پھر تم چیک کر والوا گر اسے پسند آتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ میں چینج کر والوں گا

اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا جب عنایہ نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کی عنایہ اب کیا اس کام کے لیے بھی تو مجھ سے پیسے لو گی اس نے حیرت سے منہ کھولا تھا

خط کے چار جز دو سو روپے ہے لیکن ایسے تحفے ادلا بدلی کرنے کے چار جز 500 روپے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جبکہ شناور صرف گردن نفی میں ہلا کر رہ گیا

یہ لڑکی سے ضرورت سے زیادہ لوٹ رہی تھی

اس سے پیسے حاصل کرنے کے بعد عنایہ خوشی سے وہاں سے جا چکی تھی

جبکہ مکزم نے ان دونوں کو رات کے اندھیرے میں ایک دوسرے کے اتنے قریب کھڑے دیکھا تھا

اور پھر جو پلان اس کے دماغ میں تکمیل پایا تھا وہ یقیناً کل تک ان کی دنیا ہلا دینے کے لئے کافی تھا

ooooooo

لو جی یہ رہی آپ لوگوں کی اپیسوڈ دے دی میں نے اب بناڈ یمانڈ ہے اپیسوڈ دیا کروں گی لیکن کیا گرنٹی میرا پیج خراب نہیں ہو گا آپ لوگوں کے لیے یہ صرف ایک پیج ہو گا میرے لئے میرے چار سال کی محنت ہے۔ مجھے لائکس سے فرق نہیں پڑتا لی

ooooo

آج نکاح تھا اسی لئے سب لوگ صبح صبح ہی تیار ہو گئے تھے اور جس کا نکاح تھا اس کی کا کسی کو ہوش ہی نہیں تھا اس کا لباس اب تک نہیں آیا تھا

سارا کام تقریبا ہو چکا تھا تھوڑی دیر پہلے جو لوگ رہ گئے تھے ان کے بھی کپڑے آ چکے تھے لیکن جس نے کپڑے پہن کر نکاح کرنے جانا تھا وہ ابھی تک خاموش بیٹھا ہوا تھا

اور دادا جان کا حکم تھا کہ شنا ور وہی جوڑا پہن کر آئے گا جو انہوں نے اس کے لیے بنوایا ہے

اسی لیے وہ خاموشی صرف بڑے سکون سے اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا جبکہ باقی سب لوگ اپنی تیاریوں میں مصروف بڑی مسجد کی طرف روانہ ہونے والے تھے

زاور مکرش اور عبداللہ تو بس اس پر ہنسے جا رہے تھے کیسی قسمت تھی اس کی دولہا ہونے کے باوجود اس کے کپڑے سب سے لیٹ آنے والے تھے

جب کہ اسے خبر ملی تھی کہ بیوٹی پالر والی اس کی ہونے والی بیوی کو بھی تیار کر کے جا چکی ہے

مطلب آج حالات بدلنے والے تھے اس دفعہ دلہن کی بجائے دلہا لیٹ ہو رہا تھا

غصہ تو اسے بھی بہت آیا تھا لیکن پی گیا اب وہ کسی کے سامنے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تھا

ورنہ اس کا بہت مذاق اڑایا جاتا اور شاور شاہ کا کوئی مذاق ہو اڑائے یہ بات اسے برداشت کہاں ہوتی تھی

اور کچھ نہ سہی لیکن ان دنوں میں اس نے ایک بات بہت زیادہ نوٹ کی تھی کہ مکزم پہلے بھی اس سے دور دور ہی رہتا تھا

لیکن اب سے یہ شادی کا سلسلہ شروع ہوا تھا مکزم سے دیکھتے ہی منہ پھیر لیتا تھا یہاں تک کہ اس نے اس کو معاف بھی کر دیا تھا

اس کی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے اسے اپنا بھائی تسلیم کیا تھا لیکن مکزم کی ناک شاید کچھ زیادہ ہی اونچی تھی

اس لیے اس نے بھی دوبارہ اسے مخاطب نہیں کیا تھا اگر وہ اس سے تعلق نہیں رکھنا چاہتا تو زبردستی کا تعلق بنانے کا قائل وہ بھی نہیں تھا

عنایہ رات کو ہی امرش کو گفٹ دکھا کر واپس آنے والی تھی لیکن وہ واپس نہ آئی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اگر عنایہ وہاں سے اس کا گفٹ واپس کر کے نہ گئی تو وہ رات کو امرش کو کیا دے گا

یہی سوچ کر وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا جہاں پر تقریباً سب ہی لوگ گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے

لیکن عنایہ اسے کہیں بھی نظر نہیں آرہی تھی نہ جانے وہ کہاں چلی گئی تھی ایک ہفتہ پہلے اس کے ساتھ جا کر اس نے سب سے مہنگا اور خوبصورت ڈریس لیا تھا وہ بھی اسی کے پیسوں سے

اور آج وہ وہی سوٹ پہننے والی تھی لیکن وہ تو تب پہنتی جب وہ نظر آتی نہ جانے یہ لڑکی کہاں چھپ کر بیٹھ گئی تھی یقیناً اپنی دلہن آپی کے پہلو میں بیٹھی ہو گی

یار دلہے کے بارے میں بھی کچھ سوچو وہ سب لوگ باہر نکل رہے تھے جب اس نے اوپر سے دوہائی دی

فون کیا ہوا ہے اس آدمی کو اس نے کہا ہے کہ کچھ دیر میں آکر سوٹ دے جائے گا ہم مسجد میں جا کر تیاریاں دیکھ رہے ہیں

تب تک تم تیار ہو کر آجانا تمہیں کون سا میک اپ کرنا ہے جو تم اتنا پریشان ہو رہے ہو آرام سکون سے تیار ہو کر آجانا

نکاح کو ابھی بہت سارا ٹائم ہے دادا جان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اور سارے لڑکوں کو باہر چلنے کا اشارہ کیا

واہ مطلب یہ لوگ دلہے کو اکیلے کمرے میں چھوڑ کر جا رہے ہیں بہت غلط بات ہے بہت ہی غلط بات ہے

وہ منہ ہی منہ میں بڑ بڑاتا واپس اپنے کمرے کی طرف آگیا تھا

OOOOO

پھوپو عنایہ کہاں ہے یار میں نے اس کو کہا تھا وہ میرے ساتھ آئے گی نہ تو وہ پالر میں میرے ساتھ آئی اور نہ یہاں میرے ساتھ ہے

پتا نہیں یہ لڑکی کہاں چلی گئی ہے دیکھیں وہ تیار بھی ہوئی ہے یا نہیں

وہ لوگ امرش کو مسجد لے جانے کی تیاریاں کر رہے تھے جب کہ عنایہ اسے کہیں نظر نہیں آرہی تھی صبح سے اس کے دل میں عجیب طرح کی بے چینی ہو رہی تھی

اور ایسے میں عنایا بھی غائب تھی اس سے بات کر کے وہ پر سکون ہو جاتی تھی

وہ تو میرے خیال میں مسجد پہنچ گئی ہو گی اور تم بیکار میں یہاں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی ہو

جلدی چلو بابا جان نے کہا ہے کہ تمہیں پہنچا دیا جائے شناور کا بھی سوٹ آ چکا ہے وہ بھی تیار ہونے گیا ہوا ہے

پھوپھو نے اسے تفصیل سے بتایا تو وہ بھی اٹھ گئی

تھوڑی ہی دیر میں اسے مسجد کے لیے روانہ کر دیا گیا تھا جبکہ شناور کی تیاری بھی اینڈ لگی ہوئی تھی

ooooooo

وہ نہا کر باہر نکلنے لگا تو اپنے کمرے میں اسے کچھ عجیب محسوس ہوا

اس نے کسی کو تیزی سے اپنے کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تھا لیکن کون آیا تھا اس کے کمرے میں وہ سمجھ نہیں پایا وہ تیزی سے دروازے کی طرف قدم بڑھانے ہی لگا تھا

کہ بیڈ کے بالکل پاس زمین پر اسے عنایہ بے حد برے حالت میں پڑی ہوئی نظر آئی

اس کی حالت اتنی خراب بھی کے شناور کو سمجھنے میں زیادہ وقت نہ لگا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے وہ فورا اس کے پاس آتا اس کے گال پر تھپتھپانے لگا

اس نے رات کے وہی مہندی والے کپڑے ہی پہن رکھے تھے جو جگہ جگہ سے پھٹے ہوئے تھے

چہرے پر تھپڑوں کے نشان تھے اس کی حالت دیکھ وہ سچ مچ میں کانپ کر رہ گیا

عنایہ عنایہ اٹھو بتاؤ مجھے کس نے کیا تمہارے ساتھ یہ سب کچھ عنایا عنایا اٹھو وہ بے چینی سے آگے پیچھے پانی ڈانٹنے لگا جب اچانک ہی دادا جان اور بابا جان کمرے میں داخل ہوئے

بابا جان یہ دیکھیں عنایا کے ساتھ کسی نے

چٹاخ۔۔۔چٹاخ۔۔چٹاخ۔۔۔بے غیرت میں نے تمہیں کیا سمجھا تھا اور تم کیا نکلے

تم نے یہ بھی نہ سوچا کہ وہ ایک بچی ہے تجھے شرم نہ آئی اس معصوم کی زندگی تباہ کرتے ہوئے دادا جان اس کے منہ پر تھپڑ پر تھپڑ لگائے جا رہے تھے جبکہ وہ حیران سا ان کو دیکھ رہا تھا؟

وہ اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتے تھے جب کہ اچانک ہی پیچھے سے عنایہ کے بابا کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ وہ بھی پریشان ہو گیا تھا

وہ بھاگتے ہوئے زمین پر پڑی اپنی بیٹی کے پاس پہنچے تھے جس کی حالت دیکھ وہ دھاڑیں مار کر رونے لگے

بابا آپ کو غلط۔۔۔۔

ایک لفظ نہیں شناور بس خاموش کل رات سے غائب ہے اس کی بیٹی۔ کل رات سے یہ پاگلوں کی طرح اسے ہر جگہ ڈھونڈ رہا ہے

صبح اسے پتہ چلا کہ رات کو تم نے اسے غائب کیا تھا آخری بار اسے تمہارے ساتھ باہر اندھیرے میں دیکھا گیا

جہاں تم اسے پیسے دے رہے تھے کس چیز کے پیسے دی ۓ تھے تم نے اسے بتاؤ مجھے کیا نیت تھی تمہاری کیا کرنا چاہتے تھے تم ہمیں ذلیل۔۔۔؟

یہ کیا ہے تم نے ایک معصوم سی بچی کے ساتھ

صرف 13 سال کی ہو تمہیں رحم نہ آیا اس پر بابا نے ایک بار پھر سے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا

بابا میں نے کچھ نہیں کیا کچھ نہیں کیا آپ بس عنایہ کو ہوش میں آنے دیں وہ خود آپ کو بتائے گی

وہ انہیں یقین دلاتا ہوا ایک بار پھر سے بیڈ کی طرف بھاگا تھا وہ عنایہ کو جھنجھوڑ رہا تھا لیکن اسے ہوش نہیں آ رہا تھا

دور رہو مت چھونا میری بیٹی کو اپنے ان گندے ہاتھوں سے اس کی زندگی تباہ کر دی تم نے اب کیا چاہتے ہو تم چلے جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے

رنایہ کے بابا نے اسے دھکا مارتے ہوئے عنایہ سے دور کیا تھا

انکل پلیز میرا یقین کریں اور اسے میرے ساتھ ابھی ہسپتال لے کر چلے وہاں دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا

ساری سچائی سامنے آجائے گی یہاں بات صرف آپ کی بیٹی کی زندگی نہیں میری کردار کی ہے یقین کریں اگر عنایہ نے ایک بار بھی کہا کہ میں نے اس کے ساتھ کچھ بھی برا کیا ہے اسی وقت اس سے نکاح کر لوں گا

میں اسی وقت اسے اپنے نکاح میں لے لوں گا آپ اسے میرے ساتھ ہسپتال لے کر چلے وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے کہنے لگا

نکاح تو تمہیں ہر حال میں اس کے ساتھ کرنا پڑے گا کیونکہ یہ تمہارے کمرے سے اس حالت میں ملی ہے اور آخری باری اسے تمہارے ساتھ دیکھا گیا تھا یہاں

تک کہ اسے اس کمرے میں بلانے کے لیے تم نے اسے لالچ بھی کیا تھا وہ بچی تھی معصوم تھی تمہاری نیت سمجھے بنا تم پر یقین کر کے یہاں آگئی اور تم نے

بس بابا جان بس مجھے میری نظروں میں مت گرائیں اسے لے کر چلے ہسپتال فی الحال اسے ٹریٹمنٹ کی ضرورت ہے اسی ڈاکٹر کی ضرورت ہے

وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تو ارسلان صاحب خاموش ہو گئے۔

ابھی دو دن پہلے کی بات تھی جب شناور کی ساری سرگرمیاں ان کے سامنے آگئی تھی اس کی ہزار طرح کی لڑکیوں سے دوستی تھی اور دوستی کافی آگے بڑھ چکی تھی کہ انہیں تحفے طوائف دیتا تھا اور ہوٹل میں ملاقات بھی ہوتی تھی

ایسے میں انہیں شناور کی شادی امرش کے ساتھ کرنا ایک سراسر غلط فیصلہ تھا لیکن داداجان نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ شادی کے بعد سدھر جائے گا یہ سارے شوق شادی سے پہلے کے ہوتے ہیں

لیکن اب انھیں اپنا یہ فیصلہ پھر سے غلط لگنے لگا تھا وہ عنایہ کی زندگی تباہ کر چکا تھا ایک چھوٹی سی بچی کو برباد کر چکا تھا

ooooo

لڑکی کو ہوش آچکا ہے اس کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور اس کے ساتھ یہ زیادتی کس نے کی ہے یہ تو وہ خود ہی بتائے گی لیکن فی الحال وہ بہت زیادہ ڈسٹرب ہے

اسی لیے آپ لوگوں کو خاص خیال رکھنا پڑے گا اس کے سامنے کچھ بھی الٹا سیدھا بول کر اس کی ذہنی کنڈیشن کو مزید خراب مت کیجئے گا ڈاکٹر ان کے سامنے کھڑی انہیں بتا رہی تھی

جی ڈاکٹر ہم کچھ نہیں کریں گے بس آپ ہمیں اس سے ملنے کی اجازت دے

دیان ارسلان صاحب نے دیکھتے ہوئے کہنے لگے تو ڈاکٹر نے ہاں میں سر ہلایا اور

اس کے ساتھ ہی سب سے پہلے شناور کمرے کے اندر داخل ہوا تھا

یہ الگ بات ہے کہ اسے عنایہ کے پاس کسی نے نہیں جانے دیا تھا

اپنے بابا کو دیکھتے ہی وہ ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اس

کے بابا کا حال بھی کچھ ایسا ہی تھا شناور وہی تھوڑے فاصلے پر ان سے رک

گیا ارسلان صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے تسلی دینے کی کوشش

کی تھی

میری بچی بتاؤ تمہارے ساتھ یہ ظلم کس نے کیا ہے کس نے کیا ہے تمہارے

ساتھ اتنا بڑا ستم دادا جان اس کے پاس رک کر اس سے پوچھنے لگے لیکن وہ تو اپنے

بابا کے گلے لگے روئے جا رہی تھی

بتاؤبیٹا کیا تمہارے ساتھ یہ سب کچھ شناور نے کیا ہے وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھنے لگے تو وہ ایک نظر انہیں دیکھتی ہاں میں سر ہلا گئی

شاوران کے پیچھے کی طرف کھڑا تھا اسی لیے وہ اس کے جواب کو دیکھ نہیں پایا تھا

لیکن دادا جان کی اگلی بات پر وہ دونوں ہی سکتے میں آ گئے

ارسلان مولوی کو ابھی اور اسی وقت بلاو نکاح ہو گا عنایہ اور شناور کا وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اپنے موبائل پر آنے والی کال کو دیکھنے لگے

مکرش شناور کا نکاح عنایہ کے ساتھ ہو گا وہاں امرش کا نکاح مکزم سے کروادو

امرش سے کہہ دینا کہ شباور اس کے قابل نہیں ہے

اور تم میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو میں نے کہا جا کر مولوی کو بلا کر لاؤ انہوں نے بے حد غصے سے ارسلان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سر جھکا کر کمرے سے باہر نکل گئے

جبکہ ان کے سامنے سے ہٹتے ہی شناور کو اپنے سامنے دیکھا اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے

وہ سرخ نگاہوں سے اسے گھورے جا رہا تھا وہ اس پر ایسا گھٹیا بے بنیاد الزام لگا سکتی ہے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

کب کہاں کون سے لمحے میں اس نے اس کے ساتھ کسی طرح کا غلط سلوک کیا تھا جس کی بنا پر وہ اسے اتنا بڑا الزام دے رہی تھی

ooooo

تھوڑی ہی دیر میں مولوی صاحب آ گئے شناور نے کسی طرح کا کوئی احتجاج نہیں کیا تھا اسے جہاں کہا گیا اس نے وہاں سائین کرتا گیا

جبکہ رنا یہ بھی خاموشی سے پیپر ز پر اپنا نام لکھتی گئی یہ سب اس طرح سے ہو گا کسی نے سوچا تک نہیں تھا لیکن ہم جو سوچتے ہیں وہ ہو جائے یہ ضروری تو نہیں

ooooo

وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل آیا تھا اگر کوئی اس پر یقین ہی نہیں کر رہا تھا تو پھر کسی کے سامنے اپنی صفائیاں دینا اسے بھی پسند نہیں تھا

یہ اس کی فیملی تھی اس کے گھر والے تھے اس کے اپنے تھے اگر وہ ہی اس پر یقین نہیں کر رہے تھے تو پھر وہ دوسروں سے کیا امید رکھتا

عنایہ نے ایسا کیوں کیا؟

اس پر اتنا گھٹیا الزام کیوں لگایا؟

آخر اس لڑکی کے ذہن میں یہ ساری باتیں کہاں سے آئیں؟

وہ اس کی معصومیت کا گواہ تھا وہ جانتا تھا عنایہ اتنا آگے تک نہیں سوچ سکتی

اس نے اس لڑکی کے ساتھ چار مہینے گزارے تھے چار مہینوں سے وہ اس کی ہر بات کو سمجھ رہا تھا

وہ جانتا تھا کہ وہ چاکلیٹ اور آئس کریم کی دیوانی لڑکی اس طرح کی سوچ اپنے دماغ میں نہیں لا سکتی اس کے پیچھے کوئی برا دماغ کام کر رہا تھا

OOOOO

وہ کمرے سے نکل کر سیدھا ڈاکٹر سے ملنے اس کے کیبن کی طرف آرہا تھا ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ اس نے ڈاکٹر کو کھڑکی کے پاس کھڑے کان سے فون لگائے دیکھا

اس نے بالکل آواز پیدا نہیں کی تھی یہ سوچ کر کہ ڈاکٹر مصروف ہے اس کا ارادہ واپس چلے جانے کا تھا لیکن ڈاکٹر کی بات نے اس کے قدم روک لئے

دیکھیں مکزم صاحب اس لڑکی کے ساتھ کسی طرح کی کوئی زیادتی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی میرے پاس اس کے ریپ کی رپورٹ ہے

وہ بات تو میں نے سب کے سامنے کہہ دی جو آپ نے کہنے کو کہا تھا لیکن اب مجھے ڈر لگ رہا ہے یہ نہ ہو کہ پولیس کیس بن جائے اور اگر ایسا ہوا تو آپ جانتے ہیں میرا پورا کریئر داؤ پر لگ جائے گا

ڈاکٹر کی بات سنتے ہوئے وہ بنا کچھ بولے اسے غور سے سننے لگا آخر وہ جاننا چاہتا تھا کہ یہ پورا قصہ کیا ہے یہ سب کچھ مکزم نے کیا تھا

یہ تو وہ سمجھ گیا تھا لیکن وہ اتنا گر سکتا ہے یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

ابھی تک وہ یہی سوچ رہا تھا کہ عنایہ کے ساتھ یہ ظلم کس نے کیا ہے یہ سب کچھ اس کے ساتھ کیوں کیا گیا ہے؟

اور کون اس کا دشمن تھا جو اس کی معصومیت کو تباہ و برباد کر گیا؟

لیکن یہ جان کر اسے کہیں نہ کہیں سکون ملا تھا کہ عنایہ کے ساتھ کسی طرح کا کوئی ریپ نہیں ہوا تھا

یہ سب ایک سوچی سمجھی سازش ہے اور یہ سازش مکزم نے کی تھی لیکن وہ جاننا چاہتا تھا کہ مکزم نے ایسا کیوں کیا آخر اس کے ساتھ اس کی کیا دشمنی تھی؟

ٹھیک ہے آپ بس مجھے میرے پیسے بھجوا دیں اور یہ قصہ یہیں پر ختم کر دیں میں مزید ان سب چیزوں میں نہیں پڑھنا چاہتی ہوں مہربانی کر کے میرا نام کہیں پر بھی نہیں آنا چاہیے ڈاکٹر بہت پریشان لگ رہی تھی

ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ بس میری پیمنٹ کا انتظام کر دیں وہ فون رکھتے ہوئے ایک گہرا سانس لے مڑی ہی تھی کہ دروازے پر اسے کھڑا دیکھ اس کا رنگ فق ہو گیا

ooooooo

شناور اس کے دیکھنے پر حیرت سے اسے دیکھتا ہوا گہرا سا مسکرا کر اندر داخل ہوا اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے اس کا بہت بڑا راز پکڑ لیا ہو

اس کے چہرے پر کسی قسم کی پریشانی نہیں بھی بلکہ وہ مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا

فون پر کیوں مانگ رہی ہیں ڈاکٹر صاحبہ آئیں یہ خادم میم کو مکزم صاحب کے گھر لے کر جاتا ہے آپ ایسا کیجئے گا کہ وہ ان کے منہ کے سامنے کھڑے ہو کر پیسے مانگیے گا

کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں میرے خیال میں یہ بات آپ کو مکزم کے روبرو کرنی چاہیے نہ کے موبائل فون پر

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جب کہ ڈاکٹر حیرانگی سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلانے لگی

کیا مطلب ہے آپ کا مجھے تو اس بارے میں کچھ نہیں پتا آپ کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہیں

میرے خیال میں آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ڈاکٹر نے اپنا لہجہ درست کرتے ہوئے اپنے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا تھا

جی میں غلط فہمی کی ہی بات کر رہا ہوں آئیں میرے ساتھ چلیں اس غلط فہمی کو چل کر ہم مکزم کی حویلی میں دور کرتے ہیں آئیں میرے ساتھ وہ مڑا ہی تھا کہ ڈاکٹر نے پریشانی سے پکارا

آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا آپ پلیز۔۔۔۔

اگر تم نہیں چاہتی کہ تمہاری یہ نوکری خطرے میں آئے تو تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اسی وقت میرے ساتھ وہاں چلو جہاں میں تمہیں لے کر جانا چاہتا ہوں

اور دوسری بات تم نے میرا کردار مشکوک کیا ہے مجھ پر ریپ کا الزام لگایا ہے اگر میں چاہوں تو ایک منٹ کے اندر تمہارا پورا کئریر تباہ کر سکتا ہوں اس لیے بہتر ہے کہ خاموشی سے میرے ساتھ چلو ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہو گا

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا جبکہ ڈاکٹر پریشانی سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارنے لگی

ایک طرف اس کا پورا کیرئر تھا جبکہ دوسری طرف مکزم سے ملنے والی موٹی رقم

ہر طرف سے اسے اپنا کرئر بچانا بہتر لگ رہا تھا آخر وہ اس کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئی تھی۔اور کیس کی ساری معلومات بھی اسے دینے لگی

OOOOO

ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی کتنی آسانی سے وہ اپنا من پسند شخص چھوڑ کر کسی اور کے نکاح میں آگئی تھی اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ چھوٹی سی لڑکی جو پچھلے چار مہینوں سے اس کے دائیں بائیں گھومتے نہیں تھکتی تھی

اس کے ساتھ شناور ایسی گھٹیا حرکت کر سکتا ہے اس کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے

اسے غصہ آرہا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی وہ کیسے بھی عنایہ کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی لیکن انہیں پتہ چلا تھا کہ عنایہ ہسپتال میں ہے

تھوڑی دیر پہلے اس کا دلہا بدل گیا تھا اور اسے ہمیشہ کے لیے مکزم کے نام کر دیا گیا تھا وہ خاموشی سے اسے اپنا چکی تھی کیونکہ شاور شاہ اس کے قابل نہیں تھا

شاور کس طرح کا انسان تھا یہ بات اسے نادیہ کے آنے پر پتہ چلی تھی جب اچانک ہی آج صبح نادیہ چلی آئی اور اس نے شاور کے بارے میں اس کے سامنے ایسے ایسے انکشافات کیے تھے کہ وہ خود حیران رہ گئی

لیکن شاور ایسا نہیں ہو سکتا ہے اس سوچ کے ساتھ اس نے اپنی قدم آگے بڑھا دیے تھے لیکن عنایہ کی حالت کا سوچ کر اسے شاور سے نفرت ہونے لگی تھی

اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اگر وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ اسے جان سے مار ڈالتی اور اب اسے یہ سب کچھ کرنے کے لیے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا کیونکہ وہ لوگ گھر آ رہے تھے وہ اس سے جواب مانگنا چاہتی تھی اور شناور سے اسے جواب چاہتے تھا

وہ سب خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے دلہن کی آمد پر گھر میں جو تیاریاں اور رسومات کا انتظام کیا گیا تھا مجبوری کی وجہ سے وہ سب کچھ ہی انہیں کرنا پڑا تھا

کیونکہ خاندان اور برادری میں ابھی تک یہ بات نہیں پھیلی تھی

دلہا بدلنے کی یہی وجہ بتائی گئی تھی کہ شناور ہسپتال میں ہے لوگوں نے تفصیل میں جانے کی کوشش تو بہت کی لیکن ان سب نے کسی نہ کسی طریقے سے بات کو ٹال دیا تھا

OOOOO

مکزم بہت خوش تھا اسے اس کی زندگی کی محبت مل چکی تھی وہ جو چاہتا تھا ویسا ہو چکا تھا

کہیں نہ کہیں اسے اس بات کا گلٹ بھی تھا کہ اس نے عنایہ کے ساتھ بہت برا کر دیا ہے اس کی ساری زندگی کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے

لیکن اگر وہ ایسا نہ کرتا تو اس کی محبت لوٹ جاتی وہ برباد ہو جاتا اس کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور اتنی ہمت اس میں نہیں تھی کہ وہ اپنی محبت کو کھو سکتا

اس نے یہ سب کچھ جلد بازی میں کیا تھا اسے اپنی محبت چاہیے تھی اور اس نے اپنی محبت حاصل کرنے کے لئے راستہ اختیار کیا تھا جو غلط تھا ڈاکٹر سے بات کرنے کے بعد وہ پر سکون سا ہو گیا تھا

ابھی تک کسی کا بھی شک اس پر نہیں گیا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ بالکل بھی پریشان نہیں تھا اور جہاں تک عنایہ سے وہ بعد میں اس سے معافی مانگنے کا ارادہ رکھتا تھا

سارے رسم ادا کر دی گئی تھی وہ لوگ دلہن کو گھر لے آئے تھے لیکن شناور کی پریشانی ایسی تھی دلہن کو کمرے میں بٹھانے کے بجائے باہر ہی بنایا گیا تھا سب لوگ آہستہ آہستہ اپنے گھروں کی طرف نکل چکے تھے

اور جو لوگ مہمان تھے انہیں بھی ان کے کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا شناور دادا جان اور عنایہ سے واپسی ایک ساتھ ہوئی

جبکہ شناور اپنی گاڑی میں الگ سے آیا تھا کیونکہ اس کے ساتھ ڈاکٹر بھی تھی وہ ڈاکٹر کو اپنے ساتھ کیوں لایا تھا کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ دادا جان تو اس سے مخاطب ہونا بھی پسند نہیں کرتے تھے

یہاں تک کہ بابا نے بھی اس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا اور وہ بھی کسی کو کوئی بھی صفائی نہیں دے رہا تھا

ooooooo

ان کی واپسی کی خبر ملتے ہی سب لوگ ہال میں آ چکے تھے امرش تو بس عنایہ کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھی

اس نے گھر کے اندر قدم رکھا تو سب ہی لوگ اسے دیکھ رہے تھے سادہ سے لباس میں وہ چادر اڑے اندر قدم رکھ چکی تھی یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ ابھی تک اس صدمے سے باہر ہی نہیں نکل پا رہی

وہ بھی یہی سب کچھ دیکھ رہی تھی جب امرش تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے اس کے قریب سے گزرتی شناور کے سامنے جا رکی اور ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا

گھٹیا ذلیل شخص تمہیں شرم نہیں آئی ایک چھوٹی سی معصوم بچی کی زندگی تباہ کرتے ہوئے

کیوں کیا تم نے اس کے ساتھ ایسا جواب دو مجھے۔ میں تمہارے بارے میں سب کچھ صبح ہی جان چکی تھی کہ تمہاری ایکس گرل فرینڈ نادیہ آئی تھی میرے پاس مجھے سب کچھ بتاتے گئی تھی تمہارے گھٹیا گندے کردار کے بارے میں تمہاری حقیقت کے بارے میں ایک ایک بات مجھ پر ظاہر کر گئی تھی یہاں تک کہ تم نے اسے گھر سے بھگانے کی کوشش کی اور نجانے اسے ہوٹلوں میں مل کر کیا کیا گل کھلاتے رہے

لیکن اس کے باوجود بھی میں پیچھے نہیں ہٹی یہ سوچ کر کہ شاید میں تمہیں بدل لوں گی تمہیں ایک اچھا انسان بنانے میں کامیاب ہو جاؤں گی لیکن نہیں تمہیں نے کیا کیا ذلیل انسان تم نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی تباہ کر دی جواب دو مجھے کیوں کیا تم نے اس کے ساتھ ایسا وہ اس کے گربان کو پکڑے اسے جنجور رہی تھی

مسز مکزم شاہ میں ہر ایرے غیرے کو جواب دینا پسند نہیں کرتا

اور دوسری بات میں گھٹیا ہوں ذلیل ہوں کریکٹر لیس ہوں کم از کم تمہارے قابل تو بالکل بھی نہیں ہوں تمہیں ایک بہت قابل اور نیک انسان مل چکا ہے لیکن اس کی حقیقت جاننے کے بعد اس کا ساتھ دینا کیوں کہ یہ جو سارا ڈرامہ کریٹ کیا گیا ہے نہ تمہارے لئے ہی کیا گیا ہے

کیوں مکزم شاہ ٹھیک کہہ رہا ہوں نا میں یہ سب تمہارا ہی کھیلا ہوا کھیل ہے نا

اب تم مجھ سے یقیناً جاننا چاہو گی کہ میں ایسا کیوں کہہ رہا ہوں
فکر مت کرو میں نہ تو جھوٹ بول رہا ہوں اور نہ ہی یہ مذاق ہے

یہ جناب تمہاری محبت میں پاگل ہو رہے ہے کہ انہیں لگا کے تمہیں حاصل نہیں کر پائیں گے تو مر جائیں گے پھر انہوں نے انتہائی گھٹیا کوشش کی

مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ یہ تم سے اتنا پیار کرتا ہے مجھے لگ رہا تھا کہ یہ سب اس کے وقتی جذبات ہیں۔ جو وقت کے ساتھ ختم ہو جائیں گے لیکن نہیں ایسا نہ ہوا

وہ تمہارے لیے سچی فیلنگ رکھتا تھا امرش تم خوبصورت ہو تمہیں دیکھ کر کسی بھی دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ تمہیں اپنی دلہن بنائے اس سچ کے ساتھ میں نے مکزم کے بارے میں جاننے کے باوجود اپنے قدم پیچھے نہ ہٹائے

لیکن اس کی یہ خواہش کب ضد کا روپ اختیار کر گئی اسے خود بھی پتہ نہ چلا اس نے میرا کردار مشکوک کیا

مجھے اس بات کا افسوس نہیں ہے اس نے مجھ پر گھٹیا الزام لگائے مجھے کریکٹر لیس کہا مجھے دکھ اس بات کا بھی نہیں ہے لیکن میں صرف ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مکزم ایک سوال کا جواب دو اس تیرہ سال کی بچی نے تمہارا کیا بگاڑا ہے

کیوں اس کی زندگی تباہ کی کیوں کیا تم نے اس کے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحبہ اس سے پہلے کہ یہ جناب اپنی صفائیاں دے آپ کو رپورٹ پڑھ کر سب کو سنائیں ورنہ آپ جانتی ہیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہو گا اور اس رپورٹ پر لگی اور یجنل سٹیمپ بھی سب کو دکھائے گا تاکہ کسی کو یہ نہ لگے کہ میں کوئی جھوٹ بول رہا ہوں

اس نے سب کا رخ ڈاکٹر کی طرف کیا تھا جو ہاتھ میں پکڑی فائل کو تھامے کانپے جا رہی تھی

سب لوگ اسی کو دیکھ رہے تھے تو آخر کار اس نے ہمت کرتے ہوئے پورٹ پڑھنا اسٹارٹ کر دی

عنایہ ساتھ کسی طرح کی کوئی زیادتی نہیں کی گئی اور اس کے بے ہوش ہونے کی وجہ اس کو دیا گیا ڈرگھس ہے

اسے کسی طرح کا نشہ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے وہ ابھی تک اپنے مکمل ہوش میں آئی ہی نہیں تھی۔اسے ڈرایا دھمکایا گیا ہے

اس کے علاوہ اسے تھپیڑ بھی مارے گئے ہیں شاید وہ اس آدمی کی بات ماننے کے لیے راضی نہیں تھی جس کی بناپر اس نے یہ قدم اٹھایا

وہ بری طرح سے مینٹلی ڈسٹرب ہے کیونکہ اسے ساری رات ایک بند کمرے میں اندھیرے میں رکھا گیا اس کے علاوہ اس کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا

یہ سب کچھ ایک پلان تھا جو کہ مکزم شاہ نے بنایا تھا اور یہ سب کچھ کرنے کے پیچھے کی وجہ امرش تھی جس سے وہ محبت کرتا تھا اور اسے حاصل کرنے کے لئے اس نے یہ راستہ اختیار کیا تھا

مکزم اپنی صفائیاں دے رہا تھا لیکن سب ثبوت اس کے پاس تھے اور عنایہ بھی اس بات کو قبول کر چکی تھی کہ مکزم ہی اسے زبردستی سٹور روم میں لے کر گیا تھا

جہاں اس نے نہ صرف اس کے کپڑے پھاڑے بلکہ اسے تھپڑ مار کر زبردستی کچھ پلایا بھی اور اس کے بعد اسے ساری رات ایک اندھیرے کمرے میں قید کر دیا...

ooooo

جی سر شناور صاحب بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مجھے پیسوں کی ضرورت تھی اور مکزم صاحب نے مجھے بہت سارے پیسے دینے کیلئے کہا تھا

میں نے مجبوری میں یہ قدم اٹھایا ہے پلیز آپ میرا کیریئر خراب مت کیجئے گا اگر آپ لوگوں نے میری شکایت اوپر کر دی تو میری زندگی تباہ ہو جائے گی

پلیز مجھے معاف کر دیجیے میں جانتی ہوں میں نے بہت بڑی غلطی کی ہے

لیکن پلیز آپ لوگ مجھے معاف کر دیجیے میں آئندہ ایسی حرکت کبھی نہیں کروں گی یہ میں نے پہلی اور آخری دفعہ کیا ہے

پلیز میری نادانی سمجھ کر معاف کر دیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں

وہ داداجان کے سامنے ہاتھ جوڑے ان کی منتیں کر رہی تھی
جو کہ اس ڈاکٹر سے اس کی ڈگری چھیننے کی دھمکی دے رہے تھے ان کے پوتے پر اتنا بڑا الزام لگایا گیا تھا ان کی تربیت پر انگلی اٹھائی گئی تھی

وہ شرارتی تھا اکثر الٹی سیدھی حرکتیں کرتا تھا اس بات میں کوئی شک نہیں تھا۔ وہ اکثر ان سے کہتا تھا

داداجان اگر آپ کہتے ہیں تو ایک دو لڑکیاں میں آپ کو بھی پٹادوں گا۔دادی کے جانے کے بعد آپ بہت اکیلے ہو گئے ہیں مجھ سے آپ کا اکیلا پن دیکھا نہیں جاتا

اسی لیے میں چاہتا ہوں کے آپ بھی تھوڑا انجوائے کریں

یہ سب باتیں اس کی شرارتوں کا حصہ تھی وہ اکثر ان کے سامنے بیٹھ کر لڑکیوں سے فون پر باتیں کرتا تھا

لیکن اس کی گفتگو میں کبھی کوئی نازیبا الفاظ اخلاق سے گری ہوئی بات نہیں تھی

وہ لڑکیوں سے بات کرتے ہوئے بھی اپنی تربیت اور معیار کا خاص خیال رکھتا تھا ۔انہوں نے اس میں کبھی کوئی بری عادت نہیں دیکھی تھی

اور وہ بھی اپنے دادا کی تربیت کو کبھی شرمندہ نہیں کرتا تھا۔

لیکن انھیں افسوس تھا کہ وہ اس پر یقین نہیں کر سکے
جس وقت اسے اپنی فیملی کے سپورٹ کی ضرورت تھی اس وقت وہ اس کا ساتھ نہیں دے سکے تھے

جس وقت انہیں اس پر یقین کرنا چاہیے تھا اسی وقت وہ اس سے نگاہیں ہی پھیر چکے تھے اور انہیں اس بات کا بہت دکھ تھا

کاش وہ اپنے پوتے پر یقین کرتے کاش اسے تنہا نہ چھوڑتے تو ایسا کیسے سوچ سکتے تھے وہ ان کا پوتا تھا وہ کیسے ایسی کوئی بھی غلطی کر سکتا تھا جو ان کو بے عزت کرتے

وہ تو دوستی کرتے ہوئے بھی اپنے معیار کا خاص خیال رکھتا تھا تو وہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ ان کا شناور ایسی گھٹیا اور گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے۔

خاموش ہو جاؤ لڑکی یہ آنسو بہانے کی ضرورت نہیں ہے وہاں ہسپتال میں تم کیا بکواس کر رہی تھی اور یہاں آکر تم بدل گئی ہو۔

تم نے ہمارے پوتے پر اتنا گھٹیا الزام لگایا تو لگایا کیسے وہ بے حد غصہ سے دھاڑے تھے۔

ان کے اس طرح سے غصہ ہونے پر وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی جبکہ شناور نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے چہرہ ہی پھیر لیا تھا۔

بس کریں دادا جان بس کرے اگر کسی نے مجھ پر الزام لگایا تو آپ نے کون سا مجھ پر یقین کر لیا۔

اس عورت نے مجھ پر الزام لگایا کیوں کہ اسے بہت سارے پیسے ملنے والے تھے شکر ہے کہ ابھی تک اس کے پاس کوئی ایک رپورٹ موجود نہیں تھی ورنہ شاید

کل تک اگر یہ بات جاتی ہے تو یہ تو رپورٹ بھی تیار کروا کے آپ کے سامنے رکھتے تو آپ کو ثبوت بھی مل جاتا مجھ پر شک کرنے کا

بلکہ جب کہ آپ کو تو یقین تھا نا کہ یہ حرکت میں نے کی ہے تو پھر آپ اب یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں بس بات ختم۔

وہ ایک نظر انہیں دیکھتا وہ غصے سے بولا تھا۔

ایسے کیسے بات ختم شناور تم پر الزام لگا ہے اور یہ سب کچھ مکزم نے کیا ہے جب تک یہ ان سب چیزوں کی وجہ نہیں بتاتا تب تک یہ بات ختم نہیں ہو گی

اور یہ لڑکی میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کس کے کہنے پر تم پر اتنا بڑا الزام لگایا اب ان کا رخ عنایہ کی طرف تھا

جب اچانک ہی وہ ان کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا عنایہ اس کے چوڑے سینے کے پیچھے کہیں چھپ گئی تھی

عنایہ سے کوئی بھی کسی طرح کا سوال نہیں کرے گا اس سے ہر سوال کا جواب مانگنے کا حق صرف مجھے ہے کیونکہ یہ لڑکی اس وقت میرے نکاح میں ہے۔

اور اس ست میں ہر سوال کا جواب مانگوں گا لیکن فی الحال اسے آرام کی ضرورت ہے اور دوسری بات ابھی تک اسے ان سب باتوں کی سمجھ ہی نہیں ہے جس کا الزام اس نے مجھ پر لگایا ہے

تو فی الحال آپ یہ بات ہی ختم کر دیں کیونکہ جب یہ میرے سوالوں کے جواب دینے کے قابل ہو گ ء میں خود اس سے سوال کروں گا باقی ان سب چیزوں کا ماسٹر مائنڈ یہاں کھڑا ہے آپ سوال پوچھے یا کچھ بھی کرے مجھے فرق نہیں پڑتا برحل میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہا ہوں

اگر میرے اپنوں کو مجھ پر اعتبار نہیں تو میرا یہاں رکنے کا کوئی مقصد نہیں آج کسی نے اٹھ کر مجھ پر جھوٹا الزام لگایا تو آپ سب لوگ آنکھیں بند کر کے اس پر یقین کر لیتے ہیں

کسی نے مجھے عنایہ کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے دیکھا تھا کیا کسی نے مجھے اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی گری ہوئی حرکت کرتے دیکھا تھا آپ لوگوں کے دماغ میں ایک بار یہ چیز نہیں آئی کہ آپ کا پوتا ایسا نہیں کر سکتا۔

میں ایسے لوگوں کے بیچ میں نہیں رہ سکتا جہاں کسی کو مجھ پر اعتبار ہی نہ ہو اور کوئی بھی مجھے اس گھر سے جانے سے روکے گا نہیں کیوں کہ اگر کسی نے بھی مجھے روکا تو شاید میں کبھی بھی لوٹ کر نا آوں

وہ کہہ کر وہی سے پلٹ گیا تھا۔ لیکن جاتے جاتے اپنی بے گناہی کا ثبوت دے گیا تھا

اسے اعتبار کی ضرورت تھی اپنوں کے ساتھ کی ضرورت تھی اور اگر اپنے ہی ساتھ نہ ہوں تو پھر ایسے اپنوں کے ساتھ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں

ooooooo

شناور کے چلے جانے کا سب کو دکھ تھا جب کہ دادا جان نے مکزم کو اپنے کمرے میں بلایا تھا۔

وہ کافی زیادہ پریشان تھا اسے نہیں لگا تھا کہ یہ سب کچھ اتنا جلدی سامنے آجائے گا وہ تو سب چیزوں کی پلاننگ کئے ہوئے تھا لیکن ڈاکٹر نے اس کا سارا کھیل بگاڑ دیا تھا تھا وہ مطلبی ہو گیا تھا

Zubi Novels Zone

اس کی محبت نے اسے مطلبی کر ڈالا تھا لیکن اب اس کے دل میں ایک ڈر پیدا ہو گیا تھا کیا امرش اسے چھوڑ کر چلی جائے گی کیا وہ طلاق مانگے گی لیکن اگر سب لوگوں نے اسے طلاق دینے پر غور کیا تو وہ کیا کرے گا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

داداجان کے کمرے کی طرف جاتے ہوئے اس کے دماغ میں ہزار طرح کے سوچیں آ رہی تھی اور اس کے پاس ان سب سوجوں کا کوئی حل نہیں تھا

ooooo

اسے شناور کے کمرے میں لایا گیا تھا اسے یہاں کیوں لایا گیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا بس اسے یہ پتہ تھا کہ داداجان نے اس کے بابا سے کہا تھا کہ اب یہ کہیں نہیں جائے گی ہمیشہ انہی کی حویلی میں رہے گی اور وہ لوگ اسے شناور کے کمرے میں چھوڑ گئے تھے

یہ سب اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کا ذہن اب تک جیسے نیند کی کیفیت میں تھا۔

اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا وہ دیکھ سب کچھ رہی تھی لیکن ایک بھی چیز اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی

اگر اسے کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا کہ کل اس کی آپی کی شادی تھی اور وہ شناور کو نیکلس واپس کرنے جا رہی تھی

جسے دیکھ کر امرش نے کہا تھا کہ اسے وہ نیکلس پسند ہے اور وہ یہی لے گی۔

اس کے بعد کیا ہوا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس کا دماغ بری طرح سے چکرا رہا تھا۔ پندرہ سال کی ایک لڑکی اس کے بالکل پاس بیٹھی ہوئی تھی اسے شاید اس کے پاس بٹھا کر سب لوگ باہر چلے گئے تھے

وہ اس لڑکی کو جانتی تھی ان کے گھر کی ایک ملازمہ کی بیٹی تھی اس کا نام زرشے تھا۔

اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر پانی کی طرف ہاتھ بڑھایا زرشے نے فورا اٹھ کر پانی کا گلاس اٹھا کر اس کے لبوں سے لگایا تھا۔

میرا سر بری طرح سے گھوم رہا ہے اور میری آنکھیں بھی بند ہو رہی ہیں وہ پانی پیتے ہوئے بر بڑائی

کیا تمہیں کوئی انجکشن لگایا گیا ہے یا پھر کوئی ایسی میڈیسن بھی گئی ہے زرشے اس کے ہاتھ تھام کر پوچھنے لگی

جس پر اس نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا اس کے دماغ میں کہیں بھی یہ چیز محفوظ نہیں تھی

ِکہ اسے کوئی انجکشن یا کوئی میڈیسن دی گئی ہو

تم لیٹ جاؤ تھوڑی دیر آرام کرو گی تو بہتر محسوس ہو گا وہ اس کے پاس آ کر اسے لیٹنے میں مدد کرنے لگی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ دلہن کے روپ میں سجی سنوری اندر داخل ہوئی

اس نے اندر آتے ہی سب سے پہلے بیڈ کی طرف آتے عنایہ کا بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر دیا تھا

کیونکہ تم نے عنایا جواب دو مجھے اس پر جھوٹا الزام لگایا اسے سب کی نظروں میں گرایا جواب دو مجھے کیوں اسے ساری دنیا کے سامنے رسوا کر دیا

وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس پر ہاتھ اٹھا چکی تھی اس کے تھپڑ کا لمس اپنے گال پر محسوس کرتے عنایہ بیڈ پر جا گری

میں تمہیں ایک چھوٹی بچی سمجھتی تھی نادان لڑکی سمجھتی تھی مجھے لگتا تھا کہ تم دنیا کی چالاکیوں سے دور ہو لیکن مجھے کبھی نہیں لگا تھا کہ تم میرے ہی ہونے والے شوہر پر ایسی نظر رکھو گی

مجھے تو تم ایک چھوٹی بچی لگتی تھی لیکن مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ تمہارے اندر چھوٹی بچی نہیں بلکہ مکمل عورت ہے

کیا چیز اچھی لگے تمہیں میں اس کی شکل اس کا پیسہ یا پھر کچھ اور۔۔۔۔۔۔وہ ایک بار پھر سے اسے اپنے سامنے کھڑا کرتے ہوئے چلا رہی تھی جب اچانک ہی ملازمہ نے دروازہ کھٹکھٹا کر بتایا کہ دادا جان اسے اپنے کمرے میں بلا رہے ہیں

وہ سختی سے اسے گھورتی وہیں سے پلٹ گئی تھی جبکہ اس کی آنکھوں کی نفرت اور اس کے تھپڑوں کی شدت سہ کر کا عنایہ بیڈ۔پر گری رونے لگی

جب زرشے نے اسے تھام کر اپنے قریب کر لیا تھا اور عنایہ کو لگا جیسے دھوپ میں ایک سایا مل گئی

OOOOO

آوامرش ہم تمہارے ہی آنے کا انتظار کر رہے تھے بیٹھو یہاں ہمیں تم سے ضروری بات کرنی ہے وہ ایک کرسی پر مکزم کو بٹھائے ہوئے تھے جبکہ دوسری کرسی پر وہ آکر بیٹھ گئی

دیکھو ہم تم پر کسی طرح کی کوئی زور زبردستی نہیں کر رہے یہ زندگی تمہاری ہے اور اپنی زندگی کا فیصلہ تم نے خود کرنا ہے

ہم اس لڑکے سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے ہم اس سے جڑا ہر تعلق ختم کر رہے ہیں کیونکہ اپنے ہی خاندان کی عزت کو داؤ پر لگا چکا ہے اس نے شناور کے ساتھ جو کیا اس کے بعد ہم اسے اس حویلی میں برداشت نہیں کر سکتے

اس لیے ہم اسے گھر سے نکال رہے ہیں یہ خود غرض اور مطلبی انسان اور درخت کے نیچے ہمارے ساتھ نہیں رہ سکتا تم اس کی بیوی ہو اس کے ساتھ رخصت ہو کر یہاں آئی ہوں یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ تم اسے کیا سزا دینا چاہتے ہو اگر تم اس سے طلاق چاہتی ہو تو یہ ابھی اور اسی وقت میں طلاق دے گا

اگر تم اس کے ساتھ اپنی زندگی کا کوئی بہتر فیصلہ کرنا چاہتی ہو تو اس کے لئے بھی تم آزاد ہو۔ لیکن دونوں صورتوں میں یہ اب سے ہمارے لیے مر چکا ہے ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں

دادا جان آپ ایک بار عنایہ سے تو پوچھیں اس جرم میں وہ بھی اتنی ہی گنہگار ہے جتنا کے مکزم شاہ۔ وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے بولی

اس سے کسی طرح کا کوئی بھی سوال کرنے شناور نے ہمیں منع کیا ہے۔وہ خود اس سے جواب مانگے گا تم اپنے جواب دو وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر سے کہنے لگے

صحیح کہا آپ نے دادا جان عنایہ شناور کی گنہگار ہے بہتر ہے اس کا فیصلہ وہ کرے اور یہ شخص میرا گناہ گار ہے تو اس کا فیصلہ میں کروں گی اور اس کی سزا یہ ہے کہ میں ساری زندگی اس کے ساتھ رہوں گی اس نے یہ سب کچھ مجھے حاصل کرنے کے لئے کیا ہے

تو ٹھیک ہے اس میں اپنا آپ اس کے حوالے کرتی ہوں۔ لیکن اس قسم کے ساتھ کے اس شخص کو میری زات سے کوئی خوشی نصیب نہیں ہو گی

آپ اسے جائیداد سے بے دخل کر دیں کیونکہ اب یہ بے شک مجھے سڑک سلائے میں اس کے ساتھ سونے کو تیار ہوں

جی ہاں مکزم شاہ آج سے میں آپ کی بیوی ہوں۔ کیوں میرے لیے یہ سب کچھ کر کے جس طرح آپ نے مجھے گناہ گار کیا ہے اسی طرح اس گناہ کی سزا میں میں آپ کا ساتھ دوں گی

میں پیکنگ کر رہی ہوں۔ آپ مجھے جہاں لے کر جانا چاہتے ہیں لے کر جا سکتے ہیں وہ اپنا فیصلہ سنا کر کمرے سے نکل گئی تھی جب کہ مکزم ایک نظر دادا جان کی طرف دیکھتا جو اس کی طرف دیکھتے ہی چہرہ پھیر گئے

ooooooo

وہ اپنا سارا سامان پیک کر چکی تھی یہ سارا سامان اس وقت شناور کے کمرے میں شفٹ ہونے کے لئے پیدا کیا گیا تھا لیکن آج وہ اپنے شوہر کے ساتھ اس گھر سے ہی جا رہی تھی۔

زندگی اس موڑ پر لے آئے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا لیکن ضروری تو نہیں جو ہم سوچیں وہی ہماری زندگی میں ہو جائے اس نے شناور کے حوالے سے بہت سارے خواب سجائے ہوئے تھے لیکن اس کا کوئی ایک خواب بھی پورا نہ ہوا تھا

اس کی زندگی میں دو ہی لوگ اہم تھے ایک شناور اور ایک عنایہ اس نے عنایہ کو اپنی چھوٹی بہن سمجھا تھا لیکن اس کی چھوٹی بہن اس کے ساتھ ایسا کرے گی یہ اس میں کبھی بھی نہیں سوچا تھا اس کے بارے میں سوچ سوچ کر اس کے دل میں درد اٹھ رہا تھا

کاش وہ سمجھ جاتی کہ وہ کوئی معصوم بھولی بھالی سیدھی سادھی لڑکی نہیں ہے بلکہ وہ تو ان سب چیزوں سے بہت آگے نکل آئی ہے ان سب چیزوں کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی ہے اس نے اس کی زندگی خراب کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی

اس کی زندگی میں کبھی مکزم شاہ چامل ہو گا یہ بھی اس کی سوچ میں کہیں نہیں تھا

کیسے اس شخص کو اس سے محبت ہوئی تھی اور یہ کیسی محبت ہے۔۔؟

جو اسے اتنے بڑے امتحان میں ڈال گئی

اگر وہ اس سے محبت کرتا تو کیا وہ اس طرح اپنی محبت ظاہر کرتا محبت کے نام پر تو انسان اپنے محبوب کے لئے ہر امتحان پار کر جاتا ہے

اس کی خوشی کے لیے اپنا آپ ہار دیتا ہے یہ کیسی محبت تھی جس نے مکزم شاہ کو اتنا مطلبی کر دیا تھا کہ اس نے کسی کے بارے میں بھی نہ سوچا

لیکن اس کے دماغ میں جو بار بار سوال آ رہا تھا وہ یہ تھا کہ آخر عنایہ نے ایسا کیوں کیا۔۔۔۔۔۔؟

کیا سچ میں عنایہ شناور کو پسند کرتی تھی اور اسے حاصل کرنے کے لئے اس نے یہ سب کچھ کیا تھا

لیکن عنایہ کی اتنج میں کوئی بھی لڑکی یہ چیز سوچ بھی نہیں سکتی ہے عنایہ پر اپنا بے شمار غصہ ظاہر کر آنے کے بعد بھی اس کا دل اس بات کا گواہ تھا کہ کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ گڑ بڑ تھی

کہیں نہ کہیں وہ غلطی کر رہی تھی وہ عنایہ پر ہاتھ تک اٹھا کر آئی تھی لیکن پھر بھی ایک عجیب سی چیز ہے یہ سب کچھ غلط ہونے کا احساس دلا نا رہی تھی

اسے لگ رہا تھا کہ یہ سب ایک غلط فہمی ہے ایک سوچی سمجھی سازش ہے سازش تو تھی یہ سب کچھ مکزم نے کیا تھا

لیکن عنایہ کا سازش میں کیا رول تھا اس کے جھوٹ بولنے کے پیچھے کیا وجہ تھی کہ

اسے بلیک میل کیا گیا تھا کیا اسے کوئی بڑا لالچ دیا تھا جس طرح اس نے اس ڈاکٹر کو پیسے دیے تھے کیا اسی طرح اس نے عنایہ کو بھی کیا تھا وہ سوچے جا رہی تھی اور الجھ رہی تھی

oooooo

اس کا دل بہت بے چین تھا ماں سے ملنے کے بعد وہ بھی بہت زیادہ اداس ہو گیا تھا

اس نے جو بھی کیا تھا وہ مانتا تھا کہ سب غلط ہے لیکن اپنی محبت کو حاصل کرنے کے لیے اسے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا

اور پھر اس نے یہ سب کچھ صرف امرش کے لیے کیا تھا اس نے عنایہ کے ساتھ کوئی ایسی غلط حرکت نہیں کی تھی جس کی وجہ سے شرمندہ ہونا پڑتا

لیکن وہ اسے تباہ کرنے والا سب سے بڑا نام تھا

وہ اس کے ساتھ ایسا کچھ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے اتنی بار سمجھانے کے باوجود بھی وہ اس کی بات سمجھنے کو تیار نہیں تھی

اس نے اسے بہت سارے پیسے دینے کی آفر کی تھی لیکن اس نے ہر بار انکار کر دیا وہ اسے تھپڑ بھی نہیں مرنا چاہتا تھا لیکن عنایہ نے اس کے منہ پر تھوکا تھا

اسے بھائی کے نام پر داغ کہا تھا اسے ذلیل کیا تھا وہ اپنے آپ پر کنٹرول نہیں کر پایا تھا

اس نے اس کے معصوم رخسار پر تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی تھی جس کے بعد وہ بہت پچھتایا تھا ساری رات عنایہ اس کے پاس سٹور روم میں رہی تھی

وہ اندھیرے میں چیختی چلاتی سب کو پکارتی رہی اور پھر ڈاکٹر کے کہنے پر اس نے اسے وہ نشیلہ جوس پلا دیا تھا اور اس کے بعد جیسا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ اس جوس کا نشہ ایسا ہو گا اس نے کہا تھا کہ عنایہ ہر چیز قبول کر لے گی

اس نے اس کے سامنے اپنے ہاتھ پر چاقو چلا دیا تھا اور اس نے کہا تھا کے اسی طرح امرش اور اور شاور کو بھی قتل کر سکتا ہے

ہاں امرش کو بھی۔۔۔اگر اس کے دل میں اپنے لیے کوئی رحم نہیں ہے تو وہ کسی دوسرے پر رحم کیوں کرے گا

وہ امرش اور شناور کو جان سے مار ڈالے گا اگر یہ شادی ہوئی تو اور ان دونوں کی موت کی ذمہ دار وہ ہو گی

اس نشے نے اس کے دماغ پر اثر کیا تھا جو اسے اتنا زیادہ خوفزدہ کر گیا تھا کہ وہ اس کی بات ماننے کو تیار ہو گئی

اس کا ذہن بری طرح سے مفلوج ہو چکا تھا وہ کسی چیز کو سمجھنے کے قابل نہیں رہی تھی اور نہ ہی کسی کو اس کا نام بتا سکتی تھی اس نے اسے بہت برے طریقے سے ٹرپ کیا تھا

اور اس کے بعد اسے سٹور روم میں لائٹ آف کر کے تنہا چھوڑ گیا اور پھر وہی ہوا تھا نشے نے اپنا اثر دکھایا تھا اور چیختے چلاتے وہ اندھیرے سے بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی وہ وہاں سے نکلنے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھی

نکزم نے کمرے میں آکر اسے اپنے کپڑے پھاڑنے کے لئے کہا تھا پہلے تو وہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی رہی لیکن پھر جب مکزم نے اپنی ہی حویلی کے ایک ملازم کو شناور کے ساتھ کچھ برا کرنے کے لیے فون کیا تو وہ اس کام کے لئے مان گئی

اس نے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے کپڑے پھاڑ دیے تھے جس پر مکزم نگاہیں چرا کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا کیونکہ وہ سچے دل سے اسے اپنی بہن مان چکا تھا لیکن فی الحال اس کو صرف اپنے مطلب سے غرض تھا

اس نے کہا تھا کہ اب تمہیں وہ کرنا ہے جو میں تم سے کرواؤں گا اور وہ یہ سب کرنے پر تیار ہو گئی تھی

دوسری بار وہ کمرے میں آیا تو عنایہ وہی بے ہوش پڑی تھی اس کے پاس پڑا دوپٹہ اس نے اس کے اوپر ڈالا

اور پھر جب یقین ہو گیا کہ گھر میں کوئی بھی نہیں ہے اسے اٹھا کر وہ شناور کے کمرے میں چھوڑ آیا

اس وقت شناور نہا رہا تھا اور یقیناً اسی کی آہٹ کو محسوس کر چکا تھا اسی لیے وہ تیزی سے عنایہ کو بیڈ پر رکھنے کے بجائے زمین پر رکھ کر بھاگ گیا

اور اس کے بعد سب کچھ اس کی پلاننگ کے مطابق ہوا تھا جو اس نے سوچا تھا وہی ہوا تھا

اور اب وہ اپنی محبت کو حاصل کر چکا تھا

لیکن کیا یہ سب کچھ اتنا ہی آسان تھا کیا وہ سچ میں اسے حاصل کر چکا تھا یا وہ اسے ساری زندگی کے لیے کھو چکا تھا

وہ نہیں جانتا تھا بس وہ اس کے نام ہو چکی تھی اور وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا سب گھر والے اس سے خفا تھے سوائے اس کی ماں کے

آخر وہ اس کی ماں تھی اسے اپنے سینے سے لگا کر بہت سارے آنسو بہا کر اسے رخصت کرنے کو تیار ہو گیں

oooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی
آج اس کی زندگی کی نئی شروعات ہو رہی تھی لیکن اس گھر میں نہیں

بلکہ اس گھر سے بہت دور اس نے اسے چلنے کے لیے کہا
تو وہ خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے ہی سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی تھی

کوئی بھی نہیں تھا جو انہیں یہاں سے رخصت کرتا بس یہ خاموش رات اس حویلی کے در و دیوار ہلا گئی تھی

OOOOO

اس نے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی کیونکہ اسے جو بھی کہنا تھا وہ دادا جان کے سامنے کہہ چکی ہے اب مزید کچھ بھی کہنے کو باقی نہیں بچا تھا

وہ نجانے گاڑی کی اس طرف لے کر جا رہا تھا سفر خاموشی سے طے ہو رہا تھا جب مکزم نے بولنا شروع کیا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے بہت ناراض ہو تمہیں ناراض ہونا بھی چاہیے میں نے کام ہی ایسا کیا ہے لیکن کیا تم نہیں جاننا چاہوں گی کہ میں نے یہ سب کچھ کیوں کیا

سب کچھ جان چکی ہوں میں اب مجھے کچھ بھی نہیں جاننا میرے سامنے کسی طرح کی کوئی صفائی پیش مت کریں۔ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی

لیکن میں پھر بھی تمہیں بتانا چاہتا ہوں میں نے یہ سب کچھ تمہارے لیے کیا کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں

میں تمہاری محبت میں کچھ بھی کرنے کو تیار تھا دیکھو میں تمہاری محبت میں کتنا مطلبی ہو گیا

کتنا خود غرض ہو گیا میں نے ایک معصوم لڑکی کی زندگی برباد کر دی مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ شناور اس سے نکاح کر لے گا

یہ سب کچھ میرے لئے بھی بہت زیادہ شوکنگ ہے اس وقت مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

میرے دماغ میں بہت ساری الٹی سیدھی سوچے آ رہی تھی تمہیں کسی اور کا ہوتے ہوئے دیکھ نہیں پا رہا تھا

امرش میرے صبر کی انتہا ہو چکی تھی تمہیں کھو دینا کا دکھ ہر چیز پر بھاری تھا اور پھر میں نے یہ فیصلہ کیا میں جانتا ہوں میں غلط ہوں

میں نے بہت غلط کیا ہے لیکن میں نے یہ سب کچھ صرف تمہاری خاطر کیا ہے

کیا کیا ہے آپ نے عنایا کے ساتھ سچ بتائیں مجھے مکزم شاہ کیوں اس نے جھوٹ بولا ہے

یہ سب آپ کی سازش کا حصہ تھا نا آپ جانتے ہیں میں اس سے کیا کیا کہہ کے آئی ہوں

میں اس پر گھٹیا الزام لگا کر آئی ہوں میں اس کی معصومیت کو روند کر آئی ہوں

بتائیں مجھے آپ نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا وہ تڑپ کر اس سے سوال کرنے لگی جس پر مکزم نے آہستہ آہستہ ہر بات اس کو بتادے دی

وہ اپنی زندگی کی نئی شروعات میں اسے کچھ بھی جھوٹ بول کر یا چھپا کر آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اسے اس کے بارے میں سب کچھ پتہ ہونا چاہیے تھا

اس نے بہت صفائی سے زندگی گزاری تھی کبھی کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا

اور پھر بھی اس سے اس کی محبت نہ ملے تو یہ تو اس کے ساتھ ناانصافی تھی وہ اپنی محبت حاصل کرنے کے لیے اتنا گر گیا تھا اس نے صرف اپنی پرواہ کی تھی

کیوں کہ اس معاملے میں اس سے نے بھی محبت اور جنگ میں سب جائز ہے کا فارمولا اپنایا تھا

لیکن اس کی وجہ سے جو نقصان ہوا تھا وہ شاید صرف امرش ہی سمجھ سکتی تھی

کیونکہ مکزم پچھتا تو رہا تھا لیکن اس کے پچھتاوے پر یہ خوشی حاوی تھی کہ امرش اب تک اس کے ساتھ ہے جس کے لیے اس نے یہ سب کچھ کیا ہے وہ اسے حاصل کر چکا ہے

لیکن شاید وہ جانتا تک نہیں تھا کہ وہ کیوں اس کے پیچھے آئی ہے کس کے کہنے پر آئی ہے

کیوں اس نے اس شخص کا ساتھ قبول کیا ہے ہاں وہ کچھ نہیں جانتا تھا

وہ اسے معاف نہیں کر پا رہی تھی اور شاید وہ اسے کبھی بھی معاف نہ کر پاتی لیکن اس کی مجبوری کی انتہا یہ تھی

کہ وہ اس کے ساتھ تھی اور کسی سے وعدہ کر چکی تھی کہ وہ اس کا ساتھ ضرور نبھائے گی

اور اب اسے یہ وعدہ نبھانا تھا مجبوری میں یا خوشی سے لیکن اسے اس شخص کا ساتھ نبھانا تھا اسے اپنا کیا ہوا وعدہ نبھانا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

oooooo

اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے جس کو اس نے اپنا سب کچھ مانا تھا

جیسے بے انتہا چاہتا تھا آج وہ اسی پر الزام لگا گئی تھی

جن باتوں کا مطلب کل تک اسے پتہ تک نہ تھا آج وہ ان کی گہرائی میں اتر چکی تھی

وہ امرش کی ایک ایک بات کا مطلب سمجھ چکی تھی ہاں وہ سب سمجھنے لگی تھی کیونکہ صرف بات وہاں پر ختم نہیں ہوئی تھی بلکہ چاچی بیگم نے کمرے میں آکر اسے ذلیل کرنے کی کوئی کسر نہ چھوڑی تھی

وہ تو دادا جان اچانک وہاں پہنچ ائیں اور انہوں نے کہہ دیا کہ عنایہ کی کوئی غلطی نہیں ہے اور عنایہ کو کوئی کچھ کہنے کا حق نہیں رکھتا

اور اس دن کے بعد دادا جان کے سامنے اسے کوئی کچھ نہ کہتا۔ لیکن چاچی بیگم اپنے دل کی بھڑاس ان کی غیر موجودگی میں نکالتے رہتی تھیں

دن یوں ہی گزر رہے تھے اور پھر ایک دن جب اس کے بابا بھی خاموشی سے یہ دنیا چھوڑ کر چلے گئے تو پھر یہ سب کچھ بدلنے لگا لیکن اسے برداشت کرنے کی عادت ہونے لگی تھی

اب اس کے لیے یہ سب کچھ بہت نارمل ہو گیا تھا

ooooooo

ooooooo
,

زرشے کے ماں باپ بہت زیادہ خوش تھے بلکہ ان کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی ان کی بیٹی کے نصیب جاگ گئے تھے اب تک وہ لوگ اس بات پر یقین نہیں کر پائے تھے کہ ان کی بیٹی کے لیے حویلی سے رشتہ آیا ہے

ان سے تو یہ خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی جب کے زرشے خود کمرے میں بند ہو گئی تھی دادا جان نے بے حد محبت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے انگوٹھی پہنادی تھی

یہ انگوٹھی جواس وقت اس کہ ہاتھ کی انگلی میں موجود تھی وہ کسی اور کے نام کی نہیں بلکہ اس کے شوہر کے نام کی تھی اس کی خوشی کی کوئی انتہانہ تھی

زراور نے اپنا وعدہ پورا کر دیا تھا وہ اسے اپنا نام دے رہا تھا کسی شہزادی کی طرح اسے اپنی زندگی میں شامل کر رہا تھا تو وہ خوش کیوں نہ ہوتی

خوشی اس کے روم روم سے ظاہر ہو رہی تھی اس کے ماں باپ نے اس کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ دیکھ کر فیصلہ زراور کے حق میں سنا دیا تھا ان کی بیٹی اس رشتے سے خوش تھی تو ان لوگوں کو بھی کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں تھا

انہیں بس اپنی بیٹی کی خوشی سے سروکار تھا ان کی بیٹی خوش تھی تو وہ بھی خوش تھے۔ داداجان نے ان کی شادی کی تاریخ شناور اور عنایہ کی شادی والے دن تہہ کی تھی وہ بہت خوش تھی کہ اس کی شادی اس کی سہیلی کے ساتھ ہو رہی ہے

اور اس سے زیادہ خوشی کی بات یہ تھی کہ وہ اس کی دیورانی بن رہی ہے وہ عمر میں تو اس سے چھوٹی تھی لیکن پھر بھی اس کے ساتھ اس کا رشتہ بڑا تھا

وہ اور اس کی بچپن کی سہیلی ساری زندگی کے لیے ایک ہی گھر میں ایک ساتھ رہنے والی تھی وہ جانتی تھی عنایہ کے لیے زرشے کتنی اہمیت رکھتی ہے

عنایہ کی زندگی میں بہت کچھ برا ہوا تھا اس نے بہت کچھ فیس کیا ہوا تھا لیکن نہ جانے کیوں اسے یقین تھا کہ اب اس کی زندگی میں کچھ بھی برا نہیں ہو گا اب اللہ نے اس کے نصیب میں خوشیاں لکھ دی ہوں گی

چار سال پہلے کیا ہوا تھا وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے دماغ میں کچھ بھی محفوظ نہیں تھا وہ ان سب چیزوں سے بہت دور تھی اور اس کے ماں باپ بھی اسے ان سب باتوں سے دور رکھنا پسند کرتے تھے

اس نے ان سب چیزوں پر زیادہ فوکس نہیں کیا تھا بس اسے عنایہ کو دیکھ کر دکھ ہوتا تھا کیونکہ وہ بہت زیادہ روتی تھی اور پھر چاچی بھی اس سے بہت ہی زیادہ عجیب طرح کی باتیں سناتی تھی

وہ اسے بہت ذلیل کرتی تھیں اور کہتی تھی کہ وہ بد کردار ہے۔ وہ اس کے کردار پر انگلی کیوں اٹھاتی تھی اس نے اپنی ماں سے پوچھنے کی کوشش تو بہت کی لیکن وہ ہمیشہ کہہ دیتی کہ ان سب چیزوں سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے

اور عنایہ کو یہ ساری باتیں یاد کروا کر وہ کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی اسی لیے وہ ان سب چیزوں کا ذکر اس کے سامنے بہت کم کرتی تھی

OOOOO

سب کو پتہ چل گیا تمہاری اور بھائی کی شادی کا تم لوگوں نے سب کو بتا دیا مجھے نہیں پتا یار یہ کتنی غلط بات ہے۔

وہ بیڈ پر بیٹھی اپنا شکایت نامہ پھر سے کھول کے بیٹھی تھی جب زرشے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خاموش کروایا تھا

چپ کر جاؤ اللہ کی بندی کسی کو نہیں پتا کسی کو بھی نہیں اب تک نکاح کی خبر صرف تمہیں ہے اور خبر دار جو تم نے یہ بات کھولی

یہ بات چھپی ہوئی ہے چھپی ہوئی ہی رہے گی اور اب تو منگنی ہو چکی ہے تو شاید میں بار بار یہاں نہ وہ تو بس تمہیں منگنی کی انگوٹھی دکھانے کے بہانے میں یہاں آئی ہوں ورنہ تو امی آنے نہیں دے رہی تھی

اتنی مشکل سے بہانہ لگایا ہے کہ کیا بتاؤں اور مجھے نہ مکرش بھائی نے کسی کو بھی کچھ بھی بتانے سے منع کر دیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ باتیں کسی کو بھی نہیں پتا ابھی تک تو آگے بھی کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے خاص کر تب تک نہیں جب تک میں رخصت ہو کر یہاں حویلی میں نہ آجاؤ بعد میں اگر کسی کو پتہ چلتا بھی ہے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا

لیکن ابھی خاموشی بہتر ہے اور وہ جیسا کہہ رہے ہیں میں ویسا ہی کروں گی اس کے علاوہ میری زرا اور سے ملاقات بالکل بند کر دی ہے امی کو بھی اس بات کا جب یقین ہو گیا کہ وہ یہاں نہیں ہیں تبھی انہوں نے مجھے آنے دیا ہے

اور ہم دونوں کی شادی ایک ہی دن ہو گئی مہندی مایوں شادی ولیمہ نکاح سب کچھ ایک ایک ہی دن تمہارا ابھی نکاح ہو چکا ہے میرا ابھی نکاح ہو چکا ہے لیکن نکاح دوبارہ ہو گا

تمہارا ابھی اور میرا ابھی کیونکہ تمہارے نکاح سے کوئی اچھی یاد نہیں جوڑی اور میرے نکاح کے بارے میں کسی کو پتہ ہی نہیں تو اسی لیے یہ ساری رسمیں دوبارہ کی جائینگی جس سے میں بہت خوش ہوں۔

جیسا میں چاہتی تھی سب کچھ ویسا ہی ہو رہا ہے اللہ پاک نے میرے نصیب میں میرے حصے کی ساری خوشیاں لکھ دی ہے اور اللہ پاک تمہیں بہت ساری خوشیاں دے گا دیکھ لینا تمہارا ہر دکھ نہ بھائی ختم کر دیں گے وہ تمہیں بہت خوش رکھیں گے میں بہت بہت بہت زیادہ خوش ہوں

اس نے مسکراتے ہوئے اس کا معصوم چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا تھا جس پر عنایہ مسکرادی اس کی مسکراہٹ بہت سچی تھی کیونکہ وہ اپنے دل میں کسی طرح کا کوئی کھوٹ نہیں رکھتی تھی

س کی خوشی دیکھتے ہوئے عنایہ نے اسے نہیں بتایا تھا کہ شناور شادی کے لئے کیوں راضی ہوا ہے اور وہ اس سے شادی کیوں کر رہا ہے

لیکن اسے تو وہ بتا چکا تھا کہ وہ سب کچھ صرف اپنا بدلہ لینے کے لئے کر رہا ہے جو الزام اس نے اس کی ذات پر لگا کر اسے ہر انسان کی نظروں میں مشکوک کر دیا تھا اس الزام کا بدلہ لینے کے لئے وہ اس سے شادی کر رہا ہے

کیونکہ شناور شاہ کبھی اپنے بدلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا

یہ ساری باتیں تو جو وہ اپنے دل میں دبائے ہوئے تھی لیکن اس کی خوشی کو دیکھتے ہوئے اس نے اپنے چہرے پر کسی طرح کی کوئی اداسی نہیں آنے دی تھی کیونکہ زرشے کی خوشی اس کی خوشی تھی

ہاں وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن اب نہ تم میری عزت کرنا شروع کر دو کیونکہ میں تمہاری جیٹھانی ہوں لیکن یار ایک بات مجھے بڑی کنفیوز کر رہی ہے ہم اپنے والے کو پہچانے گے کیسے میرا مطلب ہے یہ تو بالکل سیم ٹو سیم ہیں

ہم تو یار کنفیوز ہی رہیں گے ساری زندگی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو عنایہ کھل کر ہنسی کیونکہ اس بات کو تو وہ خود بھی سوچتی تھی اس کا جواب اس کے پاس بھی نہیں تھا

oooooo

بڑے خوش نظر آرہے ہو زرا اور اتنی خوشی کے پیچھے کوئی خاص وجہ تو نہیں وہ بڑے مزے سے کھڑا چائے کے گھونٹ لے رہا تھا جب کہ اپنے پاس کھڑے مسکراتے بھائی کی خوشی زیادہ دیر تک برداشت نہیں ہوئی اسی لئے آگ لگانے کی خاطر پوچھنے لگا

ہاں خوش تو میں ہوں لیکن خوشی کے پیچھے وجہ تم ہی ہو تم نے سچ میں یار کیسے سب کو منا لیا مجھے تو لگا تھا سب بہت مشکل ہو گا تم کمال ہو جانی آئی لو یو سو مچ وہ اس کے گلے سے لگتا ہوا بولا تھا

واہ واہ پیار مجھ پر آنا بھی چاہیے میں نے تیری کتنی مدد کی ہے تیری ڈوبتی کشتی کو پار لگایا ہے لیکن سوری مجھے کوئی خاص خوشی نہیں ہو رہی وہ تمہیں دلہا بننا چاہتا تھا اس لئے میں نے تیری مدد کر دی ورنہ میرا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے

انشاءاللہ شادی کے بعد تیری معصوم سی دلہن تجھے دن میں تارے رات میں سورج کا دیدار کروائے گی۔اس نے ہنستے ہوئے کہا تھا

وہ تو بعد میں پتا چلے گا۔

ویسے مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا کہ مجھ سے شادی پر راضی ہوئی کیسے ۔مطلب وہ تو شادی سے صاف انکار کر رہی تھی تو نے اسے ڈرایا دھمکایا یا کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کہا نا۔وہ ایک بار پھر سے اس سے سوال کرنے لگا تھا جس پر شناور نے کندھے اچکا دیے

اس سے جھوٹ وہ بول نہیں سکتا تھا اور سچ بولنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا چائے وہ ختم کر چکا تھا اب مزید اس کے پاس رک کر وہ اپنے سارے راز اس پر فاش نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے نیچے جانے لگا تھا وہ اس کے پیچھے نیچے آیا تھا

وہ جان چکا تھا کہ زرشے کو اب آنے کی اجازت نہیں ہے کم از کم شادی تک تو نہیں لیکن وہ اس کے بغیر کیسے رہ سکتا تھا اسی لئے اس کا ارادہ اس سے ملنے کا تھا وہ کیوں رہتا اپنی بیوی کے بنا

دوسری طرف مکرش جب سے واپس آیا تھا شکل ہی بہت کم دکھاتا تھا اس کے لیے تو اس کی بیوی ہی سب کچھ تھی جس کے ساتھ اس نے سارا وقت گزارنا تھا اور اس کی بیوی گھر میں کسی اور کو منہ ہی نہیں لگاتی تھی

کہاں وہ بچپن میں اس کے نخرے اٹھاتے نہیں تھکتے تھے اور کہاں وہ جب سے آئی تھی ان سے ایک بار بھی ملنے نہیں آئی تھی

یہ ساری باتیں تو بعد میں کلیئر ہونے والی تھی فلحال شاید اسے مکرش پر چھوڑنا ہی بہتر تھا

••••••

وہ کافی دیر سے کروٹ پر کروٹ لئے جا رہی تھیں جب کہ مکرش اس کے قریب سو رہا تھا اس نے دو تین بار اسے جگانے کی کوشش کی جس پر وہ دو بار سو گیا تھا آج سارا دن وہ کسی نہ کسی کام میں مصروف رہا تھا اسی لئے اس کے پاس شاید جاگنے کی ہمت نہیں تھی

اور اس کے سو جانے کے بعد وہ سو نہیں پا رہی تھی آخر تنگ آ کر وہ اٹھ کر بیٹھی اور چپل پہن کر کمرے سے ہی باہر نکل گئی یہاں آئے کا چوتھا دن تھا اور جس طرح مکرش نے کہا تھا کہ تمہیں پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے اس گھر میں تمہیں سب لوگ اپنی بہو کے طور پر ٹریٹ کریں گے تو بالکل ایسا ہی ہو رہا تھا کوئی بھی اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر پایا تھا

سب اس سے دور دور ہی رہتے تھے وہ بے شک سارا دن کمرے میں رہتی کوئی اس کے کمرے کی طرف جاتا بھی نہیں تھا لیکن مکرش نے اسے کہا تھا بڑی بہو ہونے کے ناطے اس کی بہت ساری ذمہ داریاں ہیں جو اس نے نبھانی ہے جس پر اس نے اس کو کہہ دیا تھا کہ وہ اپنی ساری زمہ داریاں میں بہت اچھے طریقے سے نبھائے گی

وہ اسے تو بے فکر چکی تھی لیکن خود بے فکر نہیں ہو پا رہی تھی سب کا اتنا لیا دیا رویہ اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا

شاید وہ ان سب سے ایسی امید نہیں رکھتی تھی باہر لان میں ٹھنڈی ہوا محسوس کرتی وہ گھومنے لگی اتنے دنوں میں یہ وہ یہ تو جان چکی تھی کہ یہاں کم از کم شیر نہیں ہیں جن سے وہ خوف زدہ رہ کر اندر چھپ کر بیٹھی رہتی

یہاں کوئی جانور نہیں تھا ان لوگوں نے کسی طرح کا کوئی جانور نہیں پال رکھا تھا اور مکرش کے شیر بھی ڈیرے پر موجود تھے

یہاں وہ بالکل پر سکون تھی ابھی وہ چل ہی رہی تھی جب اسے سامنے سے آتے مہربان شاہ نظر آئے وہ انہیں اگنور نہیں کر پائی تھی نہ جانے کیوں اس کے دل میں انہیں دیکھ کر ایک عجیب سی ہلچل پیدا ہو جاتی تھی

وہ آہستہ سے اس کے پاس آئے اور اپنے کندھے سے چادر اتار کر اس کے گرد پھیلائی

بچے سردی بہت زیادہ ہو رہی ہے تمہیں اس طرح سے باہر نہیں آنا چاہیے کوئی گرم شال لے لیتی یہ موسم اکثر بیمار کر دیتا ہے وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپاتے

ہوئے اپنی شال اس کے حوالے کر گئے تھے جبکہ ان کی شال کو اپنے گرد لپیٹتے ہوئے اسے اپنائیت کا احساس ہوا تھا وہ چاہنے کے باوجود بھی اس شال کو خود سے الگ نہیں کر پائی تھی

ooooooo

مہربان شاہ کے جانے کے بعد وہ زیادہ دیر باہر لان میں نہ رہ سکی نہ جانے کیوں اس شال کو نہ تو وہ خود سے الگ کر پائی تھی اور نہ ہی وہ ان کو واپس کر پائی وہ اس شال کے ساتھ ہی اندر کی طرف قدم بڑھانے لگ گئی

اس نے ابھی تک اس شال کو اسی انداز میں اپنے گرد لپیٹا ہوا تھا جس انداز میں مہربان شاہ اسے دے کر گئے تھے

اسے واپس کمرے میں جاتے مہربان شاہ نے دیکھا تھا وہ وہیں پر اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی ان کی بیٹی انہیں دور کرنے کی کوشش تو کرتی تھی لیکن شاید ایسا ممکن نہیں تھا

کیونکہ بے شک وہ ان سے ناراض تھی لیکن اس کے دل میں اب تک اپنے باپ کے لیے بے شمار محبت تھی اور وہ اس بات سے باخبر تھی اس کا اصل باپ کون ہے

اور پھر خون کی کشش بھی تو اسے ان کی طرف کھینچتی تھی کتنی بار انہوں نے اسے خود پر نظریں جمائے نوٹ کیا تھا لیکن جان بوجھ کر نظر انداز کر دیتے تھے تاکہ وہ اس بات کو فیل نہ کرے

انہوں نے بہت بار اسے عبداللہ کو دیکھتے ہوئے بھی دیکھا تھا وہ بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی شاید بھائی کی محبت اسے کھینچتی تھی

لیکن اس کشش کو ہمیشہ نظر انداز کر دیتی تھی لیکن اب آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن اس چیز کو قبول کر رہی تھی

کہ وہ ان کے گھر کی بیٹی ہے اور خود کو بے شک کتنا ہی ان لوگوں سے الگ رکھنے کی کوشش کیوں نہ کرے وہ نہیں رکھ پائے گی۔

اور اس چیز کی شروعات آج سے ہو چکی تھی آج اس نے ان کی شال کو قبول کیا تھا کل وہ انہیں بھی قبول کرنے والی تھی بس اس سب کے لیے تھوڑا سا وقت درکار تھا

ooooooo

وہ کمرے میں آئی تو کافی پر سکون تھی باہر شاید اپنے باپ کی ملاقات کو وہ بھلا چکی تھی پھر شاید ملاقات اتنی خوشگوار تھی

کہ اس کی صحت پر اس نے اچھا اثر ڈالا تھا وہ شال فولڈ کرتے ہوئے وہیں صوفے پر رکھنے لگی

لیکن پھر نہ جانے کیا ہوا کہ اسے ایک بار پھر سے اس شال کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگایا اس کی خوشبو کو محسوس کیا اور پھر جیسے کچھ یاد آنے پر فوراً ہی اسے الگ کرتے ہوئے صوفے پر رکھ کر واپس بیڈ پر لیٹ گئی

مکرش نے کھلی آنکھوں سے یہ سارا منظر دیکھا تھا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا دھیان اس پر جاتا وہ فوراً اپنی آنکھیں بند کر چکا تھا

اس کے پاس آ کر لیٹنے پر اور پھر اپنے گرد اس کا نازک سا گھیرا محسوس کر کے وہ فوراً ہی اس کی خوشبو کے حصار میں قید ہوتا اسے اپنے قریب کر گیا تھا

کہاں چلی گئی تھی تم میں تمہیں ڈھونڈ کے پاگل ہو گیا تھا اسے اپنے کان کے قریب سرگوشی نما آواز سنائی دی تو عنائش نے اسے گھور کر دیکھا تھا

جھوٹے انسان میں کہیں کوہ کاف نہیں گئی تھی یہی باہر تھی اگر آپ مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک چکے ہوتے تو یہاں بیڈ پر آرام فرما رہے ہوتے صرف 15 منٹ ہی باہر گئی ہوں میں کونسارات سے غائب ہوں

کہ آپ مجھے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاگل ہوتے رہیں گے اور مجھے پتہ بھی نہیں چلے گا اس نے فوراً اس کی چوری پکڑتے ہوئے کہا تھا

جان من میں نے تمہیں یہاں سے اٹھ کر ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی کیوں کہ تم کہاں جا سکتی ہے زیادہ سے زیادہ میں نے تو تمہیں اپنے خوابوں میں ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی

ہر جگہ صحراؤں میں سمندروں میں کوئی جگہ نہیں چھوڑی میں نے جہاں تمہیں ڈھونڈ نانہ ہو یہاں تک کہ ریگستان تک گھوم کر آیا ہوں میں

لیکن نہ تو تم ملی اور نہ ہی تمہارا سایہ ہے کتنا پریشان تھا میں اپنے خوابوں میں ہر طرف ہاتھ پیر مار رہا تھا پھر میری آنکھ کھل گئی

دیکھا میں تو اپنے بیڈ روم میں اپنے بیڈ پر آرام سے پڑا ہوا ہوں پھر سوچا اگر میں یہاں ہوں تو تم بھلا کہا جا سکتی ہو اس وجہ نے مجھے پر سکون کر دیا اور پھر سو گیا

اس نے بڑے مزے سے داستان سنائی تھی جبکہ عنائش نے رکھ کر ایک ہاتھ اپنے ماتھے پر مارا تھا

جو ضرورت سے زیادہ زور سے لگ گیا مکرش نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا ماتھا سہلاتے ہوئے چوما تھا۔

نیند آرہی ہے مجھے آرام سے سو جائیں اور مجھے بھی سونے دیں اس کے ہونٹوں کا لمس اپنے ماتھے کے بعد اپنے گال پر محسوس کرتے اس نے فوراً اس کے لبوں کو اپنے مٹھی کی قید میں لیا تھا

ہاں تو سو جاؤ نا میں کب منا کر رہا ہوں بہت کام ہے ہمیں اتنے کام کرنے ہیں تمہیں احساس تک نہیں ہے بڑی بہو ہو اس گھر کی اور یہ وقت ہے بیڈ روم میں آنے کا

اگر تم وقت سے سنو گی نہیں تو وقت پر جاگو گی کیسے اور اگر وقت پر جاگو گی نہیں تو کام کیسے کرو گی

بہت ساری ذمہ داریاں ہیں تمہارے سر پر چلو اب سو جاؤ وہ اس کا سر اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسے کسی بچے کی طرح تھپکنے لگا

جب کہ وہ فوراہی اپنی آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی اس سے پہلے مکرش کی نیت خراب ہوتی وہ گہری نیند میں اترنے کی مکمل تیاری کر چکی تھی

ooooooo

کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں اتنا سوچ رہی ہو امرش ہم گھر واپس آ گئے ہیں نا اب ان شاءاللہ عنایہ سے معافی بھی مانگ لیں گے

اور شناؤر سے بھی سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا بس تھوڑا وقت دو فی الحال شاید عنایہ ہماری موجودگی کو قبول نہیں کر پا رہی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ نارمل ہو جائے گی اس کے ساتھ ہوا بھی تو بہت برا ہے

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس نے کھڑکی کے پاس اسے اداس سا کھڑے دیکھا وہ آہستہ سے چلتا اس کے پاس آ گیا تھا

اور ہمیشہ کی طرح اس کی آنکھوں میں شکوہ پڑھتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

کتنا مشکل تھا اس کے لئے امرش کو واپس زندگی کی طرف لانا ڈھائی سال وہ اس کے ایک نظر کرم کے لیے تڑپتا رہا تھا

اور امرش جو اس کا ساتھ نبھانے اس کے ساتھ آئی تھی وہ اس سے مکمل منہ پھیر چکی تھی

وہ محبت کا قیدی تھا اس کے ساتھ زور زبردستی سے کام نہیں لے سکتا تھا اس نے اپنی محبت سے اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا جس میں وہ کامیاب بھی ہو گیا تھا لیکن کچھ تلخ حقیقت ایسی تھی جو وہ نہ تو بھلا سکتی تھی اور نہ ہی مکزم بدل سکتا تھا

وہ اپنی ہر غلطی کو قبول کرتا تھا وہ جانتا تھا کہ اس نے غلط کیا ہے وہ غلط ہے لیکن اس غلط کو صحیح کرنے کا وقت آگیا تھا

شاید شاور اسے کبھی بھی معاف نہ کرتا اور شاید عنایہ بھی اس کی طرف کبھی بھی نہ دیکھتی لیکن وہ کوشش تو کر سکتا تھا نہ

وہ امرش کے لیے کوشش کرنا چاہتا تھا وہ اس کے لیے ان سب کو منانا چاہتا تھا اور اسے یقین تھا وہ جلد ہی ایسا کر لے گا لیکن وہ امرش کو کیسے سمجھاتا دو تین بار عنایہ اس کے سامنے آئی تھی اور ہمیشہ چہرہ پھیر گئی تھی اس کی طرف دیکھنا تک گوارا نہ کرتی تھی

جس کے پیچھے وجہ یہ تھی کہ امرش کے الزامات لگانے کے بعد اس کی ذات پر بہت سارے سوالوں اٹھے تھے جس کے جواب اس کے پاس نہیں تھے

امرش کے ان حملوں کی وجہ سے اس سے بہت کچھ برداشت کرنا پڑا تھا امرش کے ان سوالوں نے اسے کٹکھیڑے میں کھڑا کر دیا تھا

شناور نے کہہ دیا تھا کہ وہ ہر سوال کا جواب مانگے گا لیکن صحیح وقت آنے پر لیکن وقت سے پہلے ہی اس کے ذہن کو بری طرح سے ٹارگٹ کیا گیا تھا

اور شاید وہ اس سب کا ذمہ دار امرش کو سمجھتی تھی کیونکہ اس کی ذات پر انگلی اٹھانے والی سب سے پہلی تو امرش تھی سب سے پہلے اسی نے اس پر انگلی اٹھائی تھی اسے بدکردار کہا تھا باقی سب تو بعد میں اسے کچھ بھی کہنے آئے تھے

شاید اسی لیے اس کے لیے اس کی گناہ گار صرف امرش تھی
ناتو وہ مکزم کی طرف دیکھتی تھی اور نہ ہی مکزم اس کی سوچ بدل سکتا تھا ایسے میں امرش کے لیے یہ کافی نقصان دہ ثابت ہو سکتا تھا

وہ پریگنیٹ تھی اور سٹریس لے کر وہ اپنا اور اپنے بچے کا نقصان کر سکتی تھی اور یہ چیز مکزم نہیں چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ ٹینشن فری رہے

جس کے لیے وہ اسے بہت کچھ سمجھاتا رہتا تھا بتاتا رہتا تھا لیکن شاید یہ اتنا آسان تھا ہی نہیں

ooooo

مجھے تجھ سے بہت ضروری بات کرنی ہے یہاں بیٹھ فون پر بعد میں لگے رہنا وہ اچانک کمرے میں داخل ہوتا اس کے ہاتھ سے فون چھین کر بیڈ پر پھینک چکا تھا

اور جو نجانے کس سے گفتگو میں مصروف تھا ایک نظر فون کو دیکھتا پھر اپنے کاپی کیٹ کو دیکھتا بیڈ پر لیٹ گیا

میں تیری کوئی مدد نہیں کرنے والا کہ یہ زرشے سے ملنا ہے تو آدھی رات کو چوروں کی طرح جایا پھر حق سے کہہ کہ وہ میرے نکاح میں ہے

جاجو کرنا ہے کر مجھے کوئی مطلب نہیں ہے اوع میری کسی بھی چیز میں ٹانگ نہ اڑا میں ساری شادی کی رسمیں سکون سے نبھانا چاہتا ہوں

ملاقات کے لئے منع کیا گیا ہے تو شرافت سے منع ہو کر رہ

داداجان کے سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ وہ سر سے اتارنے میں زیادہ وقت نہیں لیتے

وہ اسے کہتا فون کی طرف لپکا تھا جب اچانک زراور نے بیڈ پر چھلانگ لگاتے ہوئے اس کے موبائل کو ایک زوردار کک مار کر بیڈ کے کانے تک پہنچا دیا تھا اگر زراور ہلتا تو ابھی فون نیچے گر سکتا تھا

لیکن کوئی ڈر نہیں تھا اگر حرتا بھی تو نیچے قالین پر گرتا اس کے ٹوٹنے کے چانس کم تھے اسی لیے شاور ریلیکس سا اسے دیکھنے لگا

مجھے زرشے سے ملنا ہے کوئی پلان بنا میں نے پچھلے تین دن سے اس کا چہرہ تک نہیں دیکھا میری حالت بہت خراب ہو رہی ہے تو میری بات کو سمجھ رہا ہے نہ وہ اس کے گریبان کو جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ابے کون ہے تو کیا میں تجھے جانتا ہوں۔۔۔؟

عجیب بھکاری لوگ ہیں یار مسجد کے باہر بیٹھا کرو

کسی کے کمرے میں نہیں آنا چاہیے تم لوگوں کو کہیں بھی آجاتے ہیں

"بھیک مانگنے کے لیے"

وہ جیب میں ہاتھ ڈالتا نہ جانے کیا نکالتے ہوئے اسے بری طرح سے جلا رہا تھا اور پھر اس نے انتہا ہی کر دی اپنی جیب سے پانچ روپے کا سکہ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھا

ابے کتے میں بھیک مانگنے نہیں مدد مانگنے آیا ہوں وہ تڑپ کر بولا تھا۔

میرے لیے ایک ہی بات ہے کیونکہ بات تو مانگنے کی ہو رہی ہے اب وہ بھیگ کہو یا مدد کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔۔۔؟

خیر مجھے دونوں سے زیادہ فرق نہیں ہے ذرا میری ٹانگیں دبا ہو سکتا ہے میں کوئی مدد کرنے کے بارے میں سوچوں

جس نے اپنا پیر اونچا کرتے ہوئے اس سے کہا تو زواور کا دل چاہا کہ وہ اس کی ٹانگ ہی مروڑ کر توڑ دے

لیکن نہیں یہ وقت غصہ کرنے کا نہیں تھا بلکہ اسے پیار سے سمجھانے کا تھا اس لئے دانت پستے ہوئے اس کی ٹانگوں پر ہاتھ رکھے اور آہستہ آہستہ دبانہ شروع کیا

معاملہ اس کے دل کی دھڑکن کا تھا ورنہ شاید وہ شناور کو اتنی اہمیت کبھی نہ دیتا

یار زرا اورے تیرے ہاتھ میں جادو ہے ادھر تو نے میری ٹانگوں کو ہاتھ رکھا کہ ادھر میرے دماغ میں آئیڈیا آگیا

آگیا آگیا کیا.. وہ اس کی ٹانگ کو چھوڑتے ہوئے اس کے ساتھ ہی لیٹ لیا تھا

میں جارہا ہوں دادا جان سے تیری والی کی اجازت مانگنے کے لیے پھر میں تیری والی کے گھر جاؤں گا اور وہاں سے دادا جان کا اجازت نامہ سنا کر اسے شاپنگ پر لے کر جاؤں گا

لیکن تو میری والی کے لیے دادا جان سے اجازت مانگے گا اور اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جائے گا وہاں تیری والی میں تیرے حوالے کر دوں گا اور میری والی اپنے ساتھ لے جاؤں گا

واواواشناور شاہ کتنا بہترین آئیڈیا تیرے دماغ میں آپا کیسے وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے خود کو داد دے رہا تھا جبکہ زراور سسے گھور کر رہ گیا

اور رجھے لگتا ہے دادا جان اجازت دیں گے وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

کیوں نہیں دیں گے میری بھابی ہے میری بہن جیسی ہے میں کون سا دادا جان کے سامنے زراور بن کر جاؤں گا

بے وقوف آدمی میں شناور شاہ ہوں اور شناور بن کر جاؤں گا تو ذراور ہے اور زراور بن کر ہی جائے گا

اب تو اپنی بہن کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جا سکتا اس نے بڑے مزے سے پوچھا تھا جس پر زراور کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی اس نے یہ آئیڈیا کیوں نہیں سوچا

فضول میں اتنے دیر اس کے پیر دبانے پڑ گئے لیکن یہ بھی تھا اس کے دماغ نے کام تو کیا تھا اور اب اس آئیڈیا پر کام کرنا تھا جو ان دونوں کے لئے مشکل ہر گز نہیں تھا

ooooooo

ooooo

دیکھو شناور اس شاپنگ کے بہانے کے پیچھے تمہاری کوئی مستی تو نہیں ہے نا...؟

اگر ایسا ہے تو ہم تمہیں جانے کی اجازت نہیں دیں گے

وہ دادا جان سے اجازت مانگ رہا تھا لیکن دادا جان جیسے اس کی رگ رگ سے واقف تھے

دادا جان اگر میں عنایہ کے لیے آپ سے اجازت مانگوں نہ تب آپ مجھ پر یہ الزام لگا سکتے ہیں

کہ میرے دماغ میں کوئی مستی چل رہی ہے لیکن میں تو اپنی بھابھی کو اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جا رہا ہوں۔اور آپ اس بات سے بھی باخبر ہیں کہ اب میں بہت شریف بچہ ہو گیا ہوں بالکل مستی نہیں کرتا اس نے دادا جان کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے حیرت انگیز انداز میں آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تھا

لیکن وہ چپ نہیں ہوا بلکہ اپنی اگلی بات جاری کر چکا تھا

دراصل بات یہ ہے کہ میں اس لڑکی کو جانتا تک نہیں

وہ کیسی ہے اور کس نیچر کی مالک ہے مجھے کچھ بھی پتہ نہیں ہے اور پھر اس کی شادی میرے سگے بھائی بلکہ جڑواں بھائی سے ہونے جا رہی ہے

کم از کم مجھے پتا تو ہونا چاہیے نہ کہ آخر وہ لڑکی ہے کیسی خیر زرا ورے کے ساتھ تو وہ ارجیسٹ کر لے گی لیکن اسے اپنے جیٹھ کا خیال بھی ہو گا یا نہیں

ان شارٹ میں اس سے دوستی کرنا چاہتا ہوں میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر بھابھی صاحبہ ہیں کیسی وہ ان کے پاس بیٹھا بڑے مزے سے انہیں تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ دادا جان ابھی تک اس کی بات پر یقین نہیں کر پائے تھے

ابھی تک ہمارا دل اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ تم کوئی نہ کوئی شرارت سوجھی ہوئے ہو تبھی تم اتنا زور دے رہے ہو لیکن خیر تمہارا ابھی حق بنتا ہے

اور وہ تمہاری ہونے والی بھابھی ہے تم لے جاؤ اسے اپنے ساتھ شاپنگ پر اور اکبر جعفر خان کو کہہ دینا کہ ہم تمہیں اجازت دے رہے ہیں وہ بھی انکار نہیں کرے گا

دادا جان نے اسے اجازت دیتے ہوئے اکبر کی طرف سے بھی مطمئن کیا تھا جس پر وہ مسکراتا ہوا ان کے کمرے سے باہر نکل آیا تھا

سیڑھیوں پر کھڑا زراور اس کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا جیسے دونوں انگوٹھوں کے نشان دیکھا کر اس نے مشن کامیاب ہونے کی نوید سنائی تھی

لیکن زراور کے پیچھے آتا مکرش بھی ان کا یہ کارنامہ دیکھ چکا تھا اور کچھ حد تک ان کے دماغوں میں چلتے پلان تک بھی پہنچ چکا تھا

کہاں جانے کی تیاری ہے مجھے بھی بتاؤ اکیلے تو میں تم دونوں کو جانے نہیں دوں گا وہ زراور کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے شناور کے پاس ہی لے آیا تھا

اوئے تو جانا جا کر اپنی بیوی کے نخرے اٹھا یہ ہم دونوں بھائیوں کا معاملہ ہے ہم جو چاہے کر سکتے ہیں تجھے بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے شناور نے اس کا ہاتھ زراور کے گردن سے نکالتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا تھا

اچھاتو یہ بات ہے ٹھیک ہے نہ بتاؤ میں دادا جان سے پوچھتا ہوں ویسے بھی آج کل میں ان کا فیورٹ پوتا ہوں آخر ان کی پوتی کو گھر واپس لے کر آیا ہوں

مجھ سے کون سا وہ کچھ چھپانے والے ہیں اس نے دادا جان کے کمرے کی طرف قدم بڑھائیں جس پر ایک طرف سے زراور نے جبکہ دوسری طرف سے شناور نے اسے باہر کھینچا تھا اور پھر اسے باہر ہی لے گئے

oooooo

آووووتو یہ پلاننگ کی ہے تم لوگوں نے مطلب تم لوگ ڈیٹ کرنے والے ہو اچھی بات ہے شادی سے پہلے ایسی رومانٹک ڈیٹس ہونی چاہیے

تاکہ میری بیچاری بھابھیوں کو پتہ چل جائے کہ تم دونوں کتنے کمینے ہو

وہ ان دونوں کے ساتھ باہر لان میں ٹہلتا ہوا ان دونوں کی تعریفوں کے پل باندھے جا رہا تھا جس پر وہ دونوں کندھے اچکاتے اپنی تعریفوں کو وصول کر رہے تھے

لیکن ان لوگوں کو لگتا ہے کہ میں تم لوگوں کو اکیلے جانے دوں گا میرا مطلب ہے کہ تم لوگ ڈیٹ پر جاؤ گے اور یہاں تمہارا بھائی تم لوگوں کا سچا ہمدرد یہاں کام کرے گا بہت غلط بات ہے اب تم لوگوں نے اپنی اپنی پلاننگ کر ہی لی ہے تو میری بھی کر دو

کیوں کہ میرا یہاں تم لوگوں کی شادی میں خوار ہونے کا کوئی ارادہ نہیں ہے آج میرا ابھی ارادہ اپنی بیوی کو کہیں باہر گھمانے لے کر جانے کا ہے

لیکن دادا جان مجھے اجازت نہیں دیں گے تو ایسا کرنا کہ اس گھر سے نکلنے سے پہلے میرے لیے بھی اجازت مانگ لینا ورنہ تم لوگ نکل نہیں پاؤ گے اور اسے دھمکی نہیں بلکہ دھمکی ہی سمجھنا

میں ذرا رن مریدی کر کے آتا ہوں وہ پیار سے ان کے کندھے تھپتھپاتا وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ زراوؤ اور شناؤر اب دونوں سر جوڑے اس کے لئے بھی کوئی پلاننگ کر رہے تھے کیونکہ یہ تو سچ تھا کہ وہ انہیں دھمکی ہی لگا کر گیا تھا

اگر ان دونوں نے اسے یہاں سے نہ نکالا تو وہ انہیں پھنسا سکتا تھا اور پھر دادا جان کی ڈانٹ سننی پڑتی تھی

گھر والوں کے سامنے الگ شرمندہ ہونا پڑتا ہے شناور کو شرمندہ ہونا آتا ہی نہیں تھا لیکن زا اور اب تک اتنا ڈھیٹ نہیں ہوا تھا اسی لیے وہ اب مکرش کے لیے کوئی آئیڈیا ڈھونڈ رہا تھا

پھر آخر کار ان کے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا تھا جس میں مدد کے لیے انہیں عبداللہ کی ضرورت بھی تھی

کیونکہ مکرش کا گھر سے نکلنا اتنا آسان نہیں تھا اور اسے لے کر بھی ہر حال میں جانا تھا اب پتا نہیں ان کی مدد عبداللہ کرے گا یا نہیں کرے گا

لیکن عبداللہ کی کون سنتا تھا اس گھر میں وہ مدد کرے یا نہ کرے اسے کرنی پڑتی تھی اور اب بھی تو اسے کرنی پڑے گی آخر اس کے بھائیوں کی ڈیٹ کا سوال تھا

ooooo

وہ کمرے میں آتا ہوا سیدھا دادا جان کی کرسی پر آدھا ان کے اوپر لٹکتے ہوئے بیٹھا تھا

دادا جان نے پہلے حیرت سے اسے دیکھا لیکن اس کا اداس چہرہ دیکھ کر خود بھی اداس ہو گئے

بچے تمہیں کیا ہو گیا کہیں تم بھی تو کہیں دل لگا کر شادی کیلئے یہاں تو نہیں پہنچے دادا جان نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جس پر عبداللہ نے فورا نفی میں سر ہلایا لیکن اداسی برقرار تھی

تو میرا بچہ تم اتنا اداس کیوں ہو۔۔۔؟ دادا جان حیرانگی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تھے جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا جب کہ چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ کچھ تو تھا جسے وہ چھپا رہا تھا اور دادا جان یہی چیز تو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتے تھے

عبداللہ ہمیں بتاتے ہو یا اٹھائیں ہم چھڑی اب ذرا غصے سے بولے تو عبداللہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

اس گھر میں کسی کو میری پرواہی نہیں ہے دادا جان ہر کوئی اپنے اپنے پر لگا ہے بابا جان اپنی بیٹی کے واپس یہاں آنے پر بہت خوش ہیں

کبھی کبھار اس سے بات بھی کر لیتے ہیں آپ بھی پوتی کے آنے پر بہت خوش ہو اور میرا کیا۔۔۔۔؟

جس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ ہے میری چھوٹی بہن میری طرف دیکھتی تک نہیں

اور اس کے نخرے دیکھیں کہ میں اس سے بات کر رہا تھا تو میرے سامنے سے گزر گئی

جیسے میں اس سے نہیں بلکہ دیواروں سے ہم کلام ہوں اتنا زیادہ غصہ آیا نہ مجھے کہ کیا بتاؤں آپ کو

وہ اداسی سے بول رہا تھا جب کہ دادا جان اس کا مسئلہ سمجھ کر اس کا کندھا تھپتھپانے لگے

تھوڑا صبر کرو بچے سب ٹھیک ہو جائے گا جلد ہی وہ تم سے بھی بالکل نارمل ہو جائے گی فی الحال اس کے لئے ان رشتوں کو سمجھنا ذرا مشکل ہے وہ بے حد محبت سے اسے سمجھا رہے تھے

جی دادا جان بے شک آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن میں اپنے جذبات کو کیسے کنٹرول کروں میرا دل چاہتا ہے کہ اس سے بیٹھ کر باتیں کروں

اسے اپنے بارے میں بتاؤں۔ کچھ اس کے بارے میں سنوں لیکن وقت ہی نہیں مل رہا کوئی ایسا موقع ہاتھ ہی نہیں آ رہا جس میں اس کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزار سکوں

میں نے سوچا تھا میں مکرش بھائی سے بات کرتا ہوں وہ اسے کہیں باہر کسی ریسٹورنٹ میں لے جائے اور بعد میں اس سے ملوں

ابو بھائی اتنے بیزی انسان ہیں انہیں کبھی بھی کوئی بھی کام آسکتا ہے تو ایسے میں وہ کسی اعتبار والے انسان کو اس کے پاس چھوڑ کر جائیں گے نہ۔

تو مجھ سے زیادہ کوئی اعتبار کے لائق ہو سکتا ہے جو اس کا سگا بھائی ہے اس کے لئے

لیکن آپ نے تو مکرش بھائی کو کہیں بھی گھر سے باہر نکلنے سے منع کر دیا تو اب ایسا بھی نہیں ہو سکتا اور میرا دل اتنا اداس ہے کچھ بھی کرنے کا دل نہیں کر رہا

وہ انہیں دیکھتے ہوئے اپنا مسئلہ بتا رہا تھا جب کہ دادا جان اپنے پوتے کا دکھ سمجھتے ہوئے سر ہاں میں ہلا گئے

گھر میں کام بہت زیادہ ہے لیکن اتنا بھی کوئی ضروری کام نہیں ہے کہ ہم اپنے پوتے کی اداسی کو دور نہ کر سکے

بہت اچھا آئیڈیا دیا ہے تم نے جاؤ مکرش کو بلا کر لاؤ ہم بات کرتے ہیں اس سے

جیسا تم نے کہا ہے بالکل ویسا ہی ہو گا اور دل کھول کر باتیں کر لینا تم اپنی بہن سے اور جب تمہارا دل نہ چاہے تب تک اسے واپس گھر بھی لے کر مت لانا

کہہ دینا کہ راستہ بند ہو گیا ہے واپسی کا دادا جان نے اس کی اداسی دور کرنے کے لئے ایک اور بہترین آئیڈیا دے دیا تھا

لب یو دادا جان آپ کتنے اچھے ہیں وہ ان کے ساتھ لگتا ان کے گال پر بوسہ دیتا جلدی سے باہر بھاگ گیا تھا

جہاں وہ تینوں سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے اس کی واپسی کا انتظار کر رہے تھے

اس نے بڑے اسٹائل سے اپنی جیب سے گاڑی کی چابی نکالتے ہوئے انگلی پر گھمائی اور مکرش کو دادا جان کے بلاوے کے بارے میں بتایا

مکرش اس کے اشارے پر فوراً بھاگ کر اندر گیا تھا کیونکہ ان کی پلاننگ کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا تھا یقیناً انہوں نے کچھ بڑا پلان کیا ہوا تھا

جو بھی تھا وہ تو یہ سوچ کر خوش تھا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ باہر کہیں گھومنے پھرنے کے لیے جانے والا ہے

oooooo

وہ تینوں دادا جان کے کمرے کے دروازے کے ساتھ کان لگائے گئے تھے جب مکزم نے انہیں دیکھا وہ کیا کر رہے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آیا

وہ بھی ان کے پیچھے ہی جا کر کھڑا ہو گیا دادا جان نے شادی کے دنوں کے دوران ان سب کو کہیں پر بھی باہر نکلنے سے منع کر رکھا تھا

اور خاص کر شادی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ ہاتھ بٹانے کے لیے کہا تھا کیونکہ سب کچھ ملازموں پر نہیں چھوڑا جا سکتا تھا

اس لئے میں بھی پوری کوشش کر رہا تھا گھر کے کاموں میں حصہ لینے کے لیے

کیا چل رہا ہے یہاں تم لوگ کیا کر رہے وہ پوچھنے لگا جب عبداللہ نے اُس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کروانے پر اس نے پھر سے پوچھا تھا

جس پر پہلے توزر اور نے اسے گھورا پھر ذرا سے ایک سائیڈ پر لے کر جا کر ساری بات بتانے لگا

مطلب تم سب جارہے ہواور مجھے یہاں داداجان کے آتشی روپ میں اکیلا چھوڑ کے جارہے ہو بالکل بھی نہیں تم لوگ میرے بغیر کہیں نہیں جاسکتے اس نے بھی فورا فیصلہ سنایا تھا

جبکہ اس کے اتنا کہنے کی دیر تھی شناور عبداللہ اور زراور کو ایک طرف کرتا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

مائی ڈیر کزن برادر جاکر داداجان سے بات کرو اور جہاں دل کر رہا ہے وہاں جاؤ

اور ایک اور بات تم نہ ایک شادی شدہ انسان ہو اس گھر کو لے کر تمہاری کچھ ذمہ داریاں ہیں تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم یہاں رک کر کام کرو اور ہم سب۔۔۔۔

ہم سب بھی کام کے لئے ہی جارہے ہیں وہ کچھ بولنا ہی والا تھا مکزم اسے سننے کے لیے تھوڑا سا جھکا تھا

جس پر اس نے فورا بات بدلی تھی وہ اسے تھوڑی نہ بتا سکتا تھا کہ وہ اپنی ہونے والی بیوی کے ساتھ ڈیٹ پر جا رہا ہے

او کے مجھے نہ تم لوگوں کی طرح بہانے بازیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں جانتا ہوں تم لوگ کدھر جا رہے ہو اور دادا جان تم لوگوں کو اجازت دیں نہ دیں

میری بس ایک بات پر وہ فورا مجھے جانے کی اجازت دے دیں گے اور اگر دیکھنا چاہتے ہو تو یہ دیکھو وہ کندھے اچکا کر دادا جان کے کمرے میں داخل ہوا تھا

دادا جان جو مکرش کو عبداللہ کی بات مکمل بتانے کے بعد اب دروازے کی طرف اسے دیکھ رہے تھے اس کے پکارنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئے

دادا جان وہ آج امرش کے اپوائنمنٹ ہے ڈاکٹر کے پاس اگر آپ اجازت دیں تو میں ہو کر آجاؤں

میں جتنا جلدی ہو سکے اتنا واپس آنے کی کوشش کروں گا وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا تو دادا جان نے ہاں میں سر ہلا دیا

وہ اس سے کتنے ہی ناراض کیوں نہ ہوں لیکن اپنے ہونے والے پر پوتی یا پوتے کو لے کر بہت فکر مند تھے

اور اسے دو تین دفعہ ہدایت بھی کر چکے تھے کہ اس معاملے میں وہ کسی طرح کی لاپرواہی برداشت نہیں کریں گے

مکزم نے مسکرا کر ان کی اجازت وصول کی اور پھر گردن اکڑا کر باہر نکل گیا اسے جاتے ہوئے ان تینوں نے دیکھا تھا

یہاں وہ اجازت کے لیے مر رہے تھے اور وہ آرام سے اجازت مانگ کر نکل گیا تھا مزے تو اس کے تھے

ooooo

مجھے کہیں نہیں جانا شاپنگ پر بھی میرا بالکل دل نہیں کر رہا ہے کہیں پر بھی جانے کا اس کا بلکل موڈ نہیں ہو رہا تھا باہر جانے کا وہ کونسا اس شادی سے دل سے راضی تھی کہ وہ خوشی خوشی شاپنگ کرتی پھرتی

ارے کیسے دل نہیں ہے تمہارا تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا اٹھو اور جلدی سے چلو بہت ہو گیا یار تم نے تو خود کو کمرے میں بند کر لیا ہے تمہیں پتا ہے تمہیں اس طرح سے دیکھ کر مجھے کتنا دکھ ہوتا ہے اب تو ماشاءاللہ سے سب کچھ ٹھیک ہو رہا ہے تمہیں خوش رہنا چاہیے

وہ اسے بے حد پیار سے سمجھا رہا تھا عنایہ کتنی دیر اسے منع کرتی اسے منع کرنا بھی تو آسان نہیں تھا وہی تو تھا اس کا سچا ہمدرد

ایک تو آپ بھی زرا اور بھائی ضد باندھ لیتے ہیں چلیں چلتی ہوں میں لیکن خوب لوٹوں گی آپ کو پھر احساس ہو گا آپ کو بڑا شوق چرا ہے نہ کہ مجھے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جانے کا آج دیکھیے گا

آپ نے کان پکڑ کر توبہ نہ کی نا تو میرا نام بھی عنایہ نہیں چادر لیتے ہوئے وہ اسے کہہ رہی تھی جب کہ وہ مسکرا رہا تھا

وہ اس کے ساتھ غلط کر رہا تھا اسے سچ بتائے بنا اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا لیکن اس میں غلط کیا تھا

شناور اس رشتے کو قبول کر چکا تھا اور وہ بھی تو اپنے دل سے رشتے کے لیے راضی تھی تو اچھا ہی تھا کہ وہ ان دونوں کو وقت دے رہا تھا ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع دے رہا تھا وہ بالکل مطمئن تھا

ooooo

زرشے بیٹا شناور لینے آیا ہے وہ تمہیں اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر جانا چاہتا ہے اس کے ساتھ چلی جاؤ دادا جان نے اجازت دی ہے بابا نے کمرے میں آ کر اسے بتایا تو پہلے تو وہ کتنی ہی دیر دیکھتی رہ گئی لیکن جب بابا نے بتایا کہ عنایہ بھی ان کے ساتھ جائے گی تو فوراً ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی شکر ہے کہ عنایہ کو بھی کمرے سے نکلنے کا موقع مل رہا تھا

لیکن افسوس کے آج بھی شناور ہی کہ ساتھ جانا تھا نہ کہ زرماور کے ساتھ اتنے دنوں میں ہر روز صبح سب سے پہلے اس کا چہرہ دیکھنے کی ایسی عادت لگی تھی کہ اس

کے بنا اسے سکون بھی نہیں ملتا تھا لیکن دادا جان کہ حکم عدولی بھی نہیں کی جا سکتی تھی ورنہ اس کا انجام وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اس نے تو اس دن کے بعد اب تک حویلی میں قدم ہی نہیں رکھا تھا اتنے دنوں سے وہ دونوں ایک دوسرے کی شکل تک نہیں دیکھ پائے تھے

اور سچ ہی تھا کہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے کے لئے بے حد بے قرار تھے لیکن شاید اب بھی ان دونوں نے ایک دوسرے کے سامنے نہیں آنا تھا کوئی بات نہیں وہ دونوں ایک دوسرے کے تھے انہیں ہمیشہ ساتھ رہنا تھا تو کیا فرق پڑتا تھا کچھ دنوں کی جدائی سے اب اتنا تو وہ دونوں اپنی محبت کے لیے برداشت کر ہی سکتے تھے

ooooo

یہ کیا آپ تو اکیلے جا رہے ہیں بابا تو کہہ رہے تھے کہ عنایہ بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جو گاڑی کی فرنٹ دور کھولے کھڑا تھا

بھابھی جان کیا آپ کو اتنا نہیں پتا کہ ہمارے گھروں میں شادی سے پہلے دولہا اور دلہن نہیں مل سکتے ایک تو میری بھابھی اتنی سیدھی سادی ہے کہ اتنا نہ ہو سکا کہ اپنے ہونے والے جت کے لئے اپنی سہیلی کو چھپا کر ملاقات کروادے

مجھ سے سوال پوچھ رہی ہیں حد ہے نمک چھڑکنا تو کوئی آپ سے سیکھے اس نے بے حد نرمی سے مسکراتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا تھا

زرشے شرمندہ ہونے کے بجائے وہ اسے گھورنے لگی تھی

مطلب وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی عنایہ کے ساتھ ملاقاتیں کرواتی ہ پھرے

اب آپ دل ہی دل میں مجھے راستے میں کوس لیجئے گا چلیں گاڑی میں بیٹھیں ہمیں بہت ساری شاپنگ کرنی ہے اس نے ذ ٹچلنے کے لیے کہا تو وہ بھی بنا کچھ بولے جلدی سے دروازہ کھولتی گاڑی کے اندر بیٹھ گئی تھی

ooooo

یہ تم کیا کر رہی ہو وہ کمرے سے باہر نکلا تو اسے سیڑھیوں پر کھڑے دیکھا وہ واپس کمرے میں آگیا اب موبائل لے کر واپس باہر نکلا تو پلٹ کے پیچھے دیکھا جو جاسوسانہ انداز میں ہر طرف دیکھ رہی تھی

وہ اپنے ہی گھر میں جاسوسی کیوں کر رہی تھی اسے سمجھ میں نہ آیا جب کہ وہ اسے کہہ چکا تھا کہ جلدی سے تیاری مکمل کرو ہم باہر چل رہے ہیں لنچ کرنے کے لئے دو تین بار تو عبداللہ بھی اشارہ کر چکا تھا کہ اب نکلو گھر سے

ام وہ میسج کر چکا تھا کہ میں ریسٹورنٹ میں بیٹھا ہوا ہوں اور اس کی بیوی یہاں اپنی تیاری مکمل کرنے کے بجائے جاسوسی کرتی پھر رہی تھی

اس سے رہا نہ گیا تو اس کے پیچھے اچانک سے آ کر اس سے سوال کرنے لگا پہلے تو وہ ڈر گی پھر گھور کر اسے دیکھا اور اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے ہوئے اسے چپ کروایا

کیا ہو گیا ہے اس طرح سے جاسوسیاں کیوں کر رہی ہو کچھ بتاؤ تو سہی مجھے کچھ عجیب محسوس ہوا ہے کہ تم یہاں پر اسے یہی لگا تھا کہ شاید اس نے کسی انجان شخص کو دیکھا ہے

وہ لڑکی آپ کی پہلی دوسری یا تیسری بیوی ہے شاید میں اسے دیکھ رہی تھی کافی خوبصورت ہے اس نے باہر صوفے پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

استغفراللہ لڑکی تمہیں لگتا ہے وہ میری بیوی ہے حد ہوتی ہے کسی چیز کی تم یہاں پر یہ سب کچھ کر رہی ہو وہ پریشانی سے گھورنے لگا تھا اس کے مذاق کو اس حد تک سیریس لے چکی تھی کہ اپنے ہی گھر میں جاسوسی کر رہی تھی

نہیں ہے کیا اس نے حیرت سے پوچھا تھا مکرش نے نفی میں سر ہلایا

تو پھر کدھر ہیں آپ کی بیویاں بتائیں مجھے بس بہت ہو گیا اب مجھے آپ کی بیوی سے ملنا ہے ہر قیمت پر آج ہی ابھی

ورنہ میں آپ کے ساتھ کدھر باہر نہیں جاؤں گی

ارے جان بعد میں ملواؤں گا فی الحال بالکل ٹائم نہیں ہے ان سب باتوں کا چلو وہ اسے بتا دینا چاہتا تھا کہ جتنی لمبی سوچیں اس نے سوچ رکھی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے لیکن پھر وہ ناراض ہو جاتی تو ان کا پلان دھرا کا دھرا رہ جاتا

اور وہ اسے ہر حال میں باہر لے کر جانا چاہتا تھا وہ اسے زبردستی اپنے ساتھ باہر لے کر جانے لگا تو وہ بھی اس کے ساتھ چلنے کو تیار تھی

ooooo

آج تو میرے خیال میں کسی طرح کی کوئی اپوائنٹمنٹ نہیں تھی تو پھر آپ نے ایسا کیوں کہا کہ ہم ڈاکٹر کے پاس جا رہے ہیں

وہ اسے اپنے ساتھ باہر ایک بہت ہی خوبصورت پارک میں لے کر آیا تھا وہ وہیں پر اسے کرسی پر بٹھاتا اس کے لیے کچھ کھانے کو لانے جا رہا تھا جب اس نے پوچھا تو وہ مسکرایا

تمہیں پتا ہے نہ ایسے الٹی سیدھی حرکتیں میں ہرگز نہیں کرتا

تمہیں پتا ہے میں نے کبھی اپنے کزن کے ساتھ مل کر موج مستی نہیں کی لیکن اب مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ میں نے اپنی زندگی کے بہت خوبصورت دن برباد کر دیئے اور اپنی آنے والی نسلوں کو برباد نہیں کرنا چاہتا

بس اسی لیے ان کے مستی میں شامل ہو کر میں نے بھی تھوڑی سی مستی کر دی لیکن بہت مزہ آیا ویسے تو میں کبھی دادا جان کی اجازت کے بغیر باہر نہیں گیا خاص کر تب جب انہوں نے منع کر رکھا ہو اور نہ ہی کبھی ان سے جھوٹ بولا ہے لیکن آج پہلی بار یہ کام کر کے مجھے بہت مزہ آیا ہے

وہ ہنستے ہوئے اسے بتا رہا تھا جس پر وہ بھی مسکرائی

کیا بات ہے مطلب آپ بھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر یہ سارے الٹے سیدھے کام کیا کریں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

کچھ برائی نہیں ہے اس میں بہت ساری چیزوں کو مس کر دیا امریکہ میں لیکن اب میں کچھ بھی مس نہیں ہونے دوں گا اب میں ہر چیز کو سمجھوں گا اپنی ساری غلطیاں سدھارو گا اور انشاءاللہ بہت جلد سب گھر والے مجھے معاف کر دیں گے

اس نے پورے یقین سے کہا تھا جس پر وہ کچھ بھی نہیں بولی بس دل ہی دل میں اس کے اس کوشش کے کامیاب ہونے کی دعا کی تھی

کیونکہ وہ بھی یہی چاہتی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے وہ اپنی زندگی میں خود بھی آگے بڑھ چکی تھی

مشکل سے ہی سہی لیکن اس نے اس شخص کو اپنا جیون ساتھی قبول کر لیا تھا اور اس شخص نے اسے زندگی کی ہر خوشی دی تھی وہ اس سے محبت کرتی تھی اس کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزار رہی تھی

لیکن ان سب چیزوں کی وجہ سے عنایہ کی زندگی بہت برے طریقے سے ڈسٹرب ہوئی تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اب مزید ایسا ہو

ابھی وہ دونوں وہاں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک بارش شروع ہو گئی جس پر وہ دونوں پریشان ہو گئے تھے

ارے آج تو بارش کا موسم بھی نہیں تھا اچانک سے بارش شروع ہو گئی اس نے برستی تیز بارش کو دیکھتے ہوئے کہا جب کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر ایک شیڈ نیچے لے گیا تھا جہاں بارش سے وہ بھیگ نہ سکے

موسم تو نہیں تھا لیکن وہ کب اپنی رحمت برسا دے پتہ نہیں چلتا ہے اس نے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ اس کے قریب کیا تھا

وہ چائے کا بالکل شوقین نہیں تھا اور نہ ہی چائے پینا پسند کرتا تھا لیکن اسے پسند تھا تو اس کے لیے لے آیا تھا

امریش نے اس شیشے کے گلاس کو اپنے ہاتھ میں پکڑنا چاہا جو کہ کافی گرم تھا

ہاتھ جلے گا اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا گلاس آہستہ سے اس کے لبوں کے قریب کیا تو وہ مسکرا دی

مکزم کہیں تو رومینس کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیا کریں اس کی بات وہ پر ہنس دیا تھا

تم کیا مجھے پاگل سمجھتی ہو۔۔۔؟ کے اتنے حسین موقع کو ہاتھ سے جانے دوں

چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے وہ اس کے لبوں کے قریب گلاس کرتا اس کا ہاتھ تھام چکا تھا امریش مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلاتے اپنی زندگی کے خوبصورت لمحات سے لطف اندوز ھو رھی تھی

ooooo

وہ اسے پاگلوں کی طرح ہر مارکیٹ میں لے جا رہا تھا جبکہ زرشے اب تھک چکی تھی وہ جس چیز کی طرف نگاہ کرتی وہی اٹھا کر وہ پیک کرنے کا آرڈر کر دیتا وہ بار بار اپنے موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا

یار ایک تو تمہارا شوہر بھی دنیا کا سب سے بڑا لعنتی انسان ہے اتنا بڑا پلان کیا تھا میں نے ہر چیز پرفیکٹ کی تھی لیکن اس آدمی کو اتنی توفیق نہیں ہوئی کہ وقت پر ا جائے باہر بارش شروع ہو چکی ہے

لیکن اس آدمی نے اب تک اس مارکیٹ میں قدم نہیں رکھا تم لوگوں کی رومینٹک ڈیٹ کا بیڑا غرق کر دیا ایک گھنٹے میں تم لوگوں روم میں بیٹھ کر مکھیاں مارو گئے یا شاید وہ بھی شاید نہیں کر پاؤ گے کیونکہ یہ جناب تو اگلے ایک گھنٹے میں بھی نہیں آنے والے

اتنا خرچہ کروادیا میرا تمہارے شوہر نے اور اب تک وہ کمینہ پہنچا ہی نہیں وہ آگے آگے چلتے اس کے شوہر کی تعریف کر رہا تھا جبکہ اس کے پلان کے بارے میں جان کر وہ سر سے پیر تک گھور کر رہ گئی تھی

ابھی وہ مزید اس سے کچھ بھی کہتا کہ نیچے والے فلور پر وہ دونوں نظر آئے تھے اس کے ہاتھ میں بے شمار بیگز جبکہ عنایہ ابھی ہر طرف گھور رہی تھی

عنایہ یار بس کرو اور کتنی شاپنگ کرنی ہے تم نے تو مجھے لوٹ لیا ہے سارا جہیز کیا آج ہی تیار کروانا ہے تم نے وہ اس کے ساتھ چلتا چلتا اب تھک چکا تھا

شوق بھی تو آپ کو ہی ہو رہا تھا مجھے اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر چلنے کا اب تو آپ کو خوش ہونا چاہیے آخر میں نے آپ کی بات کا مان رکھا ہے اور اس طرف چلیں مجھے آئسکریم لینی ہے

اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایس کریم پالر کی طرف جا چکی تھیں جبکہ وہ شناور کو وہیں سے نیچے آنے کا اشارہ کرتا اس کے پیچھے گیا تھا

تمہاری سہیلی کے آئس کریم کی بھوک کبھی ختم نہیں ہوتی جب دیکھو ٹھوستی رہتی ہے

لیکن پھر بھی اگر اس سے پوچھا جائے کہ ایس کریم کھاؤں گی تو اس کے منہ پر کبھی انکار نہیں ہو گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا

بس شناور صاحب بہت برداشت کر لیا میں نے آپ کب سے میرے شوہر کو گالیاں دیئے جا رہے ہیں اگر آپ نے اب کچھ بولا نہ تو اچھا نہیں ہو گا

وہ اسے ضرورت سے زیادہ برداشت کر چکی تھی اور اب جب وہ اپنے شوہر اور لاڈلی سہیلی کو دیکھ چکی تھی کہ وہ نیچے والے فلور پر ہیں تو اس سے ڈرنے والا کوئی سسٹم ہی نہیں تھا

اسی لئے بڑی ہمت کر کے بولی تھی جس پر شناور نے سر سے پیر تک اسے گھورا اور پھر نفی میں سر ہلا کر سیڑھیاں اترنے لگا وہ بھی اس کے پیچھے بھاگ گئی تھی

ooooooo

ooooo

اچھاتواب مجھے سمجھ میں آیاکہ آپ نے یہاں آنے کی اتنی جلدی کیوں مچار کھی تھی یہاں آپ کی مسز جو آئی ہوئی ہے

میں بھی تو پاگل ہوں سمجھی ہی نہیں آپ اتنے اچھے بھلا کیسے ہو سکتے ہیں کہ مجھے شاپنگ کروانے لے کر چلیں

اور پھر وہ بھی زبردستی ہر حال میں چلو میرے ساتھ تمہیں باہر نکلنا چاہیے تمہیں شاپنگ کرنا چاہیے تمہاری شادی ہونے والی ہے اور اس کے پیچھے کی وجہ یہ ہے اس نے اندر داخل ہوتی زرشے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اس نے شاید اس کے پیچھے شناور کو دیکھا ہی نہیں تھا کیوں کہ وہ وہاں تھا ہی نہیں وہ کہیں پیچھے ہی رہ گیا تھا جب کہ زرا اور اتنے دنوں کے بعد اپنی بیوی کو دیکھ کر تھوڑا سا بے باک ہو گیا تھا وہ کرسی سے اٹھتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اسے اپنے سینے سے لگا لیا

عنایہ کی تڑتڑ چلتی زبان کو یکدم بریک لگی تھی۔اور حیرت کے مارے اس کا منہ اوکی شیپ میں کھل گیا تھا

استغفراللہ استغفراللہ یہ مجھے کیا دیکھنے کو مل رہا ہے تم لوگ بیچ بازار میں کھڑے یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو تم لوگوں کے یہ سب کچھ کرنے کے لئے میں نے کمرہ بک کیا ہوا ہے۔یہ سب کچھ تم جا کر اس کمرے میں کرو مجھے اور میری بیوی کو یوں بیچ چوراہے پر بدنام کرنے کی ضرورت نہیں ہے اچانک شناور کی آواز نے ان دونوں کو ہوش کی دنیا میں واپس لایا تھا

زرشے تو ضرورت سے زیادہ ہی شرمندہ ہو گی جبکہ زر اور شناور کو گھورتا ہوا زرشے کے لیے کرسی گھسیٹنے لگا اس پر وہ فوراً ہی بیٹھ گئی تھی عنایہ نہ جانے کیا کیا بولنے والی تھی لیکن شناور کی آمد نے اس کی زبان پر بھی تالا لگا دیا تھا

شناور نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا تھا یقیناً اس کا یہاں آنا اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا اسے کون سا فرق پڑتا تھا وہ سکون سے کندھے اچکا تھا سب کے لئے ایس کریم آرڈر کرنے جا چکا تھا

عنایہ ایک آئسکریم کھا چکی تھی اسی لیے دوسری کے آنے پر اس نے تھوڑا صبر کیا تھا لیکن انکار ہر گز نہیں کیا تھا وہ آئسکریم جیسی نعمت کو انکار کر کے اللہ تعالی کی ناشکری ہر گز نہیں کر سکتی تھی

اس لئے اس نے سکون سے دوسری آئسکریم لے کر کھانا شروع کر دی تھی ۔جب کہ اس کو دوسری آئس کریم کھاتے دیکھ زرشے کو شناور کی تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد آئی تھی جو اوپر فلور سے نیچے آتے ہوئے اس نے اس سے کہی تھی کہ اگر عنایہ کو ہزار دفعہ بھی آئسکریم کھلا دی جائے تو وہ ایک دفعہ بھی انکار نہیں کرے گی

کتنے اچھے سے جانتا تھاشناور اسے اسے تو یہ بات بہت اچھی لگ رہی تھی جب کہ عنایہ جیسے کسی چیز کو کوئی اہمیت ہی نہیں دے رہی تھی وہ تو بس اپنی ہی سوچوں میں مگن اپنی آئسکریم انجوائے کر رہی تھی

یار بس کرو تم لوگ آئس کریم کھانے میں اتنا وقت لگا دیا ہے میرے اچھے خاصے پیسے برباد ہو گئے ہیں تم لوگوں کی وجہ سے جاؤ کمرے میں جاؤ انجوائے کرو

ایک دوسرے کے ساتھ تھوڑا بہت وقت گزارو میں اپنی بیوی کو خود شاپنگ کروالوں گا وہ بڑے مزے سے بول رہا تھا جب کہ عنایہ جو آئسکریم کھا رہی تھی اس کے بعد پھر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

نہیں کمرے میں جانے کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے میں تو صرف ایک بار اسے دیکھنا چاہتا تھا بس ملاقات ہو گی اتنا ہی کافی ہے اب صبر کروں گا اس نے مسکراتے ہوئے زرشے کا ہاتھ تھاما تھا

جس پر عنایہ نے سکون کا سانس لیا شکر ہے کہ وہ اسے اس آدم خور کے پاس اکیلا چھوڑ کر نہیں جانے والے تھے

ارے ایسے کیسے میں نے پیسے لگائے ہوئے ہیں تم لوگوں کو جانا پڑے گا دل کرے یا نہ کرے ایک دوسرے کی شکل تک نہ دیکھنا کمرے میں جا کر لڑائی جھگڑا شروع کر دینا لیکن جانا ضرور

تم لوگوں کے چکر میں اپنی ڈیٹ کا بیڑہ غرق نہیں کر سکتا چلو نکلو یہاں سے اسنے دو انگلیوں سے چٹکی بجاتے ہوئے ان دونوں کو وہاں سے کھسکانے کی پوری پلاننگ کر رکھی تھی۔

شناور تو بہت کمینہ ہے ٹھیک ہے ہم لوگ جا رہے ہیں میں ذرا زرشے کو شاپنگ لے کر جاتا ہوں تب تک تو عنایہ کو لے آنا زیادہ ٹائم نہیں ہے دادا جان نے کہا تھا کہ جلدی گھر واپس آنا ہے۔

زرا اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے زرشے کو اٹھنے کا اشارہ کرنے لگا جب کہ عنایہ پریشان ہو گئی تھی وہ سچ میں اسے شناور کے پاس چھوڑ کر جا رہے تھے وہ بھی ان کے ساتھ ہی اٹھ کر کھڑی ہو گئی

ارے تم کہاں جا رہی ہو جانے من یہاں رکو وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تھام کر کے واپس کرسی پر بٹھا چکا تھا جس پر اس نے اسے گھور کر دیکھا اور اسکے آنکھ دبانے نے اس کو لمحے میں ہی نظر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا

چلے نکلو تم لوگ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو ہاں تو ڈارلنگ آپ کو ویسے شاپنگ کی ضرورت تو نہیں ہے میں آپ کے لیے سب کچھ لے چکا ہوں

لیکن پھر بھی تم کچھ لینا چاہو تو لے سکتی ہو لیکن میری پسند کا۔ میری پسند کا خاص خیال رکھنا میں چاہتا ہوں کہ تم سر سے پیر تک میری پسند میں ڈھل جاؤ

ویسے تمہیں وہ سارے ڈریس پسند آئے جو میں تمہارے لئے لے کر آیا ہوں ---؟

ارے پسند کیوں نہیں آئے ہوں گے ان کو پسند کیا کس نے ہے وہ ان دونوں کو مکمل نظر انداز کرتا اس سے مخاطب ہوا تھا جبکہ زر اور نفی میں سر ہلاتا زر شے کا ہاتھ تھامے وہاں سے نکلا تھا اور وہ ان کے دروازے سے غائب ہونے تک ان لوگوں کو دیکھتی رہی

ooooo

اب نگاہ کرم اس طرف بھی کردو شوہر تمہارا یہاں بیٹھا ہے اور تمہیں دروازے کی طرف دیکھنے سے فرصت نہیں ہے بتاؤ اور ائس کریم کھاؤ گی ویسے تو کھانی نہیں چاہیے اتنی ائس کریم تمہارے لیے اچھی نہیں ہے جتنی کھالی اتنی بہت ہے

وہ لوگ چلے گئے ڈرامہ بند کریں وہ کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھتے ہوئے اچانک سے بولی تھی

جس پر شاور نے مڑ کر دیکھا اور پھر کندھے اچکا کر ریلکس ہوتا کرسی پر پھیلا کر بیٹھ گیا

کتنا مشکل ہے نا یہ سارا ڈراما کرنا آپ کو ڈرامہ کرنے کی ضرورت کیا ہے آپ سب گھر والوں کے سامنے بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ یہ شادی کیوں کر رہے ہیں

اچھااب میں سمجھی آپ سب کے سامنے اچھابننے کاڈرامہ بھی کررہے ہیں خیر آپ کوجو کرناہے کرتے رہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

میں نہ کل غلط تھی اور نہ ہی آج غلط ہوں مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا آپ میرے ساتھ کتنا برا کر سکتے ہیں میں نہیں جانتی لیکن اتنا جانتی ہوں کہ میرے ساتھ جو کچھ بھی ہو چکا ہے نہ اس سے برا اور کچھ نہیں ہو سکتا

وہ اسے دیکھتے ہوئے بہت نرم اور معصوم سی انداز میں بول رہی تھی کتنی دیر وہ اسے دیکھتا رہ گیا

تم اس معصومیت سے مجھے امپریس نہیں کر سکتی تم اس نے مجھ سے میرا بہت کچھ چھینا ہے بہت کچھ تم نے مجھ سے میرے رشتے چھینے ہیں

میرے اپنوں کا اعتبار ٹوتا ہے میں تمہیں آسانی سے معاف نہیں کروں گا وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا

آپ کی باتیں بالکل درست ہے ہاں میں نے آپ سے بہت کچھ چھینا ہے آپ کے اپنے آپ کے رشتے ان رشتوں کا اعتبار اور پھر آپ کی محبت میری وجہ سے آپ نے اپنی محبت کھو دی

کہتے ہیں انسان کبھی اپنی پہلی محبت نہیں بھلا پاتا اور نہ ہی اپنی محبت کو کسی دوسرے کے ساتھ دیکھ سکتا ہے نہ جانے آپ امرش اور مکزم کو ایک ساتھ دیکھ کر کیسا محسوس کرتے ہونگے

کبھی کبھی مجھے آپ کے لئے بہت برا محسوس ہوتا ہے لیکن جب میں اپنے ساتھ ہوئی محرومیوں کو سوچتی ہوں ناتب مجھے لگتا ہے کہ جو میرے ساتھ ہوا وہ زیادہ برا تھا

آپ توسب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلے گئے اپنے اپنوں سے دور رشتوں سے دور ہو کر بھی آپ نے ایک پر سکون زندگی گزاری ہاں کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے اپنے رشتوں سے دور رہ کر بہت کچھ برداشت کیا لیکن اتنا برداشت نہیں کیا ہو گا جتنا کے میں نے کیا ہے

شناور شاہ آپ میری اس زندگی کا ایک دن نہیں جی سکتے جو میں پچھلے چار سالوں سے جی رہی ہوں

اور جانتے ہیں یہ سب کچھ کیوں ہوا آپ کی وجہ سے میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا اس کی وجہ آپ ہیں جانتے ہیں کیوں میں بتاتی ہوں

امرش کو مکزم شاہ چاہتا تھا آپ ان دونوں کے بیچ آ گئے امرش کو آپ نے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا اور مکزم شاہ نے میری زندگی برباد کر دی

اگر کہا جائے نہ تو میری کہانی بس ایک جملے میں ختم ہو جاتی ہے آپ بدلے کی بات کرتے ہیں نہ تو سچ کہوں تو بدلہ لینے کا حق مجھے بھی ہے

ناانصافی میرے ساتھ میں ہوئی ہے ظلم کے پہاڑ مجھ پر ٹوٹے ہیں۔ لیکن پھر بھی میرا دل آپ کی طرح چھوٹا سا نہیں ہے جائیں کیا یاد کریں گے میں نے معاف کیا آپ کو

آپ نے میری زندگی برباد کی مجھ سے میرا بچپن چھین لیا مجھ سے میرا سکون چھین لیا میں پھر بھی آپ کو معاف کرتی ہوں۔

جائیں شناور شاہ کے لیں اپنا بدلہ ارے آپ کو موقع میں عنایہ شناور شاہ دیتی ہوں۔ کیا یاد کریں گے آپ جو سلوک کرنا چاہیں کر لیں اتنا کچھ برداشت کر چکی ہوں نہ اس سے بڑھ کر آپ مجھے کوئی سزا نہیں دے سکتے

دل کا سکون حاصل کر لیں میں آپ کو کھلی اجازت دیتی ہوں وہ شان بے نیازی سے کہتی مسکرا رہی تھی اس کے چہرے پر کوئی دکھاؤ نظر نہیں آ رہا تھا

وہ اس سے ڈر نہیں رہی تھی اور نہ ہی اس سے بات کرتے ہوئے وہ ہچکچاتی تھی

چار سال پہلے وہ ایک چھوٹی سی معصوم سی عنایہ تھی اور آج بس اتنا فرق تھا کہ وہ بہت چھوٹی سی معصوم سی تھی اب ایک جوان لڑکی خوبصورتی سے کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والی عنایہ تھی

لیکن وہ عنایہ بھی بہت معصوم تھی اور یہ عنایہ بھی بہت معصوم تھی اس کے انداز دیکھ کر شاور مسکرا دیا تھا

شاپنگ کرنے چلنا ہے یہ جتنی کر لی اتنی بہت ہے وہ کافی دیر کے بعد بولا تھا

نہیں مجھے مہندی والے لہنگے کے ساتھ گھوسہ لینا ہے۔پتہ نہیں کس بے وقوف نے شاپنگ کی ہے جس کو اتنا بھی نہیں پتہ کہ مہندی والے دن دلہن گھوسہ پہن کر پیاری لگتی ہے نہ کہ سینڈل وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اسے چڑا کر بولی تھی

اس بے وقوف نے زندگی میں پہلی دفعہ شاپنگ کی تھی وہ آگے چلتا ہوا جتانے والے انداز میں بولا عنایہ دل چاہا کہ وہ قہقہ لگا کر ہنسے اس کی حالت اسے مزہ دے رہی تھی لیکن یہ تو ابھی شروعات تھی۔

ooooooo

وہ اس کے سامنے فریش جوس رکھتا ہوا خود بھی اس کے بالکل پاس ہی کرسی رکھ کر بیٹھ گیا تھا۔

یہاں سے کسی شاپنگ مال میں جائیں گے میں نے کچھ کپڑے لینے ہیں اپنے لیے اور کچھ اور بھی ضروری چیزیں لینی ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جب کہ مکرش ہاں میں سر ہلا چکا تھا۔

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ اچانک اسے ایک آدمی اپنی طرف آتا ہوا نظر آیا وہ مسکرا کر اٹھ کر اس سے ہاتھ ملانے لگا

مکرش صاحب آپ نے سیاست میں کیا قدم رکھا آپ سب دوستوں کو بھول ہی چکے ہیں یہ تو بہت غلط بات ہے کم از کم دوستوں کو یاد رکھنا چاہیے نا

وہ اس سے ملتے ہوئے کہنے لگا جب کہ عنائش بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اسنے بھی سلام کیا تھا جس کا جواب دیتے ہوئے اس نے مکرش کو کوئی اشارہ کیا تھا

وہ مکرش آج ایک بڑی اہم میٹنگ ہونے والی ہے یہاں اسی ہوٹل کے نیچے فلور پر نوکلائنٹس کو لے کر بہت پریشان تھا پتا نہیں کر پاؤں گا یا نہیں فوران سے آئے ہیں کلائنٹس اور میں پہلی بار اس طرح کی کوئی ڈیل سائن کرنے آیا ہوں تو کافی کنفیوز ہون اور تھوڑا بہت نروس بھی

تم تو اس کام میں ایکسپورٹ ہو نا تو پلیز میری تھوڑی سی مدد کر دو یار آج میرے ساتھ یہ میٹنگ اٹینڈ کر لو

اس نے منت بھرے لہجے کہا جبکہ مکرش نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے لڑکے کو

یار ایسا کیسے ممکن ہے میرے ساتھ میری بیوی آئی ہے میں اسے کہاں پر چھوڑوں گا اور ایسی میٹنگ میں تو وہ بور ہو جائے گی اس نے معذرت کرنا چاہی

نہیں نہیں مکرش میں بالکل بور نہیں ہوں گی آپ جائیں ان کی مدد کریں وہ پریشانی میں ہے اس نے فورا اسے کہا تھا

نہیں جان میں تمہیں اس طرح سے نہیں چھوڑ سکتا اس طرح اچھا نہیں لگتا تم یہاں اکیلے کیسے۔۔۔۔۔؟ وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ سامنے سے عبداللہ آتا نظر آیا

السلام علیکم تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو وہ سیدھا اسی کے پاس آکر رکا تھا سب کچھ انکی پلانگ کے مطابق ہو رہا تھا مکرش مسکرا دیا تھا

ooooo

وعلیکم سلام عبداللہ میں اور تمہاری بھابھی ذرا باہر آؤٹنگ کے لیے آئے تھے لیکن مجھے ضروری کام آگیا ہے تو کیا تم تھوڑی دیر کے لئے اسے کمپنی دے سکو گے وہ بڑے ہی عاجزانہ انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا

ارے یار ویسے تو مجھے بہت ضروری کام سے جانا تھا چلو آپ کے لئے کچھ بھی اس نے بڑے ہی مصروف سے انداز میں گھڑی کو دیکھتے ہوئے کرسی سنبھالی تھی

جب کہ عنائش تو بس اسے دیکھے ہی جا رہی تھی عبداللہ نے اسے اپنے آپ کو دیکھتے نوٹ تو کیا تھا لیکن زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اس نے اپنے جذبات کو بہت زیادہ کنٹرول میں رکھا ہوا تھا۔

تھینک یو سو مچ یار تم بس یہاں تھوڑی دیر بیٹھو میں تھوڑی دیر کے اندر ہی واپس آجاؤں گا وہ اپنے دوست کو اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا جس پر عبداللہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا

اس کے جاتے ہیں وہ بھی کرسی پر بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

کچھ آرڈر کیا تم نے رکو میں کرتا ہوں آئسکریم کھالوں گی تم بلکہ آئس کریم کو چھوڑو کیک منگواتے ہیں۔

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تھا عجب کہ عنائش اب تک کچھ بھی نہیں بول رہی تھی۔

تم دونوں غالبا یہاں انجوائے کرنے کے لئے آئے ہوں گے لیکن یہ کچھ یار دوست ایسے ہوتے ہیں جن کی مدد کرنی پڑتی ہے

اذان بہت اچھا انسان ہے ہمیشہ سکول میں میری مدد کرتا آیا ہے بلکہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے وہ مسکراتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ عنائش نے حیرانگی سے دیکھا اگر وہ

اس کا اتنا بیسٹ فرینڈ تھا سکول کے زمانے کا دوست تھا تو اس سے بات کیوں نہیں کی تھی

اگر وہ آپ کے دوست تھے تو پھر آپ کو اپنے ساتھ مدد کے لئے کیوں نہیں لے کر گئے مکرش کو کیوں کہا انہوں نے ساتھ چلنے کے لئے وہ حیرت سے دیکھتی اپنے دل میں دبا سوال پوچھنے لگی

عبداللہ کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر اسی ٹیبل پر دے مارے جس پر وہ بڑے مزے سے بیٹھا ہوا ہے اس کی زبان پر کنٹرول کیوں نہیں رہتا تھا

میرا دوست نہیں مکرش بھائی کا دوست میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ بھائی کا بہت اچھا دوست ہے بلکہ بچپن سے سکول کے زمانے کا دوست ہے تو ایسے دوستوں کی مدد کرنی پڑتی ہے میرا ایسا کوئی دوست نہیں ہے وہ فورا اپنی بات سے مکر گیا تھا

اس نے ہاں میں سر ہلایا جیسے اس کے بات کو اب سمجھی ہو۔ یا شاید سمجھی ہی نہ ہو عبداللہ کو کون سا کوئی فرق پڑتا تھا اس نے اپنی طرف سے صفائی دے دی تھی اتنا ہی کافی تھا

یہاں پر کوئی میٹنگ نہیں تھی بلکہ وہ تو اپنے بیسٹ فرینڈ اذان کو یہ ساری پلاننگ میں شامل کر چکا تھا

اسے اپنی بہن کے ساتھ وقت گزارنا تھا جس کے لیے اس نے اذان کو بھی اس سب چیزوں میں شامل کر لیا تھا جب کہ اذان کوئی بزنس مین نہیں تھا۔

وہ تو اپنے ہی علاقے میں ایک چھوٹا سا کافی کو

کیفے چلاتا تھا آج وہاں سے چھٹی کر کے وہ یہاں آیا تھا اپنے دوست کی مدد کرنے کے لئے۔

اس کے لیے چاکلیٹ کیک آرڈر کر کے وہ پیسٹریز پیک کروانے لگا۔

پیسٹریزا سے زیادہ پسند تھی اور نہ جانے کیوں لگ رہا تھا کہ وہ اسی کے لئے پیک کروا رہا ہے

بچپن کی کوئی یاد اس کے دماغ میں محفوظ نہیں تھی سوائے اس کے کہ وہ اس سے اے بی کہتی تھی اور کسی کو بھی یہ لفظ استعمال نہیں کرنے دیتی تھی کیونکہ وہ صرف اس کا اے بی تھا

بھائی لفظ اسنے کبھی استعمال نہیں کئے تھے اور نہ ہی کبھی زحمت محسوس کی تھی اسے بڑا ہونے کا حق دینے کی

ایسے کیا دیکھ رہی ہو تم لگتا ہے تمہارے پاس مجھ سے بات کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے سچ کہوں تو میں خود بھی ایسا ہی محسوس کر رہا ہوں سمجھ نہیں آ رہا کہ کیا بات کروں وہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا لیکن اسے خاموش پا کر وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا

میرا نہیں خیال کہ ہم کو ایک دوسرے سے بات کرنے کے لیے الفاظ کی ضرورت ہے نہ جانے کون سے لہر میں آ کر اس نے یہ جملہ بولا تھا جس پر عبداللہ نے مسکرا کر اسے دیکھا

ہاں بالکل ایسا ہی ہے ہمیں بات کرنے کے لیے الفاظ کی ضرورت ہر گز نہیں ہے وہ کیک کا پیس اس کی پلیٹ میں رکھتے ہوئے خوش دلی سے بولا تھا۔

آپ بھی بزنس کرتے ہیں وہ۔ کیک کا پیس کھاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی جس پر وہ مسکرا دیا تھا

نہیں میں فیکٹری کا کام سنبھالتا ہوں یہ بزنس میرے بس سے باہر ہے میں یہ سب کچھ نہیں کر سکتا۔ میرے لیے یہ سب کچھ بہت بور نگ ہے سب نے مجھے اس طرف لگانے کی بہت کوشش کی لیکن عبداللہ بھی اپنے نام کا ایک تھا جو کام نہیں کرنا اس گلی کی طرف دیکھنا بھی نہیں

ان لوگوں نے مجھے امریکا بھیجا تھا بزنس ڈگری لینے کے لیے میں ڈگری لے کر آیا اور آکر بابا کے سامنے رکھ دی اور کہہ دیا رکھیں اپنی ڈگری اپنے پاس میرا اس سے کوئی لینا دینا نہیں

بابا نے کہہ دیا کہ دو سال فیکٹری میں لگاؤ اس کے بعد وہ فیصلہ کریں گے کہ مجھے آگے کیا کرنا ہے

تب سے فیکٹری میں سنبھال رہا ہوں ہو سکتا ہے بابا میری قابلیت دیکھ کر مجھے دولہا بنانے کا فیصلہ کریں دیں وہ شرارتی انداز میں بول رہا تھا

تو آپ کو دولہا بننا ہے مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ دلہن بھی آپ پسند کر کے بیٹھے ہوئے ہیں وہ شرارتی لہجے میں بولی تو عبداللہ مسکرایا

چھوڑو تم یہ ساری باتیں کیک کھاو وہ اس کا دھیان بٹاتے ہوئے کہنے لگا لیکن اس کو احساس ہو گیا تھا

بالکل نہیں آبی آپ کو مجھے بتانا پڑے گا بتاؤ کون ہے وہ لڑکی جلدی بتاؤ ورنہ میں پورے گھر میں اشتہار لگا کر سب کو بتا دوں گی کہ آپ کی کوئی گرل فرینڈ ہے وہ فورا اپنی کرسی چھوڑ کر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی تھی

ارے کوئی نہیں یار تم تو بس ایسے ہی بات کو لے کر بیٹھ گئی ہو کوئی بھی نہیں ہے مطلب کوئی بھی نہیں ہے مجھے دیکھ کر لگتا ہے کہ میری کوئی گرل فرینڈ ہو سکتی ہیں اس نے اپنی بات بدلی تھی کیوں نہیں ہو سکتی میرے بھائی اتنا پیارا ہے بلکہ شہزادہ ہے ایک کی ہزار ہو سکتی ہیں اور مجھے آبی پلیز بتاؤ نا۔

وہ سب کچھ بھول بلا کر اس کے گال کھینچتے ہوئے بڑے پیار سے پوچھنے لگی تھی کہ اچانک مکرش کی واپسی ہو گی۔

وہ تو بڑے مزے سے اس کے پاس بیٹھا اس کے چہرے کے ایکسیٹمنٹ دیکھ رہا تھا مگر مکرش کے آجانے سے اس کا موڈ خراب ہو گیا کیونکہ عنائش اس کے قریب سے اٹھ کر دور ہو کر بیٹھ گئی تھی جیسے یاد آگیا تھا کہ وہ یہاں کیا بن کر آئی ہوئی ہے

بہت دیر ہو گئی ہے ویسے بھی میرا کام ہو گیا ہے تو میں نے سوچا کہ اب ہم چلتے ہیں اس نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا تھا جبکہ ان دونوں کو پاس بیٹھے دوسرے سے اتنے مگن انداز میں بات کرتے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی

جی بہت لیٹ ہو گیا ہے اب چلنا چاہیے وہ فورا کرسی سے اٹھ کر تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی جبکہ مکرش عبداللہ کا کندھا تھپتھپاتا وہاں سے نکلا تھا وہ بہت خوش تھا آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن وہ اپنے خول سے باہر نکل رہی تھی

وہ چیز کو قبول کر رہی تھی کہ یہ سب لوگ اس کے اپنے ہیں کوئی غیر نہیں بہت جلد وہ اسے نارمل کرنے والے تھے

ooooooo

بارش بہت زیادہ تیز ہو چکی تھی وہ اسے گاڑی میں بیٹھنے کے لئے کہہ کر اب شناور کو فون کر رہا تھا

بارش بہت تیز ہوتی جا رہی ہے اور اندھیرا بھی شروع ہو گیا ہے اب ہمیں گھر کے لئے نکلنا چاہیے وہ اسے اپنے ساتھ اس روم میں لے کر آیا تھا جو شناور نے اس کے لئے بک کروایا تھا اس کے ساتھ آتے ہوئے وہ بالکل بھی خوفزدہ نہیں بھی کیونکہ وہ پہلی بار اس کے ساتھ ایک کمرے میں اکیلی نہیں رہ رہی تھی

زر اور کو اپنے جذبات پر بہت کنٹرول تھا اس کا ہاتھ تھامیں وہ پیار بھری باتیں کرتا نہ جانے کب ایک ڈیڑھ گھنٹے کا وقت گزار چکا تھا

باتوں ہی باتوں میں کب اتنا سارا وقت گزر گیا ان دونوں کو احساس نہ ہوا تھا احساس تو تب ہوا جب باہر زوردار بادل گرجے اور اسے وقت میں یہ پتا چلا تھا کہ باہر اتنی زیادہ بارش ہو رہی ہے ان دونوں نے فوراً ہی واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا

وہ اسے لے کر واپس اسی مارکیٹ کی طرف آیا تھا جہاں وہ شناور عنایہ کو چھوڑ کر گئے تھے

وہ کافی دیر سے کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن شناور کا کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

وہ زرشے کو گاڑی میں بٹھا کر خود ایک دفعہ اندر بھی مارکیٹ میں انہیں دیکھ کر آیا تھا لیکن شناور اسے کہیں نہ ملا وہ واپس گاڑی میں آ کر بیٹھا تو زرشے کی پریشانی صاف نظر آ رہی تھی

پریشان مت ہو جان میں تمہیں حویلی کے باہر چھوڑ دوں گا تم کہنا کہ تم شناور کے ساتھ آئی ہو اور ویسے بھی مجھے کوئی نہیں پہچان پائے گا اگر میں یہ کہتا ہوں کہ میں شناور ہوں تو کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گا وہ اس کی پریشانی دور کرتے ہوئے بولا تھا

اوراس کے ساتھ ہی اس نے گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی کیونکہ اب بہت زیادہ دیر ہو رہی تھی اندھیرے کے ساتھ ساتھ اتنی تیز بارش نے سچ مچ میں پریشان کر دیا تھا

اوپر سے حویلی تک کا راستہ تقریبا پونے گھنٹے کا تھا انہیں گھر پہنچتے مزید دیر ہو سکتی تھی

اس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے مین روڈ پر ڈالی تھی جب اسے شناور کا فون آیا تھا اس نے شکر ادا کرتے ہوئے اس کا فون اٹھا لیا

کہاں ہو تو شناور میں تمہیں ہر طرف ڈھونڈ رہا ہوں زرشے پریشان ہو رہی ہے تم جلدی سے مین روڈ کی طرف پہنچوں میں بھی یہی پر ہوں عنایہ کو میں لے کر جاؤں گا اور زرشے کو تم وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا

کیا مطلب ہے تم لوگ نکل گئے۔ہاں ٹھیک ہے میں سمجھ سکتا ہوں بارش بہت تیز ہے۔ لیکن تم مجھے فون بھی تو کر سکتے تھے نہ ہم جلدی آجاتے۔وہ اسے جواب دیتا اینڈ پر قہقہ لگا کر ہنسنا تھا یقیناشناور نے اپنی طبیعت کے مطابق کوئی شرارتی جملہ اس سے کہا تھا۔

ٹھیک ہے تم لوگ گھر پہنچو۔ ہم بھی پہنچتے ہیں اس نے مسکرا کر کہتے ہوئے فون بند کیا تھا

وہ لوگ کافی دیر پہلے ہی نکل چکے ہیں اب تک یقینا آدھے سے زیادہ راستہ پار کر چکے ہوں گے اور مجھے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ مجھے بہت دنوں کے بعد تمہارے ساتھ وقت گزارنے کو ملا تھا اور جلدی یہ وقت مجھے واپس نہیں ملنے والا تھا تو میرا جو بھائی ہے نہ بہت زیادہ سمجھدار ہے

اس نے اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں سمجھا جبکہ وہ بھی وہی کام کرنے والا تھا جس کا ذکر میں تھوڑی دیر پہلے تمہیں کر چکا ہوں یعنی کہ وہ بھی گھر جا کر یہی بولنے والا تھا کہ وہ زرا ور ہے اور عنایہ اس کے ساتھ آئی ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ آپ دونوں بھائی بالکل ایک جیسے ہو ویسے شاہ جی ماننا پڑے گا آپ کا یہ بھائی ضرورت سے زیادہ چلاک ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگا گالی دے رہے تھے آپ کو۔

میں نے بھی لحاظ نہیں کیا جب انہوں نے عنایہ کے بارے میں الٹا سیدھا بولنا شروع کیا تو میں نے بھی رکھ کر سنا دی چار باتیں۔

بعد میں مجھے لگا کہ میں نے ضرورت سے زیادہ زبان کا استعمال کیا ہے لیکن کوئی بھی میرے شوہر کے خلاف الٹا سیدھا کہے گا تو کیا میں سنتی رہوں گی اسے زرشے پر بہت پیار آرہا تھا

وہ اس کے لئے اس کے بھائی سے لڑ رہی تھی اس کے لئے یہ احساس ہی بہت خوشگوار تھا جبکہ اسے شناور پر بہت غصہ آرہا تھا اس نے اپنی بھابھی کے سامنے بھی اپنی زبان پر کنٹرول نہیں کیا تھا

کوئی بات نہیں جان وہ ایسا ہی ہے تم اس کی باتوں پر زیادہ دھیان مت دو تم اپنے شوہر پر دھیان دو اس نے فورا جھک کر اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے اس کی بولتی بند کی تھی

وہ اسے گھور کر رہ گی بند کمرے میں اس نے یہ حرکت نہیں کی تھی۔ جہاں موقع بھی تھا اور دستور بھی لیکن شاید وہ اسے اس وقت اپنے ساتھ انکنفرٹیبل نہیں

کرنا چاہتا تھا۔اور اس وقت شاید وہ اس کے گال پر اپنی محبت کے حسین گلاب کھلانا چاہتا تھا

ooooo

وعلیکم سلام عبداللہ میں اور تمہاری بھابھی ذرا باہر آؤٹنگ کے لیے آئے تھے لیکن مجھے ضروری کام آگیا ہے تو کیا تم تھوڑی دیر کے لئے اسے کمپنی دے سکو گے وہ بڑے ہی عاجزانہ انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا

ارے یار ویسے تو مجھے بہت ضروری کام سے جانا تھا چلو آپ کے لئے کچھ بھی اس نے بڑے ہی مصروف سے انداز میں گھڑی کو دیکھتے ہوئے کرسی سنبھالی تھی

جب کہ عنائش تو بس اسے دیکھے ہی جا رہی تھی عبداللہ نے اسے اپنے آپ کو دیکھتے نوٹ تو کیا تھا لیکن زیادہ اہمیت نہیں دی تھی اس نے اپنے جذبات کو بہت زیادہ کنٹرول میں رکھا ہوا تھا۔

تھینک یو سو مچ یار تم بس یہاں تھوڑی دیر بیٹھو میں تھوڑی دیر کے اندر ہی واپس آجاؤں گا وہ اپنے دوست کو اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا جس پر عبداللہ نے ہاں میں سر ہلایا تھا

اس کے جاتے ہیں وہ بھی کرسی پر بیٹھی اسے دیکھے جا رہی تھی۔

کچھ آرڈر کیا تم نے رکو میں کرتا ہوں آئسکریم کھالوں گی تم بلکہ آئس کریم کو چھوڑو کیک منگواتے ہیں۔

وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تھا عجب کہ عنائش اب تک کچھ بھی نہیں بول رہی تھی۔

OOOOO

یہ راستہ ایسے کیوں بند کیا ہوا ہے۔۔۔۔؟

بارش بہت تیزی پکڑ چکی تھی راستے میں جگہ جگہ لوگوں کا ہجوم تھا

وہ ایک طرف گاڑی کھڑی کر چکا تھا کیونکہ آگے کا راستہ بند تھا وہاں کے ایک پولیس والے سے اس نے وجہ جاننی چاہی تھی

سر آگے کچھ درخت گر گئے ہیں تیز بارش کی وجہ سے طوفان نے اپنا زور پکڑ لیا اور آگے کا راستہ بند ہو گیا ہے

آپ لوگ آگے نہیں جا سکتے جب تک درخت نہیں اٹھا لیے جاتے اور جب تک جگہ صاف نہیں ہو گی اور کوئی بھی گاڑی آگے نہیں جا پائے گی

آگے کا راستہ بہت زیادہ خطرناک ہے آدھی پہاڑی سڑک پر آ گئی ہے اسی لئے راستہ کافی دیر تک بند ہی رہے گا آپ لوگوں کو گاڑی میں ہی انتظار کرنا پڑے گا ورنہ پار وہاں ایک ہوٹل ہے وہاں پر چلے جائیں

اس نے تھوڑے ہی فاصلے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ایک چھوٹا سا ہوٹل نظر آ رہا تھا کافی سارے لوگ ادھر ہی جانے کا رخ کر رہے تھے کیونکہ تفصیلات کے مطابق شاید صبح تک یہ راستہ کھلانا ممکن نہیں تھا

یہ تو بہت ہی برا ہو گیا دادا جان انتظار کر رہے ہوں گے اور یہاں پر موبائل کی بھی سروس نہیں ہے گھر پہ فون کر کے کیسے بتاؤں۔

راستہ کھولے بغیر تو ہم آگے جا نہیں پائیں گے اور پچھلا راستہ بھی شاید اس سے زیادہ خراب ہو گا اگر مین سڑک کی یہ حالت ہے تو پھر وہ تو راستہ پہلے ہی کافی بڑی کنڈیشن میں ہے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا تھا جبکہ عنائش کے چہرے پر بھی پریشانی آ چکی تھی

چلیں پھر اس ہوٹل میں جا کر پوچھتے ہیں ہو سکتا ہے ان کے پاس رابطہ کرنے کے لئے کوئی طریقہ ہو

ہو سکتا ہے اس طرف سروس ہو اس نے سوچتے ہوئے کہا تھا جس پر مکرش نے ہاں میں سر ہلاتا تھوڑی دیر وہیں رکنے کا ارادہ کر رہا تھا

کیونکہ بارش بہت زیادہ تیز تھی ایسے میں وہ ہوٹل تک پہنچتے پہنچتے ہی بھیگ جاتے

آئیڈیا برا نہیں ہے میں تو تمہارے ساتھ کہیں پر بھی رہنے کے لیے تیار ہوں

یہ تو پھر بہت شاندار ہوٹل ہے جنگل کے بیچوں بیچ جنگل میں منگل کریں گے وہ اچانک ہی اسے اپنی باہوں میں قید کرتا۔اس کے لبوں پر جاندار بوسہ یتا وہ فل رومانٹک موڈ میں بولا تھا

جس پر عنائش نے گھبرا کر آہستہ سے اس کے چہرے پر چپت لگائی تھی

جنگل میں منگل کے بچے پہلے اس بارش کا کچھ کریں سوائے رومانس کے اور کچھ آتا جاتا ہی نہیں ہے وہ اس کے ہاتھ پر چٹکی کاٹتی اسے کچھ سے دور کرنے میں کامیاب ہوئی تھی

ظالم بیوی یہ کیا کیا ہے تم نے اپنے ہاتھ پر چھوٹا سا نشان دکھاتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا۔

یہ میں نے آپ کو بے بی والی سزا دی ہے۔اس نے چھوٹا سا سرخ نشانی دیکھتے ہوئے معصومیت سے مسکرا کر کہا تھا

اور اب میں تمہیں بڑوں والی سزا دوں گا بس ہوٹل میں چلو تو سہی پھر تم دیکھنا سزا کیسے کہتے ہیں بدلہ لوں گا وہ پیار سے اس کے گال پر جھکتا شدت سے بھرپور انداز میں بوسہ لیتا گاڑی سے باہر نکلا تھا

شاید وہ بھول چکا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے وہ بارش کے رکنے کا انتظار کر رہا تھا

اوہیلو مسٹر ہم بارش کے رکنے کے بعد ہوٹل کی طرف جانے والے تھے اس نے یاد کروایا

میں سزا دینے کے لئے بے قرار ہوں تم جلدی آؤاب بارش رکے یا نہ رکے مکرش شاہ نہیں رکے گا

وہ اسے اشارہ کرتا باہر نکل چکا تھا جبکہ اس کے باہر نکلتے ہی وہ گاڑی لاک کرتا اس کا ہاتھ تھامتا تیزی سے وہاں سے نکلا تھا

وہ مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتی بھیگتی بارش میں اس کے ساتھ ہوٹل کی طرف قدم بڑھانے لگ گئی تھی

oooooo

انہوں نے جب ہوٹل میں قدم رکھا تو وہاں پہلے سے ہی بہت سارے لوگ موجود تھے۔

جب اس کی نظر ایک طرف ڈیکس پر بیٹھی امرش پر پڑی تھی وہ ایک نظر اسے دیکھتا اسی کے پاس آرہا تھا

ارے مکرش بھائی آپ بھی یہی آ گئے راستہ بند ہو گیا ہے ہم اس جگہ پر پھسے ہیں وہ کر کھڑے ہوتے ہوئے اسے بتانے لگی تھی جب کے وہ اس کے سر پے ہاتھ رکھتا اس سے مکزم کے بارے میں پوچھنے لگا تھا

جب مکزم خود ہی ان کے پاس آ گیا وہ سمجھ چکا تھا کہ راستہ بند ہو جانے کی وجہ سے وہ لوگ بھی ادھر ہی آ گئے ہیں۔

عجیب اتفاق تھا ان چاروں کو ایک ہی جگہ پر ملا دیا تھا اور مزے کی بات یہ تھی کہ ہوٹل میں بس ایک ہی کمرہ تھا۔

یار مسئلہ بن گیا ہے ہوٹل میں بس ایک ہی کمرہ ہے بہت سارے لوگوں کو کمرہ مل ہی نہیں رہا ایک جان پہچان کا بندہ تھا ادھر تو اس نے کمرہ دلوا دیا ہے۔

ورنہ بڑا مسئلہ بن جاتا کیونکہ راستہ ساری رات نہیں کھلے گا مکزم اس کے پاس رکے اسے بتانے لگا تھا کہ ہوٹل میں اور کمرا نہیں ہے۔

چلو کوئی بات نہیں ہم ایک ہی کمرے میں رہ لیں گے کون سا ہم لوگ ایک دوسرے سے انجان ہیں مکزم خود ہی اپنی بات کا جواب دیتے ہوئے کہنے لگا اس پر مکرش نے ہاں میں سر ہلا دیا تھا

جبکہ عنائش کو بہت زیادہ ہنسی آ رہی تھی کیونکہ مکرش کی امیدوں پر پانی پھر چکا تھا وہ کہاں اس کے ساتھ رومانٹک موڈ میں یہاں تک آیا تھا اور کہاں اسے آگے سے یہ پتہ چلا تھا کہ ہوٹل میں کمرہ ہی نہیں ہے

چلو یار شکر ہے کمرہ تو مل گیا نہ گزارا کر لیں گے ہم نے کونسا ساری زندگی یہی رہنا ہے وہ اس سے چابی لیتے ہوئے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرنے لگا جب اسے پیچھے سے ایک اور جانی پہچانی آواز سنائی دی

ooooooo

ارے یار ایسے کیسے کمرہ نہیں ہے راستہ بند ہے تم لوگوں نے یہاں ہوٹل بنایا ہوا کیوں ہے اگر تم۔لوگ کمرہ نہیں دے سکتے تو جواب دو۔وہ لڑ رہا تھا جب مکرش نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔اس کے ساتھ سہمی سے عنایہ کھڑی تھی

مکرش اور مکزم دونوں ہی پلٹ کر اس کی طرف آ گئے تھے شاید وہ بھی رستہ بند ہو جانے کی وجہ سے یہاں پھنسا تھا

مجھے نہیں پتا دیکھ بھائی دو کمرے بک کروا ایک کمرہ لڑکیوں کے لئے ایک کمرا لڑکوں کے لئے مطلب میرا بھائی بھی یہی آنے والا ہے وہ بھی گھر کی طرف واپس آ رہا ہے تو سیدھا یہی آئے گا

مجھے کہیں سے بھی کمرہ چاہیے آج رات کچھ نہ کچھکر میں تجھے ڈبل بلکہ ٹرپل قیمت دوں گا

لیکن کمرے کا انتظام کر کے دینا پڑے گا وہ اپنے ازلی انداز میں اس سے کہہ رہا تھا جب اچانک سے ایک طرف سے مکرش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا جبکہ مکزم اس کے دوسری طرف گیا تھا

وہ ابھی تک اس سے اتنا فری نہیں ہوا تھا کہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ پاتا

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو کیا تم لوگ ہماری جاسوسی کر رہے ہو یا کہیں تم لوگوں کے ساتھ بھی وہی ہوا ہے جو سب کے ساتھ ہوا ہے

وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگا تھا جب کہ عنایہ تو اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی تھی

کیونکہ شاور اپنی زبان کا استعمال کرتے ہوئے سب کو بتا چکا تھا کہ وہ شاور ہے ذرا اور نہیں

ہم یہاں جو بھی کر رہے ہیں لیکن تو یہاں عنایہ کے ساتھ کیا کر رہا ہے تجھے پتا نہیں ہے کہ شادی سے پہلے یہ سب کچھ ہماری فیملی میں الاؤ نہیں ہے

مکرش نے دانت دکھاتے ہوئے اس سے کہا تھا جب کہ اس کی پلاننگ کے بارے میں وہ پہلے ہی بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا

لیکن اس طرح ان کا ہوٹل میں ملنا اس کے لئے بہت مزے کی کنڈیشن تھی

فضول مت بول۔ تو یہاں جو کر رہا ہے وہی میں بھی کر رہا ہوں گاڑی راستہ بند ہونے کی وجہ سے آگے نہیں جا سکتی اور ہم یہاں پر برے طریقے سے پھنس چکے ہیں۔

اور مجھے اس طرح سے گھور کر میری بیوی کو شرمندہ مت کرو وہ پہلے ہی بہت زیادہ پریشان ہے اس نے اس کا دھیان پاس کھڑی عنایہ کی طرف دلایا تھا

جو کہ پہلے ہی مکزم اور امرش یہاں دیکھ کر اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی اور پھر مکرش کا انداز ایسا تھا جو اسے مزید پریشان کرنے کے لیے کافی تھا۔

خیر جو بھی ہے تجھے اس ہوٹل میں کمرہ نہیں ملنے والا اور نہ ہی وہ جناب جو ادھر آ رہے ہیں ان کو ملنے والا ہے ہمیں ایک ہی کمرا ملا ہے وہ بھی بہت زیادہ مشکل سے۔

اور وہ بھی مکزم کے یہاں پہلے آ جانے کی وجہ سے تو رات وہیں پر آرام سے بیٹھ کر گزار لیتے ہیں باقی دیکھا جائے گا یہاں اور کوئی کمرہ نہیں ہے سوائے اس کمرے کے وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا

تو ٹھیک ہے میں گاڑی میں ہی رات گزار لوں گی ویسے بھی بہت سارے لوگ وہاں گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہیں

کیونکہ کمرہ بہت مہنگا دیا جا رہا ہے تو آپ لوگ یہاں ہوٹل میں رہنے لے میں گاڑی میں ہی رہوں گی اس نے ایک چور نظر امرش کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

جبکہ وہ نہ تو مکزم کو دیکھنے کے حق میں تھی اور نہ ہی امرش سے نگاہیں ملانا چاہتی تھی اور اس کی کنڈیشن کو شناور بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا۔

ہاں یار ہم گاڑی میں بیٹھ جائیں گے کوئی مسئلہ نہیں ہے وہاں پر بہت سارے لوگ ہیں تم لوگ انجوائے کرو آجاؤ عنایہ

وہ عنایہ کی آنکھوں میں آنے والے موٹے موٹے آنسو دیکھ چکا تھا اسی لئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی دوسری طرف کر چکا تھا جہاں وہ ان سب لوگوں کی نگاہوں سے محفوظ تھی

نہ جانے کیوں عنایہ کو لگا کہ شناور اسے دنیا والوں کی بری نگاہ سے بچا لینا چاہتا ہے اس نے بے اختیار ہی اس کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں سے تھامتے ہوئے چہرہ جھکا لیا تھا اس وقت اسے یہی اپنا مضبوط صاحبان لگ رہا تھا

ارے نہیں یار ہمارے ہوتے ہوئے تم لوگوں کو گاڑی میں رات گزرانے کی کیا ضرورت ہے ہم سب لوگ کون سا سونے والے ہیں کمرے میں ہم سب کا سونا آسان نہیں ہے

اس لیے ہم رات کو انجوائے کرتے ہیں اچھا ہی ہے نہ ہمارا گیٹ ٹو گیدر ہو جائے گا مکرش نے ماحول کی سنگینی کم کرتے ہوئے کہا تھا

نہیں بھائی ہمیں جانا ہے عنایہ نے پھر سے اپنی بات دہرائی تھی جب اچانک زر اور زرشے کی بھی وہاں انٹری ہو گی جبکہ عنائش کو نہ تو عنایہ کے انکار کے سمجھا رہی تھی اور نہ ہی وہ ان سب باتوں کو سمجھ پا رہی تھی جو وہاں ہو رہی تھی

اسے تو بس اتنا پتا تھا مکرش کے پلان پر بری طرح سے پانی پھر چکا تھا۔

ارے تم لوگ یہاں پر یہ کیا ہو رہا ہے زر اور اندر داخل ہوتا کبھی مسکرا رہا تھا تو کبھی حالات کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

ہوٹل میں کمرہ نہیں ہے اور ہم سب ایک ہی کمرے میں رہنے والے ہیں مکرش نے ہنستے ہوئے کہا تھا۔

ارے واہ یار یہ تو بہت مزے کی بات ہے چلو ایک ساتھ انجوائے کریں گے مزہ آ جائے گا وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا کہ اچانک انہیں اپنے قریب سے ایک اور کھنکار کی آواز سنائی دی

عبداللہ سر سے پیر تک بیھگا ہوا ان کے قریب ہی کھڑا تھا وہ بھی اس بارش میں پھنس چکا تھا اور اس کو اس حد تک بھیگا ہوا دیکھ کر سب لوگ قہقہ کر ہنسے تھے کتنا حسین اتفاق تھا جس نے ان سب کو ایک ساتھ کر دیا تھا

وہ نو کے نو ایک ہی کمرے میں رہنے والے تھے کیونکہ مکرش کے انداز سے صاف ظاہر تھا کہ وہ شناور اور عنایہ کو اس طرح گاڑی میں رات نہیں گزارنے دے گا

اور وہ مکرش کی بات سے انکار نہیں کر سکتا تھا جب کہ جس انداز میں شناور نے عنایہ کا ہاتھ تھامے اسے اپنے قریب کر رکھا تھا اس سے یہ صاف ظاہر تھا کہ وہ کسی کی بری نگاہ اس پر نہیں پڑے گا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا مجھ پر اعتبار کرو میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں بری نگاہ سے نہیں دیکھ سکتا

اسے اپنے کان کے بالکل قریب سرگوشی نما آواز سنائی دی تھی انہوں نے سر اٹھا کر ایک بار اسے دیکھا اس کی آنکھوں میں پانی بھرا ہوا تھا اسے بے حد نرمی سے اس کے دونوں آنکھوں پر اپنے لب رکھے

شاید وہ مکزم سے خوف زدہ تھی اس رات مکزم کے تھپیڑوں نے اسے ایک اور دنیا سے روشناس کروایا تھا وہ سب سے لاڈ اٹھانے والی ایک شخص کے تشدد کا نشانہ بنی تھی

اس کا قصور صرف اتنا تھا وہ کسی کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دے سکتی تھی ۔لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے ساتھ اتنا برا کیا جائے گا لیکن اس کے باوجود بھی نہ جانے کیوں اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس شخص پر اعتبار کرے۔

وہ خاموشی کے ساتھ اس کے ساتھ لگی آہستہ آہستہ قدم اس کمرے کی طرف بڑھ جانے لگی اس کے آگے پیچھے کیا ہو رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی اگر کچھ جانتی تھی تو بس اتنا کہ اس کے بے حد قریب اس کا محرم ہے وہ اسے ہر بری نظر سے بچائے گا

oooooo

وہ سب کزن ایک ہی کمرے میں آ گئے تھے کمرا بہت بڑا نہ سہی بہت چھوٹا بھی نہیں تھا

ایک ڈبل بیڈ تھا وہیں پر رکھا بڑا سا صوفہ اور دو سنگل صوفے تھے

زمین پر قالین بچھایا گیا تھا جو شاید کمرے کو گرم رکھنے کے لئے تھا۔ کیونکہ باہر اچھی خاضی سردی تھی۔اور کمرے کا ماحول کافی بہتر تھا۔

سوائے عنایہ کے لڑکیاں بیڈ سنبھال چکی تھیں۔ جبکہ باقی لوگ اپنے لئے صوفے پر جگہ بنا رہے تھے

شناور نے اب تک اس کا ہاتھ تھام رکھا تھا اس نے اپنے ساتھ اسے ایک سائڈ پر بٹھایا اور خود اس کے بالکل ساتھ بیٹھ گیا۔

جبکہ عبداللہ کو اوپر جگہ نہ ملی تھی اسی لیے وہ قالین پر ہی تکیہ رکھ کر نیم دراز ہو گیا۔

ہم سب یہاں آپ تو گئے ہیں لیکن کریں گے کیا۔۔۔؟ عنائش کیلئے یہ سب کچھ بہت انٹر سٹنگ تھا۔

اس میں پہلی بار سب کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ جبکہ اس کی طرف سے اپنے لیے تھوڑا سا نظر کرم ان کے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا۔

اسی لیے سب ہی اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ ساری رات یہاں سونا ناممکن تھا تو ظاہری سی بات تھی جاگنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا ورنہ ان کا یہ گیٹ ٹو گیدر بہت بورنگ ہو جاتا۔

پیاری بہنا سب سے پہلے تو ہم لوگ ڈنر کریں گے کیوں کہ میرا نہیں خیال کہ کسی نے بھی ڈنر کیا ہوا ہے

مکزم نے اسے دیکھتے ہوئے سب کی طرف دیکھا تھا جہاں سب کے چہرے پر لکھا تھا کہ کسی نے بھی ڈنر نہیں کیا

گڈ مجھے تو کافی تیز بھوک لگی ہوئی ہے عبداللہ نے کہا۔

تو پھر ہمیں سب سے پہلے ڈنر آرڈر کرنا چاہیے نہ عنائش نے وہی رکھے فون کی طرف اشارہ کیا تھا جو مکرش کے بالکل قریب تھا اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھا لیا تھا۔

تم لوگ ڈنر آرڈر کرو میں گاڑی سے پیسٹری نکال کر لاتا ہوں میں نے سب کے لئے لی تھی لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہمارا یہاں اتفاق سے مگرز بردست قسم کا پلان بن گیا

عبداللہ اٹھتے ہوئے کہنے لگا جس پر عنائش کے چہرے پر رونق آگئی تھی۔

ارے یار رہنے دو باہر بہت بارش ہے فضول میں پھر سے بھیگ جاؤ گے اسے ذراور نے منع کیا

اور زراور کے منع کرنے پر عنائش نے اسے گھور کر دیکھا تھا پھر اس کا منہ پھول گیا جسے عبداللہ نے بہت شدت سے نوٹ کیا تھا۔

ارے تم لوگوں کا پیٹ فل ہو جاتا ہو گا ان ہوٹل والوں کے کھانے سے میرا اور عاشی نہیں ہوتا ہے۔ہے نا عاشی بولو تمہیں پیسٹری چاہیے یا نہیں اس نے اسے مخاطب کیا تھا۔

مجھے ہوٹل کا کھانا بالکل بھی پسند نہیں ہے اور یہاں پر کنڈیشن ایسی ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ اچھا کھانا ملے گا تو پیسٹری چلے گی میرے لیے اس نے فوراً جواب دیا تھا

عبداللہ بھائی میرے لئے بھی چلے گی اسے بالکل تھوڑی سی آواز شناور کے پیچھے سے سنائی دی تھی۔ جس پر عبداللہ نے حیرت سے پورا منہ کھول کر اسے دیکھا

ارے یہاں عنایہ بی بی براجمان ہیں ہمیں تو ابھی تک پتہ ہی نہیں چلا عنایہ بی بی یہاں پر ہیں اور اتنی خاموشی۔ اچھا اچھا اب سمجھ میں آیا شوہر پر اپنا اچھا امپریشن جمانے کے لئے اچھی کوشش ہے گڈ لک۔ پٹالو پٹالو اپنے شوہر کو یہی موقع ہوتا ہے امپریس کر لو جتنا کر سکتی ہو اس نے اسے تنگ کرتے ہوئے کہا

مجھے کسی کو امپریس کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ پہلے ہی مجھ سے امیریسڈ ہیں ۔آواز بہت کم تھی لیکن سب کے چہرے پر مسکراہٹ کی وجہ بن گئی تھی۔

شناور نے داد دینے والے انداز میں اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

اگر امپریس ہیں تو بہت اچھی بات ہے ماشاءاللہ سے کپل بھی اتنا حسین ہے کہ جتنی تعریف کی جائے کم ہے اللہ کرے کسی کی نظر نہ لگے عبداللہ پیار سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا کمرے سے باہر نکلا تھا جبکہ مکرش کھانے کا آرڈر دے چکا تھا

-

oooooooo

تھوڑی دیر میں ڈنر وہاں پر لگا دیا گیا تھا اور ان کی سوچ کے عین مطابق کھانے میں بالکل کوئی سواد نہیں تھا شاید ہی انہوں نے زندگی میں ایسا کھانا پہلے کبھی کھایا تھا سب کا ہی موڈ خراب ہو گیا تھا سوائے عنایہ عنائش اور عبداللہ کے

جو بڑے مزے سے وہاں بیٹھے پیسٹری کے ساتھ ڈنر کر رہے تھے اس نے زر شے کو بھی آفر کی تھی لیکن زرشے نے انکار کر دیا تھا وہ زیادہ میٹھی چیزیں نہیں

کھاتی تھی۔ لیکن اگر اسے ذرا سا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کھانا ایسا ہو گا وہ اس آفر کو کبھی بھی ریجیکٹ نہ کرتی لیکن اب پچھتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

شناور نے بس دو تین نوالے ہی کھائے تھے یہ کھانا اس کے لیے ہضم کرنا بہت ہی مشکل تھا لیکن وہ رزق تھا اور اس سے انکار کر کے وہ ناشکری نہیں کر سکتا تھا اس دنیا میں بہت سارے لوگ ایسے تھے جن کو شاید ایسا کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا لیکن اسے اپنی بیوی سے اچھی امید تھی جس نے اسے کوئی آفر نہیں کی تھی۔

کھانا سب نے اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھ کر کھایا تھا اسی لئے تو وہ اب تک شناور کے پیچھے ہی بیٹھی تھی وہ کسی کی نظروں کے سامنے آنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ مکزم اور امرش کی نظروں سے بہت دور تھی

کھانا کھانے کے بعد اب وہ لوگ سوچ رہے تھے کہ اب کیا کیا جائے اور یہ سوچ سب کے لیے ہی کافی کنفیوز کر دینے والی تھی اب ساری رات یہاں بیٹھ کر وہ کیا کر سکتے تھے انہیں اپنے لئے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا

000000

میرے پاس ایک بہت زبردست آئیڈیا ہے چلو آؤ گانے گاتے ہیں اور تم گیس کرنا کون سی فلم ہے عبداللہ نے شناور کو آئیڈیا دیا تھا جو کسی کو بھی پسند نہ آیا

یار یہ گیم پرانے زمانے میں کھیلا جاتا تھا اور اب مجھے گانے بھی نہیں آتے کوئی ضرورت نہیں ہے کچھ اور کرتے ہیں اپنے بارے میں باتیں کرتے ہیں

کتنے سالوں سے ہم ایک دوسرے سے الگ تھے ہم جانتے تک نہیں کہ ہم نے اتنے سال کیا کیا

اپنے ان سالوں کو دوبارہ جیتے ہیں اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں وہ باتیں جو ہم نے کبھی ایک دوسرے کو نہیں بتائی وہ بتاتے ہیں اس نے عبداللہ کا آئیڈیا کنسل کرتے ہوئے اپنا آئیڈیا دیا تھا جو سب کو پسند آیا تھا

ہاں اپنی اپنی خواہشوں کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں آگے کیا کرنا ہے ذرا اور نے بھی مکرش کا ساتھ دیا تھا

یہ بھی بہترین آئیڈیا ہے سب سے بڑے مکرش بھائی ہیں آپ بتائیں بھائی آپ کی کیا خواہش ہے عبداللہ بھی بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگا تھا

میری تو بس ایک خواہش ہے دادا جان کی ہر خواہش پوری کرنا وہ جو چاہتے ہیں جو مجھ سے امید رکھتے ہیں اس امید پر پورا اترنا میں کبھی ان کے دکھ کی وجہ نہیں بننا چاہتا مکرش نے چند ہی لائنوں میں اپنی بات ختم کر دی تھی

واہ واہ کیا بات ہے مکرش میاں میں بھی کہوں تم دادا جان کی فیورٹ لسٹ میں سب سے اوپر کیوں آتے ہو گڈ گڈ لگے رہو۔جی تو عنائش بھابھی آپ کی باری شناور نے اسے چڑاتے ہوئے عنائش کا نام لیا تھا۔

جس پر وہ مسکراتے ہوئے ایک نظر سب کو دیکھنے لگی اور اس کی نظر مکرش پر آ کر رک گئی تھی اس کے اس طرح سے دیکھنے پر مسکرایا تھا اور سب نے ہوٹنگ کی تھی۔

اب اپنی ان حسین نظروں سے اپنے شوہر کو نہارتی رہیں گی کہ اپنی خواہش کا اظہار بھی کریں گی امرش نے اس مکرش کو دیکھتے پا کر شرارتی انداز میں اسے چھیڑا تھا

میں ہمیشہ ان کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں اللہ ہمیں کبھی جدا نہ کرے بس یہی خواہش ہے میری اس کے علاوہ اور کوئی خواہش نہیں میرے دل میں اس نے مسکرا کر نگاہیں جھکا لی تھی جبکہ سب نے ہی آمین کہا تھا

چلو جی مکزم میاں تم بتاؤ تمہاری کیا ہوا ہے زرا ور نے اب مکزم کی طرف دیکھا

میری خواہش رنائش بھابی سے ملتی جلتی ہے مطلب وہ بھی اپنے لائف پارٹنر کے ساتھ ساری زندگی رہنا چاہتی ہیں کیونکہ وہ اس سے بہت پیار کرتی ہیں

اور اسی طرح میں اپنی لائف پارٹنر کے ساتھ ساری زندگی رہنا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں

ایک چھوٹی سی خواہش یہ ہے کہ اللہ تعالی میرے کیے کی سزا میرے ہونے والے بچے کو نہ دے بس میں چاہتا ہوں کہ میری غلطیوں کو معاف کر دیا

جائے۔جو بہت مشکل ہے لیکن امید پر دنیا قائم ہے وہ بہت سیریس انداز میں بولا تھا

جس پر عنایہ ایک بار پھر سے شاور کے پیچھے ہو گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ اسی کے بارے میں بات کر رہا ہے۔شاور نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے قریب کر لیا تھا

ظالموں کوئی مجھ سے میری خواہش بھی پوچھ لوا بھی وہ نہ جانے کس کا ذکر کرنے والا تھا کہ عبداللہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا سب نے احسان کرنے والے انداز میں اسے کچھ بولنے کا اشارہ کیا تھا

کوئی میری شادی کروادو یار اس نے دہائی دی تھی جس پر سب نے اس پر دو حرف لعنت بھیجتے ہوئے زراور کی طرف اشارہ کیا تھا کہ اب وہ کچھ بولے

لیکن عنائش کو اپنے بھائی کا اتنا بڑا مسئلہ اس طرح سے نظر انداز کیے جانا بہت برا لگا تھا اسی لئے وہ بولتی تھی

آپ فکر نہ کریں آبی میں بہت جلد آپ کی شادی کرواؤں گی۔اس نے حوصلہ دیتے ہوئے کہا تھا اور اس کی اس بات کو سب نے نوٹ کیا تھا

لیکن کسی نے بھی کوئی خاص ایکسپریشن نہیں دیے تھے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ عنائش اس بات کو نوٹ کرے کہ اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کیا جا رہی ہے

ooooo

میری کوئی بہت بڑی بڑی خواہشیں نہیں ہیں بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میری ساری فیملی ہمیشہ ایک ساتھ مل جل کر رہے ہم ہمیشہ اسی طرح سے گیڈ ٹو گیدر کرتے رہیں اور خوش رہے

جو دوریاں پہلے ہم میں آئی ہیں اب مزید نہ آئے ہم ہمیشہ ساتھ رہیں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جس سب مسکرائے تھے اور اب ان کا نشان زرشے تھی

میں اپنے ہمسفر کے ساتھ اللہ پاک کا حسین گھر دیکھنا چاہتی ہوں اور کوئی خواہش نہیں اس نے بہت جلدی اپنی خواہش کا اظہار کر کے بات ختم کر دی تھی

جب کہ وہ جان چکا تھا کہ وہ اس سے کیا امید رکھتی ہے اس نے مسکرا کر آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے اشارہ کیا تھا جس پر نگاہیں جھکا گئی تھی

امرش تم بتاو تمہاری کیا خواہش ہے۔آپ مکرش نے امرش کا نام لیا جو کہ ان سب کو سنتے ہوئے مسکرا رہی تھی

اللہ پاک نے میری ہر خواہش پوری کر دی ہے میرے دل میں کوئی خواہش نہیں بس ایک التجا ہے کہ مجھ سے جو غلطی انجانے میں ہوئی ہے وہ معافی کے قابل بن جائے

میں نے کسی کا دل دکھایا ہے بس اللہ اس کا دل میری طرف سے صاف کر دے میں اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اپنی بہت پیاری دوست کو کھو چکی ہوں مجھے وہ دوست واپس چاہیے

وہ عنایہ کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جو کہ خاموشی سے اپنے ہاتھوں میں نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھی

چلو جی شناور شاہ اب تمہاری باری ماحول کو سنگینی پکڑتے دیکھ کر مکرش نے کھیل کا رخ اب شناور کی طرف کر دیا تھا

ارے یار میری خواہش تم سب کو پتہ ہے میں ورلڈ ٹور کرنا چاہتا ہوں شادی کے بعد۔۔۔۔۔

اور ٹھیک ہے بھائی ولڈ ٹور والی خواہش کا اظہار میں نے شادی والے معاملات کو نکال کر کیا تھا دس سے پہلے

لیکن اب بھی میری خواہش وہی ہے میں پوری دنیا گھوم نا چاہتا ہوں لیکن اب اپنی بیوی کے ساتھ

کیونکہ خیر سے اب میں ایک شادی شدہ آدمی ہوں تو مجھے اپنی ساری خواہشوں میں اپنی بیوی کو سب سے پہلے یاد رکھنا ہو گا۔ تو ہاں میں اپنی بیوی کے ساتھ پوری دنیا گھومنا چاہتا ہوں اس نے بڑے مزے سے اپنی بات مکمل کی تھی

کیا بات ہے شناور صاحب آپ کے کیا کہنے اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا آپ کی اس ننھی منی بیوی سے بھی کوئی سوال پوچھا جا سکتا ہے اس نے اسے چھڑتے ہوئے کہا تھا

پوچھ لو۔۔۔اسنے بڑی شان بے نیازی سے جواب دیا

عنایہ جی اب آپ کی باری عبداللہ نے شناور سے اجازت لے کر عنایہ کی طرف دیکھا تھا کہ کب سے نظریں جھکائے بیٹھی تھی

اس کا اتنا خاموش رہنا شاید ہی یہاں پر کسی سے برداشت ہو رہا تھا لیکن اس وقت وہ سبھی جانتے تھے کہ وہ اتنی خاموش کیوں ہے

میری خواہش ہے۔۔۔۔۔وہ کچھ کنفیوز سی ہو رہی تھی جب شناور بول پڑا

کیا آئس کریم لینڈ پر جا کر بسانا چاہتی ہیں اور چوکلیٹ کا جزیرہ خریدنا چاہتی ہیں ہے نا عنایہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی بولتی شناور نے اس کی سوچ کا بیڑا غرق کر دیا تھا شناور کی بات پر سب لوگ مسکرانے لگے تھے

آپ کو میری ڈائری کدھر سے ملی وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی تھی۔ یہ تو اس میں اسرائیل نے لکھا تھا کہ شاید اس میں گیارہ بارہ سال کی عمر میں دیکھنا شروع کی تھی اور کافی سالوں سے لاپتہ تھی لیکن اس کے انداز پر شناور قہقہہ لگا کر تھا

ooooooo

میری ڈائری کدھر ہے شناؤر شاہ جواب دیں مجھے وہ بہت خطرناک انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی

میرا کسی ڈائری سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی میں تمہارا جواب دہ ہوں

بڑے مزے سے اسے چراتے ہوئے بولا تھا

آپ جواب دہ نہیں آپ چور ہیں آپ نے میری ڈائری چورائی ہے وہ بھی وہ ڈائری جو میں نے بچپن میں لکھی تھی

کتنی حسین یادیں تھیں کتنی حسین باتیں تھیں اس ڈائری میں، میں نے اس ڈائری میں کیا کیا لکھا تھا اور آپ چور کہیں کے آپ نے میری وہی ڈائری چورالی

وہ بہت خطرناک ارادوں سے اسے گھور رہی تھی جبکہ اس کی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ دیکھ اسے بہت مزہ آرہا تھا

شرم آنی چاہیے تمہیں اپنے مزاجی خدا کو چور کہہ کر پکار رہی ہو خیر مجھے فرق تو نہیں پڑتا لیکن کیا تمہیں سچ میں نہیں پتا نہیں وہ ڈائری

میرے پاس کیسے آئی غالباوہ شاید تم نے مجھے پنک کلر کا کور چڑھانے کے لئے کسی زمانے میں خود وہ دی تھی اس کے ساتھ یہ کہہ کر اسے پڑھانا نہیں

کیونکہ تم نے اس میں اپنی بہت ہی زیادہ پرسنل باتیں لکھی ہوئی ہیں لیکن وہ کیا ہے نہ کہ شناور شاہ کسی کا پابند نہیں ہے اسی لئے میں نے تمہاری قسم کو بالکل سیریس نہیں لیا تھا

وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا جب کہ سب لوگ ان کی باتیں سن رہے تھے اور سب سے زیادہ جو چیز انہیں مزہ دے رہی تھی وہ تھا عنایہ کا غصہ کیوں کہ اس وقت ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی شناور کو کچا چبا جائے گی

میں نے وہ ڈائری ایک امانت کے طور پر آپ کو دی تھی اور آپ نے اس ڈائری کو پڑھا بلکہ پورا کا پورا رٹا اور پھر یہاں پر آپ نے سب کے سامنے میری پرسنل باتیں شیئر کر دیں

یہ بات بہت غلط ہے شناور شاہ آپ کو کوئی حق نہیں بنتا میرے ڈریم اس طرح ایکسپوز کرنے کا وہ غصے سے کہتے ہوئے یہ بات بھی بھول گئی تھی کہ وہ سب پر یہ بات ظاہر کر رہی ہے کہ یہ ڈریم اب تک قائم ہیں

وہ سچ میں آئس کریم کے شہر میں جا کر بسنا چاہتی تھی اور تو اور وہ چاکلیٹ کا جزیرہ بھی خریدنا چاہتی تھی

کیا اسے اب تک لگتا تھا کہ ان سب چیزوں کا کوئی وجود ہے ہاں ہو سکتا ہے کیونکہ وہ اب تک کارٹون دیکھتی تھی اور خاص کر ایسے کارٹون جس میں ان سب چیزوں کا جزیرہ شہر اور پتہ نہیں کیا کیا دکھایا جاتا تھا

تو کیا تمہاری یہ ڈریمز اب تک کا قائم ہیں میرا مطلب ہے کیا تم سچ میں چاکلیٹ کا جزیرہ آج بھی خریدنا چاہتی ہو وہ شاید اس کا مذاق بنا رہا تھا۔

جی نہیں میں اتنی بے وقوف نہیں ہوں میں جانتی ہوں کہ ان سب چیزوں کا اس دنیا میں کوئی وجود نہیں ہے اب اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں ہوں میں سب سمجھتی ہوں وہ جیسے چیختے ہوئے بولی تھی۔

تو پھر کیا مسئلہ ہے ڈارلنگ اگر تمہارے اولڈ ڈریم کسی کو پتہ چل جائے تو کیا فرق پڑ جاتا ہے اس نے مسکرا کر کہا تھا۔

کیوں فرق نہیں پڑتا مجھے فرق پڑتا ہے آپ میری پرسنل باتیں اس طرح سب کے سامنے کیسے کر سکتے ہیں

۔اور اگر یہ آج بھی میرے ڈریم ہوتے تو۔۔۔؟اس کا غصہ اب ٹھنڈا نہ ہوا تھا اس کے انداز پر شناور نے سوچنے والے انداز میں چہرے پہ ہاتھ رکھا۔

یار ایم ریلی سوری مجھے تو بالکل اندازہ نہیں تھا کہ کل والی عنایہ اور آج والی عنایہ میں کوئی فرق نہیں ہے یہ ڈریم تو تمہارے آج بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ آئسکریم تو تمہیں پسند ہے بلکہ پہلے سے زیادہ ہی پسند ہے۔

میرا نہیں خیال کہ تمہارا چاکلیٹ سے بھی ناتا ٹوٹا ہے یقینا پہلے سے زیادہ مضبوط ہو گیا ہو گا۔وہ مسکرا کر کہنے لگا صاف ظاہر تھا کہ وہ اسے چڑا رہا ہے

جی ہاں ہے میرا مضبوط ناتا ہے اتنا مضبوط ناتا ہے میرا کہ آپ جیسے گوری چمڑی والے مرد مجھے پسند بھی نہیں ہیں میری لائف میں کوئی چاکلیٹ ہیرو آنا چاہیے تھا لیکن آپ جیسا سرخ سفید انڈا آ گیا جو مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے۔

وہ غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی اس بار سب کے قہقہ بلند ہوئے تھے سب وہ دن دونوں کی لڑائی بہت انجوائے کر رہے تھے۔

لیکن شناور کا تو منہ کھل گیا تھا وہ اس کے لئے اتنے توہین آمیز الفاظ استعمال کر رہی تھی وہ کبھی اسے گوری چٹی چمڑی کہہ رہی تھی تو کبھی انڈا۔

اس کی نظر میں اپنے شوہر کی یہ ویلیو تھی کہ وہ اسے انڈا کہہ کر بلاتی۔
وہ اس سے زیادہ کسی ساولے چوکلیٹ ہیرو کو اہمیت دے رہی تھی

اور شارؤشاہ جو اپنے سامنے کسی دوسرے کو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا اپنی بیوی کی اس خواہش پر سر سے پیر تک سلگ اٹھا تھا

تم میری جگہ کسی چاکلیٹ سکن والے ہیرو کو چاہتی تھی ارے لوگ میرے جیسے آدمی کی خواہش کرتے ہیں۔

مر مر کر دعائیں مانگ مانگ کر ان لوگوں کو میرے جیسا حسین و جمیل مرد نہیں ملتا جس سرخ و سفید رنگت کا ختم مذاق بنا رہی ہو نا لڑکیاں مرتی ہیں ایسے رنگت پر وہ اسے اپنی اسکن کی اہمیت کا احساس دلا رہا تھا

ہاں تو مرتی ہوں گی نا بے وقوف لڑکیاں جس نے آپ کو دھوپ میں کھڑے نہیں دیکھا ہو گا دو منٹ دھوپ میں کھڑے ہو جاؤ تو چہرہ ٹریفک لائٹ کی لال بتی کی طرح جلنے لگتا ہے۔

اگر کسی بات پر غصہ آجائے تو سیب جیسی شکل نکال لیتے ہیں۔اور۔۔۔۔۔۔

بس۔۔اس سے زیادہ میں ایک اور لفظ برداشت نہیں کر سکتا اپنی برائی میں اس سے پہلے کہ وہ اسے مزید مثالیں دیتی ہے شاور کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا

یہ جو تم نے سب کچھ بولا ہے نہ صرف مجھے نہیں بولا ہم سب کو بولا ہے کیونکہ ہم سب کی سیکن ایک جیسی ہے تمہیں شرم نہیں آئی اتنے لوگوں کو جن کو تم اپنا بھائی کہتی ہو اپنے بھائیوں کے خلاف ایسے کہہ رہی ہو تم ان کی سکن کی توہین کر رہی ہو۔۔۔۔

شناور صاحب میں نے آپ کا نام لیا ہے اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ سب الفاظ صرف اسی کی شان میں قصیدے پیش کرنے کے لیے کہے گئے ہیں نہ کہ کسی اور کے بارے میں
اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی ہے کہ عبداللہ بولا

عنایہ نے یہ ہمارے لئے یہ سب کچھ نہیں بولا تھا یہ سب کچھ آپ کے لئے ہے عنایہ ہماری بہن ہے وہ ہمارے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی عبداللہ نے بھی اسے چڑاتے ہوئے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا

شناور نے اسے گھورا

میں اپنی بے عزتی کروانے کے لئے یہاں نہیں آیا میں جارہا ہوں یہاں سے بہت ہو گیا اس سے بہتر ہے کہ میں گاڑی میں رات گزار لوں

وہ غصے سے اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا جس پر عنایہ نے دونوں ہاتھوں سے اسے بائے بائے کیا تھا

oooooo

ارے شناور بھائی چلے گئے کتنے غصہ ہو گیئے نا عنایہ تمیں ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا عنائش کو بہت برا لگا تھا اس طرح کسی کا کمرے سے چلے جانا وہ سب کتنا انجوائے کر رہے تھے

بڑا درد جاگ رہا ہے بھائی کا سینے میں فکر مت کرو تھوڑی دیر میں واپس آجائے گے اس نے عنائش کو گھورتے ہوئے اس انداز میں کہا تھا جیسے بچپن کا یارانہ ہو

لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ وہ آج سے پہلے کبھی ٹھیک سے دوسرے سے ملی بھی نہیں تھی۔

یار تمہیں اپنے شوہر سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے ان کو بہت برا لگا ہے عنائش نے ایک بار پھر سے شناور کے سائیڈ لی تھی

بھائی آپ کی بیوی مجھے غصہ دلا رہی ہے اب اس نے مکرش سے شکایت لگائی تھی

۔

عنائش جان تم چھوڑو ان سب باتوں کو یہ ان کا روز کا معمول ہے مکرش اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

روز کا معمول سے کیا مطلب ہے آپ کا آپ مجھے لڑاکا کہہ رہے ہیں میں اس سے پہلے آپ کے بھائی سے کبھی نہیں لڑی

بس تین چار بار ہی فائٹ ہوئی ہو گی اس نے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے شناور اپنی پہلی ملاقاتیں یاد کی تھی جس میں کوئی بھی خوشگوار نہیں تھی۔

ملاقات بھی تین چار بار ہی ہوئی ہو گی عبداللہ نے لقمہ دیا۔

آپ خاموشی سے بیٹھے رہیں کنوارے لوگ بیچ میں انٹر فئر نہیں کر سکتے اس نے عبداللہ کو اس کی اوقات یاد دلائی تھی۔

جس پر عبداللہ سلگ کر واپس بیٹھ گیا۔

ارے یار فکر مت کرو وہ زیادہ دیر باہر نہیں رہ سکتا تھوڑی دیر میں واپس آجائے گا مجھے یقین ہے زراور نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

وہ اپنے بھائی کو بہتر طریقے سے جانتا تھا اور اس کی بات سچ ثابت ہوئی تھی جب اچانک دروازہ کھولا اور وہ اندر داخل ہوا

OOOOO

باہر سردی کافی زیادہ ہے اور گاڑی میں اس سردی میں بالکل نہیں بیٹھ سکتا

اسی لئے میں واپس آگیا ہوں لیکن میں کسی کے لئے نہیں آیا اسے بتادیا جائے وہ عنایہ کے قریب جگہ بناتا واپس اس کے ساتھ جوڑ کر بیٹھ گیا تھا اور اونچی آواز میں اس بات کا اعلان بھی کیا تھا کہ عنایہ کے لئے واپس نہیں آیا جبکہ عنایہ بھی دوسری طرف پھیر چکی تھی

عنایہ کو کافی دیر کے بعد پرانے انداز میں دیکھ کر زرشے اور زر اور بہت خوش تھے ورنہ پچھلے کافی ٹائم سے وہ ٹھیک سے کسی سے بات نہیں کر رہی تھی

اس کا ہنسنا مسکرانا شرارتیں کرنا سب کو تنگ کرنا کہیں گم سا ہو گیا تھا لیکن آج ایسا لگتا تھا جیسے پرانی عنایہ واپس مل گئی ہو

جو ہر کسی کے ناک میں دم کر کے رکھتی تھی۔اس کی شرارتیں سب کو بہت عزیز تھی

چلو یار اب لڑائی جھگڑا ختم کرو کوئی اور بات کرتے ہیں مکزم کے بولنے کی دیر تھی کہ عنایہ کے چہرے کی مسکراہٹ ایک دفعہ پھر سے غائب ہو گئی

شاید تھوڑی دیر کے لئے وہ اس کے وجود کو بھلا چکی تھی شناور باہر سے ہو کر واپس آ گیا تھا اور اگر وہ واپس نہ آتا تو۔۔۔۔۔۔

اس کا دل بے ترتیبی سے دھڑکنے لگا تھا وہ کیوں اس سے اتنا خوفزدار ہتی تھی وہ کیوں ڈرتی تھی اس سے۔ کیا وہ کسچ میں ڈرتی تھی اس سے۔ وہ اندھیرا اسے بھولتا نہیں تھا وہ تھپڑ آج بھی وہیں تکلیف دیتے تھے۔

یہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہو رہا مکزم ہم تو صرف موج مستی کر رہے ہیں شناور نے ایک نے اسے دیکھا تھا

جس کے چہرے پر اچانک ویرانی آگئی تھی اور پھر مسکرا کر اسے اپنے قریب کر دیا ۔اس کے چہرے پر کسی طرح کی کوئی ناراضگی نہیں تھی وہ صرف اسے تنگ کر رہا تھا سب کو اس بات کا اندازہ تھا۔

لیکن مکزم کے بولنے کے بعد عنایہ کے چہرے پر پھر سے خاموشی چھا گئی اس کے بعد اس نے کوئی بات نہ کی تھی

OOOOO

آہستہ آہستہ اندھیرا روشنی میں نہانے لگا۔

ہر طرف روشنی چھا گئی تھی بارش رک چکی تھی اور شاید کافی حد تک رستے کا مسئلہ بھی حل کر دیا گیا تھا۔

وہ تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر تھا کہ زراور نے کسی طرح مینیجر سے کہہ کر گھر فون کر کے دادا جان کو بتا دیا تھا وہ سب ایک ساتھ ہیں اور یہ بھی بتا دیا تھا کہ زرشے بھی اس کے ساتھ ہی ہے اسی لئے جعفر خان پریشان نہ ہوں

سب ایک ساتھ ہیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا وہ جلدی ہی گھر پہنچ جائیں گے

بارش رکتے ہی وہ سب لوگ واپسی کی تیاری کرنے لگے تھے۔ناشتہ کرنے کا دل تو کسی کا بھی نہیں کر رہا تھا لیکن پھر بھی وہ لوگ ہلکا پھلکا ناشتہ کر کے نکلنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

آج مکرش اور عنائش کا ولیمہ تھا تو ایسے میں انہیں جتنا جلدی ہو سکے گھر پہنچنا تھا۔

بس اب راستے میں کوئی مسئلہ نہ ہو وہ سب لوگ ایک ساتھ ہی نکلے تھے۔زرا اور نے عنایہ سے کہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جائے اور روشے شناور کے ساتھ جائے

لیکن پھر بعد میں تھوڑی دیر کے بعد اس نے خود انکار کر دیا شاید شناور نے اس سے کچھ کہا تھا

یقیناً اس نے ہی کہا تھا کہ وہ عنایہ کے ساتھ جانا چاہتا ہے اور گھر سے تھوڑے فاصلے پر اپنا پارٹنر چینج کر لیں گے لیکن فی الحال بہتر ہے کہ وہ اپنا سفر اپنے انداز میں گزارے

ذراور کو کوئی مسئلہ نہیں تھا اور پھر رات کو جس طرح سے شناور عنایہ کو پروٹیکٹ کر رہا تھا اسے اس کا انداز بہت زیادہ پسند آیا تھا اسے پتہ تھا کہ وہ ہمیشہ عنایہ کے ساتھ کھڑا رہے گا

ہمیشہ اس کی حفاظت کرے گا اسے ہر سرد گرم نگاہ سے بچا کر رکھے گا۔

اسی لیے اس نے بھی انکار نہیں کیا تھا اسے ویسے بھی کیا اعتراض ہو سکتا تھا وہ تو زرشے کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے خود بھی بہانے کی تلاش میں ہی رہتا تھا تو ایسے میں اسے خود موقع مل رہا تھا تو وہ انکار کیوں کرتا

ooooooo

تقریباً نو بجے کے قریب وہ سب لوگ واپس گھر پہنچ چکے تھے سب کی گاڑیاں آگے پیچھے تھی جبکہ شناور اور ذرا اور دیر سے پہنچے تھے

مگر پہنچے تو حویلی کو دلہن کی طرح تیار کیا گیا تھا شاید کل شام سے ہی تیاریاں چل رہی تھی جو اب تک اینڈ تک نہ پہنچی تھی

پہلے تو دادا جان نے ان کی کلاس لی تھی کیونکہ بارش قریباً پانچ بجے کے قریب شروع ہوئی تھی وہ لوگ پہلے ہی کیوں نہیں گھر کے لئے نکلے جبکہ دادا جان نے ان سب کو ڈیڈ لائن پانچ بجے کی دی تھی

ان لوگوں نے اتنی مشکل سے سب کچھ کیا تھا۔ کیا تو سب کچھ نوکروں نے ہی تھا وہ جانتے تھے لیکن پھر انہیں ڈانٹنا بھی تو تھا اور بڑے ہونے کا رعب بھی تو جمانا

تھااس سے لئے داداجان کے ساتھ ساتھ ان کے تینوں بیٹے بھی کمرے میں ان کے اچھی خاصی عزت افزائی کر چکے تھے

لیکن وہ لوگ اتنا شاندار وقت گزار کر آئے تھے کہ داداجان کے سارے الفاظ ایک کان سے لیتے ہوئے دوسرے سے نکال چکے تھے۔

آپ لوگوں کو نہ پتہ نہیں کیا ہو جاتا ہے کبھی کبھار تھوڑا بہت اگر کام کر بھی لیا تو کیا ہو گیا اب کی ساری ذمہ داری آپ لوگوں نے ہم پر ڈالی ہوئی ہے

یہ آپ لوگ جو کام کر رہے ہیں نہ اس طرح آپ لوگ وقت سے پہلے بوڑھے ہو جائیں گے خیر شکر کریں کہ ہم نہیں تھے اور ہماری غیر موجودگی میں آپ لوگوں کو بھی ہاتھ پیر ہلانے کا موقع ملا

شناور بولنے پر آیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا جب کہ سب اسے گھورتے رہے تھے

مجھے گھورے مت ہم کوئی شوق سے نہیں رہے وہاں مجبوری تھی راستہ بند ہو گیا تھا ورنہ ہم سب لوگ گھر آجاتے اور آپ لوگوں کو کچھ بھی نہیں کرنا پڑتا

کیا تو آپ لوگوں نے ویسے بھی کچھ ہی نہیں ہے صرف نوکروں کو حکم دیا ہے سارا کام ان بیچاروں نے کیا ہے

وہ بھی آپ لوگوں نے اپنے سر لے لیا۔ اور دادا جان کے سامنے نمبر بنانے کے لیے آگئے۔ ہم اتنے بھی بے وقوف نہیں ہیں ہمیں پتا ہے آپ لوگ کتنا کام کرتے ہیں۔ شناور کی زبان اب تک کنٹرول نہ ہوئی تھی

شناور بس بہت ہو گیا اس عمر میں بھی ان لوگوں نے اتنا کام کیا ہے دادا جان کو اپنے بیٹوں کی شکلیں اترتا دیکھ بالکل اچھا نہ لگا تھا اسی لئے ان کی سائیڈ لیتے ہوئے کہنے لگے۔

چلیں ٹھیک ہے آپ کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں لیکن ہیں آپ کے بیٹے بہت ڈرامے باز اتنا کام تھا ہی نہیں جتنا یہ بتا رہے ہیں

شناور نے باہر کی کی برف دوڑ لگاتے ہوئے کہا تھا جب کہ پیچھے بابا کا جوتا دروازے تک آیا تھا لیکن تیز رفتاری کی وجہ سے اس کی بچت ہو گئی تھی ورنہ اسے بہت سخت لگتا۔

اب تم لوگ بھی جاؤ یہاں سے دادا جان نے سب کو جانے کا حکم دیا اور ان کے تینوں بیٹے ان کے پاس بیٹھ گئے

بابا جان یی شناور کتنا بد لحاظ ہوتا جا رہا ہے ایک تو ہم تینوں نے مل کر اتنا زیادہ کام کیا ہے اور وہ دیکھیں کہ کس طرح سے ہمیں ڈرامے باز کہہ رہا ہے۔

تایا جان نے انہیں دیکھتے ہوئے اپنی بات شروع کی تھی انہیں شناور پر سخت غصہ آ رہا تھا یہی حال مہربان اور ارسلان شاہ کا بھی تھا جبکہ ان تینوں کو دیکھتے ہوئے دادا جان کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی

ویسے ایک بات بتائیں ہم نے کل شام کو دیکھا تھا کہ کتنا کام ہے لائٹنگ تو ملازموں نے کی ہے اور اندر کی سجاوٹ بھی ملازموں نے ہی کی ہے

تم لوگوں کو صرف سامان اتروانا تھا وہ بھی ملازموں کو ہی تم لوگوں نے لگایا ہے تو تم لوگوں نے کتنا کام کیا ہے یہ میں بھی بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں

اس لئے میرے پوتے کے خلاف ایک لفظ مت کہنا ہو تو تم لوگ بڑے ہو تو تم لوگوں کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے اسے تھوڑا سا ڈانٹ دیا

ورنہ میرا پوتا کبھی غلط بیانی نہیں کرتا دادا جان لمحے میں بدل گئے تھے جبکہ وہ تینوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے

ooooooo

مکرش نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا وہ ڈریس اپنے ساتھ لگائے گھومتی ہوئی نظر آئی اس کے چہرے کی خوشی دیکھ کر مسکراتے ہوئے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا جبکہ وہ ابھی تک کمرے میں آئی اپنی چیزوں کا جائزہ لے رہی تھی

مکرش یہ دیکھے میری ولیمے کی ڈریس کتنی خوبصورت ہے اور یہ جویلری دیکھی ہے آپ نے واو یہ سب کچھ کتنا پیارا ہے

کب آئے گی یہ بیوٹیشن اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اور ڈریس سچ میں بہت خوبصورت تھا دادا جان نے آج کی تقریب کی مناسبت سے اس کے لئے ایک بہت ہی شاندار جوڑا بنوایا تھا

اور اسی لحاظ سے باقی چیزیں بھی انہی کی پسند سے آئی تھی جو کہ عنائش کو بہت ہی زیادہ پسند آرہی تھی اور یہ بات اس کے چہرے پر صاف لکھی ہوئی تھی

تمہیں بیوٹیشن کے آنے کی جلدی ہو رہی ہے اور میں تو چاہتا ہوں کہ اس وقت اور کوئی اس کمرے میں آئے ہی نا

وہ اس کے پیچھے آتا ہوا اسے اپنی باہوں میں قید کر چکا تھا اس نے اسے دیکھا اور جیسے اس کی نیت سمجھ کر اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ پر پھر سے چٹکی کاٹی تھی

یہ کیا حرکت ہے عنائش یہ تم نے دوسری بار کیا ہے میں دو بار بدلہ لوں گا وہ دھمکی دیتے ہوئے بولا

ہاں بالکل دو بار بدلا جس طرح سے رات کو لیا تھا جنگل میں منگل وہ کھلکھلاتے ہوئے اس سے کل رات کے پلاننگ کی فلاپ داستان سنا رہی تھی

دیکھو مجھے چیلنج مت کرو یہ نہ ہو کہ ولیمہ کینسل کروا کے کل پر کرا دوں اس نے پھر سے دھمکی دی تھی جس پر عنائش نے اسے گھور کر دیکھا

خبردار مجھے آج یہ ڈریس پہننا ہے کتنی پیاری لگوں نا میں اس میں وہ ایک بار پھر سے ڈریس اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولی تھی جب کہ اسے اپنی باہوں میں قید کرتا ہے وہ آئینے کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا

تم کتنی پیاری لگو گی اس کی تعریف تو میں رات میں ہی کر کے بتاؤں گا نا اس کے گال پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اسے آنے والے وقت کے بارے میں بتا رہا تھا

عنائش کے چہرے پر کتنے ہی رنگ آئے تھے رخسار شرم سے لال ہونے لگے تھے بلکہ نگاہیں سجدہ ریز ہو رہی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مکرش بے خود ہو کر اسے دنیا بھلا دیتا دروازے پر دستک ہوئی

لگتا ہے آگئی بیوٹیشن وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھ میں لے لیتا اس کے لبوں پر شدت سے بھرپور بوسہ دیتا دروازے کی طرف بڑھا تھا

دروازے پر بیوٹیشن ہی کھڑی تھی اس کے ساتھ عنایہ اور زرشے بھی تھی کیونکہ داداجان نے بس تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں بتایا تھا کہ صرف مکرش اور عنائش کا ولیمہ ہی نہیں بلکہ ان دونوں کا نکاح بھی آج ہی ہونا ہے۔

جس کے لیے انہیں کافی جلد بازی میں تیاری کرنی پڑی تھی عنایہ کا کوئی ارادہ نہ تھا شناور کے لائے ہوئے کپڑے پہنے گا لیکن جلد بازی میں انہی میں سے ایک جوڑا نکالنا پڑا تھا

اوراس نے وہی جوڑا نکالا تھا جو شناور شادی والے دن کے لیے لایا تھا۔ ویسے تو ان کا نکاح ہو چکا تھا لیکن دادا جان ان کا نکاح اپنی خوشی سے ایک بار پھر سے کرنا چاہتے تھے جس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا تھا

وہ ان تینوں کو کمرے میں چھوڑتا خود شناور اور زر اور کے پاس جانے والا تھا جب ان دونوں کو سیڑھیوں پر گملے رکھتے ہوئے دیکھا دادا جان لگتا ہے صبح والی بات کا شناؤر سے بدلہ لے رہے تھے اور زر اور کو اپنی مدد کے لیے مجبور کرتے ہوئے وہ اسے بھی سزا دے رہا تھا

کیونکہ سچ تھا کہ وہ گیا تو زرارور کی ہی وجہ سے تھا اب اس کا فرض بنتا تھا کہ وہ شناور کی ہر سزا میں برابر کا ساتھ دے

ooooooo

یہ تم لوگ اتنے بڑے بڑے گملے یہاں سے یوں پر کیوں رکھ رہے ہو۔وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تھا

پتا نہیں کیوں رکھ رہے ہیں دادا جان کا حکم ہے کہ انہیں سیڑھیوں پر رکھ دو یہ بیل بوٹے یہاں پر زیادہ پیارے لگیں گے

خیر چار میں نے اٹھائے ہیں تم جا کر چوتھا لے کر آؤ اس کے بعد میں آؤں گا پانچواں اٹھانے کے لئے وہ مکرش کو تو جواب دیتا زرا ور سے بول رہا تھا۔

ہاں تو ساتھ چلو دونوں ایک ساتھ لے کر آتے ہیں اس نے ٹالنے کی کوشش کی تھی۔

اچھا بچے میرے ساتھ ہوشیاری بڑے بھائی کے ساتھ پنگا لے گا مجھے چونا لگائے گا تو وہ اس کا چہرہ بڑے پیار سے ہاتھوں میں تھا پچکارتے ہوئے بولا تھا۔

کیا شناور یار تو ہر بار ایسے ہی کرتا ہے ایک گملا ہی زیادہ اٹھایا ہے کوئی سارے گملے تو نے یہاں رکھے ہیں

اور یہ ملازم کہاں مر گئے ہیں جب کام کی ضرورت ہوتی ہے تب یہ لوگ نظر نہیں آتے اور فضول میں ہر طرف گھوم رہے ہوتے ہیں۔

وہ کسی ملازم کی تلاش میں نگاہیں دوڑاتا کہنے لگا تھا

شاید دادا جان نے کسی بھی ملازم کو اس طرف آنے سے بھی منع کر رکھا تھا لیکن یہ ظلم تھا ہونے والے دلہا کو کوئی ایسی سزا دیتا ہے کیا دادا جان نہ جانے کون سے جرم کا بدلہ لے رہے تھے

دو دن کے بعد ان لوگوں کو دلہا بننا تھا اور یہاں ان سے گملے اٹھوا کر مزدوریاں کروائی جا رہی تھی

ooooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو امرش تقریبا تیار ہو چکی تھی اس کے کپڑے بھی بیڈ پر بالکل تیار رکھے تھے وہ آئینے کے سامنے کھڑی آخری بار اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

دن بادن اس کی خوبصورتی بھرتی جا رہی تھی ممتا کا نور اس کے چہرے سے چھلکنے لگا تھا۔

مکزم میں موٹی تو نہیں لگ رہی نہ اس نے اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا تھا

مکزم نے مسکراتے ہوئے اسے سر سے پیر تک دیکھا تھا۔اسے موٹا تو نہیں کہا جا سکتا تھا ہاں لیکن اس کے چہرے سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ کون سے مراحل سے گزر رہی ہے اور وہ بھی شاید صرف بڑی عمر کی عورتیں ہی کر سکتی تھیں

تم بالکل موٹی نہیں لگ رہی لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم جلدی سے موٹی ہو جاؤ میں تمہیں بالکل گول مٹول گیند کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں۔

وہ اس کے پاس آتا ہوں آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں بھرتا مسکرا کر کہنے لگا

گول مول گیند کی طرح اس نے حیرت سے اس کی بات دہرائی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے ویسے بہت بار کہہ چکا تھا کہ اسے دیکھ کر ابھی تک اسے لگتا ہی نہیں کہ وہ ماں بننے والی ہیں جبکہ پچھلے چار مہینے سے وہ پریگننٹ تھی اب تک تو اس میں جسمانی تبدیلی آنی چاہیے تھے

وہ اپنی تبدیلی کو محسوس کر رہی تھی لیکن نہ جانے کیوں مکزم کو ابھی تک اس میں کسی طرح کی کوئی تبدلی محسوس ہی نہیں ہوئی تھی۔

ہاں میں چاہتا ہوں تم بالکل گول مول سی ہو جاؤ میں تمہیں موٹو سی پیاری سی دیکھنا چاہتا ہوں تم موٹو ہو کر کیسے لگوں وہ ابھی تک مسکرا رہا تھا

جب کہ اس کے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ مذاق نہیں کر رہا بلکہ اس بات کو لے کر وہ بالکل سیریز ہے وہ اپنی بیوی کو موٹا دیکھنا چاہتا تھا

مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے ان پچھلے چار مہینوں میں میرا دس سے بارہ کلو وزن بڑھ چکا ہے لیکن آپ کو محسوس ہی نہیں ہوتا مجھے سمجھ نہیں آتا کیا آپ چاہتے کیا ہیں

اور ویسے بھی میں بالکل موٹی نہیں ہونا چاہتی بڑے سیانے کہتے ہیں کہ جب عورت موٹی ہو جاتی ہیں تب شوہر کو اس سے پہلے جیسی محبت نہیں رہتی

شوہر بدل جاتا ہے اس کی سوچ اس کے حالات بدل جاتے ہیں میں تو بالکل بھی موٹی نہیں ہونا چاہتی میں نہیں چاہتی کہ آپ ذرا سا بھی بدلے وہ اسے دیکھتے ہوئے ایک بار پھر سے آئینے میں اپنا جائزہ لینے لگی

پتہ نہیں کون سے بے وقوف نے یہ فلسفہ جا رہا ہے میں تو اس بات کو بلکل نہیں مانتا شاید لوگ ہو جاتے ہوں گے چینج لیکن وہ لوگ چینج ہوتے ہوں گے جو اپنی بیوی سے نہیں بلکہ اس کے جسم سے محبت کرتے ہیں

مجھے تم سے محبت ہے تم جیسی بھی ہو تم میرے لیے عزیز ہو مجھے اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ تم دیکھنے میں کیسی ہو مجھے تمہارے دل سے محبت ہے تمہاری روح سے محبت ہے۔

میں تمہیں چاہتا ہوں امرش۔ تم سے میرے احساسات میرے جذبات جوڑے ہیں میری چاہت ہو تم میری محبت ہو تم وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے شدت سے بھرپور لہجے میں اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا جب کہ وہ اس کے سینے پر سر رکھے مسکراتے ہوئے اس کے الفاظوں کو سن رہی تھی

ooooo

پھوپو کچھ کریں میں برباد ہو جاؤں گی میں اسے نہیں چھوڑ سکتی آپ جانتی ہیں اگر اس کی شادی ہو گئی تو میں کبھی اس گھر میں نہیں آسکوں گی

میرے سارے خواب چکنا چور ہو جائیں گے میں ساری زندگی اس گلی میں نہیں رہنا چاہتی۔

پلیز کچھ کریں پھوپو پلیز کچھ کریں کچھ سوچیں میں زراور کی شادی اس نوکرانی سے نہیں ہونے دے سکتی

آپ تو خود ہی مجھے یہ خواب دکھاتی رہی ہیں تو آپ میرا یہ خواب کیسے ٹوٹنے دے سکتی ہیں۔۔۔۔؟

وہ ہمیشہ کے لئے اس کا ہو جائے گا تو پھر میرے پاس کچھ نہیں رہے گا کوئی راستہ باقی نہیں بچے گا میرے لیے سب کچھ ختم ہو جائے گا

پلیز کچھ سوچیں کچھ تو کریں میں ذراور کو اس طرح ہاتھ سے نکلنے نہیں دے سکتی

وہی میرے خوابوں کو پورا کرنے کا راستہ ہے میں اپنے خوابوں کو ٹوٹنے نہیں دے سکتی وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہی تھی

جب کہ چاچی بیگم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ ایسا کیا کرے جس سے ان کا مقصد پورا ہو جائے

ہاں یہ سچ تھا یمنہ کو اس حویلی پر راج کرنے کا خواب انہوں نے ہی دکھایا تھا

لیکن اب ان کی سوچ کے مطابق کچھ نہیں ہو رہا تھا وہ اتنے سالوں تک عنایہ پر طرح طرح کے الزامات لگاتی رہیں کیونکہ پہلے ان کا ارادہ شناور کے ساتھ یمنہ کی شادی کرنے کا تھا

لیکن بعد میں بیچ میں امرش آگئی تو وہ کامیاب نہ ہو سکی اور نا ہی تب یمنہ نے شناور میں کسی طرح کا کوئی انٹرسٹ دکھایا تھا

اس وقت وہ کسی اور کی محبت میں گرفتار ہو چکی تھی اور اب اس کے لیے دولت سے بڑھ کر اور کچھ نہیں تھا وہ اپنی زندگی کو خوشحالی سے گزارنا چاہتی تھی

اور اسے اپنے بہت سارے خواب پورے کرنے تھے اسے بڑے گھر میں رہنا تھا بڑی بڑی گاڑیوں میں بیٹھا تھا اسے باہر ملک کی سیر کرنی تھی

اسے ہر مہنگے برانڈ کی چیزیں خریدنی تھی اس کے خواب بڑے تھے جو اس کا چھوٹا سا ریسٹورنٹ چلنے والا بوائے فرینڈ پورے نہیں کر سکتا تھا

اس نے اپنی سوچ بدل دی اور محبت کے دائرے سے نکل کر وہ اس حویلی میں اپنے لیے جگہ بنانے کی کوشش کرنے لگی چاچی بیگم نے بھی اس کا خوب ساتھ دیتے ہوئے دادا جان کے سامنے یمنہ کا رشتہ رکھا تھا

لیکن زراور کے صاف انکار کر دینے پر انہوں نے بھی اس کا انکار چاچی بیگم تک پہنچا دیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی چاچی بیگم نے یمنہ کو واپس گھر نہ جانے دیا تھا

انہوں نے کہا تھا کہ وہ زراور کے دل میں اپنے لیے جگہ بنا سکتی ہے اور اس کی زندگی میں آنے والی کسی بھی لڑکی کو نکال کر باہر پھینک سکتی ہے

لیکن ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ زراور جیسے آدمی نے زرشے جیسی ملازمہ کو اپنے دل میں اتنا اعلی مقام دے دیا ہو گا

ان لوگوں کی سوچ عنایہ سے نہیں جا رہی تھی شاید یہی وجہ تھی کہ زرشے بہت آسانی سے اس کی زندگی میں داخل ہو گئی تھی

داداجان نے یہ بھی نہ سوچا کہ زرشے ایک چھوٹے سے خاندان سے تعلق رکھتی ہے ان کے لیے اگر کسی چیز کی اہمیت تھی تو اس کی کہ زراور اس سے محبت کرتا ہے

اور وہ ان کے پوتے کی اولین پسند ہے۔ جس کو انہوں نے سب سے زیادہ اہمیت دیتے ہوئے فوراً رشتہ مانگ لیا تھا

انہیں بس اتنا پتا تھا کہ ان کا پوتا شادی کے لیے بہت مشکل سے تیار ہوا ہے اور اگر اب اس کی پسند نہ مانی گئی تو وہ شاید اس رشتے سے بھی انکار کر دے گا

اور وہ ایسا نہیں چاہتے تھے وہ زراور کی طرف سے خوشیوں کے منظر تھے اسی لئے انہوں نے زراور کی پسند کو سب سے زیادہ اہمیت دی تھی

اور فوراہی اپنے ملازم کے گھر رشتہ لے کر پہنچ گئے ان کے خاندان میں طرح طرح کی باتیں چل رہی تھی کہ آخر اس میں ایسا کیا ہے کہ اتنے بڑے خاندان کا ولی وارث اس لڑکی پر اس طرح فدا ہو گیا

سب کا منہ بند تو نہیں کیا جا سکتا تھا لیکن اگنور کیا جا سکتا تھا وہ اگنور کر رہے تھے

کہیں نہ کہیں یہ بات بھی چل رہی تھی کہ زرشے نے خود ہی اپنی اداؤں کا استعمال کر کے زراور کو پھنسا لیا ہے ورنہ اتنا امیر آدمی کبھی بھی ایسی چھوٹی لڑکی سے دل نہ لگاتا

لیکن یہ ساری باتیں ابھی تک زراور کانوں سے بہت دور تھی اس کے لیے فی الحال بس ایک ہی بات اہمیت رکھتی تھی کہ اسے اس کی من چاہی محبوبہ اس کی بیوی کے روپ میں مل رہی ہے

اور اسے کچھ نہیں چاہئے تھا جبکہ زر شے بھی اب تک ان سب باتوں سے بالکل انجان تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ لوگ اس کے کردار کو کس طرح سے داغ دار کر رہے ہیں

یمنہ میری جان میں کیا کروں مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا میں تو سوچ رہی تھی کہ وہ لڑکی عنایہ زر اور پر ڈورے ڈال رہی ہے لیکن مجھے کیا پتا تھا کہ یہ ملازمہ بھی ذر اور کے پیچھے لگی ہوئی تھی

میں بھی کہوں کہ زر اور صرف اس لڑکی کو کھانا بنانے کے لیے اتنے پیسے کیوں دے رہا تھا

زر اور کو صرف اسی لڑکی کا کھانا کیوں پسند آ رہا تھا یقیناً اس لڑکی نے بہت بڑا گیم کھیلا تھا ہمیں تو وہ معصوم سی لگتی تھی لیکن حقیقت کچھ اور ہی تھی میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکی

اب تو اس گھر میں کوئی کنوارا نہیں ہے سوائے عبداللہ کے اور عبداللہ سے مجھے کتنی نفرت ہے تم جانتی ہو میں کبھی بھی اس کے ساتھ تمہاری شادی کرنے کے حق میں نہیں ہوں

لیکن اگر تم راضی ہو تو میں عبداللہ کے حوالے سے کوشش کر سکتی ہوں

وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی تھیں جب کہ اس نے فوراً نفی میں سر ہلا دیا

مجھے عبداللہ سے شادی نہیں کرنی وہ مجھے کسی ملازمہ کی طرح ٹریٹ کرتا ہے اور نہ ہی مجھے آپ کی سوتن کے بچوں سے کوئی لینا دینا ہے

آپ بس زراور کے بارے میں بات کریں مجھے نہیں لگتا کہ زراور اس لڑکی کی زرشے میں انٹرسٹڈ ہیں مجھے تو لگ رہا ہے یہ سب کھیل ہے

مکرش کی سیاست کا ہو سکتا ہے اسے لیملائٹ میں لانے کے لیے ان لوگوں نے یہ گیم کھیلا ہو وہ لڑکی خوبصورت ہے

اور زر اور کبھی نہ کبھی اس پر دل ہار ہی جائے گا لیکن اس سے پہلے میں ذر اور سے اپنی محبت کا اظہار کروں گی

میں ان سے کہوں گی کہ ان سے بہت پیار کرتی ہوں اور کسی کے باتوں میں آ کر وہ ہر گز یہ شادی نہ کرے میں ان سے ملنے کے لیے جا رہی ہوں

مجھے یقین ہے کہ وہ بھی مجھے پسند کرتے ہیں وہ اچانک اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اسے اب تک یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی کہ زر اور نے خود اپنی زبان سے شادی کا اظہار کیا ہے

اس نے دادا جان کے سامنے کہا تھا کہ وہ زرشے سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن وہ تو جیسے ان سب باتوں کو قبول ہی نہیں کر رہی تھی

شاید وہ ابھی تک اپنی ہار کو قبول نہیں کر پا رہی تھی اس سے یہ بات برداشت نہیں ہو رہی تھی کہ اس نے اسے چھوڑ کر ایک نوکرانی سے دل لگا لیا ہے

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یمنہ یہ سب کیا کہہ رہی ہو تم وہ بول ہی رہی تھی کہ یمنہ کمرے سے باہر نکل گئی

ooooo

وہ کمرے سے نکل کر سیدھی زراور کے کمرے میں آئی تھی بنا اجازت وہ اندر داخل ہوئی اسے واش روم سے پانی گرنے کی آواز سنائی دی

شاید وہ نہا رہا تھا یمنہ وہیں بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے لگی جب وہاں بیڈ پر پڑے موبائل کی سکرین روشن ہوئی

شاید کسی میسج کی وجہ سے ایسا ہوا تھا لیکن سکرین پر لگی تصویر اس کا سارا دھیان اس طرف لے گئی تھی اس نے جلدی سے فون اٹھا لیا تھا

اس کے لئے یہ بات سمجھنا بہت آسان تھا کہ وہ تصویر کس لحاظ سے بنائی گئی تھی اور اس تصویر میں موجود دو چہرے کس طرف اشارہ کر رہے تھے لیکن اس بات پر یقین کرنا مشکل نہیں نا ممکن تھا

والپیپر پر لگی تصویر زرشے کی ہی تھی جس میں وہ دلہن بنی ہوئی تھی اور اس کے بالکل ساتھ اسے اپنے بازوؤں میں قید کئے وہ زر اور ہی تھا

یہ تصویر دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ یہ ان کے نکاح کی تصویر تھی۔

اس نے فورا اس تصویر کو پوری طرح دیکھنے کی کوشش کی تھی لیکن موبائل پر لگا لوک اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا

اس نے بہت بار لوک ٹرائی کیا لیکن اس کے ذہن میں زراور کے دماغ تک رسائی حاصل نہ کی

لیکن پھر ایک تلخ سوچ کے ساتھ اس نے زرشے کا نام پاسورڈ پر لکھ دیا تھا

اس کی آنکھوں میں مرچی سی بھرنے لگی اس کا یہ پاسورڈ سہی ثابت ہوا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ زراور اس نوکرانی کی محبت میں اس حد تک آگے جا چکا تھا

اس نے جلدی سے گیلری کھولتے ہوئے وہاں موجود تصویریں دیکھی تھی

نکاح کی تصویروں کا الگ فولڈر تھا جس میں نکاح کی تاریخ تک درج تھی اس نے موبائل میں موجود ویڈیو کو بھی اوپن کر کے دیکھا تھا

جوان کے نکاح کی تھی اس نے ایک منٹ نہ لگایا تھا وہ ذراور کا فون لیتے کمرے سے باہر نکل گئی

اور اب اس نے اگلا سانس چاچی بیگم کے کمرے میں جا کر لیا تھا چاچی بیگم جو اس کے جانے کے بعد خود بھی پریشانی سے کھڑکی کے قریب کھڑی یہی سوچ رہی تھی کہ آگے کیا کیا جائے اس کے واپس آنے پر اسے دیکھنے لگی

کیا ہوا ایمنہ کیا تم نے ذراور سے بات کی کہیں تم نے اپنی بیوقوفی سے کچھ الٹا سیدھا تو نہیں کر دیا نہ

دیکھو میری جان میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو میں بہت جلد اس مسئلے کا حل نکال لوں گی تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ہوں نہ۔

میں اپنی جان کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور کروں گی وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے اس پیار سے سمجھا رہی تھیں

ان کا ارادہ تھا کہ اگر زراور زرشے سے شادی کرتا بھی ہے تو وہ عبداللہ کے ساتھ اس کی اچھی طرح سے انٹیسٹنگ کروا کر اسی کے ساتھ اس کا نکاح کروا دے گی

اور اس طرح کسی نہ کسی طریقے سے وہ مہربان شاہ کی نظروں میں بھی تھوڑی اہمیت حاصل کر لے گی

اس سب کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں آپ کے لئے ایک ایسی خبر لائی ہوں جو آپ کو بھی حیران اور پریشان کر دے گی

اوراس سے آپ ذراور کا شاید نکاح بھی روک سکیں گی اس نے مسکراتے ہوئے زراور کا فون ان کی طرف بڑھایا تھا جبکہ اس کی باتوں کا مطلب وہ ہر گز نہیں سمجھی تھی

کیا کہہ رہی ہو تم یمنہ مجھے تمہاری کوئی بات سمجھ نہیں آرہی دیکھو بیٹا میں تمہیں جو بتارہی ہوں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرو

سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تمہیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر زراور سے تمہاری شادی نہیں ہوئی تو بھی میں تمہیں اس حویلی میں لے آؤں گی

وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ وہ اکتائے ہوئے انداز میں موبائل کا پاسورڈ لگاتی تصویریں ان کے سامنے کر چکی تھی

یہ ساری باتیں ہم بعد میں کریں گے پہلے آپ ان تصویروں اور ویڈیوز پر غور کرے دیکھیں یہ نکاح کی ویڈیو ہے اس سے زرا ور زبردستی نکاح کر رہا ہے

یہ ساری تصویریں بھی نکاح کی ہیں دیکھیں وہ ایک ایک تصویر ان کے سامنے کھول کر دکھا رہی تھی جبکہ ویڈیو میں صاف ظاہر تھا کہ ان کا نکاح پڑھایا جا رہا تھا

باظاہر تو وہ کہیں سے بھی زور زبردستی والا نکاح نہیں لگ رہا تھا لیکن پھر بھی زرشے کے چہرے سے وہ مرضی کا نکاح بھی نہیں لگ رہا تھا

اس میں زرا ور کے کچھ دوست موجود تھے جبکہ زرشے کی طرف سے کوئی بھی نہیں تھا۔

چاچی بیگم خود بھی حیرانگی سے یہ سب دیکھنے لگی تھی یقین کرنا مشکل تھا لیکن سچ ان کے سامنے تھا اگر وہ لوگ یہ سچ دادا جان کے سامنے کھول دیتے تو یقینا کہانی ان کی مرضی کا رخ اختیار کر سکتی تھی

وہ اس کا استعمال کر سکتی تھی بلکہ فائدہ اٹھا سکتے تھے چاچی نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا جو کہ آنکھوں میں بے انتہا غصہ اور نفرت لئے انہیں دیکھ رہی تھی

یقیناً اسے زرشے سے نفرت محسوس ہو رہی تھی کیونکہ زرا ور کے خواب سجاتے یہ اسے چوتھا سال تھا جو آج بری طرح سے چکنا چور ہوئے تھے

ooooooo

ولیمے پر بہت سارے لوگ آئے تھے یہاں پر بڑے سے بڑے سیاسی اور بزنس سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا

ہر کوئی مکرش اور عنائش کی تعریفوں کے پل باندھ رہا تھا اس دفعہ جب مکرش نے اپنی طرف سے سیاست کا داؤ کھیلا تھا

تو وہ بہت سارے لوگوں کی نظروں میں آ چکا تھا اس وقت وہ فیورٹ پولیٹیشن کی لسٹ میں شامل تھا ایسے میں اس کی محفل میں شامل ہونا سب ہی اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے

پڑے سے بڑے لوگ اس وقت اس پارٹی میں شامل تھے کوئی اپنی فیملی کے ساتھ آیا تھا تو کوئی اپنے بزنس پارٹنرز کے ساتھ

ہر کوئی ان کی تعریفوں کے پل باندھے جا رہا تھا مکرش بہت زیادہ مصروف تھا کیونکہ ان سب کو اٹینڈ کرنا اس کے لئے بے حد ضروری تھا

ایسے میں وہ عنائش سے ذرا فاصلے پر ہی رہا تھا ایک تو وہ اتنی حسین لگ رہی تھی اور اوپر سے بار بار اسے گھور رہی تھی

کبھی کبھی اسے ہنسی آجاتی تو کبھی اسے اس پر بے انتہا پیار آتا۔وہ اس کی توجہ چاہتی تھی

لیکن وہ کیا کرتا تھا وہ اس وقت بہت مجبور تھا اسے اپنی بیوی سے بے تحاشہ محبت سہی لیکن اسے اپنی سیاسی پارٹی بھی بہت عزیز تھی کیونکہ یہ اس کے دادا جان کا خواب تھا

تھوڑی دیر کے بعد عنائش کے پاس ان عنایہ اور زرشے کو بٹھا دیا گیا تھا جس پر وہ کچھ حد تک ریلیکس ہو کر اپنے مہمانوں کو اٹینڈ کرنے لگا تھا

لیکن یہ بات تو صاف ظاہر تھی کہ عنائش کو اس کی یہ حرکت بالکل نہیں پسند آئی اور وہ اس سے بہت زیادہ غصہ ہے لیکن اسے یقین تھا وہ اسے منا لے گا اسے منانا کون سا مشکل تھا

ooooo

سنو لڑکیوں میں تم دونوں سے بڑی ہوں اور میرا عودا بھی تم لوگوں سے بڑا ہے جیسا کہ تم جانتی ہو کہ میں اس گھر کے سب سے بڑے بیٹے کی بیوی ہوں

تو میں جو پوچھوں گی اس کا صاف صاف کلئیر جواب تم لوگ مجھے دو گی اس نے روعب جمایا تھا

اس کی بڑی والی بات پر عنایہ کو بڑی ہنسی آئی تھی جبکہ جیٹھانی والی بات پر زرشے نے پوری آنکھیں کھول کر کسی غلام کی طرح ہاں میں سر ہلایا تھا لیکن وہ بھی اس کا مذاق ہی اڑا رہی تھی

جی جی جیٹھانی صاحبہ پوچھے آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں ہم آپ کے زیرِ خرید غلام ہیں آپ کی ہر بات کا بلکل صاف ستھرا جواب دیں گے

عنایہ نے مزے لیتے ہوئے کہا تھا

مجھے بتاؤ یہ جو اتنی ساری عورتیں ہیں یہاں پے ان میں سے مکرش کی پہلی دوسری اور تیسری بیوی کون سی ہے

مجھے جاننا ہے کہ میری سوتن کون کون ہے اور کتنی خوبصورت ہے مجھ سے زیادہ حسین ہے یا کم عنائش نے اپنی بات کے اینڈ پر ان دونوں کے سروں پر دھماکا کیا تھا

پہلی دوسری تیسری بیوی وہ پوری آنکھیں کھولے حیرت سے اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی

زرشے باہر والی تھی شاید وہ اس کی بات پر یقین کر سکتی تھی لیکن عنایہ اسے پہلی دوسری تیسری بیوی کہاں سے لا کر دیتی

تمہیں کس نے بتایا ہے کہ مکرش بھائی کی پہلی دوسری تیسری بیوی ہے اور کیا چوتھی تم ہو۔وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

کیونکہ اتنی کوشش کے باوجود بھی وہ اپنے چہرے پر آئی حیرانگی کو چھپا نہیں پائی تھی

مجھے مکرش نے خود بتایا ہے اور تو اور ان کی کوئی بیٹی بھی ہے جسے وہ گڑیا کہتے تھے جب ہم وہاں شہر والے گھر میں تھے نہ تم وہاں ان کی بیوی اور بچوں کا فون بھی آتا تھا

ایک دو بار تو انکی بیٹی کا فون آیا تھا جیسے وہ گڑیا کہہ کر پکار رہے تھے اس بچی کا اصلی نام نہیں جانتی میں

میں جب سے یہاں آئی ہوں مکرش میری ہر بات کو ٹالے جا رہے ہیں وہ مجھے بتا ہی نہیں رہے کہ ان کی بیوی کون کون سی ہے اور کیسی دکھتی ہیں

نہیں نہیں تم لوگ یہ مت سمجھنا کہ میں جیلس ہو رہی ہوں میں نہیں بالکل بھی جیلس نہیں ہوں

اب اس میں مکرش کا کیا قصور ہے ان کے گھر والوں نے ان کی شادیاں کروادی ہیں محبت تو وہ مجھ سے ہی کرتے ہیں

اس نے یقین سے کہا تھا جب کہ عنایہ اپنا دلہن والا ناز نخرا ایک طرف رکھتے قہقے لگانے میں مصروف ہو چکی تھی

دور کہیں مہمانوں میں بری طرح سے الجھا شنا ور اپنی بیوی کے قہقوں کی آواز سن کر سر سے پیر تک سلگ اٹھا تھا

یہ کیا طریقہ تھا اس کا نکاح ہو رہا تھا اور وہ ایسے قہقے لگا رہی تھی جیسے کوئی چھوٹی سی بچی ہو ہے وہ بچی ہی تو تھی۔ لیکن اسے اپنا بچپن اس جگہ نہیں دکھانا تھا

عنایہ کیا حرکت ہے بیٹا آرام سے بیٹھ جاؤ تائی امی نے اسے لوٹ پوٹ ہوتے دیکھ اوپر آکر اسے ٹوکا تھا

جس پر وہ اپنے لبوں پر زپ کا اشارہ کرتے خاموشی سے بیٹھنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس کے منہ کے ڈیزائن دیکھ کر وہ اپنی ہنسی کو دوبارہ کنڑول نہ کر سکی اور ایک بار پھر سے اس قہقہ بلند ہوا

یہ لڑکی کیا کر رہی ہے دادا جان کو بھی اس کی اس حرکت پر غصہ آیا تھا جب کہ وہ بھی سمجھ چکی تھی کہ وہ کافی بُری حرکت کر رہی ہے

لیکن وہ اپنی ہنسی کو کنڑول نہیں کر پا رہی تھی اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے لبوں پر جما کر اپنا آپ کنڑول کرنا چاہا لیکن اب اس کے پیٹ میں درد ہونے لگا تھا

تائی امی مکرش بھائی کہاں ہیں کہ پلیز مکرش بھائی کو بلائیں ورنہ میں ہنس ہنس کر پاگل ہو جاؤں گی اس نے تائی امی کے سامنے ہاتھ جوڑے تھے

جبکہ تائی امی ان کا یوں ہنستا چہرہ دیکھ کر اس پر غصہ کرنے کے بجائے مکرش کو تلاش کرنے لگیں کیونکہ اس وقت اسے وہی کنڑول کر سکتا تھا

ooooo

مکرش تھوڑی دیر پہلے ہی اپنے ایک بزنس پارٹنر کے ساتھ باہر کی طرف آیا تھا عنایہ کے بلاوے پر فوراً واپس اندر آیا تھا وہ اسے کیوں بلا رہی تھی یقیناً اسے کوئی بات کرنی ہو گی وہ بہت سمجھدار لڑکی تھی کبھی اسے فضول میں ڈسٹرب نہیں کرتی تھی

اور وہ اس وقت اسے بلا رہی تھی تو اس کا مطلب یہی تھا کہ اس سے کوئی بہت ہی زیادہ ضروری بات کرنی ہے وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کر اندر اس کے پاس آ گیا تھا

عنایہ گڑیا بولو کیوں بلایا ہے مجھے وہ اسٹیج پر آتا اس کے پاس رک کر پوچھنے لگا جب کے عنائش اب تک عنایہ کو گھور رہی تھی

اوراس کے آنے کے بعداس نے مکرش کو بھی گھورنا شروع کر دیا تھاوہ عنائش اور عنایہ کے بیچ میں اپنے لیے جگہ بناتاوہی بیٹھ گیا تھا

مجھے بس اس بات کا جواب دیں کہ آپ کی گڑیا کون ہے میرے علاوہ اور کتنی گڑیاہیں آپ کی جن کا آپ کو فون آتا ہے

کتنے لوگوں کو گڑیا کہہ کر پکارتے ہیں آپ تو کہتے تھے کہ آپ کی لاڈلی بہن صرف میں ہی ہوں

باقی سب کوایک ایک بہن ملی ہے گھر میں لیکن آپ کو کوئی بہن نہیں ملی اسی لئے میرے علاوہ آپ کی کوئی بہن نہیں ہے تو بتائیں مجھے یہ گڑیا کون ہے

جو آپ کی بیوی نمبر ون ٹوتھری اور آپ کی بیٹی بھی ہے کہاں ہے آپ کی بیٹی اور پھوپو کو اب تک اس کی آمد کی خبر نہیں ہوئی اور یہ آپ کی پہلی دوسری تیسری بیوی کی کہانی بھی بتائیں مجھے

آپ کے سارے راز فاش ہو گے آپ کی بیوی جل جل کر نہیں۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے کہ وہ جیلس نہیں ہے اس کے جل جل کہنے پر عنائش نے اسے گھورا تھا جس پر اس نے فورا اپنی بات بدلی تھی

اس کی بیوی سوچ سوچ کر سوکھ کر کانٹا ہوتی جا رہی ہے مجھے بتائیں آخر کون ہے آپ کی پہلی دوسری اور تیسری بیوی اس محفل میں کہاں ہے کہ میں اس کی نشاندہی کر کے آپ کی بیوی کو بتاؤں تا کہ اس کے دل میں تھوڑی سی ٹھنڈک پڑے

اس کے سامنے وہ بڑی معصومیت سے اس کا راز فاش کرتے ہوئے اس سے سوال جواب کر رہی تھی مکرش نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر چہرہ جھکا گیا یہ راز بھی یہی پر کھلنا تھا

چہرہ جھکانے سے کچھ نہیں ہو گا مجھے جواب چاہیے بتائیں کہاں ہیں آپ کی پہلی دوسری اور تیسری بیوی اس نے ایک بار پھر سے اس سے سوال کیا تھا

ہاں میں نے اسے صرف تنگ کرنے کے لئے کہتا تھا میری کوئی بیوی نہیں ہے نہ پہلی دوسری تیسری تم ہو پہلی اور آخری بھی اس نے عنائش کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

جب کہ اس کی گھوریاں بتا رہی تھی کہ وہ اسے آسانی سے معاف نہیں کرنے والی اتنے وقت سے وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ آخر اس کی بیویاں کہاں ہیں ایک ساتھ کیسے رہتی ہوں گی

کیاایک دوسرے سے لڑتی جھگڑتی نہیں ہوں گی اوراس نے کیا کیا نہیں سوچا تھا وہ اس سے لڑیں گیں اسے ماریں گیں

اور پتہ نہیں اس کے ساتھ کیسا سلوک کریں گیں اور یہاں اسے یہ پتہ چل رہا تھا کہ یہ کہانی بھی جھوٹی ہے

مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی اس نے اسکی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا تھا شادی ہوگئی ہے جانِ من اب تو صرف ولیمہ ہو رہا ہے اس نے مسکرا کر دانت کی نمائش کی تھی

مجھے نہیں کرنا یہ ولیمہ مجھے آپ کے ساتھ کچھ بھی نہیں کرنا۔مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے آپ ایک نمبر کے جھوٹے انسان ہیں آپ بلائیں اس گھر کے بڑوں کو مجھے انصاف چاہیے

وہ بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح حرکتیں کرنے لگی تھی مکرش نے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیتے تھے

کیونکہ اتنے لوگوں کے بیچ میں اس کے نخرے اٹھاتا وہ ہر گز اچھا نہیں لگتا اور وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے اسے خود سے دور کر رہی تھی

دیکھو جان میری بات سنو ہم اس فنکشن کے بعد ساری باتیں کریں گے تمہیں جتنا لڑنا جھگڑنا ہو اسب کچھ کر لینا لیکن فلحال یہ فنکشن ختم ہونے دو

یہاں بہت سارے عجیب قسم کے لوگ آئے ہوئے ہیں اور کچھ میرے مخلاف پارٹی کے بھی ہیں تو ان کے سامنے تماشا بن جائے گا یہ نہ ہو کہ صبح کی ہیڈ لائن میں میرا تمہارا نام آجائے

دیکھو یار میں اپنی پرسنل لائف کو اپنی سیاسی لائف سے بہت دور رکھنا چاہتا ہوں پلیز میری جان سمجھنے کی کوشش کرو وہ اسے بے حد پیار سے سمجھا رہا تھا نہ جانے کیسے اس کو اس پر ترس آ گیا

ٹھیک ہے میں فنکشن کے بعد آپ سے بات کرتی ہوں لیکن فی الحال یہاں سے نکلے جہاں تھے نہ اتنی دیر سے وہیں پر رہے مجھے آپ سے بالکل بات نہیں کرنی

نہ آج نہ پھر کبھی بس یہ والا معاملہ حل کرنا ہے اب جائے یہاں سے وہ اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے چہرہ پھیر چکی تھی اور جس انداز میں اس نے چہرہ پھیرا تھا مکرش کو اٹھنے میں ہی بھلائی محسوس ہوئی

oooooo

وہ لوگ تھوڑی دیر میں نکاح کی رسم ادا کرنے والے تھے

مولوی صاحب آکر سٹیج پر بیٹھے چکے تھے جبکہ دونوں دلہا کو بھی اوپر بلا لیا گیا تھا بیچ میں ایک جالی کا پردہ بھی لگا دیا گیا تھا

جب اچانک ہی چاچی بیگم نخ دادا جان کو کمرے میں آنے کے لیے کہا اور کہہ دیا کہ وہ ان سے بے حد ضروری بات کرنا چاہتی ہیں

اور یہ بات بعد میں کرنے والی نہیں ہے اس لیے بہتر ہے کہ وہ ابھی اور اسی وقت اندر آجائیں

دادا جان نے پہلے اندر جانے کے بارے میں سوچا جب مولوی صاحب نے جب انہیں بلایا

Zubi Novels Zone

وہ چاچی بیگم کے پاس نہیں جا پائے تھے انہوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ نکاح کے بعد ہر طرح کی ضروری بات کریں گے لیکن ان کی اس بات پر چاچی بیگم کو بہت زیادہ غصہ آیا تھا جس کا انجام انہیں بھگتنا نا تھا

نکاح کی رسم ادا ہو چکی تھی۔ سب کچھ بہت خوش اسلوبی سے ہو گیا تھا شناور اور عنایہ کا نکاح پہلے ہی ہو چکا تھا

تو انہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا صرف ایک فارملیٹی تھی جبکہ راور اور زرشے کا نکاح بہت ہی سکون و اطمینان سے پڑھایا گیا تھا

جب اچانک ہی مکرش کو فون آیا تھا۔ یہ ایک صحافی کا نمبر تھا جو کہ اس کے خلاف کافی الٹی سیدھی خبریں نشر کرتا رہتا تھا

پہلے اس نے فون نہ اٹھانے کا سوچا پھر یہ سوچ کر کے ہو سکتا ہے کہ کچھ الٹا سیدھا نہ ہو گیا ہو اسی لیے اس نے فون اٹھا لیا تھا

مکرش شاہ ہم تو آپ کو بہت برا سیاستدان سمجھتے تھے لیکن ہمیں کہاں پتا تھا کہ آپ کا بھائی یہ سارے کام بھی کرتا ہو گا شاید آپ کو پتہ نہیں ہے کہ آپ کے بھائی نے آج سے پہلے بھی ایک نکاح کر رکھا ہے

اور لڑکی کی مرضی اس میں شاید شامل نہیں ہے کیونکہ لڑکی کہیں سے بھی خوش نظر نہیں آ رہی اور دوسری بات یہ کہ یہ ویڈیو انٹرنیشنل ٹی وی پر لانچ کر دی گئی ہے

اس نکاح میں نہ تو آپ کا کوئی فیملی ممبر شامل ہے اور نہ ہی لڑکی کی طرف سے کوئی بھی شامل ہے

نکاح بہت ہی سکریٹلی لے کیا گیا ہے لیکن اب یہ نکاح سیکریٹ نہیں رہا بلکہ ہر نیوز چینل پر سرپرائز کی طرح نشر ہو چکا ہے

ذرا ٹی وی آن کر کے دیکھ لیں فون بند ہو چکا تھا جبکہ مکرش اب تک فون کان سے لگائے آنے والے حالات کی سنگینی کو سوچ رہا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

OOOOO

الگ الگ نیوز چینل سے فون آنا شروع ہو چکے تھے

وہ ایک ایک چیز کو ہینڈل کرنے کی کوشش کر رہا تھا

ایسے میں وہ فنکشن سے نکل کر سیدھا ہر بڑے چینل کے ڈائریکٹر سے بات کرنے میں لگ گیا تھا

جتنا ہو سکے وہ اس نیوز کو کنٹرول کرنے کے لئے کہہ رہا تھا

لیکن اتنی بڑی خبر کو کوئی بھی چینل کنٹرول کرنے کو تیار ہی نہ تھا

بہت عرصے کے بعد ایسی گرما گرم خبر ملی تھی جس سے ان کے چینلز کو بہت زیادہ فائدہ ہو سکتا تھا

تو ایسے میں کوئی بے وقوف ہی ہو گا جو ایسی خبر کو سامنے نہ لائے

مکرش ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن وہ پھر بھی زیادہ کنٹرول نہیں کر پایا

آہستہ آہستہ خبر وہاں موجود لوگوں کے موبائل پر رسیو ہونا شروع ہو گئی اس نے فورا فنکشن ختم ہونے کا اعلان کر دیا تھا

میڈیا والے ان کے گھر تک آ چکے تھے

جبکہ دادا جان کے کانوں میں بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی

اور ایسے میں جو چینل یہ خبر سب سے زیادہ پھیلا کر ان کے لئے خطرہ پیدا کر رہا تھا اس نے فنکشن ختم کرنے کا اعلان کرنے کے بعد فورا اس طرف جانے کا فیصلہ کیا تھا

دادا جان نے اس سے کہیں بار پوچھنے کی کوشش کی کہ وہ اتنی جلد بازی میں فنکشن ختم کیوں کر رہا ہے۔۔؟

کیونکہ یہ فنکشن رات 12 بجے سے پہلے ختم نہیں ہونے والا تھا

ایسے میں اچانک یہ اعلان دادا جان کو پریشان کر رہا تھا اور پھر مہربان شاہ کے فون پر آنے والی نوٹیفیکیشن نے باقی کسر پوری کر دی تھی

انہوں نے دادا جان کو سمجھایا تھا کہ مکرش نے فنکشن ختم ہونے کا اعلان کیوں کروایا ہے وہ کمرے میں چل کر پوری بات بتائیں گے اور پھر ایسا ہی ہوا تھا

ooooo

وہ بہت تیزی سے اندر داخل ہوتا بنا آگے پیچھے دیکھے سیدھا ڈائریکٹر کے آفس میں جا رہا تھا اس نیوز چینل پر ہر ایک ایڈیٹنگ اسی کے کہنے پر کی جاتی تھی اور اس وقت وہیں اس سے سب سے زیادہ دشمنی نکال رہا تھا وہ سیدھا اس کے سر پر سوار ہوا تھا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے خاندان کی خبر اپنے نیوز چینل پر اس طرح اسے چھاپنے کی

وہ فوراً اس کے گریبان تک پہنچتا اسے ایک لمحے میں اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا اس کا ہاتھ اس کی گردن پر اتنا تنگ تھا کہ اگر وہ ذرا سا بھی زور لگاتا تو شاید وہ ڈائریکٹر اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا

مکرش صاحب یہ صحیح طریقہ نہیں ہے آپ ہم سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے آپ آرام سے بیٹھ کر بات کریں ہم آپ کو آپ کے ہر سوال کا جواب دیں گے

آپ ایک باحیثیت پرسنیلٹی ہیں آپ کو زیب نہیں دیتا کہ آپ اس طرح سے کسی کے گربان کو پکڑ کر اس کی توہین کریں

ڈائریکٹر نے بڑی مشکل سے اپنے الفاظ ادا کیے تھے جب اگلے ہی لمحے مکرش سارا لحاظ ایک طرف رکھتا اپنے پیچھے سے گن نکالتا اس کے سر پر تان چکا تھا

وہ ایک ہی دھکے سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا تھا اور اب وہ اس کے سامنے بیٹھا بری طرح سے کانپ کر رہا تھا۔ موت سامنے کھڑی ہو تو ہر طرح کی اکڑ نکل جاتی ہے اس میں کوئی شک نہ تھا

مجھے اخلاقیات مت سکھا بول یہ نیوز بند ہو گی یا نہیں اس کی پستول اس کی کنپٹی پر تھی جب کہ اپنی جان کو خطرے میں دیکھ وہ اچھا خاصہ بوکھلا گیا تھا

آپ ٹھیک نہیں کر رہے ہیں مکرش صاحب یہ غلط ہے آپ اس طرح سے ہمیں دھمکا نہیں سکتے وہ پیشانی سے پسینہ صاف کرتا ڈرتے ہوئے بولا تھا

جبکہ مکرش نے اگلے ہی لمحے گان لوڈ کرتے ہوئے سامنے رکھے ایک ڈیکروشن پیس پر گولی چلادی تھی جو چکنا ناچور ہو وہ گھبرا کر واپس اٹھنے لگا لیکن مکرش کا دھکا اسے واپس بیٹھنے پر مجبور کر گیا تھا

اگر تم نہیں چاہتے کہ یہ خبر تمہاری زندگی کی آخری خبر ثابت ہو تو ابھی کے ابھی اس خبر کو ہر چینل سے بند کروادو ورنہ تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے وہ اسے دھمکی دیتا موبائل - فون اس کے قریب کر چکا تھا

اس کے لیے اتنا ہی دھمکانا کافی ثابت ہوا تھا وہ کانپتے ہاتھوں سے جلدی سے اپنا موبائل اٹھاتا ہر نیوز نیوز چینل کو فون کرنے لگا تھا

اور اس کے حکم کے مطابق تھوڑی ہی دیر میں ہر چینل سے یہ خبر غائب ہونے لگی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا اچھا خاصا نقصان ہو چکا ہے اور اب اسے بہت سارے لوگوں کے سوالوں کا جواب دینے پڑیں گے

وہ اس خبر کو بند کروا سکتا تھا وہ لوگوں کے منہ بند کر سکتا تھا لیکن یہ خبر اس کے لیے کتنی زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی اس کا اندازہ بھی اسے بہت اچھے سے تھا

اب تو صبح کی نیوز پیپر میں یہ خبر چھاپنے والا ہے کہ مکرش شاہ نے تیرے آفس میں آکر تجھے ڈرایا دھمکایا اور پتہ نہیں کیا کیا کیا۔اب تو مجھ پر اتنے سارے الزام لگانے والا ہے

تو کل صبح کی نیوز پیپر میں تُو اپنے قتل کی خبر چھاپ دینا۔ کیونکہ اب میں یہاں تک آگیا ہوں یہ بھی کر دیتا ہوں

ویسے بھی کل میری اچھی خاضی بدنامی ہو گی تو میں پوری طرح سے تیرا کام کر کے جاتا ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بول رہا تھا جس پر اس نے فوراڈر کر نفی میں سر ہلا دیا تھا

نہیں ایسا نہیں ہو گا تو پلیز آپ اس بات کو یہیں ختم کر دیں میں بھی اس خبر پر اور کوئی ایشو نہیں اٹھاؤں گا

یہ خبر یہیں پر ختم کر دی جائے گی پلیز آپ یہاں سے تشریف لے جائیں اس بات ختم کرنے کے لئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے

ٹھیک ہے تم کہتے ہو تو میں تم پر یقین کر لیتا ہوں۔ لیکن آج کے بعد اگر تمہارے اس نیوز چینل پر یا تم سے جڑے کسی بھی نیوز چینل پر میری فیملی کے خلاف ایک بات بھی اٹھیں تو میں اس نیوز چینل کو دنیا سے ہٹا دوں گا اور اس کو دنیا سے ہٹانے سے پہلے میں تجھے دنیا سے ہٹ آؤنگا

سید مکرش شاہ کو اچھے انسان کی طرح رہنا پسند ہے اسی لیے بہتر ہے کہ اس کے اندر کے بُرے انسان کو مت جاگاو ورنہ نقصان تیرا ہو گا۔

آہستہ سے اس کا کندھا تھپتھپتا اس کے قریب سے اٹھ کر نکل گیا تھا جبکہ وہ اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگا اس نے اپنی موت کو شاید بہت قریب سے دیکھ لیا تھا اس وجہ سے اس کا جسم اب تک کانپ کر رہا تھا

oooooo

داداجان ایک دفعہ میری بات تو سن لے وہ ان کے کمرے کے باہر کھڑا تھا جب کہ داداجان نے اس کی شکل تک دیکھنے سے انکار کر دیا تھا

ان کالاڈلا پوتاان کے ساتھ ایسا کر سکتا تھا یہ توانہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اس کی خواہش کی خاطرّ وہ اس کی شادی اپنے ہی خاندانی نوکر کی بیٹی سے کر رہے تھے صرف اس لئے کیونکہ وہ زرشے کو پسند کرتا تھا اس سے شادی کرنا چاہتا تھا وہ کب اس کی خواہش کے رستے میں آرہے تھے

کب انہوں نے اسے کہا تھا کہ وہ اس کی اس خواہش کو پورا نہیں کریں گے وہ ان پر یقین تو کرتا ہے اپنے دل کی بات تو بتاتا وہ کبھی بھی اپنے پوتوں کی کسی خواہش کو ٹال نہیں سکتے تھے

ایک وقت تھا جب انہوں نے مہربان شاہ کی خواہش کو ٹال دیا تھا اور پھر اس کا انجام انہوں نے بھگتا تھا اپنی پوتی سے دور ہو کر وہ اب تک اپنی پوتی سے دور تھے اس کے دل میں اپنے لیے جگہ نہیں بنا پائے تھے وہ دل کھول کر اسے اپنے سینے سے نہیں لگا سکتے تھے اس سے باتیں نہیں کر سکتے تھے مہربان شاہ کی محبت کو قبول نہ کر کے وہ آج تک پچھتاتے تھے وہ کسی کی محبت کے دشمن نہیں تھے

وہ اپنے پوتے کی خوشی کے لیے ہر حد پار کرنے کو تیار تھے لیکن ان کا پوتا بھی تو ان پر اعتبار کرتا اس نے ایسا قدم کیوں اٹھایا تھا کہ ایک لڑکی سے زبردستی نکاح کر کے ان کے پورے خاندان کو بے عزت کر دیا تھا یہ خبر پر تھوڑی دیر کے لئے ہی ہر نیوز چینل پر چلی تھی لیکن چلی تو تھی

جگہ جگہ ان کے خاندان کا نام لیا جا رہا تھا ان کا نام خراب کیا جا رہا تھا سب مہمان چلے گئے تھے کسی نے ان سے کچھ نہیں کہا تھا لیکن ان کی آنکھوں میں رکھے سوالات تو وہ پڑھ چکے تھے

آج انہوں نے اتنی شرمندگی اٹھانی پڑی تھی اپنے سب سے قابل پوتے کی وجہ سے زرا اور اب تک سر جھکا ایک ان کی باتیں سن رہا تھا وہ صحیح کہہ رہے تھے وہ غلط نہیں تھے لیکن وہ کیا کرتا ہے وہ محبت کے ہاتھ مجبور چکا تھا اسے ڈر تھا کہ ایک

زرشے کو نہ دے جس کی وجہ سے اس نے یہ قدم اٹھایا تھا لیکن اب وہ اپنے اس قدم پر پچھتا رہا تھا

لیکن جو بات ایسے سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ یہ تھی کہ اس کا موبائل کہاں غائب ہو گیا تھا اور اس کے موبائل میں موجود ساری چیزیں نیوز چینل تک کیسے پہنچی

جعفر خان خاموشی سے اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر اپنے گھر چلا گیا تھا یہاں کیا ہوا تھا انہیں کچھ سمجھ نہ آیا لیکن اس کے جن پر دادا جان نے بس اتنا کہا تھا کہ وہ گھر جا کر زرشے سے کوئی سوال نہیں کریں گے

کیوں کہ اس سارے معاملے میں وہ بالکل بے قصور ہے جبکہ جعفر اکبر خان کچھ بھی نہیں بولا تھا بس وہاں سے گھر چلا گیا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں سوال تو وہ بھی پڑھ چکے تھے ان کے پوتے نے اس کی بیٹی کے ساتھ زبردستی کی تھی

اس کے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا وہ اپنی بیٹی سے بہت سارے سوال کرنا چاہتے تھے لیکن دادا جان کو یقین تھا کہ وہ ان کے بات کا مان ضرور رکھیں گے

OOOOO

زراور نے دادا جان سے بات کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ اس سے بات کرنے کو تیار نہیں تھے ہر نیوز چینل پر چلنے والی خبر کتنی دیر میں بند ہو چکی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ مکرش اس لیے گھر پر موجود نہیں ہے ہر کوئی اپنی اپنی جگہ پریشان تھا اس کا موبائل اب تک سے نہیں ملا تھا

یہ خبر ان کے پورے خاندان میں بھی پھیل چکی تھی پہلے ہی لوگ زرشے کے بارے میں عجیب عجیب طرح کی باتیں کر رہے تھے اب تو انہیں باقاعدہ ایک وجہ گئی تھی اس معصوم پر انگلیاں اٹھانے کی

داداجان نے اب تک کوئی فیصلہ نہیں تھا لیکن ایک بات تو اسے سمجھ میں آگئی تھی کہ داداجان اس کا چہرہ دیکھنے کے روادار نہیں ہے

صبح مہندی کی رسم ادا ہونی تھی اور پرسوں بارات اور ایسے میں داداجان کی ناراضگی اسے بہت پریشان کر رہی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کریں سب کچھ اتنا مشکل کیسے ہو گیا تھا

وہ اپنی شادی کو لے کر اتنا زیادہ خوش تھا کہ انتہا نہیں ابلیکن جیسے ہر خوشی مند پر چکی تھی وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں بیٹھا مکرش کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اب وہی کچھ کر سکتا تھا

وہ اپنی ہی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب ملازم نے آکر بتایا کہ داداجان سب گھر والوں کو باہر حال میں بلا رہے ہیں وہ فوراً سے اٹھتا باہر نکل گیا تھا

OOOOO

وہ آیا تو سب لوگ وہاں پہلے سے ہی موجود تھے وہ بھی خاموشی سے ان کے پاس آ گیا تھا جبکہ جعفر خان کے ساتھ زرشے اور ان کی بیوی کو بھی بلا لیا گیا تھا دادا جان نے کوئی بڑا فیصلہ کر لیا تھا مگر شگھر واپس آ چکا تھا وہ خاموش ہے ان کے قریب آ گیا

جعفر اکبر خان ہم تم سے شرمندہ ہیں ہمیں بالکل اندازہ نہیں تھا کہ ہمارے پوتے نے اس طرح کی کوئی غلطی کی ہو گی ہمیں کبھی بھی نہیں لگا تھا کہ ہمارا اتنا کچھ کر سکتا ہے لیکن اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد ہم بھی یقین نہیں کر پا رہے کہ یہ سب کچھ ہمارے پوتے نہیں کیا ہے

ہمارے ایک پوتے نے پہلے بھی ایک غلطی کی تھی جس کی اس نے چار سال تک سزا کاٹی ہے اور ایک ایسی ہی غلطی آج ہمارے اس پوتے نے کی ہے تو انصاف سب کے لیے برابر ہے ہم نے اسے چار سال کے لیے گھر سے نکال دیا تھا

اور اب بھی ایسا ہی ہو گا ہم زرا ور کو چار سال کے لیے خود سے لا تعلق کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں کیونکہ ہمارا انصاف سب کے لیے برابر ہے دادا جان وہیپر بیٹھے اپنا فیصلہ سنا رہے تھے جبکہ زرا ور کو لگاتے تھے اس حویلی کا چھت اس کے سر پر آ گیا ہے

نہیں دادا جان نا ایسا کریں کہ میں آپ لوگوں کے بنا کیسے رہوں گا وہ فورا ان کے قدموں میں بیٹھ کر ان سے التجا کرنے لگا تھا جب کہ دادا جان چہرہ پھیر چکے تھے ان کی نظر میں اس غلطی کی کوئی معافی نہیں تھی

جعفر اکبر ہم تم سے بس ایک سوال کرنا چاہتے ہیں کیا تم اب بھی اپنی بیٹی کی شادی ہمارے پوتے سے کرنا چاہو گے اور اگر تمہارا جواب انکار ہے تو ذرا اور ابھی اور اسی وقت تمہاری بیٹی کو طلاق دے گا

ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہم تمہاری بیٹی کے لیے زرا اور سے کہیں درجہ زیادہ قابل انسان ڈھونڈ کر اس کی شادی کروائیں گے تمہاری بیٹی کے ساتھ کسی طرح کی زبردستی نہیں کی جائے گی اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی زیادتی نہیں ہو گی

دادا جان بول رہے تھے جبکہ یمنہ اور بچا چی یگم سکون سے سن رہی تھی جیسا اس نے سوچا تھا سب کچھ بالکل ویسا ہی ہو رہا تھا اب فیصلہ زرشے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ جعفر اکبر خان کے ہاتھ میں تھا کہ وہ اپنی بیٹی کا کیا فیصلہ کرتا ہے جب کہ وہ جس نفرت سے وہ ذرا اور کو دیکھ رہا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ ایسے انسان کے ساتھ اپنی بیٹی کی زندگی برباد کرنے کے حق میں نہیں تھا...

OOOOO

شاہ صاحب میرا فیصلہ وہی ہے جو اس وقت ایک باپ کو کرنا چاہیے

جی ہاں میں اپنی بیٹی کو آزاد کروانا چاہتا ہوں

میں اس شخص کے ساتھ اپنی بیٹی کی زندگی تباہ کرنے کو تیار نہیں ہوں اس نے میری بیٹی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا ہے

آپ لوگوں نے عزت سے میرے گھر آکر رشتہ مانگا میں نے اپنی بیٹی آپ لوگوں کے حوالے کرنے کا فیصلہ کر لیا

کیونکہ میں آپ لوگوں کے احسانوں تلے ڈبا ہوا تھا لیکن مجھے نہیں پتا تھا کہ یہاں میری بیٹی کے ساتھ پہلے ہی یہ ظلم کر دیا گیا ہے

میں نے اپنی بیٹی سے جب پوچھا شادی کا تو اس نے فوراً ہاں کر دی جانے اس نے اس ہاں کے لئے بھی اس سے کتنی زبردستی کروائیں ہو گی میں یہ رشتہ کسی قیمت پر نہیں ہونے دونگا

مجھے طلاق چاہیے میں اپنی بیٹی کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گا وہ آج پہلی بار اس حویلی کے در و دیوار کے بیچ میں اتنی اونچی آواز میں بات کر رہے تھے

ورنہ اس سے پہلے کسی نے انہیں اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا

بابا پلیز آپ میری بات سن تو لے زرشے نے بہت ہمت کر کے ان کا بازو تھامنے کی کوشش کی تھی

لیکن وہ غصے سے اپنا بازو اس کے ہاتھ چھڑوا چکے تھے

انہیں پتا تھا تو صرف اتنا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ زور زبردستی کی گئی ہے

کیونکہ تھوڑی دیر پہلے جب وہ اسے گھر لے کر گئے تھے تو انہوں نے بس اس سے ایک سوال پوچھا تھا کیا یہ نکاح تمہاری مرضی سے ہوا تھا

اس نے بتانے کی کوشش کی تھی کہ یہ نکاح اس کی مرضی سے نہیں ہوا تھا لیکن اب اس کی مرضی اس نکاح میں شامل ہے

لیکن وہ تو اس کی بات سننے کو تیار ہی نہیں تھے انہوں نے بس اتنا ہی سنا تھا کہ اس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے اور اس کے علاوہ کچھ بھی سمجھنا ہی نہیں چاہتے تھے

کیا تمہارا آخری فیصلہ ہے دادا جان نے ان کا آخری فیصلہ جاننا چاہتا تھا

جب کہ زراور کی تو جیسے سانسیں ہی رک گئی تھی زرشے اپنے باپ کا ہاتھ تھامیں انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھے انہیں پتہ تھا تو صرف اتنا کہ ان کی بیٹی کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے۔اس کو مجبور کیا گیا ہے ان کا رشتہ جوڑنے کے لیے

جی ہاں یہ میرا آخری فیصلہ ہے میری بیٹی اس شخص کے ساتھ نہیں رہے گی انہوں نے ایک بار پھر سے اپنا فیصلہ سنایا تھا

مجھے آپ کا فیصلہ منظور نہیں ہے بابا کیونکہ وہ میرے شوہر ہیں میں ان سے محبت کرتی ہوں۔پہلے بھی تو میری شادی ان کے ساتھ کرنے والے تھے نہ

تو اب کیا مسئلہ ہے خدا کے لئے ایک بار ہمیں سمجھنے کی کوشش تو کریں ذرا اور نے مجبوری میں ہے سب کچھ کیا تھا

میں ان کی مجبوری کو سمجھتی ہوں بابا اس وقت میرا رشتہ آیا ہوا تھا وہ رشتے کو لے کر پریشان تھے

اس وقت اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی محبت کا اظہار نہیں کر پا رہے تھے پلیز بابا سمجھنے کی کوشش کرے وہ چلاتے ہوئے اپنے باپ کے سامنے پہلی بار آواز اٹھا رہی تھی

اس کی مجبوری کی انتہا یہ تھی کہ آج اسے شوہر اور باپ میں سے کسی ایک کے فیصلے کو صحیح ثابت کرنا تھا

اس کے باپ کا فیصلہ غلط تھا۔ نکاح پہلے بھی ہوا تھا اور نکاح تو کل بھی ہوا تھا تو کیا فرق پڑتا تھا کہ نکاح پہلے ہوا ہے یا بعد میں

اس حقیقت کو چھپا ہی رہنا چاہیے تھا جانے کس نے اس بات کو اتنا بڑھا چڑھا کر سب کے سامنے پیش کیا تھا

لیکن وہ اس وقت بہت خوف زدہ تھی اس کا باپ اس کی زندگی کا فیصلہ کر رہا تھا جو فیصلہ اسے ہر گز منظور نہیں تھا

بابا میرا نکاح انہیں کے ساتھ ہوا ہے اور آج سے تین مہینے پہلے بھی میرا نکاح انہیں کے ساتھ ہوا ہے

یہی میرے شوہر ہیں جانتی ہوں انہوں نے غلطی کی ہے لیکن برے نہیں ہیں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں پلیز بابا یقین کریں

وہ ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہی تھی جب کہ بابا کچھ بھی سننے کو تیار نہیں تھے اس سے پہلے کہ جعفر اکبر خان کچھ بھی کہتے تھے کہ دادا جان کی آواز آئی

لڑکی سوچ سمجھ کر فیصلہ کروا گر تم ذراور کا ساتھ چلتی ہو تو یادر کھو کہ ہم اسے چار سال کے لیے خود سے لا تعلق کر رہے ہیں

یہ کیا کرے گا کہاں رہے گا ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہو گا اگر یہ دھکے بھی کھاتا ہے تو تمہیں اس کے ساتھ دھکے کھانے پڑیں گے وہ اپنا فیصلہ سنا رہے تھے

دادا جان مجھے صرف میرے شوہر کے ساتھ رہنا ہے ان کی دولت جائیداد سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے مجھے زراور کے علاوہ کوئی بھی نہیں چاہیے اس نے روتے ہوئے کہا تھا

اور پھر فیصلہ ہو گیا جعفر اکبر خاموشی سے وہاں سے نکلنے لگے تھے کہ اچانک دادا جان نے انہیں پکار لیا

جعفر بہر حال تمہاری بیٹی فیصلہ کر چکی ہے اور اس کا فیصلہ ہمیں منظور ہے اگر ہم آج رات کو ہی زر سور کو گھر سے نکال باہر کرتے ہیں تو بدنامی تمہاری بیٹی کی ہو گی اور پہلے ہی ہمارے پوتے کی وجہ سے اس کو بہت برے طریقے سے بدنام کیا جا رہا ہے

لیکن اب تمہاری بیٹی خود اپنی زبان سے اس بات کا اقرار کر رہی ہے کہ وہ زر اور کے ساتھ رہنا چاہتی ہے لیکن ایک بات ہم اپنی طرف سے اسے کہہ دیتے ہیں کہ چار سال تک اگر زر اور سے سڑک پر بھی رکھے تو اسے رہنا ہو گا دادا جان جیسے امتحان میں ڈال رہے تھے لیکن محبت کرنے والوں کے لئے بڑا یہ امتحاں کی اہمیت رکھتے ہیں

دادا جان مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے صرف اور صرف زر اور کے ساتھ رہنا میں آپ سے کچھ نہیں مانگتی پلیز زر اور کو مجھ سے الگ مت کریں

میں اپنی شادی کے دن مر جاؤں گی وہ انہیں دیکھتے ہوئے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر چکی تھی آج ان کو لگا جیسے یہ لڑکی ان کے پوتے کے لیے ہی بنی ہے لیکن وہ فیصلہ سنا چکے تھے

جعفر اکبر خان کل تمہاری بیٹی کی مہندی کی رسم کی جائیگی اور پرسوں رخصتی اس کے بعد ہمارے پوتے سے ہمارا کوئی تعلق ہو گا اور نہ ہی تمہاری بیٹی سے

اسے ہم ایک رات کا وقت دے رہے ہیں سوچ لو زندگی آسان نہیں ہو گی تمہاری اس کے علاوہ ہم کسی سے کچھ نہیں کہتے وہ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئے تھے جبکہ ذر اور نے مزید کچھ بھی نہیں کہا تھا

وہ تیزی سے زرشے کے پاس آیا تھا جو کہ بلک بلک کر رو رہی تھی اسے اپنے بازوئوں میں قید کرتے ہوئے اس نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اس نے بنا کسی کی پرواہ کیے اس سے خود میں سمیٹ لیا تھا

جبکہ جعفر اکبر خان نے لمحے میں ہی اسے اس سے الگ کرتے ہوئے اپنے گھر کا راستہ لیا تھا اس وقت ان کو اپنی بیٹی پر بھی بے تحاشہ غصہ آرہا تھا

وہ اس شخص کے لئے اپنے ماں باپ کے خلاف جارہی تھی یقیناجو بھی ہوا تھا وہ اس کی مرضی کے خلاف ہوا تھا لیکن اب اس کی شادی میں اس کی مرضی شامل تھی یہ حقیقت تھی

لیکن شاید فی الحال ان کے لیے یہ سمجھنا مشکل تھا کیونکہ وہ غصے میں تھے اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔

وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے تھے جب کہ دادا جان کے حکم کے مطابق وہ شادی کی رسومات میں کسی طرح کی کوئی تبدیلی نہیں کرنے والے تھے وہ بھی صرف جعفر اکبر خان کی عزت کی خاطر ورنہ وہ اپنے پوتے سے ہر تعلق ختم کر چکے تھے

OOOOO

ساری رات بے چینی میں گزر گئی تھی کوئی بھی ٹھیک سے سو نہیں پایا تھا شناور اس کے کمرے میں ہی تھا کو دوبارہ دادا جان کے کمرے میں گیا تھا

ان سے بات کرنے کے لیے لیکن دادا جان کا کمرہ بند تھا مکرش کے جانے پر بھی انہوں نے کمرہ نہیں کھولا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ کسی کی بھی سفارش کو قبول نہیں کرنے والے جبکہ مکرش دو تین بار ان کے کمرے میں گیا تھا لیکن اس کی بات نہیں مانی تھی

وہ اپنے فیصلے میں کوئی بھی ردوبدل کرنے کو تیار نہیں تھے زر اور کو چار سال کی لاتعلقی کی سزا وہ دے چکے تھے اور اب وہ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹنے والے تھے اب ذر اور کو چار سال ان سے الگ ہی رہنا تھا

جبکہ مکرش کو بار بار زراور کی خواہش یاد آرہی تھی وہ ہمیشہ سب کے ساتھ مل جل کر اپنے گھر میں رہنا چاہتا تھا شناور کو گھر واپس لانے اور مکزم کو معاف کرنے کے لیے اس نے دادا جان کے سامنے بہت پاپڑ بیلے تھے لیکن آج وہ خود ہی اپنی ایک غلطی کی وجہ سے اپنے گھر والوں سے دور جا رہا تھا

تو یہاں آرام سے بیٹھا ہوا ہے اور ہماری جان جا رہی ہے یہ کوئی طریقہ ہے ذرا اور وہ کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر لیٹے مسکراتے ہوئے پایا۔اور اس کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا

تو کیا کروں میں تم لوگوں کی طرح یہ اداسی شکل بنا کر بیٹھ جاؤں بھئی میری شادی ہو رہی ہے اور دولہا جتنا خوش رہے اتنا ہی شادی والے دن اس کے چہرے پر رونق آتی ہے

اور میں تو چاہتا ہوں کہ میرے چہرے پر بہت رونق آئے میں تو اپنی شادی کو لے کر خوش ہوں اور اگر تو نہیں ہے تو بیشک یہاں منہ لٹکا کر بیٹھ جا وہ اسے جواب دیتا ہے ایک بار پھر سے لیٹ گیا تھا

ابے کون سی خوشی تجھے یہ گھر چھوڑ کر خوشی مل رہی ہے بے وقوف آدمی دادا جان تجھے دو چار دنوں کے لیے نہیں بلکہ چار سال کے لیے گھر سے بے دخل کر رہے ہیں

کہاں جائے گا کیا آرہے گا مکزم کو نہ دھکے کھانے کی عادت تھی اسی لیے چار سال اس یونیورسٹی میں ٹیچنگ کر کے اس نے اپنا گزرا کر لیا ہے

لیکن تو کیا کرے گا تو نے تو کبھی کوئی مشکل کام نہیں کیا اور تو اور وہ لڑکی بھی تیرے پیار میں پاگل ہو کر نہ جانے کیا کیا دادا جان کے سامنے بول گئی ہے

وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھا اسے بتانے لگا تھا جبکہ زرشے کے ذکر پر وہ مسکرا دیا تھا کہ کتنا پیار کرتی تھی وہ اس سے اس کے محبت کی خاطر وہ دادا جان سے لڑی تھی

اپنے باپ سے لڑی تھی اور یہی بات اس سے آج آسمانوں تک پہنچا رہی تھی اتنی محبت وہ اس ے کرتا تھا اتنی محبت وہ بھی کرتی تھی زرا ور سے۔

جس کے لیے وہ بہت خوش تھا وہ ابھی تک زرشے کے نازک سے وجود کو اپنے بے حد قریب محسوس کر رہا تھا اس کی خوشبو اب تک اس کی روم روم میں بسی ہوئی تھی

وہ ایسی بات کو لے کر خوش تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے زندگی کے ہر قدم پر اسے پیسہ جائیداد دولت نہیں چاہیے تھی بلکہ اسے اس کی محبت چاہیے تھی

اور اسے زر اور سے عزیز اور کچھ بھی نہیں تھا وہ زندگی کے ہر موڑ پر اس کے ساتھ تھی بس اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا

ooooooo

عجیب سے خاموشی چھائی ہوئی تھی مہندی کی رسم شروع کر دی گئی تھی سب لوگ باری باری اکر رسم ادا کر رہے تھے

وہ دونوں سبز رنگ کی فراک میں بیٹھی مہندی لگا رہی تھی بیوٹیشن نے ہاتھ سے لے کر بازو تک ان کو مہندی کی خوشبو سے مہکا دیا تھا

ان دونوں کے چہرے پر خوشی ڈھونڈنے سے بھی کہیں نہیں مل رہی تھی جبکہ یہاں رسم بھی اتنی خاموشی سے ادا کی جا رہی تھی

کچھ شوخ چنچل لڑکیاں ڈھولکی لے کر بیٹھی تھی ان سب کی خاموشی دیکھ کر انہوں نے بھی کچھ بھی شروع نہیں کیا تھا

یہ شادی جتنی خوشحالی سے شروع ہوئی تھی اس کی رسم اتنی ہی اداسی اور خاموشی سے کی جارہی تھی

کیونکہ کل گھر کا بیٹا ایک لمبے عرصے سے کے لیے یہ گھر چھوڑ کر جارہا تھا۔ تو خوشیاں کس بات کی منائی جاتی لیکن یہ بات وہ لوگ کہاں جانتے تھے

جو رسم کرنے آئے تھے ہر کوئی اس بات کو لے کر حیران ضرور تھا کہ آخر یہ سب کچھ اتنی خاموشی سے کیوں کیا جارہا ہے جب کہ اس خاندان کے دو جڑاوں پوتوں کی شادی ہو رہی تھی

ایسے میں اس خاموشی کو سمجھنا سب کے لئے بے حد مشکل تھا اسی طرح لڑکوں کی طرف جو رسم ادا کی جارہی تھی وہ بھی کافی کام خاموشی کی جارہی تھی دادا جان تو باہر بھی نہیں آئے تھے۔

اس بات کا افسوس تھا کہ اس نے دادا جان کا دل دکھایا ہے لیکن اسے یقین تھا کہ دادا جان اسے معاف کر دیں گے وہ زیادہ دیر تک اس سے خفا نہیں رہ پاتے تھے کیونکہ وہ اس سے بے حد محبت کرتے تھے

oooooo

وہ کب سے ان سب کے لٹکے ہوئے چہرے دیکھ رہا تھا جب وہ اس کے بالکل پاس ہی بیٹھا ہوا تھا

اس نے ایک نظر شناور کو دیکھا جو دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ تھامیں کچھ سوچنے میں مصروف تھا

تو کسی طرح کی کوئی بھی پلاننگ نہیں کرے گا اور نہ ہی دادا جان کو تنگ کرے گا ان کا حکم ہے جو کہ میں نے مان لیا ہے

اور میں کل یہ گھر چھوڑ کر جاؤں گا خبر دار جو تو نے کسی بھی طرح کی کوئی بھی پلاننگ کی اسے گہری سوچ میں دیکھ کر زرا ور نے کہا تھا

میں کیوں کروں گا تیرے لئے کچھ بھی میں کونسا تم سے پیار کرتا ہوں بھاڑ میں جا میری طرف سے جا سڑکوں پر جا کر سو جانا۔

مجھے تجھ سے کوئی پیار محبت نہیں ہے سمجھا اس لیے میں تیرے لیے کچھ بھی نہیں کرنے والا وہ بے حد پریشانی سے بولا تھا

جب کہ اس کے اصل الفاظ یہ تھے کہ میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اور میں تجھے جاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا

میں تیرے لیے کچھ کرنا چاہتا ہوں لیکن داداجان کمرہ ہی نہیں کھول رہے اور میں انہیں بلیک میل کر کے بھی تو تجھے یہاں روک سکتا تھا

میں جانتا ہوں تو مجھ سے بہت پیار کرتا ہے شاور اور میں جانتا ہوں تو میرے لیے کچھ کرنا چاہتا ہے لیکن اٹس اوکے یار ضروری تھوڑی ہے

جیسا ہم سوچیں سب کچھ ویسا ہی ہو اور داداجان نے بالکل صحیح فیصلہ کیا ہے ان کے لیے ان کے پانچوں پوتے ایک برابر ہیں اگر انہوں نے ملزم کو سزا دیتے ہوئے نہیں سوچا تھا تو مجھے سزا دیتے ہوئے کیوں سوچیں

اور میں نے بھی داداجان کا دل دکھایا ہے یہ سزا تو مجھے ملنی چاہیے مجھے داداجان کی طرف سے میری سزا سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور تو یہ مت سوچنا کہ میرا کیا ہو گا

یار میں پڑھا لکھا انسان ہوں کہیں نہ کہیں کوئی جاب کر لوں گا اور زرشے میرے ساتھ ہے تو ہم دونوں مل کر ہر مسئلہ حل کریں گے

مجھے اس کی محبت مل گئی اب مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے سمجھا رہا تھا اسے اپنے ساتھ کی اہمیت کا احساس دلا رہا تھا

وہ اسے بتا رہا تھا کہ رشتے کے ساتھ ہوتے ہوئے وہ سب کچھ ٹھیک کر لے گا کیونکہ اس کی سب سے بڑی چاہت اسکے ساتھ جا رہی تھی

اس سے اس کی محبت نہیں چھینی جا رہی تھی اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ اپنی محبت سے دور نہیں ہو رہا تھا

اوراس سے بڑی خوشی اسے اور کسی بات کی نہیں تھی۔اس کی محبت اس کے لیے لڑ رہی تھی اپنے فیملی اپنے خاندان کے خلاف جا کر اس کا ساتھ دے رہی تھی اور اس کے لئے یہ بات بہت اہمیت رکھتی تھی

مجھے پتا ہے تو کچھ نہ کچھ کر لے گا کمینے لیکن میں تیرے بنا کیسے رہوں گا مجھے تیرا ساتھ چاہیے میں تیری طرح طرح دادا جان کا سمجھدار پوتا نہیں ہوں

۔میں سب کچھ ہینڈل نہیں کر پاؤں گا مجھے تیرا ساتھ چاہیے ہم مل کر کریں گے سب کچھ

جب میں واپس آجاؤں گا تو مل کر کریں گے کچھ ٹائم کے لیے تو سب کچھ اکیلے کر اور دادا جان کا سمجھدار پوتا بن جاوہ اسے پیار سے سمجھا رہا تھا بالکل کسی بڑے بھائی کی طرح

تو سمجھ کیوں نہیں رہا دادا جان لا تعلق کر رہے ہیں تو اس حویلی میں سے تجھ سے مل نہیں سکتا تجھ سے بات نہیں کر سکتا مجھے اس بات سے مسلہ ہے وہ سمجھا رہا تھا اسے اپنا مسئلہ بتا رہا تھا

اچھا دادا جان نے کہہ دیا تو کیا تم مجھ سے الگ رہے گا مجھ سے باتیں نہیں کرے گا مجھ سے ملنے نہیں آئے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہا تھا

میں کیوں نہیں آؤں گا مجھے دادا جان تو کیا پر دادا جان بھی منع کریں پھر بھی میں تجھ سے ملنے آؤں گا

دادا جان سے پیار محبت اپنی جگہ لیکن کوئی ناجائز بات نہیں ماننے والا اس کی بات سن کر وہ مسکرا دیا تھا

تو پھر آجانا نہ تو نے کون سا دادا جان کے فرمانبردار پوتا بننے کی قسم کھار کھی ہے اس لئے بالکل سکون سے کہا

اور پھر تیل کی شیشی اٹھا کر اس کے سر پر لگانے لگا شناور اپنے بالوں کی حالت دیکھ کر اچھا خاصہ غصہ ہو گیا تھا اس نے تیل کا برتن اٹھا کر اس کے سر پر انڈیل دیا

وہ جو تھوڑا سا تیل شناور پر گرا کر خود کو بہت بڑا تیس مار خان سمجھ رہا تھا شناور کی جوابی کارروائی پر اسے گھور کر رہ گیا مہندی کا برتن اٹھا کر اس سے پہلے کہ وہ اس کے منہ پر مارتا مکرش نے اس کا ہاتھ تھام لیا

رحم کر یار مہندی کا رنگ بہت پسند ہے۔ کل دلہا بننا ہو گا اور چہرے پر مہندی کا نقشہ بنا ہو گا اتنا ظلم مت کر اس پر مکرش اپنے انداز بھی شوخ اور شرارت لئے ہوئے تھا

جبکہ ان تینوں کو ہنستے مسکراتے دیکھا عبداللہ بھی باہر نکلا اور مکزم بھی اس کے پاس آگیا تھوڑی دیر میں وہاں کا ماحول کافی حد تک نارمل ہو چکا تھا

سب درد اور دکھ کو ایک طرف رکھ کر وہ سب لوگ اس وقت کو انجوائے کر رہے تھے جب وہ پانچ ساتھ تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ شاید اب یہ موقع انہیں چار سال کے بعد ہی ملے گا

ooooooo

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا وہ کھانا لے کر کمرے میں داخل ہوئی اس نے دروازے پر دستک دی تھی لیکن اندر سے کوئی آواز نہ آنے پر اس نے خود ہی اندر جانے کا فیصلہ کر لیا

وہ بیڈ پر بیٹھے ہوئے جانے کونسی سوچ میں گم تھے اس نے آہستہ سے کھانا لا کر ان کے سامنے رکھا تھا

جبکہ وہ اس سے چہرہ پھیر کر وہاں سے اٹھنے لگے تھے اس نے اگلے ہی لمحے ان کا ہاتھ تھام لیا تھا

بابا میں جانتی ہوں آپ مجھ سے خفا ہیں اور آپ کا خفا ہونا سہی بھی ہے بابا میں جانتی ہوں انہوں نے غلط کیا ہے لیکن وہ مجبور تھے

میں سمجھ سکتی ہوں میری دلیل بہت کمزور ہے مرد کبھی مجبور نہیں ہوتا لیکن اس وقت وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہے تھے

انہیں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا محبت میں انسان اکثر غلطی کر جاتا ہے ایک غلطی ان سے بھی ہو گی

جس دن احمد بھائی مجھے اپنے ساتھ لے کر گئے تھے یہ اسی دن کا واقعہ ہے احمد بھائی مجھے گھر سے باہر چھوڑ کر چلے گئے تھے

لیکن وہی پر ڈرائیور نے مجھے اغوا کر لیا اور وہاں جا کر انہوں نے مجھ سے زبردستی نکاح پڑھوا لیا

یہ سب کچھ میرے لیے بھی بہت عجیب تھا شروع میں مجھے بھی بہت ڈر لگ رہا تھا لیکن بعد میں جب انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں میں ان کی محبت کے سامنے ہار گئی بابا وہ بہت اچھے ہیں

ان سے غلطی ہوئی ہے پلیز آپ انہیں معاف کر دیں وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں مجھے بہت خوش رکھیں گے میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں ہمیشہ ان کے ساتھ خوش رہو گی پلیز

بابا مجھے اس طرح خود سے الگ مت کریں اگر آپ مجھ سے خفا ہو جائیں گے تو مجھے کہیں سکون نہیں آئے گا

اگر بچوں کے ساتھ اس کے والدین کی دعائیں نہ ہو تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ان کے گھٹنے پر سر رکھتے ہوئے شدت سے رونے لگی تھی

آج اس کی مہندی کی رسم ادا کر دی گئی تھی کل اسے رخصت کیا جانے والا تھا اور رخصتی سے پہلے وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے بابا اس سے خفا ہوں

وہ اس سے ناراض تھے اسکی وجہ سے وہ اس سے منہ پھیر چکے تھے لیکن وہ اپنے باپ سے منہ نہیں پھیر سکتی تھی وہ ان سے بے تحاشا محبت کرتی تھی وہ ان کے بنا نہیں رہ سکتی تھی

اس کی ماں نے زندگی کے ہر قدم پر اس کے باپ کا ساتھ دیا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا

کہ وہ اپنے شوہر کا ساتھ چھوڑ دیتی اسے اپنے شوہر کا ساتھ ہر قیمت پر نبھانا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ آج اپنے ہی باپ کے خلاف چلی گئی تھی لیکن اس کا مقصد انہیں ہرٹ کرنا یا ان کا دل دکھانا نہیں تھا اس کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر جعفر اکبر خان کی کتنی دیر ایسے ہی بیٹھے رہے

لیکن پھر آخر کار وہ بے بس ہو گئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے جیسے وہ اپنا ہر دکھ بھلا چکے تھے وہ اسے اپنے سینے سے لگا کر جیسے اس کی غلطی معاف کر رہے تھے

وہ اپنی بیٹی کو زر اور شاہ کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے تیار تھے

ooooo

حویلی میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ہر طرف ایک عجیب سی اداسی تھی سب کو پتا تھا کہ آج شادی کا دن ہے یہاں پر ایک بارات آنے والی تھی اور ایک سامنے والے گھر میں جانے والی تھی

لیکن اس خوشی کے موقع پر کوئی بھی ٹھیک سے خوش نہیں ہو سکا تھا کیونکہ آج اس خاندان کا بیٹا یہاں سے چار سال کے لیے جانے والا تھا مکرش نے اس کے لئے فارم ہاؤس صاف کروا دیا تھا

اور اسے وہاں رہنے کے لئے مانا بھی لیا تھا وہ اس کے لیے مزید آسانیاں بھی کرنا چاہتا تھا لیکن زرا ور نے منع کر دیا وہ اسے دادا جان کے حکم کے خلاف نہیں جانے دے سکتا تھا

وہ فارم ہاؤس صاف کروا چکا تھا وہ اس لئے وہاں رہنے کو تیار ہو گیا ہے مزید اس کی کوئی مدد نہیں لینا چاہتا تھا وہ سب کچھ اپنے دم کرنا چاہتا تھا

اگر اس کی بیوی اس پر اعتبار کر کے اس کے ساتھ چلنے کو تیار تھیں تو وہ اسے خوش رکھنے کے لیے کسی اور کے سہارے کا محتاج ہر گز نہیں تھا

وہ سب کے چہرے کی اداسی دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا سب کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ زیادہ وقت نہیں ہے صرف چار سال کے بعد وہ واپس گھر آ جائے گا لیکن اس کے باوجود بھی سب بہت زیادہ اداس ہو رہا تھا

اور وہ جانتا تھا کہ شناور چپ نہیں بیٹھے گا اسی لئے اس نے شناور کو اپنی قسم دی تھی تاکہ وہ کچھ بھی ایسا نہ کرے گا جو پریشانی کی وجہ بنے۔ لیکن پھر بھی شناور کو سمجھانا آسان تو ہر گز نہیں تھا

oooooo

وہ بارات لیے زرشے کے گھر پہنچ چکے تھے رخصتی ہونے والی تھی عنایہ کو دلہن بنا کر اسی کے کمرے تک محدود کر دیا گیا تھا

اس کے رخصتی تھوڑی سی لیٹ تھی کیوں کے پہلے زرشے کو رخصت کروانا تھا اور پھر عنایہ کی رخصتی ہونی تھی

یہ سب کچھ پہلے ہی طے کیا گیا تھا تو سب کچھ اسی حساب سے ہو رہا تھا اسکی رخصتی کا وقت گیارہ بجے کا تھا

اسی لیے وہ تقریباً نو بجے ہیں گھر سے نکل کر زرشے کے گھر کی حدود میں شامل ہو چکے تھے سب نے انہیں گرینڈ ویلکم دیا تھا اور اسے خوشی ہوئی تھی یہ جان کر کہ جعفر اکبر زرشے کو خوشی سے رخصت کر رہے ہیں

اسے تھوڑی دیر کے لئے زرشے کے قریب بیٹھایا گیا تو اسے لگا جیسے وہ آسمانوں میں اور رہا ہے وہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا

ہاں وہ اس کی دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی اس کے بچپن کی چاہت تھی اس کی پہلی اور آخری خواہش تھی جو آج اس کی ہو رہی تھی ہمیشہ کے لئے اور وہ اسے اپنی دنیا میں لے کر جانے والا تھا ان سب سے بہت دور

اسے اپنوں سے دور جانے کا دکھ تو تھا لیکن زرشے کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے کی خوشی بھی بہت تھی

وہ بے تحاشا خوبصورت لگ رہی تھی اس بات میں کوئی شک نہیں تھا دلہن بن کر اس پر بے تحاشہ نور آیا تھا اس کے ساتھ بارات میں بہت کم لوگ شامل تھے

کیوں کہ زرشے کے گھر میں زیادہ باراتیوں کو افورڈ نہیں کیا جا سکتا تھا اور دادا جان نے ہر چیز کو مد نظر رکھتے ہوئے بارات کا انتظام کروایا تھا صرف ان کے گھر کے ہی لوگ تھے جو کی بارات لے کر آئے تھے

وہ جعفر اکبر خان پر کسی طرح کا کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے وہ بس اپنے پوتے کی اس خواہش کو پورا کرنا چاہتے تھے جو کہ وہ کر چکے تھے یہ الگ بات ہے

کہ ان کے پوتے نے اس اس خواہش کو ان کے سامنے ظاہر کرنے میں بہت وقت لگا دیا تھا

جس کی سزا وہ اسے دینے کے لئے مجبور ہو گئے تھے وہ اپنے کسی بھی پوتے کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتے تھے۔یہ بھی حقیقت ہے کہ زراور کے اس قدم سے انہیں بہت تکلیف ہوئی تھی

ooooooo

زرشے کی رخصتی کے وقت ماحول بہت زیادہ سنجیدہ اور افسردہ ہو گیا تھا عنایہ یہاں نہیں تھی اس لیے زیادہ کوئی رسم ادا نہیں کی گئی
تھی

ان کی طرف سے کوئی بہن شامل نہیں تھی تو سالی کی بھی کوئی رسم ادا نہیں کی گئی تھی جس کا عنایہ کو بہت دکھ بھی تھا

اگر آج اس کی اپنی شادی نہ ہوتی تو یقینا کو یہ ساری رسمیں بڑھ چڑھ کر کرتی لیکن ایسا نہ ہو سکا کیونکہ اسے کمرے کی حد تک محدود کر دیا گیا تھا یہی وجہ تھی

کہ سب کچھ بہت ہی سادگی سے کیا گیا زرشے کے بابا بہت زیادہ اداس تھے جب کہ اس کی ماں بھی اس کی خوشیوں کی دعائیں مانگتی اسے رخصت کر چکی تھی

جب کہ اس کے بھائی کو پوری ویڈیو دکھائی گئی تھی تاکہ وہ بھی پوری طرح اپنی بہن کی شادی میں شرکت کر سکے

لیکن ایک بات زراور بہت زیادہ نوٹ کر رہا تھا اور وہ یہ تھی کہ داداجان نے دو تین بار شناور کو مخاطب کیا تھا

لیکن وہ نہ تو ان کی طرف دیکھ رہا تھا اور نہ ہی ان سے بات کر رہا تھا یقیناان سے خفا تھا

اور یہ بات بہت غلط تھی زراور اپنے کیے کی سزا کاٹنے جا رہا تھا اس میں داداجان کا کوئی قصور نہیں تھا وہ تو سب سے محبت کرتے تھے

اوراس کی محبت کی خاطر ہی تو وہ اس کے من چاہی لڑکی کو اس کی دلہن بنانے کو بھی تیار ہو گئے تھے

اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اس کی بارات میں بھی اس کے ساتھ یہاں تک آئے تھے

تاکہ زرشے کی عزت پر کسی طرح کا کوئی سوال نہ اٹھے کل جعفر اکبر خان کو کسی کا جوابدہ نہ ہونا پڑے

اور ایسے میں شناور کا اتنا زیادہ ناراض ہونا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا اسے شناور کو سمجھانا تھا اس لیے وہ زرشے والی گاڑی میں جانے کے بجائے شناور کے ساتھ اس کی گاڑی میں آیا تھا جس میں مکرش بھی تھا

ooooo

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا اور یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم دادا جان تمہارے گھر آنے پر بہت خوش ہیں

خبر دار تم نے واپس جانے کی بات کی وہ اسے یہ بات سمجھانے کے لیے اس کے ساتھ آیا تھا کہ وہ دادا جان سے بہت برا رویہ رکھ رہا ہے

اسے پتہ چل رہا تھا کہ شناور عنایہ کو اپنے ساتھ لے کر یہاں سے واپس جانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا

اس کا ویزہ ٹکٹ ہر چیز وہ ارینج کر چکا تھا۔ایک تو پہلے ہی زرار اور دادا جان سے دور جا رہا تھا اور ایسے میں شناور بھی یہی کام کرنے والا تھا

پہلے جو بھی تھا اسے بنا کسی غلطی ان لوگوں نے اس پر یقین نہ کرتے ہوئے بے بنیاد الزام لگایا تھا جس کی وجہ سے شناور لوٹ کر چلا گیا تھا

لیکن اس کا ہر گز مطلب نہیں تھا کہ انور کا جب دل چاہے وہ انہیں چھوڑ کر چلا جائے

دادا جان نہ جانے کتنے سال تک اس بات کا دکھ مناتے رہے تھے کہ ان کا پوتا ان کی وجہ سے گھر چھوڑ کر گیا ہے اس کے واپس آنے پر وہ کتنا خوش ہیں اس سے بہتر کون جانتا تھا

اور وہ ایک بار پھر سے جانے کی بات کر رہا تھا اور اس کی یہ بات کم از کم زرا ور کو بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی وہ اسے ایسی غلطی کرنے کی اجازت کبھی بھی نہیں دینے والا تھا

لیکن شناور تو اپنی مرضی کا مالک تھا وہ فیصلہ کر چکا تھا تو یقینا اس نے پیچھے نہیں ہٹنا تھا لیکن زرا ور ایسا نہیں ہونے دے سکتا تھا

وہ اسے سمجھانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا جبکہ مکرش اس کا خوب ساتھ نبھا رہا تھا

ٹھیک ہے میں اس گھر میں رہنے کے لئے تیار ہوں لیکن دادا جان کو میری شرط ماننی پڑے گی وہ تمہیں گھر سے باہر نہیں نکال سکتے اس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا تھا

یقیناوہ دادا جان کے سامنے گھر چھوڑنے کی بات کر چکا تھا تبھی تو وہ اتنے زیادہ پریشان تھے ان کی پریشانی پہلے تو وہ سمجھ نہیں پایا تھا

لیکن ان کی بار بار شناور سے بات کرنے کی کوشش نے اسے ساری بات سمجھا دی تھی

ooooooo

بارات واپس حویلی پہنچ چکی تھی یہ سب کچھ جتنا وہ خوشی سے کرنا چاہتا تھا اتنا ہی عجیب طریقے سے ہو رہا تھا شاور اپنی ضد پر قائم تھا جب کہ دادا جان اپنی جگہ مجبور تھے

اپنے کسی پوتے کے ساتھ ناانصافی نہیں کر سکتے تھے زراور کو معاف کرنے کا مطلب یہی تھا کہ وہ مکزم کی غلطی کو بڑا قرار دے رہے تھے اور وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتے تھے

زراور نے کوئی چھوٹی سی غلطی نہیں کی تھی اس نے ایک لڑکی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا تھا جو کہ ان کے لیے ایک چھوٹی سی بات ہر گز نہیں تھی اور اس بات کو زراور بھی بہت ہی اچھے طریقے سے سمجھتا تھا

دلہااور دلہن کو کرسی پر بٹھایا گیا جبکہ دوسری کرسی پر وہ بھی آرام سے آکر بیٹھ گیا تھا

جب اچانک اس کے ساتھ والی کرسی پر عنائش بیٹھ گئ

عنائش بھا بھی اب یہاں نہیں بیٹھ سکتے ادھر میری بیوی بیٹھے گی اس نے بڑی عقل سے کہا تھا جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ سامنے کر دیا تھا

جی بالکل میں یہاں ہر گز نہیں بیٹھیوں گی لیکن یہاں آپ کی بیوی کو بیٹھنے کے لیے بھی ٹیکس دینا پڑے گا اور وہ ٹیکس ادا کریں گے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی یہاں بیٹھ سکے تو ذرا اپنی جیب ہلکی کریں ویسے یہ رسم ہوتی ہے

میرا اس رسم کو کرنے کا کوئی بھی ارادہ نہیں تھا لیکن آپ کی بیوی نے کہا کہ ہم آدھے ادھے پیسے لیں گے تو پھر میں نے سوچا کہ اچھی رسم ہے اور پیسے بھی مل

رہے ہیں تو کر لینی چاہیے اس نے دانتوں کی بھرپور نمائش کی تھی جبکہ پاس کھڑا مکرش مسکرا دیا تھا

محترمہ آپ کا شوہر بہت امیر ہے ایسے چھوٹے چھوٹے کام کر کے آپ کو پیسے کمانے کی ضرورت نہیں ہے وہ آپ کو بہت سارے پیسے دے گا اس نے مسکرا کر کہا تھا

لیکن اندر سے اچھا خاصا بے چین ہوا تھا اپنی بیوی کے پاس بٹھنے کے لیے ٹیکس دینا پر رہا تھا یہ تو ناانصافی تھی

میرے شوہر کتنے امیر ہیں کتنے نہیں مجھے بتانے کی ضرورت نہیں ہے آپ بتائیں کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی بیوی یہاں بیٹھے

اگر آپ نہیں چاہتے تو اس او کے وہاں وہ کمرے میں بہت خوش ہے اس نے ایک بار پھر سے اپنی بات مکمل کی اور ٹھیک سے اپنا لہنگا پھیلا کر بیٹھ گئی تھی

اس نے اپنی جیب سے سارے نوٹ نکال کر اس کے حوالے کیے تھے جو کہ کم از کم عنائش کے لئے تو بہت کم تھے

عنایہ جیسی انمول لڑکی کے لیے وہ اسے بس چند ہزار میں ٹھرکانے والا تھا ہر گز نہیں اس طرح تو اس کے حصے میں بہت کم پیسے آنے والے تھے جو اسے بالکل بھی منظور نہیں تھا

آپ یہ پیسے اپنے پاس رکھیں نہ تو آپ کی بیوی کو یہ کرسی ملے گی ان پیسوں سے اور نہ ہی آپ کو آپ کی بیوی وہ چہرہ پھیر کر بولی تھی

مکرش تیری بیوی بہت بھوکی ہے اسے پیسے دے مجھے میری بیوی چاہیے اس نے غصے سے مکرش کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر مکرش نے سفارشی نظروں سے اسے دیکھا

میں یہاں سے بالکل بھی نہیں اٹھنے والے مکرش شاہ میں آپ کو پہلے بتا رہی ہوں میری اور عنایہ کی ڈیل ہوئی ہوئی ہے اور اس ڈیل کے مطابق وہ مجھے آدھے پیسے دینے والی ہے

تو میں یہاں سے تب تک نہیں اٹھوں ہو گی جب تک یہ اپنی جیب ہلکی نہیں کرتے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تھی جس پر مکرش نے شناور کو دیکھا

جو اپنی خالی جیب اس کے سامنے کر چکا تھا اس کے پاس اسے دینے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا مجبوراً مکرش کو اپنی ہی جیب سے کچھ نہ کچھ نکال کر اس کے حوالے کرنا تھا

اس نے جیب سے ہاتھ میں آئے سارے پیسے اس کے حوالے کر دیے تھے جس پر وہ خوش ہو کر فوراً اٹھ گئی تھی اور آخر کار تھوڑی ہی دیر میں وہ دلہن کی طرح سجی اس کے دل کی دھرتی پر قدم رکھتے آگے بڑھ رہی تھی

اور اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ یہ لڑکی اس کی دلہن بنے گی یہ لڑکی کبھی بھی اس کی زندگی میں شامل ہو گئی

لیکن ان چار سالوں میں اس نے اس رشتے کو لے کر بہت کچھ سوچا تھا اور آج اس کی سوچ پر وہ پوری اتر رہی تھی

وہ نہیں جانتا تھا عنایہ زیادہ خوبصورت ہے یا کم لیکن اس کے لیے اس وقت شاید عنایہ کی جگہ کوئی اور لے سکتا تھا اس کے اوپر کی طرف قدم اٹھانے پر وہ فوراً اٹھا

اوراس کے سامنے اپناہاتھ پھیلادیایہ سب کچھ بالکل غیر ارادی طور پر ہوا تھااس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ کچھ ایسا کرے گا

لیکن اس کے کانپتے کے وجود کو دیکھ کر اسے لگا کہ اسے سہارا دینا بہت ضروری ہے اور وہ اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کے لیے اس کا سہارا ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا ہے

وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی تھی پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپناہاتھ رکھتے اس کے ساتھ آہستہ سے اسٹیج پر چڑھنے لگی تھی

وہ اس کا ہاتھ تھامیں اس کے ساتھ قدم آگے بڑھاتا کرسی پر پہلے اسے بٹھا کر وہ خود اس کے بالکل قریب ہو کر بیٹھ گیا تھا

اس کے جسم سے اٹھتی خوشبو اسے پاگل کر رہی تھی

اس وقت اس کی سوچ صرف اور صرف عنایہ کے ارد گرد گھوم رہی تھیں وہ اپنی نگاہیں اس پر سے ہٹا نہیں پا رہا تھا

جس کا احساس مکرش نے اس کی گردن ہاتھ سے پکڑ کر سامنے کی طرف کر کے دلایا تھا

لیکن وہ شرمندہ ہر گز نہیں ہوا تھا بلکہ مسکرا دیا

اور بار بار اس کی نگاہیں عنایہ کی طرف جا رہی تھی وہ اس کا نیا روپ دیکھ کر بہت عجیب محسوس کر رہی تھی کہ اس طرح عجیب قسم کی حرکتیں کیوں کر رہا تھا

اسے بالکل سمجھ نہیں آرہا تھا لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ اس وقت یہ سب کچھ اسے شناور کی بالکل کسی چال کی طرح لگ رہا تھا شاید وہ سب پر یہ بات ظاہر کرنا چاہتا تھا

کہ اس شادی میں اس کی ضرورت سے زیادہ ہی مرضی شامل ہے

لیکن وہ بھی آکر اسے بیٹھ گی جیسے ان سب چیزوں سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں ہے اس نے اپنے کانپتے وجود پر بہت کنڑول کرنے کی کوشش کی تھی

لیکن کچھ چیزوں پر انسان کا کوئی کنڑول نہیں ہوتا وہ بار بار سے گہری نگاہ سے دیکھتا اچھا خاصا کنفیوز کر رہا تھا

مسئلہ کیا ہے کبھی لڑکی نہیں دیکھی اس نے آخر کار تنگ آکر اس کی طرف دیکھتے ہوئے بلکہ گھورتے ہوئے کم آواز میں کہا تھا

لڑکیاں تو بہت دیکھے می ہیں لیکن تم جیسی خوبصورت لڑکی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں

مجھے پتا ہے یہ سب بیوٹیشن کا کمال ہے ورنہ تمہاری شکل تو میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ اتنی پیاری تو ہر گز نہیں ہے

لیکن پھر بھی نہ تمہارے نقش کو کتنے خوبصورت طریقے سے نکھارا ہے ماننا پڑے گا بیوٹیشن کا کمال ہے وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا

بیوٹیشن کا کمال ہے بالکل اس نے میری آنکھیں اتار کے درمیان والی جگہ پر لگا دیا یہ نقش میرے اپنے ہیں جناب

جو اللہ تعالی نے مجھے دیے ہیں یہ بیوٹیشن کا کمال نہیں ہے یہ میری خوبصورتی کا کمال ہے اس نے خاص طور پر خوبصورت لفظ پر دیا تھا

بالکل اسی طرح جس طرح وہ بیوٹیشن پر زور دے رہا تھا بیوٹیشن نے صرف اس کا میک اپ کیا تھا اس کے نقش تو نہیں بدلے تھے عنایہ خوبصورت تھی اور وہ یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اور اس کا شوہر اس کی خوبصورتی کا کریڈٹ کسی بیوٹیشن کو دے دیے یہ بات تو اس کی برداشت سے باہر تھی

اس لیے اس نے بنا کوئی شرم لحاظ رکھے اس پر یہ بات واضح کر دی تھی کہ وہ بے انتہا خوبصورت ہے اس لیے بہتر ہے کہ وہ اس کی خوبصورتی کو مانے

لیکن ان دونوں کی کھسر پھسر دیکھ کر ارسلان صاحب نے شناور کو گھورا تھا جس پر وہ فورا اپنے لبوں پر انگلی رکھتا انہیں خاموش ہونے کی گرنٹی دے چکا تھا

جبکہ عنایہ نے تو باقاعدہ شناور کو خاموش کروانے پر فلاننگ کس سینڈ کی تھی کیونکہ وہ اس کی ٹیم میں تھے

ooooo

رات تقریبا ساڑھے آٹھ بجے کا وقت ہو چکا تھا

اور اب ذرا اور گھر چھوڑ کر جا رہا تھا

سب باری باری اس سے مل رہے تھے عنایہ تو اس کے گلے لگ کر بہت سارا رو رہی تھی

وہ زرشے کے ساتھ رہ کر بہت آگے تک سوچے جا رہی تھی اور یہاں وہ جا رہی تھی

چار سال کوئی چھوٹی سی مدت ہر گز نہیں تھی وہ تو کتنا خوش تھی کہ وہ ساری زندگی اپنی سہیلی کے ساتھ رہے گی

لیکن یہاں سب کچھ الٹا ہو گیا تھا ذراور کی ایک غلطی اسے ان سب سے دور لے کر جا رہی تھی

شناور تو نہ جانے کہاں چلا گیا تھا

اس سے مل کر وہ کہیں نکل گیا تھا اس نے جاتے جاتے دو تین دفعہ اسے تلاش کرنے کی کوشش کی تھی

لیکن وہ واپس سامنے نہ آیا کیونکہ اس نے اسے قسم دی تھی کہ اب وہ دادا جان کو تنگ نہیں کرے گا اور نہ ہی واپس جانے کے بارے میں بات کرے گا

لیکن اس نے کہا تھا کہ ایسی کسی قسم کو نہیں مانتا وہ گھر واپس اپنے بھائی کے ساتھ رہنے کے لئے آیا تھا اس کے بغیر رہنے کے لیے نہیں

اگر وہ زرشے اور زر اور کو گھر سے باہر نکال رہے ہیں تو عنایہ اور شاور بھی جائے گے اور وہ اب تک اپنی ضدی پر قائم تھا

اور اس کی کسی بات کو نہیں مان رہا تھا زر اور کا سارا سمجھانا ویسٹ ہو چکا تھا دادا جان اس سے ملنے نہیں آئے تھے اسی لیے وہ خود ہی ان سے ملنے کی خاطر ان کے کمرے کی طرف چلا گیا

۔وہ اس سے خفا تھے اس کا مطلب یہ تو نہ تھا کہ وہ اس سے ان سے ملے بنا چلا جاتا ۔جو کچھ ہوا تھا اس میں غلطی سراسر اس کی اپنی تھی

تو ایسے میں وہ کسی اور کو سزا نہیں دے سکتا تھا وہ جانتا تھا دادا جان شناور کی وجہ سے بھی بہت زیادہ پریشان ہیں

تو وہ ان کی اس پریشانی کو بھی دور کرنا چاہتا تھا اسی لیے جاتے جاتے ان سے ملنا بہت ضروری تھا

وہ کبھی اپنے گھر سے دور نہیں جانا چاہتا تھا وہ شروع سے ہی اپنے گھر والوں کے ساتھ مل جل کر رہنے والا انسان تھا

لیکن اس کی چھوٹی سی غلطی اسے اس کے اپنوں سے دور کر رہی تھی۔اس نے جلد بازی میں ایک قدم اٹھایا تھا جو اس کے لیے بہت برا ثابت ہوا تھا

۔لیکن یہ بھی زندگی کا ایک رنگ تھا یہ بھی زندگی کا ایک حصہ تھا اگر زندگی میں اتار چڑھاؤ نہ ہوں تو زندگی جینے کا مزہ بھی نہیں آتا۔

داداجان کے فیصلے پر اس نے کسی طرح کا کوئی اختلاف نہیں کیا تھا یہاں تک کہ مکرش کے کہنے پر عنائش نے داداجان سے بات کرنے کے بارے میں بھی سوچا تھا

لیکن اس نے انہیں منع کر دیا یقیناداداجان عنائش کی بات ضرور مانتے کیونکہ وہ اپنے پوتوں سے زیادہ اس سے محبت کرتے تھے

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ یہ مکزم کے ساتھ ناانصافی تھی اس نے بھی کہا تھا وہ داداجان سے بات کرے گا اگر وہ اس کی خاطر یہ سب کچھ کر رہے ہیں

تو وہ انہیں سمجھائے گا کہ وہ ایسا نہ کرے لیکن اس نے اسے بھی منع کر دیا تھا ۔سب لوگ اس سے خفا ہو رہے تھے

لیکن وہ اپنے دادا جان کے انصاف پر کسی طرح کا کوئی سوال اٹھنے نہیں دے سکتا تھا اسے کسی کی سفارش کی ضرورت نہیں تھی۔

oooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو دادا جان اندر ہی بیٹھے ہوئے تھے اندر سے کسی طرح کی کوئی آواز نہیں آئی تھی

وہ جانتا تھا دادا جان بھی اسے گھر سے نکال کر خوش تو ہر گز نہیں ہیں شاید وہ اپنا دکھ خود تک رکھنا چاہتے تھے

جس طرح سے اس کا باپ خود کو کمرے میں بند کئے بیٹھا تھا بالکل اسی طرح وہ بھی اپنے آپ کو کمرے کی حدود تک رکھے ہوئے تھے

لیکن وہ ان سے ملے بنا نہیں جا سکتا تھا پہلے تو وہ ارسلان شاہ سے مل کر آیا تھا وہ بہت زیادہ دکھی ہو رہے تھے لیکن اس نے انہیں بہت حوصلہ دیا تھا

اور پھر وہ داداجان کے کمرے میں آگیا اندر سے کوئی آواز نہ آئی تو اس نے خود ہی آہستہ سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا

داداجان کرسی پر بیٹھے نہ جانے کونسی سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے اسے کمرے میں دیکھنے کے بعد بھی وہ کچھ نہیں بولے تھے بس اسے اپنے قریب آتے ہوئے دیکھتے رہے

وہ مسکرا کر ان کے گھٹنوں پہ ہاتھ رکھتا زمین پر بیٹھ گیا

داداجان میں جانتا ہوں آپ مجھ سے بہت خفا ہے میری غلطی چھوٹی بھی تو نہیں ہے نا

لیکن میرے گھر سے جانے کی وجہ سے سب لوگ اداس ہو گئے ہیں آپ سمجھ سکتے ہیں وہ پیار کرتے ہیں شناور بھی ضدی ہو گیا ہے اپنی بات منوانے کے لئے وہ بہت الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگا ہے

اور آپ کو پتہ ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے یقیناً نہیں پتا ہے۔ میں بتاتا ہوں آپ کو کیا کاپوتا اتنا کیوں بگڑ گیا ہے کیونکہ آپ نے اس پر غصہ کرنا چھوڑ دیا ہے

اس پر حق جتانا چھوڑ دیا ہے آپ نے اس پر اس بات کا اقرار کر دیا ہے کہ آپ اس سے بہت محبت کرتے ہیں اور اس کے بنا نہیں رہ سکتے

آپ کو اس کا روٹھنا ڈرا دیتا ہے آپ کو ڈر لگتا ہے کہ کہیں وہ دوبارہ آپ کو چھوڑ کر نہ چلا جائے لیکن دادا جان میری ایک بات پر غور ضرور کیجئے گا

وہ آپ کا پوتا ہے اور آپ سے بے انتہا پیار کرتا ہے ایک بات کہوں وہ ڈرتا بھی ہے آپ سے آپ کے حکم کو رد نہیں کر سکتا

بس اسے پتہ چل گیا ہے کہ وہ آپ کو کس طرح سے بلیک میل کر سکتا ہے اسی لیے اپنی من مانی پر اترا ہوا ہے لیکن آپ اگر اس کو اپنا اصل روپ دکھائیں گے نہ تو ساری اکڑ نکل جائے گی جناب کی

بس آپ اپنے پرانے سٹائل میں واپس آجائیں اسے نہ آپ کی کمزوری پتہ چل گئی ہے اسی لیے سر پر چڑھتا جا رہا ہے

جب آپ اس سے واپس سر سے اتاریں گے نا عقل ٹھکانے آجائے گی اس کی

اب میں چلتا ہوں بہت زیادہ وقت لے رہا ہوں میں آپ کا میرا جانا مناسب رہے گا

ویسے ولیمہ نہیں کروایا آپ نے میرا کوئی بات نہیں جب چار سال کے بعد 2 بچوں کے ساتھ واپس آؤں گا ناتب کروا دیجیے گا۔

وہ بے حد نرمی سے ان کے دونوں ہاتھوں کو چومتا ان کے قریب سے اٹھ کر باہر نکل گیا تھا

داداجان کتنی دیر اس کی چھوڑی ہوئی راہ کو دیکھتے رہے

وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ زراوران کا سب سے سمجھ دار اور وفادار پوتا ہے

مکرش ان کی ہر خواہش کو پورا کرتا تھا لیکن زراوران کی ہر بات کو سمجھتا تھا ان کے پانچویں پوتے انہیں بہت عزیز تھے

وہ کبھی کسی میں فرق نہیں کرنا چاہتے تھے ورنہ شاید زراور کو کبھی خود سے دور نہ جانے دیتے وہ غلط تھا اس سے غلطی ہوئی تھی اور اس نے اپنی غلطی کو قبول کیا تھا

اگر زر شے اسے معاف کرنے کو تیار تھی تو وہ بھی تو اسے معاف کر سکتے تھے لیکن اگر وہ ایسا نہ کرتے تو کل سوال اٹھایا جا سکتا تھا

ویسے بھی ان کا بڑا بیٹا ان سے کہہ چکا تھا کہ " بابا جان مکزم بھی آپ کا اتنا ہی پوتا ہے جتنا کے ذر اور دونوں میں فرق مت کیجئے گا غلطی دونوں کی ایک برابر ہے تو سزا بھی برابر ملنی چاہیے میں چار سال اپنے بیٹے کے بنا رہا ہوں

وہ اس حویلی سے دور چار سالوں سڑکوں پر دھکے کھاتا رہا ہے اس کی غلطی بڑی تھی تو چھوٹی غلطی زراور نے بھی نہیں کی بس یہ وہ الفاظ تھے جو انہیں ذراور کو خود سے دور کرنے پر مجبور کر گئے تھے

ooooo

وہ گاڑی میں بیٹھی ہوئی تھی جبکہ زراور گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

دلہن کے حسین ترین روپ میں وہ سر سے پیر تک کسی حور سے کم نہیں لگ رہی تھی

بار بار زراور اسے سر سے پیر تک محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا تو شرما جاتی۔

اتنی خوبصورت کیوں لگ رہی ہو۔۔۔۔؟ وہ گاڑی چلاتے ہوئے اسے مخاطب کر بیٹھا

کیونکہ میں دلہن ہوں اور دلہن بہت خوبصورت ہوتی ہیں اس نے مسکرا کر چہرہ جھکاتے ہوئے بڑے ملائم انداز میں جواب دیا تھا

میں بہک رہا ہوں میں گاڑی نہیں چلا پاؤں گا مسئلہ تمہارے لئے ہو گا اس نے دھمکی دی جس ہر زرشے نے اسے گھور کر دیکھا

اب اگر وہ دلہن ہے تو اس میں اس کا کیا قصور۔۔؟

اگر آپ بہک رہے ہیں تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے آپ گاڑی چلائیں
تاکہ ہم گھر پہنچ سکے

اسے لگا کہ کہیں وہ بیچ میں ہی گاڑی راستے میں ہی نہ روک دے

یار میں کیسے چلاؤں گاڑی سڑک کو دیکھوں کہ اپنے پاس حسین پیکر کو میرے
بس سے باہر ہے میں دونوں میں سے بس ایک کام کر سکتا ہوں

وہ گاڑی روکتے ہوئے بولا

بیچ جنگل میں اچانک اس طرح گاڑی کا روک دینا زرشے کو پریشان کر گیا تھا

زراور کیا کر رہے ہیں آپ پلیز گاڑی چلائیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں پتہ نہیں یہ جنگل کتنا خطرناک ہے اور آپ نے گاڑی بھی سڑک پر روک دی ہے

یہاں تو دور تک کوئی گاڑی کا بھی نام و نشان نہیں ہے اس نے اس کا بازو تھامتے ہوئے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

یہ جنگل خطرناک ہو سکتا تھا لیکن زراور کو کون سمجھائے

مجھے کوئی لینا دینا نہیں یہ جنگل کتنا خطرناک ہے اور کتنا نہیں میں گاڑی چلا سکتا ہوں یا میں تمہیں دیکھ سکتا ہوں

اتنی خوبصورت بیوی کے ساتھ ہوتے ہوئے میں ڈرائیونگ پر کونسٹریٹ نہیں کر پاؤں گا تمہیں اتنا خوبصورت لگنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ عجیب ضدی انداز میں کہنے لگا

دلہنیں خوبصورت ہی تو لگتی ہیں شاہ جی پلیز چلیں نا یہاں سے نکلتے ہیں وہ منتوں پر اتر آئی تھی

اچھا ٹھیک ہے میں کام کرتی ہوں میں یہ ساری جویلری اور میک اپ صاف کر لیتی ہوں پھر تو ٹھیک رہے گا ناوہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی جس پر زراور نے اسے گھور کر دیکھا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا لڑکی تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہے یہاں میں تمہیں دیکھنے کے لیے تمہیں محسوس کرنے کے لئے مرا جا رہا ہوں

اور تم یہ سب کچھ اتارنے کی بات کر رہی ہو ابھی تو تمہارا یہ حسین روپ میں نے پوری طرح اپنی نظروں میں بھی نہیں بسایا۔

ابھی تو میں اس سے پورے حق سے اپنے قریب تر کر کے محسوس کروں گا ذرا پہنچوں تو سہی فارم ہاؤس میں پھر دیکھنا کہ جذبات کا کونسے سمندر اپنے دل میں قید کئے بیٹھا ہوں میں وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی غلطی کا احساس دلا نا رہا تھا

اچھا ٹھیک ہے میں ایک چادر لے لیتی ہوں اپنے اوپر نا میں آپ کو نظر آؤں گی اور نہ ہی آپ کو پریشانی ہو گی اس کی بات کو سمجھنے کے بعد اس نے ایک اور حل نکالا تھا

نہیں بالکل بھی نہیں تمہیں دیکھے بنا تو میں بالکل گاڑی نہیں چلا جاؤں گا تم میری دلہن ہو مجھے اس بات کا احساس تو ہونا چاہیے نا

اس نے فورا اس کا آئیڈیا کینسل کر دیا تھا جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی آخری آدمی اس سے چاہتا کیا تھا

تو پھر میں کیا کروں جس سے آپ کی پریشانی تھوڑی کم ہو سکے اور ہم اس گھنے جنگل سے نکل سکے آخر کار اس نے اس سے پوچھنا بہتر سمجھا تھا

جس پر زراور نے مسکراتے ہوئے اپنی ایک انگلی اپنے لبوں پر رکھ کر اسے اس مسئلہ کا حل بتایا تھا

جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئی ہیں وہ اس آدمی سے شرافت کی امید کر کیسے سکتی تھی

آخر یہ وہی تھا جو پہلے زور زبردستی اس سے نکاح کرنے کے بعد اس کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بہت مضبوطی سے جوڑ چکا تھا

یہ آدمی کبھی بھی اس کے لیے کوئی آسانی پیدا نہیں کر سکتا تھا

میں کچھ بھی نہیں کرنے والی مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا کہ آپ کا دل اتنا بے چین کیوں ہو رہا ہے آپ اتنی شرافت سے اتنی دیر سے نہ جانے کیسے بیٹھے ہوئے ہیں

بلکہ مجھے تو خود آپ سے پوچھنا چاہیے کہ آپ کے اندر کا رومینٹک کیڑا اب تک جاگا کیوں نہیں۔۔۔؟

تنہائی میں تو آپ کو مواقعہ چاہیے ہوتا ہے اور اب ہم ایک گھنٹے سے سفر کر رہے ہیں تو آپ اتنی شرافت سے اتنے سکون سے گاڑی چلا کیسے رہے ہیں

لیکن میری ایک بات کان کھول کر سن لے میں کچھ بھی نہیں کرنے والی میں یہاں سے سیدھی فارم ہاؤس جاؤں گی اور آپ مجھے شرافت سے لے کر جائیں گے جب بنا کچھ بھی الٹا سیدھا سوچیں

اور فی الحال کے لیے اپنا یہ رومانٹک موڈ آف کریں اور گھر چلیں ایک تو پہلے ہی یہاں ڈر ڈر کر میری جان سوکھ رہی ہے اور اوپر سے آپ کو رومنٹک دورے پڑ رہے ہیں

وہ اسے بنا مزید کسی بھی طرح کی بے باکی کا موقع دیتے اچھی خاصی باتیں سنا گئی تھی ذرا اور تو اس کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا

کیا بات ہے بیوی تم تو پہلے دن سے ہی بیویوں والا رعب جمع رہی ہو اچھی کٹے گی تمہارے ساتھ وہ اچانک اسے اپنی طرف کھینچتا اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا

زرشے نے مزاحمت کرنے کی کوشش تو کی تھی لیکن وہ مزاحمت کرنے کا موقع اسے دیتا ہی کہاں تھا

وہ سکون سے اپنی لبوں کی پیاس بجھاتا پیچھے ہٹااور گاڑی ایک بار پھر سے سٹارٹ کر دی

جب کہ اپنا غصہ مکے کی صورت اس کے کندھے پر جھاڑ کر وہ روٹھ کر بیٹھ گئی تھی لیکن وہ اسے فارم ہاؤس جا کر منانے والا تھا

ooooo

تو یہاں چھت پر بیٹھا ہوا ہے اور میں ہر جگہ تجھے تلاش کر رہا ہوں یہ کونسا طریقہ ہے شنا ور ناراض دادا جان سے ہے نا عنایہ سے تو نہیں اس کی ناقدری کیوں کر رہا ہے

وہ اسے ہر طرف ڈھونڈنے کے بعد چھت پر آیا تھا اور اسے یوں خاموش بیٹھے دیکھ کو سمجھ گیا تھا وہ زرا ور کے جانے کی وجہ سے بہت زیادہ دکھی ہے وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

زرا ور کے جانے کا دکھ سب کو تھا لیکن آج اس کی دلہن بھی تو اس کے انتظار میں بیٹھی تھی تقریبا تین گھنٹے ہو چکے تھے

عنائش اسے کمرے میں چھوڑ کر واپس آگئی تھی اور اب تک شناور کا کہیں کوئی اتا پتا نہ تھا عنایہ اسکی بہت لاڈلی تھی وہ اس کی ناقدری برداشت نہیں کر سکتا تھا یقینا اس کے انتظار میں بیٹھی ہو گی اور یہ یہاں پر بھائی کا دکھ منا رہا تھا

اس کے جانے کا دکھ تو اسے خود بھی بہت تھا لیکن اگر زرا ور اس بات کو اتنا سیریس نہیں لے رہا تھا شاید وہ جانتا تھا کہ وہ سب خود بھی اس کے بغیر نہیں رہ سکتے دادا جان

وہ خود جلد اسے معاف کر کے واپس گھر بلا لیں گے دادا جان کی اس سے محبت کسی سے چھپی ہوئی تو نہیں تھی نہ اور پھر مکرش کو وہ کہہ کر گیا تھا کہ جب تک یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا دادا جان کے سامنے کے موضوع نہ چھیڑا جائے

اور جب وہ خود ان سے بات کریں گے کہ ان کا مطلب وہ نہیں تھا جو دادا جان سمجھے تو آہستہ آہستہ سب کچھ اپنے آپ ہی ٹھیک ہو جائے گا

لیکن شاور ان سب باتوں کو لے کر بہت زیادہ پریشان ہو گیا تھا شاید اس نے سوچا نہیں تھا کہ زرا ور کو بھی گھر سے نکالا جا سکتا ہے

کمرے میں ہی جا رہا تھا میں سوچا تھا تھوڑی دیر ٹھنڈی ہوا کھاتا ہوں اب کمرے میں ہی جاؤں گا اس نے ایک نظر گھڑی کی طرف دیکھا تھا جو رات کا ایک بجا رہی

تھی زر اور تقریبا نو بجے کے قریب گھر سے نکلا تھا اسے یہاں بیٹھے چار گھنٹے ہونے کو آئے تھے اسے جانا چاہیے تھا

عنایہ یقینا اس کا انتظار کر رہی ہوں گی وہ معصوم کہاں اپنے اور اس کے رشتے کے تقاضے کو سمجھتی تھی وہ تو اب تک اپنے اور اس کے تعلق کو بدلے کا رشتہ سمجھ رہے تھے

اس کی سوچ غلط نہیں تھی جو کچھ ہوا تھا اس کے بعد شاور کا اتنی آسانی سے شادی کے لئے مان جانا اس کے دماغ میں الٹی سیدھی سوچیں لا سکتا تھا

لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ عنایہ کے ساتھ اس رشتے کو اس نے پورے دل سے جوڑا تھا۔ شروع میں ان دونوں کے رشتے میں کچھ بدمزگی پیدا ہوئی تھی لیکن اسے یقین تھا آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا

وہ عنایہ کے چہرے کی رونق کھونا نہیں چاہتا تھا وہ اس سے لڑتی تھی اس سے بدتمیزی کرتی تھی اسے الٹے سیدھے جواب دیتی تھی

اور وہ چاہتا تھا کہ وہ ہمیشہ ایسی ہی رہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ بدلے چار سال پہلے جب اس کے ساتھ بات کرتی تھی تو بالکل فری ہو کر کرتی تھی اسے کسی بات کا ڈر یا خوف نہیں ہوتا تھا بالکل آج کی طرح

لیکن بیچ میں آئے یہ چار سال ان دونوں میں عجیب طرح کا تکلف پیدا کر گئے تھے جو شناور آہستہ آہستہ ختم کر دینا چاہتا تھا اور اب اسے اس بات کا بے حد سکون بھی تھا کہ اس کی عنایہ بالکل ویسی ہی ہے جیسے چار سال پہلے تھے

وہ مکرش کے قریب سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تھا جب سیڑھیاں اترتے ہی باہر حال میں داداجان کو بیٹھے ہوئے دیکھا وہ اگنور کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اسے داداجان کے پکار کی آواز سنائی گئی

اتناسب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی وہ اسے پکار رہے تھے اس سے بات کرنا چاہتے تھے اور وہ جیسے ان سے بات کر لے گا۔

اس کا دل چاہا کہ غصے سے چہرہ پھیر کر نکل جائے لیکن یہ بد تمیزی ہو سکتی تھی اور وہ دادا جان کے ساتھ کسی طرح کی کوئی بد تمیزی نہیں کر سکتا تھا اسی لیے منہ بنا کر ان کے سامنے پیش ہو گیا

ooooo

جی فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ وہ ان کے سامنے کھڑا احسان کرنے والے انداز میں ان سے پوچھ رہا تھا جب سے آیا تھا ان دونوں کے رشتے کی تلخی اب تک ختم نہیں ہوئی تھی کبھی شناور اپنے پرانے انداز میں واپس آ جاتا تھا اور کبھی اپنے لاڈ اٹھانے والے دادا سے ناراضگی بھلا کر پرانا شناور بن جاتا تھا لیکن آج تو ایسا ہر گز نہیں ہونے والا تھا آج اس کے پاس ان سے ناراض ہونے کے بہت ساری وجوہات تھی

پہلی وجہ

4 سال پہلے انہوں نے اس پر یقین نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا اور آج وہ زر اور کو گھر سے نکال چکے تھے

ہم دیکھ رہے ہیں شناور تم بہت بد لحاظ اور بد تمیز ہوتے جا رہے ہو اگر ہم تمہیں کچھ بھی نہیں کہتے تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ ہم تمہیں یہ ساری بد تمیزی کرنے کی اجازت دیتے ہیں ایسا ہر گز نہیں ہے

اس گھر میں رہنے کے کچھ اصول ہیں جتنے تم پیارے ہو اتنے ہی ہمیں باقی سب لوگ بھی پیارے ہیں اور آئندہ یہ بات یاد رکھنا کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے لاڈ پیار کی بھی ایک حد ہوتی ہے اب تم حد سے آگے بڑھ رہے ہو اور یہ چیز ہم برداشت نہیں کریں گے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولنے پر آئے تو پھر بولتے ہی چلے گئے جیسے آج وہ بھول چکے تھے کہ ان کا روٹھا ہوا پوتا چار سال کے بعد نہ صرف گھر واپس آیا تھا بلکہ اب تک ان سے ناراض تھا

آپ کو برداشت کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے دادا جی کیونکہ میں ویسے بھی یہاں سے جانے والا ہوں مجھے اس گھر میں رہنا ہی نہیں ہے آپ اپنے اصولوں کے ساتھ رہیں میں اور عنایہ صبح ہوتے ہی یہ گھر چھوڑ کر چلے جائیں گے جس طرح سے زر اور کو نکالا ہے نہ آپ نے اسی طرح سے ہمیں بھی نکال دیں وہ بھی لحاظ رکھے بنا بولا تھا تو دادا جان نے سمجھنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلایا

بس کر وشنا ورا اگر ہم تمہاری ضد کو مان رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہمیں تمہارے گھر چھوڑ کر جانے سے ڈر لگتا ہے اگر تم جاننا چاہتے ہو تو ہزار بار جاؤ ہم تمہیں روکیں گے نہیں بلکہ اس بار اگر تم جاؤ گے تو یہ دروازے تم پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیں گے کیا سمجھ کے رکھا ہے تم نے ہمیں

ہم تم سے محبت کرتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم اپنی من مانی کرتے پھرو ایسا ہر گز نہیں ہو گا اگر اس گھر میں رہنا ہے تو اس گھر کے طور طریقوں کو اپناو اور اگر نہیں رہنا تو چلے جاؤ یہاں سے ہماری عنایہ تمہارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی

اگر تمہیں اتنا ہی شوق ہو رہا ہے نا اٹلی جا کر رہنے کا تو ہماری طرف سے ہزار بار جاؤ اور ہم سے ہر رشتہ ہر تعلق توڑ کر جاؤ جس طرح سے ہم نے زرا اور کوچار سال کے لیے خود سے لا تعلق کیا ہے اسی طرح سے تم ہمیں زندگی بھر کے لیے خود سے لا تعلق کر جاؤ

وہ اتنے غصے سے بولے تھے کہ شناور جو اتنے مزے سے انہیں باتیں سنا رہا تھا اس کی زبان پر تالا لگ گیا

ہم تمہاری ہر ضد ہر بات کو مانتے ہیں کیونکہ تم ہمارے سب سے لاڈلے ہوتے ہو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے تمہاری ہر ضد پوری کی ہے ہم نے اس لئے نہیں کہ تم ہمیں دھمکیاں دینے پر آجاؤ

تمہیں جانے کا شوق ہے تو شوق سے جاؤ اب ہم تمہیں نہیں روکیں گے لیکن جانے سے پہلے عنایہ کو طلاق دے کر جانا کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہمارے بغیر عنایہ بھی تمہارے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گی اور یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ تمہارے ہونے یا نہ ہونے سے عنایہ کو کوئی فرق پڑتا ہے

وہ اسے حقیقت دکھا رہے تھے اور وہ جانتا تھا یہ سب کچھ حقیقت تھی عنایہ کو اس کے ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ اسے پسند کرتی ہے پیار محبت جیسے لفظوں کی اس کے دماغ میں کوئی جگہ نہیں ہے

چار سال پہلے بھی چاکلیٹ اور آئسکریم کھانے والی بچی تھی اور چار سال بعد بھی وہ چاکلیٹ اور آئس کریم کی ہی دیوانی اس سے زیادہ تو اسے چاکلیٹ آئسکریم پسند ہوں گے۔

اور دادا جان جیسے آج اس کا بھرم رکھنا ہی نہیں چاہتے تھے وہ سنانے پر آئے تو پھر سناتے ہی چلے گئے اس کی کسی بات کو سننا یا پھر اس کی کسی بات کو اہمیت دینا انہوں نے ضروری ہی نہیں سمجھا تھا

بس بہت ہو گیا آپ ایک نمبر کے چیٹر ہیں اپنی باری پہ ہر بات بنا لیتے ہیں اور جب ہم بچوں کی باری آتی ہے تو ہمیں اس طرح سے ایموشنل بلیک میل کرتے ہیں آپ جانتے ہیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا اسی لئے آپ جانے کی بات کر رہے ہیں نہ آپ جانتے ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتا ہوں اسی لئے مجھے چیک کر رہے ہیں مجھے آزما رہے ہیں سب جانتا ہوں میں یہ وہ کمینہ آپ کی ٹریننگ کر گیا ہے اسی لئے آپ مجھے ایموشنل بلیک میل کر رہے ہیں۔

لیکن میں بھی بدلہ لوں گا میں بھی میں آپ سے بات نہیں کروں گا جائیں وہ کمینہ یہ گھر چھوڑ کر چلا گیا لیکن پھر بھی آپ کے دماغ پر اسی کی حکومت چلتی ہے اس کی پڑھائی ہو پٹیاں چل رہی ہیں یہاں ہم چار سال کے بعد گھر واپس آئے تو کبھی ہماری کوئی قدر نہیں کرتا

وہ کھوتا جاتے جاتے بھی اپنا کام کر گیا جاتے جاتے بھی وہ آپ کے دماغ کو کنٹرول کر گیا جانتا ہوں میں یہ سب کچھ اسنے کہا ہے آپ کو جو کرنا ہے کریں اور خبر دار جو آپ نے مجھ سے میری بیوی الگ کرنے کی بات کی

چار سال کے بعد ملی ہے مجھے میری بیوی اور وہ کھوتا۔۔۔۔۔

بس کرو لڑکے کب سے تم ہمارے پوتے کے بارے میں بول رہے ہو اگر ہم برداشت کر رہے ہیں کہ اسے ہماری کمزوری نہ سمجھو وہ بے حد غصے سے دھاڑے تھے

اب وہ اپنے پوتے کے بارے میں کچھ سننے کو تیار نہیں تھے لیکن اسے گھر سے نکال کر بڑے سکون میں تھے وہ پیر پٹکتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جب کہ دادا جان بھی گردن اکڑا اپر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے جب کہ سیڑھیوں سے اترتا مکرش زرا ور کی داد دیے بنا نہیں رہ سکتا تھا

oooooo

اس نے آہستہ سے کمرہ کھولا سوچا تھا وہ اس وقت بیڈ پر دلہن کے روپ میں بیٹھی ہو گی اور شاید اس کا انتظار بھی کر رہی ہو گی اس سے شرما رہی ہو گی

ایک بات تو اسے پکا یقین تھا کہ وہ اسی کے بارے میں سوچ رہی ہو گی اس نے مسکراتے ہوئے پہلی نظر بیڈ کی طرف ڈالی تھی

جہاں پر اپنا دلہن کا حسین سراپا لئے بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن یہ اس کی سوچ تھی ایسا کچھ نہیں تھا وہ دلہن کے روپ میں تھی لیکن بیٹھی ہوئی نہیں تھی بلکہ بیڈ پر لیٹی تھی اور گہری نیند میں تھی

ہاتھ میں چاکلیٹ تھی جو اس نے ابھی تک کھلی نہیں تھی شاید وہ اس کے انتظار میں جاگتی رہی ہو گی لیکن چاکلیٹ کیوں نہیں کھائی یہ سوال دماغ میں ضرور آیا تھا کہی وہ اس کے ساتھ شئیر تو نہیں کرنے والی تھی یہ چاکلیٹ اس نے سوچا لیکن پھر اپنی سوچ پر لعنت بھیجی ہے اس کے ساتھ اپنی چوکھٹ شیئر کرے گی

وہ تو اس کے ساتھ اپنی چاکلیٹ ریپر بھی شیئر نہ کرے یہ تو پھر ایک پوری چوکلیٹ تھی

اس نے آہستہ سے اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ کیا بچوں کے طرح اس نے اتنی سختی سے پکڑ رکھی تھی کہ اگر وہ مزید زور لگاتا ہے

یقیناًاس کی آنکھ کھل جاتی اور وہ سوتے ہوئے اتنی معصوم لگ رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی ایسا نہ کر پایا

اس نے آہستہ سے اس کے گلے میں موجود بھاری زیور نکالا تھا جو شاید اس کی نیند کو بری طرح ڈسٹرب کر رہا تھا جھمکے اس نے بہت احتیاط سے الگ کیے تھے

پھر ساری پنز ایک ایک کر کے اتار کر اس نے اس کا دوپٹہ اس کے جسم سے الگ کر کے رکھا تھا۔ایک ہی پوزیشن میں اتنی دیر بیٹھے رہنے کی وجہ سے تھکاوٹ تو ایک عام سی بات تھی

اس کے جسم سے بھاری دوپٹہ الگ کیا تو وہ پر سکون سے ہو کر سیدھی ہوئی آنکھیں اب تک بنی تھی یقیناً یہ سب وہ اتارنے کے بعد وہ ریلیکس ہوئی تھی وہ اپنا ہاتھ اپنے چہرے کے نیچے لے کر جانے ہی والی تھی کہ جناب نے پکڑ لیا اس کے

ہاتھ میں ایک کافی بھاری نوکدار سی انگوٹھی تھی جو اس نے اتارنا بہتر سمجھا ورنہ یقیناوہ اپنے چہرے پر اچھا خاصا بڑا زخم لگا لیتی

کافی بے احتیاطی سے کام لیتی تھی اس نے اس کے ہاتھ سے ایک ایک کر کے چوڑیاں نکالی تھی جبکہ دوسرے ہاتھ کی چوڑی اسے رہنے دی کیونکہ اس کا ہاتھ بند تھا اور ہاتھ میں چوکلیٹ تھی

وہ ساری چیزیں اٹھا کر اس نے سنبھال کر الماری میں رکھی اور پھر چینج کرنے چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو اسے بیڈ پر سکون سے سوئے ہوئے دیکھا اور اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے

اپنے تمام تر جذبات کا قتل کرتے ہوئے اس نے آہستہ سے اس کے وجود کو اپنی بانہوں میں سمیٹ کر لائٹ آف کر دی تھی

OOOOO

رات تقریباً ساڑھے 11 بجے کے قریب وہ فام ہاؤس میں پہنچے تھے

گاڑی باہر روکتے ہوئے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ مکرش نے سارا انتظام کر رکھا ہے۔

یہ تو بہت بڑا گھر ہے ہم یہاں پر رہیں گے۔۔۔۔!

وہ گھر کے باہر گاڑی روکنے پر گاڑی کا دروازہ کھول کے باہر نکل آئی تھی

جی جانو ہم یہاں رہیں گے ایک دوسرے کے ساتھ

ایک دوسرے کی پناہوں میں وہ باہیں پھیلاتا اس کے قریب آتے ہوئے اس کا

نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا

جب کہ زرشے تو اس کی پیش قدمی پر دھنگ رہ گئی۔وہ بہت زیادہ جلدی بازی

دکھا رہا تھا

زرور پہلے اندر تو چلے یہ نہ ہو کہ کوئی موجود ہو اندر اس نے شرماتے ہوئے کہا تھا

کیونکہ آپاپنک گردن پراس کے بے باک لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ اس کی بے تابیوں کا اندازہ لگا چکی تھی

جانو اندر چل کر کیا کرنا ہے کون سا کوئی انتظار کر رہا ہو گا وہاں

ہو سکتا ہے کوئی ہمارا منتظر اس نے مسکر کر کہا

جانو اندر اور کوئی تو نہیں ہاں لیکن آج سے سو سال پہلے کے لوگوں کی لاشیں ہوں گی اور ہو سکتا ہے ان کی روح ہمیں دروازے پر ویلکم کرنے کے لیے کھڑی ہوں

تو ان کے علاوہ کسی کے ہونے کا چانس نہیں بنتا

وہ یوں ہی اسے اپنے بازوئوں میں اٹھائے قدم قدم اٹھا رہا تھا

خبر دار میرے سامنے نہ کوئی جن بھوتوں والی بات نہیں کرنا مجھے بہت ڈر لگتا ہے اس نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔

اس بات کا احساس تو اسے بھی تھا کہ وہ کافی زیادہ ڈرپوک واقع ہوئی تھی

میری یہ مجال کہ میں اپنی جانو کے سامنے اس کی حکم عدولی کروں نہ اس نے فوراً نامیں سر ہلا کر توبہ کرنے والے انداز میں منہ بنایا تھا

جس پر وہ آہستہ سے اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی

جب اچانک ان کے سامنے سے نمودار ہوتے آدمی نے ان دونوں کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا

یہاں کسی کے ہونے کے کوئی چانس نہیں تھے تو ایسے میں اچانک کسی کا سامنے آنا ان دونوں کو حیران کر گیا تھا زرشے تو باقاعدہ چیخ کر اس کے سینے میں چھپ گئی تھی

جبکہ وہ اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں سے اتار کر سیدھا کھڑا کرتا خود اس آدمی کی طرف متوجہ ہوا تھا جو ان دونوں کو اس رومانٹک موڈ میں دیکھ کر چہرہ پھیر گیا تھا

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو کس کی اجازت سے اندر آئے ہو زرا اور اس سے پوچھنے لگا تھا کہ کہیں وہ کوئی چور تو نہیں تھا

جناب مجھے مکرش سر نے بھیجا ہے گھر کی صفائی کرنے اور نگرانی کرنے کے لئے میں بس دیکھ رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک سے ہو تو گیا ہے نا اور پھر آپ کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ گھر کی چابی آپ لوگوں کو دے سکوں

معاف کیجئے گا میں نے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کر دیا وہ چابی وہی سائیڈ پر رکھتا باہر کی طرف بھاگ گیا تھا زراور نے دور تک اسے گھورا تھا اور پھر پیچھے سے آواز لگائی

اب جب تک تمہاری ضرورت نہ ہو تب تک یہاں مت آنا اگر مجھے تمہاری ضرورت محسوس ہوئی تو میں مکرش کو کہہ کر تمہیں بولوں گا

تب تک اپنی شکل دکھانے کی ضرورت نہیں ہے اس کا موڈ کافی خراب ہو گیا تھا جب کہ زرشے اب تک اپنا دل سنبھالے کھڑی تھی یقیناً اس آدمی کو کوئی جن یا بھوت ہی سمجھ رہی تھی

جان وہ انسان تھا گھبرانے کی ضرورت نہیں آو چلتے ہیں وہ پیار سے اس کا ہاتھ تھامتا ہوا اسے اندر کی طرف لے جانے لگا جبکہ وہ بھی اس کے ساتھ ہی اندر کی طرف قدم بڑھانے لگی تھی

ooooooo

ڈارلنگ اب کمرے میں چلو اور کوئی نہیں آئے گا وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے اسے اندر لے کر جا رہا تھا جبکہ زرشے بار بار باہر پورے گھر میں نظر دوڑا رہی تھی

اسے شک ہو رہا تھا کہ کہیں کوئی اور بھی نہ نکل آئے لیکن کوئی بھی نہیں تھا وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ تھامے اسے کمرے کے اندر لے گیا تھا

جبکہ کمرے کو دیکھ کر جہاں زرا اور کے لبوں پر گہرا تبسم بکھرا تھا وہی زرشے نے شرما کر نگاہیں جھکا لی تھی

کمرے کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا زمین سے راستہ شروع ہوتے ہوئے بیڈ تک جا رہا تھا اور یہ راستہ گلاب کی پتیوں سے بنایا گیا تھا

اس راستے کے شروع سے لے کر اینڈ تک ان کی سائیڈوں پر موم بتیاں لگائی گئی تھی جو کہ اس وقت جل رہی تھی شاید وہ آدمی یہی کام کرنے کے لیے یہاں آیا تھا

جب کہ زراور نے اپنا موڈ خراب ہونے کی وجہ سے اسے اچھا خاصہ سنا دیا تھا حالانکہ اس سے ٹپ دینی چاہیے تھی آخر اس نے اس کے کام میں آسانی پیدا کر دی تھی

لگتا ہے وہ آدمی یہاں اس کام کے لئے آیا تھا میں نے اس کے ساتھ کافی زیادہ روڈ بہیو کیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

کل اسے بلا کر اس کے اس کام کے لئے اسپیشل انعام دوں گا وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھوں کو چومتا شرارت سے بولا تھا جبکہ اب تک نگاہیں جھکائے اسکے ساتھ چل رہی تھی

اور زر اور اس کے حسن میں کھویا ہوا تھا وہ بے حد حسین لگ رہی تھی یوں ہی تو نہیں اس کے حسن کا دیوانہ ہوا تھا کچھ تو خاص تھا اس میں دلہن کے حسین روپ میں وہ آسمان سے اتری کوئی حور پری لگ رہی تھی

زر اور نے اسے جھٹکے سے کھینچ کر اپنے قریب کیا تھا

تو کیا خیال ہے میڈم آپ تیار ہیں میرے ساتھ ایک حسین زندگی کی شروعات کرنے کے لئے اس کے تھوڑی کے نیچے انگلی رکھتے ہوئے اس نے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا زر شے کے لبوں پر پیاری سی مسکان تھی

جو اس کے دل کے تار چھیڑ رہی تھی اس کا حسین سراپا اسے بری طرح سے بہکا رہا تھا اور آج وہ بہک جانا چاہتا تھا

اس نے بے حد نرمی سے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور پھر اسے یوں ہی اٹھائے بیڈ کے پاس لے آیا اس خوبصورت راستے پر اس نے اپنے پیر نہیں رکھے تھے شاید وہ مکرش کی محنت کو برباد نہیں کرنا چاہتا تھا اس نے اسے بہت خوبصورت تحفہ دیا تھا جس کے لیے اس کا شکر گزار تھا

اس نے بے حد نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا تھا اب تک وہ دلہن کے حسین روپ میں اس کی منتظر تھی اس کی نگاہیں جھکی ہوئی تھی

چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت لیے وہ سیدھی اس کے دل میں اتر رہی تھی آج ان دونوں کے بیچ کسی طرح کی کوئی دیوار نہیں تھی اور نہ ہی آج وہ کوئی دیوار رہنے دینا چاہتا تھا

آج اس کی محبت ہر لحاظ سے اس کے پاس تھی اس کے ساتھ تھی اسے اور کچھ نہیں چاہیے تھا

آج وہ دونوں پوری طرح سے ایک دوسرے کے ہونے والے تھے

اور زرا اور مزید انتظار نہیں کر سکتا تھا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے

ہوئے بے حد نرمی سے اس کے لبوں پر جھکا تھا

اور اس کے لبوں پر اپنے لبوں کی چھاپ چھوڑتا وہ آہستہ آہستہ اس کے چہرے

کے ایک ایک نقش کو پوری شدت سے چومنے لگا تھا

اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اس کے لمس کو محسوس کرتی خود میں سمٹے جا

رہی تھی وہ اسے بیڈ پر لٹاتا ہوا اس کے اوپر سایہ کر چکا تھا

اس کے ہاتھوں کی مرمریں نازک انگلیوں کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اس کی

انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا کر دوسرا ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتا اسے اپنے بالکل

ساتھ جوڑ چکا تھا

اس کے لبوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے اس نے اپنی گردن کو ہار کے بھاری بوجھ سے آزاد ہوتے محسوس کیا تھا

اور اس بھاری بوجھ کے ساتھ اس نے اپنے کانوں کو بھی جھمکوں کے بوجھ سے آزاد کروایا تھا

وہ اس کے کانوں کی لوح کو چومتے ہوئے اس کے گالوں پر اپنی محبت کی شدت برسانے لگا تھا

زرشے نے سختی سے اپنی آنکھیں بند کر لی تھی جبکہ زراور میں مسکرا کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا

آوے آئی لو یو اس نے اس کے گال پر لب رکھتے ہوئے بڑی شدت سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا اس کے انداز پر وہ نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی

ویسے آج کی رات اظہار محبت عملی کرنی چاہیے لیکن نجانے کیوں میرا دل کہتا ہے کہ میں تمہیں لفظوں میں بھی اپنی محبت کی داستان سناؤں

اس کے لب آہستہ آہستہ اس کے پورے چہرے پر گردش کرتے ہوئے اس کے لبوں پر بھی رک کر باتیں کرنے لگے تھے

کچھ بولو گی نہیں اس نے بے حد نرمی سے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ آنکھیں بند کرتی بڑی معصومیت سے نفی میں سر ہلا گئی زراور کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

اس کے چہرے پر ایک بار پھر سے دلکش مسکراہٹ آگئی

سمجھ گیا میری بیوی آج لفظی محبت پر نہیں عملی محبت پر گزارہ کرنا چاہتی ہیں جو حکم میری جان

اس کے دلکش وجود کو اپنی باہوں میں قید کرتے ہوئے وہ بے خود ہوتا ہے اس کی دلکشی میں کھوتا چلا جا رہا تھا

اس کی شدتوں کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ اپنا آپ اس کے سینے میں چھپا گئی تھی جبکہ ذرا اور اسے خود میں قید کرتے ہوئے دنیا جہان بلائے بیٹھا تھا

یہ رات ان کے ملن کی تھی ان کی محبت کی کامیابی کی تھی آج وہ ایک دوسرے کے ہو چکے تھے ہر لحاظ سے وہ ایک دوسرے کے بن چکے تھے

رات آہستہ آہستہ سرکتی جارہی تھی اور زر اور اپنے ہر انداز میں زرشے کے لیے بے پناہ چاہت لیے ہوئے تھا

آج وہ اس کا ہو چکا تھا اور زرشے صرف اور صرف زر اور شاہ کی ہو چکی تھی

ooooooo

صبح اس کی آنکھ کھلی تو زر اور اسے اپنے ارد گرد کہیں نظر نہیں آیا ساری رات وہ اس پر اپنی محبت کی شدت برساتا رہا تھا کل رات اس نے اسے سونے نہیں دیا تھا

وہ پوری رات اس کی باہوں میں قید رہی تھی صبح اس نے اس کی منتیں کی تھی کہ وہ تھک چکی ہے اور اب اسے آرام کرنے کی اجازت دے دی جائے اور نجانے کیسے اس نے ترس کھا کر آخر کار اس پر رحم کر ہی دیا تھا

جب کہ اس کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا اس بات کا اس نے واضح طور پر اس سے اظہار بھی کیا تھا

جس پر اس نے ہاتھ جوڑ کر اس کی اس مہربانی پر اس کا شکریہ ادا کیا تھا جس کے بدلے میں اس نے اپنی بے تحاشہ بوسوں سے اس کے گال ایک بار پھر سے سرخ کر دیے تھے

لیکن اسے خود سے دور جانے کی اجازت پھر بھی نہ دی بلکہ پوری طرح سے اسے خود میں قید کرتے ہوئے وہ اس کا چہرہ اپنے سامنے کر کے سونے کو تیار ہوا تھا

وہ بھی اس لئے تا کہ جب تک وہ جاگتا رہے وہ اس کا حسین چہرہ اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھتا رہے

اور پھر زرشے کو تو صرف اجازت چاہیے تھی سونے کی اس کی طرف سے اجازت ملتے ہی اس نے ایسی آنکھیں بند کر کے دوبارہ نہ کھولیں

یہاں تک کہ زراور نے بیچ بیچ میں اپنی شرارتیں نہیں چھوڑی تھی وہ کبھی اس کی گردن پر اپنے ہاتھ رکھتا تو کبھی کمر سے پکڑ کر اپنے بے حد قریب کر اس کے چہرے پر جا بجا اپنی شدتیں برساتا

لیکن زرشے نے تو قسم کھالی تھی کہ وہ اپنی آنکھیں صبح ہونے سے پہلے نہیں کھولے گی

اور اب تقریبا صبح کے گیارہ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تو اس کا شوہر اس کے آس پاس کہیں پر بھی نہیں تھا

وہ آہستہ سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنا حلیہ درست کر کے دروازے تک آئی تھی باہر جھانک کر دیکھا کہ اسے زراور کہیں نظر نہیں آیا

ہاں لیکن اس کا بیگ وہی الماری کے پاس پڑا تھا شاید وہ گاڑی سے نکال کر لے آیا تھا وہ جلدی سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے واش روم میں گھس گئی تھی

اور پھر فریش ہونے کے بعد اس نے اپنے بال سوکھیں اسے لگا تھا کہ ذرا اور واپس آجائے گا لیکن ایسا نہ وہ کہاں چلا گیا تھا کہ اب تک واپس نہ آیا

وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک سے خود پر اُڑتی آہستہ آہستہ نیچے کی جانب آگئی تھی جب اسے کچن سے برتنوں کی آواز آئی

اندر کون ہو سکتا تھا کیا اندرز واور تھا۔۔۔؟

اگر کوئی اور ہوا تو۔۔۔؟

نہیں اسے اندر نہیں جانا چاہیے اس نے سوچا تھا پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ کچن کے دروازے تک آئی تھی

لیکن اسے شرٹلیس جلدی جلدی کھانا بناتے دیکھا اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

ٹماٹو سوس سے اس نے بڑی ہی محبت سے بریڈ پر ہارٹ کی شیپ بنائی تھی وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی جب کہ وہ بہت محبت اور دھیان سے دو چائے کے کپ ٹرے میں رکھتا شاید بیڈ روم میں جانے والا تھا

یہ اہتمام اس کے لئے کیا گیا تھا سمجھنے میں اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا خود کو اس دنیا کے خوش قسمت ترین لڑکی محسوس کرتی وہ واپس اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

ذرا اور ایک بہت ہی زیادہ خیال رکھنے والا محبت کرنے والا شوہر تھا اور یہ بات اسے آج نہیں پتہ چلی تھی بلکہ اس بات کی گواہ وہ پہلے دن سی تھی

OOOOO

وہ ناشتہ لے کر کمرے میں آیا تو زرشے سکون سے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے ٹیبل پر ناشتہ لگانے لگا

جانو آپ نیچے آ ہی گئی تھی تو تھوڑا سا میری ہیلپ کروا دیتی ناشتہ بنانے میں یہ کون سا طریقہ ہے شوہر کام کرے اور بیوی آرام کرے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے ٹیبل کے قریب لاتے ہوئے کہنے لگا تھا

جبکہ اس کا معصوم سا حسن اسے بری طرح سے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔ وہ اس وقت بے حد حسین لگ رہی تھی۔

کہ وہ دل ہی دل میں ماشاءاللہ کہتا اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ چکا تھا

رات کے سارے منظر اس کی نگاہوں کے سامنے تھے اس کا شرمانا گھبرانا اس کے سینے میں چھپتے ہوئے اس کی پناہوں میں راہ فرار تلاش کرنا

اس کی ایک ایک ادا پر وہ جان وار دینے کو تیار تھا۔

آپ ناشتہ بنا رہے تھے تو میں نے سوچا کی اتنی محنت کر ہی رہے ہیں تو میرا وہاں کوئی کام نہیں

اسی لیے میں اوپر آگئی وہ شاہانہ انداز میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے سامنے پلیٹ رکھ کر چائے کا کپ اپنے قریب کر چکی تھی

ناانصافی ہے بیوی ہمیں مل جل کر کام کرنا چاہیے کیوں کہ آپ سے ناشتہ بنوا بنوا کر میں نے آپ کو تو پتہ ہے یہ سب کام کرنے میں پرفیکٹ کر دیا ہے لیکن میں ان سب کاموں میں بالکل زیرو ہوں

وہ تو سوچا کہ میری بیوی کا پہلا دن ہے اور رات کو کافی تھک چکی ہے تو مجھے اس کی ہیلپ کرنی چاہیے ورنہ یہ سب کچھ آج بھی آپ کو کرنا پڑتا کیوں کہ

آپ کا شوہر کافی غریب ہو چکا ہے اور اب اس کے پاس کوئی ملازمہ خاص بھی نہیں ہے جو اس کے لئے ناشتہ بنائے گی۔

وہ محبت پاش نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ شرما کر نگاہیں جھکا گئی

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے آپ نے ہی اپنی ملازمہِ ِ ِ خاص اس کو اپنی بیگم بنا دیا ہے تو اب اس کی سزا تو آپ کو ملے گی نا اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

اچھاتو یہ بات ہے پھر تو ہم تیار ہیں جناب اپنی بیوی کے ایک ایک ناز نخرے کو اٹھانے کے لئے

آج تو کیا ہم تو ہمیشہ جان ہتھیلی پر رکھے آپ کے لیے ہر کام کرنے کو تیار ہیں بس آپ ہمیں معاوضہ اچھا دیجئے گا

معاوضہ۔۔۔۔جی کہیں کیا معاوضہ چاہیے آپ کو زرشے نے برے سخی دل سے اسے کچھ دینے کا سوچتے ہوئے پوچھا تھا وہ بھلا اس سے کیا مانگ سکتا تھا

لیکن ایک بات تو وہ سوچ چکی تھی کہ آج وہ جو بھی مانگے گا وہ اسے ضرور دے گی اس چیز کا وعدہ اس نے خود اپنے آپ سے کیا تھا

اب میں کچھ مانگوں گا تو تم پھر سے نخرے دکھانے پر آجاؤ گی

یا پھر مجھے شرم دلانے لگ جاؤ گی اسی لئے مجھے اس طرح کی آفر نہ کرو تو ہی تمہارے حق میں بہتر ہو گا وہ شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

توزر شے نے گھور کر اسے دیکھا وہ اس آدمی سے شرافت کی امید کیسے کر سکتی تھی۔

آپ سچ میں بے شرم ہیں یا ان سب چیزوں کے لیے بے شرمی کا کوئی کورس کر رکھا ہے آپ نے۔۔۔؟
اس کا انداز ہ بالکل سیریز تھا زر اور نے قہقہ لگایا۔

تم آفر پر غور کرو میں نے کس کس چیز کا کورس کر رکھا ہے وہ تمہیں آہستہ آہستہ سب پتہ چل جائے گا

وہ اسے پچھلی بات کی طرف لانے لگا کیوں کہ اسے لگا تھا کہ وہ اسے ٹالنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اللہ بچائے آپ سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہنے لگے

اب تو اللہ ہی بچا سکتا ہے تمہیں مجھ سے وہ زہ معنی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے مسکرایا

میں ناشتہ کروں یا کہیں جا کر چھپ جاؤ آخر کار اس نے اس کی بے باک نگاہوں سے تنگ آ کر کہا تھا۔

جس پر وہ مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا لیکن اس کے گالوں کی لالی نے اس کو بے ایمان ضرور کر دیا تھا

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے اوپر عجیب بھاری سا بوجھ محسوس کیا اس نے پہلے تو سمجھنے میں ہی اچھا خاصا وقت لگا دیا تھا لیکن جب اسے احساس ہوا کہ شناور اس کے اتنے قریب ہے وہ سانسیں روک گی

پھر چور نگاہوں سے اس کی جانب دیکھنے لگی وہ دونوں آنکھیں بند کیے سکون سے اپنا بازو اس کے نازک سے وجود پر رکھے گہری نیند میں تھا

اس کی پہلی نظر سب سے پہلے اپنے ہاتھ میں موجود چوکلیٹ پر پڑی تھی اور اسکی چوکلیٹ بالکل محفوظ دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا

اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ چھین کر کھانا کھا چکا ہو لیکن زرشے کہتی تھی کہ چوکلیٹ اس کے ہاتھ سے نکالنا آسان نہیں بے شک وہ نیند میں ہی کیوں نہ ہو اس نے اپنی بہادری پر خود کو داد دی تھی

اور پھر خود پر بلڈوزر جتنا بھاری ہاتھ محسوس کر کے وہ اسے دیکھنے لگی اس نے اپنے اوپر سے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تھی

لیکن یہ تو جیسے ممکن ہی نہیں تھا اس کا ہاتھ کافی زیادہ وزنی تھا وہ اپنا آپ اس کے بازو کے نیچے پھنسا ہوا محسوس کرنے لگی۔

اٹھیں جن کہیں کے میرے اوپر کیوں سو رہے ہیں پورا بیڈ پڑا ہے لیکن نہیں ان کو تو ممجھ معصوم کو اپنے نیچے دے کر مارنا ہے

اٹھیں میں ابھی مرنا نہیں چاہتی ابھی میری عمر ہی کیا ہے وہ اس کو جنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی جب کہ شناور نے آنکھیں پوری کھول کر اسے دیکھا پھر مسکرایا اور ایک بار پھر سے آنکھیں بند کر گیا

یہ کیا ہوا تھا اسے سمجھ نہ آیا لیکن اس کے ایک بار پھر سے سونے پر وہ اسے زور زور سے جھنجھوڑنے لگی تھی

لیکن عجیب انسان تھا اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا تنگ آ کر اس نے اونچی اونچی آواز میں دادا جان کو پکارنا شروع کر دیا جس پر وہ فورا بوکھلا کر اٹھا اور اس کے لبوں پر اپنا بھاری ہاتھ جما دیا

لڑکی تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یہ کیا بے وقوفانہ حرکت کر رہی ہو تم آواز نیچے چلی گئی تو کیا سوچیں گے سب لوگ

فی الحال تو میں تم سے بہت سارے حساب پورے کرنا چاہتا ہوں رات کو ہماری ویڈنگ نائٹ تھی گولڈن نائٹ تمہیں کس نے سونے کی اجازت دی تھی

جب میں کمرے میں آیا تو میں گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی جب کہ تمہیں کرنا تو یہ چاہیئے تھا کہ تم میرے انتظار میں یہاں بیڈ پر بیٹھی رہو اور تم

میں آپ کی طرح آوارہ نہیں ہوں ایک اچھی بچی ہوں جو ٹائم پر سوتی ہے اور ٹائم پر جاتی ہے آپ کو ایسی غلط فہمی کیوں تھی میں آپ کا انتظار کروں گی

مجھے کسی پاگل کتے نے نہیں کاٹا کہ میں آپ کے لئے اپنی نیند خراب کروں گی اور ویسے بھی کل میں بہت زیادہ تھک گئی تھی تو سونا تو بنتا ہے خیر اب بہت ہو گیا اٹھیں جن کہیں کے وہ سے دھکے دیتے ہوئے کہنے لگی تھی

شناور کی غلط فہمی دور ہو چکی تھی کل رات وہ اس کا انتظار نہیں کر رہی تھی وہ اس کا انتظار کرتے کرتے نہیں سوئی تھی بلکہ وہ جان بوجھ کر اپنی نیند پوری کرنے کی خاطر ہوئی تھی

اچھاتوا گرا تنی ہی اپنی نیند پیاری تھی کہ تو کم از کم اپنی جویلری اور یہ ڈریس تو اتار کے سوتی ساری رات میری نیت خراب کرتی رہی ہے تمہاری یہ خوبصورتی

وہ اسے جتاتا ہوا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا جبکہ اس کے اٹھنے عنایہ نے ڈرامائی انداز میں گہرا سانس لیا جیسے وہ سچ مچ میں اس کے نیچے کہیں دفن ہوئی پڑی تھی

یہ بات الگ تھی کہ شناور نے اس پر اپنا بالکل کوئی وزن نہیں ڈالا ہوا تھا صرف اسے اپنے بازوں میں قید کر رکھا تھا

کل میں بہت زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی اور میں چاہتی تھی کہ ساری رات بھی ایسے ہی پیاری سی لگوں لیکن آپ تو ہیں ہی ایک نمبر کے جیلس پرسن میری خوبصورتی برداشت نہیں ہوئی اسی لئے میری جویلری اور دوپٹہ اتار کر رکھ دیا آپ نے

لیکن ابھی تو آپ کو اور بھی جیلس ہونا ہے کیونکہ کل ولیمہ ہے اور میں اتنی پیاری لگوں گی کل بھی

بلکہ کل تو اور بھی زیادہ مزہ آئے گا وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے بڑے مزے سے بول رہی تھی

مطلب کل پھر وہ اس کے ہوش اڑانے کی مکمل تیاری کر چکی تھی

اور کیا اسے سچ میں لگتا تھا کہ وہ اپنی بیوی کے حسن سے جیلس ہوتا ہے اس لڑکی کی سوچ اتنی عجیب کیوں تھی کیا وہ جان بوجھ کر ایسی حرکتیں کرتی تھی

یا ابھی تک اسے میاں بیوی کے تعلق کے حوالے سے کچھ بھی نہیں سمجھایا گیا تھا اگر ایسا تھا تو پھر شناور کی کشتی تو ڈوبی ہی ڈوبی

شناور کا دل تو چاہا کہ وہ ابھی سارے فاصلے طے کر کے اسے اپنے اور اس کے رشتے کی نزاکت کو سمجھا دے لیکن نہیں

وہ اتنا مطلبی ہر گز نہیں تھا کہ اپنے چند پل کے سکون کے لیے اسے بے سکون کر دے۔اسے پہلے اس کے دل میں اپنے لیے محبت پیدا کرنی تھی اور وہ جانتا تھا یہ اتنا مشکل نہیں ہے

oooooo

اٹھ گئے آپ میں کب سے آپ کے جاننے کا انتظار کر رہی تھی مکزم کی آنکھ آج کافی دیر سے کھلی تھی وہ کل کافی تھک گیا تھا

اسی لیے امرش نے خود اسے جگانا مناسب نہ سمجھا اور کتنی دیر اس کے جاگنے کا انتظار کرتی رہی

ارے تم گاکا دیتی ہو مجھے کتنی دیر سے انتظار کر رہی تھی تم تمہیں بھوک لگی ہو گی اتنی دیر تمہارے لئے بھوکا رہنا ٹھیک نہیں ہے

بچے کی صحت پر برا اثر پڑ سکتا ہے وہ بستر سے اٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا

نہیں اتنی کوئی خاص بھی نہیں لگی ہوئی نیچے جانے کا سوچ رہی تھی پھر کل رات سے گھر کا ماحول بھی کچھ عجیب سا ہے

مجھے اکیلے جانا ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اس لئے آپ کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی امرش نے مسکرا کر اس کی پریشانی دور کی تھی

جبکہ مکزم بھی بیڈ سے اٹھ کر بیٹھ گیا تھا کل جو کچھ بھی ہوا تھا کہیں نہ کہیں اس کی وجہ وہی تھا

کل اس کی وجہ سے ایک بار پھر سے یہ گھر ٹوٹ گیا تھا اس کی ایک غلطی کی وجہ سے زر اور گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا

یقیناً زر اور بھی غلط تھا لیکن اس کی غلطی اتنی بڑی تو نہ تھی جتنی بڑی غلطی اس نے کی تھی لیکن یہ بات اس کو اپنے باپ کو سمجھ نہیں رہی تھی اور وہ سمجھانے چاہتا تھا

ooooo

کیا ہوا جان تم باہر کیوں نہیں چل رہی سب کچھ تو ٹھیک تھا نہ کہ تمہیں بھوک نہیں لگی ہوئی

وہ دوسری بار کمرے میں واپس آیا تو اسے بستر میں گھسے دیکھا وہ دو بار کہہ چکا تھا نیچے ناشتہ کرنے کے لئے لیکن عنائش ٹس سے مس نہ ہوئی تھی

مجھے نہیں جانا نیچے میرا بلکل بھی دل نہیں کر رہا کیا فائدہ نیچے جا کر کون سا وہاں کوئی ہو گا

زرشے اور زر اور بھائی تو گھر چھوڑ کر چلے گئے اور شنا ور بھائی اور عنایہ آج گھر چھوڑ کر چلے جائیں گے

وہ کافی اداس لگ رہی تھی شادی کے ان چند فنکشن میں وہ ان لوگوں کے کافی قریب آ چکی تھی آہستہ آہستہ اس کے دل میں جمی غلط فہمی کی برف پھگل رہی تھی جس کی اسے بہت خوشی تھی

وہ سب لوگ اس کے لئے اہمیت رکھنے لگے تھے وہ ان سب کے ساتھ خوش رہنے لگی تھی اس بات کو لے کر وہ بھی کافی پر سکون تھا لیکن کل رات جو کچھ بھی ہوا اس پر وہ اداس ہوئی تھی

دکھ تو اسے بھی بہت تھا زر اور زرشے کے گھر چھوڑ جانے کا لیکن کل جو زر اور نے دادا جان کو جاتے جاتے شاور کے لیے کہا تھا اس کے بعد شاور کے جانے کے تو کوئی چانس نہیں تھے

لیکن دادا جان سے اپنی ناراضگی وہ خوب ظاہر کرنے والا تھا اس بات کا اسے اندازہ تھا

شاور کسی کی بات آسانی سے مان جائے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا وہ پہلے خوب نکھرے دکھاتا تھا اور پھر اگر اس کا دل راضی ہو تو وہ اپنی رضامندی دیتا تھا

وہ جانتا تھا شاور چپ ابھی بھی نہیں بیٹھے گا وہ دادا جان کو تنگ کرنے کے لئے الٹا سیدھا کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا

میری جان شناور اور عنایہ کہیں نہیں جارہے دادا جان شناور کو کہیں نہیں جانے دیں گے

اور تمہیں بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم بابا کو یہ بات سمجھائیں گے کہ ان کی سوچ غلط ہے اور وہ خود دادا جان سے بات کریں گے

بابا کو لگتا ہے کہ مکزم کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ غلط ہے کیونکہ ذراور نے بھی بہت بڑی غلطی کی ہے جس کی سزا اسے ملنی چاہیے

اگر عنایہ مکزم کو معاف کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اپنی زندگی اب پر سکون ہو کر گزار سکتی ہے اسے مکزم کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تو ممکن ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے

کیونکہ داداجان کا ماننا ہے کہ مکزم کی وجہ سے عنایہ کی زندگی ڈسٹرب ہوئی ہے اور یہ بات کہیں نہ کہیں سچ بھی ہے اس کی وجہ سے عنایہ ڈسٹرب ہوئی ہے اور وہ نارمل نہیں ہو پا رہی ابھی تک

اگر تم چاہتی ہو کہ زر اور گھر واپس آجائے تو تمہیں عنایہ کے دل سے مکزم کا ڈر ختم کرنا پڑے گا

کیونکہ جس دن وہ نارمل ہو گئی اس دن سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا مکزم کی غلطی اگر قابل قبول بن گئی تو زر اور کو واپس آنے سے کوئی نہیں روک سکتا

وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ عنائش کو اس کی کوئی بات سمجھ نہیں آرہی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے یہ بات سمجھانے کے لیے اسے عنائش کو سب کچھ بتانا پڑے گا

لڑکی کدھر بھاگ رہی ہو وہ عنایہ کو تیار ہو کر باہر نکلتے دیکھا اس کے راستے میں حائل ہو گیا

بھاگ رہے ہونگے میرے دشمن میں کیا ڈرتی ہوں آپ سے آپ کو دیکھ کر بھوک لگ گئی میں نیچے جا رہی ہوں بھوک لگی ہے مجھے ناشتہ کرنا ہے میرا راستہ چھوڑیں وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے اسے باقاعدہ اسے دھکا دے رہی تھی

میں نے کب کہا مجھ سے ڈر رہی ہو خیر ساتھ میں چلیں گے اس طرح سے منہ اٹھا کر پہلے ہی دن لڑکی باہر نہیں نکلتی کمرے سے اتنا تو پتا نہیں ہے تمہیں اور آئی بڑی دلہن بن کر بیٹھنے والی

شناور نے اس کو سمجھاتے ہوئے اپنا ماتھا پیٹا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اپنی پچھلی بے عزتی کا حساب برابر بھی کیا تھا

آپ نے تو دلہا بننے میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے تو بتائیں مجھے اس طرح سے نہیں نکلتے چلیں ہٹے اور ساتھ چلیں اتنا بھی کوئی بڑا پرابلم نہیں تھا کہ آپ میرے راستے میں دیوار بن کر کھڑے ہو گئے سیدھے کہتے نہ کہ نیچے اکیلے جانے میں ڈر لگ رہا ہے شرم آ رہی ہے تم ساتھ چلو ایویں بس۔۔۔

وہ اسے احسان کرنے والے انداز میں ساتھ چلنے کو کہہ رہی تھی شناور کا دل چاہا کہ اس کی ساری عقل ٹھکانے لگا دے لیکن یہ لڑکی پورا کا پورا عجوبہ تھی اگر وہ اسے کچھ کہتا تو وہ نہ جانے بات کو کیا سے کیا بنا دیتی

اس کا سوال مشرق ہوتا تھا وہ جواب مغرب دیتی تھی وہ اس کی سوچوں تک نہیں پہنچ سکتا تھا

مجھے نیچے اکیلے جانے میں بالکل ڈر نہیں لگتا محترمہ سارے لوگ نیچے میرے اپنے ہیں لیکن نیچے جاتے ہی ہم ناشتے کی ٹیبل پر نہیں بیٹھیں گے

ہم گھر پر ناشتہ نہیں کریں گے یہ بات یاد رکھنا اب چلو نیچے وہ اسے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگا وہ تو پتا نہیں کتنی دیر سے اپنی بھوک کو کنٹرول کیے بیٹھی تھی اس کی بات پر اچھی خاصی غصہ ہو گئی ایک تو صبح اٹھتے ہی اسے اتنی زور کی بھوک لگتی تھی کہ اس کی برداشت سے باہر ہو جاتی تھی اور اس کا یہ نویلا شوہر اپنے ہی رولز بنا رہا تھا

مجھے بھوک لگی ہوئی ہے مسٹر شاور شاہ اور میں نیچے جا کر ناشتہ کروں گی اگر آپ نے اپنی ناک اونچی رکھنی ہے اور ناشتہ نہیں کرنا تو مت کریں میرا آپ سے کوئی واسطہ نہیں وہ اپنے پیٹ کے لئے اپنے شوہر سے ناطہ توڑ چکی تھی

ارے بے وقوف لڑکی میں تمہیں کس طرح سے سمجھاؤں ہم گھر پر ناشتہ نہیں کریں گے کا مطلب ہے کہ باہر جائیں گے اس نے غصے سے اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے کہا تھا

اچھا اس نے دونوں ہاتھ کمر پر ٹکا کر اسے دیکھتے ہوئے بس یہی ایک لفظ ادا کیا تھا جیسے وہ اس سے کسی بڑی بے وقوفی کی توقع کر رہی تھی

اس اچھا کا کیا مطلب ہے اس نے اس کے اچھا کو اچھا خاصا لمبا کھینچتے ہوئے پوچھا

اچھا کا مطلب اچھا ہی ہوتا ہے برا تو ہونے سے رہا

سمجھ میں نہیں آتی اتنی ذرا سے بات ٹھیک ہے ہم دونوں ناشتہ جا کر زرا اور بھائی اور زرشے کے ساتھ کریں گے لیکن آپ نے میرا اتنا سارا وقت ضائع کر دیا سیدھے سے بات بتا سکتے تھے مجھے سمجھ میں نہیں آتا آپ لفظوں کو اتنا ضائع کیوں کرتے ہیں

چھوٹی سی بات ہوتی ہے اسے اتنا بڑا بنا کر پیش کرتے ہیں اب ہم چلیں ٹائم نہیں ہے میرے پاس میرے پیٹ میں چوہے کبڈی کھیل رہے ہیں

آپ کی شکل اتنی اچھی ہے نہیں جسے دیکھ کر میں تھوڑی دیر کے نلئے اپنی بھوک بھول جاؤ

وہ جلدی سے کمرے سے نکلتے ہوئے اس سے بول رہی تھی جبکہ شناور منہ کھولے اس کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل آیا سمجھ میں نہیں آرہا تھا یہ چھوٹی سی لڑکی اتنی ساری باتیں کر رہی تھی اور وہ خاموشی سے سن رہا تھا بلکہ برداشت کر رہا تھا لیکن کیوں وہ جانتا تک نہیں تھا

وہ کمرے سے باہر نکلا تو وہ اپنا دوپٹہ ٹھیک سے سر پر اوڑ رہی تھی ساتھ ہی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا کسی طرح کا میکپ اس نے بالکل بھی نہیں کیا تھا بے شک وہ پہلے دن کی دلہن تھی لیکن پھر بھی بے حد سادگی سے باہر نکلی تھی اور اس کے چہرے پر بلا کی خوبصورتی تھی

چلو یار بہت پیاری لگ رہی ہو شناور نے چاہت سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے اسے گھور کر دیکھا

آپ سے پوچھا کسی نے وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی شناور سٹپٹا گیا۔

نہیں میں نے سوچا تمھاری تعریف کر دیتا ہوں آخر شادی کے بعد اتنا حق تو بنتا ہے میرا جب چاہوں تمہاری تعریف کر سکوں مطلب اسے اس کی تعریف کرنے کے لئے بھی اپنی بیوی کی اجازت کی ضرورت ہے

بیوٹی کا کمال ہے اس نے لفظوں کو بے حد کھینچ کر ادا کیے تھے شناور نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہ اپنے منہ میں دبایا تھا

مطلب صاف تھا کل والی بات سیدھا دل پر جا کے وجی تھی۔

اب چلیں کہ سارا دن یہی رکنے کا ارادہ ہے اسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر اس نے گھبرا کر کہا تھا جس پر وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کے پیچھے پیچھے ہی سیڑھیاں اترنے لگا

وہ دونوں ایک ساتھ نیچے اترتے پیارے لگ رہے تھے کہ جو بھی انہیں دیکھ رہا تھا اس کے منہ سے ماشاءاللہ پھسل رہا تھا

شاور شاندار پر سنیلٹی کا مالک تھا لیکن عنایہ وہ واحد لڑکی تھی جو اس کے ساتھ سب سے زیادہ جچتی تھی

ooooo

السلام علیکم وہ مسکراتے ہوئے کرسی کھینچ کر بیٹھی تھی جب کہ اس کا اتنا خوشگوار انداز سب کو مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا یہ بھی آج پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اپنے کمرے سے خوشی خوشی نکلی تھی ورنہ سب کو تو یہ لگتا تھا کہ اسے زبردستی کمرے سے نکالا جاتا ہے

وعلیکم سلام دادا جی نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا جبکہ باقی سب بھی مسکرا رہے تھے

آج عنایہ نہیں ہے ٹیبل پر اس نے عنایہ کا ذکر جان بوجھ کر کیا تھا جبکہ مکزم سامنے ہی پلیٹ میں کھانا نکال رہا تھا

نہیں وہ ابھی تک باہر نہیں نکلی آتی ہی ہو گی تھوڑی دیر میں دادا جان نے جواب دیا

رسم ہوتی ہے نا دلہن کے لئے ناشتہ لے کر جانے کی کیا زر اور بھائی کے لیے ناشتہ لے کر جائیں گے اس نے بابا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا

سوری آپ مکرش کے بابا ہیں تو میرے بھی بابا ہوئے نہ وہ اپنی بات کی درستگی کرنے لگی تو وہ مسکرا دیئے

تو آپ مجھے بابا کہو انکل کہو یا بے شک تایا ابو کہہ دو جو تمہیں بہتر لگے وہ اب تک اس کے اتنے خوشگوار انداز پر حیران تھے وہ پہلی بار اس طرح کھل کر ان سے بات کر رہی تھی

بابا ٹھیک رہے گا کیا اس نے دادا جان کی طرف اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر انہوں نے فوراً ہاں میں سر ہلایا

بتائیں بابا کے ہم ناشتہ لے کر جائیں گے وہ اپنی پرانی بات پر واپس آئی تھی

نہیں میری جان ایسا نہیں ہو گا کیونکہ ہم نے زرا ور کو خود سے الگ کیا ہے اسے لا تعلق کیا ہے چار سال تک ہم اس سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھیں گے جب تک اس کی سزا مکمل نہیں ہو جاتی جواب دادا جان نے دیا تھا

اوہ اچھا میں بھول گئی تھی سوری کوئی بات نہیں ہم چار سال بعد ناشتہ لے جائیں گے ویسے چار سال میں دونوں کے چار پانچ بچے ہو جائیں گے۔اس نے ہنستے ہوئے کہا جس پر کھانا کھانے میں مصروف مکزم نے پہلی بار اسے دیکھا تھا

اس کی زبان بھی کھلی رہتی تھیں بالکل عنایہ کی طرح یہ بات اسے آج پتہ چلی تھی۔

چار پانچ تو نہیں بھابھی جان لیکن ایک دو ضرور ہو جائیں گے۔ناشتہ تیار ہے اچانک آتے شاور نے اس کو جواب دیتے ہوئے ملازمہ کی طرف دیکھا تھا جو ابھی ابھی گھر سے نکلی تھی

جی جی شاہ جی کھانا تو میں نے تیار کر دیا ہے لیکن دادا جان کہہ رہے تھے

دادا جان اب کیا کہہ رہے تھے کل سے جو کچھ کہہ چکے ہیں وہ کم ہے کیا اس نے ملازمہ کو گھور کر دیکھا تھا جب کہ دادا جان تو اپنے پر ہونے والے اس کمنٹ پر سلگ اٹھے

کیا مطلب ہے تمہارا بد تمیز اب کیا کہہ دیا ہے ہم نے وہ اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں گویا ہوئے

کچھ رہ تو گیا نہیں ہے آپ کے کہنے کے لئے اور آپ نے جو کچھ کہا ہے وہ دہرا کر میں اپنا وقت برباد نہیں کرنا چاہتا میں زرا اور زرشے کے لئے ناشتہ لے کر جا رہا ہوں پہلے دن کی دلہن ہے وہ زرا اور کبھی بھی کچن میں جانے نہیں دے گا چلو

عنایہ ناشتہ وہی کریں گے اس نے بڑے ہی حق سے عنایہ کا ہاتھ تھامتے ہوئے باہر کا راہ لی تھی

تم ہماری اجازت کے بنا اس طرح سے اس کے لئے ناشتہ لے کر نہیں جا سکتے ہم نے اسے لا تعلق کیا ہے ہم ان سے خفا ہیں تمہیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے اس گھر کا کوئی فرد اس سے ملنے نہیں جا سکتا دادا جان اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے ان کے لہجے میں غصہ صاف ظاہر تھا لگتا تھا اب وہ اسکی شرارتوں سے تنگ آ چکے تھے

خفا آپ ہیں دادا جان میں یا عنایہ نہیں اور نہ ہی اس گھر میں کوئی اور اس سے ناراض ہے صرف آپ نے ہی اپنے ارد گرد یہ اصولوں کی دیوار قائم کر رکھی ہے

ورنہ اس کے یہاں رہنے پر کسی کو بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا جو سزا مکزم کو ملی تھی آپ نے اس سے پوچھا کہ وہ سزا وہ کسی اور کے لئے چاہتا ہے وہ جانتا ہے اس نے

چار سال گھر سے دور کس طرح سے زندگی کاٹی ہے تو کبھی بھی اپنے بھائی کے لیے وہ دن واپس نہیں لانا چاہے گا جو اپنی زندگی میں دیکھ چکا ہے

جہاں تک بات تایا جان کی ہے تو انہوں نے بس یہی کہا تھا کہ زرا اور کو سزا ملنی چاہیے انہوں نے یہ نہیں کہا کہ چار سال کے لیے اسے خود سے دور کر دیا جائے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ ہم سب کے بغیر نہیں رہ سکتا

وہ پڑھائی تک کے لیے اپنے گھر سے دور نہیں گیا تھا آپ نے اسے چار سال کے لیے خود سے دور کر دیا وہ سب کے بنا نہیں رہ سکتا دادا جان

اس چھوٹی سی بات کو آپ نے مسئلہ بنا دیا ہے وہ لڑکی جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے جس کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے وہ خود اپنے شوہر کا ساتھ نبھانے اس کے ساتھ جا چکی ہے اسے معاف کر کے لیکن آپ نے اسے معاف نہیں کہ کہی لوگ آپ پر ناانصافی کا الزام نہ لگا دیں

اس گھر میں جو کچھ بھی ہوا ہے نہ اس سے مسئلہ صرف اور صرف آپ کو ہے اور کسی کو یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہے

داداجان کو غصے میں دیکھ کر وہ بھی اپنے آپے سے باہر ہو گیا تھا اس کی زبان میں جو کچھ آیا وہ بولتا چلا گیا جب کہ داداجان بس اب دیکھ کر رہ گئے تھے

انہوں نے اپنے پوتے کو خود سے الگ کیا تھا اس بات کا احساس انہیں بھی تھا وہ بھی دکھی تھے سب کی طرح وہ بھی اپنے سب سے فرمبردار پوتے کے بنا آج ناشتہ کرتے ہوئے خالی پن محسوس کر رہے تھے لیکن وہ یہ بھی جانتے تھے کہ یہاں ہر کوئی انہیں گناہ گار سمجھ رہا ہے

لیکن اب بہت ہو چکا تھا شاید مکرش کے علاوہ ان کی فلنگز کو اور کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا وہ اس کے سامنے آتے ہوئے عنایہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کر گئے

عنایہ اپنے شوہر کو بتاؤ کے اب تک تم اس آدمی کے ڈر سے سو نہیں پاتی ہو اس کے خوف کی وجہ سے اسے بتاؤ کہ اس رات اس اندھیرے میں تم نے کیسا محسوس کیا تھا اسے بتاؤ کہ تم ہر چیز بھلا کر آگے بڑھ چکی ہو اگر ہاں تو ہم ابھی اور اسی وقت مکزم کو معاف کرتے ہیں اور زرا اور وہ واپس اس گھر میں لائیں گے

کیا تم اس شخص پر پہلے کی طرح اعتبار کر کے اسے وہ مقام دے سکتی ہو جو کبھی اس شخص نے بتمہارے دل نے اپنے لئے بنایا تھا وہ مکزم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے تو عنایہ نے ایک خوفزدہ سی نظر اس کے چہرے پر دیکھا اور پھر نظر جھکا کر نفی میں سر ہلا گئی ہے اس کو کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی

نا تو وہ اندھیرا اسے بھولتا تھا اور نہ ہی اس نشے کی وجہ سے اس کے دماغ پر ہوا وہ خطرناک اثر اپنی ہی چیخیں اب تک اپنے کانوں میں سنائی دیتی تھی

راتوں کو اٹھ اٹھ کر بیٹھی جاتی تھی ہاں یہ سب کچھ کسی کے لیے بھی نارمل ہو سکتا تھا لیکن ایک 13 سال کی لڑکی جو ابھی تک روشنیوں میں جی رہی تھی اس ایک اندھیرے کمرے میں گزری ایک رات نے اس کی زندگی بدل دی تھی

بے شک مکزم اس کا گناہگار ہے اور اسکا گناہ زراور سے کہیں بڑا تھا لیکن مکزم کی وجہ سے ایک لڑکی کی زندگی برباد ہوئی تھی جس کی سزا انہوں نے اسے دی تھی

اور ایسی ہی ایک غلطی زراور نے بھی کی تھی اسی طرح زرشے کی زندگی بھی برباد ہو سکتی تھی اور انہوں نے اپنے ایک پوتے کو سزا دی تھی کہ وہ اب تک عنایہ کو اس سے خوفزدہ دیکھ رہے تھے وہ کیسے اپنے دوسرے پوتے کو غلطی کرنے کی اجازت دے سکتے تھے

عنایہ کا ان سب چیزوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے عنایہ کو یوں سر جھکا کر خوفزدہ دیکھ وہ اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کر گیا

وہ اپنے بھائی کے لیے لڑ رہا تھا اور سب لوگوں کو احساس تھا

لیکن اس سے اندازہ نہ تھا کہ دادا جان ان سب چیزوں کو عنایہ کے ساتھ جوڑ دیں گے

جس دن عنایہ نے مکزم کو معاف کر دیا ناشناور شاہ اس دن میں خود اپنے پوتے کو واپس لے آؤں گا

وہ کہہ کر رکے نہیں تھے بلکہ اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے جبکہ مکزم وہی کرسی پر بیٹھا شرمندگی کی آخری انتہا پر تھا

ooooo

مجھے سمجھ میں نہیں آرہا امرش تمہاری بات کا کیا مطلب ہے تم کہنا کیا چاہتی ہو تمہیں لگتا ہے کہ عنایہ تمہارے بلانے پر کہیں پر بھی آئے گی

اور تمہیں لگتا ہے کہ ہمارے سمجھانے سے اسے کوئی بھی فرق پڑے گا نہیں وہ سمجھنے سمجھانے کی چیزوں سے نکل چکی ہے

اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھ چکی ہے کہ میں اس کا دشمن ہوں اور اب یہ بات اس کے دماغ سے کبھی نہیں نکلے گی

وہ کبھی اس بات کو نہیں بھولا پائے گی اس کے بچپن میں جو حرکت میں نے اس کے ساتھ کی ہے اس کے بعد اس کا مجھے معاف کرنا ناممکن ہے

وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ امرش جیسے اس کے کوئی بھی بات سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی

وہ اسے کیا سمجھانا چاہتی تھی اس بات کو ہی تو وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا جب کہ وہ بار بار اس ہی وہی ساری پرانی باتیں سن سن کر اب اسے ان سب باتوں سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی

جبکہ مکزم کی تو جیسے سوچ پوری طرح سے بدل چکی تھی اپنے پچھتاؤ میں اس حد تک گھیرا ہوا تھا کہ وہ اس کی بات کو سوچنا بھی اپنے لیے اذیت سمجھ رہا تھا

وہ صرف ایک کوشش کرنا چاہتی تھی عنایہ سے معافی مانگنے کی اسے زندگی کی طرف واپس لانے کی لیکن شاید وہ اس کا ساتھ ہی نہیں دینا چاہتا تھا

اسے آج ہی اس بات کا احساس ہوا تھا کہ ان دونوں کی وجہ سے اب تک عنایہ ایک ہی جگہ پر رکی ہوئی ہے

وہ دونوں خوش تھے اس نے اپنی من چاہی لڑکی سے شادی کر لی تھی اس کے ساتھ نئی زندگی کی شروعات کر چکا تھا

لیکن عنایہ کے دماغ سے اب تک وہ سب کچھ نکلا ہی نہیں تھا وہ ابھی تک اس رات کی قید میں تھی

جو اس نے اس کمرے میں گزارے تھی۔ وہ نشہ اب تک اس کے دماغ پر اثر انداز ہو رہا تھا

جو مکزم نے اسے اس وقت دیا تھا اس کی نیت صرف اور صرف عنایہ کو اپنی بات منانے کی تھی

لیکن عنایہ کے دماغ نے اس رات کو پوری طرح سے اپنے اوپر اثر انداز کر لیا تھا

اوراس کی وجہ وہ نشہ تھاجو وہ صرف ایک نارمل دوائی سمجھے ہوئے تھابعد میں اسے پتہ چلا تھاکہ یہ نشہ خطرناک سے خطرناک مجرم کو جرم قبول کرنے کے لیے دیاجاتاہے

۔یاکسی کو سزاسے بچانے کیے یااکثر بے گناہ لوگوں کو یہ نشہ دیاجاتاہے

تاکہ وہ کوئی بھی الزام اپنے سر پر لے لیں اوراس سے وہ بھرپور فائدہ بھی اٹھاتے تھے یہ نشہ ایک میڈیسن
میں ڈال کر دیاجاتا تھا

اوراس وقت یہ نشہ پاکستان میں توکیادیگر کئی ممالک میں پوری طرح سے بین کر دیاگیاتھااس وقت اسے اندازہ نہ تھاکہ یہ نشہ اتناخطرناک ہو سکتاہے

مکزم اکثر سوچتا تھا کہ اس نے عنایہ کو صرف ایک کمرے کی حد تک رکھا تھا اور اس کے بعد جیسا کہ اس کے ڈاکٹر دوست نے اس سے کہا تھا

کہ اس انسان کو ایک کمرے میں بند کر دینا اور اس نے اسے اس کمرے میں قید کر دیا تھا

وہ تقریبا چند گھنٹے اس کمرے میں رہی تھی۔اور ان چند گھنٹوں میں ہی عنایہ کہ زندگی بدل گئی تھی

وہ صرف 13 سال کی تھی کہ اس کا ذہن بالکل ویسا ہی تھا جیسا ایک 13 سال کی بچی کا ہوتا ہے

عنایہ کو اس بند کمرے میں اپنی ہی چیخیں گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھی وہ اپنی ہی چیخیوں سے خوفزدہ ہو کر اور زیادہ چیخ رہی تھی

وہ کمرا بیسمنٹ میں تھا جس کی وجہ سے اس کی آواز کسی نے بھی باہر تک نہ سنی اور نہ ہی اس طرف کسی کا آنا جانا تھا

پہلے مکزم نے سوچا تھا کہ وہ اسے اپنے کمرے میں بند کر دے گا لیکن وہ ایسا نہ کر سکا کیونکہ اسے لگا تھا کہ عنایہ شور مچائے گی

یہی وجہ تھی کہ اس نے اس سٹور روم میں بند کر دیا تھا لیکن اگر اسے پتہ ہوتا کہ یہ نشہ عنایہ کی زندگی پر اس طرح سے اثر انداز ہو سکتا ہے تو وہ شاید ایسی غلطی کبھی بھی نہیں کرتا

اب عنایہ کی حالت دیکھ کر وہ ہر پل پچھتا رہا تھا وہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ خود کو عنایہ کا مجرم تصور کر رہا تھا

وہ اس سے اتنی زیادہ خوفزدہ کیوں ہے وہ سمجھ چکا تھا یہ سب کچھ صرف ایک سوچ کے تحت ہو رہا ہے

اب عنایہ اس کو اپنی زندگی کا ولن سمجھ چکی ہے وہ اسے اپنا دشمن سمجھتی تھی

اور اب کبھی بھی یہ بات اس کے ذہن سے نہیں نکل سکتی تھی اور نہ ہی مکزم اس حوالے سے کچھ بھی کر سکتا تھا

اور یہی بات وہ امرش کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا جو اسے مسلسل عنایہ سے معافی مانگنے کے لئے کہہ رہی تھی

جب کہ وہ اسے یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کے سامنے آتے ہی عنایہ بری طرح سے کانپنے لگی ہے اور اس واقعے کے بعد عنایہ نے جو کچھ برداشت کیا تھا وہ کم تو نہیں تھا کہ وہ اسے ایک بار پھر سے اذیت میں گھسیٹے

لیکن پھر بھی امرش ایک ہی بات بار بار کر رہی تھی اور اب وہ مزید اس کی بات کو ٹال نہیں سکتا تھا

وہ اس کی بات کو مان چکا تھا لیکن ایک بات پھر بھی واضح کی تھی کہ عنایہ کبھی بھی ان دونوں کے کہنے پر کہیں باہر ملنے کے لیے نہیں آسکتی تھی۔

اور اب تو شنا ور ہر وقت اس کے ساتھ رہتا تھا کیا وہ اسے ان دونوں سے ملنے کی اجازت دے گا کبھی بھی نہیں

وہ اس کا محافظ تھا وہ بھی اسے اس کے سامنے آکر واپس اندھیرے میں لے جانے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا

ooooo

وہ پرپل کلر کی خوبصورت سی فراک پہن کر ہلکی سی تیاری کر رہی تھی کیونکہ ج زراور نے کہا تھا کہ وہ دونوں کہیں باہر گھومنے کے لئے جائیں گے

فی الحال وہ مکرش سے بات کرنے کے لئے باہر گیا ہوا تھا وہ اس کے آنے سے پہلے پہلے تیار ہو جانا چاہتی تھی تاکہ پھر اسے روکنے کا کوئی بہانہ نہ ملے

ورنہ کل سے لے کر اب تک وہ مسلسل اس کے حصار میں قید تھی

اور وہ اسے تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہا تھا

ایک تو یہاں آنے کے بعد اس کا رومانٹک موڈ ایسا آن ہوا تھا جو آف ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا

اسے کبھی نہیں لگتا تھا کہ زراور جیسا شخص اتنا رومینٹک ہو سکتا ہے

اور پھر بار بار وہ جس طرح سے اپنی محبت اس پر نچھاور کرتے ہوئے اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا

وہ خود کو اس دنیا کی سب سے خوش قسمت لڑکی محسوس کر رہی تھی وہ اپنے آپ کو انمول سمجھنے لگی تھی اس کی محبت نے اسے انمول بنا دیا تھا

جی جان من آپ تیار ہیں اس نے کمرے میں قدم رکھا تو زرشے نے جلدی سے اپنا ڈوپٹہ بیڈ سے اٹھایا اور ساتھ ہی کمرے سے باہر نکلنے کا ارادہ تھا

لیکن زرا اور ایسا ہونے دے یہ تو ممکن ہی نہ تھا وہ فوراً ہی اس کی باہوں کی قید میں آ چکی تھی

بڑی جلدی ہے سو ہنیو ذرا دیدارِ یار تو کرنے دو مجھے دیکھنے تو دو کہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو تم ماشاءاللہ اللہ پاک نظر بد سے بچائے وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکنے لگا تھا جب اچانک ہی زرشے نے اس کا ارادہ جان کر اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ جمایا

اللہ پاک نظر بد سے بچائے اور آپ سے بھی بچائے ابھی تیار ہوئی ہوں میں خبر دار جو آپ نے اپنا یہ رومانٹک موڈ دوبارہ آن کیا

ہر وقت چھچھوڑوں جیسی حرکتیں کرنے لگے ہیں مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ ایسے ہیں اگر پتہ ہوتا تو میں آپ سے شادی ہی نہیں کرتی

وہ اسے گھورتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اس کی کمر میں اس کا ہاتھ کافی سختی سے حائل تھا وہ اسے اپنے مزید قریب کر رہا تھا اس کی سانسوں کی مہک کو بہت قریب سے محسوس کر رہی تھی

اچھا جی تو یہ بات ہے لیکن جانو آپ شادی کے لیے تو ویسے بھی تیار نہیں تھی شادی تو میں نے کی ہے آپ کی مرضی کے خلاف زبردستی اور پھر اگر میں شادی زبردستی کر سکتا ہوں

تو پھر اب تو آپ اس دیو کی قید میں آپ ساری زندگی آچکی ہیں اب تو سب کچھ کرنے کا حق رکھتا ہوں میں وہ اسے دیوار سے لگاتا اس کی گردن کو اپنی انگلیوں کی پوروں کا لمس چھوڑنے لگا

زرشے کے سارے جسم میں سنسناہٹ سی ہونے لگی تھی۔وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن وہ اس کے بس سے باہر تھا اپنی گردن پر اس کے مونچھوں کی چُبن محسوس کرتی وہ آنکھیں بند کر گئی تھی

جب اچانک ہی انہیں نیچے سے آوازیں آنا شروع ہوئی

عنایہ۔۔۔اسے نیچے سے عنایہ کی آواز آرہی تھی پھر اگلے ہی وہ لمحے اس کا حصار توڑ کے نیچے کی جانب بھاگی تھی وہ بھی مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے ہی آنے لگا تھا

OOOOO

وہ بھاگتے ہوئے اس کے گلے سے لگی تھی جب کہ وہ بھی اس سے مل کر بہت ہی زیادہ خوش تھی

جبکہ آپس میں ان دونوں کی ناراضگی چل رہی تھی کیوں کہ آتے ہوئے راستے میں ایک بار پھر سے ان کی لڑائی ہو گئی تھی

وہ دونوں پہلے فارم ہاؤس میں آئے ہوئے تھے جبکہ شناور کا کہنا تھا کہ وہ جو راستہ بتا رہی ہے وہ صحیح نہیں ہے

وہ عنایہ کا کہنا تھا کہ وہ پہلے اسی راستے سے آئے تھے اور وہ بالکل صحیح راستہ بتا رہی ہے

وہ پہلے دادا جان اور زرا ور کے ساتھ پکنک منانے کے لیے یہاں آچکی ہے

لیکن شناور نہ صرف اپنی بات پر ڈٹا رہا جبکہ رستہ بھی چینج کر دیا

اور پھر اسے یہاں پہنچا دیا اس سے پہلے تو اندازہ نہیں تھا کہ یہ دونوں راستے فام ہاؤس تک جاتے ہیں لیکن بعد میں اسے پتہ چل گیا تھا جس پر اس نے اس سے اچھی خاصی لڑائی کی تھی

لیکن شناور نے اسے بتایا نہیں تھا کہ اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کے لیے اس نے جان بوجھ کر لمبا راستہ لیا ہے اسی لیے اب تک ان کی ناراضگی برقرار تھی

وہ تو ذرا اور سے مل کر اس سے باتوں ہی باتوں میں لڑنا شروع ہو گیا تھا کیونکہ اس نے اس کے کمزوری دادا جان کے ہاتھوں میں پکڑا دی تھی

لیکن زرا ور نے اس کی کسی بات کا برا نہیں مانا تھا بلکہ اس کی لعنتیں اور گالیاں نہ اسے سنتا رہا

یہ تم لوگ دن کے ساڑھے بارہ بجے ناشتہ لے کر آئے ہو میرے خیال میں یہ تو کھانے کا وقت ہوتا ہے تمہیں نہیں لگتا کہ تم لوگ ناشتہ لے کر بہت جلدی کر دی ناشتہ کھولتے ہوئے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا

آنکھ دیر سے کھلی تھی ورنہ ہم تو وقت پر ہی آنے والے سے میں نے ملازمہ کو رات ہی کہہ دیا تھا کہ کھانا تیار رکھیں شناور نے تھوڑی سا بھی شرمندگی کے ساتھ وضاحت کر دی تھی

کیوں رات کو بہت مصروف تھے کیااس نے آنکھ دبا جکر بہت کم آواز میں کہا تھا

اس سے زہ معنی بات پر شناور نے قہقہ لگایا

ہاں میں بہت مصروف تھاساری رات کسی کو گارڈ کی طرح ان کی چاکلیٹ کی

حفاظت کرتا رہاہوں

جوان میڈم نے بری طرح سے پکڑ رکھی تھی مجھے ڈر تھا کہ کہیں کوئی ان کی نیند

کا فائدہ اٹھا کر ان کی چاکلیٹ نہ کھا جائے لیکن یہ خود ہی بہت ہی کمال کی گارڈ ہیں

ایسی پکڑ رکھی تھی نہ اس نے اپنی چاکلیٹ پر کہ مجال ہے بندہ نکل لے سوتے

ہوئے بھی کیا حفاظت کرتے ہے یا اپنی چوکلیٹ کی۔ناجانے کس کھوتے نے

اسے وہ چوکلیٹ دی تھی اس نے زراور کے ساتھ اپنا دکھ بانٹتے ہوئے بتایا جس پر

زراور کا نہ رکنے والا قہقہ سٹارٹ ہو گیا

وہ کھوتا میں ہوں۔ یار میں نے تو صرف قسم دی تھی کہ ایک سے زیادہ نہ کھائے زیادہ میٹھا اس کے لئے اچھا نہیں ہے مجھے تھوڑی پتا تھا

میں نے اس کو پانچ چاکلیٹ دی تھی اور چار اس نے رات کو ہی کھالی تھی اسی لیے میں نے سوچا تھا کہ ایک صبح کھالے گی

لیکن مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ وہ یہ کام کرنے والی ہے ذرا اور میں ہنستے ہوئے کہا تھا جبکہ شناور نے اسے گھور کر دیکھا

اس کی قسم کی وجہ سے وہ چوکلیٹ صبح تک زندہ و سلامت تھی اور پھر اسے یہ ڈر تھا کہ کہیں شناور چاکلیٹ کھانا لے اسی لیے اس نے ساری رات اس سے ہاتھ میں پکڑے رکھا تھا

زراور اس کی شادی کیوں کروائی گئی اسے سچ میں خوابوں کی دنیا میں کوئی چاکلیٹ کا جزیرہ خریدنے کے لیے بھیجنا چاہیے تھا

شناور خود کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کرتے ہوئے بولا جب کہ زراور نے اس کے دکھ پر اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے دلاسہ دیا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

وہ سارا دن اس کے گھر گزار کر شام کو واپس آئے تھے صبح ان کا ولیمہ تھا اسی لیے واپس آنا ضروری تھا ورنہ عنایہ تو آنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ پہلے بھی فارم ہاؤس میں کافی سارے دن رہ کر گئی تھی جب دادا جان کے ساتھ یہاں گھومنے کے لیے آئی تھی لیکن اب اسے جانا تھا

کیوں کہ داداجان کا فون بہت بار آچکا تھا کہ اگر بھائی سے ملاقات ہو گئی ہو تو جناب گھر واپس تشریف لے آئیں یہاں بھی آپ سے کچھ ذمہ داریاں ہیں شناور کا واپس جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن داداجان کے طنزیہ انداز پر وہ اٹھنے پر مجبور ہو گیا۔

وہ بھی صرف اس لیے کیوں کہ کل ان کا ولیمہ تھا ورنہ شاید وہ داداجان کے طنز کو بھی آرام سے برداشت کر لیتا اسے کون سا کوئی فرق پڑتا تھا وہ تو داداجان کی عزت کا سوال تھا ورنہ ڈر اسے کسی کا بھی نہیں تھا داداجان کا بھی نہیں

واپسی پر بھی ان دونوں کی اسی بات پر لڑائی ہوئی تھی جس پر صبح ہوئی تھی

آپ کو پتہ ہی نہیں ہے جس رستے پے آپ بار بار جا رہے ہیں نہ وہ راستہ بہت لمبا ہے ہم صبح بھی اتنے لیٹ فارم ہاؤس پہنچے ہیں دوسرا راستہ لینا چاہیے اور تو اور یہ راستہ سے ہم اتنے گھنے جنگل سے جا ہی کیوں رہے ہیں

جب اتنی پکی اور مکمل روڈ موجود ہے ایسے خراب راستے سے جانا تو بے وقوفی ہوئی نہ وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ شناور خاموشی سے خود کو بیوقوف کہتا سن کر ضبط کر رہا تھا

مسٹر شناور شاہ آپ کو ہو گا شوق چڑیل کے ساتھ رات کو جنگل میں رہنے کا مجھے نہیں ہے آپ ٹھیک راستے سے چلیں ورنہ میں دادا جان سے آپ کی شکایت کروں گی اور اس بار میں بالکل سیریز ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بول رہی تھی اور شناور نے اب کی بار بھی اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا تھا

عجیب آدمی ہیں آپ آپ کو سمجھ نہیں آ رہا میں آپ سے کیا کہہ رہی ہوں وہ اس کے کندھے کو ہلاتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی

جب اچانک شناور نے بیچ سڑک پر بریک لگائی

اس کی اچانک اس حرکت پر وہ خود گھبرا کر اس سے دور ہوئی تھی کہیں اس نے چڑیل کا نام لیا تو سچ میں اس کے اندر چڑیل تو نہیں آگئی ہو سکتا ہے وہ ان کے آس پاس ہی کہیں بیٹھی ہو سن رہی ہو اس کے دماغ میں پہلی یہی بات آئی تھی کہ یقینا اس پر کسی چڑیل کا دورہ پڑنے والا ہے۔

اس نے عجیب سی نظروں سے اس کی طرف دیکھا تو عنایہ نے ایک نظر باہر دیکھا تھا جہاں اندھیرا تھا اور وہ اس اندھیرے میں اس کے ساتھ بالکل تنہا تھی اور ویسے بھی وہ خوبصورت تو بہت تھا اگر سچ میں کوئی چڑیل اس پر عاشق ہو کر اس کے جسم پر قابض ہو گئی تو۔۔۔؟

جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو

جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو

وہ تیز تیز ورد کرنے لگی تھی جب کہ شاور اب تک اسے عجیب نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ابھی اسے کچا چبا جائے گا

جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو

جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو

وہ اونچی آواز میں ورد کرنے لگی

جب وہ اس کے تھوڑے سے قریب ہوتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام چکا تھا عنایہ کانپنے لگی تھی جب کہ اس کا ڈر محسوس کرتے ہوئے اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اسے اپنے قریب تر کر لیا

وہ آنکھیں بند کر چکی تھی جبکہ شاور اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا عنایہ کی سانس رُکنے لگی لیکن یہ شخص تھوڑا ظالم تھا وہ جب تک اپنے لبوں کی پیاس نہ بجھا لے وہ اسے چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

اس کی تنگ گرفت میں وہ بری طرح سے مچل اٹھی تھی سانس کہی سینے میں ہی دفن ہو چکی تھی وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے مزاحمت کرنے لگی لیکن شناور تو جیسے دنیا جہان سے بیگانہ ہو چکا تھا

اس کے لبوں پر اپنے لبوں کی سخت گرفت جمائے وہ دنیا جہان بھولے ہوئے تھا اگر اسے کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا کہ اس کی باہوں میں اس کی محبت ہے اس کی جائز ملکیت ہے۔

جسے محسوس کرنے کے لئے جسے اپنے پاس رکھنے کے لئے جسے چھونے کے لئے اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنے دل پر پہرے لگائے بیٹھا ہے

صرف اس کی مرضی کے لیے اس کی خوشی کے لئے لیکن اس وقت اسے صبر کرنے کے لئے بھی کچھ چاہیے تھا۔اور اب وہ اپنا حق محسوس کر رہا تھا جو عنایہ

کیلئے بہت مشکل تھا وہ اپنا آپ چھڑوانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی جبکہ شناور خود ہی ترس کھا کر پیچھے اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ عنایہ اگلے لمحے میں ہی چہرہ پھیر کر سیٹ سے سر لگاتی گہرے گہرے سانس لینے لگی

شناور نے مسکرا کر اس کی طرف دیکھا تھا وہ جانتا تھا اب وہ اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کرے گی اس نے بڑے ہی دلکش انداز میں اپنے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرا اور پھر گاڑی سٹارٹ کر دی

واپسی کا سفر بہت خاموشی سے گزرا تھا۔ وہ جو کب سے بولے جا رہی تھی اب بالکل خاموش بیٹھی ہوئی تھی شناور نے دوبارہ اسے مخاطب نہیں کیا تھا کیونکہ وہ اس کی کنڈیشن کو سمجھ سکتا تھا اسے حیرت خود پر تھی کہ وہ اتنا بے لگام کیوں ہو گیا لیکن پھر "اسے اتنا خوبصورت لگنا ہی نہیں چاہیے تھا" کہہ کر خود بری الزمہ ہو گیا

OOOOO

عنایہ کو گھر لے آنے کے بعد وہ کمرے میں جانے کے بجائے دادا جان کے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

اور اب ان سے اچھی خاصی بے عزتی کروانے کے بعد اس کا ارادہ اپنے کمرے میں جانے کا تھا

جب اسے مکرش سیڑھیوں سے اوپر کی طرف جاتا ہوا نظر آیا وہ بھی اسی کے پیچھے چلا گیا تھا اتنی رات گئے وہ چھت پر کیوں جا رہا تھا

وہ بھی اکیلا سوچ کر وہ اس کے پیچھے ہی چلا گیا مکرش نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مسکرا کر اسے اوپر آنے کا اشارہ کر دیا۔

آجاؤ یار زراور سے بات کرنے جارہا تھا وہ اسے ساتھ لے اپنا موبائل کان سے لگا چکا تھا جب کہ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ زراور کا نمبر تو گم ہو گیا تھا تو کیا اس نے نیا فون لے لیا یا اپنا نمبر آن کر لیا

تمہارے پاس اس کا نمبر ہے کیا اسے اس کا موبائل واپس مل چکا ہے وہ اس کے ساتھ ہی آتے ہوئے پوچھنے لگا تھا سارا دن اس کے ساتھ رہتے ہوئے اسے یہ پوچھنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی کہ وہ اس سے رابطہ کیسے کرے گا

ہاں اس نے اپنا پرانا نمبر واپس آن کروالیا ہے موبائل فون لوک کروادیا ہے وہ جس کے پاس بھی ہو گا اس کے بھی کسی کام کا نہیں اور انفارمیشن کے مطابق پتہ چلا ہے کہ وہ ہمارے ہی گھر میں ہے لیکن کہاں یہ پتا نہیں چل سکا

ذراور کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے کسی نوکر نے کیا ہے لیکن اس کو فون چوری کرنے کے بعد اسے گھر سے نکال دینا چاہیے تھا لیکن ایسا نہیں ہوا اگر تو وہ اس کو کہیں پر

چھپاتا یا پھر وہ کہی اور ہوتا تو ہم سمجھ سکتے تھے کہ وہ چوری ہوا ہے لیکن وہ فون اب تک اسی گھر میں ہے

اور اس موبائل میں ہی زر اور زرشے کی شادی کی ساری معلومات تھی وہ نکاح کی ویڈیو وہ تصویریں جو ان چینلز پر وائرل کی گئی ہیں وہ ساری کی ساری اس کے اسی موبائل میں تھی اور زر اور کو لگتا ہے کہ وہ موبائل کسی نے اسی نیت سے اٹھایا ہے تاکہ وہ ان چیزوں کو وائرل کر سکے ہمارے گھر میں ہمارا ایسا کوئی دشمن نہیں ہے

جو اس طرح کی کوئی بھی حرکت کرتا تو مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے ہمارے ہی گھر میں بھلا کوئی ہمارا دشمن کیسے ہو سکتا ہے وہ اسے پوری بات بتا رہا تھا جبکہ شاور کی سوچ اچانک ہی یمنہ کی طرف چلی گئی تھی۔

مجھے پتا نہیں کیوں لگتا ہے کہ یہ حرکت یمنہ کی ہے کیونکہ وہ ذراور سے شادی کرنا چاہتی تھی اور زرشے کے ہوتے ہوئے تو ایسا ممکن ہی نہیں تھا تو مجھے تو یہی لگتا ہے کہ یہ حرکت اس نے ہی کی ہے

لیکن اس لڑکے کے پاس اتنا دماغ نہیں ہے کہ یہ ویڈیوز اور تصویریں وہ کسی نیوز چینل تک پہنچا سکے۔

اس چیز کے پیچھے کسی اور کا دماغ استعمال ہوتا ہے اور وہ تو ہر وقت چاچی کے ساتھ رہتی ہے تو سچ کہوں تو مجھے ان پر بھی شک ہے جس دن سے عنائش گھر واپس آئی ہے وہ کچھ عجیب سی ہو گئی ہیں

مجھے کل رات چاچا اور چاچی ایک کمرے سے لڑائی کی آواز آرہی تھی چاچی کہہ رہی تھی کہ چاچا کو اپنی جائیداد کا حصہ مانگنا چاہیے کیونکہ سب کچھ دادا جان کے ہاتھ میں ہے تو چاچی کو تو کچھ بھی نہیں ملے گا

کیونکہ چاچا کا کوئی بیٹا ہے ہی نہیں اگر کل کو دادا جان کو کچھ ہوتا ہے تو ان کے حصے میں کچھ بھی نہیں آئے گا مجھے ان کی باتیں بہت عجیب لگی لیکن چاچی جان کی سوچ کو میں زیادہ دیر سن نہیں پایا مجھے غصہ آنے لگا تھا اسی لیے میں اپنے کمرے میں چلا گیا

لیکن مجھے لگتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ سب کچھ انہوں نے کروایا ہو یا ان کا کوئی ہاتھ ہو باقی تم بہتر جانتے ہو میں کمرے میں جا رہا ہو عنایہ انتظار کر رہی ہوں گی وہ اپنی بات مکمل کرتا سیڑھیاں اتر گیا تھا جب کہ مکرش گہری سوچ میں تھا

چاچی بیگم اس حد تک جا سکتی تھی کہ وہ اپنے ہی خاندان کو نیوز چینلز پر بدنام کرنے کی کوشش کریں اگر ہاں تو یہ بات اسے چچا جان سے نہیں چھپانی چاہیے

اتنے سالوں میں چاچی جان کے ساتھ رہتے ہوئے وہ ان کی نیت اور سوچ کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا بلکہ وہ ہی نہیں تمام افراد یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے کہ چاچی بیگم کس طرح کی خاتون ہے

یہی وجہ تھی کہ کوئی ان پر اعتبار نہیں کرتا تھا اور نہ ہی وہ ان پر اعتبار کر سکتا تھا

oooo

لڑکی یہ کیا طریقہ ہے تو ایک جگہ پر ٹک کر بیٹھتی کیوں نہیں ہے کبھی یہاں تو کبھی وہاں آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ

مجھے اس طرح کے چال چلن پسند نہیں ہے دادا جان کی غیر موجودگی میں اس گھر کی سربراہی میرے ہاتھ ہوتی ہے اور میں اس طرح کی چیزیں برداشت نہیں کرتی

نہ وقت پر اٹھتی ہو نہ تم وقت پر سوتی ہو ناٹھیک سے تم ناشتے کی میز پر پہنچتی ہو لڑکی ہر کوئی تمہارا منتظر بیٹھا رہتا ہے لڑکی خود بھی تو عقل کے ناخن لو

یہ تربیت کی ہے تمہاری خالہ نے تمہاری وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک چاچی بیگم نے اس کا راستہ روک لیا

وہ انہیں دیکھ چکی تھی انہیں سمجھ چکی تھی لیکن براہ راست ان کی ملاقات پہلی بار ہی ہو رہی تھی یہ عورت تھی اس کی ماں کی سوتن جس سے وہ نہ جانے کتنے سالوں سے بے تحاشہ نفرت کرتی تھی اور آج اس سے ملنے کے بعد اسے یہی لگ رہا تھا کہ وہ نفرت کے ہی قابل ہے

وہ کتنی ہی دیر آنکھوں میں نفرت لئے اسے دیکھتی رہی لیکن پھر اچانک ہی اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے وہ اپنے آنسو صاف کرتی ان کے سامنے ہاتھ جوڑ چکی تھی چاچی بیگم تو اس کی بدلتی صورت دے کر پریشان ہو گئی تھی

آئی ایم سوری سوری آنٹی مجھے نہیں پتہ تھا یہ گھر آپ کے اصولوں کے مطابق چلتا ہے مجھے معاف کر دیجیے میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی وہ موٹے موٹے آنسو کے ساتھ معافی مانگ رہی تھی جبکہ چاچی بیگم کی گردن ہی اکڑ گئی

وہ تو ایک ہی روز میں اسے آسمان سے زمین پر گرا چکی تھی وہ اب تک اسے بہت ہی کوئی چالاک لڑکی سمجھ رہی تھی لیکن اب ان کی غلط فہمی دور ہو چکی تھی۔

یہ تو بہت ہی زیادہ اچھا ہو گیا تھا اب وہ اس لڑکی کو اپنے پیروں کی جوتی کے نیچے رکھنے کا ارادہ رکھتی تھی

لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید اکڑ کر کچھ بھی کہہ دیتی پیچھے سے مہربان شاہ کی آواز نے ان کے رونگٹے کھڑے کر دیے۔

ooooooo

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی سے اس لہجے میں بات کرنے کی وہ کیا تمہیں کوئی ملازم لگتی ہے جس پر تم اس طرح سے چلا رہی ہو سختی کر رہی ہو

تم بھی اس گھر کا ایک فرد ہو کوئی مالک نہیں ہو اس گھر کی جو میری بیٹی سے اس طرح سے بات کروں گی کیا غلطی کی ہے اس نے جو تم اس پر بدلحاظی سے چلا رہی ہو کیوں اس پر اتنی سختی کر رہی ہو

کب تم نے اس سے کیلئے ناشتے کی میز پر انتظار کیا ہے یا کب تم نے اس کے لئے رات کا کھانا شروع کرنے سے پہلے انتظار کیا ہے کب کون سی جگہ پر یہ تمہیں بے فضول نظر آئی ہے تم اس سے اس طرح سے بات کر رہی ہو تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیٹی کے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے کی

میں نے تمہیں اس کے گھر آنے سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں اپنی بیٹی کے ساتھ کسی طرح کی کوئی زیادتی برداشت نہیں کروں گا اگر عبداللہ کے ساتھ تمہارے رویے پر میں نے کوئی سوال نہیں اٹھایا تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میری بیٹی سے وہی رویہ رکھو گی

عبداللہ سمجھ دار تھا تمہاری فضولیات برداشت کرتا رہا اسنے کبھی تمہارے ساتھ آگے سے بد تمیزی نہیں کی کوئی الٹا سیدھا جواب نہیں دیا جب کہ اگر وہ چاہتا تو تمہیں بہت اچھے طریقے سے تمہارے طنز کا جواب دے سکتا تھا تمہارے فضول کے طعنوں کا جواب دے سکتا تھا لیکن اس نے ہمیشہ ایک دائرہ تمہارے ارد گرد رکھا جسے وہ عزت کا دائرہ کہتا ہے

اس نے ہمیشہ تمہاری عزت کی صرف اس لئے کیونکہ تم اس کی ماں کی جگہ اس گھر میں آئی ہو اس نے تمہیں وہ عزت و احترام دیا جس کے تم قابل بھی نہیں

تھی اس نے کبھی اونچی آواز میں تم سے بات نہیں کی تمہارے ہر تلخ جملے کو تمہارے سرد رویّے کو خاموشی سے سہہ گیا

اس لیے تمہارے سوتیلے پن کے ساتھ بھی ماں کا رتبہ جڑا ہوا ہے تم نے اسے دن رات ہرٹ کیا وہ گھر سے دور چلا گیا لیکن تمہارے ساتھ برا رویہ نہیں رکھا اور آج تم وہی رویہ میری بیٹی کے ساتھ رکھ رہی ہو

ایک بات کان کھول کر سن لو بیگم میں نے تم سے شادی صرف اور صرف اس اولاد کے لئے کی تھی ورنہ مجھے میری بیوی افراح کے علاوہ کسی دوسری عورت کی تمنا نہیں تھی۔

تم اس گھر میں صرف اور صرف بچوں کی وجہ سے آئی تھی اور تم انہی کے ساتھ اتنا برا سلوک کرتی ہو

آج تمہاری وجہ سے میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسو ہے اور یہ چیز میں برداشت نہیں کر سکتا بہت منتوں مرادوں کے بعد میں نے اپنی بیٹی کو واپس پایا ہے خبر دار جو تم نے اس کا دل دکھانے کی کوشش کی ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تمہارے ساتھ میرا کیا تعلق ہے

وہ بے حد غصے سے کہہ رہے تھے ان کے منہ سے چنگاریاں برس رہی تھی جب کہ وہ تو حیرانگی سے بس یہ پلٹنے والے منظر کو دیکھ رہی تھی یہ لڑکی جو تھوڑی دیر پہلے انہیں بہت ہی معصوم اور سیدھی سادی لگی تھی اب اس کے آنسوؤں کے پیچھے مسکراہٹ نے جیسے ان پر سب کچھ واضح کر دیا تھا

یقیناً یہ سارا ڈرامہ اس نے مہربان شاہ کو دیکھنے کے بعد ہی کیا تھا مہربان شاہ بہت غصے میں نظر آ رہے تھے ان کا فون بجا تو وہ اپنا فون لیے سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے جبکہ جاتے جاتے عنائش کو کمرے میں جا کر آرام کرنے کے لیے کہا تھا

اب وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ایک شاطر مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجائے انہیں دیکھ رہی تھی

دی اسٹیپ مدر اپنی خالہ سے میں نے تہذیب اور تربیت تو نہیں سیکھی لیکن جھوٹ کے آنسو بہانہ سیکھ لیا ہے اور پلیز مجھ سے پنگا مت لیجئے گا میں آپ کی سوچ سے زیادہ چالاک ہوں

یہ تو شروعات ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا کیا۔ سن تو لیا ہی ہو گا آپ نے میرے باپ کو نہ تو کل آپ کی ضرورت تھی اور نہ ہی آج آپ کی تمنا ہے اسی لئے مجھ سے بات کرتے ہوئے ایک بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ جائیں

کے دادا جان کے بعد اس گھر کی سربراہ شاید آپ ہوں گی لیکن اس خاندان کے اکلوتی پوتی میں ہوں اور آپ سے زیادہ یہاں میری چلے گی

اگلی دفعہ میرے سامنے گردن اکڑا کے بات مت کیجئے گا کیونکہ میری خالہ نے مجھے سچ میں کسی طرح کی کوئی تہذیب و تربیت نہیں سکھائی اور جو سکھایا ہے وہ آپ برداشت نہیں کر پائیں گیں۔

گڈ نائٹ وہ مسکرا کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی جب کہ چاچی بیگم بس اس کی چھوڑی ہوئی راہ دیکھتی رہی

oooooo

یہ لڑکی کی ضرورت سے زیادہ چالاک تھی۔ وہ اسے معصوم سمجھ کر غلطی کر رہی تھی اگر اس کی ماں نے اس کے باپ کو ایک ہی نظر میں اپنا نہ بنایا ہوتا تو شاید وہ اس کی ماں کی جگہ نہیں بلکہ اپنی جگہ یہاں آتی

لیکن یہ بھی قدرت کا ایک کھیل تھا مہربان شاہ نے افراح سے شادی کر لی اور ان کی شادی ان گھر والوں نے کسی اور آدمی سے کر دی شادی کے 11 سال بعد

جب انہیں کوئی اولاد نہ ہوئی شوہر اور سسرال والوں کی لڑائی سے تنگ آکر طلاق لے کر بیٹھی تو وہی شخص اس کے نصیب میں واپس لکھ دیا گیا

لیکن دو بچوں کے ساتھ نا اس کی اپنی کوئی اولاد تھی اور نہ ہی اسے بچوں سے کوئی لینا دینا تھا عنائش تو اس کے نکاح والے دن ہی غائب ہو چکی تھی جبکہ عبداللہ کوئی بالکل چھوٹا سا معصوم بچا نہ تھا بلکہ وہ ایک گیارہ سال کا اچھا خاصہ سمجھدار بچہ تھا

جس نے شروع میں اس کے وجود میں اپنی ماں کو ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی لیکن جلد ہی اسے احساس ہو گیا کہ نہ تو اس عورت میں وہ اپنی ماں پا سکتا ہے اور نہ ہی اس عورت کو اولاد کی کوئی خواہش ہے

اس کے سردار تلخ رویے نے عبداللہ کو اپنے آپ ہی اس سے دور کر دیا تھا وہ تقریبا چھ ماہ ان کے پاس رہا تھا اور پھر اپنی پڑھائی کے لیے ہوسٹل چلا گیا اس کی واپسی ہوئی تب بھی اس عورت کا رویہ اس سے کافی لیا دیا تھا

اور پھر وہ اکثر اس کی ماں کے بارے میں ایسے الفاظ کہہ جاتی کہ وہ سن کر رہ جاتا لیکن آگے سے اس نے کبھی ان کے ساتھ کوئی بد تمیزی نہیں کی تھی نہ ہی اس عورت کے ساتھ برا رویہ رکھا تھا اور نہ ہی کبھی اس کی شکایت اپنے باپ سے کی تھی

وہ اپنے گھر میں کسی طرح کی کوئی لڑائی نہیں چاہتا تھا جبکہ اس کی اس بات کو چاچی بیگم بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی وہ اکثر اسے ٹارچر کرنے لگی تھی اسے اس کی ماں کے نام پر تنگ کرتی اور اکثر تو یہ کہتی تھی کہ تمہاری ماں بھاگ کر یہاں آئی تھی

اور وہ خاموشی سے ہر بات برداشت کر جاتا پھر وہ اپنی ہائر سٹڈی کے لئے امریکہ چلا گیا ہے اور پھر جب اس کی واپسی ہوئی تو اس نے خود ہی چاچی بیگم سے اپنا تعلق

ختم کر لیا تھا وہ نہ تو اس جگہ جاتا تھا جہاں وہ پائی جاتی تھی اور نہ ہی خود سے کبھی انہیں مخاطب کرتا تھا

اس طرح سے یہ سوتیلے پن کا رشتہ پیدا ہی نہیں ہوا لیکن وہ ان کی سوچ سے کہیں درجے آگے نکلی تھی

لیکن آج اسے ایک اور بات پتہ چلی تھی مہربان شاہ عبداللہ کے ساتھ اس کے رویے سے واقف تھے شاید یہی وجہ تھی کہ مہربان شاہ نے بھی کبھی انہیں کوئی اہمیت نہیں دی تھی

تائی امی کی غیر موجودگی میں وہ اس گھر کے نوکروں پر تو خوب حکم چلا پائی تھی لیکن اپنے شوہر کے دل میں اپنی جگہ کبھی بھی نہیں بنا پائی تھی ان کے دل میں آج بھی صرف اور صرف افراح ہی بستی تھی۔

ان کی روٹین کے بارے میں داداجان بھی خوب جانتے تھے لیکن گھر کی عورتوں کے جھگڑوں میں پڑنا بلکل بھی پسند نہیں تھااور پھر ذرا ذرا سی بات کو لے کر اپنی بہو سے بحث نہیں کر سکتے تھے

یہی وجہ تھی کہ وہ ان سب معاملوں میں کبھی پڑے ہی نہیں تھے ہاں لیکن اکثر مہربان کی زندگی دیکھ کر انہیں افسوس ہوتا تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹے کی زندگی کا ایک غلط فیصلہ کیا تھا

Zubi Novels Zone

ooooo

جی بولیں آپ نے مجھے بلایا وہ کمرے کے دروازے پر دستک دیتے ہوئے اندر داخل ہوئی تھی جہاں امرش اور مکزم بیٹھے کسی کا انتظار کر رہے تھے امرش نے خود ہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ان سب میں عنائش کو شامل کرے گی کیونکہ اسے یقین تھا کہ عنایہ اس کے بلانے پر آئے یا نہ آئے لیکن عنائش کے بلانے پر ضرور آئے گی

آو عنائش اندر آؤ ہمیں تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے دراصل گھر میں جو کچھ ہو رہا ہے تم جانتی تو ہو۔ جیسا کہ تمہیں پتا ہے کہ دادا جان نے شرط رکھی ہے کہ اگر عنایہ مکزم کو معاف کرتی ہے تو اسی کنڈیشن میں زراور اور زرشے گھر واپس آ سکتے ہیں دیکھو عنایہ مکزم کی شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں ہے

وہ انہیں دیکھنے کو بھی تیار نہیں ہے ایسے میں اسے انہیں معاف کرنے کے لیے منانا تقریبا ناممکن ہے سمجھ سکتی ہوں عنایہ جن حالات سے گزری ہے ایسے میں یہ سب کچھ اس کے لیے بہت مشکل ہو جائے گا لیکن یہ گھر ٹوٹ رہا ہے

اتنی مشکل کے بعد اتنے سالوں کے بعد دادا جان کو ان کی بچھڑی ہوئی پوتی واپس ملی ہے اس گھر کو اس کی بیٹی واپس ملی ہے چار سال بعد بیٹا گھر واپس آیا ہے ہمیں معافی ملی اور پھر اچانک زراور کی ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے دادا جان نے اسے الگ کر دیا زرشے اسے معاف کر چکی تھی

وہ ہر چیز بھول بھلا کر اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کو تیار ہے زرا اور کی غلطی اتنی بڑی نہیں تھی کہ اسے مکزم کے برابر کی سزا دی جائے

ہم یہ گھر واپس جوڑنا چاہتے ہیں لیکن ایسا صرف تب ممکن ہے جب عنایہ مکزم کو معاف کرتی ہے اور ایسا تب ہی ہو گا جب عنایہ ان کی بات سننے کی کوشش کرے گی ان کو سمجھنے کی کوشش کرے گی وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامیں اسے سمجھا رہی تھی

آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں بتائیں میں آپ لوگوں کی کیا مدد کر سکتی ہوں اس میں مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں کرنے کی کوشش کروں گی عنایہ کو کہاں بلانا ہے

اسے ان دونوں کی بات بالکل ٹھیک لگ رہی تھی اور وہ ان کی مدد بھی کرنا چاہتی تھی اور ان کا ساتھ بھی دے رہی تھی

کسی بھی ایسی جگہ پر جہاں عنایہ آسانی سے آسکے میں اور مکزم وہاں پہلے آجائیں گے اور پھر ہم عنایہ سے بات کریں گے

اور شناور نہ ہو کیونکہ شناور کے وہاں ہونے کا مطلب یہی ہے کہ وہ ہمیں اس سے بات کرنے کا موقع نہیں دے گا وہ تو ویسے بھی مکزم کو دو تین بار کہہ چکا ہے کہ وہ عنایہ کے سامنے بھی نا آیا کرے کیونکہ وہ ان سے خوفزدہ ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر ایسے ہی سب کچھ چلتا رہا تو تم خود سوچو کہ یہ بات آگے کیسے بڑھے گی ہم کب عنایہ کو اس بات کے لئے منا پائیں گے کہ وہ مکزم کو معاف کر دے اگر وہ خود ہی ان سے دور بھاگتی رہے گی تو ہم کیسے اسے اس بات کے لیے راضی کریں گے

ان دونوں کو ایک دفعہ ملنا پڑے گا ایک دوسرے سے بات کرنی پڑے گی اس چیز کو سمجھنا پڑے گا پھر ہی جا کر اس چیز کا کوئی حل نکلے گا

صرف اسی کنڈیشن میں دادا جان زرار کو واپس اس گھر میں لائیں گے اور یہ گھر ایک بار پھر سے جڑ جائے گا

کیا تم نہیں چاہتی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے ہم سب ایک نارمل زندگی گزاریں ایک ساتھ رہیں اپنے اس گھر میں بے شمار خوشیوں کے ساتھ وہ اس کا چہرہ تھامیں سے بہت پیار سے کہہ رہی تھی جبکہ عنائش نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے اسے یقین دلایا تھا کہ وہ اس کی مدد ضرور کرے گی

اور وہی بیٹھے بیٹھے وہ یہ فیصلہ بھی کر چکی تھی کہ وہ عنایہ کو باہر لے کر کیسے جائے گی اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے شاپنگ کے بہانے باہر لے کر جائے گی اور وہاں اس کی ملاقات ان دونوں سے کروائے گی

اور پھر ممکن تھا کہ وہ دونوں مل کر اسے حالات کی سنگینی کا احساس دلاتے اور عنایہ زراور سے بہت پیار کرتی تھی اسے یقین تھا کہ وہ زراور کے لیے تھوڑی سی ہمت ضرور دکھائے گی

ooooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو کل کی طرح اب بھی وہ گہری نیند میں سو رہی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے والا واقعہ یاد کر کے اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی

اس نے اسے بالکل بھی تنگ نہ کیا بلکہ فریش ہونے چلا گیا اور پھر خاموشی سے آ کر اس کے قریب لیٹ گیا

وہ سوتے ہوئے بے حد معصوم لگتی تھی بالکل کسی ننھی سی بچی کی طرح۔

بہت جلد یہ لڑکی پوری طرح سے اس کے حواس پر سوار ہو رہی تھی۔ وہ اس کے دل دماغ پر بری طرح سے قابض ہو رہی تھی

وہ کتنی ہی دیر خاموشی سے اسے دیکھتا رہا وہ اس وقت بے حد خوبصورت لگ رہی تھی

اس کا دل بری طرح سے اس کی طرف کھنچا جا رہا تھا لیکن وہ فی الحال ان فاصلوں کو طے نہیں کرنا چاہتا تھا وہ تب تک اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنانا چاہتا تھا جب تک وہ پوری طرح سے اس رشتے پر راضی نہ ہو جائے

اس کے دل میں عنایہ کے لئے کبھی بھی کسی طرح کا کوئی بھی برا خیال نہیں آیا تھا جب وہ یہاں سے گیا

تب ءں نایہ کے لیے اس کی سوچ میں کسی طرح کا کوئی بدلاؤ نہیں آیا تھا ہاں بس اتنا ہوا تھا کہ پہلے وہ اس کی سالی بن رہی تھی لیکن اب وہ اس کی منکوحہ تھی

وہ آہستہ آہستہ خود بخود اس کے ذہن پر سوار ہوتی چلی گئی تھی۔

وہ اس کی زندگی میں کیا آئی شناور نے ہر طرح کی لڑکیوں سے اپنا رابطہ ختم کر لیا تھا وہ اکثر اپنا دل بہلانے کے لیے یہ وقت گزارنے کے لئے لڑکیوں سے فون پر گفتگو کرتا تھا

لیکن جب اسے اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب اس کے کندھوں پر کسی کی ذمہ داریاں اچکی ہے وہ اپنے آپ ان سب چیزوں سے باہر نکل کر اپنی زندگی کو سیریس لینا شروع کر چکا تھا

وہاں لندن میں رہتے ہوئے بھی اس نے دادا جان کا کاروبار ہی سنبھالا تھا ان لوگوں سے دور رہتے ہوئے بھی اس نے کوئی دکھے نہیں کھائے تھے بلکہ وہ تو وہاں پر بھی دادا جان کا ہی بزنس سنبھالنے میں ان کی مدد کر رہا تھا

بس اس وقت اس کے گھر والوں نے اس کا دل دکھایا تھا ان لوگوں نے اس پر یقین نہیں کیا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ فی الحال ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتا تھا وہ اپنی ذات کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا اسی لئے وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا

ورنہ عنایہ تو شروع سے ہی معصوم تھی اور وہ جانتا تھا کہ اس سارے قصے میں عنایہ کی کہیں بھی کوئی غلطی نہیں ہے

جس دن اس نے گھر چھوڑا تھا مکزم اس سے ملنے کے لیے ایئرپورٹ آیا تھا اور اس نے ساری بات اسے بتادی تھی اسے مکزم کی اس حرکت پر بہت غصہ آیا تھا لیکن اس نے اسے پھر بھی کچھ بھی نہ کہا تھا۔

بے شک مکزم نے بہت غلط کیا تھا لیکن محبت انسان سے بہت ساری غلطیاں کرواتی تھی لیکن ایک غلطی اس سے بھی ہو گئی تھی

جب کہ اپنے گھر سے نکلنے سے پہلے وہ امرش سے ملنے کے لئے اس کے کمرے میں گیا تھا۔

وہ سمجھ چکا تھا کہ اب امرش بھی بھی مکزم کے ساتھ کو قبول نہیں کرے گی وہ یقینا ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنا نہیں چاہے گی جو کہ اسے دھوکہ دے چکا ہے

تھوڑی ہی دیر میں دادا جان اسے اپنے کمرے میں بلانے والے تھے اسی لیے وہ پہلے ہی اس سے ملنے کی خاطر اس کے کمرے میں آگیا اور جو بات کہی تھی اسے قبول کرنا امرش کے لیے بے حد مشکل تھا۔

اس نے اس سے کہا تھا کہ پلیز مکزم کو معاف کر دو اور اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرو میں جانتا ہوں یہ سب کچھ تمہارے لیے بے حد مشکل ہے لیکن ایک بار سوچو تو سہی کہ وہ تمہارے لیے اپنا آپ بدل چکا ہے

وہ شخص تمہاری محبت میں ہر چیز سے بغاوت کر چکا ہے وہ ایک بہت ہی اچھا انسان تھا لیکن محبت نے اس کو کیا سے کیا بنا ڈالا ہے

وہ تم سے محبت کرتا ہے اگر وہ تمہاری محبت کی خاطر اتنا بڑا قدم اٹھا سکتا ہے تو وہ تمہاری محبت میں اس سے بھی زیادہ غلط کر سکتا ہے جو کہ وہ کر چکا ہے

اسے غلط راستے پر جانے سے روک لو اسے بچالو صرف تم ہی ہو جو اسے اس کی محبت دے سکتی ہوں جو اسے چاہیے دے سکتی ہو تم اس کے لئے اس کی زندگی ہو مجھے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ وہ تمہیں اتنا زیادہ پسند کرتا ہے

مجھے بس یہ لگ رہا تھا کہ وہ صرف وقتی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہے لیکن اب مجھے احساس ہو چکا ہے کہ اس نے جو کچھ بھی کیا ہے تمہاری محبت میں کیا ہے

اس کے سامنے امرش نے کسی طرح کا کوئی جواب نہیں دیا تھا لیکن اس کے جانے کے بعد اس نے اسے قبول کر لیا تھا اس کی بات کو سمجھ کر

لیکن فی الحال وہ گھر واپس جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اور ان چار سالوں میں اس کی سوچ کا مرکز صرف اور صرف عنایہ کی ذات تھی اس نے دادا جان سے کبھی بھی عنایہ کے بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا

اور نہ ہی اپنا آپ کبھی کسی پر ظاہر ہونے دیا تھا لیکن آج یہ لڑکی اس کے اتنے قریب اسے بری طرح سے بہکا رہی تھی جائز حقوق ہونے کے بعد پوری ملکیت ہونے کے بعد بھی وہ اسے اس کی مرضی کے بنا چھونا نہیں چاہتا تھا

وہ کتنی ہی دیر یوں ہی اسے دیکھتا رہا جب اچانک ہی عنایہ کا ہاتھ اس کے سینے پر لگا اور وہ اگلے ہی لمحے اٹھ بیٹھی

ooooooo

کیا میں کمرے میں آجاؤ عنائش پلیز مجھے آنے دو یار اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تم نے مجھے کل سے کمرے سے باہر نکلا ہوا ہے تو ذرا سوچو میری اس گھر میں کیا عزت رہ جائے گی۔

وہ دروازے پر دستک دیتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا جب کہ وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے فون پر کچھ کرتے ہوئے چہرہ پھیر چکی تھی

دیکھے مسٹر ناتو میں آپ کو جانتی ہوں اور نہ ہی میرا آپ سے کوئی واسطہ ہے پلیز مجھے تنگ نہ کریں جائے یہاں سے۔

یار عنائش اتنی سی بات پر اتنا زیادہ کرنے کی کیا ضرورت ہے آخر ہوا کیا ہے تم اس طرح سے کیوں کر رہی ہو۔

وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا جبکہ اس نے اعلان کر دیا تھا کہ اگر وہ کمرے میں آیا تو وہ کمرہ چھوڑ کر چلی جائے گی اور یہ سب کچھ اس کے صرف ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے ہو رہا تھا وہ غلطی جو وہ پچھلے دو مہینوں سے کرتا آیا تھا۔

اس نے عنائش کو اپنی چار بیویوں کی جھوٹی کہانی سنا رکھی تھی جو کہ اب سامنے آ چکی تھی پہلے تو گھر میں چلنے والے مسئلے کی وجہ سے اس نے اس بات کو چھڑا ہی نہیں لیکن کل رات اسے اچانک یاد آ گئی تھی

جب اس نے یمنہ کو دیکھا تھا جب وہ اس گھر میں آئی تھی اور پہلی بار اس کی نظر پڑی تھی اسے یہی لگا تھا کہ وہ بھی مکرش کی ایک بیوی ہے کیونکہ وہ شکل سے کافی چالاک اور سوتن ٹائپ ہی لگتی تھی

لیکن عنایہ نے جو بات اسے بتائی تھی وہ سچ میں اسے غصہ دلا گئی تھی پہلے تو اس نے اس بات کو نہیں چھیڑا تھا لیکن مکرش کو اسی بات پر کمرے سے باہر نکال دیا تھا رات کو کہاں رہا اسے بالکل پتہ نہیں تھا

اور آج بھی وہ کمرے میں نہیں آسکتا تھا صرف فریش ہونے کے لیے ہی وہ کمرے میں قدم رکھ سکتا تھا اس کے علاوہ اسے کمرے میں آنے کی اجازت نہ تھی اور گھر کا کوئی بھی فرد یہ بات نہیں جانتا تھا

پر اب وہ مسلسل اس کی منتیں کر رہا تھا کہ وہ اسے کمرے میں آنے کی اجازت دے دے لیکن ایسا بھی ممکن نہیں تھا اگر وہ اپنی مرضی سے کمرے میں آتا تو وہ کمرہ چھوڑ جاتی ہے

اور پھر یہ بات سیدھی دادا جان تک پہنچ جاتی اور ان کی پوتی کو تنگ کرنے کے جرم میں وہ اسے کیا سزا دیتے۔

وہ کافی دیر اس کی منتیں ترلے کرتا رہا جو اس نے اپنے کانوں میں ہیڈ فری لگا کر اس کی بولتی بند کر دی اور پھر اس کو نہ چاہتے ہوئے بھی اپنا تکیہ لے کر ایک بار پھر سے گیسٹ روم میں جانا پڑا

ooooooo

ہائے چڑیل جن بھوت کوئی بچاؤ مجھے۔۔۔۔وہ چیختے ہوئے بولی جب اچانک شاور نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود اس کے اوپر آ گیا سب کچھ بہت ہی بے اختیاری میں ہوا تھا اسے خود بھی احساس نہ ہوا

اس کی چیخ و پکار روکنے کے لیے وہ اس کے اتنے قریب آ جائے گا

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا آدھی رات کو کمرے میں اس طرح سے پاگلوں کی طرح چلا رہی ہو۔

کیوں اتنی اونچی آواز میں رو رہی ہو کون سا ظلم کر دیا ہے میں نے تم پر وہ اس کے منہ پہ ہاتھ رکھے ہوئے اسے بول رہا تھا جو اپنی آنکھیں بڑی کیے اسے دیکھ رہی

تھی عنایہ کے دل کے دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگی تھی اور اس کی آنکھوں کی شرم وحیا شناور کو بھی بہت کچھ سمجھا گیا وہ اس کی کنڈیشن کو سمجھتے ہوئے فورا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا

اس کی اس حرکت نے شناور کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیری

بلڈوزر کہیں کہ کیسے انسان ہیں آپ اس طرح اچانک سے ڈرا دیا میرے اتنے پاس کیوں سوہیں کیا دور ہٹ کر سوئے۔

وہ اپنے چہرے پہ ہاتھ مارتے ہوئے خود کو نارمل کرتی ایک بار پھر سے اس سے لڑنے کے لیے تیار تھی

یار یہ کیا تم نے بلڈوزر بلڈوزر لگا رکھا ہے کچھ نیا بولو کچھ یونیک بولو یہ کیا ہوتا ہے بلڈوزر۔۔۔مجھے تمہارا دیا ہوا نام بالکل پسند نہیں ہے وہ بھی لڑنے کو تیار ہو گیا

اب میں شوہر کو بندر کہتے ہوئے پیاری تھوڑی نے لگوں گی وہ کافی دیر سوچنے کے بعد اسے بتانے لگی تھی

کیا میں تمہیں بندر جیسا لگتا ہوں وہ حیرت سے منہ کھولے اس سے پوچھنے لگا تھا

میں کہہ تو چکی ہوں کہ میں آپ کو بندر کہتے پیاری نہیں لگوں گی تو بات ختم کرتے نہیں وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی

جبکہ شناور سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اسے بندر کہہ رہی ہے یا پھر نہیں کہہ رہی۔

لیکن پھر اچانک ہی اس کے اندر والا شوہر جگ گیا وہ اسے بندر کہہ سکتی تھی تو کیا وہ اس سے کام نہیں کروا سکتا تھا وہ بھی تب جب اسے چائے کی شدید طلب تھی

میرے سامنے زیادہ زبان مت چلایا کرو جا کر میرے لئے چائے بنا کر لاؤ اس نے حکم دیا تھا عنایہ نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا

کیا مطلب ہے آپ کا میں چائے بنا کر لاؤ میں کیا آپ کی نوکر ہوں وہ اسے گھور کر بولی تھی جب اچانک شناور نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کھینچا اور اگلے ہی لمحے وہ اس کی باہوں میں قید ہو چکے تھے

نہیں تم میری نوکر نہیں ہو بلکہ میری بیوی ہو اگر میرے لئے چائے نہیں بنا سکتی تو کوئی بات نہیں کوئی زور زبردستی تھوڑی ہے۔

ہم میاں بیوی والے کام کرتے ہیں کیا خیال ہے وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ عنایہ کے پوریمی آنکھیں کھل گئیں

ارے آپ تو برا ہی مان گئے میں کہہ رہی تھی کہ میں صرف آپ کے لئے چائے بنا کر کیوں نہ لاؤ میں اپنے لئے چائے بنا کر آتی ہوں اس نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا

بہت اچھا آئیڈیا ہے مل کر چائے پی لیں گے جلدی سے آجاؤ اور دو کپ بنا کر لاؤ وہ اسے آزاد کرتے ہوئے دلکشی سے مسکرایا تھا جبکہ وہ اگلے ہی لمحے بیڈ سے اٹھ گئی تھی

نہ چاہتے ہوئے بھی اسے چائے بنانے کے لیے جانا پڑ گیا تھا وہ اپنے آپ کو کافی بے بس محسوس کر رہی تھی کیونکہ شاور کی حرکتوں سے اور اس کی بے باک نظروں سے وہ کافی تنگ تھی اور مجبوری یہ تھی وہ بیچاری تو کمرہ چھوڑ کر بھی نہیں جا سکتی تھی

کیونکہ وہ رخصت ہو کر اس کے کمرے میں نہیں آئی تھی بلکہ وہ خود اپنے بھائی کے کمرے سے رخصت ہو کر اس کے کمرے میں آیا ہوا تھا

اور اس کمرے کے علاوہ اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا ورنہ اس کی نظروں سے چھپنے کے لیے کہیں بھی جانے کو تیار تھی یہی وجہ تھی کہ وہ مجبوری میں پیر پھٹکتی کمرے سے باہر نکلی تھی جب نکلتے ہی کوئی اس سے بہت برے طریقے سے ٹکرایا

ooooo

اچانک سامنے سے آتے مکزم نے اسے گرنے سے بچایا تھا لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کا سامنے آجانا بھی عنایہ پر قیامت بن کر گزرا ہے۔

وہ اکثر دوسرا راستہ استعمال کرتا تھا اوپر آنے کے لیے لیکن آج شناور کے کمرے کا دروازہ بند دیکھ کر اس نے سوچا کہ وہ یہی سے گزر جائے

عنایہ کا خوف اسے اس حد تک شرمندہ کر دیتا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کبھی اس کے راستے میں نہیں آتا تھا وہ جب جب عنایہ کو خود سے خوف زدہ دیکھتا تھا وہ اپنا راستہ بدل لیتا تھا

عنایہ کا ڈر اسے اپنی ہی نظروں میں گرا دیتا تھا وہ خود سے شرمندہ تھا آج وہ پچھتاتا تھا لیکن اب عنایہ کی زندگی سے وہ یہ دن نکال نہیں سکتا تھا۔

وہ پیاری سی لڑکی جو ہر وقت ہنسی مذاق کرتے نہیں تھکتی تھی اس کی بدولت آج زندگی کے اس مقام پر کھڑی تھی جہاں ڈر کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا

اور وہ جانتا تھا اس کا سارا ڈر صرف اور صرف اسی کی ذات سے جڑا ہے یہی تو وجہ تھی کہ وہ عنایہ کے سامنے آتے ہوئے بھی ہزار بار سوچتا تھا

وہ اس کا راستہ چھوڑ دیتا تھا وہ گلی ہی چھوڑ دیتا تھا جہاں عنایہ نظر آتی تھی وہ نہ تو ناشتے کی میز پر تب تک آتی تھی جب تک وہ چلا نہ جائے اور نہ ہی وہ اس وقت کمرے سے باہر نکلتی تھی جب وہ گھر میں ہی موجود ہو

پلیز مجھے معاف کر دو میں غلطی سے اس طرف سے آ گیا مجھے تو دوسرے راستے سے جانا تھا مجھے ادھر آنا ہی نہیں چاہیے تھا وہ عنایا کی زرد رنگت دیکھ کر اس سے کہنے لگا جب شنا ور کمرے سے باہر نکلا۔

مکزم میں کتنی دفعہ منع کیا ہے اس طرح سے عنایہ کے سامنے مت آیا کرو۔ وہ اس سے ناراض نہیں تھا اس کے ساتھ بہت نورملی رہتا تھا لیکن نہ جانے کیوں عنایہ کا زرد چہرہ دیکھ اسے غصہ آ گیا تھا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اسے تنگ کرتے ہوئے کتنا انجوائے کر رہا تھا اور اب ایک بار پھر سے عنایہ کے سامنے وہی رات آ گئی تھی۔

کوئی بات نہیں آپ اس طرح سے کیوں بہیو کر رہے ہیں یہ صرف میرا گھر تھوڑی ہے مکزم بھائی جہاں جانا چاہے جا سکتے ہیں

مجھے بھی آرام سے دروازہ کھولنا چاہیے ہر وقت میرے پیچھے کوئی لگا رہتا ہے میں بالکل ٹھیک ہوں آپ آجائیں میں کچن میں جا رہی ہوں وہ خود کو نارمل ظاہر کرتے تیزی سے وہاں سے نکلی تھی جبکہ اس کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اور چہرے کی رنگت وہ نوٹ کر چکے تھے۔

ایم سوری شاور مجھے اس طرف سے آنا ہی نہیں چاہیے تھا اس نے ایک بار پھر سے معذرت کی تھی جبکہ شاور کو بھی اپنی بے اختیاری اور بد صورت رویے کا احساس ہو چکا تھا۔

نہیں یار سوری تمہیں پتا ہے نہ وہ ڈر جاتی ہے تو مجھے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔

وہ پریشان ہو جاتی ہے اور پھر خاموش ہو جاتی ہے اور اس کی خاموشی برداشت نہیں ہوتی بس اسی لیے میں بنا سوچے سمجھے بو گیا۔

مجھے بھی تم سے اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو مکزم مسکرا دیا۔

کوئی بات نہیں تم شاید عنایہ کے ساتھ اب چائے پینے کا رہے ہو تو انجوائے کرو میں چلتا ہوں صبح ولیمہ ہے تو جلدی اٹھنا ہو گا۔

وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا تھا جبکہ شاور اپنے کمرے میں جانے کے بجائے نیچے کی طرف چلا گیا تھا

OOOOO

بیوی ایک چائے بناتے ہوئے کہ اتنی دیر لگتی ہے اتنی دیر میں تو میں دس چائے بنا لو جتنی دیر میں تم سے ایک نہیں بنی وہ کچن میں داخل ہوا تھا جب کہ وہ اب تک کچن میں سوچو میں مصروف تھی اس نے چائے بنانی شروع نہیں کی تھی

اور شناور جانتا تھا کہ ایسا ہی ہو گا اسی لئے تو وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔

میں بس بنانے والی تھی اور ویسے بھی آپ اتنی دیر میں دس بنا سکتے ہیں تو آپ بنائیں اس نے جلدی ہیں وہاں پر برتنوں میں سے ایک نکال کر اس کے حوالے کر دیا تھا۔

میرے سے اچھی چائے نہیں بنتی اس نے منہ بنا کر کہا تھا جس پر عنایہ نے سمجھنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلایا تھا

میرے خیال میں اس بات کا فیصلہ مجھے کرنا چاہیے آپ خود اپنے آپ کو کس طرح سے اچھا یا برا کہہ سکتے ہیں مجھے چائے بنا کر پلائیں پھر اس بات کا فیصلہ میں کرونگی

انسان کو خود اپنے آپ کو جج نہیں کرنا چاہیے بلکہ دوسروں کو موقع دینا چاہیے خاص کر بیوی کو اس نے آنکھیں گھماتے ہوئے کرسی پر اپنی جگہ بنائی تھی جس نے اسے گھور کر دیکھا

اتنی بھی بری چائے نہیں بناتا مجھے پتا ہے چار سال وہاں اکیلے میں چائے بنا کر پیتا رہا ہوں تمہیں میرے ہاتھ کی چائے اچھی لگے گی یہ الگ بات ہے کہ مجھے خود اپنی ہاتھ کی چائے نہیں پسند

یہ لو جک تمہیں سمجھ میں نہیں آئے گا لیکن کیا یاد کرو گی آج میں تمہیں اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر بلاتا ہوں

ہاں ضرور جیسی بھی ہو گی میں تعریف کر دوں گی اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا جبکہ شناور مسکرا کر اس کے لئے چائے بنانے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ چائے کا کپ اس کے سامنے رکھ چکا تھا

اس نے ایک چائے کا سیپ لیتے ہوئے اسے دیکھا تھا جبکہ شناور مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ رہا تھا اسے پتہ تھا اس کی چائے بہت پسند آئے گی لیکن تعریف کرنے میں وہ کنجوسی کرے گی

ٹھیک ٹھاک پاسنگ مارکس اس نے کافی دیر سوچنے کے بعد رزلٹ دیا تھا

تمہارے ہاتھ کی بھی پی چکا ہوں وہ تو پاسنگ مارکس کے بھی قابل نہیں ہے وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا

تو پھر آئندہ یہ حکم سنانے سے پہلے اپنی یہ بات یاد کر لیجئے گا میری چائے پاسنگ مارکس کے بھی قابل نہیں ہیں اور جن لوگوں کو میری چائے پاسنگ مارکس کے قابل نہیں لگتی ہے وہ مجھے اپنی چائے کے قابل نہیں لگتے وہ بڑے مزے سے چائے پیتے ہوئے اسے اس کا مقام بتا رہی تھی۔

شناور صرف اسے گھور سکتا تھا اس کی ہر بات کا اس کے پاس چار جواب موجود ہوتے تھے اس سے بحث کر کے وہ خود پچھتاتا تھا کہ آخر ان کی لڑائی کس بات پر شروع ہوئی تھی اور کون سا رخ اختیار کر گئی تھی۔

ہمارے گھر میں ایک اصول ہے جو چائے بناتا ہے برتن بھی وہی صاف کرتا ہے تو یہ رہا آپ کا کپ برتن دھو کے کمرے میں آجائے گا اور پلیز اب مجھ سے ذرا دور رہیں گا کیونکہ مجھے ہاتھ پر چلانے کی عادت ہے

اس نے کنفو اسٹائل میں اپنے ہاتھ پیروں کو ہلایا۔اس کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا وہ اسے اپنے اشاروں میں بہت واضح طریقے سے بتا رہی تھی کہ اگر وہ اس کے پاس آیا تو اس کی ہڈیاں اپنے کراٹوں سے توڑے گی

ooooo

سب کچھ پلین ہو چکا تھا کل وہ سب لوگ ولیمہ اٹینڈ کرنے والے تھے اور وہ پرسوں ہی عنایہ کو اپنے ساتھ لے جانے کی پوری تیاری کر چکے تھے اس نے بتا دیا تھا کہ وہ عنایہ سے صبح ہی بات کر لے گی اور آرام سے شاپنگ کے لئے نکل جائیں گے۔

پہلے تو یہ ساری باتیں مکزم کو بالکل بھی پسند نہیں آرہی تھی لیکن اب جب تھوڑی دیر پہلے عنایہ نے اس سے اتنی نورملی بات کی تھی وہ اس سوچ میں پڑ گیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ امرش صحیح کہہ رہی ہو

اگر عنایہ ان کی بات کو سمجھ جائے اور اگر عنایہ مکزم کو معاف کرنے کا حوصلہ خود میں پیدا کر لے تو وہ زر اور کو واپس اس گھر میں لانے میں کامیاب ہو جائیں گے

عنایہ آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن اس بات کو قبول کر رہی تھی کہ مکزم اس گھر کا حصہ ہے اور وہ ہر وقت اس کے سامنے ہی رہے گا وہ چاہے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کر لے لیکن اس سے چھپ نہیں سکتی۔

شاید یہی وجہ تھی کہ اب آہستہ آہستہ سب کے بیچ بیٹھنے لگی تھی۔اور اب رات کے اس وقت جب وہ اچانک اس کے سامنے آیا تو وہ اچھی خاصی خوفزدہ ہو گئی تھی بالکل اسی طرح جس طرح شاید کسی کے بھی اچانک سامنے آجانے پر کوئی ہوتا ہے

اور اس کے بعد اس نے شاور کو بھی بہت نارمل جواب دیا تھا۔یہ اس بات کا ثبوت تھا کہ آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے اسے عنایہ سے بات ضرور کرنی چاہیے۔

oooooo

ولیمہ کی رسم بہت ہی شاندار طریقے سے ادا ہو گئی تھی آج سارا دن ان سب چیزوں میں گزرا تھا ہر کوئی زرا اور رشتے کے بارے میں سوال کر رہا تھا جس پر دادا جان نے سب کو یہی کہا تھا کہ وہ ہنی مون پر جا چکے ہیں

اوران کاولیمہ بعد میں کیاجائے گافی الحال یہ تقریب شناور کے ولیمے کے لئے کی گئی ہے۔

اور پھران لوگوں نے بھی سب کو یہی جواب دیا تھاآج لائٹ پنک کلر کے لہنگے میں وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ بیٹھاشناور بار بار اپنی نظروں کواس کی طرف جانے سے روک نہیں پارہا تھا

دو تین بار تو عنایہ اسے گھور کر چھچھوڑے کالقب بھی دے چکی تھی لیکن وہ کونسا ان سب باتوں کااثر لیتا تھا۔

وہ تو بس یہ سوچ کر بے حد خوش تھاکہ اس کے پہلو میں بیٹھی یہ نازک سی پیاری سی دلہن اسکی ہے۔

سب نے اس کی بہت تعریف کی تھی ہر کوئی ان دونوں کی جوڑی کو چاند سورج کی جوڑی کہہ رہا تھا وہ تو اپنی تعریف پر بہت خوش ہو رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ اسے بھی بتا رہی تھی

کہ اس کے دولہا بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے کیونکہ سب لوگ تو دلہن کی تعریف کر رہے ہیں اور یہ بات سچ بھی تھی لوگ زیادہ تر عنایہ کی ہی تعریفوں کے پل باندھ رہے تھے

شناور کی تعریف کرنے والوں بہت کم لوگ تھے اور اگر زیادہ بھی تھے تو ان کے پاس بیٹھ کر تعریف کرنے والوں کی تعداد بہت کم تھی

اور اسی چیز کا تو عنایہ شکر منا رہی تھی وہ بار بار کہہ رہی تھی کہ وہ اس سے زیادہ پیاری ہے اور اس بات کو تو شناور بھی دل و جان سے قبول کرتا تھا لیکن صرف اپنے حد تک

اب وہ اس کی تعریف کیوں کرے ابھی کل ہی تو اس کی تعریف کرنے پر آگے سے اس نے بے عزتی کروائی تھی۔

کتنا اکڑ بولی تھی' آپ سے پوچھا کسی نے' اب تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس کی کوئی بھی تعریف کرے

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

شام تقریباً ساڑھے چار بجے کا وقت تھا وہ دونوں تھوڑی دیر پہلے ہی باہر سے ہو کر واپس آئے تھے دو دن ہوئے تھے انہیں یہاں آئے ہوئے اور زرشے کو اب سے ہی اس کی نوکری کی فکر لگ گئی تھی

زرشے میری جان تم پریشان کیوں ہوتی ہو میرے پاس ابھی بہت سارے پیسے ہیں دو تین مہینے تو آرام سے گزر جائیں گے اور کم از کم دو تین مہینے میں کسی طرح کی کوئی نوکری نہیں کرنے والا

میں آرام سکون سے اپنے لیے جاب ڈھونڈ کر سلیکٹ کر کے پھر شروع کروں گا تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

داداجان نے مجھے لا تعلق کیا ہے عاق نہیں کیا ابھی تک میرا بینک اکاؤنٹ بالکل صحیح سلامت ہے اور میرے بینک میں کم از کم اتنے پیسے ہیں کہ ہم یہ چار سال سکون سے گزار سکتے ہیں

یہ تو مکزم ضرورت سے زیادہ ہی خوددار ٹائپ تھا ورنہ نوکری کرنے کی ضرورت اسے بھی نہیں تھی داداجان نے ہمیں صرف گھر سے دور کیا تھا اپنی جائیداد سے نہیں۔

اور جہاں تک بات ہے دادا جان کی دولت جائیداد نہ ہونے والی بات تو وہ صرف میرے دادا جان کا غصہ تھا اور کچھ بھی نہیں۔

وہ اسے بہت پیار سے سمجھا رہا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی

اس وقت بھلا کون آسکتا ہے شناور اور عنایہ۔کا۔تو ولیمہ۔تھا ان کے آنے کے چانس کم تھے پھر کون ہو سکتا تھا وہ سوچتے ہوئے اٹھ کر دروازے کی طرف آیا تھا

اور دروازہ کھولنے کے بعد جو شخصیت انہیں نظر آئی تھی اسے دیکھ کر زرشے بھی پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

جبکہ دادا جان خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ان دونوں کے حیرانگی کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہے تھے۔

ہمیں تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے اکیلے میں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے تھے جہاں زر اور ان کے آنے پر خوش تھا وہی ان کا اس قدر سیریس انداز دیکھ کر وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا

ان کی اکیلے والی بات سن کر زر شے کچھ پریشان ہوئی تھی جبکہ وہ ان کو اپنے ساتھ ایک کمرے کی طرف لے گیا۔ جبکہ وہ باہر بیٹھی ان کے آنے کا انتظار کرنے لگی

ooooo

آدھا گھنٹہ ہونے والا تھا ان دونوں کو کمرے میں گئے ہوئے وہ اب تک واپس باہر نہ آئے تھے جب کہ زرشے باہر بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ نہ جانے اب کیا ہو گا دادا جان اچانک یہاں کیوں آئے ہیں

ان کا یہاں آنے کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد تو ضرور ہو گا کوئی نہ کوئی وجہ تو ضرور ہو گی اسے یہ بات سمجھ میں نہیں آ رہی تھی لیکن نہ جانے کیوں اسے ڈر لگ رہا تھا

پتا نہیں دادا جان اب زراور کو اور کون سے سزا دینے والے تھے وہ تو یہی سوچ رہی تھی کہ اگر اس نے زراور کو معاف کر دیا جس کا وہ گناہ گار ہے تو دادا جان اسے اتنی زیادہ سزا کیوں دے رہے ہیں

وہ اس کا مجرم تھا اس نے اس کے ساتھ غلط کیا تھا زبردستی اس کے ساتھ ہوئی تھی اگر وہ خود ہی اسے معاف کر کے آگے بڑھ چکی تھی تو دادا جان نے اسے اتنی بڑی سزا کیوں سنائی تھی

جبکہ دوسری طرف تو اسے کبھی کبھی زرا ور کی سمجھ نہیں آتی تھی وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے بنا سانس تک نہیں لے سکتا تھا وہ اچانک انہیں چھوڑ کر اتنا مطمئن کیسے تھا

جب وہ ان لوگوں کے بارے میں اس سے بات کر رہی تھی زرا ور نے کہا تھا چھوڑو اس ٹوپیک کو چلو ہم کوئی رومینٹک باتیں کرتے ہیں بلکہ رومنٹک فلم دیکھتے ہیں اس کے بعد اس نے ایک بہت ہی واحیات فلم لگائی تھی جس میں ضرورت سے زیادہ ہی رومانٹک سین تھے جسے دیکھتے ہوئے وہ اسے بار بار گھور رہی تھی اور اس کی گھوریوں نے اس کے رومینٹک موڈ کو اون کر دیا تھا

وہ سمجھ چکا تھا کہ زرشے کو یہ سب کچھ بالکل پسند نہیں ہے اور وہ بھی تو اسے تنگ کرنے کی خاطر ہی یہ سب کچھ کر رہا تھا وہ بہت مزے سے اس کے چہرے کے

ایکسپریشن نوٹ کر رہا تھا جس پر صاف لکھا تھا کہ اسے اس طرح کی فلمیں سخت ناپسند ہے

لیکن پھر بھی اس نے وہ فلم ہٹائی نہیں تھی جب تک فلم ختم نہ ہو جائے تب تک زراور نے اسے خوب تنگ کیا تھا

اور پھر جب دوپہر کے کھانے کے وقت وہ گھر والوں کے بارے میں بات کر رہی تھی تب بھی اس نے یہی کہا کہ کیا ان رومانٹک باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو چلو کہیں باہر چلتے ہیں اور پھر زبردستی اسے اپنے ساتھ باہر لے گیا تھا

پر باہر جا کر اس نے اسے اپنی مرضی سے بہت ساری شاپنگ کروائی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اگر زراور کو گھر سے لاتعلق کر دیا گیا تھا تو اس کے پاس اتنے سارے پیسے کہاں سے تھے یا دادا نے اسے کوئی پیسے نہیں دیئے تھے اور اسی بات

کو لے کر اس نے زراور سے سوال بھی کیا تھا کہ وہ تو جلد ہی کوئی نوکری ڈھونڈنے والا ہے

تو اس طرح سے کہ اتنے سارے پیسے کیوں برباد کر رہا ہے جو آگے ان کے بہت سارے کام آسکتے ہیں اس پر بھی زراور کے پاس ایک بہت ہی عجیب و غریب وجہ تھی اور یہ وجہ یہ تھی کہ دادا جان نے اسے صرف گھر سے نکالا ہے جائیداد سے عاق نہیں کیا

وہ اپنی لائف سٹائل چینج نہیں کرے گا وہ جتنا چاہے اتنا خرچہ کر سکتا ہے اس کی یہ ساری باتیں زرشے کو بالکل سمجھ نہیں آرہی تھی بھلا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کے گھر سے لاتعلق کر دیا اور جائیداد سے لاتعلق نہیں کیا جب کہ دادا جان نے تو اس کے سامنے بھی یہ بات کی تھی کہ اس سے شاید سڑکوں پر سونا پڑے گا

اوراس نے خود دادا جان سے کہا تھا کہ اسے زراور کی دولت نہیں چاہیے بلکہ اسے صرف اور صرف اپنے شوہر کا ساتھ چاہیے تو کیا وہ اسے آزمارہے تھے

لیکن وہ ایسا کیوں کرتے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا آخر چل کیا رہا تھا کیا سب کچھ ایسا ہی تھا جیسے نظر آرہا تھا یا اس کی پیچھے کچھ راز تھا جو وہ دیکھ نہیں پارہی تھی

وہ باہر بیٹھی کب سے انہیں سب چیزوں کو سوچ رہی تھی جب دروازہ کھلا۔دادا جان کے چہرے پر اب تک وہی سنجیدگی تھی جب کہ زراور بھی چہرے پر خاموشی لئے کمرے سے باہر نکلا

دادا جان نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور پھر اسے دعائیں دیتے ہوئے باہر نکل گئے زراور انہیں دروازے تک چھوڑنے کے لئے باہر تک آیا تھا وہ گاڑی میں بیٹھ کر جا چکے تھے جب کہ اس کے دماغ میں یہ سوال اب تک گردش کر رہے تھے

oooooo

زراور داداجان کیوں آئے تھے سب کچھ ٹھیک تو تھاناوہ اتنی دیر آپ سے کیا باتیں کررہے تھے۔اور ایسی کونسی بات کرنی تھی جو وہ میرے سامنے نہیں کر سکتے تھے وہ اٹھ کر اس کے قریب آکر اس سے سوال کرنے لگی تھی

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

وہ سب کچھ ٹھیک ہے زر اور لیکن دادا جان اپنے گھر میں فنکشن چھوڑ کر آپ سے بزنس کے بارے میں پوچھنے کو آئے ہیں میرا مطلب ہے آج توشناور بھائی اور عنایہ کا ولیمہ ہے وہ کیوں کام پر غور کر رہے ہوں گے کیونکہ آج ان کے پوتے کا ولیمہ ہے

یقیناوہ فنکشن میں بزی ہوں گے وہ اس طرح سے یہاں اچانک اپنے کسی ضروری کام کے لئے کیسے آسکتے ہیں اس کے دماغ نے پھر سے اسے سوال کرنے پر مجبور کر دیا تھا

ارے جان ایک تو تم سوال بہت کرتی ہو کہہ تو رہا ہوں کہ کچھ ضروری تھا ان کا آنا ضروری تھا اس لیے آگئے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے چلو یہ بتاؤ کہ ڈنر کا کیا پلین ہے باہر چلیں یا گھر میں ہی کچھ مل جل کر اچھا سا بنائیں وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے نزدیک کرتے ہوئے بولا

میں بناؤں گی اور آپ روم میں جائیں گے خبردار جو میرا کھانا بننے سے پہلے آپ نے نیچے قدم رکھا اور بالکل بھی مجھے تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس سے بات کرتے ہوئے اس کے بے حد قریب آچکا تھا اس کا ہر انداز سے بری طرح سے پزل کر دیتا تھا

ٹھیک ہے جانب آپ کھانا بنائیے تب تک میں رات کے لئے کوئی رومینٹک فلم ڈھونڈتا ہوں جیسے صبح دیکھی تھی ویسے ہی ایک اور فلم دیکھیں گے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے اس سے بول رہا تھا جس پر زرشے نے اسے گھور کر دیکھا

اچھا اچھا یار مذاق کر رہا ہوں میں کوئی اچھی سی پیاری سی فلم ڈھونڈ کر رکھتا ہوں اس کے گال کھینچتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف چلا گیا تھا جبکہ وہ بھی اپنے دماغ سے الٹی سیدھی سوچیں نکال کر کچن کی طرف چلی گئی

ooooo

کہاں سے آرہے ہیں آپ جناب اور کوئی احساس ذمہ داری ہے بھی نہیں آپ میں آج آپ کے پوتے کا ولیمہ اور اس طرح اتنے لوگوں کے درمیان اسے اکیلا

چھوڑ کر چلے گئے آپ کو پتہ بھی ہے سب بار بار آپ کے بارے میں پوچھ رہے تھے لوگوں کو جواب دے دے کر تھک گیا ہوں میں دادا جان نے جیسے ہی گھر میں قدم رکھا وہ ان کے سر پر سوار تھا

لڑکے ہماری طبیعت خراب تھی ہم ذرا چہل قدمی کرنے کے لیے گئے تھے اور ویسے بھی ہم تمہارے جواب دہ نہیں ہیں ہٹو ہمارے سامنے سے ہمیں اپنے کمرے کی طرف جانا ہے دادا جان نے رعب دار آواز میں کہا

اوہیلو کیسے جواب دہ نہیں ہیں آپ اگر ہم آپ کے جواب دہ ہیں تو آپ بھی ہمارے جوابدہ ہیں آپ کو ہمیں جواب دینا ہو گا بتائیں کہاں آوارہ گردیاں کر کے آئے ہیں آپ

وہ انہیں دیکھتے ہوئے سوال کر رہا تھا پھر احساس ہوا کہ اس نے ان کی شان میں غلط لفظ استعمال کر لیا ہے

نہیں میرا مطلب ہے کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں اس وقت یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا ذرا ٹائم تو دیکھیں شام کے ساڑھے آٹھ بجے ہیں

آپ کو وقت کا کوئی احساس نہیں ہے کیا وہ انہیں دیکھتے ہوئے ذرا ٹھنڈا پر کے کہنے لگا تھا کیونکہ ان کی گھوری اس بات کی گواہ تھی کہ وہ آسانی سے بخشنے والے نہیں ہیں

اب تم ہمارے آنے جانے کا وقت کنٹرول کرو گے لگتا ہے تم بھول گئے ہو کے پوتے تم ہو اور ہم تمہارے دادا ہیں۔

لیکن کوئی بات نہیں ہم تمہیں اچھے سے یہ ساری باتیں یاد کروائیں گے ہماری غیر موجودگی میں کیا کیا ہے تم نے ایسا جس پر تم ہم سے سوال کرنے کے حق دار

ہو گئے ہو دادا جان کمرے میں جانے کے بجائے وہی صوفے پر بیٹھ گئے تھے جبکہ شناور کو اپنی شامت آتی محسوس ہوئی

کیا تو میں نے کچھ بھی نہیں میں تو آرام سے بیٹھا ہوا تھا بس لوگ بار بار سوال کر رہے تھے مکرش نے اتنی مشکل سے سب کچھ سنبھالا ہے عبداللہ بیچارہ تو جواب دے دے کر اپنے کمرے میں چھپ کر بیٹھ گیا کہ اب کوئی اس کے دادا کے بارے میں سوال نہ کرے

آپ کو احساس بھی ہے لوگ کیسی کیسی باتیں کر رہے تھے آپ کی پیٹھ پیچھے اس طرح سے جوان جہاں لڑکا گھر سے غائب ہو جائے میرا مطلب ہے تھوڑا سا زیادہ ایک جوان جہاں لڑکا اس طرح کہیں غائب ہو جائے تو سوال تو اٹھتے ہیں نا

سمجھ گیا تھا کہ وہ اس کا ایک ایک لفظ پکڑنے کو ہی بیٹھے ہوئے ہیں اسی لیے ساتھ ساتھ اپنی باتوں کی درست میں بھی کر رہا تھا جبکہ دادا کا اس طرح سے فرصت

سے بیٹھ کر اسے اپنے سامنے بٹھا کر باتیں کرنے کا مطلب یہ نہیں تھا کہ سب لوگ وہاں سے چلے جائیں اب وہ اسے آسانی سے نہیں چھوڑنے والے عنایہ ان کو گڈ نائٹ کہتی آرام سے کمرے میں چلی گئی تھی۔ باقی بھی آہستہ آہستہ اس کا ساتھ چھوڑ کر جا چکے تھے۔ اور وہ دادا جان کی کلاس لینے کے لئے بیٹھا تھا دادا جان نے اس کی ذمہ داریوں کا لیکچر دے کر اسی کی کلاس لے ڈالی تھی

کہاں وہ دادا جان کو ان کی ذمہ داریوں کی لسٹ بتا رہا تھا اور کہاں دادا جان میں اسے غیر زمہ دار نالائق نہ فرمان اور پتہ نہیں کون کون سا پوتا بنا رہا تھا

اور اس کی عزت کے ساتھ رج کے بے عزتی کرنے کے بعد انہوں نے اسے مکرش کو اپنے کمرے میں بھیجنے کا حکم دے دیا تھا

جبکہ اس نے وقت دیکھا جہاں تقریباساڑھے گیارہ بج رہے تھے اس وقت مکرش کا جاگنا تقریبا مشکل تھا اور اگر وہ جاگ بھی رہا ہوا تو یہ ٹائم دادا جان کی باتیں سننے کا تھوڑی تھا

دادا جان میری اتنی ساری کلاس لینے کے بعد بھی آپ تھکے نہیں ہیں کہ اب مکرش بھی آپ کو چاہیئے تھوڑا صبر کیا کریں وہاں آپ کی پوتی پہلے ہی آپ کے پوتے سے ناراض ناراض ہو رہی ہے اور آپ اسے اتنی رات کو اپنے کمرے میں بلائیں گے اچھا تھوڑی نہ لگے گا

اس اٹھ کر ایک بھرپور انگڑائی لی تھی کیونکہ یہاں بیٹھے بیٹھے اس کی کمر بالکل تختہ بن گئی تھی اور دادا جان کے سامنے وہ کسی طرح کی حرکت نہیں کر سکتا تھا لیکن دادا جان کی اجازت ملتے ہی اس نے پوری طرح سے اپنی بوڈی کو اسٹیچ کیا تھا

کیا عنایش اس سے خفا ہے لیکن کیوں ایسا بھی کیا ہو گیا کہ وہ اس سے ناراض ہو گئی کہیں اس نے ہماری پوتی کو تنگ تو نہیں کیا دادا جان اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے تھے

واہ دادا جان آپ کی پوتہ کیا اس گھر میں آئی ہے آپ اپنے پوتوں کو مکمل بھلا چکے ہیں اور اگر آپ کی یاد بھی آتی ہے وہ بھی بے عزتی کرنے کے لئے بہت ہی ناانصافی کرتے ہیں وہ دن میں اس سے بہت زیادہ ناراض ہیں اور کہہ رہی تھی کہ مجھ سے بات مت کریں دادا جان آپ نے تو مجھے محلے کی پھوپو بنا دیا ہے جو ہر کسی کی شکایت لے کر آپ کے پاس آئے گا میں نے آپ کو کچھ نہیں بتایا اللہ جی مجھے معاف کر دیجیے

میں نے بالکل بھی کسی کے پیٹھ پیچھے برائی نہیں کی اور نہ ہی میں نے کسی کے بارے میں الٹا سیدھا کہا ہے وہ تو غلطی سے میرے کان میں ان دونوں کی لڑائی پڑ

گئی تو میں نے سوچا کہ داداجان کو بتادو میرا مقصد بالکل بھی برا نہیں تھا یہ تو دادا جان ہی مجھے اس گناہ کی طرف بلا رہے ہیں

وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سیڑھیاں چڑھنے لگا کے داداجان غصے سے اس کی پیٹھ کو گھور رہے تھے آخران کا یہ پوتا سیدھی طرح سے لائن پر کیوں نہیں آتا تھا

نہ جانے کب اس سے کہا تھا کہ دوسروں کی خبر لے کر ان کے پاس آئے۔ لیکن اس کی یہی ساری حرکتیں تو ان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر دیتی تھی

ooooooo

ooooooo

عنائش آج تو مجھے کمرے میں آنے دو دیکھو اب تو میں کانپ رہا ہوں اب لڑائی بھی ختم کر دو یار پلیز بہت ہو گیا میں اس سے زیادہ نہیں منا سکتا

میری غلطی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی بڑی تم مجھے سزا دے رہی ہوں دیکھو تو سہی میں کانپ رہا ہوں یار وہ وہی کھڑا اس سے معافی مانگ رہا تھا

جب کہ عنائش اپنا منہ بلیکٹ میں دیے سونے کی کوشش کر رہی تھی

وہ اسے تین چار بار کہہ چکی تھی کہ وہ کمرے سے چلا جائے لیکن ایسا نہیں ہو سکا تھا کیونکہ باہر اتنے زیادہ مہمان تھے جو کہ آج رکنے والے تھے اور ان کے ہوتے ہوئے

وہ کمرے سے باہر نہیں جا سکتا تھا اب تک وہ اس سے ناراض تھی اور وہ اسے منانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا

دیکھیں اگر آپ کو میں نے کمرے میں رہنے کی اجازت دے دی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ میرے ساتھ بات کریں

میں آپ سے بالکل بات نہیں کرنا چاہتی اس طرف منہ کر کے سو جائیں اسے بلیکٹ کے اندر سے آواز سنائی دی تو وہ مسکراتا ہوا بیڈ لیٹ گیا تھا

یار ایک دفعہ معاف کر دو قسم سے مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تم ان سب باتوں کو اتنا سیریس لے لو گی یار آج کے زمانے میں کوئی ایک بیوی کے ساتھ اور بیویاں نہیں رہ سکتا

تم نے نہ جانے کیسے سوچ لیا کہ میری تین چار بیویاں ہو نگی

تم خود ہی اس بات کو لے کر اتنی زیادہ سیریس ہو گئی تھی کہ میں نے تمہیں مناسب وقت پر بتانے کا سوچا

لیکن بے وقوفی کی بھی تو انتہا ہوتی ہے نہ تم نے کیسے سوچ لیا کہ میری تین چار بیویاں ہوں گی

اور وہ ایک ساتھ ایک حویلی میں رہتی ہوں گی آج کے زمانے میں کیا ایسا ممکن ہے نہیں نہ تم بھی نہ تمہاری سوچ بھی بہت معصوم ہے

میں نے تمہیں بتانے کا کہیں دفعہ سوچا لیکن پھر کچھ نہ کچھ ایسا ہو گیا کہ میں نے اس بات کو ٹال دیا میری نظر میں یہ بات اتنی اہمیت رکھتی ہی نہیں تھی

کہ میں اسے تمہیں بتانا ضروری سمجھتا اور نہ ہی مجھے اس بات کا اندازہ تھا کہ تم اس بات کو لے کر اس حد تک سیریس ہو

چلو نہ بس اب لڑائی لڑائی معاف وہ اس کو اپنی میں لے چکا تھا

وہ جو کب سے اندر مسکراتے ہوئے اس کی باتیں سن رہی تھی اس کی حرکت پر چہرہ باہر نکال کر اسے گھورنے لگی

اف ایسے گھورتے ہوئے کیا لگتی ہو اس نے ہنستے ہوئے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی ہنسی نکل گئی اور اس کی ہنسی نکلتے ہی وہ اور زیادہ فری ہو گیا

ہنسی تو پھنسی اس نے اسے گدگداتے ہوئے کہا تو عنائش کی پیاری سی کھلکھلاہٹ پورے کمرے میں گھونجنے لگی اس کو مسکراتے دیکھ کر وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے

اسے اپنے ساتھ لگاتا مزید باتیں بتانے لگا جب اچانک ہی اسے یاد آیا کہ اسے دادا جان کے کمرے میں جانا تھا

داداجان کے کمرے میں جانا ہے مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے تم سونا مت میں جلدی واپس آجاؤں گا

وہ اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے کہنے لگا تو عنائش نے اسے دیکھا وہ بھی جاننا چاہتی تھی کہ وہ زراور کے فون کے بارے میں کیا بات کرنا چاہتا ہے

نہ جانے کیوں اسے ان سب چیزوں میں بہت زیادہ انٹرسٹ تھا فی الحال تو وہ بس یہی چاہتی تھی کہ زراور گھر واپس آجائے

اور اسے تو وہ کل دوپہر کا قصہ بتانے والی تھی جب مہربان شاہ نے اس کی خاطر اپنی بیوی کی بہت ساری بے عزتی کی تھی لیکن اس وقت مکرش کو جانے کی جلدی تھی تو اس نے بھی اسے نہیں روکا تھا

اور وعدہ بھی کر لیا تھا کہ جب تک وہ واپس نہیں آجاتا وہ نہیں سوئے گی کیونکہ وہ بھی اسے بہت کچھ بتانا چاہتی تھی۔

ooooo

دادا جان سب کچھ ٹھیک ہے نا اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ویسے تو میں نے ہر چیز کا انتظام کروا دیا تھا فارم ہاؤس میں لیکن پھر بھی اسے پہلی بار حویلی سے دور کیا ہے

تو کچھ عجیب بھی لگ رہا ہے وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے ان سے کہنے لگا تھا وہ بیڈ پر لیٹے کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے اسے دیکھ کر اٹھ کر بیٹھ گئے

ہمیں تو لگا تھا کہ تم سو گئے ہم نے شناور سے کہا تھا کہ تمہیں بلا دے لیکن اس نے کہا کہ تمہاری اور عنائش کی کوئی لڑائی چل رہی ہے

کیا ہوا سب کچھ ٹھیک تو ہے نا تم دونوں میں وہ پریشانی سے پوچھنے لگے تھے جبکہ ان کے فکر مند انداز پر وہ مسکرا دیا تھا

دادا جان میاں بیوی میں چھوٹے موٹے جھگڑے تو چلتے ہی رہتے ہیں اتنی کوئی بڑی بات نہیں تھی بس چھوٹی سی بات پر مجھ سے خفا ہو گئی تھی

لیکن میں نے اسے منا لیا ہے آپ فکر نہ کریں دادا جان بھی اس کی مکمل بات سن کر کچھ حد تک ریلیکس ہو گئے تھے

اسے تنگ مت کیا کرو بہت معصوم ہے ہماری پوتی اسے خوش رکھا کرو وہ اسے سمجھا رہے تھے جب کہ وہ خاموشی سے ان کی بات سنتا مسکرا رہا تھا

آپ بے وفا ہو گئے ہیں دادا جان جب سے آپ کی لاڈلی پوتی آئی ہے آپ نے تو میرے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے کہاں مجھ سے اتنی محبت کیا کرتے تھے

اور کہاں اب آپ کو میری بالکل پرواہی نہیں ہے بس پوتی کے ہی ہو کر رہ گئے ہیں آپ وہ شکایت کر رہا تھا جب کہ دادا جان اس کے انداز پر مسکرا دیئے

وہ ہماری اکلوتی پوتی ہے بے شک ہم اس سے بے انتہا محبت کرتے ہیں لیکن تم لوگ بھی ہمیں کم عزیز نہیں ہو ہم بس یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا خاندان واپس مل جائے اسی لئے تو ہم نے اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے

زر اور کو خود سے الگ کبھی بھی نہیں کرتے ہمارا پوتا شناور ہمیں عجیب قسم کے دلائل دے رہا ہے کہتا ہے کہ مکزم اور شناور کی غلطی کو ایک برابر کیسے قرار دیا ہم نے جب کہ ان دونوں کی غلطیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے

بے شک زراور نے کسی کی زندگی برباد نہیں کی اس نے محبت میں یہ قدم اٹھایا ہے اس نے اگر کسی کے ساتھ کچھ غلط کیا بھی ہے

تو اسی کے ساتھ جس سے وہ محبت کرتا ہے اور زرشے بھی اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے کو تیار ہے وہ اس کے ساتھ بہت خوش ہے ہم آج ہی دیکھ کر آئے ہیں

اگر وہ خود ہی اپنے شوہر کو معاف کر کے آگے بڑھ چکی ہے کہ ہم اسے سزا دینے والے بھلا کون ہو سکتے تھے

لیکن ہم نے پھر بھی اسے سزا دی اپنے دل پر پتھر رکھ کر ہم نے تمہاری بات مانی ہے اگر اب اس مقصد میں ناکام رہے تو ہم تمہیں کبھی معاف نہیں کریں گے مگر لئے بات یاد رکھنا وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہے تھے

تھینک یو سو مچ دادا جان آپ پلیز فکر نہ کریں انشاءاللہ ہم ناکامیاب نہیں ہوں گے شاید آپ نے نوٹ نہیں کیا ہم نے یہ سب کچھ صرف اپنا گھر واپس جوڑنے کے لیے کیا تھا

لیکن میں نوٹ کر رہا ہوں کہ عنائش ان سب چیزوں میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہے میں نے اسے پوری بات بتادی تھی

اور سب کچھ جاننے کے بعد وہ بھی وہ زرا ور کو گھر واپس لانے میں مکزم اور امرش مدد کر رہی ہے شاید آپ نے نوٹ نہیں کیا آج کل وہ سب سے گلنے ملنے لگی ہے

اور ہر کسی کے سامنے وہ جان بوجھ کر بار بار زرا ور کا ذکر کرتی ہے تاکہ سب کو اس کی یاد رہے اور ہم سب اسے بہت زیادہ مس کرتے ہوئے

اسے واپس گھر لے آئے آج صبح ناشتے کی میز پر اس نے کتنی دفعہ زراور کا نام لیا یہ تو آپ جانتے ہی ہیں

اور اگر دیکھا جائے تو عنایہ بہت کوشش کر رہی ہے خود کو نارمل ظاہر کرنے کی وہ خود کو اس بات کے لیے راضی کر رہی ہے کہ مکزم کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا

دادا جان اگر ہم یہ فیصلہ نہیں کرتے تو ہمارا گھر بکھر جاتا شناور صرف عنایہ کے خوف کی وجہ سے یہ گھر چھوڑ کر جا رہا تھا

صرف اسے مکزم کے ڈر سے دور کرنے کے لیے وہ اسے یہاں سے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا اور شناور کے بنا آپ نے چار سال کیسے کاٹے ہیں یہ ہم جانتے ہیں

عنایش کو یہاں ایک مہینہ مکمل ہونے والا ہے میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک مہینے کے بعد میں اپنے آپ اسے لے کر جاؤں گا

اور اگر میں اس وقت اسے لے کر چلا گیا تو شاید اس کو یہاں سے جانے کا کوئی فرق ہی نہیں پڑے گا لیکن میں چاہتا ہوں

کہ وہ ان رشتوں کی اہمیت کو سمجھے ایک دوسرے کا ہونا نہ ہونا کتنا اہم ہے اسے اس بات کا احساس ہے

میں اسے اس بات کا احساس دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں سب لوگ اس سے کتنی محبت کرتے ہیں کل چاچو نے عنائش کی خاطر چاچی بیگم کی بہت بے عزتی کی ہے کیونکہ وہ اس کے ساتھ بہت برا رویہ رکھ رہی تھی

چاچو نے اپنی بیٹی کے ساتھ اس طرح کے سلوک پر ایکشن لیا انہوں نے چاچی بیگم کو اس بات کا احساس دلایا ہے

کہ ان کی بیٹی ان کے لیے کتنی اہم ہے وہ اس بات کو لے کر کافی مطمئن لگ رہی تھی

اس سب کے بعد عنائش کے دل میں چاچو کے لیے ایک نرم جذبہ تو ضرور جاگا ہوں گا

اور سب سے اہم بات دادا جان ہمارے ہی گھر میں ہمارا کوئی دشمن ہے جو کہ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے

ہمیں بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ شخص کون ہے

ہمارے ہی گھر میں کوئی ہمارا دشمن ہے اور ہمیں پتا تک نہیں زراور کے فون سے وہ ساری چیزیں نکلی گئی ہیں

اور زراور کا فون اب تک اسے گھر میں ہے فون آف ہو چکا ہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ فون اب تک گھر کے اندر ہی ہے

ہمیں بس وہ فون مل جائے اور یہ پتہ چل جائے کہ زراور کا فون کس نے چوری کیا ہے تو ہم یہ بھی آسانی سے پتہ لگا لیں گے کہ وہ شخص کون ہے نو ہمارے ہی گھر میں رہ کر ہمارے ہی خلاف کام کر رہا ہے

وہ ان کے پاس بیٹھا انہیں سب کچھ بتا رہا تھا جب کہ دادا جان خود بھی یہ سوچ کر پریشان تھے کہ آخر ان کے گھر میں ایسا کون شخص ہو سکتا نو اس طرح کی بے ایمانی کرے

لیکن ان کے پوتے کا یہ آئیڈیا انہیں بہت پسند آیا تھا مگر ش دادا جان کی خواہش کے مطابق اس گھر کو جوڑنے کی اپنی سی کوشش کر رہا تھا

اور دادا جان کو اس کا یہ انداز بہت پسند آیا تھا وہ زر اور کو ساری بات پہلے ہی بتا چکے تھے کہ وہ کس طرح سے یہ سارا کچھ کریں گے یہ سب کچھ فلحال اک راز تھا جو انہی تینوں کے بیچ تھا

ان کے علاوہ گھر کا اور کوئی فر نہیں جانتا تھا کہ زر اور کو اس پلین کے مطابق ہی گھر سے نکالا گیا ہے

ورنہ اپنی شادی والی رات ہی وہ دادا جان کو سب کچھ بتا چکا تھا نکاح کے چار دن پہلے ہی اس نے دادا جان کے سامنے اپنا ہر راز کھول کر رکھ دیا تھا

اس نے وہ ساری تصویریں اور ویڈیوز ان کو دکھادی تھی ان کو بتادیا تھا کہ یہ نکاح پہلے سے ہو چکا ہے اور اس کے پیچھے کی وجہ یہ تھی وہ دادا جان سب کچھ چھپا نہیں پا رہا تھا

اس نے انہیں چند دن پہلے ہی سب کچھ بتادیا تھا لیکن وہ اس سے سخت خفا ہوئے تھے اور شادی کے دن تک وہ اس سے خفا ہی تھے

لیکن جس دن سب کچھ ٹی وی چینل پر وائرل ہوا اس دن وہ پریشان ہو گئے تھے کہ اچانک ہی سب کچھ کیسے ہو گیا

یقیناً ان کا گھر توڑنے کے لیے سازش کی گئی تھی لیکن دشمن کی اسی سازش کو ناکام بناتے ہوئے وہ اسی کے جال میں اسے پھنساتے ہوئے اپنے گھر کو اور مضبوطی سے جوڑ رہے تھے

○○○○○

عنائش یار تم نے یہ شوپنگ کا پلان نا بہت غلط وقت پر بنایا ہے

کیونکہ تمہیں پتہ تو ہے بس ابھی ابھی میری شادی ہوئی ہے اور شادی کے بعد نہ مجھے بہت سارے کپڑے جوتے مل چکے ہیں مجھے شاپنگ کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے

لیکن تمہارا جانا ضروری ہے اسی لیے میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن مجھے آئسکریم اور چاکلیٹ اگر تمہاری مرضی ہو تو لے دینا میں تمہیں فورس نہیں کروں گی

وہ بڑے مزے سے بول رہی تھی جبکہ عنائش صرف اسے سن رہی تھی وہ بھی حیرت سے پوری آنکھیں کھولے

یہ لڑکی ہر کام کتنا آسانی سے کرتی تھی اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنی زندگی میں اتنی ساری مصیبتوں کا سامنا کر کے یہاں تک آئی ہے وہ بہت چلبلی اور زندہ دل لڑکی تھی کسی کو بھی عنایہ سے محبت ہو جائے

وہ جب سے یہاں آئی تھی اسے اس گھر میں سب سے زیادہ یہی لڑکی اچھی لگی تھی ویسے تو سب کے ساتھ ہی اسکی کافی اچھی انڈر سٹینڈ نگ ہو گئی تھی

لیکن عنایہ کے ساتھ باتیں کرتے اس کے ساتھ وقت گزارتے اسے بہت مزہ آتا تھا۔

یہ کہاں جانے کی تیاری ہو رہی ہے شناور نے کمرے میں قدم رکھا تو اسے خود پر بڑی سی چادر لیتے ہوئے کہیں باہر جانے کی تیاری میں لگے دیکھا

ہم شاپنگ پر جا رہے ہیں شناور بھائی میں اور عنایہ مجھے کچھ ضروری چیزیں لینی تھی عنائش اسے دیکھ کر تھوڑی پریشان ہو گئی تھی کیونکہ امریش اور مکزم نے شناور کو کچھ بھی بتانے سے منع کر رکھا تھا

ارے تم لوگ اکیلے کیسے جاؤ گی آ جاؤ نیچے میں گاڑی نکالتا ہوں وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا جس پر عنائش اور زیادہ پریشان ہو گئی جب کہ وہ تو خوش ہو گئی تھی کہ وہ خود گاڑی ڈرائیو کر کے ان کے ساتھ جائے گا

نجانے کیوں آج کل شناور کے ساتھ وقت گزارنا اسے بہت اچھا لگتا تھا اس کا دل چاہتا تھا یہ شخص ہر وقت اس کے سامنے رہے اس کا ہر وقت آس پاس ہونا اس کی باتیں اس کی پرواہ کرنا اسے اچھا لگنے لگا تھا۔

وہ اس کا بہت خیال رکھتا تھا اس کا دل اپنے آپ ہی شناور کی طرف کھچنے لگا تھا نہ جانے کیوں وہ شخص اس کے ذہن پر سوار ہوتا جا رہا تھا

نہیں ہمیں آپ کو ساتھ لے کر نہیں جانا کیونکہ ہم نے کچھ ضروری چیزیں لینی ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ آپ ہمارے ساتھ جائیں عنائش کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بہانہ بنائے

لیکن میری پیاری بہنا میں کونسا آپ کے ساتھ اندر مارکیٹ تک جاؤں گا آپ لوگ آرام سے شاپنگ کر کے آجانا میں باہر آپ کا انتظار کروں گا وہ اس کا مسئلہ سمجھتے ہوئے کہنے لگا

نہیں اب جائیں گے ہی نہیں مجھے پتا ہے سب بہانے ہیں اپنی بیگم کے ساتھ رہنے کے

میں آپ کی بیگم کو اغوا کر کے اپنے ساتھ نہیں لے کر جا رہی تو آپ اس معاملے میں بالکل بے فکر رہیں اور یہی گھر پر بیٹھیں ہم جلدی واپس آ جائیں گے آپ کو پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے

وہ ہر ممکن طریقے سے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ اس کی اس بات پر اس نے ایک نظر عنایہ کی طرف دیکھا تھا اس کے چہرے پر سرخی اس بات کی گواہ تھی۔

Zubi Novels Zone

کہ عنائش کی بات نے اس کے دل میں ہلچل مچ دی ہے

ٹھیک ہے یار لے جاؤ میری بیوی کو زرا ور سے ملنے اس کے گھر جا رہا ہوں اس نے سرگوشی میں اسے لالچ دیا تھا

عنائش اس کی بلا کتنی ہی اچھی دوست کیوں نہ ہو لیکن زرشے کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا تھا اور زرشے سے ملنے کے لئے تو وہ ہر وقت بے چین رہتی تھی۔

آپ میری پارٹنر کو لالچ نہ دیں ہم بھی زر اور بھائی اور زرشے سے ملنے جا سکتے ہیں بلکہ ہم تو واپسی پر ان سے مل کر ہی آئیں گے اس نے فورا اسے اس لالچ سے نکالا تھا جس پر وہ خوش ہو گئی تھی

مائی ڈیر پیاری سی بہنا شاید آپکو پتہ نہیں ہے دادا جان نے اسے لاتعلق کیا ہوا ہے اور سوائے اس گھر کے باغی بیٹے کے اس سے ملنے کوئی نہیں جا سکتا شاور نے اسے اپنی اہمیت کا احساس دلایا تھا

مائی ڈیر پیارے سے برادر شاید آپ بھول رہے ہیں کہ میں دادا جان کی اکلوتی لاڈلی پوتی ہوں اور وہ میری کوئی بات نہیں ٹال سکتے تو مجھے ہر گز لاتعلق نہیں کر سکتے اگر پوتی کی لسٹ میں نہ بھی آؤں نا تو بھی مجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا

اس نے بڑے مزے سے شناور کی اہمیت اس کے منہ پر مارتے ہوئے اپنی اہمیت یاد دلائی تھی اور اس بار عنایہ کھلکھلا کر ہنسی تھی

بے شک وہ دادا جان کا سب سے لاڈلا پوتا تھا جو اپنی ہر ایک بات منوا سکتا تھا لیکن عنائش کی اہمیت الگ تھی اس سے زیادہ دادا جان کے لئے کوئی بھی اہم نہیں تھا

اور اس بات کا گواہ وہ خود تھا وہ کتنی بار مکرش کو دادا جان سے ڈانٹ کھاتے سن چکا تھا

اور دادا جان اس کے سامنے بھی کتنی بار کہہ چکے تھے کہ عنائش کے ساتھ ٹھیک سے رہا کرو اس کے ساتھ وقت گزارنے کی کوشش کیا کرو اسے زیادہ سے زیادہ وقت دیا کرو

اس کے لئے سمجھنا مشکل نہ تھا کہ عنائش دادا کے لیے کتنی اہم ہے وہ منہ بنا کر رہ گیا

مائی ڈیر پیاری سی بہنا اور مائی ڈیر گندی سی بیوی جہنم میں جاؤ دونوں میں جا رہا ہوں زراور کے گھر اور وہاں جا کر آئس کریم اور چاکلیٹ پارٹی بھی کروں گا وہ پیر پٹختا کمرے سے نکل گیا تھا

جبکہ اس کے کمرے سے جاتے ہی پیچھے تک ان دونوں کے قہقہوں کی آوازیں اسے سنائی دیتی رہی تھی

000000

چلو امرش وہ گھر سے نکل چکے ہیں ہمیں بھی اب نکلنا ہو گا ان دونوں کی گاڑی نکلتے ہی وہ سیدھا اپنے کمرے میں آیا تھا

لیکن یہاں امرش کے ساتھ اپنی ماں کو بیٹھے دیکھ کر پریشانی سے اس کے قریب آ گیا تھا

کیا ہوا امرش تمہاری طبیعت ٹھیک تو ہے نا تم مجھے سہی نہیں لگ رہی وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ ماما اس کے پاس ہی بیٹھ کے اس کا ہاتھ تھامے ہوئی تھیں

ہاں ٹھیک نہیں ہے وہ مکزم اور تم اتنے لاپرواہ کیسے ہو سکتے ہو تمہیں اس کا خیال رکھنا چاہیے اور تم اس حالت میں اسے ہر طرف لیے گھوم رہے ہو مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اتنی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہو

یہی تو حالت ہے آج کل کے بچوں کی اپنی صحت کی بالکل فکر نہیں ہے جب دیکھو باہر گھومنے جانا ہے حال دیکھو اس کا بالکل بھی تمہارے ساتھ نہیں جا رہی اگر تمہارا جانا اتنا ضروری ہے تو اکیلے چلے جاؤ لیکن میں اسے کہیں نہیں لے کر جاؤ

جانے دوں گی آج سے میں خود اس کا خیال رکھو گی تمہیں تو بس گھومنے سے ہی فرصت نہیں ہے

تم لوگ اپنی ذمہ داری کا کچھ احساس کرو ماں بننے والی ہے وہ اسے باہر کا کھانا نہیں کھانا چاہیے لیکن تم ہر روز اسے کسی نہ کسی ہوٹل میں لے کر جاتے ہو

تمہیں تو کسی چیز سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے سب لوگ تم لوگوں کی روٹین سے پریشان ہیں خاص کر بابا جان کہہ رہے تھے کہ تم لوگ گھر پر کیوں نہیں رہتے

اب میں تم لوگوں کی کسی طرح کی کوئی لاپرواہی برداشت نہیں کروں گی اس کا خیال میں خود رکھوں گی تم لوگوں کو اپنے ہونے والے بچے کی پرواہ ہو یا نہ ہو مجھے اپنے پوتے پوتی کی بہت پرواہ ہے اسی لئے اب سے تم جہاں بھی جاؤ کہ بالکل اکیلے جاؤ گے اور یہ لڑکی 24 گھنٹے میری نہیں نا گرانی میں رہے گی وہ بولے جا رہی تھی جب کہ وہ دونوں خاموشی سے انہیں سن رہے تھے

آج ان دونوں کا جاننا بے حد ضروری تھا آج ہی تو وہ لوگ عنایہ سے مل کر اس کا ڈر ختم کرنے کی کوشش کرنے والے تھے لیکن وہ ماں کی بات کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتے تھے

وہ اپنی صحت کو چھوڑ ان لوگوں کی پرواہ کر رہی تھی ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ وہ اپنی ماں کو ہرٹ نہیں کر سکتے تھے

لیکن مکزم کی بات تو شاید عنایہ سننے کے بارے میں سوچے گی بھی نہیں وہ کیسے عنایہ سے بات کرے گا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا جبکہ ماں کی بات کے بر خلاف بھی نہیں جا سکتا تھا امرش اسے اشارہ کر رہی تھی کہ وہ اکیلے ہی چلا جائے اسے یقین تھا کہ وہ اسے سمجھانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن عنایہ کا اکیلے سامنا کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا

لیکن آج اس ڈر کو ختم تو کرنا تھا آج اسے ہر حال میں عنایہ سے ملنا تھا یہ موقع شاید اسے واپس نہ ملتا اس کو یقین دلاتا وہ اکیلے ہی باہر نکل آیا

آج اسے عنایہ کے ڈر سے لڑنا تھا عنایہ کو اس کے ڈر سے نکالنا تھا تب ھی سب کچھ نارمل ہو سکتا تھا یہ گر مھر ایک بار پھر سے جڑ سکتا تھا عنایہ کا ڈر ختم ہو سکتا تھا اس کی ایک نئ زندگی شروع ہو سکتی تھی آج اسے اپنی شرمندگی اپنا پچھتاوا ایک طرف رکھ کر عنایہ سے بات کرنی تھی

آج اسے عنایہ کو اس اندھیری رات سے باہر نکالنا تھا جو اس کی دیں تھی

000000

واؤ یار یہاں تو بہت مزے کی ڈریسنگ ہے میں یہاں سے کوئی اچھی چیزیں سلیکٹ کرتی ہوں وہ کب سے ادھر سے ادھر چیزیں سلیکٹ کر رہی تھی لیکن

اس نے جو چیزیں خریدی تھی وہ نہ ہونے کے برابر تھی اگر عنایہ کو اس بات کا احساس ہوتا کہ یہ لڑکی شاپنگ کرنے میں اتنے زیادہ نخرے کرتی ہے تو وہ کبھی اس کے ساتھ آنے کی غلطی نہ کرتی

یار اب بس بھی کرو مجھے بہت زیادہ بھوک لگی ہوئی ہے نہ جانے تم نے کتنی دیر لگانی ہے وہ تیسرے فلور کی طرف جا رہی تھی جب کہ وہ بری طرح سے تھک کر اس سے کہنے لگی

میرا پیارا بچہ تمہیں بھوک لگی ہوئی ہے مجھے ببھی نا بالکل احساس ہی نہیں ہوا تم ایسا کرو وہ سامنے پارلر نظر آ رہا ہے وہاں جاؤں اور لنچ ارڈر کرو میں ساری چیزیں لے کر وہاں پہنچتی ہوں

زیادہ دیر نہیں لگاوں گی وہ سامنے کی طرف اشارہ کر رہی تھی ریسٹورنٹ بالکل سامنے ہی تھا اور شیشے سے پورا مارکیٹ بھی نظر آ رہا تھا اگر سخت بھوک نہ لگی

ہوتی تو شاید وہ انکار کر دیتی لیکن وہ اپنے پیٹ کے معاملے میں کسی بھی طرح کا کمپرومائز کرنے کو تیار نہیں تھی

ٹھیک ہے لیکن تمہارے پاس صرف دس منٹ ہیں اگر دس منٹ میں تم نہ آئی تو کھانا کھا کر واپس چلی جاؤں گی اور پھر مجھے اپنے ساتھ چلنے کے لیے مت کہنا وہ بولی جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر اپنا موبائل فون نکالنے لگی

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooo

عنایہ اس کے سامنے ہی سامنے والے ریسٹورنٹ میں داخل ہو چکی تھی جب کہ اس نے مکرش کو فون کیا تھا

مسٹر کہاں ہیں آپ آپ کا انتظار کر رہی ہوں لوکیشن سینڈ کر رہی ہوں مجھے ابھی لینے کے لیے پہنچیں ورنہ میں آپ سے خفا ہو جاؤ گی بالکل بات نہیں کروں گی

وہ ایک ہی سانس میں اپنی بات بول گئی تھی جبکہ مکر شر اپنا بہت ہی ضروری کام نپٹا کر باہر نکلا تھا اور اب میٹنگ کی طرف جانے والا تھا اس کی کال پر پریشان ہو گیا

مسز بیوٹیفل تم ہو کہاں میں آتا ہوں اس وقت تمہیں لینے کے لئے پہلے یہ تو بتاؤ مجھے وہ کسی کے انداز میں کہنے لگا تو وہ مسکرا دے می

میں نے لوکیشن سینڈ کر دی ہے میں شاپنگ کرنے کے لیے آئی ہوئی تھی لیکن اب بہت دیر ہو چکی ہے جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے جلدی سے آئیں میں آپ کا انتظار کر رہی ہوں اس نے جلدی جلدی کہا تھا جب کہ وہ اپنی میٹنگ کے بارے میں سوچنے لگا

جان میری بہت ضروری میٹنگ ہے جو اگلے دس منٹ میں شروع ہونے والی ہے مجھے اس کو اٹینڈ کرنا ہے یہ بہت لازمی ہے وہ پریشانی سے بتانے لگا تھا

کیا آپ کی وہ میٹنگ مجھ سے زیادہ ضروری ہے اس نے اداسی سے کہا تھا جب کہ مکرش کا دل دھڑکنا بند ہو گیا تھا

تم سے ضروری تو یہ جان بھی نہیں تم فون رکھو میں ابھی پہنچتا ہوں اس کو پیار سے کہتے ہوئے فون بند کرتا اس کی لوکیشن چیک کرتے ہوئے گاڑی کی چابی لے کر اس کو لینے کے لئے نکل چکا تھا

Zubi Novels Zone

oooooo

وہ اسے لینے کے لئے آ چکا تھا وہ کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی ڈرائیور کو اس نے واپس گھر بھیج دیا تھا کیونکہ یہ ساری پلاننگ وہ کر کے ہی گھر سے نکلی تھی اور اب اس نے سب کچھ پلین کے مطابق کرنا تھا

اس کو دیکھتے ہیں وہ خوشی سے ہاتھ ہلانے لگی تھی مکرش نے اسے جلدی سے آنے کا اشارہ کیا تو وہ بھاگتے ہوئے گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی

تمہیں اس طرح سے اکیلے گھر سے نہیں نکلنا چاہیے تھا اگر تمہیں ضروری آنا تھا تو مجھے بتا دیتی میں تمہیں خود لے آتا تم نے ذکر تک نہیں کیا کے تم آنے والی ہو وہ گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا

ارے یہ سارے باتیں آپ کو بعد میں بتاؤں گی فی الحال چھوڑیں آپ یہ بتائیں کہ مجھے کیا کھلائیں گے کیوں کہ ابھی تک میں نے لنچ نہیں کیا اور مجھے اس وقت زوروں کے بھوک لگی ہوئی ہے

اور لنچ نہ کرنے کی وجہ سے میں ٹھیک سے شاپنگ تک نہیں کر پائی اور پلیز گاڑی کسی اچھے سے ریسٹورینٹ میں روکیں تاکہ میں کچھ پیٹ پوجا کر سکوں

اگر آپ کا ارادہ مجھے جلدی گھر چھوڑ کر واپس آفس کے طرف جانے کا ہے تو میں آپ کو پہلے بتا دیتی ہوں کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہونے والا

آپ مجھے اس وقت کہیں اچھی سی جگہ سے کھانا کھلائیں گے اور پھر ہم دونوں گھومنے کے لیے کسی پارک یا بیچ پر چلیں گے آج کا سارا دن آپ کے نام کیا یاد کریں گے آپ کو بڑی خوشی سے اپنا پیار اسے بتا رہی تھی جب کہ مکرش مسکرائے جا رہا تھا

اس کا ارادہ سچ میں اسے گھر چھوڑ کر واپس اپنے کام پر آنا تھا آج کے یہ میٹنگ بہت ضروری تھی جو وہ اٹینڈ نہیں کر پایا تھا اگر وہ انکار کرتا تو یقیناً وہ اس سے یہی کہتی کہ آپ کی میٹنگ کیا مجھ سے زیادہ ضروری ہے

اور ایسا تو ہر گز بھی نہیں تھا اس کی زندگی میں اس لڑکی سے زیادہ اہم اور کچھ بھی نہیں تھا یہ بات وک بہت جلدی سمجھ چکا تھا

بے شک کسی کی زندگی میں اہم ہونا اہمیت نہیں رکھتا تھا بلکہ ساری زندگی کے لیے اہم رہنا اہمیت رکھتا تھا اور وہ ہمیشہ اسے اپنی سب سے پہلے پیورٹی سمجھتا تھا

تو حکم کریں جان عزیز کہاں لے کر چلنا ہے آپ کو مکرش شاہ کی ساری زندگی آپ کے نام یہ وقت کیا چیز ہے

اف کتنے رومینٹک ہیں آپ آئی لو یو۔ خوشی سے چہکتے ہوئے آسانی سے کہتی اسے ساکت کر گئی تھی وہ بالکل خاموش ہو گیا تھا جب کہ اس کی خاموشی پر وہ بھی اسے دیکھنے لگی وہ اچانک اتنا سیریس کیسے ہو گیا تھا اسے سمجھ نہ آیا

جب اگلے ہی لمحے وہ اسے تھام کر اپنے سینے میں بھیج چکا تھا

آئی لو یو ٹو میری جان آئی لو یو سو مچ۔ شکریہ مجھے اپنے دل میں جگہ دینے کے لیے مجھے ہمیشہ یوں لگتا تھا کہ یہ رشتہ کہیں نہ کہیں زبردستی پر بنا ہے لیکن آج تمہارے اظہار نے مجھے ہر طرح کے وہم سے نکال دیا ہے آئی لو یو سو مچ

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بول رہا تھا جبکہ

اس کی نگاہیں جھکا گئی تھی اس سے الگ ہوتے ہوئے اس کے گال سرخ ہو چکے تھے

وہ گہری نظروں سے اس کے حسین چہرے کو دیکھ رہا تھا

اف اب ادھر دیکھیں مجھ سے نہیں شرمایا جاتا وہ منہ بنا کر بولی تو مکرش کا بے ساختہ قہقہ بلند ہوا

بڑی مشکل سے اس کی طرف سے نظریں ہٹا کر اس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔

اور اب وہ بہت ہی حسین شام گزارنے جا رہا تھا

ooooo

وہ کب سے بیٹھی اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی لیکن نہ جانے وہ کہاں رہ گئی تھی اب تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی

لگتا ہے پھر سے کچھ خریدنے کے چکر میں پھنس گک لڑکی مکرش بھائی کیسی بیوی پائی ہے آپ نے جسے خود ہی نہیں پتا کہ اسے کیا خریدنا ہے

نصیب تو آپ کے بھائی شناور صاحب کے ہیں انہوں نے اتنی اچھی بیوی پائی ہے کہ کچھ بھی خریدنا ہو تو پہلے ہی گھر سے لسٹ بنا کر نکلتی ہے

ایسے خوش نصیب لوگ بھی دنیا میں کم ہی پائے جاتے ہیں وہ شناور کی قسمت پر رشک کرتی ساتھ ہی ساتھ وہ آئس کریم سے مکمل انصاف بھی کر رہی تھی جب تھوڑی ہی دیر میں اس کے سامنے والی کرسی پر کوئی آکر بیٹھا

اس کے چہرے کی تمام تر رونق مکزم کو اپنے سامنے دیکھ ختم ہو چکی تھی

وہ یہاں کیا کر رہا تھا کیا وہ اس کے پیچھے یہاں تک آیا تھا نہیں وہ ایسا ہر گز نہیں کر سکتا تھا وہ جانتا تھا کہ عنایہ اسے دیکھ کر اپنی زندگی کے سب سے تلخ باب کو یاد کرنے لگتی ہے وہ اسے واپس اندھیرے میں نہیں جانے دے سکتا تھا

اسے اس بات کا احساس تھا کہ مکزم اپنے کئے پر پچھتا رہا ہے اور جو کچھ بھی ہوا ہے اس سب کے لئے وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا ہے

لیکن اسے یہ بھی پتہ تھا کہ فی الحال وہ ان سب چیزوں کے لیے تیار نہیں ہے وہ کبھی جان بوجھ کر اس کے سامنے آنے کی غلطی نہیں کر سکتا تو کیا وہ انجانے میں یہاں آکر بیٹھا تھا اگر ایسا تھا تو اسے خود کو کمپوز کرنا تھا

اس نے جلدی سے اپنے چہرے پہ ہاتھ مارتے ہوئے اس سب کچھ نارمل قرار دینے کی کوشش کی تھی وہ خود کو بے حد نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی

اب وہ اس کوشش میں کتنی کامیاب تھیں اور کتنی ناکام یہ تو سامنے بیٹھے شخص کو ہی پتا تھا لیکن فی الحال وہ بہت پریشان لگ رہی تھی اور مکزم اس کی پریشانی کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ بھی رہا تھا

ooooooo

شناور صاحب آپ کی بیگم صاحبہ کہاں ہیں ویسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہوں کہ ولیمے کے اگلے ہی دن دولہا صاحب یہاں ہیں دلہن کے پہلو میں نہیں ہیں زراور نے بڑے مزے سے ویلکم کرتے ہوئے اس کے دل کو آگ لگائی تھی

چپ کر جا کمینے میں تجھے فون پر بتا تو چکا ہوں کہ وہ میرے ساتھ نہیں آئی بلکہ دادا کی لاڈلی کے ساتھ نکل گئی ہے کہی

اس عورت کو ذرا احساس نہیں ہے میرا کیا اس کا شوہر لوگوں کو کیا جواب دیتا پھرے گا نکل گئی شاپنگ کرنے کے لئے اور اب یقیناً کہیں بیٹھ کر آئسکریم ٹھوس رہی ہو گی

اور میں یہاں پر بادلوں کی طرح دائیں بائیں ہو رہا ہوں کبھی دادا جان سے چھپتا ہوں تو کبھی کسی اور سے جسے دیکھو ایک ہی سوال پوچھ رہا ہے جیسے عنایہ کو میں

نے اپنی جیب میں ڈال کر رکھا ہو جیسے ہی کوئی پوچھے نکال کر ان کے سامنے رکھ دوں

وہ غصے سے کہتا اندر آ کر صوفے پر لیٹ گیا تھا جبکہ اس کی باتوں پر اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہ وہ کب سے اسے گھورے جا رہی تھی

تیری بیوی مجھے گھور رہی ہے اسلام علیکم بھابی جان آپ کو سلام نہیں کیا اسی لئے تو نہیں غصہ آ گیا مجھ پر وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا

وعلیکم سلام وہ منہ بنا کر کہتی ہوں ٹلکچن کی طرف چلی گئی تھی جبکہ شناور نے اشاروں ہی اشاروں میں اس سے پوچھا تھا کہ تیری بیوی کو کیا مسئلہ ہے مجھ سے

میری جان میری بیوی کو تجھ سے کوئی مسئلہ نہیں ہے تیری زبان سے مسئلہ ہے جو کبھی خاموش نہیں رہتی ہر وقت اس میں کھجلی رہتی ہے

کبھی تیری زبان سے میرے لئے خوبصورت الفاظ نکل رہے ہوتے ہیں تو کبھی تو عنایہ کے شان میں قصیدے پڑھ رہا ہوتا ہے اور میری بیوی سے یہ چیزیں برداشت نہیں ہوتی

تجھے پتا ہے اس کے لئے زندگی میں دو ہی لوگ بہت اہم ہیں ایک میں اور ایک تیری بیوی جن کے خلاف وہ کچھ نہیں سن سکتی لیکن تیری زبان سے اگر ہم دونوں کے لیے کوئی اچھے الفاظ نکلیں گے نہ تو وہ قیامت کا دن ہو گا

جب تجھے روز حساب جنت میں جانے کے لئے ہماری سفارش کی ضرورت ہو گی ورنہ اس سے پہلے یا اس کے بعد تو ہمارے لئے کچھ اچھا بولے ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے بس اسی لیے وہ تجھ سے خفا ہو جاتی ہے

وہ اسے بتاتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا

بیچاری بہت معصوم ہے تیری بیوی اسے پتہ ہی نہیں ہے کہتم لوگوں کی جب تک تعریف نہ ہو تب تک تم لوگوں کی عقل ٹھکانے نہیں آتی یہ میری مجبوری ہے میں تم دونوں کی شان میں قصیدہ پڑھتا ہوں

ورنہ تم دونوں کو جوتے لگانے۔چاہے وہ اسے دیکھ کر مسکرایا جبکہ زرشے کیچن سے نکلتے اس کے سامنے پکوڑے رکھے

چائے بنا رہی ہوں ابھی شروع مت کیجئے گا جیسے ہی زرا اور کا ہاتھ پکڑوں کی پلیٹ کی طرف گیا وہ پہلے ہی بولی

پیاری بھابھی تم نے ثابت کر دیا کہ تم اس دنیا کی سب سے بیسٹ بھابھی ہو میرے دل کی آواز کیسے سنی تم نے میرے اندر لاؤڈ سپیکر لگا ہے

جو تمہیں میرے پکوڑے کھانے کی خواہش کا اندازہ ہو گیا ابھی نہ تھوڑی دیر پہلے مجھے پکوڑوں کی خوشبو آ رہی تھی مجھے لگا شاید میرا دل بہت زیادہ مچل رہا ہے اسی لیے میں ان کی خوشبو کو محسوس کر رہا ہوں لیکن تم کتنی اچھی ہو یار

تم ان پاگلوں میں کیسے پھنس گئی تمہیں تو میری ٹیم میں ہونا چاہیے تھا یو آر دا بیسٹ بھابھی ان داور لڈو وہ اس کی تعریف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ زرشے صرف ہاں میں سر ہلاتی واپس کچن میں چلی گئی اندر آتے ہوئے بے ساختہ ایک مسکراہٹ اس کے لبوں پر آ گئی تھی اس کا دیور برا نہیں تھا بس زبان بہت چلتی تھی اس کی۔

000000

میں تم سے بہت ضروری بات کرنے والا تھا اور اس کام میں عنائش نے میرا ساتھ دیا ہے وہ واپس جا چکی ہے تم اس وقت صرف میرے ساتھ ہو تم مجھ پر

اعتبار کر سکتی ہو دیکھو میں تمہارے ساتھ کچھ بھی برا نہیں کرنے والا میں صرف تم سے معافی مانگنے یہاں آیا ہوں

وہ جو خود کو ریلکس کر رہی تھی اور اس ساری سچویشن میں خود کو نارمل ظاہر کر رہی تھی اس کی ایک ہی بات نے اسے اندر تک گھبرا دیا تھا وہ اس شخص کے ساتھ اکیلی یہاں موجود تھی جس نے اس کی زندگی برباد کر دی تھی

وہ کیسے اس شخص پر یقین کرتی جس نے فقط 13 سال کی ایک لڑکی کے ساتھ اتنا برا کیا تھا اسے اپنے تھپڑ سے بے حال کر دیا تھا اسے ڈرایا دھمکایا تھا

اس کا تشدد وہ بھو نہیں سکتی تھی وہ ایک بھی چیز نہیں بلا سکتی تھی یہ تو اس کی غلط فہمی تھی کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا سب کچھ نارمل ہو جائے گا اب سب کچھ ویسا نہیں ہو سکتا تھا وہ چیز اب تک اس کے دماغ میں تھی اور وہ ساری چیزیں ابھی تک اس کے دماغ سے نکلی نہیں تھی

اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی وہ یہاں اس شخص کے سامنے نہیں رہ سکتی تھی اگلے ہی لمحے وہ اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے اٹھ گئی تھی وہ اس کی کوئی بات نہیں سن سکتی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا

اس شخص نے ایک بار پھر سے اسے دھوکے سے یہاں بلایا ہے اور نہ صرف اسے یہاں بلایا ہے بلکہ اس نے اس سب چیزوں کی باقاعدہ پلاننگ کی ہے اور اس میں عنائش بھی شامل تھی اسے اس کے ساتھ نہیں آنا چاہیے تھا

شاید وہ جانتی ہی نہیں تھی کہ اس شخص نے اس کے ساتھ کیا کیا تیزی سے وہاں سے جانے لگی کہ اچانک ہی مکزم نے اس کا ہاتھ تھام لیا

نہیں عنایہ تم یہاں سے اس طرح سے نہیں جاسکتی بات مکمل کرنے کا ایک موقع تو دو مجھے میری صفائی پیش کرنے کا ایک موقع دو پلیز صرف ایک بار میری بات سن لو

میرا ہاتھ چھوڑیں مکزم شاہ میں کچھ نہیں سننا چاہتی ہوں اور نہ ہی میں آپ کے ساتھ ایک پل بھی رہ سکتی ہو آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے اس طرح سے یہاں بلانے کی

وہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑاتی غصے سے دھکا دیتے ہوئے جانے لگی تھی جب اچانک ہی مکزم نے ایک بار پھر سے اس کا ہاتھ تھاما اس کا ہاتھ بے اختیار اٹھا اور مکزم کے گال پر چھاپ چھوڑ گیا یہ عمل بالکل بے اختیارانہ تھا اسے خود بھی پتہ نہ چلا کہ وہ کیا کر چکی ہے

مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سنی نفرت ہے مجھے آپ سے اور آپ کے اس گھٹیا طریقے سے اگر آپ کو مجھ سے بات کرنی تھی تو وہاں حویلی میں سب کے سامنے کرتے

آپ لوگ صرف مجھے دکھ دے سکتے ہو اور کچھ بھی نہیں کیا چاہیے آپ کو معافی چاہیے مجھ سے جائیں میں آپ کو معاف کرتی ہوں کرنا لیکن خدا کے لئے یہ سب کچھ کرنا بند کرے

آپ سے دور رہتی ہوں اس لیے نہیں کیوں کہ آپ سے ڈر لگتا ہے مجھے بلکہ اس لیے دور رہتی ہوں کیونکہ نفرت ہے مجھے آپ سے آپ کی وجہ سے میرا کردار اچھالا گیا مجھے بدکردار کہا گیا

آپ نے میری آبرو نہیں لوٹی لیکن کوئی فرق بھی نہیں چھوڑا۔آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو معاف کرنا آسان ہے نہیں مکزم شاہ چار سال خود کو بد کردار کہلوایا ہے میں نے

میرا دکھ آپ کبھی نہیں سمجھ سکتے اس لیے بہتر ہو گا کہ مجھ سے دور رہیں ۔میرے منہ سے یہ الفاظ نکل سکتے ہیں کہ میں آپ کو معاف کرتی ہوں لیکن اس دل میں آپ کے لیے وہ پہلے جیسا مقام کبھی نہیں آئے گا

خدا کے لئے چھوڑ دے یہ سب کچھ میں خود دادا جان سے بات کرنے والی تھی کہ زراور بھائی کو گھر واپس بلا لے کیونکہ میں آپ کو معاف کر دیتی ہوں

لیکن اس سے پہلے آپ نے ایک بار پھر سے اپنا آپ دیکھا دیا۔آپ کبھی نہیں بدل سکتے آپ جانتے ہیں کہ آپ کا سامنے آنا مجھے تکلیف دیتا ہے لیکن پھر بھی آپ وہی کر رہے ہیں۔

وہ آنسو صاف کرتی وہاں سے نکل گئی تھی لیکن وہ کہاں جائے گی ڈرائیور جا چکا تھا

وہ اس طرح اسے نہیں چھوڑ سکتا تھا وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگا تھا

ooooooo

عنایہ غصے سے وہاں سے باہر نکل آئی تھی

وہ تقریبا بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آیا تھا

وہ اسے اکیلے نہیں جانے دے سکتا تھا

کیونکہ یہاں پر ڈرائیور نہیں تھا۔اور عنائش بھی مکرش کے ساتھ جا چکی تھی

ایسے میں وہ اسے کبھی بھی تنہا نہیں چھوڑ سکتا تھا

چاہے وہ اس سے کتنی ہی خفا کیوں نہ ہو

لیکن وہ اسے اس طرح سے چھوڑ کر تو ہر گز نہیں جا سکتا تھا

اسے کسی بھی حالت میں اسے اپنے ساتھ واپس لے کر جانا تھا

وہ جانتا تھا یہ اس کے لیے کافی زیادہ مشکل ہے

کیونکہ عنایہ اس کے ساتھ کہیں بھی جانے کے لیے ہر گز راضی نہیں ہو گی

لیکن یہ اس کی مجبوری تھی

اس کی ناراضگی غصہ نفرت ہر چیز اپنی جگہ واسے اکیلے جانے دینے کا رسک بھی نہیں لے سکتا تھا

اسے ہر حال میں اس کے ساتھ جانا تھا

وہ باہر آیا تو عنایہ کسی گاڑی کی تلاش میں نظر دہراتی نظر آئی تھی

میں تمہاری ناراضگی غصہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتا ہوں

لیکن ذرا سوچو کہ تم یہاں سے اکیلی کیسے جاؤ گی

عنائش واپس گھر جا چکی ہے۔اور اس وقت میں تمہیں کسی ڈرائیور کے ساتھ ہر گز نہیں جانے دوں گا

تھوڑی ہی دیر میں اندھیرا ہو جائے گا

کم از کم تو مجھ پر اتنا یقین تو کر سکتی ہو کہ اس وقت میرے ساتھ گھر تک جا سکو

کیا میں تمہارے لئے اتنا بے یقین ہو چکا ہوں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تھا

دیکھیں پلیز میں آپ سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی وہ اپنے فون پر لگے ہوئے اس سے بولی تھی

یقیناوہ کسی کو فون کر رہی تھی لیکن کس کو یہ وہ نہیں جانتا تھا

عنایہ بچپنامت کرو دیکھورات ہورہی ہے میں تمہیں اس وقت اکیلا کہیں نہیں جانے دوں گا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا

مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا سمجھے آپ وہ غصہ ہونے لگی تھی

ہاں میں تمہارا راستہ چھوڑ رہا ہوں لیکن تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ تمہیں ہر قیمت پر میرے ساتھ چلنا ہو گا

میں تمہیں یہاں اکیلا تو ہر گز چھوڑ کر نہیں جا رہا وہ اپنی ضد پر قائم تھا

جب کہ عنایہ کو اس پر غصہ آ رہا تھا

وہ اس کا پیچھا کیوں نہیں چھوڑتا تھا

میں نہیں جاؤں گی آپ کے ساتھ سنا آپ نے وہ مسلسل فون کان سے لگائے غصے سے بولی

لیکن نہ جانے کیا وجہ تھی کہ شناور اس کا فون ہی نہیں اٹھا رہا

پتہ نہیں اسے اچانک کیا ہو گیا تھا۔ وہ اس کا فون کیوں نہیں اٹھا رہا تھا

تھک ہار کر اس نے فون اپنے بیگ میں ڈالا اور یوں ہی چل دی

جبکہ مکزم اس کے پیچھے پیچھے ہی آ رہا تھا وہ کسی بھی قیمت پر اسے اکیلا نہیں جانے دے سکتا تھا

جبکہ وہ اس سے تنگ آچکی تھی

ooooo

حد ہے وہ کب سے فون کر رہی ہے کم از کم فون تو اٹھا تو ٹی وی دیکھنے میں بزی تھا زرا اور اس سے کہنے لگا

تو نظر نہیں آرہا میں فلم دیکھ رہا ہوں اور میں بہت بیزی ہوں کسی ایرے غیرے سے بات نہیں کر سکتا

وہ غصے سے جواب دیتا پھر سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گیا

ایک تو اور ایک تیری ناراضگیاں کیا میں کم تھا یہ سب نخرے اٹھانے کے لیے جو اب تو نے عنایہ کے ساتھ بھی یہی سارے کام شروع کر دیے

وہ افسوس کرتے ہوئے بولا تھا

میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر بہت زیادہ پیاری ہے اپنی بہن تو لے خود بات کر لے تجھے نہیں پتہ کہ وہ کیوں فون کر رہی ہے لیکن شناور شاہ جانتا ہے

اسے نہ صرف میرا دل جلانا ہے اور کچھ بھی نہیں مجھے یقین ہے کہ اس وقت بھی کسی ہوٹل میں بیٹھ کر آرام سکون سے آئسکریم ٹھوس رہی ہو گی یا تھوڑی دیر میں اس طرف آنے والی ہو گئی یا شاید پہنچنے والی ہو گی

یا ڈرائیور نے انہیں واپس گھر لے کر جانے سے انکار کر دیا ہو گا تو ایسے میں انہیں ایک ڈرائیور کی ضرورت ہو گی

تیری بہن کوایویں بس میری یاد نہیں آتی جب آخیر لیول کی کوئی مجبوری ہوتی ہے تب یاد آتی ہے۔

اوراب اس لڑکی کے لیے نہ میری فلم خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے تھوڑی دیر میں ہی اپنی شکل دکھائے گی تو جتنی باتیں کرنی ہوئی کر لینا

وہ سخت نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا اوراب پھر سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گیا اس بار زراور نے کچھ بھی نہیں کہا تھا

وہ جب یہ سے کچھ کہتا تھا پچھتاتا ہی تھا تو بہتر تھا کہ وہ اس کے منہ ہی نہ لگے

اسے تو اس وقت اپنی فلم سے مطلب تھا عنایہ اور عنایش آنے والی تھی یہ بات سن کر زر شے خوش ہو گئی تھی

لیکن اس بات کا اظہار اس نے شناور کے سامنے ہر گز نہیں کیا تھا

اس کے شوہر کا یہ بھائی کب کس بات پر برا مان جائے وہ جانتی ہی نہیں تھی

پورا نہیں بلکہ بہت زیادہ عجیب قسم کا انسان واقعہ ہوا تھا یہ شخص

اسے سمجھنا زرشے جیسی لڑکی کے بس سے باہر تھا

وہ تو بس عنایہ اور عنایش کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اور پھر ان لوگوں کے لئے کچھ بنانے کچن میں آ گئی

وہ دونوں مارکیٹ سے آ رہی تھیں تو یقیناً ان لوگوں نے ڈنر نہیں کیا ہو گا

اور زرشے کا ارادہ تھا کہ وہ دونوں یہیں پر کھانا کھا کر جائیں

باہر اندھیرا ہوتا جارہا تھا تو یقیناً اب کھانے کا وقت تھا

وہ جلدی جلدی ہاتھ چلاتی ان لوگوں کے لیے کچھ اچھا سا بنانے میں لگ گئی تھی اب تو اسے بس ان کے آنے کا انتظار تھا اس کی کوشش تھی کہ وہ ان دونوں کے آنے سے پہلے کھانا تیار کر لے۔ لیکن اب پتہ نہیں وہ اس کوشش میں کامیاب ہونے کی والی تھی یا نہیں

ZNZ Zubi Novels Zone

ooooooo

عنایہ کافی آگے نکل چکی تھی اسی لیے مکزم نے اپنی گاڑی نکالتے ہوئے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا

یہ تو خدا کا شکر ہے کہ یہاں پر کوئی ٹیکسی وغیرہ نہیں آتی تھی

اورنہ وہ اس وقت کسی بھی انجان ڈرائیور کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ سکتی تھی

وہ اس وقت اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت نہیں دے رہی تھی اور وہ جانتی تھی کہ وہ اس کے پیچھے آرہا ہے

لیکن پھر بھی وہ رکی نہیں بلکہ تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھتی گئی

جبکہ تھوڑے فاصلے پر اسے چند لوگ نظر آئے جنہیں دیکھتے ہی اسے خوف سا محسوس ہوا وہ لوگ بیٹھے کیا کر رہے تھے اس کے لیے سمجھنا مشکل نہ تھا

اس نے نشائی اور جواریوں کا سن رکھا تھا لیکن دیکھ پہلی بار رہی تھی

اور فلموں میں ان کے کرتوت بھی دیکھ چکی تھی دل میں قرآنی آیتوں کا ورد کرتے تیز قدم اٹھانے لگی

اور جتنا جلدی ہو سکے ان کے قریب سے گزر گئی

ان لوگوں نے بھی اس پر زیادہ غور نہیں کیا تھا وہ سب لوگ اپنے ہی کام میں مصروف رہے عنایہ ان کے قریب سے گزرتے ہوئے سکھ کا سانس لے چکی تھی

لیکن یہ کیا آگے تو جنگل تھا اور اب آسمان پر بجلی بھی چمک رہی تھی تھوڑی دیر پہلے والی روشنیاں اندھرے میں بدل چکی تھی رات شروع ہو چکی تھی رات کے ساتھ ساتھ اس اندھیرا سے

اب اسے ڈر لگ رہا تھا وہ آگے قدم نہیں بڑھا سکتی تھی آگے جنگل کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں تھا اور اسے راستہ بھی پتہ نہیں تھا اس نے واپس جانا بہتر سمجھا

جب اچانک ہلکی ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی

وہ تیز قدم اٹھاتی ایک بار پھر سے ان لڑکوں کے قریب سے گزرنے ہی لگی تھی کہ اچانک وہ چار پانچ لڑکے اس کے آگے پیچھے گھیرا بنانے لگے

کہاں جا رہی ہے لگتا ہے راستہ بھول گئی آؤ ہم چھوڑ آتے ہیں تمہیں تمہارے گھر وہ دیکھنے میں ہم درد تو ہر گز نہیں تھے لیکن اچھا بننے کے لیے الفاظ استعمال کر رہے تھے

تھینک یو بھیا میں چلی جاؤں گی آپ لوگوں کی مدد کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگوں نے پوچھا اتنا ہی کافی ہے اور میں رستہ نہیں بھولی بس کسی کے آنے کا انتظار کر رہی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے جلدی سے قدم اٹھانے چاہے

تو جانے من کسی اور کا انتظار کیوں کر رہی ہو ہم تمہیں تمہاری منزل تک پہنچا دیتے ہیں ان میں سے ایک آدمی اس کے قریب آتے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے لگا

جان من ہو گی تیری ماں ہٹ پیچھے وہ غصے سے اسے دھکا دیتے ہوئے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگی تھی

پکڑو اسے بھاگنے نہ پائے ان میں سے ایک آدمی کی آواز اسے سنائی تھی ہوٹل کی طرف جانے کی بجائے وہ دوسری طرف آگئی تھی۔ایسا کیسے ہوا تھا اسے خود بھی پتہ نہ چلا

اگر وہ سڑک کی طرف بھاگتی تو شاید وہ جلدی ہوٹل تک پہنچ جاتی

ڈر کے مارے اس نے غلط راستہ چن لیا تھا یہ راستہ کہاں جانے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی

بس وہ بھاگے جا رہی تھی اور وہ پانچ غنڈے اس کے پیچھے بھاگ رہے تھے مکزم کہاں چلا گیا تھا اسے نہیں پتا تھا اور نہ ہی وہ مکزم کا خیال اس کے دماغ میں آ رہا تھا اس کے دماغ میں بس ایک ہی خیال آ رہا تھا

اور وہ خیال تھا شاور شاہ کا بے شک ہم مصیبت میں اسی کو یاد کرتے ہیں جو ہمارے دل کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے

اور آج کل اسے سوائے شاور کے اور کسی کا ہوش ہی نہیں تھا

وہ مسلسل دعا کر رہی تھی کہ کہیں سے شاور آجائے

لیکن یہ دعائیں دعائیں ہی رہیں وہ لڑکے اس کے قریب پہنچ رہے تھے وہ جتنا جلدی ہو سکے اتنا جلدی بھاگ رہی تھی

یہ راستہ اسے کہاں لے کر جا رہا تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔

بس وہ مسلسل بھاگ رہی تھی وہ لڑکے کس نیت سے اس کا پیچھا کر رہے کہ وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی وہ اتنی بچی نہ کہ ان کی نیت کو نہ سمجھ پاتی

OOOOOOO

وہ اچانک بری طرح سے گری تھی اس کے گرتے ہی ان لوگوں نے آکر اسے پکڑ لیا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی برا کرنے کے بارے میں سوچتے ایک زوردار مکا سامنے لڑکے کے منہ پر لگا تھا

وہ لڑکا زمین پر جا گرا تھا جبکہ ایسا ہی ایک زوردار مکا عنایہ کا بازو تھامنے والے کے منہ پر دے مارا

اور پھر اگلے ہی لمحے عنایہ کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے پیچھے کرتے ہوئے ایک زوردار ٹانگ اس آدمی کو ماری جس کا دوسرا بازو اپنے قبضے میں کر رکھا تھا

کوئی لاوارث سمجھ کر رکھی ہے تم لوگوں نے کیا وہ زمین پر کھڑے لڑکے کو مسلسل ٹانگیں مارتے ہوئے کہنے لگا

مکزم بھائی اور مار واس کو دیکھو اس نے مجھے مارا میرے بال اتنی زور سے کھینچے اور مجھے اور بھی مرنے والا تھا

باقی لڑکے جو اچانک اپنے سامنے کسی آدمی کو دیکھ کر وہاں سے بھاگنے کی تیاری کرنے لگے تھے ایک آدمی مکزم کے ہاتھ لگ گیا تھا وہ اسے پیٹنے لگا اور عنایہ جوش میں اسے اور مارنے کا کہنے لگی

عنایہ فکر مت کرو اسے تو میں جیل میں چھوڑو گا ایسے لوگوں کی ہمارے معاشرے میں کوئی جگہ نہیں ہے

بالکل بھائی اس کو ہم جیل میں لے کر جائیں گے لیکن جانے سے پہلے اس کا علاج ہم کریں گے عنایہ شناور شاہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے شیرنی ہے شیرنی

وہ اپنا جوتا اتار کر اس لڑکے کی پٹائی کرنے لگی تھی جب کے مکزم نے بھی اس کا شوق پورا کرنے دینے کی خاطر اس کے دونوں بازو کو اپنی مضبوط گرفت میں پکڑ رکھا تھا

منہ پر مارو گڑیا تاکہ اس لعنتی کو کچھ عقل آئے

بلکہ سر پر بھی اس کو تو میں پوچھ لوں گی وہ ایک زوردار ٹانک اس کے گھٹنوں پر مارتے ہوئے بولی تھی کھوتے آدمی تیرے گھر میں ماں بہن نہیں ہے

۔۔۔کمینے آج میں تجھے تیری امی یاد کروادوں گی بلکہ پورا خاندان یاد آجائے گا تجھے وہ اسے جوتے سے ادھر ادھر مار رہی تھی

مکزم اس کی حرکتوں پر مسکرائے جا رہا تھا جب اچانک ہی وہ آدمی اس کی پکڑ سے نکل کر بھاگ گیا تھا

ارے یہ ذلیل کمینہ بھاگ گیا آپ کے ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں کیا وہ مکزم کو غصے سے روتے ہوئے کہنے لگی تھی جب کہ کا غصہ ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرنے لگا

دفع کرو جانے دو اسے ہم گھر چلتے ہیں بارش ہو رہی ہے پھینکو اسے اس نے عنایہ کے ہاتھ میں موجود چھوٹا سا ڈھنڈا اس کے ہاتھ سے لے کر پھینکا تھا

برستی بارش میں وہ اس کے ہاتھ صاف کرنے لگا تھا اس کا کندھے پر لگی تھی شاید گرنے کی وجہ سے

وہ اس کا ہاتھ تھامیں اسے اپنی گاڑی کی طرف لایا تھا جہاں اس کی گاڑی کے دونوں لائٹ آن تھی لیکن وہ اتنی زیادہ ٹینشن میں تھی

یاشاید ان لوگوں کا ڈر اس حد تک اس پر سوار تھا وہ اس کے دونوں ہاتھوں کو تھامے گاڑی کی طرف بڑھ رہے تھے اس وقت وہ بالکل کوئی شیرنی محسوس ہوتی تھی یہ بات الگ تھی کہ تھوڑی دیر پہلے اس کی ساری ہیروپنتی نکل چکی تھی

ooooo

شناور کافی دیر ان لوگوں کا انتظار کرتا رہا لیکن ان لوگوں کی واپسی نہ ہوئی تو اس نے عنایہ کو فون کرنے کے بجائے عنائش کو فون کر دیا اسے جاننا تو تھا ہی کہ آخر اس کی بیوی ہے کہاں۔ وہ اس سے ہزار ناراض سہی لیکن وہ لاپرواتو ہر گز نہیں تھا

اور عنائش نے فون پر کہہ دیا تھا کہ وہ لوگ گھر واپس آ چکے ہیں ان کا ارادہ تھا زرا ور سے ملنے جانے کا لیکن وہ بہت زیادہ لیٹ ہو چکی تھی اسے لئے اپنے گھر واپس چلی گئی۔

یہ سن کر اسے تھوڑا عجیب تو لگا تھا کہ عنایہ اس طرح سے زراور سے ملے بنا کیسے جا سکتی ہے اور پھر زرشے نے اتنا اچھا انتظام کر دیا تھا اسے زرشے کی محنت خراب ہونے کا دکھ تو تھا لیکن اس نے ان دونوں کی طرف سے معذرت کر لی تھی

اور پھر تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھا کر وہ بھی گھر کی طرف نکل چکا تھا اسے اپنی بیوی کی خبر بھی تو لینی تھی جس کی وجہ سے اس کی بھابھی اداس ہو گئی تھی کوئی مذاق تھوڑی تھا کھانے کے بعد آخر کار وہ اس کی گڈ لسٹ میں آ چکی تھی

اور اپنی گڈ لسٹ میں موجود ہر انسان کا خیال رکھنا تو شاور اپنا فرض سمجھتا تھا

OOOOOOO

وہ مکرش کے ساتھ جا چکی تھی اور جب اس سے اسے شاور کا فون آیا پہلے تو وہ گھبرا گئی تھی یقیناوہ اپنی بیوی کے بارے میں ضرور پوچھے گا

تو وہ اسے کیا جواب دے گی ویسے تو ان لوگوں کی پلاننگ نے ٹھیک سے کام کیا تھا لیکن شناور کا اس سے فون آنا یہ اس کے لیے کافی پریشان کن بات تھی کیونکہ وہ کبھی بھی اسے فون نہیں کرتا تھا کہیں اسے سب کچھ پتہ تو نہیں چل گیا اس ڈر کے ساتھ اس نے فون اٹھا لیا تھا اس وقت مکرش کھانے کا بل پہ کرنے کے لیے گیا ہوا تھا جب کہ وہ بھی واپس جانے کی تیاریوں میں لگی تھی

اس نے شناور سے کہا تھا کہ عنایہ اور وہ واپس گھر آ چکے ہیں اور زرشے کی طرف واپس لیے نہیں آ سکے کیونکہ کافی زیادہ دیر ہو گئی تھی

اسی لیے کہیں بھی اور جانے کے بجائے وہ لوگ سیدھا حویلی آ گئی اس نے یہ سارے جھوٹ بہت ہی مشکل سے بولے تھے لیکن پھر بھی شناور نے یقین کر لیا تھا اگر وہ مکرش کے سامنے اس طرح سے بات کرتی تو اسے پتہ چل جاتا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے

لیکن دادا کے باغی پوتے اور اس کے شوہر میں بہت فرق تھا۔اس نے مکرش کے واپس آنے سے پہلے اپنے چہرے کے ایکسپریشن نارمل کیے تھے تاکہ مکرش کو کچھ بھی پتا نہ چلے اور پھر اس کے آتے ہیں وہ دونوں اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھے اور اس وقت وہ واپس گھر جانے کی تیاری کر رہے تھے

پتہ نہیں مکزم نے عنایہ سے بات کر بھی لی ہو گی یا نہیں کیا پتا اس نے اسے معاف بھی کیا ہو گا یا نہیں لیکن اسے یقین تھا وہ اسے گھر واپس ضرور لے آئے گا

oooooo

مکزم بھائی یہاں روکیں مجھے آئس کریم کھانی ہے وہ بازار کے بیچ سے نکل رہے تھے جب اچانک عنایہ نے فرمائش کر دی

عنایہ بارش میں بھیگنے کی وجہ سے تم پہلے کب سے چھینک رہی ہو تمہیں سردی ہو رہی ہے اور اب یہ دیکھو بیٹا تو یہ ٹھیک ہو جائے پھر میں تمہیں خود لے آؤں گا فی الحال ہم گھر چلتے ہیں کافی دیر ہو رہی ہے مکزم نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا آپ مجھے ایک آئس کریم نہیں کھلا سکتے اتنے کنجوس ہے آپ مجھے یقین نہیں آرہا میں اتنے کنجوس انسان کی بہن ہوں اگر آپ کی جگہ مکرش بھائی زرا اور بھائی ہوتے وہ مجھے دو آئس کریم لے کر دیتے یہاں تک کہ ایک تو عبداللہ بھائی بھی لے دیتے لیکن آپ اتنا کنجوس تو میرا شوہر بھی نہیں ہے

وہ دوہائی دینے لگی تھی جب کے اس کے اس انداز پر وہ پریشان ہو گیا تھا

عنایہ میں صرف اس لیے منع کر رہا ہوں کیوں کہ تمہیں سردی ہو رہی ہے تمہاری طبیعت پہلے ہی اتنی زیادہ خراب ہے مزید خراب ہو جائے گی

طبیعت کس کی ہے آپ کی یا میری وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تو مکزم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

طبیعت تو تمہاری ہی ہے۔۔۔۔۔

خراب میری چیز ہے نا آپ کو اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے آپ آئسکریم لے کر دے رہے ہیں یا نہیں میرے پاس اپنے پیسے بھی ہیں اس نے اپنا بیگ دکھایا تھا

فائن لے کے آتا ہوں تم یہاں بیٹھو آرام سے وہ مشکل سے ہی سہی مگر مان گیا تھا جس پر عنایہ سکون سے سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی

اس کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ تھی وہ خود کو بہت ریلیکس محسوس کر رہی تھی اگر آج وہ نہ آتا تو وہ گنڈے اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

بے شک بھائی اپنی بہنوں کی عزت کے محافظ ہوتے ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ جو کچھ مکزم نے اس کے ساتھ کیا تھا وہ بھلانا بہت مشکل تھا لیکن اس کے ساتھ جینا بھی بہت مشکل تھا

اسے اس چیز سے باہر نکلنا تھا وہ کوشش کر رہی تھی لیکن اس سے نہیں ہو پا رہا تھا وہ بار بار اس کے سامنے آتا تو وہی سب اس کی آنکھوں کے سامنے آجاتا جو اس رات اس نے اسے دکھایا تھا

وہ اس کی ساری اچھائیاں بھلا چکی تھی اس کے دل و دماغ پہ اسی رات کا مکزم کا انداز چھپ گیا تھا اور اسے اس کو مٹانے کے لیے مکزم سے بات کرنی تھی مکزم کی بات کو سمجھنا تھا

مشکل سے ہی سہی لیکن اس نے اپنے دل میں مکزم کے لیے گنجائش نکالی تھی اسے تھپڑ مارنے کے بعد اس کے ذہن میں یہی سوچ رہی تھی کہ اسے ایک بار مکزم سے کھل کر بات کر لینی چاہیے

جنگل سے واپسی کی راہ لیتے ہوئے اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ مکزم کے ساتھ واپس گھر جائے گی اس سے بات کریں گی اسے بات کرنے کا نہ صرف موقع دے گی بلکہ اس کی بات کو سمجھے گی بھی

زر اور کو گھر واپس لانے کا یہی ایک راستہ تھا کہ وہ اپنے دل سے مکزم کے لیے نفرت نکال دے اور سچ یہ تھا کہ اس نے کبھی بھی مکزم سے نفرت نہیں کی تھی

بس اس رات جو کچھ بھی ہوا اس سے وہ بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی تھی وہ رات کا اندھیرا اپنی چیخوں کی آوازیں اسے خوف زدہ کر دیتی تھی اور اس نے کبھی اس ڈر سے نکلنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی

مکزم اسے اس ڈر سے نکالنے کی ایک ننھی سی کوشش کرنا چاہتا تھا جس میں وہ کامیاب ہوتا کہ نہ ہوتا اس کا فیصلہ عنایہ نے کرنا تھا کہ اس سے پہلے ہی یہ سب کچھ ہو گیا اور پھر مکزم نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ ہمیشہ اس کے لئے موجود ہے اس کا محافظ بن کر

اگر اللہ نے ہی اسے عنایہ کے لیے فرشتہ بنا کر بھیج دیا تھا تو پھر عنایہ بھی تو اپنا دل تھوڑا سا بڑا کر کے اسے معاف کر سکتی تھی اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو چکی تھی اس وقت گاڑی میں آرام سے بیٹھی وہ اس کے پیسوں سے آئس کریم کھاتے پرانی ہر بات بھول چکی تھی وہ جانتی تھی کہ اسے اس کام میں وقت لگے گا لیکن وہ ناکامیاب ہر گز نہیں ہو گی

ooooooo

ٹریکر سے پتا چل گیا ہے کہ وہ فون اس وقت کہاں موجود ہے لیکن ہمیں آپ کے گھر کے اندر آنا ہو گا مکرش سے ملنے کے لیے کوئی آدمی آیا ہوا تھا

مکرش خود تو گھر پر نہیں تھا لیکن عبداللہ کی موجودگی میں وہ اسے ہی پوری بات بتانے لگا

آفیسر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے آپ گھر کے اندر آجائیں اگر ہمیں بھائی کے فون کے بارے میں ساری انفارمیشن مل سکتی ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں

وہ اسے اپنے ساتھ اندر لے جاتے ہوئے کہنے لگا آفیسر کے ہاتھ میں کوئی مشین تھی جس سے وہ ہمو بائل کا ایریا چیک کر رہا تھا اور اس کا دعوی تھا کہ وہ اسے فون تک پہنچا دے گا

عبداللہ خود بھی بہت دنوں سے پریشان تھا وہ سب کچھ جاننا چاہتا تھا لیکن یہ سب کچھ دن بدن مشکل ہوتا جا رہا تھا زرا اور گھر واپس نہیں آ رہا تھا جس کی وجہ سے گھر میں بہت بے سکونی تھی

سارا دن سب لوگ اپنے اپنے کمرے میں بند رہتے تھے نا تو کوئی باہر نکلتا تھا اور نہ ہی وہ کسی سے کوئی بات چیت کرتا تھا وہ سب کی روٹین سے کافی زیادہ پریشان ہو چکا تھا دو تین بار وہ دادا کے کمرے میں گیا لیکن وہ بھی اداس ہی بیٹھے ہوئے نظر آئے

اس کے لیے دادا جان کی پریشانی دیکھنا بے حد مشکل تھا اسی لیے وہ عنائش مکزم اور امرش کا ساتھ دینے کا فیصلہ کر چکا تھا انہوں نے خود اس سے کہا تھا کہ ہم کچھ ایسی پلاننگ کر رہے ہیں جس سے زر اور بھائی گھر واپس آ جائیں گے بس اسی لئے وہ بھی لوگوں کا ساتھ دینے لگا اسے ان کا آئیڈیا بالکل پسند نہیں آیا تھا کیونکہ شاید وہ اتنے سالوں سے عنایہ کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

اس کا یہی کہنا تھا کہ اس سب سے عنایہ کو تکلیف ہو گی اور ہم اسے کسی بھی طرح کی تکلیف نہیں دے سکتے لیکن پھر کہیں نہ کہیں اسے ان سب چیزوں میں عنایہ کے بھلائی نظر آ رہے تھی اس کا خاندان گھر ایک بار پھر سے جڑ سکتا تھا سب لوگ ایک بار پھر سے ایک ساتھ ہو سکتے تھے اور اسے اور کچھ نہیں چاہئے تھا یہی وجہ تھی کہ وہ ان لوگوں کا ساتھ دینے کے لئے راضی ہو گیا

مکرش سے ملنے کے لیے کسی کمپنی سے ٹریکٹر کی مدد سے موبائل کا پتہ لگانے والے لوگ آ گئے تھے وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر گھر کی تلاشی لینے میں لگ گیا

تھا اسے بھی اس کے بارے میں سب کو جاننا تھا اور سب سے خاص بات سے یہ جاننا تھا کہ آخر وہ انسان کون ہے جس نے زراور کے موبائل کی انفارمیشن چینل تک پہنچائی

مکرش نے چینل والوں سے بھی انفارمیشن لینے کی کوشش کی تھی پہلے تو انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم کسی کی پرسنل انفارمیشن اس طرح سے آپ کو نہیں دے سکتے لیکن پھر جب انہیں دھمکیاں دیں تو بہت زیادہ دیر تک اپنی بات پر قائم نہ رہ سکے

ان لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ دو دن کے اندر ڈیٹا نکال کر ان لوگوں تک پہنچا دیں گے جس میں وہ ساری انفارمیشن بھی ہو گی جو کہ اس کے سے جڑی ہوئی ہے کیونکہ ان کے نمبر پر آئے دن لاکھوں میسجز آتے تھے تو ایسے میں اس خبر کو سینٹ کرنے والے کے انفارمیشن نکالتے ہوئے انہیں تھوڑا وقت لگ جائے گا

اوراب انہیں اس طرف سے بھی جواب کی امید تھی جبکہ ٹریکر کا دعویٰ تھا کہ وہ کہیں سے بھی زراور کا فون نکال لیں گے

جب مکزم اور عنائیہ نے گھر میں قدم رکھا دادا جان اور باقی کے بڑے ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔

جب عنایہ سردی سے بے حال چھنیکتی ہوئی دادا جان کو سلام کرنے لگی۔

وعلیکم السلام بیٹا یہ کیا ہوا ہے تمہیں تو میں تو سردی ہو گئی ہے پہلے تو وہ اس سے مکزم کے ساتھ دیکھ کر حیران ہوئے تھے پھر اس کی حالت دیکھ کر وہ پریشانی سے کہنے لگے

دادا جان میں نے انکو کہا بھی تھا کہ مجھے ائس کریم نہ کھلائے میری طبیعت خراب ہو جائے گی پھر بھی انہوں نے راستے میں زبردستی مجھے ائس کریم کھلائی

وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھے ہوئے کہنے لگی جبکہ مکزم کا تو پورا منہ کھل گیا تھا

اے لڑکی جھوٹ کیوں بول رہی ہوں میں نے کب تمہیں آئس کریم کھانے کے لیے فورس کیا تم خود کہہ رہی تھی کہ مجھے آئسکریم کھلائیں زرا اور ہوتا تو دو لے کر دیتا مکرش ہوتا تو تین دن لے کر دیتا ایک عبداللہ بھی کھلا دیتا ہے یہاں تک کہ تمہارا وہ کنجوس شوہر بھی تمہیں بنا آئسکریم کے واپس نہ لاتا

اتنی مثال دے کر زبردستی مجھے بیھجا اور اب الزام مجھ پر لگا رہی ہوں وہ اس الزام پر سچ میں تڑپ اٹھا تھا پھر سارے حساب

برابر کرتے ہوئے بولا تو سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی

استغفر اللہ حد ہوتی ہے مکزم بھائی ایک آئسکریم کے لئے آپ نے اتنا ہنگامہ اگر مجھے پتا ہوتا آپ اتنے کنجوس ہیں ایک آئس کریم کے لئے اتنا ہائے مجھے کیا پتا تھا یہاں پر میرے شوہر سے بڑے کنجوس لوگ ہیں داداجان مجھے انصاف چاہیے وہ اب سیدھے داداجان سے مخاطب ہوئی تھی ان دونوں کی نوک جھوک دیکھ کے بہت خوش ہو رہے تھے

عنایہ میری جان تم اسے چھوڑ دو مجھے یہ بتاؤ کہ تم تھی کہاں تم عنائش کے ساتھ گئی تھی ناوہ کہاں رہ گئی ہے

داداجان وہ مکرش کے ساتھ گی ہوئی ہے مکزم جواب دیتے ہوئے کرسی سنبھالی تھی جب کہ داداجان ہاں میں سر ہلاتے چاچاجان سے عبداللہ کی شادی کے بارے میں بات کرنے لگے تھے

جہاں یمنہ کو عبداللہ کے ساتھ منسوب کر دینے کا خیال دادا جان کے ذہن میں چاچی بیگم نے ہی ڈالا تھا

oooooo

کیا عبداللہ بھائی کی شادی وہ بھی اس کے ساتھ بالکل بھی اچھی نہیں ہے خبر دار جو کسی نے میرے عبداللہ بھائی کے پلے اس کو باندھا اس کو تو میں کسی دشمن کے ساتھ بھی نہ باندھنے دوں وہ پریشانی سے کہنے لگی

تھی

جبکہ دادا اس کے انداز پر غصے میں آ گئے تھے لڑکیوں میں ایسی چھوٹی موٹی لڑائی جھگڑے چلتے رہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بچپنے میں آ کر کوئی بڑا فیصلہ کر لیا جائے

نہیں بیٹا ایسا نہیں ہے وہ بہت پیاری لڑکی ہے اور اچھی بات یہ ہے کہ وہ چھوٹی بہو کی بھتیجی ہے اس کی عزیز ہے تو ہمیشہ کے لیے یہ اس گھر میں آ جائے گی دادا جان نے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا

اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ آپ لوگ عبداللہ بھائی کی زندگی برباد کر دیں آپ ایک بار ان سے پوچھیں تو سہی مجھے یقین ہے انہیں انکار ہو گا اور ہو سکتا ہے

وہ کسی اور کو پسند کرتے ہوں اور آپ پہلے فیصلہ کر لیں اور عبداللہ بھائی سے ان کی مرضی تو جانے عنایہ کو ہنڈرڈ پرسنٹ یقین تھا کہ وہ انکار ہی کرے گا

بابا میں نے اس سے پوچھا تھا کہ اگر اسے کوئی لڑکی پسند ہے تو وہ ہمیں بتادے لیکن اس نے کہا کہ اسے کوئی بھی لڑکی پسند نہیں ہے جہاں گھر کے بزرگ فیصلہ کریں گے

وہی پر شادی کرے گا اور آپ کو تو پتہ ہی ہے نا یہ عورت ہماری فیملی کو لے کر کچھ حد تک بد ظن ہو گئی ہے

پہلے ہی زراور کے لیے ہم نے جو زرشے کا رشتہ مانگا اس کی وجہ سے اس نے بہت ہنگامہ کر رکھا ہے وہ اپنی بیوی کے بارے میں بات کرتے ہوئے سخت غصہ ہو گئے تھے

ہاں یہ بھی سچ تھا کہ جب زراور کی شادی کا ذکر کیا تھا تب سے ہی وہ انہیں بہت زیادہ پریشان کر رہی تھی کہ یمنہ کا خیال کسی کو بھی کیوں نہیں آیا

حالانکہ اس کے لئے توانہوں نے خود جا کر دل وجان سے بات بھی کی تھی لیکن اس کے باوجود بھی انہوں نے ان کی بات پر غور نہ کیا تھا

لیکن مہربان شاہ نے بھی کہہ دیا کہ یہ ان کے بھتیجے کی اپنی مرضی تھی کہ وہ کس سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ اس معاملے میں کچھ نہیں کر سکتے تھے اور سب کو ہی زرا ور کا فیصلہ پسند بھی تھا

لیکن اس کے بعد بھی انھوں نے یہ موضوع چھوڑا نہیں تھا انہیں اپنی بھتیجی کا ضرورت سے زیادہ ہی دکھ ہو رہا تھا جب پتہ چلا تھا کہ زرا ور نے پہلے ہی نکاح کر رکھا تھا

تب سے ہی وہ اور بھی زیادہ اس بات کو لے کر پریشان کر رہی تھی کہ زرشے نے ہی کچھ ایسا کیا ہے کہ وہ مجبور ہو کر اس لڑکی سے نکاح کرنے کو راضی ہو گیا

وہ بے شک ہزار بار اس بات کو دہرا چکے تھے کہ زراور کے ساتھ شادی کرنے میں اس کی اپنی مرضی تھی لیکن پھر بھی ان کی بیوی کو سمجھنا تھا جو وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی

اسی لیے انہوں نے اس موضوع پر بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا لیکن پچھلے کچھ دنوں سے عبداللہ کو لے کر ان کے پیچھے لگ گئی تھی کہ انہیں عبداللہ اور یمنہ کے بارے میں سوچنا چاہیے

انہوں نے اس بارے میں جب عبداللہ سے بات کی تو اس نے بڑی فرماں برداری سے کہہ دیا تھا بابا جیسا آپ کو بہتر لگے وہی کر لیں مجھے آپ کے کسی فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور فیصل ماموں کی ساری بیٹیاں بہت اچھی ہیں

انہیں یہ بات بہت اچھی لگی تھی کہ اس نے اپنی شادی کا حق ان کو دے دیا ہے اور وہ یہ بات بھی جان گیا تھا کہ وہ یمنہ کے بارے میں بات کر رہے ہیں بظاہر

انہوں نے یمنہ کا نام تو نہیں لیا تھا ہاں لیکن یہ ضرور کہا تھا کہ ماموں فیصل کی بیٹی سے اسکی شادی کرنا چاہتے ہیں

بس اسی لئے انہوں نے بھی یہ بات آکر دادا جان کے سامنے رکھی تھی جس پر اور تو کوئی بھی کچھ بھی نہیں بولا تھا لیکن عنایہ کو بہت اعتراض تھا

پر اس کے اعتراض کو دادا جان فی الحال کے لیے بالکل کوئی اہمیت نہیں دے رہے تھے ان کی نظر میں عبداللہ کی مرضی اس رشتے میں شامل تھی

لیکن عنایہ زور دے رہی تھی کہ عبداللہ سے پوچھا جائے جب کہ وہ انہیں بتا بھی چکے تھے کہ وہ عبداللہ سے پہلے ہی بات کر چکے ہیں لیکن پھر بھی عنایہ کسی بات کے پیچھے لگ جائے تو پیچھے ہٹتی ہی نہیں تھی اب اس نے کہہ دیا تھا کہ وہ خود ہی عبداللہ سے بات کر لے گی

ooooooo

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ جو بڑے ہی مزے سے بیڈ پر لیٹی تھی دروازے کے پاس آئی اس کے کمرے میں کون آتا تھا سوائے اس کی پھوپھو کے لیکن انہوں نے دروازہ کھٹکھٹانے کی زحمت کبھی بھی نہیں کی تھی تو پھر بھلا کون ہو سکتا تھا

وہ دروازہ کھول کر انہیں دیکھنے لگی پہلے انجان آدمی کا چہرہ اس کے سامنے آیا تو اس کے ساتھ ہی عبداللہ بھی موجود تھا اور عبداللہ کو دیکھ کر تو اس کے چہرے پر رونق آگئی تھی زراور کے ہاتھ سے نکلنے کے بعد آج کل اس کی نظر پوری طرح عبداللہ پر تھی

عبداللہ کے آنے جانے کے بارے میں اس کے پاس ساری انفارمیشن تھی وہ کب آتا تھا کب جاتا تھا کیا کرتا تھا کہاں رہتا تھا ہر چیز کا وہ خوب دھیان رکھتی تھی

۔

بلکہ آج کل تو وہ اس کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت بھی گزارتی تھی عبداللہ کے ساری باتیں اس کی فیملی کے بارے میں ہوتی تھی جس سے وہ اکثر اکتا جاتی تھی لیکن یہ اس کی مجبوری تھی کہ اسے عبداللہ کی ساری باتیں سنیی پڑتی گئ۔

عبداللہ بھی آج کل کافی زیادہ پریشان تھا اپنی فیملی کو لے کر تو ایسے میں اس کے ساتھ بہت سارا وقت گزارتی کبھی اس کے لیے چائے بنالاتی تو کبھی اسے کوئی دلچسپ کی کتاب دے جاتی

اسے کتابوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا لیکن جب سے اسے یہ پتہ چلا کہ عبداللہ فون سے کتابیں پڑھتا ہے اس میں بھی اس کے کمرے میں جا کر اس کی کتابوں کی کولیکشن دیکھ کر اندازہ لگا لیا تھا کہ وہ کس طرح کی کتابیں پڑھنا پسند کرتا ہے

وہ اسی کے حساب سے اس کے لیے کتابیں لے کر آتی تھی جو عبداللہ کے پاس پہلے سے موجود ہوتی تھی اور اگر موجود نہ ہوتی تو وہ شوق سے لے لیتا تھا اور بدلے میں وہ بھی اسے اسی طرح کی کوئی کتاب گفٹ کر دیتا تھا

جسے لے کر وہ اس کے سامنے تو خوشی کا اظہار کرتی اور بعد میں خوب ہستی وہ انتظار میں تھی کہ ایک بار اس کی عبداللہ کے ساتھ شادی ہو جائے پھر کس نے یہ سب کچھ دیکھنا تھا وہ تو صرف وقت گزر جانے کا انتظار کر رہی تھی پھر تو اسے اپنی مرضی سے زندگی گزارنی تھی

اس کے لیے یہ تھوڑا سا وقت مشکل تھا اسے یقین تھا کہ وہ یہ سب کچھ کرنے میں کامیاب ہو جائے گی

لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عبداللہ اس وقت اس کے کمرے میں کیا کر رہا تھا

عبداللہ آپ یہاں یہ کون ہے اس نے عبداللہ سے سوال کیا تھا

کچھ نہیں بس یہ لوگ تھوڑی انفارمیشن لینا چاہتے ہیں تو ذرا ہٹو سائیڈ پہ ہو جاؤ یہ کچھ ٹریکنگ کریں گے تمہیں پتا ہے نہ کچھ دن پہلے بھائی کا موبائل فون گم ہو گیا تھا ان کا دعویٰ ہے کہ فون بند کر دیا جائے تو 14 دن کے اندر اندر فون کو ڈھونڈ لیتے ہیں

تو یہ سارے گھر کی تلاشی لے رہے ہیں اسی لیے اس کمرے کی بھی تلاشی لینا بے حد ضروری ہے تم ایسا کرو کمرے سے باہر نکل جاؤ یہ خود ہی یہاں سے چیک کر

لیں گے وہ اپنی بات مکمل کرتا اندر داخل ہو چکا تھا جب کہ اس کے چہرے کی رنگت ہی بدل گئی تھی

بے شک فون آف پڑا تھا لیکن تھا تو یہی اسی کے کمرے میں اگر لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ فون کہاں ھے تو کیا ہوتا وہ سوچ سکتی تھی

ٹیلی فون یہاں کیسے ہو سکتا ہے آپ بھی حد کرتے ہیں میرے کمرے میں تو کوئی آتا بھی نہیں ہے اس نے پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ عبداللہ اسے اس کمرے سے نکلنے کے لئے کہتا تا کہ وہ لوگ سکون سے اپنا کام کر سکیں

وہ کمرے سے نکلنے پر مجبور ہو گئی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی اس وہاں سے جانا پڑ گیا تھا لیکن اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا وہ تیزی سے سیدھی اپنی پھوپھو کے کمرے میں آئی تھی

ooooooo

وہ لوگ میرے کمرے میں تلاش کر رہے ہیں اور اگر یہ سچ مچ فون تک پہنچ گئے تو فون تو میں نے الماری کے اوپر چھپا کے رکھا ہوا ہے

او مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز آپ مجھے میرے گھر چھوڑیں مجھے یہاں نہیں رہنا

وہ پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی اور اس کی اس بات پر انہوں نے گھور کر اسے دیکھا تھا

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا مجھے پھنسا کر تو یہاں سے جانا چاہتی ہو تو ایسا ہر گز نہیں ہو گا یاد رکھنا۔ فون چھپانے کے لئے تمہیں اور کوئی جگہ نہیں ملی تھی وہ لوگ کسی کمپنی سے ہیں وہ چھوٹے موٹے کاموں میں بہت ماہر ہیں

بس دعا کرو کہ فون ان لوگوں کے ہاتھ نہ لگ جائے اور اگر فون ان لوگوں کے ہاتھ لگ گیا تو ہم کیا بہانہ بنائیں گے یہ بھی سوچو

کیونکہ مہربان کی وہ چالاک بیٹی ضرورت سے زیادہ تیز ہے اور مہربان کو بھی مجھ پر شک ہو سکتا ہے کیونکہ وہ مجھ پر زیادہ اعتبار نہیں کرتے

وہ پریشانی سے کہنے لگی جبکہ ان کی پریشانی دیکھ یمنہ مزید پریشان ہو گئی تھی اب پتا نہیں کیا ہونے والا تھا وہ جلد سے جلد یہاں سے بھاگ نکلنے کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی اسے کوئی مطلب نہ تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کے پھوپو پھنستی ہیں یا نہیں لیکن وہ یہاں سے چلے جانا چاہتی تھی۔

ooooooo

سر فون مل گیا یہ اوپر پڑا ہوا ہے صفحات میں فون اسے دکھانے لگا تھا یہ زرا ور کا ہی فون تھا جب کہ وہ موبائل کھولتے ہوئے اس کے اندر سے چیک کرنے لگے تھے جس کے مطابق انہیں پتہ چل رہا تھا کہ یہ فون کتنے بجے بند کیا گیا اور بند کرتے ہوئے یہ فون کہاں پر موجود تھا

اس فون پر فنگر پرنٹ بھی موجود ہوں گے اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم آپ کو اس فون کے بارے میں مزید تفصیلات بھی نکال کر دے سکتے ہیں

آپ کا موبائل چوری کیسے ہوا کس نے کیا سب کچھ پتہ چل سکتا ہے ہم آپ کو ساری تفصیلات نکال دیں گے وہ فون لے کر اس کے سامنے آتے ہوئے کہنے لگا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے آپ نے جتنا کام کر دیا اتنا بہت ہے کہ ہم خود دیکھ لیں گے ویسے بھی ہمارا فیملی پرو بلم تو ہم خود ہی حل کر لیں گے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں یقینا یہ چوری کسی نوکر نے کی ہو گی عبداللہ نے

شرمندگی سے کہا تھا یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے بھائی کے فون کی چور اور کوئی نہیں بلکہ یمنہ ہے

سر اگر کسی نوکر نے یہ حرکت کی ہوتی تو فون اوپر تو ہر گز نہیں رکھتا جس یہ حرکت کی ہے آپ نے اسے اس کمرے سے رخصت کیا ہے باقی آپ کے گھر کا معاملہ ہے آپ خود حل کر سکتے ہیں اگر ہماری کسی بھی طرح کی مدد کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔

باقی یہ آپ کا معاملہ آپ خود حل کریں اب میں چلتا ہوں ان شاءاللہ اگر زندگی رہی تو پھر ملاقات ہو گی وہ اس سے ملتے ہوئے باہر نکل گیا تھا جبکہ عبداللہ فون ہاتھ میں لے اپنے موبائل سے مکرش کو فون کرنے لگا تھا یہ بات اسے بتانا بے حد ضروری تھی کیونکہ وہ جاننا چاہتا تھا کہ اس کے گھر میں ایسا کون ہے جو ان کے خلاف کام کر رہا ہے

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ مکرش کو سب کچھ بتا چکا تھا مگر اس نے فی الحال کسی سے بھی کچھ بھی کہنے کے لئے اسے منع کر دیا تھا اور کہہ دیا تھا کہ میں خود گھر آ رہا ہوں جب تک میں گھر نہ آ جاؤں تب تک یہ معاملہ چھیڑنے کی ضرورت نہیں ہے

عبداللہ زر اور کا فون اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھا

ooooooo

مکرش کے گھر پر واپسی ہو چکی تھی۔اس نے آتے ہی دادا جان کے کمرے میں سب کو بلایا تھا اور خاص کر یمنہ اور چاچی بیگم کو آنے کے لیے کہا تھا وہ دونوں گھبراتے ہوئے دادا جان کے کمرے میں داخل ہوئی۔

تو مکرش نے زراور کا فون سامنے رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک پیپر بھی تھا جو کہ وہ اس کمپنی سے لے کر آیا تھا جہاں چاچی نے زراور کی ساری تصویریں لی تھی

آپ جانتے ہیں کہ یہ کی سائبر کرائم کے پاس ہیں اگر ہم نے اجازت دے دی تو وہ ابھی اور اسی وقت آپ کو گرفتار کر کے لے کر جا سکتے تھے لیکن ہم نے ایسا نہیں کیا کیونکہ یہ ہمارا فیملی میٹر ہے۔

اب آپ ایک منٹ بھی ضائع کیے بناسب چیزوں کی حقیقت ہمارے سامنے رکھیں گے چلیں شروع ہو جائے آپ ایک لفظ بھی جھوٹ اپنے منہ سے نہیں نکالیں گئ

وہ سختی سے چاچی بیگم کو دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس وقت وہ بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اپنے حق میں کس طرح سے آواز اٹھائیں جب کہ وہ تھی ہی غلط

دیکھو مکرش بیٹا ایک بار میری بات سن لو ہو سکتا ہے تم لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو میں نے کوئی بھی انفارمیشن چینل کو لیگ نہیں کی تھی پتہ نہیں

چینل کی انفارمیشن اس بارے میں تو ہم نے کوئی بات کی ہی نہیں اور نہ ہی آپ سے اس بارے میں کوئی بھی سوال پوچھا ہے تو آپ اس چیز کی صفائی کیوں دے رہی ہیں مکرش کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی تھی اور چاچی بیگم کو اپنی بیساختہ ہوئی غلطی پر جی بھر کر رونا انے لگا۔

نہیں وہ میرے منہ سے غلطی سے نکل گیا مجھے لگا تم اس بارے میں پوچھ رہے ہو میرے دماغ میں آج کل وہی سب کچھ چل رہا ہے میں نے کچھ نہیں کیا مگر فون تو یمنہ کے کمرے سے ملا ہے

انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہوئے سارا الزام یمنہ کے سر پر ڈالنے کی ناکام کوشش کی تھی مگر مکرش کے چہرے کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

جھوٹ بولنے میں لگتا ہے آپ کو زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی تھی میں نے آپ سے فی الحال چینل کے بارے میں کوئی انفارمیشن نہیں مانگی تھی لیکن اس کاغذ میں ساری انفارمیشن موجود ہے

زراور کے فون سے وہ ساری تصویریں اور ویڈیوز یہاں تک کہ نکاح نامہ آپ نے ہی سینڈ کیا تھا

یہ ساری انفارمیشن اس کاغذ میں موجود ہے لیکن فی الحال میں کاغذ کے نہیں فون کے بارے میں بات کر رہا ہوں یمنہ کے کمرے ملا ہے تو یقیناً چوری اس نے کیا ہو گا اور اس میں سے ساری چیزیں چینل والوں کو آپ نے سینڈ کی تھی

لیکن ہمیں اس چیز سے بالکل کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ آپ نے یہ سینڈ کی تھی یا یمنہ نے فون چرایا تھا یا آپ نے بس ہمیں یہ بتائیں کہ آپ نے یہ کیا کیوں

اب کہنے سننے کو باقی تو کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ لیکن پھر بھی وہ سب جاننا چاہتے تھے

میں نے میں نے یہ سب کچھ یمنہ کے لیے کیا تھا کیونکہ یہ زرا ور سے محبت کرتی تھی اس سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن اس نے اچانک اس ملازمہ کا نام لے لیا اور سارے اس ملازمہ کی طرف متوجہ ہو گئے کسی کو میری بھتیجی کا خیال تک نہیں آیا

میری بھتیجی میرے لیے بے حد عزیز تھی میں چاہتی تھی کہ یہ ہمیشہ کے لئے میرے گھر میں آجائے اور۔۔۔۔۔۔۔

بس کر دیں اور کتنا جھوٹ بولیں گے یہ سب کچھ آپ اس خاندان کی جائیداد کے لئے کر رہی تھی اور اب جب آپ سے کچھ بھی بن نہیں پا رہا تو آپ نے مظلوم بننے کے لیے میرا نام لے لیا اور تھوڑی دیر پہلے تو آپ سارا الزام مجھ پر ہی لگا رہی تھی

آپ کتنے سچے ہیں اس کے بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے فی الحال سچ میں آپ کو بتاتی ہوں دادا جان اس گھر میں مجھے بلایا انہوں نے کہا کہ زرا ور کے ساتھ میری شادی ہو جائے گی تو میری زندگی خوشحال ہو جائے گی میں اپنی زندگی اپنی مرضی سے جیوں گی

مجھے کبھی کسی چیز کی کمی نہیں ہو گی میری زندگی خوشحال ہو جائے گی میں بس کسی بھی طرح زرا ور کو اپنی طرف متوجہ کر لوں اور اس سے چار سال پہلے انہوں نے مجھے شناور کے خواب دکھائے تھے

جب وہ اس چیز میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی تو اب انہوں نے مجھے عبداللہ کے پیچھے لگا دیا۔ اور اب جب ان سے کچھ بھی نہیں بن رہا تو سارا الزام مجھ پر لگانے کی کوشش کر دی آپ چاہتی کیا ہیں کوئی دین ایمان ہے یا نہیں

مجھے نہیں چاہیئے آپ کی دولت جائیداد بس میری جان چھوڑیں میں اپنے گھر جانا چاہتی ہوں اور کتنا زبردستی مجھے یہاں روک کر رکھیں گئی آپ

ساری زندگی آپ کا شوہر آپ کا نہیں ہو سکا آپ کے ان کرتوں کی وجہ سے آپ نے کبھی اپنا گھر بسانے کی کوشش ہی نہیں کی بس دوسروں کا گھر تباہ کرنے میں ہی ماہر ہیں آپ لیکن میں یہ سب کچھ نہیں کر سکتی

چور تو بنوا دیا ہے آپ نے مجھے اور مزید اس کی نظروں میں گرانا چاہتے ہیں میں یہاں نہیں رہ سکتی دادا جان مجھے یہ گھر چھوڑ کر جانا ہے خدا کے لئے جو کچھ بھی ہوا

آپ مجھے معاف کر دیجیے گا لیکن فی الحال مجھے یہاں سے نکال دیں وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے روتے ہوئے بولی تھی۔

جب کہ وہ تو اس کا بدلتا ہوا انداز دیکھ رہی تھی کل تک وہ ان کی چمچی بن کر گھومتی تھیں اور آج کیسے مصیبت پڑنے پر وہ سر سے پیر تک بدل گئی تھی انہیں یقین نہیں آ رہا تھا کہ ان کی وہی بھنجی تھی جس سے وہ سب سے زیادہ محبت کرتی ہیں اور اسے اپنی جیسی زندگی دینا چاہتی تھی

ان کی خواہش تھی کہ یہ لڑکی ہمیشہ ان کے پاس رہے وہ شروع سے نہ صرف حسین تھی بلکہ ان کے لیے بے حد عزیز بھی اپنے سارے بھتیجے بھتیجیوں میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ اور وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس لے کر آنا چاہتی تھی

لیکن حسین لوگ کتنے فریبی ہوتے ہیں اس بات کا اندازہ نہیں تھا خون تو انہی کا ہی تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ ان کی طرح چال بازی اس کے اندر نہ ہو

انہیں افسوس ہو رہا تھا اس لڑکی کے لیے وہ چھ سات سال سے اپنے سسرال کے ہر لڑکے سے بات چلانے کی کوشش کر رہی تھی

اگر یہی وقت وہ اپنا گھر بسانے میں اور اپنے شادی شدہ زندگی کو کامیاب کرنے میں گزار دیتی تو یقینا اتنا افسوس نہ ہوتا

ان کی شادی کو بارہ سال ہو چکے تھے اور ان بارہ سال میں انہوں نے کبھی بھی مہربان شاہ کی نظروں میں اپنے لیے کوئی محبت نہیں دیکھی تھی کیونکہ ان کے دل میں اپنے مایکے کے لوگوں کے لیے محبت تھی مہربان شاہ کی ٹوٹی پھوٹی زندگی کی طرف انہوں نے کبھی غور ہی نہیں کی تھی

اور آج انہیں ان سب چیزوں کا افسوس ہو رہا تھا بہتر تھا کہ وہ اپنا گھر بساتی

عبداللہ یمنہ کو اس کے گھر چھوڑ کر آجاؤ دادا جان کی آواز نے سب کو ان کی طرف متوجہ کر دیا تھا جبکہ شناور کو تو غصہ آنے لگا تھا

دادا جان اسے گھر نہیں جیل لے کر جائیں گے ان دونوں کو جیل میں پہنچائیں گے انھوں نے ہمارے ساتھ فراڈ کیا ہے شناور سے رہا نہ گیا تو وہ کہنے لگا

عبداللہ ہمارا حکم ہے کہ اس لڑکی کو ابھی اور اسی وقت اس کے گھر چھوڑ کر او دادا جان نے سختی سے کہا عبداللہ فوراً اٹھ کھڑا ہو گیا اور گاڑی کی چابی لے کر باہر نکل گیا اس کے پیچھے ہی یمنہ بھی تیزی سے باہر نکلی تھی

جب کہ دادا جان نے سب کو اپنے کمرے میں بھیج دیا کسی کو سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ دادا جان نے ایسا کیوں کیا وہ تو ان کی طرف سے کسی فیصلے کے لیے انتظار کر رہے تھے

ooooooo

عنائش کافی پریشان تھی اسے سمجھ نہیں آیا تھا کہ دادا جان نے اچانک سب کو بھیج کیوں دیا یہاں تک کہ چاچی بیگم سے بھی انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا تھا وہ ایسا کیسے کر سکتے ہیں انہیں کوئی سزا دینی چاہیے تھی انہیں کچھ کہنا چاہیے تھا

مکرش شناور عبداللہ اور مکزم اس وقت اوپر چھت پر تھے نہ جانے ان میں کیا میٹنگ چل رہی تھی وہ بھی زیادہ دیر کمرے میں نہ رہ سکی تو عنایہ کے کمرے کی جانب جانے کا سوچا

اسے پتہ چل گیا تھا کہ عنایہ اور امرش میں سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے یہاں تک کہ امرش نے بھی اس سے معافی مانگ لی ہے اور اسے اس بات کی بہت خوشی بھی ہو رہی تھی وہ کمرے سے باہر نکلی تھی جب مہربان شاہ کو باہر سیڑھیوں پر بیٹھے تھا

باہر تیز ہوا چل رہی تھی اور اس وقت انہوں نے کسی طرح کی کوئی شال نہیں لے رکھی تھی وہ تیزی سے کمرے میں واپس آئی اور ان کی دی ہوئی شال اٹھا کر باہر واپس آتے ہوئے ان کے کندھے پر شال ڈالتی ان کے قریب ہی بیٹھ گئی

اس نے دیکھا ان کے ہاتھ میں ایک تصویر تھی پہلی بار دیکھنے پر اسے لگا جیسے وہ تصویر اس کی اپنی ہے لیکن پھر احساس ہوا کہ وہ تصویر اس کی نہیں بلکہ افراح کی ہے

وہ بہت افسردہ لگ رہے تھے ایک لمحے کے لیے اسے اپنے باپ پر ترس سا آیا تھا مکرش اکثر اسے کہتا تھا کہ انہوں نے کبھی بھی چاچی بیگم سے محبت نہیں کی ان کی پہلی اور آخری محبت افراح ہی تھی

لیکن نہ جانے کیوں وہ کبھی بھی یقین نہ کر سکیں اسے اس بات پر یقین نہیں آیا تھا اگر اس کی ماں ان کی پہلی محبت تھی تو انہوں نے دوسری شادی کی ہی کیوں اس کا بس یہی ایک سوال تھا

میری ماں بہت خوبصورت تھی نہ اس نے ان کے ہاتھ سے تصویر لیتے ہوئے مسکرا کر کہا تو مہربان شاہ کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی

یہ لفظ خوبصورتی میری بیوی کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس کے لیے شاید قدرت نے کوئی لفظ بنایا ہی نہیں ان کے لہجے میں بے پناہ چاہت تھی

بہت پیار کرتے تھے آپ ان سے وہ انہیں دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

اگر میں یہ کہوں کہ میری محبت کو نپانے کے لئے پیار لفظوں چھوٹا ہے تو پھر تمہیں میری باتیں فلسفہ لگیں گے

اچھا اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ نے دوسری شادی کیوں کی اگر میری ماں نہیں رہی تھی تو کیا آپ اس کی یادوں میں نہیں جی سکتے تھے اس کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا

اس کی یادوں میں ہی تو جی رہا ہوں۔ میں بھی اس بات کو قبول کرتا ہوں اگر مرد اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے تو وہ اپنی پرانی محبت کے ساتھ ہر چیز بھول جاتا ہے

وہ اپنی نئی زندگی میں مصروف ہو جاتا ہے۔اس کے لئے اس کا آج ہی سب کچھ بن جاتا ہے لیکن ہر دفعہ ایسا نہیں ہوتا

یہ ساری باتیں تمہیں سمجھ میں نہیں آئیں گے اگر مرد دوسری شادی کر لے تو وہ پہلی محبت کو بھول جاتا ہے لیکن کبھی کبھی ایسا نہیں ہوتا

کبھی کبھی انسان پہلی محبت کے حصار سے کبھی نکل ہی نہیں پاتا میں نے بابا جان کو سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ میری دوسری شادی ممکن نہیں ہے کہ آپ یہ سب کچھ نہ کریں میں اپنی دوسری بیوی کو شاید کبھی بھی افراح کی جگہ نہیں دے پاؤں گا

لیکن بابا جان نے یہی کہا کہ کیا تم ساری زندگی اپنے بچوں کو بن ماں کے پالو گے ۔اور پھر جب میں عبداللہ اور تمہاری حالت دیکھتا مجھے لگتا تھا کہ شاید میں تم لوگوں کا باپ بن سکتا ہوں لیکن ماں میرے لئے آسان نہیں ہے تم لوگوں کو ایک ماں کی ضرورت ہے

تم مجھے روز کہا کرتی تھی کہ تائی امی تو مکرش کی امی ہے میری امی کدھر ہیں بابا میرے پاس تمہارے سوال کا جواب نہیں ہوتا تھا

باباجان نے مجھے اپنی قسم دی کہ اگر میں دوسری شادی کے لیے راضی نہ ہوا تو مجھ سے بات کرنا بند کر دیں گے

اور اس عمر میں جا کر میں اپنے باپ کو تکلیف نہیں دے سکتا تھا شادی کے لیے راضی ہو گیا میں نے انہیں سمجھایا باہر کی عورت کبھی میرے بچوں کی ماں نہیں بن سکتی ہیں لیکن انہیں لگتا تھا کہ یہ میری غلط فہمی ہے

ان کو لگتا تھا کہ ایک ایسی عورت جو بارہ سال خود اولاد کے لیے تڑپتی رہی ہے وہ میری اولاد کو اپنی اولاد سمجھے گی اور آج کیا ہوا

وہ عورت میرا گھر تباہ کر رہی ہے اور تمہارے دادا جان نے مجھے اس سے کچھ بھی پوچھنے یا کہنے سے منع کر دیا ہے

کاش میں دوسری شادی نہ کرتا کاش افراح نہ مرتی تو یہ سب کچھ نہ ہوتا نہ تم مجھ سے دور ہوتی نا اپنی اولاد کے سکون کے لیے ترستا۔ نا مجھے تمہاری نفرت سہنے پڑتی اور نہ ہی آج مجھے یہ دن دیکھنا پڑتا۔

کاش کاش۔ وہ آسمان کی طرف دیکھتے اور پلٹ کر کھڑے ہوئے اور خاموشی سے اس کے ہاتھ سے تصویر لے کر اندر چلے گئے۔ عنائش کتنی دیر اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہی

ooooo

وہ کمرے میں آئے تو وہ بیٹھی رو رہیں تھیں وہ بنا کچھ بھی بولیں اپنا نائٹ سوٹ نکال کر چینج کرنے چلے گئے

اور ان کو مخاطب کیے بنا سونے کے لیے لیٹ گئے۔اور خاموش بھیگی آنکھوں سے انہیں دیکھتی رہیں۔شرمندگی انہیں کچھ کہنے نہیں دے رہی تھی۔

الفاظ ساتھ دینے سے انکاری تھے۔آج وہ پچھتاوے کی در پر کھڑی تھی لیکن کہنے کو کچھ نہیں تھا۔انہوں نے کچھ چھوڑا ہی نہیں تھا

وہ لالچی نہیں تھیں ہاں ہر چیز حاصل کر لینے کے بعد ان کے دل میں کسی چیز کا لالچ نہیں رہا تھا وہ تو بس یہ سب کچھ یمنہ کو بھی دینا چاہتی تھی

یہ سوچ ذہن میں اکثر آتی تھی کہ اگر دادا جان نہ رہے تو ان کی جائیداد میں ان کا حصہ کم ہو گا کیونکہ مہربان صاحب کا ایک ہی بیٹا ہے

لیکن اس رات مہربان شاہ نے انہیں یہ بتایا تھا کہ ان کو دولت کی کمی نہیں ہے کیونکہ اس گھر کا ایک بڑا حصہ عنائش کے نام ہے

دادا جان نے اپنی پوتی کو سب پوتوں سے زیادہ اہمیت دے رکھی تھی۔اور یہ سب بھی انہی کا ہی ہے۔اور عبداللہ کی جائیداد بھی انہی کی ہی ہے اسی لیے تو وہ چاہتی تھیں کہ یمنہ اس گھر کی بہو بن کر آجائے

وہ بھی ایک شاندار زندگی گزارے لیکن ایسا نہ ہو سکا تھا یمنہ نے انہیں اچانک ایسا روپ دکھایا تھا کہ ان کا ان رشتوں سے بھروسہ ہی اٹھ گیا۔

وہ ساری زندگی ان لوگوں سے محبت کرتی آئی یہاں تک کہ مہربان شاہ سے چھپ کر اپنے دو بھائیوں کا کاروبار بھی سیٹ کروایا۔

مہربان شاہ کی اجازت کے بنا ان کی الماری سے بڑی بڑی رقم نکال کر اپنے مائیکے میں بناٹتی رہیں۔

سب جاننے کے باوجود بھی مہربان شاہ نے کبھی انہیں منع نہ کیا لیکن پھر بھی وہ اس انسان کی نہ بن سکی۔

مہربان شاہ کو اپنے پیروں پر ان کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا اور پھر انہوں نے اپنے پاوں بھیگتے ہوئے محسوس کیے لیکن وہ بولے کچھ بھی نہیں

کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو تو وہ کیا کہتے وہ صرف ان کی مجرم تو نہیں تھیں کہ وہ انہیں معاف کر دیتے

وہ ان کے اپنوں کی مجرم تھیں وہ کوئی حق نہیں رکھتے تھے انہیں معاف کرنے کا

وہ چپ چاپ کروٹ بدل گئے۔

لیین سونہ سکیے ساری رات انہیں اپنے کمرے میں ان کی سسکیاں سنائی دیتی رہی

۔

نہ انہوں نے پلٹ کر دیکھا اور نہ ہی ان کے آنسو تھمے یقیناً انہیں احساس ہو چکا تھا کہ وہ کتنی بڑی غلطی کر چکی ہیں۔

اور نہ صرف یہ غلطی انہیں اور بھی بہت ساری باتوں کا احساس ہو چکا تھا۔ لیکن اب انہیں ان سب کا کوئی فائدہ نہ تھا

کیونکہ اب پانی سر کے اوپر سے نکل چکا تھا نجانے اب مہربان شاہ ان کا کیا فیصلہ کرنے والے تھے

اگر انہوں نے ان کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تو۔۔۔۔۔۔؟

oooooo

کیا میں آپ کے کمرے میں آسکتی ہوں وہ دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی

داداجان آج کافی پریشان تھے آج جو کچھ بھی ہوا ان سب چیزوں نے انہیں بہت زیادہ ڈسٹرب کر دیا تھا

ایسے میں عنائش کا چہرہ دیکھ وہ پر سکون سے ہو گئے تھے انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی

میری جان تم اجازت نہ مانگا کرو یہ گھر یہ کمرہ یہ دادا اور اس دادا کا دل تک تمہارا ہے

بس آجایا کرو وہ بہت خوش تھے کہ اس کے اپنے کمرے میں آنے پر آج یوں پہلی بار اکیلے ان کے کمرے میں آئی تھی

اور اس بات کی انہیں بے حد خوشی ہو رہی تھی

مجھے نہ آپ کے گھر سے مطلب ہے نہ آپ کے کمرے سے اور نہ ہی آپ کے دل سے آج میں آپ سے بہت ضروری بات پوچھنے آئی ہوں

مجھے جواب چاہیے وہ بہت غصے میں کمرے میں داخل ہوئی تھی اس کا ناک سرخ ہو رہا تھا شاید اس کے غصے کی نشانی تھی

جبکہ اس طرح سے اپنے دادا جان کو غصے سے ڈانٹتے ہوئے وہ بہت کیوٹ لگ رہی تھی دادا جان بالکل سیریز ہو کر بیٹھ گئے تھے تھوڑی دیر والے پہلے والا معاملہ تو جیسے بھول ہی چکے تھے

حکم میری جان کہیں آپ کیا کہنا چاہتی ہیں وہ اب تک مسکرا رہے تھے جبکہ عنائش کو ان کا مسکرانا بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کیونکہ وہ بہت سیریس میٹر لے کر یہاں آئی تھی

آپ نے میرے بابا جان کی شادی کیوں کروائی ان آنٹی سے آپ کو پتہ ہے وہ کبھی بھی ان سے پیار نہیں کرتے تھے اور ہی وہ ان کو پسند تھی ہماری وجہ سے انہوں نے شادی کر لی لیکن وہ کبھی بھی اس شادی سے خوش نہیں تھے

انہوں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ اس شادی سے خوش نہیں رہ سکتے تو آپ نے کیوں کی زبردستی

آپ کو ان کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کس نے حق دیا اور میرے بابا کے ساتھ زبردستی کرنے کا

اگر آپ ان کے بابا ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں آپ نے ان کے ساتھ غلط کیا

آج جو کچھ بھی ہوا ہے آپ کی وجہ سے ہوا ہے نہ آپ میرے بابا کی زبردستی شادی کرتے اور نہ ہی میرے بابا کو اتنے سارے پرابلم فیس کرنی پڑتی۔

آپ کو احساس بھی ہے اس بات کا میرے بابا کتنے زیادہ پریشان ہیں وہ انہیں دیکھتے ہوئے اس بات کا احساس رہی تھی کہ انہوں نے غلطی کی ہے

لیکن وہ کہاں جانتی تھی کہ دادا جان کو اپنی اس غلطی کا آج نہیں نہ جانے کتنے سال پہلے ہی احساس ہو چکا ہے۔

تو تمہارے باپ نے میری شکایت کی ہے تم سے۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدہ نہ ہو سکے تھے

نہ جانے کیوں وہ سنجیدگی سے اس سے بات نہیں کر پاتے تھے ان کا دل چاہتا تھا کہ وہ بالکل کسی بچے کی طرح اسے ٹریٹ کریں

جو بچپن وہ ان کے ساتھ نہیں گزار سکی وہ بچپن ایک بار پھر سے اس کے ساتھ گزاریں۔

وہ کہاں کسی سے کچھ بھی کہتے ہیں وہ تو آج ماما کی تصویر لے کر بیٹھے تھے تو میں نے ان سے پوچھ لیا

وہ کہہ رہے تھے کہ کاش میری ماں زندہ ہوتی تو یہ سب کچھ نہیں ہوتا ان کی زندگی میں سب کچھ نارمل ہوتا ہم سب ایک ساتھ ہوتے ہیں خوش ہوتے لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔

تو کیا تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری ماں میری وجہ سے مر گئی وہ اسے دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہنے لگے بات خود بخود سنجیدگی کا رخ اختیار کر گئی تھی تو دادا جان نے بھی اس معاملے کو گمانا مناسب نہ سمجھا۔

میں یہ نہیں کہتی کہ میری ماں آپ کی وجہ سے مر گئی ہر انسان کی موت کا ایک مقرر وقت ہے یقیناً وہ اپنے وقت پر گئی ہوں گیں

لیکن میں جاننا چاہتی ہوں کہ میری ماں کی موت کی وجہ کیا تھی اگر بابا کی دوسری بیوی ان کی موت کی وجہ نہیں ہے اگر وہ ان سے محبت نہیں کرتے تھے تو پھر میری مما کو کیوں مارا گیا

میری ماں کے قاتل کون تھے۔میرا باپ میری ماں کا اصل نہیں ہو سکتا میں جانتی ہوں یہ سب جھوٹ ہے لیکن اگر یہ سب کچھ انہوں نے نہیں کیا تو پھر کس نے کیا

۔مجھے کچھ بھی سمجھ میں کیوں نہیں آتا وہ ان کے سامنے والی کرسی پر بیٹھی اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی

اگر میں تمہیں سچ بتاؤں تو کیا یقین کر پاؤ گی مجھ پر وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہے تھے عنائش نے سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا

اور پھر خاموشی سے سر اثبات میں ہلا گئی۔ہاں اسے ان پر یقین تھا وہ جو بھی کہتے سب سچ کہتے۔

اور پھر انہوں نے جو کچھ بھی کہا اسے ہر بات پر ایمان لانا پڑا کیونکہ وہ سب حقیقت تھی۔

اس کی ماں پر اس حویلی میں کوئی ظلم و ستم نہیں ہوا تھا اس کے باپ نے اپنی مرضی سے شادی کی تھی اور اسے یہاں لے کر آیا تھا اس گھر نے اسے قبول کیا تھا

دادا جان ان کے رشتے کو قبول نہیں کر پائے تھے۔انہیں وقت لگا تھا ان سب چیزوں کو قبول کرنے میں لیکن پھر عنائش کی پیدائش پر وہ ان کو قبول کر چکے تھے

لیکن جن لوگوں نے ان کے رشتے کو قبول نہ کیا وہ وہی لوگ تھے جن کے ساتھ وہ اتنے سالوں تک ان لوگوں سے نفرت کرتی رہی اور پھر ان لوگوں نے کیا کیا اسے فیضان ملک کے ہاتھوں بیچ دیا

ان لوگوں کی حقیقت سے وہ آج سے نہیں بلکہ بہت وقت پہلے سے ہی واقف ہو چکی تھی

لیکن عنائش کے دل میں پھر بھی ان لوگوں کے لیے اک نرم گوشہ تھا جو ہمیشہ اسے ان سے محبت کرنے پر مجبور کرتا تھا

شاید اسے ان لوگوں سے اپنی ماں کی خوشبو آتی تھی لیکن آج جیسے وہ نرم گوشہ اس کے دل میں ہی کہیں بند ہو گیا تھا اپنی ماں کے قاتلوں سے وہ محبت نہیں کر سکتی تھی

ooooooo

وہ چاروں چار گھنٹے سے اوپر بیٹھے تھے سب کا ایک ہی سوال تھا دادا جان نے چاچی بیگم سے کچھ کہا کیوں نہیں۔۔۔۔؟

انہوں نے اس معاملے ان سے بات کیوں نہیں کیا۔انہیں کچھ تو کہنا چاہے تھا بلکہ چاچی بیگم کو گھر سے ہی نکال دینا چاہے تھا لیکن نہیں انہوں نے کچھ بھی نہیں کہا۔

اور اس بات سے سب کو اعتراض خاض کر شناور کو جو یمنہ کو گھر واپس بیجنے کے حق میں بھی نہیں تھا۔وہ تو ان دونوں کو جیل میں ڈالنا چاہتا تھا لیکن دادا جان کی وجہ سے خاموش ہو گیا۔

دادا جان نے سوچ سمجھ کر ہی یہ فصیلہ کیا ہے ہمیں یہ سارا معاملہ دادا جان پر ہی چھوڑ دینا چاہے وہ بہتر سمجھتے ہیں یہ سب مکرش نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو مکرش دادا جان اگر کچھ نہیں بولیں تو ضرور کوئی وجہ ہو گی۔ وہ بہتر سمجھ سکتے ہیں ان معاملات کو مکزم نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

پتہ نہیں اس سب میں کیا بہتری نظر آ رہی ہے تم سب کو لیکن میں دادا جان سے ایگری نہیں کرتا اس سب کی وجہ سے زراور کو گھر سے نکالا گیا۔ خیر مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ مجھے صرف اپنے بھائی کی فکر ہے

اور اب دادا جان کی شرط بھی پوری ہو گئی ہے اگر عنایہ نے سچ میں مکزم اور امرش کو معاف کر دیا ہے تو اب زراور اور زرشے کو واپس حویلی آنا چاہے۔

شناور ان اس معاملے سے ہٹ کر زراور اور زرشے کی طرف آ گیا تھا اسے ابھی باتوں ہی باتوں میں پتا چلا تھا کہ عنایہ نے مکزم اور امرش کو معاف کر دیا ہے اور ان لوگوں میں سب کچھ نارمل ہو چکا ہے

اسے اس بات کی بہت خوشی بھی ہو رہی تھی اور وہ عنایہ سے اس سارے معاملے میں بات بھی کرنا چاہتا تھا لیکن نہ جانے کیوں عنایہ کب سے اس سے منہ پھیرے ہوئے تھی

وہ تو اس کی طرف دیکھتے ہی چہرہ پھیر لیتی تھی اب نہ جانے اس لڑکی کو کیا ہو گیا تھا کل تک تو سب کچھ ٹھیک تھا

بلکہ صبح تک لوگوں میں سب کچھ ٹھیک تھا پھر اچانک کیا ہو گیا تھا اسے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

وہ خود بھی کچھ موڈی سا بندہ تھا اور اس کی بیوی بھی بالکل اسی کے جیسی تھی

کب کس بات منہ پھولا لیتی تھی کچھ پتہ ہی نہیں چلتا تھا لیکن جب سے وہ گھر واپس آیا تھا وہ اسے منہ نہیں لگا رہی تھی یہاں اوپر آنے سے پہلے وہ کمرے میں گیا تھا

جہاں عنایہ نے اسے بالکل بھی کوئی اہمیت نہیں دی تھی بلکہ اس کے دو تین بار مخاطب کرنے پر ہوں کر کے چہرہ پھیر کر نکل گئی تھی

اور اسی چیز نے تو اسے پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا کہ اب آخر اس لڑکی کو ہوا کیا تھا لیکن اس وقت وہ کچھ بھی پوچھنے کے کنڈیشن میں نہیں تھا

بلکہ وہ اپنا موبائل چارج پر لگا کر سیدھا اوپر چھت پر ان لوگوں کے پاس آ گیا تھا

اور اب اسے بس ایک ہی چیز سے مطلب تھا کہ اس کا بھائی گھر واپس کب آئے گا کیوں کہ فی الحال وہ اور کچھ بھی سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا

اسے اپنے بھائی سے مطلب تھا اگر سب کچھ ٹھیک ہو چکا تھا تو دادا جان کی شرط کے مطابق ان زر اور زر شے کو واپس گھر لے کر آنا تھا

تم ٹھیک کہہ رہے ہو شناور یہ مسئلہ تھوڑا حل ہو جائے دادا جان اس بارے میں کوئی فیصلہ کر دیں تو زر اور زر شے کے بارے میں بات کرتے ہیں مکزم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

کوئی فیصلہ نہیں مجھے بس یہ پتا ہے کہ دادا جان کی شرط پوری ہو چکی ہے اور اب وہ شرط کے مطابق دادا جان کو اپنی زبان سے پیچھے نہیں ہٹنا چاہیے۔اس کا انداز مکزم کو پریشان کر گیا

شناور بھائی گھر میں پہلے ہی مسئلہ چل رہا ہے عبداللہ نے بیچ میں بولنا چاہا

اور یہ مسئلہ میرا نہیں خیال کے زرا ور سے بڑا ہے چاچی بیگم اور ان کی اس لالچی بھتیجی کی وجہ سے میں اپنے بھائی کے معاملے میں بالکل رسک نہیں لے سکتا دادا جان کو اپنی بات پر قائم رہنا ہو گا وہ ضد پر اڑا ہوا تھا

جبکہ مکزش نے ان دونوں کو اشارہ کر کے چپ کروا دیا تھا۔ فی الحال وہ کسی طرح کی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا وہ جانتا تھا شناور کتنا ضدی ہے کس بات پر برا منا جائے پتہ بھی نہیں چلتا

ooooo

وہ کمرے میں آئی تو مکرش بیڈ پر لیٹا ہوا تھا شاید وہ اسے دادا جان کے کمرے میں دیکھ چکا تھا اس لیے اسے ڈھونڈے بنا واپس کمرے میں آ گیا تھا

اسے آتے ہوئے دیکھ کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اس کے چہرے پر بے حد اداسی تھی وہ پریشان تھی کسی چیز کو لے کر اداس تھی اور اس کی اداسی ہی تو وہ دیکھ نہیں پاتا تھا

عنایش میری جان کیا ہوا تم اداس کیوں ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے ادھر آؤ میرے پاس وہ اپنا ہاتھ بڑھاتا اسے اپنے قریب بلا رہا تھا وہ خاموشی سے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتی اس کے سینے سے آ لگی تھی

اور اُس کے سینے پر سر رکھ کے وہ کتنی دیر روتی رہی مکرش نے اسی خاموش نہیں کروایا تھا وہ خاموشی سے اس کے بال سہلاتا رہا

کیا ہوا عنائش سب کچھ ٹھیک تو ہے نا تم اتنے پریشان کیوں ہو مجھے بتاؤ کس چیز کی وجہ سے اتنے آنسو بہا رہی ہو کیوں موتیوں کو ضائع کر رہی ہوں وہ نرمی سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھتا پوچھ رہا تھا

کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ آپ مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھیں بس رونے دیں۔اس نے آنکھوں پے ہاتھ مارتے ہوئے اپنی آنکھوں کا بھیگا پن کم کرتے اس سے سوال کیا تھا اس کا انداز اتنا معصومیت سے بھرپور تھا کہ مکرش اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا گیا

وہ کتنی دیر اس کے سینے پر سر رکھ کے روتی رہی وہ کچھ نہیں بولا تھا بس خاموشی سے اس کے بہتے آنسوؤں کو محسوس کرتا رہا

اس کا درد اس کی تکلیف جیسے اس کے سینے میں جذب ہونے لگی تھی وہ بس اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا اور وہ جانتا تھا وہ خود اسے بتائے گی وہ انتظار کر رہا تھا

اور پھر اس نے اسے بتا بھی تو دیا تھا وہ جب اپنا دکھ ہلکہ کر چکی تو مکرش نے اسے خود سے الگ کیا تھا اور پھر اس نے وہ ساری باتیں اسے بتائیں جو دادا جان نے اسے

بتائی تھی یہ ساری باتیں تقریباوہ بھی اسے بتاچکا تھالیکن شاید اسے اس سے زیادہ سے دادا جان پر یقین تھا

لیکن اس کے لیے اتناہی کافی تھا کہ آخر کار وہ اس بات پر یقین تو کر چکی تھی کہ اس کی ماں کے قاتل اس حویلی کے لوگ نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ وہ اتنے سالوں سے تھی

مکرش کو کچھ نہیں چاہیئے تھاوہ چاہتا تھا کہ وہ سب گھر والوں کے ساتھ ایک نئ زندگی کی شروعات کریں اسے یقین تھاسب حقیقت جاننے کے بعد اس کے لیے ایک نئ شروعات مشکل نہیں ہو گی یقیناًاس کے لئے ایک نئ شروعات ہو گئ اور کل سے اپنی فیملی کے ساتھ بالکل نارمل ہو جائے گی

ooooo

وہ کمرے میں آیا تو عنایہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی اس کے ہاتھ میں موبائل فون تھا جو کہ شناور کا تھا

لڑکی تم میرے فون کے ساتھ کیا کر رہی ہو وہ تیزی سے بیڈ پر آتا ہوا اس کے قریب لیٹ کر اپنے فون کی سکرین کو دیکھنے لگا تھا اسے فون چھینا نہیں تھا جیسے جانتا تھا کہ اس سے وہ غصہ ہو جائے گی اور کیا پتا وہ لڑکی کسی شک میں ہی نہ مبتلا ہو جائے

میں چیک کر رہی تھی کہ آپ کی کتنی گرل فرینڈ ہیں لیکن مجھے بہت افسوس ہوا اس شکل کا کوئی فائدہ نہیں ہے آپ کو لعنت ہے اتنی خوبصورت شکل پر

ایک لڑکی تک تو پٹھا نہیں سکے آپ وہ فون اس کے منہ پر مارنے والے انداز میں سائیڈ پر رکھتی رخ بدل گئی تھی

وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو اپنے شوہر کی گرل فرینڈ اور لڑکیوں سے بات چیت پر ناراض ہوتی ہو تو یقینا کوئی گھٹی میٹھی گفتگو ڈھونڈ رہی تھی جو اسے ملی نہیں تھی اور وہ بہت افسوس کا اظہار کر رہی تھی

یہ سارے کام میں نے تب ہی چھوڑ دیے تھے جب میرا تم سے نکاح ہوا تھا بہت ایمانداری سے تمہیں اپنے نکاح میں لیا تھا اس کے بعد میں نے کبھی کسی لڑکی سے کوئی گفتگو نہیں

میں ون وومین مین ہوں۔ وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا تھا لیکن وہ اسے یقین کیوں دلا رہا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ اس پر شک نہ کرے

ہاہاہا جیسے میں تو جانتی ہی نہیں کہ آپ کتنے سچے اور پکے مسلمان ہیں۔ مرد اپنی پہلی محبت کبھی نہیں بھولتا مجھے تو شک ہے کہ یہ جو آپ بار بار یہاں سے جانے کی بات کرتے ہیں کہیں نہ کہیں آپ کے دل میں اب تک امرش آپ۔

۔۔۔۔۔عنایہ یہ کیا کہہ رہی ہو تم وہ میرے بھائی کی بیوی ہے میرے لئے قابل احترام ہے مذاق ایک حد میں اچھا لگتا ہے اور اب تم مذاق سے اوپر جا رہی ہو وہ بے حد غصے سے گر جا رہا تھا اور پھر اپنا تکیہ سیدھا کرتا اس سے ذرا دور ہٹ گیا تھا

۔

وہ تو مذاق کر رہی تھی لیکن اسے ہر گز اندازہ نہ تھا کہ وہ اتنا غصہ ہو جائے گا شاید اس نے مذاق کے لئے غلط الفاظ استعمال کئے تھے یا پھر اس کا مذاق ہی سرے سے غلط تھا ایک تو اسے فضول بولنے کی عادت تھی جس پر وہ پچھتاتی تھی

ایم سوری مجھے ایسے نہیں بولنا چاہیے تھا میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی کہ میں نے پڑھا ہے کہ مرد کبھی اپنی پہلی محبت نہیں بھولتا تو اس حساب سے مجھے لگا کے آپ اب بھی۔۔۔۔۔

امرش میری پہلی محبت نہیں ہے بلکہ وہ کبھی بھی میری محبت نہیں رہی تو اب پلیز اس کی ذات سے ریلیٹڈ کوئی بھی مذاق ہم دونوں میں نہیں ہو گا بلکہ ہم اس کے بارے میں بات ہی کیوں کریں وہ جیسے سمجھ گیا تھا

وہ جانتا تھا اس کی بیوی وہ کس حد تک نادان ہے اور اسے بہت ساری چیزوں کی ابھی سمجھ بھی نہیں ہیں وہ بہت جلدی اس کی معافی مانگنے پر راضی ہو گیا تھا

او کے پکا وعدہ میں آج کے بعد امرش کو لے کر کوئی بات نہیں کروں گی اور آپ نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا وہ مکزم کے بارے میں بتاتے بتاتے اچانک ہی اپنی دوسری بات پر اس سے خفا ہوتے ہوئے کہنے لگی اس نے اپنا منہ ایک بار پھر سے تیڑھا کر لیا تھا جیسے اسے بتانا چاہتی ہوں کہ وہ اس سے سخت ناراض ہے

اس وقت میں غصہ تھا کہ تم مجھے چھوڑ کر اس کے ساتھ بازار چلی گی بس اسی لئے ناراضگی میں فون نہیں اٹھایا تھا شناور نے اپنے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچا تھا اس نے دن میں اس کا فون نہیں اٹھایا تھا اس کی وجہ بتا بھی دی تھی

ویسے اچھا ہی ہوا کہ آپ نے فون نہیں اٹھایا کیونکہ اگر آپ فون اٹھا لیتے تو شاید میں بھائی کو کبھی معاف نہ کرتی پھر آپ کو بتاؤں آج نہ میں نے ان کی پاکٹ سے آئسکریم کھائی اور گھر آکر سارا الزام ان پر لگا دیا کیونکہ مجھے سردی ہو گئی تھی

ویسے یہ زکام بھی کتنے مزے کی چیز ہے ناشام کو مجھے کتنے زور سے زکام ہو رہا تھا اور پھر جب چاچی بیگم والا سارا معاملہ ہوا میرا زکام کہیں بھاگ گیا ہے مجھے چاچی بیگم پر نا بہت افسوس ہو رہا ہے کیسی مطلبی عورت ہیں اپنے ہی گھر میں کتنی بری حرکت کی ہے دادا جان کو بالکل معاف نہیں کرنا چاہیے وہ غصہ ہوتے ہوئے اس کے سامنے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے لگی

ٹھیک کہہ رہی ہو م معافی نہیں ملنی چاہیے اور نہ ہی انہیں جلدی معافی نہیں ملے گی میں چاہتا ہوں کہ ایک چکر جیل کا لگوایا جائے آسانی سے چھوڑوں گا نہیں بس زرشے زرا اور واپس آجائیں شناور اس معاملے کو لے کر کافی سنجیدہ تھا

ہاں نا اب تو زرشے اور زرا اور بھائی بھی گھر واپس آجائیں گے کتنا مزہ آئے گا آپ کو پتہ ہے کہ آپ کو اور زرا اور بھائی کو دیکھ کر نا کنفیوز ہو جاتی ہوں کہ آپ کون سے ہیں اور وہ کون سے ہیں

جب وہ ایک گھر میں دونوں کو دیکھے گی تو مزہ آئے گا ہم اس کو خوب بے وقوف بنائیں گے وہ باتیں کرتے کرتے کب اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی اسے خود بھی پتہ نہ چلا تھا جبکہ شناور آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا اس کی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا

کتنی دیریوں ہی چھوٹی موٹی کھٹی میٹھی باتیں اس سے کرتی رہی اور پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھیں بند ہوئی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی جبکہ شناور اب تک اس کی طرح گرتی ہوئی آواز اور انگلیوں کی حرکت کو اپنی شرٹ پر محسوس کر رہا تھا

بہت معصوم تھی وہ بہت ہی پیاری اور شناور شاہ یوں تو نہیں اس پر اپنا دل ہارا تھا

ooooo

داداجان میں نہیں آرہا اتنا جلدی

پلیز نہ ابھی کیوں میں ابھی نہیں آنا چاہتا مجھے نہیں پتا بس

آپ مجھے گھر سے نکالتے ہوئے تو کہہ رہے کہ دو ماہ تک میں باہر رہوں گا میں نہیں آرہا ابھی واپس میں بہت خوش ہوئے یہاں پر

وہ فون کون سے لگائے گھر کے اندر داخل ہوا تھا گو زرشے جو تیزی سے دروازے کے پاس آئی تھی سمجھ چکی تھی کہ وہ دادا جان سے فون پر بات کر رہا ہے لیکن وہ اتنے لاڈ سے بات کیسے کر رہا تھا جب کہ دادا جان تو اس سے خفا تھے

نہیں دادا جان میں تو یہاں سے ہنی مون پر جانے کا پلان بنا رہا ہوں اور آپ مجھے واپس حویلی میں بلا رہے ہیں مجھے نہیں آنا پلیز وہ ضد سے بھرپور آواز میں کہتا زرشے کے گرد باہیں لائے اس کے ساتھ اندر کی طرف قدم اٹھانے لگا

وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی اس کی کوئی بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی

کیا مطلب ہے آپ کا گھر میں اتنا کچھ ہو گیا اور آپ لوگوں نے مجھے بتایا تک نہیں یہ سب کچھ چاچی بیگم نے کیا ہے میرا فون انہوں نے چورایا تھا

اور ساری انفارمیشن بھی انہوں نے ہی لیک کی تھی خیر یہ سب کچھ تو ہونا ہی تھا لیکن آپ نے ان سے کیا کہا

وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے صوفے پر بیٹھا ان سے پوچھنے لگا جبکہ زرشے بھی اس کے قریب ہی بیٹھ گئی تھی

یہ ساری باتیں سمجھنا اس کے بس سے باہر تھا کیونکہ وہ اس معاملے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی

ٹھیک ہے ہم شام تک گھر واپس آتے ہیں ان شاءاللہ وہاں چل کر بات ہو گی۔

نہیں چاچی بیگم کو سزا دینے کا میں کوئی حق نہیں رکھتا داجان یہ آپ کا معاملہ ہے اسے آپ ہی حل کریں

انہوں نے میرے ساتھ غلط کیا ہے لیکن اس کے پیچھے ایک بڑی وجہ تھی وہ یمنہ سے میری شادی کروانا چاہتی تھیں جو کہ میرے لیے ناممکن تھا

ان کی یہ خواہش بھی پوری نہیں ہو سکتی تھی لیکن انہوں نے جو بھی کیا وہ بہت غلط تھا آپ ان سب چیزوں کا بہتر فیصلہ کر سکتے ہیں لیکن میں شام تک ان شاء اللہ آپ کے پاس آجاؤں گا

وہ بات ختم کرتے ہوئے ان سے بول رہا تھا جب کہ زرشے کو بس یہی سمجھ میں آ رہا تھا کہ چاچی بیگم نے کچھ نہ کچھ برا کیا ہے اور وہ لوگ واپس حویلی جانے والے ہیں

وہ فون بند کر چکا تھا جب کہ زرشے ابھی تک اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ اسے کچھ بتائیے گا فون رکھنے کے بعد اس نے ایک نظر اس کو دیکھا اور پھر اسے ساری بات بتانے لگا

اپنا سامان پیک کر لو ہم واپس حویلی جا رہے ہیں دادا جان نے جس وجہ سے مجھے حویلی سے نکالا تھا وہ وجہ سامنے آ گئی ہے

انہیں لگتا تھا حویلی کے اندر ہی کوئی ایک ایسا انسان ہے جو ہمارے خلاف کام کر رہا ہے اور وہ انسان پکڑا گیا ہے

مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ انسان چاچی بیگم ہیں جنہوں نے اپنی بھتیجہ کی شادی مجھ سے کروانے کے لیے یہ سب پلاننگ کی تھی

اور جب وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکی تو میرا فون چوری کر کے انہوں نے میرے اور تمہاری شادی کی تصویریں اور نکاح نامہ چینل پر لیک کر دیا

دادا جان کو میں تمہاری اور اپنی شادی کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا تھا میں انہیں بتا چکا تھا کہ میں تم سے زبردستی نکال کر چکا ہوں

اور انہیں ویڈیوز اور شادی کی تصویریں دکھا چکا تھا لیکن چاچی بیگم نے یہ سب کچھ چینلز والوں کو دے کر ہماری بہت بدنامی کروائی

اب تمہیں مجھ سے جو بھی سوال پوچھنا ہو ناراض ہونا ہو جو بھی کرنا ہو احویلی چل کر نا پلیز چلنے کی تیاری کرو اس کے لبوں کو چومتا وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا جب کہ زرشے اب تک شاکڈ تھی

ooooo

شناور داداجان سے ناراض تھا۔اور ناراض ہونے کی وجہ وہی تھی کہ زراور اب تک گھر واپس نہیں آیا تھا۔

جب کہ داداجان کے شرط کے مطابق اب تک اسے واپس گھر بلوالینا چاہیے تھا ۔ابھی تک اس بات کا ذکر تک کسی نے نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے اسے غصہ آرہا تھا

اس کا غصہ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھا اور داداجان بھی اس کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہے تھے۔اسی لئے تو وہ زراور کو گھر واپس بلا چکے تھے

لیکن اس بات کا ذکر انہوں نے ابھی تک شناور یا کسی بھی گھر والے کے سامنے نہیں کیا تھا۔داداجان نے یہی سوچا تھا کہ جب زراور گھر واپس آجائے گا تب وہ سکون سے سب کو مکرش کی پلاننگ کے بارے میں بتادیں گے۔

لیکن شناور کا منہ سیدھا ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا ان کے پکارنے پر اس نے پلٹ کر بھی نہیں دیکھا یہ اس کی ناراضگی ظاہر کرنے کا انداز تھا۔

تھوڑی دیر پہلے کہیں باہر گیا ہوا تھا جب واپس آیا تو بھی ان سے کچھ بھی کہے بنا سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا۔ دادا جان نے بھی زیادہ دھیان نہ دیا کیونکہ وہ زر اور کے واپس آنے کا انتظار کر رہے تھے

اور پھر انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا تقریباً ساڑھے تین بجے کے قریب وہ زر شے کو لے کر گھر میں داخل ہوا تھا۔

دادا جان اسے دیکھتے ہی خوش ہو گئے تھے اتنے دنوں کے بعد اپنے فرمانبردار پوتے کو واپس گھر دیکھ جیسے جی اٹھے تھے ان کا گھر ایک بار پھر سے جڑنے جا رہا تھا

وہ ان کے پاس آیا اور نہ جانے کتنی دیر ان کے گلے لگا رہا وہ بھی اسے اپنے سینے سے لگائے خود کو پر سکون کرتے رہے۔زرشے کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ملازم کو ذرا سخت لہجے میں کہا

بلا کر لاؤ اس لاڈ گورنر کو نہ جانے اپنے آپ کو سمجھتا کیا ہے نالائق باپ کی نالائق اولاد۔ارسلان صاحب جو اس وقت زراور سے مل رہے تھے خود کو بیچ میں گھسیٹے جانے پر اپنے باباجان کو دیکھ کر رہ گئے۔

باباجان میرا کیا قصور ہے مجھے تھوڑی نہ پتا تھا یہ اتنی گندی اولاد نکلے گا شاور سیڑھیوں سے اترتے ہوئے ان کے قول اپنے کانوں سے سن چکا تھا

یہ گندی اولاد کا لفظ آپ نے یقینا میرے لیے استعمال کیا ہو گا وہ تقریبا بھاگتے ہوئے زراور کے سینے سے لگتا ان سے کہنے لگا تھا

تمہیں اپنی پہچان بہت بہتر طریقے سے ہے مجھے مزید تعریف کرنے کی ضرورت نہیں باباجان نے انکار نہیں کیا تھااور اقرار بھی اس انداز میں کیا تھا جو شناور کو سلگانے کے لیے کافی تھا۔

اگر اتنا ہی برا لگتا ہوں تو تو ویڈیو کال پر ہمرو نے جیسی شکل کیوں بناتے تھے۔ میں تو آپ پر ترس کھا کر آ گیا کہ اس عمر میں باپ کو رلانا ٹھیک نہیں

پھر اب میں مزید پرانی باتیں نہیں کرنا چاہتا اسکی بات پر غور کرتے ہوئے اس گھر میں سب کے چہروں پر مسکراہٹ اگئی

زر اور کے آنے پر بہت وہ خوش تھا اسی لئے فی الحال وہ ہر بات کو بہت ایزی لے رہا تھا۔اس وقت اسے کچھ بھی برا نہیں لگ رہا تھا وہ تو بس اس بات کو لے کر پر سکون ہو گیا تھا اس کے گھر کے سب فرد پورے ہو چکے تھے ان کا گھرانہ مکمل ہو چکا تھا۔

باقی باتیں بعد میں ہو گی جاؤ جا کر چھوٹی بہو کو بلا کر لاؤ دادا جان نے ملازمہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ فوراہاں میں سر ہلاتی مہربان شاہ کے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی

ooooo

دادا جان کے حکم پر سب گھر والے وہی نیچے ہال میں آ چکے تھے دادا جان آج شاید اس معاملے کا کوئی فیصلہ کرنا چاہتے تھے یقیناً آج یہ معاملہ حل ہو جانے والا تھا

سب لوگ پریشان تھے کہ نہ جانے کیا ہونے والا ہے کہیں دادا جان مہربان شاہ کو انہیں چھوڑنے کے لیے نہ کہہ دیں کہ اس عمر میں وہ طلاق لے کر کہاں جائیں گے

تائی امی کو اسی بات کی فکر کھائے جا رہے تھے وہ تو مہربان شاہ سے بھی دو تین بار صبح سے بات کر چکی تھی کہ جو بھی فیصلہ کرنا سوچ سمجھ کر کرنا معاملہ بہت سنگین ہے

اور آپ کا ایک بھی غلط فیصلہ کسی کی ساری زندگی برباد کر سکتا ہے آپ سوچ سمجھ کر بہتر فیصلہ کیجئے گا کیونکہ یہ آپ کی زندگی کا فیصلہ ہے مہربان شاہ نے انہیں کچھ بھی نہیں کہا تھا

بس صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ یہ سارا معاملہ بابا جان کے ہاتھ ہے وہ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے منظور ہو گا بابا جان مجھے اس بارے نے کوئی بھی بات کرنے سے منع کر دیا ہے

جو بھی ہو گا بابا جان کی مرضی سے ہی ہو گا اور انہیں بابا جان کے کسی بھی فیصلے سے کوئی اختلاف نہیں تھا

اوراس وقت چاچی بھی مجرم کی طرح نظر جھکائے کھڑی تھی کل سے لے کر اب تک ان کی حالت بہت ابتر ہو چکی ہے نہ توانہوں نے صبح سے کپڑے بدلے تھے اور نہ ہی کچھ کھایا تھا

یقیناان سارے معاملے نے ان پر بہت گہرا اثر کیا تھا۔یہ سب کچھ آسان ہر گز نہیں تھا اس عمر میں اپنا گھر اجڑنے کی سوچ نے ان کی حالت بھی اجاڑ کر رکھ دی تھی۔

یقیناوہ اس سارے معاملے کے حل کا سوچ چکی تھی۔سب حیرانگی سے انہیں دیکھ رہے تھے ہر وقت خود کو تیار رکھنے والی عورت بری طرح سے خود سے ہی جیسے ہاری کھڑی تھی۔

ان پر ترس کھانے والے تو وہ بہت تھے لیکن فیصلہ صرف دادا جان نے کرنا تھا

ooooo

چھوٹی بہو تم نے جو بھی کیا بہت غلط کیا تمہیں یہ سب کچھ نہیں کرنا چاہیے تھا ایک بار ہمیں بتا تو دیتی کہ تم کیا چاہتی ہو

تم اپنے بھائی کی کسی اولاد کو اس گھر کی بہو بنانا چاہتی تھی اور ہم نے تم سے کہا تھا کہ ہمارے پوتے اپنی زندگی کا فیصلہ خود کریں گے ہمیں ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ ان میں سے کسی کی بھی چوائس تمہاری بھتیجی نہیں ہو گی

ہر انسان کی اپنی مرضی ہوتی ہے وہ اپنی مرضی سے فیصلہ کرتا ہے ہم نے سوچ لیا تھا کہ ہم کبھی بھی اپنے پوتوں کی زندگی کا فیصلہ نہیں کریں گے کیونکہ اپنے بیٹے کی زندگی کا ایک غلط فیصلہ کر کے آج ہم یہ حالات دیکھ رہے ہیں

ہاں ہم نے مہربان کو مجبور کر دیا تھا اسے زبردستی تم سے شادی کیلئے راضی کیا تھا لیکن ہمیں کیا حاصل ہوا اسے ساری زندگی کے لیے اپنی ہی اولاد کی نظروں میں گرا دیا جس اولاد کے لئے ہم تمہیں اس گھر میں لائے

اس اولاد کو تم نے کبھی وہ اہمیت نہ دی جو ایک ماں دیتی ہے ہمیں لگا تھا کہ اگر تمہاری گود میں تو وہ معصوم بچے آئیں گے تو تم ان کی ماں بن جاؤ گی لیکن نہیں ہم غلط تھے

تم نے کبھی ان بچوں کی ماں بننے کی کوشش کی ہی نہیں تم ہمیشہ سوتیلے رشتے نبھاتے رہی عبداللہ کو جس طرح تم نے ٹارچر کیا وہ ساری باتیں ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں اسی لیے ہم نے عبداللہ کو یہاں سے بھیج دیا تھا

ہمیں لگا کہ اگر تمہاری زندگی سے سوتیلی اولاد نکل جائے گی تو تم اپنے شوہر پر دھیان دو گی۔اسے سنبھالنے کی کوشش کرو گی اسے سمجھنے کی کوشش کروں گی لیکن ہم یہاں بھی غلط تھے۔

تم نے کبھی بھی عبداللہ کی ماں بننے کی کوشش نہیں کی عنائش تو ہم سے دور ہو گئی تھی لیکن عبداللہ کو تم نے ہم سے دور کر دیا تم نے کبھی مہربان کی بیوی بننے کی کوشش نہیں کی تم ہمیشہ اپنے بھائیوں کی بہن بننے میں لگی رہی ہے تم شاید ایک کامیاب بہن تو بن گئی لیکن اس حویلی میں تم نے کوئی بھی کامیاب رشتہ نہیں نبھایا

ہمیں افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ تم سے اپنے بیٹے کی شادی کروا کے ہم نے اپنے بیٹے کی زندگی تباہ کر دی

کاش کاش ہم یہ فیصلہ نہ کرتے تو آج ہمیں یہ دن نہیں دیکھنا پڑتا ہم نے اپنے بیٹے کی زبردستی شادی کروائی اسے مجبور کیا اولاد کی قسمیں دی اپنی قسم دی اتنی مشکل سے اسے منا کر تمہیں اس حویلی میں لے کر آئے لیکن تم نے کبھی اس حویلی کو اپنا سمجھا ہی نہیں

تمہاری ہر طرح کی زیادتی ہر طرح کی ضد ہم خاموشی سے برداشت کرتے رہے یہ سوچ کر کہ تمہاری وجہ سے یہ گھر بسا ہوا ہے۔ لیکن تم نے تو اس سکون کو ہی تباہ کر دیا ہمیں اس بات کا افسوس نہیں ہے کہ

تم نے زراور کے نکاح نامہ اور ویڈیو لیک کر دی کسی چینل پر ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ تم نے اس گھر کو کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں

تم اس گھر میں حکومت کرنا چاہتی ہو تم چاہتی ہو ہر چیز تمہارے اشاروں پر چلے اور ایسا ہی ہوا ہم نے ہر چیز تمہارے حوالے کر دی لیکن پھر تم نے اس گھر کو کبھی اپنا گھر نہیں سمجھا

اب تم بتاؤ تمہیں کیا سزا ملنی چاہیے ہمارا بیٹا تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا میں جانتا ہوں اس عمر میں آکر اس طرح کا فیصلہ کرنا سراسر بیوقوفی ہے اور تمہارے لئے شاید زندگی بھر کی سزا

لیکن تمہاری غلطی معاف کرنے لائق بھی تو نہیں ہے زرا ور نے کہا ہے کہ وہ تمہیں کوئی سزا نہیں دینا چاہتا وہ تمہیں شروع سے اپنی ماں کا مقام دیتا آیا ہے اور وہ تمہیں کوئی بھی سزا دینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا۔

اس گھر کا کوئی بھی انسان تمہارے بارے میں کچھ غلط نہیں سوچتا سب کا یہی کہنا ہے کہ جو میرا فیصلہ ہو گا وہ ان سب کو منظور ہو گا لیکن میں کیا فیصلہ کروں مجھے سمجھ میں نہیں آرہا۔اس کے لئے میں نے یہ سارا معاملہ مہربان پر چھوڑ دیا ہے

باقی مہربان اپنی زندگی کے بارے میں کیا فیصلہ کرتا ہے یہ اس کی مرضی ہے اور تم خود کو ان سب چیزوں کے لئے کیا سزا دیتی ہو اس کا فیصلہ تم کرو گی

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بول رہے تھے جب کہ وہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی ان کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو ئیں۔اور پھر وہ رونے لگی تھی وہیں زمین پر بیٹھ کے وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں

زندگی آج اس مقام پر لے آئی تھی کہ اس بڑھاپے میں طلاق جیسی سوچ کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا یہ سوچ صرف ان کے دماغ تک محدود تھی

لیکن کبھی یہ الفاظ مہربان شاہ کے منہ سے نکل کر انہیں ہمیشہ کے لئے اپنی زندگی سے بے دخل کر دیتے ہیں یہ وہ نہیں جانتی تھی

معاف کر دیجئے بابا جان خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجیے میں اپنے مطلب میں اندھی ہو چکی تھی میں نے کبھی اس اولاد کو اپنی اولاد نہیں سمجھا

آپ ٹھیک کہتے ہیں میں نے کبھی اس گھر کو اپنا گھر نہیں سمجھا میں ہمیشہ اپنے ہی اپنوں کے بارے میں غلط سوچتی رہی میں نے ان اپنوں کو کبھی اپنا نہیں سمجھا میں قصوروار ہوں

میں ہمیشہ ان رشتوں کو پالتی رہی تھی جو کبھی میرے تھے ہی نہیں۔ مجھے معاف کر دیجئے خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجیے طلاق لے کر میں کہاں جاؤں گی اس عمر میں طلاق اپنے ماتھے پر سجا کر میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہو گی

مجھے معاف کر دیجیے میں آپ لوگوں سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی مجھے بس اس حویلی کے ایک کونے میں پھینک دیجیے میں کچھ نہیں کہوں گی لیکن خدا کے لئے مجھے طلاق دے کر اس گھر سے نہ نکالیں

میں کہاں جاؤں گی میں برباد ہو جاؤں گی وہ ہاتھ جوڑے ان کی منتیں کر رہی تھی جب کہ مہربان شاہ خاموشی سے نظریں زمین پر جھکائے کچھ سوچنے میں تھے

ان کا اس طرح سے رونا سب کو ہی بے چین کر گیا تھا کس نے سوچا تھا کہ یہ دن بھی دیکھنے کو ملے گا ہر کوئی ان کی طرف متوجہ تھا

پر ہر کوئی مہربان شاہ کے فیصلے کا انتظار کر رہا تھا وہ کیا فیصلہ سنانے والے تھے کوئی نہیں جانتا تھا ہاں لیکن وہاں موجود کوئی بھی شخص یہ نہیں چاہتا تھا کہ مہربان شاہ کا گھر ایک بار پھر سے برباد ہو

یہ عمر وہ عمر ہوتی ہے جب ایک انسان کو دوسرے انسان کی ضرورت ہوتی ہے۔جب اولاد جوان ہو جائیں تو والدین کے پاس اپنا جیون ساتھی ہونا کسی نعمت سے کم نہیں۔

جس سے وہ اپنا ہر دکھ شیئر کر سکے جن سے مشورہ لے سکیں جن سے باتیں کر سکیں۔یہ وقت طلاق دے کر گھر سے نکالنے کا تو نہیں تھا یہ وقت تو ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کا تھا کیونکہ ایک دوسرے کو سمجھنے سمجھانے کا وقت گزر چکا تھا

ooooo

مہربان شاہ خاموش کھڑے تھے جب کہ عنائش سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہو رہا تھا وہ اس عورت سے کوئی محبت نہیں کرتی تھی اور نہ ہی وہ اس کے پاس جانا

چاہتی تھی لیکن وہ خود کو روک نہیں پائی تھی وہ ان کی طرف آتے ہوئے ان کے پاس ہی زمین پر بیٹھتی انہیں اپنے ساتھ لگا چکی تھی

پلیز امی کچھ نہیں ہو گا بابا کچھ نہیں کہیں گے آپ کو کوئی طلاق نہیں ہو گی آپ یقین کریں میر اوہ ان کا چہرہ تھامتے ہوئے ان کو خاموش کروانے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ شدید رونے کی وجہ سے ان کی ہچکیاں بندھنے لگی تھی

شاید وہ سانس تک نہیں لے رہی تھی ان کو ہی سنبھالنا بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا جب اچانک ہی عبداللہ بھاگ کر ان کے لئے پانی لے کر آیا اور وہ بھی وہیں زمین پر بیٹھے ہوئے انہیں پانی پلانے لگا

آپ کچھ بولتے کیوں نہیں بابا خدا کے لئے کچھ بولیں ورنہ انھیں کچھ ہو جائے گا

عبداللہ بے چین سا اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے بولا تھا

آپ وہاں خاموش کیوں کھڑے ہیں باباخدا کے لئے ان سے کہیں جیسے یہ سوچ رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا پلیز ان کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ان کو کچھ ہو جائے گا وہ مہربان شاہ سے چیختے ہوئے بولی تھی

لیکن مہربان شاہ خاموشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ جیسے وہ اس معاملے پر گہرائی سے سوچنا چاہتے ہو

کونسی سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں آپ باباخدا کے لئے کچھ بولیں ان کی طبیعت دیکھ کر رہی ہے انہیں کچھ ہو جائے گا اگر میری ماں کو کچھ ہوا تو میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

وہ چیختے ہوئے بولی تھی جبکہ ان کے لاغر وجود کو عبداللہ اپنے سینے سے لگا چکا تھا ۔اسے لگا وہ ایک بار پھر سے اپنی ماں کو کھونے جا رہا ہے ان کے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہو چکے تھے

جبکہ عنائش بار بار اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی جو اس کے وقت سنگدل بنا کھڑا تھا اس نے چیختے ہوئے اپنے باپ کو اس بات کا احساس دلانے کی کوشش کی تھی کہ یہ عورت مر رہی ہے۔

مکرش جلدی سے باہر نکلتا گاڑی کا انتظام کرنے لگا تھا کیونکہ چاچی بیگم کی حالت بہت زیادہ بگڑ چکی تھی ہر کوئی مہربان شاہ صاحب کا انتظار کر رہا تھا جب کہ وہ خود ہی سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ وہ کیا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں

جب کہ عنائش ان کے پاس آئیں اور انہیں جھنجھوڑتے ہوئے اس کنڈیشن کا احساس دلانے لگی وہ ہوش کی دنیا میں آئے تھے

میں نے اسے معاف کیا۔اس نے آج تک جو کچھ بھی کیا میں اسے اس کی ساری غلطیاں معاف کر رہا ہوں کچھ نہیں ہو گا اسے میں نہیں دوں گا اس کو طلاق۔وہ

عنائش کو پر سکون کرتے ہوئے بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولے تھے

عنائش بھاگتے ہوئے واپس چاچی بیگم کے پاس آئی تھی

سنا آپ نے سنا انہوں نے کہا کہ آپ کو طلاق نہیں دیں گے کچھ نہیں ہو گا سب کچھ پہلے جیسا ہو جائے گا آپ پلیز اپنی طبیعت خراب نہ کریں سب کچھ ٹھیک ہے

وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ مکرش واپس آتا۔ عبداللہ کو انہیں گاڑی میں بٹھانے کے لئے کہہ رہا تھا ان کی حالت بگڑ رہی تھی جب کہ پورا جسم ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

عبداللہ انہیں اپنے بازوؤں میں اٹھائے تیزی سے باہر کی جانب بھاگا تھا دادا جان نے مہربان شاہ کو بھی باہر جانے کا اشارہ کیا تو وہ بھی تیزی سے مکرش کی گاڑی میں بیٹھتے ہسپتال کی طرف روانہ ہو چکے تھے

OOOOO

انہیں انجائنا کا اٹیک ہوا ہے کسی چیز کو لے کر بہت زیادہ ٹینشن لی ہے انہوں نے جس کی وجہ سے ان کی حالت اس حد تک بگڑ گئی ہے لیکن آپ لوگوں انہیں وقت پر ہسپتال لے آئے ہیں اب ان کی حالت کافی بہتر ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے انہیں تھوڑی دیر میں مکمل ہوش آجائے گا آپ لوگوں سے مل سکتے ہیں

ڈاکٹر سب کو پر سکون کرتا ہوا واپس اندر جا چکا تھا جبکہ وہ سب لوگ جو اتنی دیر سے پریشانی سے باہر کھڑے تھے اب قدرے ریلیکس ہو گئے تھے۔

خدا کا شکر تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا یہ ان سب کے لئے ایک بہت بڑی پریشانی تھی جسے وقت پر حل کر لیا گیا تھا۔

بابا اب جیسے ہی امی کو ہوش آئے گا نا آپ فورا ان سے ملنے جائے گا انہیں بتائے گا کہ آپ نے انہیں معاف کر دیا ہے اور اب آپ دونوں میں کسی طرح کی کوئی ناراضگی نہیں ہے آپ سمجھ رہے ہیں وہ بالکل ان کے پاس بیٹھی ان کا ہاتھ تھا میں انہیں سمجھا رہی تھی مہربان شاہ نے نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ صرف ہاں میں سع ہلاتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

لیکن انہیں محسوس ہوا جیسے وہ تھکی ہوئی ہے اسے کسی چیز کی بے چینی ہے جس کا اظہار نہیں کر رہی وہ بار بار اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے وہ جیسے کسی چیز پر کنٹرول کر رہی ہو

پھر جب انہیں ڈاکٹر نے بتایا کہ پیشنٹ کو ہوش اچکا ہے اور وہ ان سے مل سکتے ہیں تو اچانک زمین پر گرنے لگی لیکن مہربان شاہ نے اسے تھام لیا تھا

کیا ہوا تمہیں وہ پریشانی اور گھبراہٹ کے مارے اس سے پوچھنے لگے تھے جبکہ ڈاکٹر بھی اس کے پاس ہی آرہی تھی

مجھے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی میں ان کو چیک کرتی ہوں ڈاکٹر نے اس کی کنڈیشن دیکھتے ہوئے کہا تھا جبکہ مہربان شاہ سب کچھ بھول بلائے اسے ڈاکٹر کے کہنے پر اندر لے کر جانے لگے

وہ ہزار انکار کرتے رہی لیکن کسی نے بھی اس کی نہیں سنی تھی جبکہ عبداللہ ان کے کہنے پر دوسرے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

OOOOO

مکرش باہر سے فون کر کے واپس آیا تو عبداللہ کو اکیلے ہی چاچی بیگم کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا

السلام علیکم چاچی جان کیسی ہیں اب کیسا محسوس کر رہی ہیں کوئی وہ ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا وہ آنکھوں میں ندامت لیے اسے دیکھ رہی تھی وہ کافی پریشان لگ رہی تھی

الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں تم سب کا شکریہ تم لوگوں نے میرے لئے جو کچھ بھی کیا اتنے خود غرض چاچی کے لیے تم لوگوں نے اپنے دل میں نفرت نہیں پیدا کی دل سے تم لوگوں کے شکر گزار ہوں مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا میں کس طرح سے تم لوگوں سے نظر ملاؤں

میں اپنی ہی نظروں میں گر چکی ہوں مکرش تم لوگوں کا دل بہت بڑا ہے میں نے کبھی تم لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا لیکن اس کے باوجود بھی تم لوگوں نے مجھے بہت اونچے مقام پر بٹھایا

میں اس کے قابل نہیں تھی مکرش وہ اس کا ہاتھ تھامیں آنسو بہا رہی تھے می جب کہ مکرش انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ جو کچھ بھی ہوا اسے بھول جانا چاہیے اور ایک نئی زندگی کی طرف آنا چاہیے

وہ زیادہ دیر ان کے پاس نہیں بیٹھ سکتا تھا فالحال اسے عنائش کی غیر موجودگی پریشان کر رہی تھی اس نے عبداللہ سے پوچھا تو اس نے اسے بتایا کہ اس کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی تھی ڈاکٹر اسے دوسرے کمرے میں اپنے ساتھ چیک اپ کے لیے گئی ہیں

اور تھوڑی دیر میں وہ اسے چیک بھی کر لے آگی مکرش سے زیادہ دیر وہاں بیٹھا نہ گیا اور وہاں سے اٹھتا باہر نکل آیا تھا فی الحال اسے صرف اپنی عنائش کے پاس جانا تھا۔

ooooooo

ایک نرس سے اس کے بارے میں پوچھتا وہ وہی چلا آیا تھا جہاں ڈاکٹر اس کا چیک اپ کرنے اسے لے کر گئے تھے اس نے کمرے میں قدم رکھا تو عنایش کو پردے کے دوسری طرف لے جایا گیا تھا جب کہ مہربان شاہ وہیں پر بے چین سے بیٹھے تھے

کیا ہوا چاچو عنایش کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا اچانک کیا ہوا اسے وہ تو ٹھیک تھی وہ پریشانی سے ان کے قریب آ کر رکا

پتا نہیں بیٹا اچانک ہی چکر آنے لگے تھے بے ہوش ہونے والی تھی ڈاکٹر نے کہا کہ وہ اس کا چیک اپ کرے گی تو ہم یہاں آ گئے چاچو ابھی بتا ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر مسکراتی ہوئی باہر نکلی

ڈاکٹر کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے نہ سب ٹھیک ہے کیا ہوا ہے اسے مکرش جلدی سے ڈاکٹر کے پاس پہنچا تھا جبکہ مہربان شاہ بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے

جی پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ خوشی کی بات ہے آپ ان کے ہسبینڈ ہیں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی مکرش نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

جی ڈاکٹر میں اس کا ہسبینڈ بتائیں مجھے کیا ہوا ہے اسے اچانک اس کی طبیعت کیوں خراب ہو گئی مکرش کی بے قراری میں کوئی کمی نہ آئے می تھی

شروع شروع کے دنوں میں ایسا ہوتا ہے آہستہ آہستہ یہ سب کچھ نارمل لگنے لگے گا آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ باپ بننے والے ہیں

ان کا بہت سارا خیال رکھیے گا کسی چیز کو لے کر بہت زیادہ ٹینشن لے رہی ہیں لیکن آپ کی فکر مندی بتا رہی ہے کہ آپ یقیناً ان سے بے حد محبت کرتے ہیں

اور ان کا بہت خیال رکھیں گے جتنا ہو سکے انہیں ٹینشن سے دور رکھیں ڈاکٹر مسکراتے ہوئے ہدایت دے رہی تھی جبکہ مکرش کے چہرے پر تو جیسے کچھ بھی نہ سمجھنے والے کیفیت طاری ہو گئی تھی مہربان شاہ ہاتھ ہوا میں بلند کئے خدا پاک پاک کا شکریہ ادا کر رہے تھے جس نے انہیں اتنی بڑی خوشی سے نوازا تھا

ڈاکٹر۔۔۔وہاں۔۔میں۔۔مل۔۔وہ خوشی کے مارے جیسے الفاظ کھو چکا تھا ڈاکٹر نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے اندر جانے کی اجازت دی تھی وہ فورا پردے کی دیوار پار کر تھا اپنی جان عزیز کے پاس پہنچ چکا تھا

ooooooo

مکرش نے اسے دیکھا اس وقت وہ بیڈ پر آرام سے الٹی پلٹی مارے بیٹھی ہوئی تھی جتنا کنفیوز وہ ہو رہا تھا اتنی ہی وہ بھی کنفیوز لگ رہی تھی۔

کیا تم اس بارے میں جانتی تھی وہ تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے بیٹھا اور اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا

اس کا انداز ہ اس شدت سے بھرپور تھا اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتا ہے وہ ایک ہی سانس میں اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش کو چوم چکا تھا

مجھے کیسے پتہ ہو گا ابھی پتہ چلا ہے ڈاکٹر نے بتایا ہمارا بے بی آنے والا ہے میں کتنا خوش ہوں مکرش ہمارا بے بی ہمارے کمرے میں ہماری پاس رہے گا وہ میرے پاس سویا کرے گا میں اسے اپنے سینے سے لگا کر سوں گئ

مکرش کتنا مزا آئے گا نا ہمارا ایک پیارا سا چھوٹو امسا معصوم سا بے بی ہو گا جو ہر وقت ہمارے پاس رہے گا وہ خیالوں کی دنیا میں بولے جا رہی تھی مکرش تو بس اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں کہیں رنگ تھے

اور ان رنگوں کو دیکھتے دیکھتے وہ خود بھی جیسے اس حسین دنیا کا انتظار کرنے لگ گیا تھا

ہاں میری جان بالکل ایسا ہی ہو گا۔وہ بھی اس کی خواہش پر آمین کہتے ہوئے بولا تھا

اب گھر چلیں اور یہ خوش خبری جا کر دادا جان کو سنائے چاچی کو بھی ڈسچارج کرنے کے لیے کہہ دیا گیا ہے بس اب گھر چلتے ہیں نہ دادا جان بہت خوش ہوں گے

وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ وہ بھی ہاں میں سر ہلا کر اس کے ساتھ ہی ہاتھ پکڑ کر باہر آئی تھی جہاں بابا کب سے کھڑے انتظار کر رہے تھے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے انہوں نے اس کا ماتھا چوم کر اسے بہت ساری دعائیں دی تھی

جلدی گھر چلو میں نے سب کو فون کر کے بتا دیا ہے کہ گھر میں ایک اور خوشخبری آنے والی ہے میں تو چاہتا تھا کہ سب ساتھ چل کر سب کو سرپرائز دیں لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا وہ کچھ شرمندہ سے لیکن خوشی سے اسے بتایا تھا

مکرش پہلے سے ہی ان کی بے صبری طبیعت سے واقف تھا مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیا گیا جبکہ عنائش شرمندہ سی ہو گئی تھی وہ سب کا سامنا کس طرح سے کرے گی بس اسی سوچ نے اسے پریشان کر دیا تھا۔

پر پھر تھوڑی دیر کے بعد عبداللہ کو جب یہ خبر ملی کہ وہ ماموں بننے والا ہے اس کا دل چاہا کہ وہ پورے ہسپتال کو چلا چلا کر بتائے اپنے جذبات پر کنٹرول کرتا گھر جانے کی جلدی مچا چکا تھا

تھوڑی دیر میں وہ سب گھر کے لئے روانہ ہو گئے تھے جہاں پر دادا جان کے ساتھ سب ان کا انتظار کر رہے تھے

یہ خاندان کی پہلی نہیں بلکہ دوسری خوشی تھی پہلی خوشیاں تو مکزم اور امرش دینے والے تھے۔ لیکن سچ ہے خوشیاں جتنی بھی ہوں کم ہی لگتی ہیں اور دادا جان ہر خوشی کو جی بھر کر جینا چاہتے تھے

oooooo

وہ لوگ گھر آئے تو سب بہت خوش تھے۔داداجان نے نجانے اسے کتنی دیر اپنے سینے سے لگا کر رکھا تھوڑی دیر پہلے جب وہ لوگ گئے تو ماحول بہت عجیب سا تھا لیکن اب خوشیاں ہی خوشیاں تھی

داداجان نے پورے گاؤں میں مٹھائیاں اور کپڑے تقسیم کرنے کے لئے صبح سارے گاؤں والوں کو بڑی مسجد کے قریب بلایا تھا

کیونکہ ان کے دو دو پوتے باپ بننے والے تھے اور ان کے گھر میں ڈبل خوشی آنے والی تھی۔اور وہ اپنی یہ خوشی اپنے گاوں کے لوگوں کے ساتھ منانا چاہتے تھے

داداجان اس وقت اتنے خوش ہے کہ کوئی حد نہیں اور اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے شاوران کے پاس آگیا تھا

داداجان کتنا مبارک اور خوشیوں بھرا دن ہے ماشاءاللہ ایسے میں وہ میں کیا کہہ رہا تھا کہ میں فیکٹری کا کام کرنے کے بجائے بزنس والا کام سنبھالوں

یہ فیکٹری میں روز میرے ہاتھ خراب ہو جاتے ہیں دیکھیں

میرے ہاتھ میں عجیب سی کالک ہو گئی ہے ہاتھ سے چھوٹ ہی نہیں رہی ہے آج اس کا دوسرا دن تھا فیکٹری جاتے ہوئے

ورنہ اس کا فیکٹری میں کوئی کام نہیں تھا لیکن داداجان نے کہہ دیا کہ ان کا نکما پوتا فیکٹری سنبھالے گا اور تب سے ہی وہ کافی مشکل میں تھا

میری جان آج سے تم فیکٹری کا کوئی کام نہیں کروگے تمہاری فیکٹری سے جان چھوٹ رہی ہے جو میرے بچے کا دل چاہے گا میرا بچہ وہ کرے گا

داداجان نے سخی دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے کہا تو وہ مسکراتا ہوا ان کے قریب سے اٹھنے لگا

داداجان آپ ایسا نہیں کر سکتے ہیں اس کا لک میں ہی تو اصل ہیرا چھپا ہوتا ہے اور فیکٹری کا کام اتنا بھی مشکل نہیں ہے ان کو تو صرف کھڑے ہو کر آرڈر دینا پڑتا ہے

کام تو سارا کارخانے والے کرتے ہیں ان کو پتا نہیں کون کون سے درد نکلنے لگے ہیں فیکٹری کا کام کرتے ہوئے اگر یہ نہیں سنبھالیں گے تو کون سنبھالے گا فیکٹری کا کام اس کا بھی کچھ فرض ہے

میرا مطلب ہے کہ مکرش بھائی تو اب بیزی ہو جائیں گے نہ وہ زیادہ فیکٹری کو نہیں دیکھ سکتے اور پھر ان کی سیاسی پارٹی بھی تو اچھی خاصی آگے نکل چکی ہے

اور مکزم بھائی تو اور بھی زیادہ مصروف ہو جائیں گے کیونکہ فلحال امرش آپی کو ان کی بہت زیادہ ضرورت ہے آپ تو سمجھ ہی سکتے ہیں نہ ان کی کنڈیشن کو

تو ایسے میں گھر کے قابل بہترین بیٹے فیکٹری نہیں سنبھال لیں گے تو کون سنبھالے گا

عبداللہ بھائی بھی تو کر رہے ہیں نہ فیکٹری کا کام ہے وہ تو کچھ نہیں کہہ رہے پتہ نہیں انہیں کون سے درد اٹھ رہے ہیں

ان کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے اور فیکٹری کا سارا کام آپ کے سر پر چھوڑ دیں سارا کام یہی کریں گے

عنایہ داداجان کے پاس ہی بیٹھ کر شناور کے پلان پر پانی پھیرنے لگی

بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو عنایہ کام فلحال نہ تو مکرش کر سکتا ہے اور نہ ہی مکزم اور فصل بھی تیار ہو رہی ہے تو وہ سارا کام ذرا اور کے سر پر آ گیا ہے

عبداللہ اور شناور کو تو ہم نے صرف فیکٹری کے کاموں میں ہی لگایا ہوا ہے اور میرا نہیں خیال کہ یہ کام اتنا زیادہ ہے ان دونوں کے لئے کوئی مسئلہ پیدا کرتے

باقی وہاں سب لوگ تمہارے حکم کے غلام ہیں تم جو کہو گے ور کرز وہی کریں گے تم بس کھڑے ہو کر اپنا کام کرنا۔ سب کچھ تمہاری مرضی کے مطابق ہو جائے گا بس تم اپنا کام کرنا

مطلب سب کو سمجھانا کہ سب نے کیا کام کرنا ہے تم کالک میں ہاتھ مار ہی کیوں رہے ہو۔اس کام کے لیے ہیں تو ان لوگوں پر رکھا ہوا ہے ہم نے تم بس اپنے حصے کا کام دیکھو

تم بوس ہو وہاں کے میری جان تم جو کہو گے سب وہی کریں گے۔کوئی بھی تمہاری مرضی کے خلاف کچھ نہیں کرے گا بس یہ فیکٹری کا کام تمہیں کرنا ہو گا دادا جان نے سوچتے ہوئے فیصلہ کیا تھا

جبکہ اس سے بات کرنے کے بعد وہ پھر سے مکرش اور مکزم کو ہدایات دینے لگے تھے

شناور نے دانت پیس کر عنایہ کی طرف دیکھا تھا جو اس کا کام برباد کر کے بڑے مزے سے بیٹھی ہوئی تھی شناور کے بعد عبداللہ کا یہاں آنے کا ارادہ تھا

کیونکہ وہ بھی فیکٹری کا کوئی کام نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن عنایہ نے اس کا کام برباد کر دیا تھا تو عبداللہ کا کہاں ہونے دینے والی تھی

اس کے نصیب میں وہی کالک کی فیکٹری ہی لکھی تھی اور یقیناً اسے وہی سب کچھ کرنا تھا اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا جہاں کسی طرح کی کوئی کالک نہیں تھی

پتہ نہیں دادا جان کو وہ کون سی کالک دکھا رہا تھا خیر اب کیا ہو سکتا تھا وہ اپنے ہاتھ جھاڑ کر اٹھ گیا

عبداللہ کو بتانا بھی تو تھا کہ ان کی پلاننگ فیل ہو چکی ہے

وہ دجواد اجان کو آج اتنا خوش دیکھ کر اپنا مطلب پورا کرنا چاہتے تھے ان کے سارے پلان پر عنایہ پانی پھیر چکی تھی

oooooo

وہ کمرے میں آیا تو زرشے وہی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اس کمرے میں پہلی بار نہیں آئی تھی

لیکن اس کی بیوی بن کر اس طرح حق سے پہلی بار ہی آئی تھی وہ اس کے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی

یہ وہی جگہ تھی جہاں ان لوگوں نے نئی شروعات کی تھی ایک دوسرے کو سمجھا تھا ایک دوسرے کے قریب آئے تھے وہ مسکراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا

اس گھر میں تو خوشیاں ہی خوشیاں آگئی ہیں ہماری خوشی کب تک آئے گی ڈارلنگ وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے گرد باہوں کا حصار بناتا اس سے سوال کرنے لگا

ویسے میں بہت خوش ہوں اللہ پاک نے ہمیں بہت ساری خوشیاں دی ہوئی ہیں

لیکن آپ کون سے خوشیوں کی بات کر رہے ہیں اس کے حصار میں وہ اس کے مزید قریب ہوتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی

ان چند دنوں میں اس کی ساری ہچکچاہٹ دم توڑ چکی تھی

ذراور کا بہت خیال رکھتا تھا وہ بہت کیریئر نگ انسان تھا اور وہ زرشے کو ہر وقت اپنے قریب رکھنا چاہتا تھا جب کہ اس کے پاس آنے پر وہ بھی تو اس کے حصار میں آنے کو تیار ہو جاتی تھی

کیونکہ زراور کو سکون اس کے قریب ہی ملتا تھا اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے وہ اس کے گرد باہوں کا حصار بنا گئی

جبکہ اس کے اس معصوم سے انداز پر وہ اس کا چہرہ اونچا کرتے ہوئی محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگا

آج خوشیاں تو بہت ملیں ہیں ہمیں لیکن میں ان خوشیوں کی نہیں اس خوشی کی بات کر رہا ہوں جو مکرش کو عنائش نے دی ہے اور مکزم کو امرش نے مجھے وہ والی خوشخبری کب سناؤ گی

اس نے بڑی تفصیل سے بتایا تو زرشے کی نگاہیں جھک گئیں لیکن اس کا چہرہ اس کے ہاتھوں کی قید میں تھا یہی وجہ تھی کہ وہ اپنا چہرہ جھکا نہیں پائی بھی

زراور نے بے حد محبت سے باری باری اس کی دونوں پلکوں پر اپنے لب رکھے

مجھے بھی یہ خبر جلدی سے جلدی سنا دو میری جان ورنہ اپنی خیر مناؤ وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقوش پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اسے وارن کر رہا تھا

یہ میرے بس کی بات تھوڑی ہے یہ تو اللہ پاک خود ہی اپنی مرضی سے سناتے ہیں۔یہ خوشی تو اللہ پاک کی طرف سے تحفے میں ملتی ہے

ہاں تو مجھے یہ خوشی جلدی چاہیے اللہ پاک سے کہو نا کہ ہمیں بھی جلدی جلدی صاحب اولاد کر دے۔میں بھی چاہتا ہوں کہ میرے بچے اس کمرے میں تمہیں ماماماما بول کر تمھارے بال کھینچے۔

اسے خود سے لگائے وہ بے حد محبت سے بول رہا تھا جبکہ اس کے بات پر زرشے مسکرادی

صرف میرے بال کیوں کھینچے وہ آپ کے سینے پر چڑھ کر کبڈی بھی کھیلیں گے اس نے شرارت سے کھکھلاتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی کھلکھلاہٹ پر نثار ہونے والے انداز میں زراور نے اس کے لبوں کو چوما تھا

ارے وہ میرے سینے پر کبڈی میچ کھیلیں یا فٹبال کھیلیں بس جلدی جلدی آجائیں مجھ سے زیادہ انتظار نہیں ہوتا بس تم مجھے جلدی سے جلدی یہ خوشخبری سنا دو

اس نے بڑے مزے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

تو پھر آپ دعا کریں نہ کہ یہ خوشخبری ہمیں جلدی سے مل جائے پھر ہمارے بھی بچے ہوں گے۔اس کے سینے پر سر رکھے شرمائے شرمائے انداز سے بول رہی تھی

جب اچانک ہوا کے تیز جھونکے سے ان کے کمرے کی کھڑکی کھل گئی۔زرشے گھبرا کر اس کے سینے میں اپنا سر چھپا لیا۔اس کے یوں سر چھپانے پر زراور نے فورا اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں لیتے اپنے سامنے کیا تھا

زراور کا دل نہ جانے کیوں چاہ رہا تھا کہ وہ اسے دیکھتا رہے اس کا مسکراتا چہرہ اسے اپنے دل کے بے حد قریب لگا تھا وہ بار بار اس کا چہرہ چوم رہا تھا نہ جانے کیوں اچانک سے اس کے دل میں خوف پیدا ہو گیا

دل قدرے زور سے دھڑکنے لگا اچانک آنے والے ایک ٹھنڈے ہوا کے جھونکے نے اس کے دماغ پر بہت برا اثر کیا تھا

جانے یہ سوچ اس کے دماغ میں آئی کیسے تھی بس اس نے زرشے کو تھام کر اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا اس کے اچانک کے رد عمل پر بھی حیران رہ گئی تھی

جبکہ اس کو اپنے قریب کیے وہ اسے خود میں قید کر لینا چاہتا تھا زرشے بنا کسی طرح کی مزاحمت کے اس کے ساتھ لگی رہی

oooo

یہ تم کیا کر رہی ہو وہ کمرے میں آیا تو عنایہ کو کاپی پینسل اور فون اٹھائے دیکھا وہ فون سے کچھ نوٹ کر رہی تھی

لیکن کیا یہ اسے سمجھ نہ آیا اسی لیے وہی اس کے پاس لیٹ کر پوچھنے لگا

گھر میں دو دو بے بیز آنے والے ہیں ہمیں ان کے نام سوچنے ہوں گے۔

میں ان کی اکلوتی پھوپو ہوں تو ظاہر سی بات ہے میرا حق سب سے پہلے بنتا ہے تو مجھے ان کے نام سوچنے ہیں بس وہی کر رہی ہوں

ویری گڈ ویری گڈ ہمارے ہونے والے بچوں کے نام بھی دیکھ لینا لیکن ذرا مجھے بتاؤ تم نے دادا جان اور میری بات میں انٹر فیر کیوں کیا

اچھے خاصے دادا جان ماننے والے تھے فیکٹری کے کام سے جان چھوٹنے والی تھی لیکن تم نے بیچ میں ٹانگ اڑا کر سب کچھ خراب کر دیا کیا دشمنی ہے تمہاری میرے ساتھ۔۔۔؟ ظالم عورت جانتی بھی ہو کتنا مشکل کام ہے فیکٹری کا

کمر اکڑ جاتی ہے وہاں کھڑے رہ کر ایک دن تم سے وہ کام لیا جائے نہ پھر پتہ چلے گا کہ وہ کام مشکل ہے یا نہیں

آخر کس چیز کا انتقام لیا ہے تم نے مجھ سے بتاؤ مجھے کیونکہ تم نے ایسا دادا جان مان گئے تھے الموسٹ۔اسے اچانک ہی یہ بات یاد آگئی تو وہ عنایہ سے پوچھنے لگا جس پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

اچھاتو دادا جان کے نکمے پوتے اور بابا جان کی نالائقی گندی اولاد کی بھی کمر اکڑ جاتی ہے گردن تو ویسے ہی اکڑ رہتی ہے اچھا ہے کمر بھی اکڑ جائے

اور آپ کب تک اپنی ذمہ داریوں سے جان چھڑائیں گے پہلے تو مجھے یہ بتائیں میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا اور جہاں تک دشمنی کی بات ہے نہ تو میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے آپ کو بتا رہی ہوں کہ میں ازل سے آپ کے دشمن ہوں اور آخرت کے دن تک رہوں گی۔

اگر یہ کام آپ اور عبداللہ بھائی نہیں کریں گے تو یہ کام مکرش بھائی اور مکزم بھائی پر آجائے گے لیکن اس وقت ان کی فیملی کو ان کی ضرورت ہے اور آپ کو آپ کا کام کرنا چاہیے بس بہت ہو گیا

ہر وقت آپ کی مرضی نہیں چل سکتی اب میرا منہ دیکھنا بند کریں اور نام ڈھونڈائے مجھے ویسے تو کسی کام کے ہی نہیں آپ بابا جان کی گندی اولاد نہ ہوں تو

نام بتا رہی ہوں لکھتے جائیں اس پہ وہ کاپی اور پنسل اس کے ہاتھ میں تھماتی پھر سے موبائل پر نام ڈھونڈنے میں مصروف ہو چکی تھی

اور ہر بار کی طرح شناور اس بار بھی کنفیوز تھا وہ اس کی اتنی ساری بے عزتی کرتی تھی اتنی ساری باتیں سناتی تھی اور وہ خاموشی سے سنتا تھا اور برداشت بھی کرتا تھا لیکن کیوں

ooooo

صبح ہوتے ہی وہ سب لوگ بڑی مسجد کے پاس آ گئے تھے جہاں آج دادا جان کے حکم کے مطابق پورے گاوں میں کپڑے اور مٹھائیاں تقسیم کی جا رہی تھی

عورتوں کو زرشے اور عنایہ کپڑے تقسیم کر رہی تھیں جبکہ مردوں میں شناور اور زراور یہ کام سرانجام دے رہے تھے۔

جب ایک مردان لوگوں کی طرف آنے کے بجائے اپنا آپ چھپاتا ہوا عنایہ اور زرشے کی طرف جانے لگا

شناور نے اسے پکار کر کہا کہ اس طرف آنا ہے لیکن وہ آدمی روکا نہیں بلکہ تیزی سے زرشے کے پاس آیا اور اپنے ہاتھ میں موجود کوئی چمکدار چیز کے پیٹ پر دے ماری۔

فصا میں زرشے کی چیخ بلند ہوئی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کے آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا زرا اور بھاگتا ہوا اس کی طرف آرہا تھا

زرشے کی آنکھیں بند ہو چکی تھی اسے لگا جیسے دنیا یہیں تمام ہو چکی ہے یہ اس کے آخری لمحات ہیں زندگی ختم ہو رہی تھی زرشے کی بھی اور زرا اور کی بھی

ooooo

اسے لگ رہا تھا جیسے اس کی جان جا رہی ہے وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف آ رہا تھا اس کا دل اتنی تیز رفتار سے دھڑک رہا تھا جیسے آج آخری سانس لینے کا وقت آ گیا ہو

اسے کچھ ہوش نہیں تھا پتا تھا تو صرف اتنا کہ اس کی زرشے کا خون بہہ رہا ہے اور وہ موت کے منہ میں جا رہی ہے وہ جتنا ہو سکے اتنی تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کے پاس آ رہا تھا

عوام میں ایک افراتفری مچ چکی تھی ہر کوئی اچانک ہونے والے اس واقعے کو لے کر پریشان ہو گیا تھا جب کہ وہ آدمی سامنے آئی عنایہ کو دھکا مارتا وہاں سے بھاگ نکلا تھا۔

عنایہ دور جا گری تھی وہ بھی اس ہونے والے واقعی کو لے کر شاکڈ تھی شناور بھی تیزی سے بھاگتا ہوا ان کے پاس آ رہا تھا جب کہ دادا جان تو ان سب چیزوں کو سمجھ ہی نہیں پا رہے تھے

مکرش کے گارڈ جو وہیں پر موجود تھے تیزی سے اس آدمی کے پیچھے بھاگتے تھے جبکہ عبداللہ گاڑی نکال چکا تھا۔

زراور نے زرشے تک پہنچتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا اس کا سفید کرتا لمحوں میں خون سے تر ہو چکا تھا۔

جبکہ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے اپنی باہوں میں اٹھا چکا تھا وہ بے حد تکلیف میں تھی۔اور ذراور اسے کہاں تکلیف میں دیکھ سکتا تھا وہ دیوانوں کی طرح ادھر ادھر اسے اٹھائے بھاگ رہا تھا

ابھی تک تو ہوش میں تھی وہ اپنے آگے پیچھے ہوتی ہر چیز کو دیکھ رہی تھی لیکن وہ محسوس کر رہی تھی جیسے وہ ان سب چیزوں سے ہمیشہ کے لئے دور جانے والی ہے۔

اس نے اپنا خون آلودہ ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے زراور کے چہرے پر رکھا تھا

سراور میں بھیگی آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا وہ اسی کو دیکھ رہی تھی

زرشے تمہیں کچھ نہیں ہو گا کچھ بھی نہیں ہو گا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا ہم بس ابھی ہسپتال پہنچ رہے ہیں کوئی گاڑی نکالو۔۔وہ چلایا تھا

شناور تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے سامنے آتے گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا۔

وہ تیزی سے پچھلی سیٹ سنبھالتے ہوئے زرشے کے جان ہوتے وجود کو اپنی گود میں رکھا تھا اور عبداللہ نے انتظار نہ کیا گاڑی میں کسی اور کو بیٹھنا ہے یا نہیں میں گاڑی آگے بڑھا چکا تھا۔

زراور کی حالت جنونی ہوتی جا رہی تھی وہ کسی بچے کی طرح اس کو اپنے سینے میں بیچے ہوئے تھا اور بار بار عبداللہ سے کہہ رہا تھا۔

عبداللہ گاڑی جلدی چلاؤ ایک ڈر تھا اس کے اندر کے کہیں اس کی زوشے کو کچھ ہو نہ جائے

جبکہ باقی لوگ پچھلے گاڑیوں میں ہسپتال کی طرف روانہ ہو چکے تھے یہ اچانک ہونے والا حادثہ کسی کو بوکھلا دینے کے لیے کافی تھا۔

اس وقت زراور کی حالت ہر کوئی سمجھ سکتا تھا وہ زرشے سے کتنی محبت کرتا ہے یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا

خاص کر شناور اور مکرش تو اس کی بے پناہ چاہتوں کے گواہ تھے۔ کیا ان کے لئے سمجھنا مشکل تھا کہ ذراور اس وقت کس کنڈیشن میں ہے۔

oooooo

وہ سب لوگ اس وقت آپریشن تھیٹر کے باہر تھے

اچانک اس طرح کا کوئی حادثہ ہو گا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

لیکن ایسا ہوا کیوں تھا کس نے کیا تھا یہ کون تھا ان کا دشمن بلکہ کون تھا اس زرشے کا دشمن جو اس طرح سے اس پر حملہ کرے گا

جو کوئی بھی تھا صرف زرشے کو ہی مارنے کے لئے آیا تھا ان سب کو اس بات کا یقین تھا

وہ آدمی کہاں نکل گیا تھا کوئی نہیں جانتا تھا مکرش نے پورے شہر کا چپہ چپہ چھان مارا تھا لیکن ابھی تک اس بھاگے ہوئے آدمی کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں کر پایا تھا

زراور کو تو فلحال کسی چیز کا ہوش نہیں تھا اسے پتہ تھا تو صرف اتنا کہ زرشے اسے کسی بھی حالت میں اس کی زندگی سے واپس چاہیے

وہ ایک لمحہ بھی چین سے نہیں بیٹھا تھا وہ مسلسل آپریشن تھیٹر کے باہر کھڑا ڈاکٹر کی طرف سے کسی اچھی خبر کا منتظر تھا

لیکن ابھی تک کوئی بھی ڈاکٹر باہر نہیں نکلا تھا اس کی بے چینی حد سے زیادہ سوار تھی اس کی اس دیوانگی نے سب کو حیران کر دیا تھا

اس وقت دادا جان کو یہ لگ رہا تھا کہ اگر خدانہ خاستہ زرشے کو کچھ بھی ہو گیا تو ان کا پوتا مر جائے گا

دادا جان اسے سہارا دینے کے لیے اٹھ کر اس کے پاس آ گئے تھے

انہوں نے بہت نرمی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا وہ چاہتے تھے کہ وہ سنبھل جائے تھوڑی دیر بیٹھ جائے

دادا جان میری ذرشے۔۔۔۔۔۔انہیں دیکھتے ہوئے وہ جیسے کچھ کہنے کے لیے الفاظ تلاش کرنے لگا

پھر کوئی بھی الفاظ نہ ملنے پر بھیگی آنکھوں سے اس نے دادا جان کے کندھے پر سر رکھ دیا

ان کا پوتا تڑپ رہا تھا رو رہا تھا وہ چھبیس سال کا ایک بھرپور مرد اپنی مردانگی بھلائے ایک عام سی لڑکی کے لئے رو رہا تھا جو کل تک ان کے گھر کی ایک عام سی ملازمہ تھی

دادا جان نے بھی تو کبھی اسے اتنا خاص نہیں سمجھا تھا وہ تو ہمیشہ یہی سمجھتے آئے تھے کہ وہ ایک تنخواہ دار ملازم ہے

جو اپنے کام کا معاوضہ لیتی ہے وہ ان کے پوتے کے دل کی گہرائیوں میں اس حد تک اتر گئی تھی کہ ان کا پوتا اس لڑکی کے بنا جینا بھی نہیں چاہتا تھا

ہاں دادا جان سمجھ چکے تھے اگر رشتے کو کچھ بھی ہوا تو ان کا پوتا بھی نہیں بچے گا

وہ اسے سہارا دیتے ہوئے اپنے ساتھ وہی رکھے ڈیکس پر بٹھا چکے تھے عبداللہ اس کے لئے پانی لے کر آیا تھا لیکن اس نے پانی تک نہ لیا

جب تک زرشے کو ہوش نہیں آجاتا کب تک تو شاید اس کے لئے سانس لینا بھی زندگی کا سب سے مشکل ترین کام تھا

ooooooo

مکرش اس آدمی کے بارے میں پتہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس نے یہ گھٹیا حرکت کی تھی آخر کون تھا زرشے کا دشمن جس نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی

زرشے کا بھلا کوئی ایسا دشمن کہاں سے آسکتا ہے جو اسے یوں مارنا چاہے اس نے آج جعفر اکبر خان سے بھی پوچھا تھا

ان کا کہنا تھا کہ زرشے کی پیدائش توان کے یہاں آنے کے بعد ہوئی ہے وہاں ان کے خاندان میں بھی ایسا کوئی دشمن نہیں ہے جو ان کی بیٹی کو مارنا چاہے

اس معصوم سے لڑکی کی بلا کسی کے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے

ان کے حساب سے ایسا کوئی انسان تھا ہی نہیں جو زرشے کا دشمن ہو

اور ابھی تک اس آدمی کے بارے میں بھی کچھ بھی پتا نہیں چلا تھا

جس نے یہ حرکت کی تھی وہ آدمی آخر غائب کہاں ہو گیا تھا اسے زمین کھا گئی تھی یا آسماں نگل چکا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

ooooo

ڈاکٹر باہر نکلے تو ان کے چہرے پر کچھ سکون تھا وہ تیزی سے ڈاکٹر کے پاس آیا تھا اور اب وہ اس کی طرف سے کسی اچھی خبر کی امید رکھتا تھا

آپریشن کامیاب ہو چکا ہے اب ان کی حالت خطرے سے باہر ہے
لیکن فی الحال انہیں ہوش نہیں آیا انہیں کچھ گھنٹوں میں ہوش آجائے گا اس کے
بعد آپ لوگ ان سے مل سکتے ہیں

ڈاکٹر نے خوشخبری سناتے ہوئے کہا تھا سب نے سکون کا سانس لیا تھا

میں مل سکتا ہوں اس سے اس نے ڈاکٹر دیکھتے ہوئے بے چینی سے کہا جس پر
ڈاکٹر نے نفی میں سر ہلایا

نہیں ابھی فی الحال آپ ان سے نہیں مل سکتے ابھی انہیں ہوش نہیں آیا ڈاکٹر
انکار کرتے ہوئے آگے بھرنے ہی لگا تھا کہ زراور نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میں صرف اس کے پاس بیٹھا رہوں گا میں اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا نہ اسے ہاتھ لگاؤں گا بس میں اس کے پاس بیٹھا رہوں گا مجھے اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت تو آپ دے سکتے ہیں نہ

اس کی آنکھیں شدت ضبط سے سرخ ہو چکی تھی ڈاکٹر ایک ہی نظر میں اس کی بے چینی کو نوٹ کر چکا تھا

ٹھیک ہے آپ ان کے پاس بیٹھ جائیں لیکن دھیان رکھیے گا کہ آپ کی موجودگی ان کے لئے کسی طرح کی کوئی پرابلم کریٹ نہ کرے

وہ اسے کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ ذرا اور آگے پیچھے دیکھے بنا سیدھا اندر داخل ہو گیا تھا نرس نے باقی کسی کو بھی اندر جانے سے منع کر دیا تھا

داداجان شناور اور عبداللہ کے ساتھ وہی باہر بیٹھ گئے تھے شناور کو اپنے بھائی کی حالت پر ترس آرہا تھا اس نے کہاں سوچا تھا کہ وہ اپنے بھائی کا ایک ایسا روپ بھی دیکھے گا

وہ زرشے سے محبت کرتا تھا اس بات کا اسے اندازہ تھا لیکن وہ اس سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس کے لئے اپنی ذات ہی بھول جائے گا یہ اسے آج پتہ چلا تھا

وہ تینوں باہر بیٹھے ہوئے تھے جب رزاق کو وہاں آتے ہوئے دیکھا رزاق کافی سالوں سے ذراور کے ساتھ ساتھ رہتا تھا

اس کا کیا کام تھا یہ زراور کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا ذراور کہتا تھا کہ وہ اس کا بوڈی گارڈ ہے۔وہ اس کی حفاظت کرتا ہے اس لیے وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے

اور دادا جان بھی یہ بات سن کر ریلیکس ہو گئے تھے کہ ان کے پوتے کو کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے

لیکن اس وقت انہیں اس پر بھی غصہ آ رہا تھا۔ زر اور اتنی بڑی مصیبت میں تھا اور وہ اچانک کہیں غائب ہو گیا تھا

کہاں تھے تم رزاق کیا تمہیں پتا ہے زر اور کی بیوی پر جان لیوا حملہ ہوا ہے اتنے گارڈز کی موجودگی میں ایک آدمی اس کے پاس آیا

اور اس کے پیٹ پر چاقو مار کر چلا گیا اور ہم سب لوگ سے تماشا دیکھتے رہے

اور وہ آدمی پتا نہیں کہاں غائب ہے وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے

معاف کیجیے گا بڑے صاحب جی لیکن میں چھوٹے شاہ جی کے کام کے لئے ہی گیا ہوا تھا اور ان کا کام مکمل کر کے ہی واپس لوٹا ہوں

وہ شرمندگی سے سر جھکاتے ہوئے ان سے بولا تھا اس کا انداز کافی پر سرار تھا لیکن فی الحال وہ اس کا اندازہ نوٹ کرنے تو ہر گز نہیں بیٹھے تھے

فی الحال تمہارا بس ایک ہی کام ہے مکرش اس آدمی کو ڈھونڈنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے جس نے زرشے پر جان لیوا حملہ کیا ہے اس آدمی کے بارے میں پتہ کرو اور جلد سے جلد اسے جیل کی سلاخوں کے پیچھے کرو

اور ہمارے پوتے کی بیوی پر جان لیوا حملہ کرنے کے پیچھے کی وجہ جان کر ہمیں بتاؤ

جی جناب ایسا ہی ہو گا وہ سر جھکا کے مودبانہ انداز میں کہتا ہوا وہی سے پلٹ گیا تھا

جب کہ دادا جان وہی رکھے ڈیکس پر ایک بار پھر سے بیٹھ گئے تھے

ooooooo

وہ زرشے کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس کا نازک ہاتھ زراور نے اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا

جس کو ڈرپ لگی ہوئی تھی اس کے ہاتھ پر اپنے لب رکھتا وہ بار بار اس کی نازک انگلیوں کے پوروں کو اپنے لبوں سے چھو رہا تھا

کل رات اس نے محسوس بھی کیا تھا جیسے اس کی زرشے اس سے دور چلی گئی ہو

ہاں اس نے کل رات یہ چیز محسوس کی تھی اس ہوا کے جھونکے نے جیسے اسے کوئی پیغام دیا تھا جسے وہ سننا نہیں چاہتا تھا جسے وہ سوچنا نہیں چاہتا تھا

کل رات اس سوچ نے ہی اسے ڈرا دیا تھا تبھی تو وہ اسے اپنے بے حد پاس کر کے بھی اپنی آنکھیں بند نہ کر سکا وہ ساری رات اس کا معصوم سا چہرہ اپنی نظروں کے حصار میں لیے بیٹھا رہا تھا

اگر اسے اندازہ ہوتا کہ ایسا کچھ ہونے والا ہے تو یقیناوہ کبھی بھی زرشے کو اپنے ساتھ وہاں لے جانے کی غلطی نہ کرتا

اس نے انکار کیا تھا وہ وہاں جانا بھی نہیں چاہتی تھی اس نے صبح اسے فورس کیا تھا اسے عنایہ کو بولا تھا کہ کیسے بھی اسے منا کے لے آئے

وہ صرف اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا لیکن اگر اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات ہوتی اس کی زرشے پر کوئی جان لیوا حملہ ہونے والا ہے

تو اسے ہزار پردوں میں چھپا دیتا لیکن کبھی اس جگہ لے کر جانے کی غلطی نہ کرتا

کتنا تھوڑا سا وقت تھا جس نے اس کی دنیا ہلا کر رکھ دی تھی۔اس نے جھک کر اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھ دیئے تھے

اور پھر کتنی ہی دیر یوں ہی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا

جاگ جاؤ زرشے میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا تمہارا زراور میں ادھورا ہوں تمہارے بنا مر جاؤں گا

اپنے زراوت کو امتحان میں مت ڈالو تمہارے معاملے میں بہت کمزور ہے یہ دل ۔تمہارے معاملے میں یہ میری بھی نہیں سنتا پلیز واپس آجاؤ مر جاؤں گا تمہارے بنا اور اس کے ماتھے پہ اپنے لب رکھے سرگوشی نما آواز میں بول رہا تھا

جب کہ اس کی ہر صدا پر لبیک کہنے والی بالکل خاموش پڑی تھی

ooooo

اس کی آنکھ رات کے نہ جانے کون سے پہر کھلی تھی جب اس نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں مضبوطی سے قید دیکھا

وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لئے وہ اسی پر سر رکھے شاید سو رہا تھا

زرشے نے ایک نظر ہسپتال کے اس کمرے کو دیکھا جہاں وہ نہ جانے کتنے وقت سے تھی۔اس کے پیٹ میں بہت تکلیف تھی لیکن شاید اس سے کم جو اس تھوڑی سی دیر میں زراور نے سہی تھی

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بے ہوش ہونے سے پہلے اسے بس اتنا ہی یاد تھا کہ ذراور اس کے پاس آیا تھا اور اس کی جان بچانے کے لئے ہاتھ پیر مارنے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن جو سوال سوچنے والا تھا وہ یہ تھا کہ اس کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی تھی۔۔۔۔؟

کس نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی تھی اس کی تو کسی کے ساتھ کوئی دشمنی بھی نہیں تھی تو کوئی انسان اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔۔؟

کیا زراور کے کسی دشمن نے اس کے ساتھ ایسا کیا تھا۔۔۔!
لیکن زراور جیسے اچھے انسان کا بھلا کوئی کیسے دشمن ہو سکتا تھا۔۔۔۔؟

ذراور تو خواب میں بھی کسی کے ساتھ کچھ برا نہیں کر سکتا تھا تو پھر بھلا اس کے ساتھ یہ حرکت کس نے کی تھی سوچتے ہوئے ایک بار پھر سے زراور کی طرف متوجہ ہوئی

کتنی محبت کرتا تھا یہ شخص اس سے یہ بات جاننے کے لیے اسے کسی طرح کے ثبوت کی ضرورت نہیں تھی

اپنی بے پناہ چاہتوں کا اظہار کرنے میں وہ کبھی بھی ہچکچاتا نہیں تھا لیکن کل جب وہ اپنی زندگی سے دور جا رہی تھی تب اس شخص نے اسے پکارا تھا لوٹ آؤ زرشے میں تمہارے بنا مر جاوں گا

اور شاید اس کی دعائیں رنگ لے آئیں تھیں وہ اسی کے لئے تو واپس آئی تھی تھا اس کے رب نے اس شخص کے لئے اسے واپس بھیج دیا تھا

کون جانے کتنی ہی دیر اسے یوں ہی سوتے ہوئے دیکھتی رہی لیکن وہ بہت بے آرامی میں تھا

نجانے کتنے وقت سے اس کے قریب یہاں بیٹھا ہوا تھا اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں زور سے بھیجتے ہوئے اسے اپنے جاگنے کا احساس دلایا تھا

زراور ایک سیکنڈ میں آنکھیں کھولتا اس کے چہرے کی طرف دیکھنے لگا جہاں وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی

زراور کو لگا جیسے اس کی زندگی اس کے پاس واپس لوٹ آئی ہو وہ جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس ہوتا اس کے ماتھے پر نجانے اپنی محبت کی کتنی مہریں ثبت کر چکا تھا۔

زر شے تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔؟

تمہیں کہیں درد تو نہیں ہو رہا میں ڈاکٹر کو بلاؤں

میں ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہے۔

وہ بے چینی تھا اس کے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے دیکھ زرشے نے اس کا ہاتھ تھام لیا

میں ٹھیک۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔میرے پاس۔۔رہے۔۔وہ اسے اپنے پاس رکھنے کے لئے جتنی ہو سکے اتنی مضبوطی سے اس کا ہاتھ تھامنے کی کوشش کر رہی تھی شاید وہ اسے خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتی تھی

لیکن ایک بار ڈاکٹر آکر تمہیں چیک کر لے گا تو اچھا رہے گا نہ تو وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

جس پر زرشے نے نفی میں سر ہلا دیا

بعد۔۔۔میں دیکھ۔۔۔لے گا وہ۔۔۔پہلے آپ دیکھ۔۔۔۔لیں۔۔۔

اس نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔

زراور فوراس کے دونوں ہاتھوں کو باری باری چومتا اس کے چہرے کے بالکل پاس آگیا

اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو مر جاتا میں زر شے تمہارے بنا جینے کے بارے میں تو سوچا ہی نہیں

آئی ایم ویری سوری مجھے تمہارا زبردستی اپنے ساتھ لے کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا

یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے وہ بار بار اس کے رخساروں کو چومتے ہوئے اپنی غلطیاں اسے بتا رہا تھا۔

نہیں۔۔۔۔زراور آپ کی۔۔۔۔کوئی غلطی۔۔۔۔۔نہیں ہے یہ تو۔۔۔۔قسمت۔۔۔۔کا لکھا تھا۔۔۔۔یہ حادثہ تو۔۔۔۔۔ہونا تھا۔۔۔۔۔وہ اسے گلٹ

سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی ذرا اور بار بار ایک ہی بات کہہ رہا تھا

اس کی محبتوں کو محسوس کرتی زرشے خود کے ہونے پر فخر کرتی تھی۔

زرا ور نے بہت بار کہا کہ ڈاکٹر سے ایک بار چیکپ کروالو لیکن وہ بس ایک ہی بات کہہ رہی تھی

کہ اب یہ سارے کام بعد میں ہوں گے فلحال وہ اپنے شوہر کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے۔اس کی ضد پر وہ واپس اس کے پاس بیٹھ جاتا سچ تو یہ تھا کہ وہ خود بھی اس سے دور نہیں ہونا چاہتا تھا

ooooooo

شناور ہسپتال سے ابھی گھر واپس آیا تھا کمرے میں قدم رکھا تو عنایہ کو کھڑکی کے پاس کھڑے مسلسل روتے ہوئے دیکھا

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ پلٹ کر اس کی طرف بھاگ کر آئی تھی

رو رو کر اس کی آنکھوں میں سوجھی ہوئی تھی شناور نے اس کا چہرا دیکھتے ہوئے بے اختیار اسے اپنے حصار میں لے لیا

زرشے کیسی ہے شناور وہ ٹھیک تو ہے نہ کوئی بھی مجھے اپنے ساتھ ہسپتال لے کر نہیں جا رہا

میں نے سب سے کہا لیکن کسی نے میری بات نہیں مانی پلیز آپ مجھے لے چلیں اپنے ساتھ ہسپتال

مجھے اسے دیکھنا ہے اس سے ملنا ہے پلیز آپ تو لیں چلیں کوئی بھی میری بات نہیں مان رہا

کوئی بھی مجھے اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہا ہے وہ مسلسل روتے ہوئے بول رہی تھی

عنایہ میری جان یہ کیا بچپنا ہے کیوں رو رہی ہو، ہو کیا گیا ہے تمہیں میں تمہیں اپنے ساتھ لے کر جاؤں گا

آدھر دیکھو میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اسے ہوش آ چکا ہے اور وہ ٹھیک ہے

اس کے شدت سے رونے پر شناور بہت پیار سے اسے سمجھا رہا تھا جب کہ وہ مسلسل روتے ہوئے اس کے ساتھ چلنے کی ضد کر رہی تھی

اس نے صبح مکرش سے کہا تھا کہ اسے زرشے کے پاس جانا ہے لیکن مکرش نے سب کو منع کر دیا تھا

کیونکہ زرشے پر جان لیوا حملہ ہوا تھا یقینا یہ کسی دشمن کا کام تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ مزید کسی کی جان خطرے میں آئے اسی لیے اس نے عنایہ کو فون پر ڈانٹ بھی دیا تھا

تم پہلے رونا بند کرو میں کہہ تو رہا ہوں نہ صبح ہوتے ہی میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا

زرشے کی کنڈیشن پہلے سے بہت بہتر ہے۔اب اس کی جان خطرے سے بالکل باہر ہے اور اسے ہوش بھی آ چکا ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا لیکن عنایہ کے رونے میں اب تک کسی طرح کی کمی نہیں آرہی تھی

بس عنایہ میں نے کہا نا ہم صبح چلیں گے دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے حشر بگاڑ دیا ہے آنکھوں کا۔ وہ باری باری اس کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے اسے یوں ہی اپنے حصار میں لیے بیڈ پر لے آیا تھا۔

مجھے پتا ہے آپ بھی نہیں لے کر جائیں گے سب مجھے ڈانٹتے ہیں کوئی مجھ سے پیار نہیں کرتا

اور جو پیار کرتی ہے وہاں ہسپتال میں پڑی ہے کوئی مجھے اس سے ملنے بھی نہیں دے رہا

دادا جان نے بھی مجھے ڈانٹا مکرش بھائی نے بھی ڈانٹا۔

وہ اس کے سینے سے لگی سب کی شکایت لگا رہی تھی۔

نہیں میری جان ایسا نہیں ہے سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔ایسے اپنے دل میں بد گمانی نہیں لاتے

سب تمہیں بہت پیار کرتے ہیں وہ سمجھا رہا تھا

آپ مجھے سے پیار کرتے ہیں وہ اس کے سینے سے سر اٹھاتی پوچھنے لگی شناور کے پاس کہنے کو بہت کچھ تھا لیکن وہ ایک لفظ کے علاوہ کچھ نہیں بول پایا

بہت۔۔۔۔۔۔

تو پھر آپ لیں چلیں نہ اس نے بھیگی آنکھوں سے کہا

میں اپنے وعدے کا پکا ہوں میں نے تم سے وعدہ کیا ہے نہ میں صبح لے کر جاؤں گا تو لے کر جاؤں گا اب رونا بند کرو

اب اگر تم نے ایک بھی اور آنسو بہایا تو میں اپنے وعدے سے پیچھے ہٹ جاؤں گا وہ اسے مسلسل روتے دیکھ دھمکی پر اتر آیا۔

آپ بھی بہت برے ہیں آپ سے بات نہیں کروں گی بس مجھے ایک دفعہ زرشے کے پاس لے جائیں

وہ پھر سے اس کے سینے سے لگی اس کی تعریف کرتے ہوئے اپنے آنسو پونچھ چکی تھی

اپنی تعریف پر شاور میں لب بھیجتے ہوئے اسے دیکھا تھا لیکن فی الحال اتنا ہی کافی تھا کہ وہ رو نہیں رہی تھی

ooooooo

شناور نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا صبح ہوتے ہی وہ اسے اپنے ساتھ ہسپتال لے آیا تھا وہ کتنی ہی دیر زرشے کے پاس بیٹھی رہی۔اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر کے اس کا دل بہلاتی رہی

زرشے کو مزید چار پانچ دن ہسپتال میں ہی رکنا تھا اس نے بہت کہا کہ وہ زرشے کے پاس رکے گی لیکن اس بات کے لئے کوئی بھی نہیں مانا تھا

بلکہ زراور کے علاوہ کوئی بھی اس کے پاس نہیں رکنے والا تھا

داداجان کو بھی ان لوگوں نے زبردستی بھیج دیا تھا کیونکہ زراور کی حالت دیکھنے کے بعد جان جان کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا اسے چھوڑ کر جانے کا۔

لیکن پھر ذراور نے خود بھی انہیں واپس جانے کے لیے کہہ دیا اور انہیں یقین دلایا کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہے اس کی زرشے ٹھیک ہے تو اسے بھی کچھ نہیں ہو گا

داداجان نے گھر آتے ہی صدقے کے بکرے ذبح کروائے تھے ان کے گھر پر یہ جو اچانک مصیبت آئی تھی اس نے سب کو پریشان کر دیا تھا

جبکہ مکرش ابھی تک اس آدمی کے بارے میں پتہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس نے یہ گھٹیا حرکت کی تھی۔وہ شخص ایسا غائب ہوا تھا کہ اس کا کوئی نشان بھی واپس نہیں ملا

ooooo

آج وہ چار دن بعد زرشے کو واپس گھر لے آیا گیا تھا

مکرش اب تک اسی آدمی کی تلاش میں لگا ہوا تھا

جس کا کوئی نام و نشان بھی نہ ملا تھا جب کہ باقی سب گھر والے زرشے کی دل جوئی میں لگے ہوئے تھے

اس کی حالت بہت زیادہ خراب تھی زر اور تو لمحے کے لیے بھی اس سے الگ ہونے سے تیار نہ تھا۔ وہ جان سے بھر کر اس کا خیال رکھ رہا تھا

عنائش کا زیادہ تر وقت زرشے کے ساتھ ہی گزرتا تھا وہ بھی باتوں ہی باتوں میں اسے ہنسانے کی کوشش کرتی رہتی جتنا ہو سکے سب گھر والے اس کا خیال رکھ رہے تھے۔ تاکہ کچھ دہر کے لیے ہی سہی وہ اپنا درد اگنور کر دے

زرشے گھر واپس آ گئی تھی اور اب وہ خطرے سے باہر تھی ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا سب کے مطابق یہ کوئی زرشے یا جعفر اکبر خان کا دشمن تھا جو ان کے ساتھ ایسا کر رہا تھا ورنہ شاید وہ اب تک پکڑا جا چکا ہوتا

پولیس مسلسل اس کی تلاش میں لگی ہوئی تھی لیکن مسجد کے باہر کسی طرح کا کوئی سی سی ٹی وی کیمرہ نہیں لگا تھا ورنہ شاید اب تک اسے پکڑ چکے ہوتے

وہ آدمی جو بھی تھا کافی زیادہ ہوشیار تھا اس نے حملہ کرنے کے بعد وہاں رکنے کی غلطی نہیں کی تھی بلکہ بھیڑ میں وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو چکا تھا

لیکن عنایہ کا کہنا تھا کہ وہ اس کا چہرہ دیکھ چکی ہے اور اگر وہ اس کے سامنے آیا تو وہ اسے پہچان لے گئی

لیکن وہ تو تب ہو گا جب وہ پکڑا جائے گا وہ آدمی اچانک غائب کہاں ہوا تھا اس بارے میں ابھی تک انہیں کچھ بھی پتا نہیں چل رہا تھا

oooooo

رات کو تقریباً ساڑھے گیارہ بجے کے قریب مکرش گھر واپس آیا تو اس نے ذرا اور کو آج بہت دنوں کے بعد کمرے سے باہر دیکھا تھا وہ کسی سے فون پر بات کر رہا تھا

مکرش اسی کی طرف چلا گیا زرا اور دوسری طرف چہرہ پھیر کھڑا تھا

نہیں تم بس اتنا کرو جتنا میں تم سے کہہ رہا ہوں باقی سب کچھ میں خود ہی دیکھ لوں گا میں آج رات کی حویلی سے نکلنے کی کوشش کرتا ہوں

نہیں وہ آدمی میرا مجرم ہے اسے سزا میں ہوں دوں گا وہ بولتا ہوں اپنے پیچھے کسی کو محسوس کر کے تیزی سے پلٹا تھا

مکرش اس کے پیچھے ہی کھڑا تھا نہ جانے اس نے اس کی بات سنی تھی یا نہیں لیکن اس کے چہرے سے ایسا کچھ بھی محسوس نہ ہوا

زرشے کیسی ہے اس نے سوال پوچھا جب کہ زرا ور فون بند کرتا جیب میں ڈالتا اس نے اثبات میں سر ہلاتا وہ اسے زرشے کے متعلق بتانے لگا مکرش بھی اس کے ساتھ ہی ٹہلنے لگا تھا

کہاں مصروف رہتے ہو آجکل پورا دن گھر پر ملتے ہی نہیں ہو۔جب بھی کسی سے پوچھوں گو یہی جواب ملتا ہے کہ تم گھر پر نہیں ہو۔

ذرا اور وہی رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

اسی آدمی کے بارے میں پتہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جس نے زرشے پر جان لیوا حملہ کیا ہے

وہ ہے کون اور اس نے ایسا کیوں کیا میں اس آدمی کو سزا ضرور دلواؤں گا اس نے ہمارے گھر کی عورت پر حملہ کیا ہے

اسے آسانی سے تو چھوڑوں گا نہیں۔پولیس بھی اپنا کام کر رہی ہے مکرش اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھتے ہوئے سے بتانے لگا

مکرش یہ تم کون دے فضول کاموں میں لگ گئے ہو۔۔۔؟زرشے اب ٹھیک ہے خطرے سے باہر ہے ہمارے ساتھ ہیں تم کیوں اس آدمی کے پیچھے اپنی زندگی کے خوبصورت دن برباد کر رہے ہو

تمہیں اس وقت عنائش کا خیال رکھنا چاہیے اس کے ساتھ رہنا چاہیے اسے خوش رکھنا چاہیے

وہ آدمی بھاگ گیا کہیں غائب ہو گیا تو دفع کرو اسے اپنی فیملی پر غور کرو ان فضولیات میں پڑنے کی ضرورت نہیں میں بھی چلتا ہوں یہ نہ ہو کہ زرشے جاگ گئی ہو گی۔

مجھے کمرے میں نہ دیکھ کر پریشان ہو گی وہ کرسی سے اٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگا ۔جبکہ مکرش حیرانگی سے اس کی بات سن رہا تھا

اس کی بیوی پر جان لیوا حملہ ہوا تھا اور وہ آدمی جس نے یہ حرکت کی تھی آزاد گھوم رہا تھا

اور ذرا اور کہہ رہا تھا کہ اسے چھوڑ کر آگے بڑھو کیا یہ اتنا آسان تھا

ہر گز نہیں زرا اور اتنی بڑی بات کو اس طرح سے نظر انداز کیسے کر سکتا تھا اسے سمجھ نہ آیا

Zubi Novels Zone

ooooooo

مکرش کو نیند نہیں آ رہی تھی عنائش سونے کے بعد وہ کھڑکی پر کھڑا تھا جب اسے ذرا اور کی گاڑی کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنائی تھی۔

اتنی رات کو وہ کہاں جا رہا تھا اس سوچ کے آتے ہی اس نے سب سے پہلے وقت کی طرف دیکھا تھا

اس وقت رات کے دو بج رہے تھے وہ خود بھی باہر جانے لگا اسے اب تک زر اور کی وہ ساری باتیں ہضم نہیں ہوئی تھی جو تھوڑی دیر پہلے وہ کر کے کمرے میں گیا تھا

نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ جو اتنی رات کو یوں بنا کسی کو بتائے گھر سے باہر نکلا ہے تو کہیں نہ کہیں وجہ زر شے پر ہوا وہ حملہ ہے جس کے لیے وہ بہت نارمل نظر آرہا ہے لیکن وہ نارمل ہے نہیں

وہ سب کو کہہ رہا ہے کہ انہیں اس حادثے سے نکل آنا چاہیے اسے بھول کر آگے بڑھنا چاہیے لیکن وہ جانتا ہے کہ وہ زر شے کے معاملے میں اتنا غیر ذمہ دار ہر گز نہیں ہے کہ اس بات کو نظر انداز کر دے گا

توزرا اور شاہ جب تم نے خود ان سب چیزوں کو نظر انداز نہیں کیا تو مکرش شاہ کیسے کر دے میں جانتا ہوں یہ بات اتنی چھوٹی نہیں کہ تم اسے بھول کر آگے بڑھ سکو۔

وہ اس یقین کے ساتھ گاڑی کی چابی لے کر کمرے سے باہر آیا تھا کہ زرا اور اسی سلسلے میں کہیں باہر نکلا ہے

لیکن باہر آتے ہی اس نے شناور کو گھر کے دروازے پر کھڑا دیکھا وہ بھی کافی کنفیوز لگ رہا تھا

تم بھی کہیں جا رہے ہو کیا۔۔۔؟اس نے مکرش کو دیکھ کر پوچھا تھا

کیوں کوئی اور بھی گیا ہے کیا۔۔۔؟اس نے مسکرا کر کہا تھا شاید وہ زرا اور اس بارے میں کچھ جانتا تھا

ہاں میں نے زراور کو کہیں جاتے دیکھا ہے وہ اس وقت کہاں جا سکتا ہے۔۔۔؟
مجھے لگتا ہے کہ وہ جو آدمی غائب ہوا ہے نہ غائب نہیں ہوا بلکہ اس نے غائب کیا ہے۔اس لی نبات پر مکرش نے اسے گھورا

نہیں یار مجھے گھورو مت میں اپنے بھائی پر شک نہیں کر رہا بس بتا رہا ہوں وہ زر شے کو لے کر اتنا لاپرواہر گز نہیں ہے کہ اس بات کو بھول کر آگے بڑھ جائے گا

مجھ سے ابھی تک یہ ساری باتیں ہضم نہیں ہو رہی کہ زراور اس کیس کو رفع دفع کر چکا ہے کچھ نہ کچھ تو کر رہا ہے یہ بندا۔وہ میرا بھائی میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں مکرش میرے خیال میں ہمیں اس کا پچھا کرنا چاہے۔وہ اسے دیکھ کر بولا تو مکرش نے کچھ سمجھتے ہوئے اسے دیکھا

تو یہاں کھڑے کیوں ہو چلو اس کا پیچھا کرتے ہیں وہ جلدی سے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا تیزی سے باہر نکلا جبکہ شناور بھی اسی سپیڈ میں اس کے پیچھے آیا تھا

ooooooo

وہ لوگ زراور سے کافی دور تھے وہ اس کی گاڑی سے ذرا ہٹ کے اس کا پیچھا کر رہے تھے تاکہ اسے بالکل بے شک نہ ہو

زراور کی گاڑی ایک بہت ہی پر سرار سی جگہ پر رک گئی تھی یہاں دور دور تک صرف ایک کچی بستی تھی جو ویران لگ رہی تھی یقینا لوگ اسے چھوڑ کر جا چکے تھے

دور دور سے کتوں کے بھونکنے کی آواز آ رہی تھی لیکن انسان کا کوئی نام و نشان بھی نہ تھا

مکرش نے اپنی گاڑی کی لائٹس آف کر دی تھی تاکہ اسے ان پر بالکل بھی شک کرنہ ہو

وہ گاڑی سے نکلتا ہوا موبائل کی لائٹ آن کر کے تیزی سے اس کچی بستی کی طرف چلا گیا

وہ دونوں بھی گاڑی وہیں پر روکتے اس کے پیچھے آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگے وہ تیزی سے آگے جا رہا تھا شاید اسے یقین تھا کہ پیچھے کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کے پیچھے آئے گا

وہ سیدھا اس مقام پر جا رکھا تھا جہاں پر رکنا چاہتا تھا

اس نے ایک کچے سے مکان کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا اس کا خاص آدمی رزاق بھی وہیں پر موجود تھا

مکرش یہ کون سی جگہ ہے اور زر اور یہاں کیوں آیا ہے یہ تو رزاق ہے نا اس کا باڈی گارڈ کیا یہ رزاق کا گھر ہے وہ مکرش سے پوچھنے لگا

یہ تو اب وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا اور وہ اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ایک بار پھر سے اس کچے مکان کی طرف چلتا پڑا تھا

oooooo

چھوڑ تو مجھے پلیز چھوڑ دو خدا کے لیے چھوڑ دو مجھے معاف کر دو میں آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا خدا کے لئے

وہ دونوں جیسے جیسے اس کچے مکان کی قریب آ رہے تھے انہیں اندر سے چلانے کی آواز سنائی دے رہی تھی نہ جانے کیوں شناور کو یہ آواز کچھ جانی پہچانی لگ رہی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ آواز اس نے بہت پہلے سنی ہے

وہ کون تھا اسے بالکل بھی پتہ نہیں تھا لیکن اسے ضرور زرا اور یار زاق میں سے کوئی مار رہا تھا

یقیناً یہ وہی انسان ہو سکتا ہے جس نے وہ گھٹیا حرکت کی تھی لیکن وہ تو کوئی بوڑھا آدمی لگ رہا تھا

تو کیا ذرا اور کسی بوڑھے آدمی کے ساتھ ایسا سلوک کر رہا تھا نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

مکرش تیزی سے اندر کی طرف آ رہا تھا لیکن اندر جانے کے بجائے دونوں ہی دروازے پر رک کر اندر کا حال دیکھنے لگے

چھوٹے سے کمرے میں ایک چھوٹی سی لائٹ روشن تھی وہ آدمی کرسی پر بندھا ہوا بہت بری طرح رو رہا تھا

جب کہ اس کے سامنے ذراور دوسری کرسی پر بیٹھا ہوا تھا وہ دونوں آہستہ سے اپنا آپ اسے چھپاتے ہوئے اندر داخل ہوتے کمرے کے دروازے کے پاس آئے تھے

میں اسے جانتا ہوں مکرش یہ مکزم کا دوست عاقب ہے شناور نے اسے دیکھ کر سرگوشی نما آواز میں کہا تھا اس کی بہن نافیہ ایک زمانے میں اس کے لئے گھر سے بھاگنے کو بھی تیار تھی

ہاں یہ وہی آدمی تھا لیکن اس کی ذراور کے ساتھ کیا دشمنی تھی

لیکن ذراور اسے کیوں اغوا کیا ہوا ہے کیا یہ وہ آدمی تھا جس نے اس دن زرشے پر حملہ کیا اس نے سرگوشی نما آواز میں ہی اس سے پوچھا تھا جس پر شناور نے نفی میں سر ہلایا

نہیں وہ کوئی بوڑھا آدمی تھا آرام آرام سے چل رہا تھا لیکن جب وہ بھاگا تک وہ کوئی بوڑھا آدمی نہیں لگ رہا تھا تو کیا یہ وہی تھا

اس نے خود پر چادر ڈالی ہوئی تھی میں ٹھیک سے دیکھ نہیں پایا تھا اسے شاور نے فوراہی اپنی غلطی کا اظہار کیا تھا

یہ وہی ہو سکتا ہے ورنہ زراور کی کسی سے کوئی دشمنی نہیں مکرش نے یقین سے کہا اور ایک بار پھر سے اس آدمی کی حالت دیکھنے لگے

ooooo

دیکھ تیرے نصیب میں میری معافی نہیں ہے بس مجھے یہ بتا کہ تم نے میری زرشے کو کیوں مارا کیا دشمنی ہے اس معصوم سی لڑکی کے ساتھ تیری بتا تو نے اسے چوٹ پہنچانے کی ہمت کیسے کی

تیرے دماغ میں بھی یہ خیال کیسے آیا کہ توزر اور شاہ کی بیوی کی جان خطرے میں ڈالے گا اور وہ تیری جان بخش دے گا نہیں بچے وہ تجھے جہنم رسید کرے گا

بول کیوں کی تو میں ایسی حرکت تو وہ ایک زوردار طمانچہ اس کے منہ پر مارتے ہوئے اس کے گلے کو پکڑ چکا تھا اس کا سر کرسی سے نیچے کی طرف لٹک رہا تھا

لیکن زر اور اس پر ترس کھانے کا بلکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا اس کے دونوں ہاتھ نیچے کی طرف جھول رہے تھے

وہ دونوں تو باہر کھڑے یہ سوچ رہے تھے کہ اس کے ہاتھ بندھے ہیں لیکن اس کی حرکت کرنے پر انہیں احساس ہو گیا تھا کہ اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں

لیکن وہ اپنا بچاؤ کیوں نہیں کر رہا یہ بات ان دونوں کو سمجھ نہیں آئی تھی لیکن جو بات سمجھ میں آئی تھی وہ یہ تھی کہ یہی آدمی تھا جس نے زرشے پر حملہ کیا تھا لیکن مکزم کا دوست ایسی حرکت کیوں کرے گا۔

میں تمہیں بتا چکا ہوں میں نے تمہاری بیوی پر حملہ نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تو شناور کی بیوی پر حملہ کیا تھا نہ جانے تمہاری بیوی کیسے بیچ میں آ گئی

میں وہاں شناور کی یا پھر مکزم کی بیوی کا قتل کرنے کے لیے گیا تھا مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ لڑکی تمہاری بیوی ہے پلیز مجھے چھوڑ دو

وہ چلاتے ہوئے اس سے معافی مانگ رہا تھا کبھی وہ ہاتھ اٹھا کر جوڑنے کی کوشش کرتا لیکن ایسا ممکن نہیں تھا کیونکہ اس کے دونوں ہاتھ بالکل ناکارہ تھے کیونکہ وہ اس کے دونوں ہاتھ توڑ کر چکا تھا۔

اس کی بات مکمل سننے کے بعد شناور غصے سے اپنے آپے سے باہر ہونے لگا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی الٹی سیدھی حرکت کرتا مکرش نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا تھا

یہ گھٹیا آدمی میری بیوی کو مارنے آیا تھا اس کی آواز تیز ہونے لگی تو مکرش نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

میں نے سنا ہے شناور ہمیں صبر کرنا ہو گا تاکہ ہمیں پتہ چل سکے کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا

اسے پر سکون کرنا مشکل تھا لیکن مکرش کامیاب ہو گیا تھا۔اندر ذرا اور اسے درد در منہ پر تھپڑ مارے جا رہا تھا۔

لگتا ہے تجھے اپنی جان پیاری نہیں ہے اور یقین کر مجھے یہ بات جاننے میں بالکل بھی انٹرسٹ نہیں ہے کہ تو نے یہ حرکت کیوں کی تو نے کی تیرے لیے تیری یہی غلطی تیری موت کی وجہ بنے گی۔زراور نے پستول لوڈ کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر رکھی تھی

میں سب کچھ بتاتا ہوں۔پلیز مجھے مت مارو میں سب کچھ بتاتا ہوں۔وہ ایک بار پھر سے منتوں پر اتر آیا

اس بار کوئی فالتو بات نہیں اگر تیرے منہ سے ایک بھی بے مقصد لفظ نکلا تو میں تجھے گولی مار دوں گا ذراور ایسا کر گزرنے کو تیار تھا

000000

مجھے مکزم اور شناور سے نفرت تھی خاص کر مکزم شاہ سے اس کے خودداری سے نفرت تھی

اتنے امیر کبیر خاندان کا آدمی تھا وہ ایک معمولی سی نوکری کرتا تھا اور وہ نوکری اتنی ایمانداری سے کرتا تھا کہ کسی طرح کی کوئی بے ایمانی وہ برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا

ہماری دوستی کالج میں ہوئی تھی وہ امیر تھا اس کے پاس بہت پیسہ تھا اور شروع شروع میں وہ بہت پیسہ اڑتا بھی تھا میں اس کے سامنے اپنی غریبی کا رونا دھونا کرتا

اور اس سے بہت سارے پیسے نکلوا تھا لیکن آہستہ آہستہ مجھے میری غریبی سے نکالنے کے بجائے اسے بھی غریب بننے کا شوق پیدا ہو گیا

اپنے خاندان کی دولت جائیداد ٹھکرا کر میرے ساتھ یونیورسٹی میں پروفیسر کی نوکری کرنے لگا

اپنی عیش و عشرت کی زندگی چھوڑ کر وہ پروفیسر کی تنخواہ پر زندگی گزارنے کو تیار ہو گیا

مجھے یقین ہو گیا کہ یہ آدمی مجھے کچھ بھی نہیں دے سکتا

تو میں نے اس کے کزن شناور کے پیچھے اپنی بہن کو لگا دیا۔ مجھے لگا تھا کہ وہ میری بہن کی خوبصورتی پر مر مٹے گا اور بھاگ کر اس سے شادی کر لے گا لیکن ایسا نہیں ہوا وہ صرف میری بہن کے ساتھ وقت گزار رہا تھا ٹائم پاس کر رہا تھا وہ

میں نے پلان بنایا جس کے تحت میں نے اپنی بہن کو گھر سے بھاگنے کے لیے کہا لیکن وہ شناور آ کر اسے واپس گھر جانے کا درس دینے لگا

میں نے وہیں جا کر اسے پکڑنے کا ڈراما کیا تو مکزم نے اسے تھپڑ مار دیا ہے لیکن اسے میری بہن سے شادی کرنے پر مجبور نہ کر سکا

بلکہ الٹا ہی ہو گیا جہاں پر شناور کی شادی ہونے والی تھی وہاں نادیہ کو بھیج کر اس کی ہونے والی دلہن کو یہ کہہ دیا کہ شناور اس سے محبت کرتا تھا لیکن میرا وہ پلان بری طرح سے فیل ہو گیا

پھر مجھے پتا چلا کہ شناور کی شادی تو اس لڑکی سے ہوئی نہیں۔ابھی تک میرے پاس نازیہ کے ساتھ شناور کو کسی طریقے سے جوڑ کر دولت حاصل کرنے کے چانس تھے لیکن نادیہ ہی اپنے کسی عشق کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی

پھر مجھے پتہ چل گیا کہ میں شاید کبھی دولت نہیں کما سکتا اسی لیے میں نے یونیورسٹی کے پیپرز میں جول کرنا شروع کر دیا میں یہ جان چکا تھا کہ مکزم اپنا گھر چھوڑ چکا ہے اور اب صرف یونیورسٹی کی نوکری پر یہ اپنا گزارا کر رہا ہے

میں نے یونیورسٹی سے پیپر لیک کیے تو مکزم کو یہ بات پتا چل گئی میں نے اس سے کہا کہ میں آدھے پیسے دوں گا لیکن اس نے میری بات ماننے کے بجائے مجھے یونیورسٹی سے دھکے مار کر نکلوا دیا

خود اس کمینے کو امیر ہونا نہیں تھا مجھے اس نے امیر ہونے نہیں دیا

اس کے بعد میری خلاف کچھ اور ثبوت یونیورسٹی سے نکلے جس کی وجہ سے مجھے تین سال قید ہو گئی۔اور اب مجھے دوبارہ کسی کی یونیورسٹی میں نوکری نہیں مل سکتی

بلکہ میں کسی بھی اچھی جگہ نوکری نہیں کر سکتا صرف اس مکزم کی وجہ سے اور اس شناور کی وجہ سے میری زندگی تباہ ہو گئی

میرا سب کچھ برباد ہو گیا اسی لیے اب میں انہیں خوش نہیں ہونے دینا چاہتا تھا مکزم اپنی بیوی کو بہت زیادہ چاہتا ہے

اور شناور کی بیوی کو اس لیے مارنا چاہتا تھا کیونکہ اگر وہ نہیں ہوتی تو شاید اس کی جگہ میری بہن ہوتی اور میں بہت امیر انسان بن کر اپنی زندگی بنا چکا ہوتا

اس دن آکر میرے سامنے مکزم یا شناور میں سے کسی کی بھی بیوی ہوتی تو میں اسے جان سے مار دیتا ہوں

لیکن میری قسمت ہی خراب ہے وہ تمہاری بیوی تھی لیکن میرا ارادہ تمہاری بیوی کو قتل کرنا ہرگز نہیں تھا میں شناور اور اور مکزم کی بیوی کو مارنے گیا تھا

وہ دونوں میری زندگی برباد کرنے کی وجہ تھے میں انہیں برباد کر دینا چاہتا تھا ۔میں ان کی خوشیاں تباہ کر دینا چاہتا تھا جس طرح میں بے سکون ہوں کتنا ہی انہیں بے سکون کر دینا چاہتا تھا

وہ کرسی پر بیٹھا اپنے لہجے میں مکزم اور شناور سے بے پناہ نفرت کا اظہار کرتے ہوئے بول رہا تھا

ZNZ Zubi Novels Zone

oooooo

زراور اسے مار مار کر تھک چکا تھا اس کی سانس پھول چکی تھی

لیکن اب تک وہ اس کا کچومر بنانے میں مصروف تھا

وہ مسلسل اسے مار رہا تھا۔شاید وہ اسے ختم کر دینا چاہتا تھا جب رازق نے اسے سانس لینے کے لئے کہا

اور پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا

تم لوگ کیا وہاں صرف جاسوسی کرنے کے لئے آئے ہو اندر دفع ہو اور اس آدمی کا سر مہ بنا دو یہ میری بیوی کو مارنے نہیں آیا تھا۔ تمہاری بیوی اور ہماری بھابھی کو مارنے آیا تھا۔

وہ ان دونوں کو مخاطب کر رہا تھا وہ چھپنے کی کوشش کر رہے تھے اس کی آواز سن کر گہرا سانس لیتے اندر قدم رکھ چکے تھے

اسے کیسے پتہ چلا تھا کہ وہ دونوں یہاں موجود تھے دونوں نے نہیں پوچھا تھا وہ سمجھ چکے تھے کہ ذرا اور اتنا معصوم نہیں ہے جتنا وہ سب کے سامنے ہوتا ہے

میں اس کمینے کی ہڈیاں توڑ دوں گا ہمت کیسے ہوئی میری عنایہ پر حملہ کرنے کے بارے میں سوچنے کی

تو پہلے دن سے ہی کمینہ تھا اور یہ بات میں نے مکزم کو بہت دفع بتائی لیکن اس کی آنکھوں پر نہ تیری دوستی کی پٹی بندھی ہوئی تھی

اس کے منہ پر دراد رمکے مارتا وہ غصے میں آپے سے باہر ہو چکا تھا جب کہ زراور سکون سے وہی سگریٹ سلگا کر اسے دیکھنے لگا مکرش پہلی دفعہ سگریٹ پیتے ہوئے دیکھ کر سر پکڑ کر رہ گیا

کھلا گربان سینے سے شرابور لبوں میں سگریٹ دبائے وہ دادا جان کا عقل مند فرمبردار پوتا کم کوئی غنڈا زیادہ لگ رہا تھا

یہ اس کی غلط فہمی تھی وہ صرف اپنے آپ کو ہی گھر کے باہر کا بد معاش سمجھتا تھا شاید وہ بھول گیا تھا کہ زراور کی رگوں میں بھی وہی کا خون ہے جو اس کی رگوں میں

ارے یار مر جائے گا وہ مکرش نے شناور کو پاگل ہوتے دیکھ اسے پیچھے ہٹایا تھا لیکن شناور پیچھے ہٹنا نہیں چاہتا تھا

وہ اس کی عنایہ کو مارنے آیا تھا اس کے معصوم سے شرارتی بیوی کو مارنے آیا تھا اس معصوم سی لڑکی کو نجانے کیوں ہر کوئی اس کا دشمن بنا ہوا تھا اور یہی بات تو شناور سے برداشت نہیں ہو رہی تھی

مرتا ہے تم مر جائے لیکن اسے چھوڑ نامت زرا ور کی آواز پر جیسے شناور مزید جوش میں آیا تھا

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا مر گیا تو کیس بن جائے گا مکرش نے اسے گھور کر کہا تھا

تم پر اتنے سالوں سے کوئی کیس بنا تم کتنے شریف ہو میں بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں

تم نے عنائش کے سامنے اس کے ماموں اور خالہ کو ٹھکانے لگایا تھا کوئی کیس نہیں بنا اور پھر فیصان ملک کدھر گیا یہ آج تک کسی کو پتا نہیں ہے وہ اچانک ہی حساب کتاب پر آ گیا تو مکرش اسے گھور کر رہ گیا

یہ سیاست ہے میری جان میرا نام کہیں پر آ بھی گیا تو میں آسانی سے نکل جاؤں گا لیکن تم لوگ پھنس سکتے ہو وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا

بھاڑ میں گئی تیری سیاست اگر تو سیاست کے بل بوتے پر بچ سکتا ہے تو ہم تیرے بھائی ہمیں بھی کچھ نہیں ہو گا تو ہمیں بچا لے گا

شناور ضرور سے مار

اس نے شناور کو مزید جوش دلایا تھا

جس پر شناور اور بھی زیادہ زور سے اسے مارنے لگا اس کی حالت بہت بگڑتی جا رہی تھی مکرش نہیں چاہتا تھا کہ وہ دونوں کسی بھی بڑی مصیبت میں پھنسے

ہم پولیس سے رابطہ کرتے ہیں وہ اسے اس کے انجام تک پہنچائے گی مکرش نے ان دونوں کو ایک سائیڈ پر کرتے ہوئے رزاق سے کہا تھا جو شاید ذرا اور کے حکم کا غلام تھا فوراً سر جھکا حیا اس نے غصے سے اس کو گھورا تھا

تم لوگ مجھ پر یقین کر سکتے ہو یہ پولیس کیس ہے یہ ساری زندگی جیل سے باہر نہیں نکل سکے گا اس نے ان دونوں کو یقین دلاتے ہوئے کہا تھا

ٹھیک ہے جیسا تو کہے گا میں وہی ہو گا لیکن میری ایک بات کا جواب دے اگر یہاں پر آج زرشے کے بجائے عنائش پر حملہ ہوا ہوتا تو کیا تب بھی تو یہی کہتا

میں جانتا ہوں زرشے سے تیرا کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ نہ ہی تیرے قریب رہی ہے اور نہ ہی تو اسے اتنا جانتا ہے

لیکن میرے لیے وہ میری زندگی ہے میرے جینے کی وجہ ہے اسے چھونے والے کو میں دوسری سانس نہ لینے دو اور یہ شخص میرے ساتھ زندہ بیٹھا ہے تو میری تکلیف کا اندازہ لگا مکرش

وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بولا۔ہاں اگر زرشے کی جگہ عنائش ہوتی تو شاید اس شخص کا حال اس سے بھی بتر ہوتا

مکرش لاجواب ہو گیا کر کرسی پر بیٹھ گیا جیسے کہہ رہا ہو جو کرنا ہے کرو میری بلا سے

اور پھر جیسے اس کی طرف سے اجازت ملتے ہی کہ انہوں نے وہی کیا جو وہ انہیں کرنا تھا

ooooooo

وہ لوگ خاموشی سے گھر واپس آ چکے تھے۔ بنا کسی سے بھی ملے وہ اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے۔

اس بات کا دوبارہ ذکر نہ کرنے کا وعدہ ہوا ایک دوسرے سے کر کے گھر آئے تھے

یہ بات یہیں پر ختم ہو چکی تھی یہ کیس یہی پر تمام ہو چکا تھا

داداجان نے سب کو ناشتے پر اکٹھا ہونے کے لیے کہا تھا انہیں کوئی ضروری بات کرنی تھی

داداجان اس گھر میں پھر سے خوشیاں چاہتے تھے اور وہ اسی سلسلے میں ان سے کوئی بات کرنا چاہتے تھے

وہ سب یہ جاننے کے لیے کافی زیادہ متجسس تھے کہ داداجان نے کیا سوچا ہے اب انہیں یقین تھا کہ اب سے جو بھی ہو گا اچھا ہی ہو گا ہر طرح کی مصیبت ختم ہو چکی تھی

اگلے مہینے سے الیکشن شروع ہونے والے تھے تو مکرش کے پاس صرف یہی کچھ دن تھے اپنی زندگی کھل کر انجوائے کرنے کے سواب وہ کچھ برا نہیں چاہتا تھا

OOOOO

صبح ہوتے ہی وہ سب لوگ ٹیبل پر حاضر تھے جب داداجان نے اپنی بات شروع کی

ہم چاہتے ہیں کہ اسی مہینے کے اندر اندر عبداللہ کی شادی کر دیں جیسا کہ فیصلہ پہلے ہی ہو چکا تھا

تو رشتہ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو بھی ہوا بہت برا ہوا لیکن ہم یہی چاہتے ہیں کہ عبداللہ کی شادی وہاں ہی ہو جہاں وہ چاہتا ہے

دادا جان کی بات سنتے ہوئے سب ہی انہیں دیکھنے لگے تھے کہ دادا جان اب تک عبداللہ کی شادی یمنہ سے کرنا چاہتے تھے عبداللہ خود بھی انہیں کی طرف متوجہ تھا

کیا مطلب ہے آپ لوگ ابھی تک اسی رشتہ کے بارے میں سوچ رہے ہیں وہ سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے کہ عنایا بول اٹھی

ہاں بیٹا ہم سمجھ سکتے ہیں کہ یمنہ نے جو کیا ہے وہ غلط ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آہستہ آہستہ وہ سنبھل جائے گی ہمیں اسے ایک موقع دینا چاہیے دادا جان نے سمجھاتے ہوئے کہا تھا

جو بھی ہوا تھا وہ سب کچھ چاچی بیگم کی وجہ سے ہوا تھا چاچی بیگم اپنی مرضی سے اپنی بتیجی کو یہاں لائی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس رشتے کہ بارے میں ناسوچا جائے دادا جان نہیں چاہتے تھے کہ کسی کی زندگی خراب ہو

بالکل بھی نہیں ہر گز نہیں ایسا نہیں ہو گا بس وہ یمنہ چڑیل ہمارے گھر میں ہر گز نہیں آئے گی عنایہ ناراض ہو رہی تھی

عنایہ ہم تمہاری بات کو سمجھ رہے ہیں لیکن کیا تمہاری نظر میں عبداللہ کی پسند کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔۔۔۔؟

عبداللہ جو منہ کھولے ان کو سن رہا تھا ان کے سوال پر آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھنے لگا اس نے کب کسی سے کہا تھا کہ اسے یمنہ پسند ہے وہ بھی شادی کے لیے

عنایہ خود بی عبداللہ کو گھورنے لگی تھی اگر عبداللہ کی مرضی اس یمنہ میں تھی تو پھر وہ کیوں اس کے راستے میں ٹانگ اڑاتی

اگر وہ اسے پسند کرتا تھا تو پھر شاید اسے بولنے کا کوئی حق نہیں تھا اس کے خاموش ہونے پر دادا جان نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

جبکہ عبداللہ کی سوچ یمنہ کی طرح حف گئی تو اس کی اوپر کے سانس اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئی تھی

اس کے سامنے اس کی شادی کی پلاننگ چل رہی تھی اور میں جانتا تک نہیں تھا کہ وہ یمنہ نامی لڑکی سے محبت کرتا ہے

بلکہ اس کے عشق میں گھوٹے گھوٹے ڈوب چکا ہے کہ اس سے شادی کے لئے اس کی پرانی ساری غلطی معاف کر دے گا

ooooooo

بابا یہ کیا ہو رہا ہے میری شادی یمنہ کے ساتھ ایسا کیسے ممکن ہے وہ پریشانی سے بابا جان کے کمرے میں داخل ہوا تھا

ہاں تو تم نے ہی تو تب اس رشتے کے لیے حامی بھری تھی وہ اس کی شکل دیکھتے ہوئے کہنے لگے

میں نے کب یمنہ سے شادی کے لیے حامی بھری اور کب آپ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ لوگ میری شادی یمنہ سے کرنا چاہتے ہیں

اور میں نے کب کہا کہ مجھے اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ تو کچھ بھی سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔

کیا کر رہے ہو تم عنداللہ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا میں نے جب تم سے ماموں کی بیٹی کے لئے پوچھا تھا تب تو میں بہت ہی عاجزی سے جواب دیا تھا کہ تمہیں شرم وحیا والی لڑکی چاہیے تھی

اور تمہیں ماموں کی بیٹی سے شادی پر اعتراض نہیں تو تمہاری اس بات کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ تم یمنہ کو پسند کرتے ہو اس سے شادی کرنا چاہتے ہو یہ بات میں نے باب جان کو بتادی تھی

جو کچھ بھی ہوا وہ سب کے سامنے ہے غلطی ہو گئی ہے بچی سے اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم محبت سے انکار کر دو وہ دل کی بری نہیں ہے

بس تمہاری ماں نے مجھے اس طرح سے ٹرینڈ کیا تھا وہ وہی سب کچھ کر رہی تھی اور ان شاءاللہ وہ تمہارے لئے بہت ہی بہترین بیوی ثابت ہو گی تم بھی پرانی باتیں دل سے نکال دو

بابا جان اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کمرے سے چلے گئے تھے جب وہ سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا کہ وہ سب کو کیسے بتائے کہ عہ یمنہ سے ہر گز محبت نہیں کرتا

ooooooo

اگلا دن شروع ہوتے ہی وہ سب لوگ رشتہ لے کر جانے کی تیاریاں کر رہے تھے عبداللہ بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا

یہ اس کی زندگی میں کیا ہونے جا رہا تھا وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا ایک ایسی لڑکی کے ساتھ اس کی شادی کی بات چل رہی تھی

جسے پسند کرنا تو دور کی بات اسے دوسری بار دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا

اس کی لٹکی ہوئی شکل عنائش سے دیکھی نہیں جارہی تھی تواس نے اس سے بات کرنے کا سوچا۔

اوراس کے کمرے میں آگئی۔

باباجان نیچے بلارہے ہیں ہمہیں چلنا ہے وہ اس کے کمرے میں قدم رکھتے کہنے لگی

۔

کہیں نہیں جانا تم لوگوں کو بہت شوق ہے نہ میرا رشتہ کرنے جانے کا تو جاؤ شادی بھی خود ہی کرلینا میں نہیں آوں گا وہ غصے سے بولا تھا

یہ کیا بات ہوئی ہے پہلے خود ہی ایک عجیب وغریب قسم کی مخلوق کو پسند کرلیا شادی کے لئے اوراب آپ کو اس رشتے سے انکار کررہے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہوگا باباجان نے فیصلہ کرلیا ہے

اوراب وہ اپنے فیصلے سے پیچھے نہیں ہٹنے والے آپ نے خود اس رشتے کے لیے حامی بھری ہے اور وہ سب لوگ آپ کے لئے ہی یہ رشتہ لینے جا رہے ہیں وہ اسے اس کی غلطی کا احساس دلاتے ہوئے بولی تھی

عاشی مجھے بچالو میرے ساتھ ظلم ہو رہا ہے میری گڑیا تم کچھ کرو تم دادا جان سے کہو کہ میں یہ شادی نہیں کر سکتا

اس ڈائن کو میں ساری زندگی کس طرح سے اپنے ساتھ رکھوں گا ترس کھاؤ مجھ پر

ایسی بات ہے تو بابا جان کے سامنے ایکسٹرا فرمانبردار بننے کی ضرورت کیا تھی کہہ دیتے کہ آپ اس لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتے

بس شرم وحیاوالی لڑکی چاہیے کہہ کر باباجان کواس بات پر مہر لگانے پر مجبور کر دیاکہ آپ اس عجیب وغریب مخلوق کو پسند کرتے ہیں

یہی تومیری غلطی ہے شرم وحیاکے بجائے سیدھاحیاکانام لیناچاہیے تھا۔سوچاتھا گھماپھراکر بات کروں گاتو باباجان میری بات کو سمجھ جائیں گے۔

لیکن نہیں وہ میری کسی بات کو نہیں سمجھے وہ پریشانی سے سر آکر بیٹھ گیا تھا

جبکہ عنائش حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی یہ حیاکون تھی وہ تواس نام کی کسی لڑکی کو جانتی ہی نہیں تھی

یہ حیاکون ہے اور بابانے آپ سے ماموں فیصل کی بیٹی کاپوچھاتھاکسی شرم وحیاکا نہیں وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی

فیصل ماموں کی بیٹی ہے حیااور کون ہے وہ اکتا کر بولا

ماموں فیصل کی کوئی اور بیٹی بھی ہے حد ہے کہیں اور دل نہیں لگا سکتے تھے آپ ابی وہ اسے دیکھ کر کہنے لگی

شیٹ اپ لڑکی احترام سے بات کرو تمہاری ہونے والی بھابھی ہے اور یمنہ جیسی نہیں ہے وہ بہت پیاری ہے وہ تڑپ اٹھا تھا حیا کی تعریف پر

اچھا تو یہ بات ہے دل گردے جگر پھیپھڑے سب کچھ حیا کے ساتھ لگا کر بیٹھے تھے اور شادی کے لیے یمنہ کو ہاں کر دی

ارے یار میں نے کچھ نہیں کیا میں نے اس یمنہ سے شادی کے لئے ہر گز حامی نہیں بھری مجھے یہ لگ رہا تھا کہ وہ حیا کے بات کر رہے ہیں

انہوں نے صرف ماموں فیصل کی بیٹی کا تھا اور میں نے کہا کہ صرف وہی لڑکی جو دونوں میں سے شرم وحیا والی لڑکی ہے

اوران دونوں میں سے شرم وحیا والی کون ہے یہ پہچانا ہمارے گھر والوں کے لئے مشکل نہیں تھا

لیکن مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ میرے بابا اتنے معصوم ہیں خود تو دو دو بار دلہا بنے ہیں اور مجھے ایک بار دلہا بنا رہے ہیں وہ بھی اس یمنہ کا

وہ بے چینی سے دائیں بائیں ٹہل رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا اور چاچی بیگم اندر آئیں

جلدی چلو بچو گاڑیاں تیار ہیں بالکل وقت نہیں ہے تمھارے بابا نے شور مچایا ہوا ہے وہ ان دونوں کو اشارہ کر تیزی سے واپس باہر نکل گئی تھی جبکہ وہ اسے دیکھ رہا تھا

آپ پریشان مت ہوں ابی سب کچھ ٹھیک ہو گا فی الحال چلتے ہیں نا ان شاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر چلنے کے لئے کہہ رہی تھی جب کہ وہ بہت پریشان تھا

oooooo

THE END

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

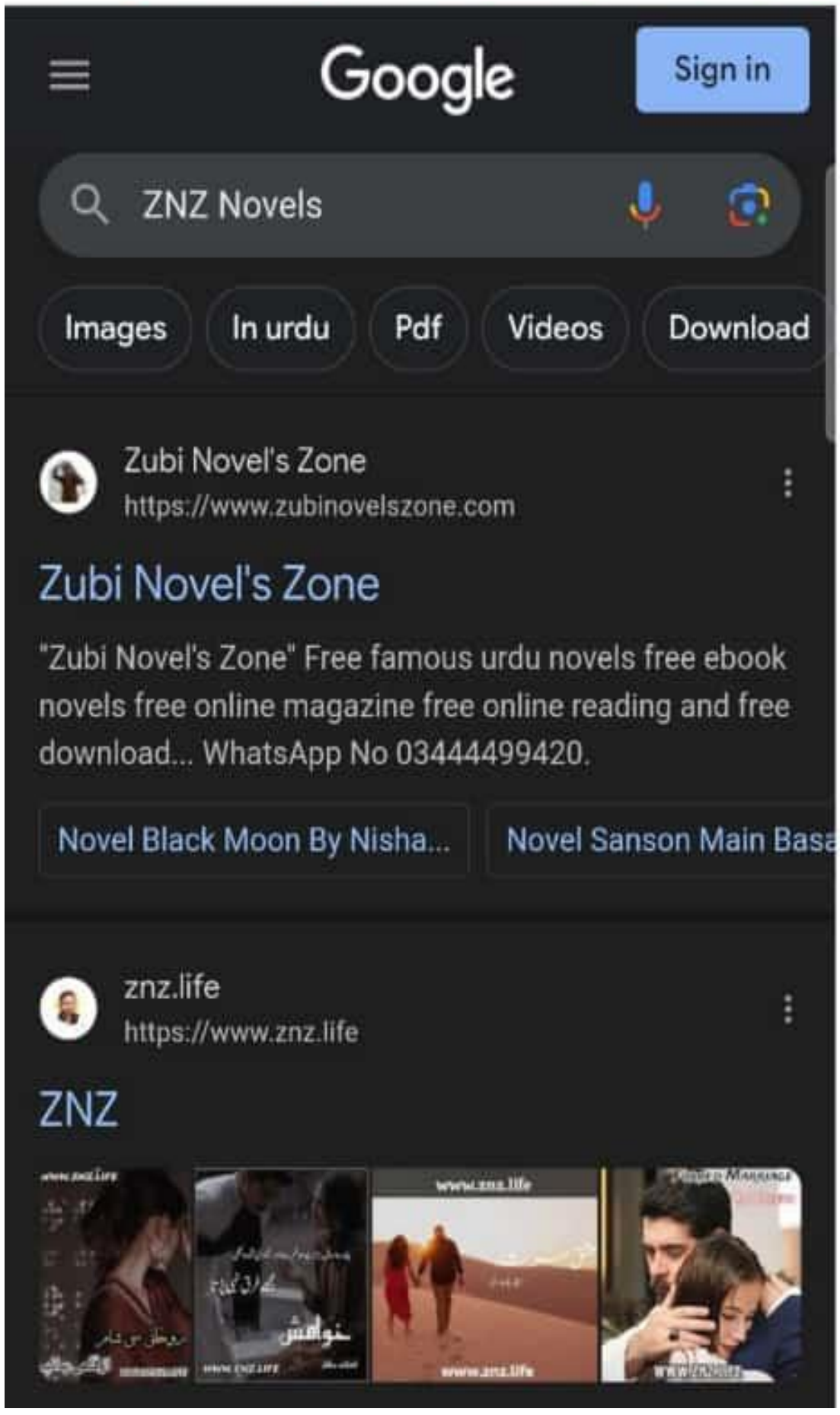

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے گے جسکی سکرین شاٹ آپ سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی ایک سائٹ وزٹ کریں اور اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں

مذید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today/

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WHATSAPP CHANNEL LINK

Channel Join Now